

شرح  
صحیح بخاری شریف

مترجم  
مولانا عبدالرزاق دیوبندی

مفضل حواشی

مولانا عزیز الرحمن خان  
فاضل جامعہ شریعہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سنٹر غزنی سٹریٹ

اردو بازار - لاہور

أَصْحَحَ الْكُتُبَ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ

صَحِيح

# بخاری شریف مترجم

مترجم: مولانا عبد الزاق دیوبندی

مفضل حواشی، مولانا عزیز الرحمن خان، فاضل جامعہ شرفیہ لاہور

جلد سوئم

بہ اضافہ

## ایضاح البخاری

اردو شرح صحیح البخاری

استاذ الاساتذہ الحاج سید فخر الدین احمد شیخ احمد دار العلوم دیوبند

## مکتبہ رحمانیہ

اقراسنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور



جملہ حقوق محفوظ ہیں  
اس کتاب کے جملہ حقوق ایک قانونی معاہدہ کے تحت  
ناشران قرآن لمیٹڈ سے حاصل کیے گئے ہیں (ادارہ)

نام کتاب — صحیح بخاری شریف  
مترجم — مولانا عبد الزاق دیوبندی  
مفصل حواشی — مولانا عبدالرحمن خان فاضل جامعہ شریعہ لاہور  
ناشر — مکتبہ رحمانیہ لاہور  
مطبع — لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،  
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔  
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ  
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر  
گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
	قرض کی طرف منتقل کرنا کیا حلال کے بعد رجوع جائز ہے۔	۱۳۲۳	۲۴		فہرست پارہ نمبر ۹		
	اگر قرض دار مالدار کے محلہ لکر دیا جائے تو اسے رد کرنے کا اختیار نہیں۔	۱۳۲۵	۲۵	۱	اجاروں کے بیان	۱۳۰۱	۱
	مردہ پر قرض ہو۔ کا حوالہ دینا	۱۳۲۶	۲۶	۲	کئی قریط تھو کہ پر ہماں چلنے کا بیان	۱۳۰۲	۲
۱۷	کتاب الطلاق			۳	اگر مسلمان مردوں نے تو مشرک کو مزدوری پر لگایا	۱۳۰۳	۳
۱۸	قرض وغیرہ کے سلسلے میں ذاتی یا مالی ضمانت کرنا۔	۱۳۲۷	۲۷	۴	مقررہ دول کے بعد زنی لینے کا سوا	۱۳۰۴	۴
۱۹	وامانہ کی تشریح	۱۳۲۸	۲۸	۵	جہاد میں مزدور کے جانے کا بیان	۱۳۰۵	۵
۲۰	مردہ کے قرض کی ضمانت دینا	۱۳۲۹	۲۹	۶	میں داد مقرر، جبکہ مزدور کہنے کا بیان	۱۳۰۶	۶
۲۱	ایک کارخانہ کار کو بیوپار دینا	۱۳۳۰	۳۰	۷	گواہی دینا اور کھڑا کرنے پر مذکور	۱۳۰۷	۷
۲۲	قرض کا بیان	۱۳۳۱	۳۱	۸	آدھے دن کے لئے مزدور کہنے کا بیان	۱۳۰۸	۸
۲۳	کتاب الفوائد			۹	نماز عشاء تک مفرد رکعتیں کا بیان	۱۳۰۹	۹
۲۴	ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل	۱۳۳۲	۳۲	۱۰	جو شخص کسی کی مزدوری نہ دے اس پر	۱۳۱۰	۱۰
۲۵	مسلمان کا حلیہ کو خط کو وکیل بنانا	۱۳۳۳	۳۳		نکاح نہ ہو		
۲۶	مراقاتی اور ماہی قتل کو وکیل بنانا	۱۳۳۴	۳۴	۱۱	غیر سے رات نہ مزدور رات کو بیان	۱۳۱۱	۱۱
۲۷	قریب المارگ کبھی کو نہ کھانا کرنا	۱۳۳۵	۳۵	۱۲	کئی مزدور اپنی اجرت جہاد میں دے دینے	۱۳۱۲	۱۲
۲۸	حاضر اور غائب کا وکیل کرنا	۱۳۳۶	۳۶	۱۳	جو جہاد میں والے کی اجرت نہ دینے	۱۳۱۳	۱۳
۲۹	قرض ادا کرنے کے لئے وکیل کرنا	۱۳۳۷	۳۷	۱۴	دلائی کی اجرت کا بیان	۱۳۱۴	۱۴
۳۰	کسی قوم کے وکیل کو کچھ ہبہ کرنا	۱۳۳۸	۳۸	۱۵	دارالحرب میں مزدوری کیسے کا بیان	۱۳۱۵	۱۵
۳۱	بیغیر معینہ فیس کسی کو وکیل کرنا	۱۳۳۹	۳۹	۱۶	سروفا تہرہ پر کھڑے کر جیت لینے کا بیان	۱۳۱۶	۱۶
	کوئی حدت اپنا نکاح کرنے کے لئے بادشاہ کو وکیل کر دے۔	۱۳۴۰	۴۰	۱۷	غلام کو بیوی پر ورنہ آزاد نہ ہو مقرر کرنا	۱۳۱۷	۱۷
	وکیل کا کسی چیز کا چھوڑنا	۱۳۴۱	۴۱	۱۸	حجام بچھنے لگانے والے کی اجرت	۱۳۱۸	۱۸
۳۳	وکیل کی بیع فاسدہ فاسدہ ہوگی	۱۳۴۲	۴۲	۱۹	کسی غلام کے مالک سے اس پر محسوس	۱۳۱۹	۱۹
۳۴	وقف کے مال میں وکالت اور وکیل	۱۳۴۳	۴۳	۲۰	تخفیف کر کے لئے سفارش کرنا		
				۲۱	وہابی اور فاضلہ کی کما فی کا بیان	۱۳۲۰	۲۰
				۲۲	نرخانہ سے جفتی کر کے اجرت لینا	۱۳۲۱	۲۱
				۲۳	کسی شخص کا زمین کو اجارہ پر لینا	۱۳۲۲	۲۲
				۲۴	استقلال نہ کا بیان	۱۳۲۳	۲۳



نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۴۳	۱۳۴۳	کا خرچ قاعدہ کے مطابق خرچ ہو سکتا ہے	۳۳	۴۳	۱۳۶۳	زمین کے مالک کا باشندہ بننے سے پہلے	۴۷
۴۴	۱۳۴۴	شرعی حد لگانے کے لئے کسی کو دیکھ کر	۳۴	۴۴	۱۳۶۴	کابیان	
۴۵	۱۳۴۵	قریبی کے اوتھوں میں روکنا اور ان کی	۳۵	۴۵	۱۳۶۵	صحا پر کلام کا نہایت میں ایک دوسرے	۴۸
۴۶	۱۳۴۶	نگرانی کرنا		۴۶	۱۳۶۶	کی مدد کرنا۔	
۴۷	۱۳۴۷	دیکھ کر اپنے ٹوکھل کے اخراجات کے غلط	۳۶	۴۷	۱۳۶۷	سولے اور چاند کے عوض زمین کو لئے	۴۹
۴۸	۱۳۴۸	کا اقرار کرنا		۴۸	۱۳۶۸	پر دینا	
۴۹	۱۳۴۹	خرابی کا خزانہ میں دیکھ کر	۳۷	۴۹	۱۳۶۹	درخت بونے کا بیان	۵۰
۵۰	۱۳۵۰	اصول زراعت	۳۸	۵۰	۱۳۷۰	کتاب المساقاة	۵۲
۵۱	۱۳۵۱	کھیتی اور بیوہ دار درخت کے لئے فی حدیت	۳۹	۵۱	۱۳۷۱	کھیتوں اور باغیچوں کے لئے پانی بہانے سے	
۵۲	۱۳۵۲	کھیتی کے سامان میں حصہ نہ لیا دیکھ کر	۴۰	۵۲	۱۳۷۲	اپنا حصہ لینا	
۵۳	۱۳۵۳	کا انجام		۵۳	۱۳۷۳	پانی کا حصہ خیرات نہ لیا اور یہ کرنا	
۵۴	۱۳۵۴	کھیت کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا	۴۱	۵۴	۱۳۷۴	پانی کا مالک سے اب ہونے تک پانی کا	
۵۵	۱۳۵۵	کھیت کے لئے لگائے گئے میل سے کام لینا	۴۲	۵۵	۱۳۷۵	زیادہ مقدار سے	
۵۶	۱۳۵۶	صرف محنت پر بھلا دار درختوں کو ثباتی	۴۳	۵۶	۱۳۷۶	کلہ زمین میں کنوئیں میں کر کے پانی	
۵۷	۱۳۵۷	پر دینا		۵۷	۱۳۷۷	پوتا وان نہیں۔	
۵۸	۱۳۵۸	بیوہ دار درخت کے کاٹنے کا بیان	۴۴	۵۸	۱۳۷۸	کنوئیں کے باغ میں جھنڈا کرنا	
۵۹	۱۳۵۹	آدھی یا کم و بیش پیداوار پر ثباتی کرنا	۴۵	۵۹	۱۳۷۹	مسافروں کو پانی نہ دینے سے پر گناہ	
۶۰	۱۳۶۰	کھیتی میں سالوں کی تعداد معین کرنا بیان	۴۶	۶۰	۱۳۸۰	نہر کا پانی روکنا	
۶۱	۱۳۶۱	بیمہ دیونہ سے بٹائی کرنے کا بیان	۴۷	۶۱	۱۳۸۱	بلند زمین والا پہلے سے اب کرے	
۶۲	۱۳۶۲	بٹائی میں سرحدہ سے لے کر کا بیان	۴۸	۶۲	۱۳۸۲	بلند کھیت والا اپنے شیشوں کو کافی ہے	
۶۳	۱۳۶۳	کسی کی بھلائی میں بغیر اس کی اجازت کے	۴۹	۶۳	۱۳۸۳	پانی پلانے کی حدیت	
۶۴	۱۳۶۴	رو پر صرف کرنا		۶۴	۱۳۸۴	حوض والا پہلے سے پانی کا زیادہ مقدار	
۶۵	۱۳۶۵	صحا پر کلام کے اوقات خرچ زمین اور	۵۰	۶۵	۱۳۸۵	اللہ اور رسول کے سوا کسی کو تعین حق نہیں	
۶۶	۱۳۶۶	اس کی بٹائی کا بیان		۶۶	۱۳۸۶	نہروں سے آدمی اور جانور۔ پانی پانی	
۶۷	۱۳۶۷	خیر آباد زمین کو آباد کرنا	۵۱	۶۷	۱۳۸۷	سکتے ہیں۔	
۶۸	۱۳۶۸		۵۲	۶۸	۱۳۸۸	لکڑی اور گھاس بیچنا	
۶۹	۱۳۶۹			۶۹	۱۳۸۹	جاگ کر مقطوع دینے کا بیان	

نمبر شمار	باب	صفحہ	عنوان	نمبر شمار	باب	صفحہ	عنوان
۸۳	۱۳۸۳	۶۴	جاگیر متعلقوں کی سند کھد دینا	۱۰۷	۱۵۰۸	۸۱	کم عقل اور نادان کے معاملے اور کئے گئے کام بیان
۸۴	۱۳۸۵	//	پانی کے پاس اونٹنیوں کو ردھنا	۱۰۸	۱۵۰۹	۸۲	کم عقل کا مال بیچ کر اس کے لئے کئے گئے کام بیان
۸۵	۱۳۸۶	//	باغ میں سے گزرنے کا حق	۱۰۹	۱۵۱۰	۸۳	مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا
۸۶	۱۳۸۷	//	قرض سے چیز کا خریدنا	۱۱۰	۱۵۱۱	۸۵	حالات معلوم ہونے کے بعد مجرموں کو گھر سے نکال دینا
۸۷	۱۳۸۸	۶۷	لوٹن کا مال بدعت ادا کی گئی لینا	۱۱۱	۱۵۱۲	۸۶	میت کے جی کا اس کی طرف سے دعویٰ کرنے کا بیان
۸۸	۱۳۸۹	//	قرضوں کی ادائیگی	۱۱۲	۱۵۱۳	۸۶	شرارت کی بنا پر کسی کو قید کرنا بیان
۸۹	۱۳۹۰	۶۹	اونٹ قرض لینا	۱۱۳	۱۵۱۴	//	حرم جی کی کو باہر دھنا اور قید کرنا بیان
۹۰	۱۳۹۱	//	نرمی سے نقصان کرنا	۱۱۴	۱۵۱۵	۸۷	قرضدار کا پیچھا کرنے کا بیان
۹۱	۱۳۹۲	//	قرض کے اونٹ کے عوض بری عمر والا اونٹ لینا	۱۱۵	۱۵۱۶	۸۸	تقاضا کرنے کا بیان
۹۲	۱۳۹۳	۷۰	قرض اچھلنے سے ادا کرنا	۱۱۶	۱۵۱۷	//	کتاب لفظی (ڈری پند) پر بیان
۹۳	۱۳۹۴	//	قرض خواہ کا قرض کو صاف کرنا	۱۱۷	۱۵۱۸	۸۹	گرم شدہ اونٹ کے متعلق
۹۴	۱۳۹۵	۷۱	قرض ادا کرتے وقت اندازے سے دینا	۱۱۸	۱۵۱۹	۹۰	گرم شدہ بکری کا بیان
۹۵	۱۳۹۶	۷۲	قرض سے التذکرہ پناہ	۱۱۹	۱۵۲۰	۹۱	ایک سال کے بعد پھر پانے والا مالک ہو جاتا ہے
۹۶	۱۳۹۷	۷۳	موقوف پر نماز جنازہ پڑھنا	۱۲۰	۱۵۲۱	//	سمندر میں کسی چیز کے ملنے کا بیان
۹۷	۱۳۹۸	۷۴	مالدار ہونے کے باوجود مالانہ	۱۲۱	۱۵۲۲	۹۲	رہتے ہیں گھوڑا پانے کا بیان
۹۸	۱۳۹۹	//	قرض خواہ کو قضا کرنے کا حق	۱۲۲	۱۵۲۳	//	بچنے کے لفظ کا بیان
۹۹	۱۵۰۰	۷۵	بیع یا قرض یا امانت کا مال بحیثیت غلٹ کے پاس مل جانا	۱۲۳	۱۵۲۴	۹۳	بغیر اجازت کسی کا جانور دہ دینا
۱۰۰	۱۵۰۱	۷۶	مالدار ہونے کے باوجود مال مٹول لئے کا بیان	۱۲۴	۱۵۲۵	۹۵	لفظ کے مال کا واپس کرنا
۱۰۱	۱۵۰۲	//	دیوالیہ کا مال بیچ کر قرض خواہ کو پناہ دینا	۱۲۵	۱۵۲۶	//	لفظ کا اٹھا لینا
۱۰۲	۱۵۰۳	۷۷	معین و عسے پر قرض دینا	۱۲۶	۱۵۲۷	۹۶	لفظ کا مشہر کرنا
۱۰۳	۱۵۰۴	۷۸	قرض میں کسی کئے کی سفارش کرنے کا بیان	۱۲۷	۱۵۲۸	۹۷	لفظ کا مشہر کرنا
۱۰۴	۱۵۰۵	۷۹	مال کو ضائع کرنا	۱۲۸	۱۵۲۹	۹۸	مظالم اور غصب کا بیان
۱۰۵	۱۵۰۶	۸۰	غلام اپنے مالک سے مال کا غلبہ ہے				
۱۰۶	۱۵۰۷	//	کتاب انصوبات (مراۃ العاقلین)				
		//	قرضدار کو ایک عرصے میں قرض مٹا کر دینا				



نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۲۹	۱۵۳۰	مظالم کا قصاص	۹۹	۱۵۶	۱۵۵۷	رستے میں سے تحلیف دہ چیز کو اٹھانے کا بیان	۱۱۹
۱۳۰	۱۵۳۱	الالغۃ الشر علی الظالمین کی تفسیر	۱۰۰	۱۵۷	۱۵۵۸	عام گزرگاہ پر عمارت کے بنانے کا بیان	۱۱۹
۱۳۱	۱۵۳۲	مسلمان کا مسلمان پر ظلم نہ کرنا	۱۰۱	۱۵۸	۱۵۵۹	کسی چیز کا بغیر کسی کی اجازت نہ پھینکا	۱۲۰
۱۳۲	۱۵۳۳	ظالم یا مظلوم کی مدد کرنا	۱۰۲	۱۵۹	۱۵۶۰	صلیب توڑنے اور غریزہ مارنے کا بیان	۱۲۰
۱۳۳	۱۵۳۴	مظلوم کی مدد کرنا	۱۰۳	۱۶۰	۱۵۶۱	شراب کے ٹھیکے توڑنے کا بیان	۱۲۱
۱۳۴	۱۵۳۵	ظالم سے بدلہ لینا	۱۰۴	۱۶۱	۱۵۶۲	اپنے مال کا حفاظت کیلئے قتل ہونے کا بیان	۱۲۲
۱۳۵	۱۵۳۶	مظلوم کا ظالم کو معاف کر دینا	۱۰۵	۱۶۲	۱۵۶۳	کسی کا پیالہ توڑنے کا بیان	۱۲۳
۱۳۶	۱۵۳۷	قیامت کے دن ظلم کا اندھیروں کی شکل میں ہونا۔	۱۰۶	۱۶۳	۱۵۶۴	دیوار کے بجھنے دیوار بنانے کا بیان	۱۲۴
۱۳۷	۱۵۳۸	مظلوم کی بددعا سے بچنا	۱۰۷	۱۶۴	۱۵۶۵	کھانے اور سفر خرچ اور اس میں شرکت کا بیان	۱۲۵
۱۳۸	۱۵۳۹	اجازت دینے کا بیان	۱۰۸	۱۶۵	۱۵۶۶	مشترک مال میں دیکھ دینے کا بیان	۱۲۶
۱۳۹	۱۵۴۰	ظالم کا مظلوم سے معاف کرنا	۱۰۹	۱۶۶	۱۵۶۷	بکریوں کی تقسیم	۱۲۷
۱۴۰	۱۵۴۱	معاف کرنے کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا	۱۱۰	۱۶۷	۱۵۶۸	ساتھ کی اجازت کے بغیر ایک ساتھ دو گھوڑیں کھانے کی عمارت کا بیان	۱۲۸
۱۴۱	۱۵۴۲	کسی شخص کو اجازت دینے کا بیان	۱۱۱	۱۶۸	۱۵۶۹	فہرست پارہ نمبر ۱۰	۱۲۹
۱۴۲	۱۵۴۳	کسی شخص کی زبان ظلم سے غضب کرنا	۱۱۲	۱۶۹	۱۵۷۰	شراب کے دربان شرک اشیا میں برابر حصہ تقسیم کرنا	۱۳۰
۱۴۳	۱۵۴۴	الدا انصام کی تفسیر	۱۱۳	۱۷۰	۱۵۷۱	شرکاء کے درمیان شرک اشیا میں برابر حصہ تقسیم کرنا	۱۳۱
۱۴۴	۱۵۴۵	جان بوجھ کر لڑائی لڑنے کا گناہ	۱۱۴	۱۷۱	۱۵۷۲	زمین، مکان وغیرہ میں شرکت	۱۳۲
۱۴۵	۱۵۴۶	لڑائی جھگڑے میں بدزبانی کرنا	۱۱۵	۱۷۲	۱۵۷۳	شرکاء اگر مکان وغیرہ بٹا کر حصہ تقسیم کریں تو پھر رجوع یا شفیع کے حقوق نہیں پہنچتے۔	۱۳۳
۱۴۶	۱۵۴۷	مظلوم، ظالم سے اپنا بدلہ لینے کا حق	۱۱۶	۱۷۳	۱۵۷۴	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۳۴
۱۴۷	۱۵۴۸	ساتھان کے نیچے بیٹھنا	۱۱۷	۱۷۴	۱۵۷۵	مسجد کے دروازے پر اونٹ یا باندھنا	۱۳۵
۱۴۸	۱۵۴۹	پڑوسی کو میٹھ لگانے سے روکنا	۱۱۸	۱۷۵	۱۵۷۶	کسی قوم کے گھر کے پاس ٹھہرنے کا بیان	۱۳۶
۱۴۹	۱۵۵۰	شراب راستے میں بہانا	۱۱۹	۱۷۶	۱۵۷۷	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۳۷
۱۵۰	۱۵۵۱	گھروں کے صحن اور راستے میں بیٹھنا	۱۲۰	۱۷۷	۱۵۷۸	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۳۸
۱۵۱	۱۵۵۲	راستے پر کنٹیاں کھودنا	۱۲۱	۱۷۸	۱۵۷۹	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۳۹
۱۵۲	۱۵۵۳	راستے سے تحلیف دہ چیز کا اٹھانا	۱۲۲	۱۷۹	۱۵۸۰	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۴۰
۱۵۳	۱۵۵۴	بلند اور پست بالا خانوں پر بیٹھنا	۱۲۳	۱۸۰	۱۵۸۱	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۴۱
۱۵۴	۱۵۵۵	مسجد کے دروازے پر اونٹ یا باندھنا	۱۲۴	۱۸۱	۱۵۸۲	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۴۲
۱۵۵	۱۵۵۶	کسی قوم کے گھر کے پاس ٹھہرنے کا بیان	۱۲۵	۱۸۲	۱۵۸۳	سونا چاندی اور جہیز میں بیع عرف ہوتی ہے اس میں شرکت کا بیان	۱۴۳

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۷۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۴۳	۱۵۷۵	زراعت میں سلطان کا ذمی اور شرکوں کے ساتھ شریک ہونا	۱۳۳
۱۹۲	۱۵۹۳	حسب کون اپنے غلام کے لئے کہہ سکے کہ وہ اس کا غلام نہ ہو اور آزاد کہنے کی نیت ہو	۱۳۶	۱۴۵	۱۵۷۶	بکریوں کو انصاف کے ساتھ تنہا کرنا	۱۳۴
۱۹۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۴۶	۱۵۷۷	اثاث میں شرکت کا بیان	۱۳۵
۱۹۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۴۷	۱۵۷۸	غلام اور نوٹدی میں شرکت	۱۳۶
۱۹۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۴۸	۱۵۷۹	قرانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت	۱۳۷
۱۹۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۴۹	۱۵۸۰	تقسیم میں اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے	۱۳۸
۱۹۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۰	۱۵۸۱	کتاب الشرحین	۱۳۹
۱۹۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۱	۱۵۸۲	قیام وطن میں جس میں رکھنا جائز ہے	۱۴۰
۱۹۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۲	۱۵۸۳	زورہ کو گروہ رکھنا	۱۴۱
۲۰۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۳	۱۵۸۴	ہتھیار رہن رکھنا	۱۴۲
۲۰۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۴	۱۵۸۵	گھوڑا اور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا جائز ہے	۱۴۳
۲۰۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۵	۱۵۸۶	یہود یا کسی دوسرے کا دھوکے پر گواہی کرنا	۱۴۴
۲۰۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۶	۱۵۸۷	رہن کے نفع والے اور رکھنے والے میں اختلاف ہو جائے تو	۱۴۵
۲۰۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۷	۱۵۸۸	غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت	۱۴۶
۲۰۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۸	۱۵۸۹	کسی قسم کے غلام کو آزاد کرنا انفسل ہے	۱۴۷
۲۰۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۵۹	۱۵۹۰	سودا گریں اور دوسری آیات الہی کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے	۱۴۸
۲۰۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۰	۱۵۹۱	مشرک غلام یا نوٹدی کو آزاد کرنا	۱۴۹
۲۰۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۱	۱۵۹۲	اگر کسی مالک نے اپنے مشترک غلام یا غلام حصہ آزاد کر دیا اور	۱۵۰
۲۰۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۲	۱۵۹۳	اگر سبیل چوک کے کسی کی رمان سے آبادی یا طلاق کا لفظ نکل جائے	۱۵۱
۲۱۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۳	۱۵۹۴	حسب کون اپنے غلام کے لئے کہہ سکے کہ وہ اس کا غلام نہ ہو اور آزاد کہنے کی نیت ہو	۱۵۲
۲۱۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۴	۱۵۹۵	ام ولد کا بیان	۱۵۳
۲۱۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۵	۱۵۹۶	ام ولد کا بیان	۱۵۴
۲۱۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۶	۱۵۹۷	ام ولد کا بیان	۱۵۵
۲۱۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۷	۱۵۹۸	ام ولد کا بیان	۱۵۶
۲۱۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۸	۱۵۹۹	ام ولد کا بیان	۱۵۷
۲۱۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۶۹	۱۶۰۰	ام ولد کا بیان	۱۵۸
۲۱۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۰	۱۶۰۱	ام ولد کا بیان	۱۵۹
۲۱۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۱	۱۶۰۲	ام ولد کا بیان	۱۶۰
۲۱۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۲	۱۶۰۳	ام ولد کا بیان	۱۶۱
۲۲۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۳	۱۶۰۴	ام ولد کا بیان	۱۶۲
۲۲۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۴	۱۶۰۵	ام ولد کا بیان	۱۶۳
۲۲۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۵	۱۶۰۶	ام ولد کا بیان	۱۶۴
۲۲۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۶	۱۶۰۷	ام ولد کا بیان	۱۶۵
۲۲۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۷	۱۶۰۸	ام ولد کا بیان	۱۶۶
۲۲۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۸	۱۶۰۹	ام ولد کا بیان	۱۶۷
۲۲۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۷۹	۱۶۱۰	ام ولد کا بیان	۱۶۸
۲۲۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۰	۱۶۱۱	ام ولد کا بیان	۱۶۹
۲۲۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۱	۱۶۱۲	ام ولد کا بیان	۱۷۰
۲۲۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۲	۱۶۱۳	ام ولد کا بیان	۱۷۱
۲۳۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۳	۱۶۱۴	ام ولد کا بیان	۱۷۲
۲۳۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۴	۱۶۱۵	ام ولد کا بیان	۱۷۳
۲۳۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۵	۱۶۱۶	ام ولد کا بیان	۱۷۴
۲۳۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۶	۱۶۱۷	ام ولد کا بیان	۱۷۵
۲۳۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۷	۱۶۱۸	ام ولد کا بیان	۱۷۶
۲۳۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۸	۱۶۱۹	ام ولد کا بیان	۱۷۷
۲۳۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۸۹	۱۶۲۰	ام ولد کا بیان	۱۷۸
۲۳۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۰	۱۶۲۱	ام ولد کا بیان	۱۷۹
۲۳۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۱	۱۶۲۲	ام ولد کا بیان	۱۸۰
۲۳۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۲	۱۶۲۳	ام ولد کا بیان	۱۸۱
۲۴۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۳	۱۶۲۴	ام ولد کا بیان	۱۸۲
۲۴۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۴	۱۶۲۵	ام ولد کا بیان	۱۸۳
۲۴۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۵	۱۶۲۶	ام ولد کا بیان	۱۸۴
۲۴۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۶	۱۶۲۷	ام ولد کا بیان	۱۸۵
۲۴۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۷	۱۶۲۸	ام ولد کا بیان	۱۸۶
۲۴۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۸	۱۶۲۹	ام ولد کا بیان	۱۸۷
۲۴۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۱۹۹	۱۶۳۰	ام ولد کا بیان	۱۸۸
۲۴۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۰	۱۶۳۱	ام ولد کا بیان	۱۸۹
۲۴۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۱	۱۶۳۲	ام ولد کا بیان	۱۹۰
۲۴۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۲	۱۶۳۳	ام ولد کا بیان	۱۹۱
۲۵۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۳	۱۶۳۴	ام ولد کا بیان	۱۹۲
۲۵۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۴	۱۶۳۵	ام ولد کا بیان	۱۹۳
۲۵۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۵	۱۶۳۶	ام ولد کا بیان	۱۹۴
۲۵۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۶	۱۶۳۷	ام ولد کا بیان	۱۹۵
۲۵۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۷	۱۶۳۸	ام ولد کا بیان	۱۹۶
۲۵۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۸	۱۶۳۹	ام ولد کا بیان	۱۹۷
۲۵۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۰۹	۱۶۴۰	ام ولد کا بیان	۱۹۸
۲۵۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۰	۱۶۴۱	ام ولد کا بیان	۱۹۹
۲۵۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۱	۱۶۴۲	ام ولد کا بیان	۲۰۰
۲۵۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۲	۱۶۴۳	ام ولد کا بیان	۲۰۱
۲۶۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۳	۱۶۴۴	ام ولد کا بیان	۲۰۲
۲۶۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۴	۱۶۴۵	ام ولد کا بیان	۲۰۳
۲۶۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۵	۱۶۴۶	ام ولد کا بیان	۲۰۴
۲۶۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۶	۱۶۴۷	ام ولد کا بیان	۲۰۵
۲۶۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۷	۱۶۴۸	ام ولد کا بیان	۲۰۶
۲۶۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۸	۱۶۴۹	ام ولد کا بیان	۲۰۷
۲۶۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۱۹	۱۶۵۰	ام ولد کا بیان	۲۰۸
۲۶۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۰	۱۶۵۱	ام ولد کا بیان	۲۰۹
۲۶۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۱	۱۶۵۲	ام ولد کا بیان	۲۱۰
۲۶۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۲	۱۶۵۳	ام ولد کا بیان	۲۱۱
۲۷۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۳	۱۶۵۴	ام ولد کا بیان	۲۱۲
۲۷۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۴	۱۶۵۵	ام ولد کا بیان	۲۱۳
۲۷۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۵	۱۶۵۶	ام ولد کا بیان	۲۱۴
۲۷۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۶	۱۶۵۷	ام ولد کا بیان	۲۱۵
۲۷۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۷	۱۶۵۸	ام ولد کا بیان	۲۱۶
۲۷۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۸	۱۶۵۹	ام ولد کا بیان	۲۱۷
۲۷۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۲۹	۱۶۶۰	ام ولد کا بیان	۲۱۸
۲۷۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۰	۱۶۶۱	ام ولد کا بیان	۲۱۹
۲۷۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۱	۱۶۶۲	ام ولد کا بیان	۲۲۰
۲۷۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۲	۱۶۶۳	ام ولد کا بیان	۲۲۱
۲۸۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۳	۱۶۶۴	ام ولد کا بیان	۲۲۲
۲۸۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۴	۱۶۶۵	ام ولد کا بیان	۲۲۳
۲۸۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۵	۱۶۶۶	ام ولد کا بیان	۲۲۴
۲۸۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۶	۱۶۶۷	ام ولد کا بیان	۲۲۵
۲۸۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۷	۱۶۶۸	ام ولد کا بیان	۲۲۶
۲۸۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۸	۱۶۶۹	ام ولد کا بیان	۲۲۷
۲۸۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۳۹	۱۶۷۰	ام ولد کا بیان	۲۲۸
۲۸۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۰	۱۶۷۱	ام ولد کا بیان	۲۲۹
۲۸۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۱	۱۶۷۲	ام ولد کا بیان	۲۳۰
۲۸۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۲	۱۶۷۳	ام ولد کا بیان	۲۳۱
۲۹۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۳	۱۶۷۴	ام ولد کا بیان	۲۳۲
۲۹۱	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۴	۱۶۷۵	ام ولد کا بیان	۲۳۳
۲۹۲	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۵	۱۶۷۶	ام ولد کا بیان	۲۳۴
۲۹۳	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۶	۱۶۷۷	ام ولد کا بیان	۲۳۵
۲۹۴	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۷	۱۶۷۸	ام ولد کا بیان	۲۳۶
۲۹۵	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۸	۱۶۷۹	ام ولد کا بیان	۲۳۷
۲۹۶	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۴۹	۱۶۸۰	ام ولد کا بیان	۲۳۸
۲۹۷	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۵۰	۱۶۸۱	ام ولد کا بیان	۲۳۹
۲۹۸	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۵۱	۱۶۸۲	ام ولد کا بیان	۲۴۰
۲۹۹	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۵۲	۱۶۸۳	ام ولد کا بیان	۲۴۱
۳۰۰	۱۵۹۳	ام ولد کا بیان	۱۳۷	۲۵۳	۱۶۸۴	ام ولد کا بیان	۲۴۲



صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۱۸۳	ایک ہی چیز کئی آدمیوں کے نام پر کرنا	۱۶۳۱	۲۳۰	۱۶۱۱	اگر مکاتیب کسی شخص سے کہے کہ مجھے خرید کر		۲۱۰
	جو چیز قبضہ میں ہو اور جو نہ ہو اور جو	۱۶۳۲	۲۳۱	۱۶۳	آزاد کر دے اور وہ شخص خرید لے		
	چیز تقسیم ہو چکی ہو اور جو نہ ہوئی جان			۱۶۵	کتاب الہیہ		
۱۸۵	کے مہر کا بیان			۱۶۶	مستوی چیز کا ہر کرنا	۱۶۱۲	۲۱۱
۱۸۷	اگر کسی شخص کی شخصوں کو ہر کریں	۱۶۳۳	۲۳۲	"	جو شخص اپنے دو کون سے کوئی چیز لگے	۱۶۱۳	۲۱۲
	اگر کسی کو ہر دیا جائے اس کے پاس	۱۶۳۴	۲۳۳	۱۶۷	پانی (یا دودھ) مانگنا	۱۶۱۴	۲۱۳
	اور بھی لوگ بیٹھے ہوں تو جسے دیا جائے			۱۶۸	شکار کا یہ قبول کرنا	۱۶۱۵	۲۱۴
۱۸۸	تو وہ زیادہ مقدار ہے			۱۶۹	تحفہ قبول کرنا	۱۶۱۶	۲۱۵
	اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور	۱۶۳۵	۲۳۴		اپنے کسی دوست کو غاص میں دن تحفہ	۱۶۱۷	۲۱۶
۱۸۹	دوسرے شخص وہ اونٹ اسے ہر کرے			۱۷۱	بھیجنا جب وہ ایک غاص میں ہو		
	جس پر لے کا پھینکا کر وہ ہو وہ بطور	۱۶۳۶	۲۳۵	۱۷۲	جس تحفہ کا واپس کرنا درست نہیں	۱۶۱۸	۲۱۷
"	تحفہ دینا			۱۷۳	غائب چیز کا ہر کرنا	۱۶۱۹	۲۱۸
۱۹۰	مشترکوں کا تحفہ قبول کرنا	۱۶۳۷	۲۳۶	"	ہمیشہ کا مسودہ کرنا	۱۶۲۰	۲۱۹
۱۹۳	مشترکوں کو تحفہ بھیجنا	۱۶۳۸	۲۳۷	۱۷۵	اپنی اولاد کو ہر کرنا	۱۶۲۱	۲۲۰
	ہر کر دے کہ وہ شے کو واپس لینے	۱۶۳۹	۲۳۸	"	ہمیشہ پر گواہ بنانا	۱۶۲۲	۲۲۱
۱۹۴	کی ممانعت			۱۷۶	خاندان کا ہر کرنا اور ہر کرنا	۱۶۲۳	۲۲۲
		۱۶۴۰	۲۳۹		اگر موی لینے خاندان کے علاوہ کسی اور کو	۱۶۲۴	۲۲۳
۱۹۵	عمر کی اور مرقی کا بیان	۱۶۴۱	۲۴۰	۱۷۷	کچھ ہمیشہ کے		
۱۹۶	گھوڑا وغیرہ عاریت لینا	۱۶۴۲	۲۴۱	۱۷۸	پہلے کن لوگوں کو ہر دینا چاہیے	۱۶۲۵	۲۲۴
	وہیں کیلئے آرائش کی چیزیں عاریت	۱۶۴۳	۲۴۲	۱۸۰	کسی عذر کی وجہ سے ہر قبول نہ کرنا	۱۶۲۶	۲۲۵
"	مانگ لینا				اگر ہمیشہ یا ہر کا وعدہ کر کے چلے اور	۱۶۲۷	۲۲۶
	دو وعدے والا مانگ لیا اور کوئی چیز	۱۶۴۴	۲۴۳	۱۸۱	وہ چیز جس کے نام ہمیشہ کی گئی اسے نہ بھیجے ہو		
۱۹۷	مانگنے پر دینے کی فضیلت				غلام اور لونڈی اور سامان پر کیسے قبضہ	۱۶۲۸	۲۲۷
	اگر کوئی رسم و رواج کے مطابق یوں	۱۶۴۵	۲۴۴	۱۸۲	ہو جائے		
	کہے یہ لونڈی ہمیں خدمت کے لئے				اگر کوئی ہمیشہ کے اور مہربان اس پر	۱۶۲۹	۲۲۸
۱۹۹	پیش کرتا ہوں تو درست ہے				قبضہ نہ کر لیں نہ بان سچو کہنے کا لفظ		
	اگر کوئی فی سبیل اللہ سوار کے لئے	۱۶۴۶	۲۴۵	"	نہ کہے		
۲۰۰	گھوڑا دے تو اس کا حکم عمرانی اور صدقہ			۱۸۳	اگر کوئی شخص اپنا قصہ کہے کہ نام ہر کرے	۱۶۳۰	۲۲۹





نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۲۸۱	۱۶۸۲	کر لیں تو صلح بہت بہتر ہے	۲۳۳	۲۹۹	۱۶۰۰	حدود میں ناجائز شرائط کا بیان	۲۶۱
۲۸۲	۱۶۸۳	اگر ظلم کی بات صلح کر لیں تو وہ صلح لغو ہے	۲۳۳	۳۰۰	۱۶۰۱	مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر مدافعی ہو جائے تو درست ہے	۲۶۲
۲۸۳	۱۶۸۴	صلح نامہ پر یہ لکھنا کافی ہے جس پر فلاں فلاں نے صلح کی	۲۳۵	۳۰۱	۱۶۰۲	طلاق میں شرطیں لگانا	۲۶۲
۲۸۴	۱۶۸۵	مشترکوں سے صلح کرنا	۲۳۶	۳۰۲	۱۶۰۳	لوگوں سے زبانی شرطیں کرنا	۲۶۳
۲۸۵	۱۶۸۶	دیت پر صلح کرنا	۲۳۸	۳۰۳	۱۶۰۴	ولا میں شرط لگانا	۲۶۵
۲۸۶	۱۶۸۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق ارشاد	۲۳۹	۳۰۴	۱۶۰۵	مزارعت میں شرط لگانا	۲۶۶
۲۸۷	۱۶۸۸	امام کا صلح کرنے اور تقسیم کو اشتکاف	۲۵۰	۳۰۵	۱۶۰۶	جہاد میں شرط لگانا	۲۶۷
۲۸۸	۱۶۸۹	لوگوں کے درمیان صلح کرنے اور عدل و انصاف کرنے کی فضیلت	۲۵۱	۳۰۶	۱۶۰۷	قرض کے متعلق شرطیں لگانا	۲۶۸
۲۸۹	۱۶۹۰	اگر حاکم صلح کرنے کے لئے اشارہ کرے اور کوئی قرین تسلیم نہ کرے	۲۵۱	۳۰۷	۱۶۰۸	مکاتب کا بیان	۲۶۹
۲۹۰	۱۶۹۱	میت کے ترخو اہول اور وارثوں میں صلح کا بیان	۲۵۲	۳۰۸	۱۶۰۹	اقرار پر شرط لگانا	۲۷۰
۲۹۱	۱۶۹۲	کچھ نقد قرض کے لئے صلح کرنا	۲۵۳	۳۰۹	۱۶۱۰	وقف میں شرطیں لگانا	۲۷۱
۲۹۲	۱۶۹۳	آداب و شرائط	۲۵۴	۳۱۰	۱۶۱۱	کتاب الوصایا	۲۷۲
۲۹۳	۱۶۹۴	اسلام آتے وقت احکام اور فرید و فروغ میں کیا کیا شرطیں ہیں	۲۵۴	۳۱۱	۱۶۱۲	وصیت کا بیان	۲۷۳
۲۹۴	۱۶۹۵	پیوند لگانے کے بعد کھجور کے درخت کو فروخت کرنا	۲۵۶	۳۱۲	۱۶۱۳	انسان اپنے ورثہ کے لئے مال چھوڑ جائے	۲۷۴
۲۹۵	۱۶۹۶	بیع میں شرطیں کرنے کا بیان	۲۵۷	۳۱۳	۱۶۱۴	تہائی مال وصیت کرنے کا بیان	۲۷۵
۲۹۶	۱۶۹۷	سواری کے جانور کا اس شرط پر بیچنا کہ کسی مقام تک سواری نہ گولے گا	۲۵۷	۳۱۴	۱۶۱۵	وصیت کرنا یا لے کر اپنے کسی سے ولا کے بارے میں کہنا	۲۷۶
۲۹۷	۱۶۹۸	معاملات میں شرط لگانا	۲۵۹	۳۱۵	۱۶۱۶	بیار کا سے اشارہ کرنے کا حکم	۲۷۷
۲۹۸	۱۶۹۹	نکاح کرتے وقت ہر میں کوئی شرط لگانا	۲۶۰	۳۱۶	۱۶۱۷	وارث کے لئے وصیت کرنا اور نہیں	۲۷۸
		مزارعت میں شرط لگانا	۲۶۰	۳۱۷	۱۶۱۸	موتے وقت خیرات کرنا	۲۷۹
		نکاح میں کون سی شرطیں درست نہیں	۲۶۰	۳۱۸	۱۶۱۹	قول باری تعالیٰ من بعد وصیت یقول بہا اور دین کی تفسیر	۲۸۰
				۳۱۹	۱۶۲۰	من بعد وصیت اوصیوں بہا اور دین کی تفسیر	۲۸۱
				۳۲۰	۱۶۲۱	انتر اہا اور اقاہ کیلئے وصیت کا حکم	۲۸۲
						اتاق میں بیچوں اور غریبوں کی شمولیت	۲۸۳

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۳۱۴	میت کے قرض کو کسی ادا کر سکتا ہے	۱۴۴۷	۳۴۶		واقف کا اپنی وقف کردہ چیز سے	۱۴۲۲	۳۲۱
۳۱۵	کتاب الجہاد والسیر			۲۹۶	فائدہ حاصل کرنا		
۳۱۶	جہاد کی فضیلت	۱۴۴۸	۳۴۷	۲۹۷	واقف کا اپنے مال پر قبضہ کرنا	۱۴۲۳	۳۲۲
۳۱۹	اللہ کی راہ میں جان و مال جہاد کرنا	۱۴۴۹	۳۴۸		رشتہ و اماد پر غیر رشتہ دار دونوں ہتھمال	۱۴۲۴	۳۲۳
۳۲۰	جہاد اور شہادت کے لئے مرد اور عورت کا دعاء کرنا	۱۴۵۰	۳۴۹	۶	کر سکتے ہیں		
۳۲۲	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی فضیلت	۱۴۵۱	۳۵۰	۲۹۸	اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا	۱۴۲۵	۳۲۴
۳۲۳	صبح و شام اللہ کی راہ میں جلنا	۱۴۵۲	۳۵۱	۲۹۹	غلام یا لونڈی کا وقف کرنا	۱۴۲۶	۳۲۵
۳۲۴	بڑی آنکھوں والے اور حوروں کو بیان	۱۴۵۳	۳۵۲	۳۰۰	اپنے وکیل کو صدقہ دینا	۱۴۲۷	۳۲۶
۳۲۴	شہادت کی تمنا کرنا	۱۴۵۴	۳۵۳	۳۰۱	اذا حضر القسمة اولو القربى کی تفسیر	۱۴۲۸	۳۲۷
۳۲۵	لو غنمنا سوار سے گزر کر نہ مال	۱۴۵۵	۳۵۴	۳۰۲	میت کی طرف سے نذر پوری کرنا	۱۴۲۹	۳۲۸
۳۲۶	خدا کی راہ میں تکلیف پہنچانا	۱۴۵۶	۳۵۵	۳۰۳	وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا	۱۴۳۰	۳۲۹
۳۲۸	خدا کی راہ میں زخمی ہونا	۱۴۵۷	۳۵۶	۳۰۴	واقف الیتامی کی تشریح	۱۴۳۱	۳۳۰
۳۲۸	جنگ دہل سے	۱۴۵۸	۳۵۷	۳۰۵	واجب الیتامی کی تشریح	۱۴۳۲	۳۳۱
۳۲۸	دین الفوائد۔ رجال صدقوا انما غیر	۱۴۵۹	۳۵۸	۳۰۶	یتیم کے مال کے لئے وصی کی خدمت کرنا	۱۴۳۳	۳۳۲
۳۳۰	جنگ پہنچنے تک اعمال کا سہارا دینا	۱۴۶۰	۳۵۹	۳۰۷	ان الذین یاکفون ہوال یتامی کی تشریح	۱۴۳۴	۳۳۳
۳۳۱	نامعلوم تبرکات سے اجاگر کرنا	۱۴۶۱	۳۶۰	۳۰۸	ولیسواک عن الیتامی کی تشریح	۱۴۳۵	۳۳۴
۳۳۲	اعلا کلمۃ اللہ کے لئے جہاد	۱۴۶۲	۳۶۱	۳۰۹	یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا	۱۴۳۶	۳۳۵
۳۳۲	اللہ کی راہ میں جہاد اور اپنی کار کا دینا	۱۴۶۳	۳۶۲	۳۱۰	زمین وقف کی حدیں بیان کرنا اور زمین نہیں	۱۴۳۷	۳۳۶
۳۳۳	اللہ کی راہ میں غبار کا صاف کرنا	۱۴۶۴	۳۶۳	۳۱۱	مشتکر زمین کا وقف کرنا	۱۴۳۸	۳۳۷
۳۳۳	لڑائی اور غبار کے بعد غسل کرنا	۱۴۶۵	۳۶۴	۳۱۲	وقف کی سند لکھنا	۱۴۳۹	۳۳۸
۳۳۴	ولا تحسبن الذین کی تفسیر	۱۴۶۶	۳۶۵	۳۱۳	مالدار، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا	۱۴۴۰	۳۳۹
۳۳۵	شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا	۱۴۶۷	۳۶۶	۳۱۴	مسجد کے لئے زمین وقف کرنا	۱۴۴۱	۳۴۰
۳۳۶	شہید کی تمنا	۱۴۶۸	۳۶۷	۳۱۵	جانور، سامان وغیرہ کا وقف کرنا	۱۴۴۲	۳۴۱
۳۳۶	بہشت تلواریں کی چمک میں ہے	۱۴۶۹	۳۶۸	۳۱۶	وقف کردہ جائیداد کے انتظام کی جہت لینا	۱۴۴۳	۳۴۲
۳۳۶	جہاد کے لئے اولاد کی تمنا کرنا	۱۴۷۰	۳۶۹	۳۱۷	کنواں وقف کرنے پر شرط لگانا	۱۴۴۴	۳۴۳
۳۳۷	جہاد میں بہادری اور بڑی کامیابی	۱۴۷۱	۳۷۰	۳۱۸	وقف کنندہ کا اللہ واسطے کائنات کا دینا	۱۴۴۵	۳۴۴
۳۳۸	بڑی سے بڑا دعا مانگنا	۱۴۷۲	۳۷۱	۳۱۹	ایا یہا الذین آمنوا شہادۃ یتکم کی تشریح	۱۴۴۶	۳۴۵

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۳۵۷	گھوڑے کی نگلی پشت پر سوار ہونا	۱۸۰۱	۳۰۰	۳۳۹	لڑائی کے کارناموں کا بیان	۱۷۷۳	۳۷۲
"	سُت گھوڑا	۱۸۰۲	۳۰۱	"	جہاد میں جانا ضروری ہے	۱۷۷۴	۳۷۳
"	گھوڑہ دوڑ کا بیان	۱۸۰۳	۳۰۲	۳۴۰	کفر کی حالت میں سلطان کو قتل کرنے کا بیان	۱۷۷۵	۳۷۴
۳۵۸	گھوڑہ دوڑ میں مقابلہ کرنا	۱۸۰۴	۳۰۳	۳۴۱	جہاد کی روزہ پر فضیلت	۱۷۷۶	۳۷۵
"	گھوڑوں کا اضمار کرنا	۱۸۰۵	۳۰۴	"	شہادت کی اقسام	۱۷۷۷	۳۷۶
۳۵۹	حنوزہ کی ناقہ مبارک کا ذکر	۱۸۰۶	۳۰۵	۳۴۲	لایستوی القاعدون الہم کی تفسیر	۱۷۷۸	۳۷۷
"	حنوزہ علی الشہ علیہ وسلم کا خچر	۱۸۰۷	۳۰۶	۳۴۳	کافروں سے جنگ کرتے وقت ثابت قدم ہونا	۱۷۷۹	۳۷۸
۳۶۰	عورتوں کا جہاد	۱۸۰۸	۳۰۷	"	قتال کے لئے اکٹھا	۱۷۸۰	۳۷۹
۳۶۱	عورت کا دریا میں سوار ہو کر جہاد	۱۸۰۹	۳۰۸	۳۴۴	خندق کھودنا	۱۷۸۱	۳۸۰
۳۶۲	جہاد میں بیوی کا لے جانا	۱۸۱۰	۳۰۹	۳۴۵	معذوری کی وجہ سے جہاد میں رکاوٹ	۱۷۸۲	۳۸۱
"	عورت کا جنگ کرنا	۱۸۱۱	۳۱۰	"	جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت	۱۷۸۳	۳۸۲
۳۶۳	جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھانا	۱۸۱۲	۳۱۱	۳۴۶	الشر کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۱۷۸۴	۳۸۳
"	عورتوں کا جہاد میں زخمیوں کی ہمدردی کرنا	۱۸۱۳	۳۱۲	۳۴۷	غازی کے گھبراہٹ کی خبر رکھنے کا ثواب	۱۷۸۵	۳۸۴
۳۶۴	عورتوں کا لاشوں کا اٹھانا	۱۸۱۴	۳۱۳	"	لڑائی کے وقت خوشبو استعمال کرنا	۱۷۸۶	۳۸۵
"	زخمیوں کے بدن سے تیز نکالنا	۱۸۱۵	۳۱۴	۳۴۸	جاسوسی کرنے والا گروہ	۱۷۸۷	۳۸۶
"	جہاد فی سبیل اللہ میں پیروہ دینا	۱۸۱۶	۳۱۵	"	جاسوسی کے لئے آدمی روانہ کرنا	۱۷۸۸	۳۸۷
۳۶۵	جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت	۱۸۱۷	۳۱۶	۳۴۹	دوا و دمیوں کا مل کر سفر کرنا	۱۷۸۹	۳۸۸
۳۶۶	سفر میں اپنے ساتھی کے سامان اٹھانے کی فضیلت	۱۸۱۸	۳۱۷	"	گھوڑوں کی پیشانی میں برکت کا ہونا	۱۷۹۰	۳۸۹
۳۶۷	الشر کی راہ میں مریض کی فضیلت	۱۸۱۹	۳۱۸	۳۵۰	امام کے ساتھ مل کر جہاد کرنا	۱۷۹۱	۳۹۰
"	جہاد میں بچے کو خدمت کیلئے لے جانا	۱۸۲۰	۳۱۹	"	جہاد کی نیت سے گھوڑے پالنا	۱۷۹۲	۳۹۱
۳۶۸	سمندر میں سوار ہونا	۱۸۲۱	۳۲۰	۳۵۱	گھوڑے گدھے کا نام رکھنا	۱۷۹۳	۳۹۲
"	جنگ میں کمزوروں کا وسیلہ تلاش کرنا	۱۸۲۲	۳۲۱	۳۵۲	گھوڑے کی خواست	۱۷۹۴	۳۹۳
۳۶۹	قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے	۱۸۲۳	۳۲۲	۳۵۳	گھوڑے رکھنے والوں کی تین قسمیں	۱۷۹۵	۳۹۴
۳۷۰	تیرا انداز کی فضیلت	۱۸۲۴	۳۲۳	۳۵۴	جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا	۱۷۹۶	۳۹۵
۳۷۱	برجے کی مشق کا بیان	۱۸۲۵	۳۲۴	۳۵۵	شریر گھوڑے پر سوار ہونا	۱۷۹۷	۳۹۶
"	دُھال کے استعمال کا بیان	۱۸۲۶	۳۲۵	"	مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	۱۷۹۸	۳۹۷
۳۷۲	دُھال کا بیان	۱۸۲۷	۳۲۶	۳۵۶	لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچنا	۱۷۹۹	۳۹۸
"				"	جانور پر رکاب لگانا	۱۸۰۰	۳۹۹

صفحہ	نمبر شمار	باب	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب	عنوان
۲۲۷	۱۸۲۸	۲۵۳	۱۸۵۵	۲۷۵	۲۵۳	۱۸۲۸	تسوار گلے میں لٹکانے کا بیان
۲۲۸	۱۸۲۹	۲۵۵	۱۸۵۶	۲۷۶	۲۵۵	۱۸۲۹	تسوار میں زور لگانے کا بیان
۲۲۹	۱۸۳۰	"	"	"	"	۱۸۳۰	تسوار کا سفر میں درخت سے لٹکانا
۲۳۰	۱۸۳۱	۲۵۶	۱۸۵۷	۲۷۷	۲۵۶	۱۸۳۱	محمد پھنسا
۲۳۱	۱۸۳۲	"	"	"	"	۱۸۳۲	موت کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑ دینے کا بیان
۲۳۲	۱۸۳۳	۲۵۷	۱۸۵۸	۲۷۸	۲۵۷	۱۸۳۳	حاکم کا حکم ماننے کا بیان
۲۳۳	۱۸۳۴	۲۵۸	۱۸۵۹	"	"	۱۸۳۴	نیزوں کا بیان
۲۳۴	۱۸۳۵	۲۵۹	۱۸۶۰	۲۷۹	۲۵۹	۱۸۳۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی زبرد
۲۳۵	۱۸۳۶	۲۶۰	۱۸۶۱	۲۸۰	۲۶۰	۱۸۳۶	جنگ اور سفر میں جب پہننا
۲۳۶	۱۸۳۷	۲۶۱	۱۸۶۲	"	"	۱۸۳۷	لڑائی میں ریشمی لباس پہننا
۲۳۷	۱۸۳۸	۲۶۲	۱۸۶۳	۲۸۱	۲۶۲	۱۸۳۸	چھری سے کوئی چیز کاٹ کر کھانا
۲۳۸	۱۸۳۹	۲۶۳	۱۸۶۴	۲۸۲	۲۶۳	۱۸۳۹	جنگ و دم کا بیان
۲۳۹	۱۸۴۰	۲۶۴	۱۸۶۵	"	"	۱۸۴۰	بہرہ سے جنگ کرنے کا بیان
۲۴۰	۱۸۴۱	۲۶۵	۱۸۶۶	۲۸۳	۲۶۵	۱۸۴۱	ترکوں سے جہاد کرنے کا بیان
۲۴۱	۱۸۴۲	۲۶۶	۱۸۶۷	۲۸۴	۲۶۶	۱۸۴۲	بالدار جلتے پہننے والی قوم سے قتال
۲۴۲	۱۸۴۳	۲۶۷	۱۸۶۸	"	"	۱۸۴۳	شکست کے بعد امام کا سوار کا سے اترنا
۲۴۳	۱۸۴۴	۲۶۸	۱۸۶۹	۲۸۵	۲۶۸	۱۸۴۴	کفار کے لئے بد دعا کرنا
۲۴۴	۱۸۴۵	۲۶۹	۱۸۷۰	۲۸۶	۲۶۹	۱۸۴۵	اہل کتاب کو کتاب کی تعلیم دینا
۲۴۵	۱۸۴۶	۲۷۰	۱۸۷۱	۲۸۷	۲۷۰	۱۸۴۶	مشرکوں کی دل جوئی کرنا
۲۴۶	۱۸۴۷	۲۷۱	۱۸۷۲	"	"	۱۸۴۷	یہود اور نصاریٰ کو دعوت اسلام دینا
۲۴۷	۱۸۴۸	۲۷۲	۱۸۷۳	۲۸۸	۲۷۲	۱۸۴۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت اسلام دینا
۲۴۸	۱۸۴۹	۲۷۳	۱۸۷۴	۲۸۹	۲۷۳	۱۸۴۹	لڑائی کا مقام چھپانا
۲۴۹	۱۸۵۰	۲۷۴	۱۸۷۵	۲۹۰	۲۷۴	۱۸۵۰	ظہر کی نماز چھڑک کر سفر کرنے کا بیان
۲۵۰	۱۸۵۱	"	"	"	"	۱۸۵۱	چاند کے آخر میں سفر کرنے کا بیان
۲۵۱	۱۸۵۲	۲۷۵	۱۸۷۶	۲۹۱	۲۷۵	۱۸۵۲	بارھواں پارہ
۲۵۲	۱۸۵۳	۲۷۶	۱۸۷۷	"	"	۱۸۵۳	رمضان میں سفر کرنے کا بیان
۲۵۳	۱۸۵۴	۲۷۷	۱۸۷۸	"	"	۱۸۵۴	مسافر کا سفر کے وقت بھٹے کا بیان
۲۵۴	۱۸۵۵	۲۷۸	۱۸۷۹	۲۹۲	۲۷۸	۱۸۵۵	امام کی اطاعت کا بیان
۲۵۵	۱۸۵۶	۲۷۹	۱۸۸۰	۲۹۳	۲۷۹	۱۸۵۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۵۶	۱۸۵۷	۲۸۰	۱۸۸۱	۲۹۴	۲۸۰	۱۸۵۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۵۷	۱۸۵۸	۲۸۱	۱۸۸۲	۲۹۵	۲۸۱	۱۸۵۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۵۸	۱۸۵۹	۲۸۲	۱۸۸۳	۲۹۶	۲۸۲	۱۸۵۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۵۹	۱۸۶۰	۲۸۳	۱۸۸۴	۲۹۷	۲۸۳	۱۸۶۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۰	۱۸۶۱	۲۸۴	۱۸۸۵	۲۹۸	۲۸۴	۱۸۶۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۱	۱۸۶۲	۲۸۵	۱۸۸۶	۲۹۹	۲۸۵	۱۸۶۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۲	۱۸۶۳	۲۸۶	۱۸۸۷	۳۰۰	۲۸۶	۱۸۶۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۳	۱۸۶۴	۲۸۷	۱۸۸۸	۳۰۱	۲۸۷	۱۸۶۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۴	۱۸۶۵	۲۸۸	۱۸۸۹	۳۰۲	۲۸۸	۱۸۶۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۵	۱۸۶۶	۲۸۹	۱۸۹۰	۳۰۳	۲۸۹	۱۸۶۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۶	۱۸۶۷	۲۹۰	۱۸۹۱	۳۰۴	۲۹۰	۱۸۶۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۷	۱۸۶۸	۲۹۱	۱۸۹۲	۳۰۵	۲۹۱	۱۸۶۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۸	۱۸۶۹	۲۹۲	۱۸۹۳	۳۰۶	۲۹۲	۱۸۶۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۶۹	۱۸۷۰	۲۹۳	۱۸۹۴	۳۰۷	۲۹۳	۱۸۷۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۰	۱۸۷۱	۲۹۴	۱۸۹۵	۳۰۸	۲۹۴	۱۸۷۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۱	۱۸۷۲	۲۹۵	۱۸۹۶	۳۰۹	۲۹۵	۱۸۷۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۲	۱۸۷۳	۲۹۶	۱۸۹۷	۳۱۰	۲۹۶	۱۸۷۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۳	۱۸۷۴	۲۹۷	۱۸۹۸	۳۱۱	۲۹۷	۱۸۷۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۴	۱۸۷۵	۲۹۸	۱۸۹۹	۳۱۲	۲۹۸	۱۸۷۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۵	۱۸۷۶	۲۹۹	۱۹۰۰	۳۱۳	۲۹۹	۱۸۷۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۶	۱۸۷۷	۳۰۰	۱۹۰۱	۳۱۴	۳۰۰	۱۸۷۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۷	۱۸۷۸	۳۰۱	۱۹۰۲	۳۱۵	۳۰۱	۱۸۷۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۸	۱۸۷۹	۳۰۲	۱۹۰۳	۳۱۶	۳۰۲	۱۸۷۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۷۹	۱۸۸۰	۳۰۳	۱۹۰۴	۳۱۷	۳۰۳	۱۸۸۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۰	۱۸۸۱	۳۰۴	۱۹۰۵	۳۱۸	۳۰۴	۱۸۸۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۱	۱۸۸۲	۳۰۵	۱۹۰۶	۳۱۹	۳۰۵	۱۸۸۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۲	۱۸۸۳	۳۰۶	۱۹۰۷	۳۲۰	۳۰۶	۱۸۸۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۳	۱۸۸۴	۳۰۷	۱۹۰۸	۳۲۱	۳۰۷	۱۸۸۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۴	۱۸۸۵	۳۰۸	۱۹۰۹	۳۲۲	۳۰۸	۱۸۸۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۵	۱۸۸۶	۳۰۹	۱۹۱۰	۳۲۳	۳۰۹	۱۸۸۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۶	۱۸۸۷	۳۱۰	۱۹۱۱	۳۲۴	۳۱۰	۱۸۸۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۷	۱۸۸۸	۳۱۱	۱۹۱۲	۳۲۵	۳۱۱	۱۸۸۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۸	۱۸۸۹	۳۱۲	۱۹۱۳	۳۲۶	۳۱۲	۱۸۸۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۸۹	۱۸۹۰	۳۱۳	۱۹۱۴	۳۲۷	۳۱۳	۱۸۹۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۰	۱۸۹۱	۳۱۴	۱۹۱۵	۳۲۸	۳۱۴	۱۸۹۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۱	۱۸۹۲	۳۱۵	۱۹۱۶	۳۲۹	۳۱۵	۱۸۹۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۲	۱۸۹۳	۳۱۶	۱۹۱۷	۳۳۰	۳۱۶	۱۸۹۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۳	۱۸۹۴	۳۱۷	۱۹۱۸	۳۳۱	۳۱۷	۱۸۹۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۴	۱۸۹۵	۳۱۸	۱۹۱۹	۳۳۲	۳۱۸	۱۸۹۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۵	۱۸۹۶	۳۱۹	۱۹۲۰	۳۳۳	۳۱۹	۱۸۹۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۶	۱۸۹۷	۳۲۰	۱۹۲۱	۳۳۴	۳۲۰	۱۸۹۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۷	۱۸۹۸	۳۲۱	۱۹۲۲	۳۳۵	۳۲۱	۱۸۹۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۸	۱۸۹۹	۳۲۲	۱۹۲۳	۳۳۶	۳۲۲	۱۸۹۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۲۹۹	۱۹۰۰	۳۲۳	۱۹۲۴	۳۳۷	۳۲۳	۱۹۰۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۰	۱۹۰۱	۳۲۴	۱۹۲۵	۳۳۸	۳۲۴	۱۹۰۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۱	۱۹۰۲	۳۲۵	۱۹۲۶	۳۳۹	۳۲۵	۱۹۰۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۲	۱۹۰۳	۳۲۶	۱۹۲۷	۳۴۰	۳۲۶	۱۹۰۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۳	۱۹۰۴	۳۲۷	۱۹۲۸	۳۴۱	۳۲۷	۱۹۰۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۴	۱۹۰۵	۳۲۸	۱۹۲۹	۳۴۲	۳۲۸	۱۹۰۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۵	۱۹۰۶	۳۲۹	۱۹۳۰	۳۴۳	۳۲۹	۱۹۰۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۶	۱۹۰۷	۳۳۰	۱۹۳۱	۳۴۴	۳۳۰	۱۹۰۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۷	۱۹۰۸	۳۳۱	۱۹۳۲	۳۴۵	۳۳۱	۱۹۰۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۸	۱۹۰۹	۳۳۲	۱۹۳۳	۳۴۶	۳۳۲	۱۹۰۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۰۹	۱۹۱۰	۳۳۳	۱۹۳۴	۳۴۷	۳۳۳	۱۹۱۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۰	۱۹۱۱	۳۳۴	۱۹۳۵	۳۴۸	۳۳۴	۱۹۱۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۱	۱۹۱۲	۳۳۵	۱۹۳۶	۳۴۹	۳۳۵	۱۹۱۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۲	۱۹۱۳	۳۳۶	۱۹۳۷	۳۵۰	۳۳۶	۱۹۱۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۳	۱۹۱۴	۳۳۷	۱۹۳۸	۳۵۱	۳۳۷	۱۹۱۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۴	۱۹۱۵	۳۳۸	۱۹۳۹	۳۵۲	۳۳۸	۱۹۱۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۵	۱۹۱۶	۳۳۹	۱۹۴۰	۳۵۳	۳۳۹	۱۹۱۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۶	۱۹۱۷	۳۴۰	۱۹۴۱	۳۵۴	۳۴۰	۱۹۱۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۷	۱۹۱۸	۳۴۱	۱۹۴۲	۳۵۵	۳۴۱	۱۹۱۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۸	۱۹۱۹	۳۴۲	۱۹۴۳	۳۵۶	۳۴۲	۱۹۱۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۱۹	۱۹۲۰	۳۴۳	۱۹۴۴	۳۵۷	۳۴۳	۱۹۲۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۰	۱۹۲۱	۳۴۴	۱۹۴۵	۳۵۸	۳۴۴	۱۹۲۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۱	۱۹۲۲	۳۴۵	۱۹۴۶	۳۵۹	۳۴۵	۱۹۲۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۲	۱۹۲۳	۳۴۶	۱۹۴۷	۳۶۰	۳۴۶	۱۹۲۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۳	۱۹۲۴	۳۴۷	۱۹۴۸	۳۶۱	۳۴۷	۱۹۲۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۴	۱۹۲۵	۳۴۸	۱۹۴۹	۳۶۲	۳۴۸	۱۹۲۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۵	۱۹۲۶	۳۴۹	۱۹۵۰	۳۶۳	۳۴۹	۱۹۲۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۶	۱۹۲۷	۳۵۰	۱۹۵۱	۳۶۴	۳۵۰	۱۹۲۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۷	۱۹۲۸	۳۵۱	۱۹۵۲	۳۶۵	۳۵۱	۱۹۲۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۸	۱۹۲۹	۳۵۲	۱۹۵۳	۳۶۶	۳۵۲	۱۹۲۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۲۹	۱۹۳۰	۳۵۳	۱۹۵۴	۳۶۷	۳۵۳	۱۹۳۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۰	۱۹۳۱	۳۵۴	۱۹۵۵	۳۶۸	۳۵۴	۱۹۳۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۱	۱۹۳۲	۳۵۵	۱۹۵۶	۳۶۹	۳۵۵	۱۹۳۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۲	۱۹۳۳	۳۵۶	۱۹۵۷	۳۷۰	۳۵۶	۱۹۳۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۳	۱۹۳۴	۳۵۷	۱۹۵۸	۳۷۱	۳۵۷	۱۹۳۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۴	۱۹۳۵	۳۵۸	۱۹۵۹	۳۷۲	۳۵۸	۱۹۳۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۵	۱۹۳۶	۳۵۹	۱۹۶۰	۳۷۳	۳۵۹	۱۹۳۶	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۶	۱۹۳۷	۳۶۰	۱۹۶۱	۳۷۴	۳۶۰	۱۹۳۷	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۷	۱۹۳۸	۳۶۱	۱۹۶۲	۳۷۵	۳۶۱	۱۹۳۸	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۸	۱۹۳۹	۳۶۲	۱۹۶۳	۳۷۶	۳۶۲	۱۹۳۹	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۳۹	۱۹۴۰	۳۶۳	۱۹۶۴	۳۷۷	۳۶۳	۱۹۴۰	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۰	۱۹۴۱	۳۶۴	۱۹۶۵	۳۷۸	۳۶۴	۱۹۴۱	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۱	۱۹۴۲	۳۶۵	۱۹۶۶	۳۷۹	۳۶۵	۱۹۴۲	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۲	۱۹۴۳	۳۶۶	۱۹۶۷	۳۸۰	۳۶۶	۱۹۴۳	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۳	۱۹۴۴	۳۶۷	۱۹۶۸	۳۸۱	۳۶۷	۱۹۴۴	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۴	۱۹۴۵	۳۶۸	۱۹۶۹	۳۸۲	۳۶۸	۱۹۴۵	لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا
۳۴۵	۱۹۴۶	۳۶۹					



نمبر شمار	نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	نمبر	عنوان	صفحہ
۴۷۶	۱۸۷۷	بالا کر تکبیر کہنے کی ممانعت	۴۱۵	۵۰۰	۱۹۰۱	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا	۴۲۹
۴۷۷	۱۸۷۸	انشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا	۴۱۶	۵۰۱	۱۹۰۲	دشمن سے مقابلہ کرنے کی خواہش کرنا	۴۳۰
۴۷۸	۱۸۷۹	ہندی پر چڑھتے وقت اللہ کہنے کا بیان	"	۵۰۲	۱۹۰۳	لڑائی میں کار و فریب کا نام ہے	۴۳۱
۴۷۹	۱۸۸۰	مسافر کا مقیم کے برابر ثواب ملنے کا بیان	۴۱۷	۵۰۳	۱۹۰۴	جنگ میں جھوٹ بولنے کا بیان	"
۴۸۰	۱۸۸۱	تنہا سفر کرنے کا بیان	"	۵۰۴	۱۹۰۵	دارالحرب کے کفار کو دھوکے سے مارنا	۴۳۲
۴۸۱	۱۸۸۲	سفر میں جلدی پلٹنے کا بیان	۴۱۸	۵۰۵	۱۹۰۶	خدا کی شخصیت دھوکے سے کام لینا	"
۴۸۲	۱۸۸۳	اللہ کی راہ میں سواری دے کر فروخت	۴۱۹	۵۰۶	۱۹۰۷	جنگ میں اشعار پڑھنا	۴۳۳
۴۸۳	۱۸۸۴	کرنا کا بیان	"	۵۰۷	۱۹۰۸	گھوڑے پر اچھی طرح سوار نہ ہو سکنے	۴۳۴
۴۸۴	۱۸۸۵	ماں باپ سے ممانعت لے کر چاؤں جانا	"	۵۰۸	۱۹۰۹	والے کے لئے دعا کرنا	"
۴۸۵	۱۸۸۶	ادب کی گردن میں گھنٹی لٹکانے کا بیان	۴۲۰	۵۰۹	۱۹۱۰	چٹائی جلا کر ختم کی دعا کرنا	"
۴۸۶	۱۸۸۷	مجاہدوں میں اپنا نام لکھوانے کا بیان	"	۵۱۰	۱۹۱۱	جنگ میں جھگڑا کرنا	"
۴۸۷	۱۸۸۸	جاسوسی کا بیان	۴۲۱	۵۱۱	۱۹۱۲	رات کو دشمن کا ڈر ہونا	۴۳۵
۴۸۸	۱۸۸۹	قیدیوں کو کپڑے پہنانے کا بیان	۴۲۲	۵۱۲	۱۹۱۳	دشمن کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو پکارتا	"
۴۸۹	۱۸۹۰	کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے کی فضیلت	۴۲۳	۵۱۳	۱۹۱۴	حملہ کرنے کے وقت نعلی دکھانا	۴۳۸
۴۹۰	۱۸۹۱	کابیان	"	۵۱۴	۱۹۱۵	کفار کا ایک مسلمان کے فیصلہ پر قلعہ	"
۴۹۱	۱۸۹۲	قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنے کا بیان	۴۲۴	۵۱۵	۱۹۱۶	سے اترنا	"
۴۹۲	۱۸۹۳	یہود اور نصاریٰ کے مسلمان بچوں کا ثواب	"	۵۱۶	۱۹۱۷	قیدی کو قتل کرنے کا بیان	۴۳۹
۴۹۳	۱۸۹۴	کفار پر شب خون مارنے کا بیان	"	۵۱۷	۱۹۱۸	قتل کے وقت دو گانہ پڑھنے کا بیان	"
۴۹۴	۱۸۹۵	لڑائی میں جہیزوں کے قتل کرنے کا بیان	۴۲۵	۵۱۸	۱۹۱۹	جنگی قیدی کا مارا ہونا	۴۴۲
۴۹۵	۱۸۹۶	لڑائی میں عورتوں کو قتل کرنا	۴۲۶	۵۱۹	۱۹۲۰	مشرکوں سے فدیہ لینا	"
۴۹۶	۱۸۹۷	اللہ کی طرح عذاب نہ دینے کا بیان	"	۵۲۰	۱۹۲۱	حربی کافر کا مسلمانوں کے ملک میں	"
۴۹۷	۱۸۹۸	فَاتِمَا مَتَا بَعْدُ الْحَمْدُ کی تفسیر	۴۲۷	۵۲۱	۱۹۲۲	بغیر ایمان کے چلے آنے کا بیان	۴۴۳
۴۹۸	۱۸۹۹	مسلمان کا کافر کو دھوکہ دے کر ہلاک کرنا	"	۵۲۲	۱۹۲۳	ذمی کافروں کو کوڑی یا غلام نہ	"
۴۹۹	۱۹۰۰	کابیان	"	۵۲۳	۱۹۲۴	بنانے کا بیان	۴۴۴
۵۰۰	۱۹۰۱	مشرک کو بھی مسلمان کی طرح آگ میں جلا کر	"	۵۲۴	۱۹۲۵	ذمیوں کی سزا میں کرنا	"
۵۰۱	۱۹۰۲	کفار کے دفعہ میں حسن سلوک کرنا	"	۵۲۵	۱۹۲۶	کفار کے دفعہ میں حسن سلوک کرنا	"
۵۰۲	۱۹۰۳	گھروں اور کھجور کے درختوں کے جانے	"	۵۲۶	۱۹۲۷	بیرونی دفعہ سے ملنے کے لئے آراستہ	"
۵۰۳	۱۹۰۴	کابیان	"	۵۲۷	۱۹۲۸	ہونے کا بیان	۴۴۵

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۴۶۲	غس کے فرض ہونے کا بیان	۱۹۳۶	۵۳۵	۴۶۶	بچے کو اسلام کی دعوت دینا	۱۹۳۴	۵۲۳
	مال غنیمت سے پانچواں حصہ	۱۹۳۷	۵۳۶	۴۶۱	یہود کو اسلام کی دعوت دینا	۱۹۳۵	۵۲۳
۴۶۹	ادا کرنے کا بیان			"	دارالحرب میں کفار کا مسلمان ہونا	۱۹۳۶	۵۲۵
	ازواج مطہرات کے نان و نفقہ	۱۹۳۸	۵۳۷	۴۶۹	امام کا دو گونے کے نام لکھنے کا بیان	۱۹۳۷	۵۲۶
"	کابیان				اللہ تعالیٰ کا اپنے دین کے لئے ناجائز	۱۹۳۸	۵۲۷
۴۷۰	ازواج مطہرات کے کھانا کا بیان	۱۹۳۹	۵۳۸	۴۷۰	دین کی مدد کرنا		
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی	۱۹۴۰	۵۳۹	۴۷۱	بشوق خوف کے وقت قیادت کا سنبھالنا	۱۹۳۹	۵۲۸
۴۷۲	زورہ اور عمدہ وغیرہ کا بیان			"	کمکی فروغ روانہ کرنے کا بیان	۱۹۴۰	۵۲۹
	مال غنیمت کا پانچواں حصہ آنحضرت	۱۹۴۱	۵۴۰		دشمن پر غالب آنے پر تین دن تک دعاؤں	۱۹۴۱	۵۳۰
	صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں کے			۴۷۲	قیام کرنا		
۴۷۶	لئے ہونا تھا۔				سفر اور جہاد میں مال غنیمت تقسیم	۱۹۴۲	۵۳۱
۴۷۷	خاتم اللہ خمسہ کی تفسیر	۱۹۴۲	۵۴۱	"	کرنے کا بیان		
	آنحضرت کے قول احدت کلمۃ الاسلام	۱۹۴۳	۵۴۲	"	مشرک سے مسلمان کا مال لینا	۱۹۴۳	۵۳۲
۴۷۹	کی تفسیر			۴۷۳	عجمی زبان بولنے کا بیان	۱۹۴۴	۵۳۳
۴۸۱	مال غنیمت غازی کا حق ہے	۱۹۴۴	۵۴۳	۴۷۴	مال غنیمت میں خیانت کرنا	۱۹۴۵	۵۳۴
"	مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم	۱۹۴۵	۵۴۴	۴۷۵	مال غنیمت میں دھانچہ خیانت کرنا	۱۹۴۶	۵۳۵
۴۸۲	امام کا کفار کے خلاف کربا کرنا	۱۹۴۶	۵۴۵	۴۷۶	قبل تقسیم غنیمت کے ادنیٰ کو نہ کرنا	۱۹۴۷	۵۳۶
۴۸۳	بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائداد کا بیان	۱۹۴۷	۵۴۶	"	فتح کی خوشخبری دینے کا بیان	۱۹۴۸	۵۳۷
	غازی کی زندگی اور موت میں اس	۱۹۴۸	۵۴۷	۴۷۷	خوشخبری دینے والے کو انعام	۱۹۴۹	۵۳۸
"	کے مال میں برکت دینا				مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت کا فرض نہ	۱۹۵۰	۵۳۹
۴۸۱	امام کو کسی آدمی کو سفارت پر بھیجنا	۱۹۴۹	۵۴۸	"	ہونے کا بیان		
"	خمس مالوں کی ضرورت ہر ایک کے لئے ہے	۱۹۵۰	۵۴۹		ذبحی غوروں کے مال بوقت ضرورت	۱۹۵۱	۵۴۰
	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قیدیوں	۱۹۵۱	۵۵۰	۴۷۸	دیکھنے کا بیان		
۴۸۱	کو رہا کرنے کا بیان			۴۷۹	جہاد سے واپسی پر غازیوں کا استقبال	۱۹۵۲	۵۴۱
۴۹۲	امام کے اختیارات کا بیان	۱۹۵۲	۵۵۱	۴۸۰	جہاد سے واپسی پر پڑھنے کا بیان	۱۹۵۳	۵۴۲
	مقتول کے بدن کا سامان تقسیم	۱۹۵۳	۵۵۲	۴۸۱	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۹۵۴	۵۴۳
۴۹۳	میں شریک نہ ہوگا				سفر سے واپسی پہنچنے پر دوسروں کو	۱۹۵۵	۵۴۴
۴۹۷	تالیف کو بیگانہ طور پر کفار و غس دینا	۱۹۵۴	۵۵۳	۴۸۲	کھانے کی دعوت دینا		

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۵۱۳	۱۹۹۵	دار الحرب میں کھلنے پینے کی چیزوں کا بیان	۵۰۰	۵۸۵	۱۹۸۶	مشرکوں کی لاشوں کو کتنوں میں	
۵۶۵	۱۹۶۶	جزیرہ اور کافروں سے ایک عرصہ تک				پھینک دینے کا بیان	۵۱۹
۵۶۶	۱۹۶۷	لوطائی نہ کرنے کا بیان	۵۰۱	۵۸۶	۱۹۸۷	عہد شکنی کرنے کے گناہ کا بیان	۵۲۰
۵۶۷	۱۹۶۷	حاکم شہر سے صلح تمام شہر والوں کی تباہی				تیرھواں پارہ	۵۲۲
۵۶۸	۱۹۶۸	اسے صلح متصور ہوگی	۵۰۵			کتاب بدو الخلق	۱
۵۶۹	۱۹۶۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کو		۵۸۷	۱۹۸۸	ابتدائے آفرینش کا بیان	۱
۵۷۰	۱۹۶۹	امن دینا	۵۰۶	۵۸۸	۱۹۸۹	سات زمینوں کا بیان	۵۲۵
۵۷۱	۱۹۷۰	جزیرہ کی تقسیم کا بیان	۵۰۷	۵۸۹	۱۹۹۰	ستاروں کا بیان	۵۲۷
۵۷۲	۱۹۷۱	کفری می کافر کو بلا قصور کے مار ڈالنے کا حکم	۵۰۸	۵۹۰	۱۹۹۱	سورج اور چاند کی رفتار کا بیان	۵۲۸
۵۷۳	۱۹۷۱	یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا حکم	۵۰۸	۵۹۱	۱۹۹۲	ہوالہ ذی اسل الریاح کی تفسیر	۵۳۱
۵۷۴	۱۹۷۲	مشرکوں کی غدار قافلہ سانی ہے یا نہیں	۵۰۹	۵۹۲	۱۹۹۳	فرشتوں کا بیان	۵۳۲
۵۷۵	۱۹۷۳	عہد شکن کے لئے بدو عہد کرنا	۵۱۰	۵۹۳	۱۹۹۴	فرشتوں کی امین کی موافقت پر	
۵۷۶	۱۹۷۴	عورتوں کا امان اور پناہ دینے کا بیان	۵۱۱	۵۹۴	۱۹۹۵	گنہ گروں کی بخشش	۵۳۲
۵۷۷	۱۹۷۵	پناہ دینے میں سب مسلمان برابر ہیں	۵۱۱	۵۹۵	۱۹۹۶	بہشت کا بیان	۵۳۷
۵۷۸	۱۹۷۶	کفار کا گھبراہٹ میں لفظ آسندینا		۵۹۶	۱۹۹۷	بہشت کے دروازوں کا بیان	۵۳۸
۵۷۹	۱۹۷۷	کے صبا کا کہنے کا بیان	۵۱۲	۵۹۷	۱۹۹۸	دوزخ کا بیان	۵۵۵
۵۸۰	۱۹۷۸	مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا	۵۱۳	۵۹۸	۱۹۹۹	ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان	۵۵۹
۵۸۱	۱۹۷۹	غیر پورا کرنے کی نفیست	۵۱۳	۵۹۹	۲۰۰۰	جنات کا بیان	۵۶۰
۵۸۲	۱۹۸۰	کافر ذمی جادوگر کے قتل نہ کرنے کے حکم				وہب فیہا من کل دابة کی تفسیر	۵۶۱
۵۸۳	۱۹۸۱	کا بیان		۶۰۰	۲۰۰۱	مسلمان کا بہترین مال کو نسل ہے	۵۶۳
۵۸۴	۱۹۸۲	وان یریدوا ان یخضعوا لک کی تفسیر	۵۱۴	۶۰۱	۲۰۰۲	پانچ بدقات جانوروں کا بیان	۵۶۶
۵۸۵	۱۹۸۳	عہد کے واپس لینے کا بیان	۵۱۵	۶۰۲	۲۰۰۳	کھم اگر پانی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے	۵۶۸
۵۸۶	۱۹۸۴	عہد کر کے وغیرہ کا بیان		۶۰۳	۲۰۰۴	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بیان	۵۶۹
۵۸۷	۱۹۸۵	تین دن یا مہینہ مدت کے لئے صلح	۵۱۸	۶۰۴	۲۰۰۵	خلافت کا بیان	۵۸۰
۵۸۸	۱۹۸۶	کرنے کا بیان		۶۰۵	۲۰۰۶	روحوں کے لشکر کا بیان	۵۸۲
۵۸۹	۱۹۸۷	غیر مہینہ مدت کے لئے صلح کرنے		۶۰۶	۲۰۰۷	دلہندہ اور سلتا لوجہ کی تفسیر	۵۸۷
۵۹۰	۱۹۸۸	کا بیان	۵۱۹	۶۰۷	۲۰۰۸	نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا بیان	۱

صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	باب نمبر	نمبر شمار
۶۳۱	امراۃ فرعون آسیہ کا بیان	۲۰۳۳	۶۳۵	۵۹۰	حضرت الیاس پیغمبر کا بیان	۲۰۰۹	۶۰۸
۶۳۲	قارون کا بیان	۲۰۳۴	۶۳۶	"	حضرت ادریس پیغمبر کا بیان	۲۰۱۰	۶۰۹
"	حضرت شعیب کا بیان	۲۰۳۵	۶۳۷	۵۱۳	قوم عاد کا بیان	۲۰۱۱	۶۱۰
۶۳۳	حضرت یونس کا بیان	۲۰۳۶	۶۳۸	"	قوم عاد کی تباہی	۲۰۱۲	۶۱۱
۶۳۵	اہل بیت کا بیان	۲۰۳۷	۶۳۹	۵۴۵	یا جوج اور ماجوج کا ذکر	۲۰۱۳	۶۱۲
۶۳۶	حضرت داؤد علیہ السلام کا بیان	۲۰۳۸	۶۴۰	۵۶۸	حضرت ابراہیم کا بیان	۲۰۱۴	۶۱۳
۶۳۷	داؤدی روزہ کا بیان	۲۰۳۹	۶۴۱	"	یزقن کے رافی کا بیان (حضرت شاہ)	۲۰۱۵	۶۱۴
۶۳۸	تالوئے دنیویں کی تفسیر	۲۰۴۰	۶۴۲	۶۰۳	کابیان	"	"
۶۳۹	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ	۲۰۴۱	۶۴۳	۶۱۲	ابراہیم کے مہمانوں کا بیان	۲۰۱۶	۶۱۵
۶۴۰	حضرت لقمان کا بیان	۲۰۴۲	۶۴۴	"	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیان	۲۰۱۷	۶۱۶
"	اصحاب قرۃ کا بیان	۲۰۴۳	۶۴۵	۶۱۷	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیان	۲۰۱۸	۶۱۷
۶۴۱	حضرت زکریا علیہ السلام کا بیان	۲۰۴۴	۶۴۶	"	حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیان	۲۰۱۹	۶۱۸
۶۴۲	حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تذکرہ	۲۰۴۵	۶۴۷	۶۱۸	حضرت لوط علیہ السلام کا بیان	۲۰۲۰	۶۱۹
۶۴۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	۲۰۴۶	۶۴۸	"	آل لوط کا بیان	۲۰۲۱	۶۲۰
۶۴۴	حضرت مریم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	۲۰۴۷	۶۴۹	۶۱۹	قوم ثمود کا بیان	۲۰۲۲	۶۲۱
۶۴۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	۲۰۴۸	۶۵۰	۶۲۱	حضرت یعقوب کے وصال کا بیان	۲۰۲۳	۶۲۲
۶۴۶	نزدیک عیسیٰ علیہ السلام	۲۰۴۹	۶۵۱	"	حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان	۲۰۲۴	۶۲۳
۶۴۷	یہاں اسرائیل کے حالات کا بیان	۲۰۵۰	۶۵۲	۶۲۵	حضرت ایوب علیہ السلام کا بیان	۲۰۲۵	۶۲۴
"	انجیل، کوڑی اور گنجے کا حال	۲۰۵۱	"	"	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان	۲۰۲۶	۶۲۵
۶۴۸	اصحاب کہف کا بیان	۲۰۵۲	۶۵۳	۶۲۶	ایک ایمان دار شخص کا بیان	۲۰۲۷	۶۲۶
۶۴۹	پتھر چھوٹا پارہ	۲۰۵۳	"	"	دادی مقدس کا بیان	۲۰۲۸	۶۲۷
"	خار والوں کا قصہ	۲۰۵۴	۶۵۴	۶۲۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ	۲۰۲۹	۶۲۸
"	کتاب المناقب	۲۰۵۵	۶۵۵	۶۳۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر (موسے جبار)	۲۰۳۰	۶۲۹
"	فضیلت کا مدار تقویٰ پر ہے	۲۰۵۶	۶۵۶	۶۳۱	حضرت خضر علیہ السلام کا بیان	۲۰۳۱	۶۳۰
۶۹۰	قریش کی فضیلت کا بیان	۲۰۵۷	۶۵۷	"	حضرت خضر علیہ السلام کا بیان	۲۰۳۲	۶۳۱
۶۹۱	قرآن پاک کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے	۲۰۵۸	۶۵۸	۶۳۸	بیت پرستی کا بیان	۲۰۳۳	۶۳۲
"	قرآن پاک کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے	۲۰۵۹	۶۵۹	۶۳۹	ذبح بقر کا قصہ	۲۰۳۴	۶۳۳
"	قرآن پاک کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے	۲۰۶۰	۶۶۰	"	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال	۲۰۳۵	۶۳۴

نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۶۶۰	۲۰۶۱	اہل بیت حضرت علی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔	۶۶۳	۶۸۶	۲۰۸۷	کرنے کا حکم	۷۵۸
۶۶۱	۲۰۶۲			۶۸۷	۲۰۸۸	حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا بیان	۷۵۸
۶۶۲	۲۰۶۳	قبیلہ احم، غفار وغیرہ کا ذکر	۱۹۷			حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے انتہا رحمت کا بیان	"
۶۶۳	۲۰۶۴	ذکر قحطان	۶۹۷	۶۸۸	۲۰۸۹		
۶۶۴	۲۰۶۵	جاہلیت کی سی باتیں کرنا کی ممانعت کا بیان	"	۶۸۹	۲۰۹۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان	۷۷۱
۶۶۵	۲۰۶۶	خرزاعہ کا قصہ	۶۹۸	۶۹۰	۲۰۹۱	مناقب حضرت عثمانؓ کا بیان	۷۷۹
۶۶۶	۲۰۶۷	زمرم کا واقعہ	۶۹۹	۶۹۱	۲۰۹۲	بیعت عثمانؓ کا قصہ	۷۸۳
۶۶۷	۲۰۶۸	عرب کی قبالت کا بیان	۷۰۱	۶۹۲	۲۰۹۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۸۹
۶۶۸	۲۰۶۹	اپنے آباد کی طرف نسبت کرنے کا بیان	"	۶۹۳	۲۰۹۴	حضرت جعفر طیار کے فضائل	۷۹۳
۶۶۹	۲۰۷۰	آزاد کردہ غلام میں قوم سے شمار ہوگا	۷۰۳	۶۹۴	۲۰۹۵	حضرت عباسؓ کا ذکر	۷۹۴
۶۷۰	۲۰۷۱	عیشیوں کا قصہ	"	۶۹۵	۲۰۹۶	حضرت فاطمہؓ زہراءؓ کے فضائل	"
۶۷۱	۲۰۷۲	اپنے نسب کو برا بھلا کہنے سے پرہیز کرنا	۷۰۴	۶۹۶	۲۰۹۷	حضرت زبیر بن العوامؓ کی فضیلت	۷۹۶
۶۷۲	۲۰۷۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مبارک	"	۶۹۷	۲۰۹۸	حضرت طلحہؓ کی فضیلت	۷۹۹
۶۷۳	۲۰۷۴	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین		۶۹۸	۲۰۹۹	سعد بن ابی وقاصؓ کی فضیلت	"
۶۷۴	۲۰۷۵	ہونے کا بیان	۷۰۵	۶۹۹	۲۱۰۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان	۸۰۰
۶۷۵	۲۰۷۶	آنحضرتؐ کی کنیت کا بیان	۷۰۶				
۶۷۶	۲۰۷۷	مہر نبوت کا بیان	۷۰۷	۷۰۰	۲۱۰۱	زید بن حارثہؓ کی فضیلت	۸۰۱
۶۷۷	۲۰۷۸	علیہ مبارک کا بیان	۷۰۸	۷۰۱	۲۱۰۲	حضرت اسامہ بن زیدؓ کی فضیلت	۸۰۳
۶۷۸	۲۰۷۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبی کا بیان	۷۱۰	۷۰۲	۲۱۰۳		
۶۷۹	۲۰۸۰	نبوت کی نشانیوں کا بیان	۷۱۱	۷۰۳	۲۱۰۴	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت	۸۰۵
۶۸۰	۲۰۸۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واضح علامات	۷۱۲	۷۰۴	۲۱۰۵	حضرت عمارؓ اور صدیقؓ کی فضیلت	۸۰۶
۶۸۱	۲۰۸۲	مشرکین کے سوالات	"	۷۰۵	۲۱۰۶	حضرت ابوبکرؓ بن جراحؓ کی فضیلت	۸۰۷
۶۸۲	۲۰۸۳			۷۰۶	۲۱۰۷	حضرت حسنؓ و حسینؓ کی فضیلت	۸۰۸
۶۸۳	۲۰۸۴	فضائل صحابہ	۷۱۳	۷۰۷	۲۱۰۸	حضرت طلحہ بن رباحؓ کی فضیلت	۸۱۰
۶۸۴	۲۰۸۵	مہاجرین کی فضیلت	۷۱۴	۷۰۸	۲۱۰۹	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت	۸۱۱
۶۸۵	۲۰۸۶	مسجد کی طرف منجھلے والے دروازوں کے بند	۷۱۵	۷۰۹	۲۱۱۰	حضرت خالد بن ولیدؓ کی فضیلت	۸۱۲



نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ
۷۱۰	۲۱۱۱	سالم بن معقل کی فضیلت	۸۱۲	۷۳۵	۲۱۳۵	حضرت جریر بن عجمی کی فضیلت کا بیان	۸۴۱
۷۱۱	۲۱۱۲	حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت	۸۱۳	۷۳۶	۲۱۳۷	حضرت حذیفہ بن یمان کی فضیلت	۸۴۲
۷۱۲	۲۱۱۳	حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی فضیلت	۸۱۴	۷۳۷	۲۱۳۸	ہند بنت عتبہ کا ذکر	۸۴۳
۷۱۳	۲۱۱۴	حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل	۸۱۵	۷۳۸	۲۱۳۹	زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ	۸۴۴
۷۱۴	۲۱۱۵	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۸۱۶	۷۳۹	۲۱۴۰	کعبہ کی حرمت کا بیان	۸۴۵
۷۱۵	۲۱۱۶	پندرہ سوال پارہ	۸۲۰	۷۴۰	۲۱۴۱	ایام جاہلیت کا بیان	۸۴۶
۷۱۶	۲۱۱۷	انصار کی فضیلت	۸۲۱	۷۴۱	۲۱۴۲	جاہلیت کی قسمت کا بیان	۸۵۱
۷۱۷	۲۱۱۸	انصار میں سے چھنے کی فضیلت	۸۲۱	۷۴۲	۲۱۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بشوہرا	۸۵۲
۷۱۸	۲۱۱۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باہون	۸۲۲	۷۴۳	۲۱۴۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غار کے	۸۵۵
۷۱۹	۲۱۲۰	انصار سے محبت رکھنے کا بیان	۸۲۳	۷۴۴	۲۱۴۵	سے تکلیف اٹھانے کا بیان	۸۵۸
۷۲۰	۲۱۲۱	انصار کی محبت سے	۸۲۴	۷۴۵	۲۱۴۶	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بیان	۸۵۹
۷۲۱	۲۱۲۲	انصار کے تابع دار لوگوں کی فضیلت	۸۲۵	۷۴۶	۲۱۴۷	جنوں کا بیان	۸۶۰
۷۲۲	۲۱۲۳	انصار کو صبر کی تلقین دینا	۸۲۶	۷۴۷	۲۱۴۸	حضرت ابو ذر غفاری کا بیان	۸۶۱
۷۲۳	۲۱۲۴	انصار اور ہاجرین کے لئے دعا کرنا	۸۲۸	۷۴۸	۲۱۴۹	حضرت عثمان غنی کا بیان	۸۶۲
۷۲۴	۲۱۲۵	دیویشن علی انفسہم کی تفسیر	۸۲۹	۷۴۹	۲۱۵۰	حضرت عمر فاروق کا بیان	۸۶۳
۷۲۵	۲۱۲۶	انصار کے حق میں ارشادِ گرامی	۸۳۰	۷۵۰	۲۱۵۱	چاندھیٹ جانے کا بیان	۸۶۵
۷۲۶	۲۱۲۷	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۸۳۱	۷۵۱	۲۱۵۲	ہجرت حبشہ کا بیان	۸۶۶
۷۲۷	۲۱۲۸	اسید بن حنفیہ کی فضیلت کا بیان	۸۳۳	۷۵۲	۲۱۵۳	سجاشی کی وفات کا بیان	۸۶۷
۷۲۸	۲۱۲۹	حضرت مساز بن جبلہ کی فضیلت	۸۳۴	۷۵۳	۲۱۵۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات	۸۶۸
۷۲۹	۲۱۳۰	کعبہ کا بیان	۸۳۵	۷۵۴	۲۱۵۵	کعبہ پر شتر کین کا قسمیں کھانا	۸۶۹
۷۳۰	۲۱۳۱	حضرت سعد بن عبادہ کی فضیلت	۸۳۶	۷۵۵	۲۱۵۶	ابو طالب کا واقعہ	۸۷۰
۷۳۱	۲۱۳۲	حضرت ابی بن کعب کی فضیلت	۸۳۷	۷۵۶	۲۱۵۷	واقعہ اسرار	۸۷۱
۷۳۲	۲۱۳۳	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۸۳۸	۷۵۷	۲۱۵۸	واقعہ معراج	۸۷۲
۷۳۳	۲۱۳۴	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۸۳۹	۷۵۸	۲۱۵۹	انصار کے وفد کا مکہ میں آنا	۸۷۳
۷۳۴	۲۱۳۵	حضرت عبداللہ بن سلام کی فضیلت	۸۴۰	۷۵۹	۲۱۶۰	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ	۸۷۴
۷۳۵	۲۱۳۶	حضرت خدیجہ کا بیان اور ان کی فضیلت	۸۴۱	۷۶۰	۲۱۶۱	مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان	۸۷۵

صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	باب نمبر	عنوان
۹۱۱	۷۹۰	۲۱۶۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری	۹۰۳	۷۹۱	۲۱۶۲	جہاز میں مدینہ آتی ہیں مکہ میں ٹھہرنے کا بیان
	۷۹۲	۲۱۶۳	تاریخ کا آغاز	۹۰۸	۷۹۳	۲۱۶۴	صحابہ کی ہجرت کے لئے دعاء
	۷۹۳	۲۱۶۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ میں بھائی چارہ قائم کرنا	۹۱۰	۷۹۴	۲۱۶۶	مدینہ میں یہود کا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا
	۷۹۴	۲۱۶۷	حضرت سلمان فارسی کا مشرف بہ اسلام ہونا				

# نواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**باب** اجاروں کے بیان میں نیک آدمی کو مزدوری پر رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ بہترین مزدور ہے جو آپ رکھ سکتے ہیں یہ طاقت ور اور امانت دار ہے۔ (القصص) امانت دار خیر انبی کا ثواب اور اس کا بیان کہ جو حکومت کی درخواست کرے اسے عامل یا حاکم نہ بنایا جائے۔

**باب** ۱۳۱۷ فی اِجَارَاتِ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ لِعَمَلٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اِنْ تَحَيْرَ مِنْ اُسْتَاْجَرْتَ الْقَوَّيْ اَلْاَمِيْنَ وَالْحَاْزِنِ اَلْاَمِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مِنْ اَرَادَكَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابو بردہ از عبدش ابو بردہ) ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانت دار نرا انبی جو اپنے مالک کی دلائی ہوئی رقم لطیف خاطر اور اکر دے وہ بھی خیرات کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَاْزِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَلِيْقَةً تَفْصِيْلًا أَحَدُ الْمُتَصَلِّ قَيْنِ۔

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد از حمید بن حلال از ابو بردہ)

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُوَيْسٍ

اجارہ لغت میں اجرت کو کہتے ہیں اور عرفاً اجارہ یہ ہے کہ عقد پر منفعت پر جو معلوم اور معین ہو اور وہ منفعت اس قابل ہو کہ کسی کو اس کا امانا اور لینا جائز ہو جو اس ایک بلد امین کے ۱۲ قسطوں میں اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ کوئی یہ ہم نہ کرے کہ نیک اور اچھے شخصوں کو مزدوری لینا مناسب نہیں کیونکہ اس میں ان کو ذلیل سمجھا جائے ۱۳ قسطوں میں یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کی ماجرادی کی زبان پر فرمایا انہوں نے اپنے والد سے گھر چھو کر کہا کہ ابا جان ایسا زبردست اور امانت دار ہے کہ تو اسے اپنے گھر میں رکھ دے۔ حضرت شعیب نے پوچھا مجھے کیا معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا وہ پتھر میں کوس آدمی شکل سے اٹھاتے تھے اس نے بھی حضرت موسیٰ نے اکیسے اٹھا کر چھوٹے یا درمیں اس کے گھر کے چل دی ہیں کہ کیا ہوا اسے اٹھانے لگا تو اس نے کہا میرے پیچھے چل اگر میں غلط رہے چلوں تو پیچھے سے ایک کنکری سیدھے سے پڑ جائے گی دس گھر کو رستہ معلوم ہو جائے گا۔ سبحان اللہ یہ جانی اور دین من اور ہر وقت اور اس پر ایسی پاک بازی اور نیک چلنی اور خدا ترسی ہے جو ہمارے روئے کے چلنے چکنے بات ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ بڑا عمدہ کلیہ جس کو عوام پر ایک بادشاہ اور حاکم کو منظور رکھنا چاہیے جو شخص آدمی اور خدمت کی درخواست کرے اور اس کے عامل کرنے کے لئے دیکھے اور ذریعے دھونڈھے اس کو ہرگز خدمت نہ دینا چاہیے اور جو آدمی کرنے سے بھاگے اور خدمت سے نفرت کرے اس کو خدمت پر مقرر کرنا چاہیے وہ مزدور یا مکاری اور خیر خواہی سے کام کرے گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کا تعلق کتاب الاجارہ سے ہے کہ قرآن مجید آخر ایک طرف کا مزدور دینی نو کر ہے ۱۲ منہ

ابن خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيَّةِ فَقُلْتُ  
مَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ كُنْ أَوْ لَا  
تَسْتَعْمِلْ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَكَ -

### باب ۱۳۰۲ رَدِّي الْغَنَمَ عَلَى قَرَارِيطِ

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
عَنْ زَيْنِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا  
إِلَّا رَدِّي الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ  
أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ -

### باب ۱۳۰۳ اسْتِجَابُ الْمُشْرِكِينَ

عِنْدَ الْفُرْقَةِ أَوْ إِذَا أَمَرَ يُوحَدُ  
أَهْلُ الْأَسْلَامِ وَمَا مَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ -

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ  
هَاشِمًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُو بَكْرٍ جَلَاءً مِنْ بَنِي لَدِيٍّ لِمَنْ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ  
هَادِيًا خَرِيئًا أَخْرَجَتْهُ الْمَاهِرِيَّةُ الْيَهُودُ قُلُوبَ عَمَسَ

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعر قبیلہ کے دو شخص بھی تھے راہبوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی عہدے یا خدمت حاصل کرنے کی درخواست کی میں نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ دو شخص اس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ منصب حکومت چاہتے ہیں آپؐ فرمایا میں انہیں شخص کو عامل نہیں بناتا جو عامل بننا چاہتے

### باب ۱۳۰۴ کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانے

۱- از احمد بن محمد کی از عمرو بن یحییٰ از جابر از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا آپؐ نے بھی چرائیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں چند قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانے کے والوں کی بکریاں چرانے لگا۔

### باب ۱۳۰۵ اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو بوقت ضرورت

مشرک کو مزدور کی یا خدمت پر لگانا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر کے یہودیوں سے بٹائی پر کام لیا۔

۲- از ابو ہریرہ بن موسیٰ از ہشام از زہری از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت کا واقعہ نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو لوگوں کو رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا، اور راستہ بتانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس نے اپنا ہاتھ کسی چیز میں، ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان

۱- ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ اس کی نسبت گمان پیدا ہوتا ہے کہ یہ اپنے اور خاندان کی نیت لکھتا ہے وہ نہ تو کسی کی خواہش کیونکہ وہ تو دینی کام کے لئے لڑتا تھا نہ بہت سے ذریعے لکھتے ہیں جیسے تجارت و صنعت و حرفت اور کاشتکاری وغیرہ ان سب کو چھوڑ کر ہمارے کار کا تابعداری اور غلامی پر مجبے ہونا اس کے لئے دو عہدے دینا ضرورت سمجھتا تھا نہیں ہے اس حدیث سے یہ بھی بخلا کہ ارشاد ہوا کہ آپؐ نے کمان کی وجہ سے کسی شخص کو خدمت سے محروم کر کے کھانچے گوشت ہاتھ سے باقاعہ ثبوت نہ ہوا ۱۲ منہ ۱۳ قیراط آج کے دھن کو کہتے ہیں وزن میں پانچ سو کے برابر ہر سو فیصد ہو چکے ہیں کیا یہ جرات ہے، اس میں حکمت یہ ہے کہ بکریوں کے (اور بکریاں اور شافق کرنے کی ان کو عادت ہو اور رفتہ رفتہ ان کو بکریوں کو لے کر ان کو صوبہ اور قماربیت پیدا ہوا ۱۲ منہ ۱۳ معلوم ہوا ملا ضرورت مسلمان کو چھوڑ کر کافر کو رکھنا اس سے مزدور کی طرح منع ہے کافر جہنی ہوا یا ذی ایمان جہانی کافر یا جہانی جہانی جہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کو بکریوں کو کاشتکاری پر اس وجہ سے قائم رکھا کہ اس وقت مسلمان کاشتکارا لیے جو نہ تھے جو غیر کو رکھا دو لکھتے اگر آپؐ یہودیوں کو فوجی اکلالتیے تو فرما دیا ہوتا مسلمانوں کی آمد میں ہر شخص ان حضرتؐ کے لئے لے لے وقت میں ان کو بھل جا کر یا کس لئے کہ مسلمانوں کی تعداد دو آبادی جو جمع ہو گئی تھی اب کافروں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی۔ ابن بطال نے کہا مسلمان کافر کی توہین اور مزدوری نہ کرے کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ

يَعْنِي خَلْفَ فِي الْإِنْفَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ  
فَرُئِيَ فَأَمَنَّاكَ قَدْ فَصَّلَ إِلَيْهِ رَاحِلَتِي مِمَّا صَبَّغَةً  
لَيْلٍ ثَلَاثَ فَرَحًا وَأُتِلَقَ مَعَهُمَا عَامُونَ فُهِمُوا  
وَالَّذِي لِي الدِّيْنِ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّاحِلِ -

سے عہد کیا تھا کہ اور وہ قریش کے کفار کی طرح کافر مذہب کا تھا دونوں حضرت  
نے انحضرت و حضرت ابوبکرؓ نے اس پر بھر دوسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے  
حوالے کر دیں۔ اور اس یہ طے کیا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں گھر غار ثور پر آکر  
وہ حسب عہد تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لیکر آگیا۔ دونوں رات بچے

اور ان کے ساتھ عامر بن فہیر بھی تھا (حضرت ابوبکرؓ کا غلام) اور وہ راستہ بتانے والا قبیلہ دیل کا شخص بھی تھا چنانچہ انہیں سمنہ کے  
کنائے کنائے لے گیا۔

### باب ۳۴ - إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا

لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ  
شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ حَبَّارَ وَهَمَّا عَلَى  
شَرْطِهَا الدَّاءِ اسْتَشْرَطَا إِذَا أَجَاءَ الرَّحْلُ -

۲۱۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ قَالَتْ وَ  
اسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَحَبْلًا مِنْ بَنِي  
الدِّيَلِ هَادِيًا خَرِيصًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ فَرُئِيَ  
قَدْ فَصَّلَ إِلَيْهِ رَاحِلَتِي مِمَّا صَبَّغَةً  
ثَلَاثَ لَيَالٍ بَرَا حِلَّتِي مِمَّا صَبَّغَةً ثَلَاثَ -

### باب ۳۵ - الْأَجِيرُ فِي الْغَزْوِ

۲۱۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ قَالَتْ وَ  
اسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَحَبْلًا مِنْ بَنِي  
الدِّيَلِ هَادِيًا خَرِيصًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ فَرُئِيَ  
قَدْ فَصَّلَ إِلَيْهِ رَاحِلَتِي مِمَّا صَبَّغَةً  
ثَلَاثَ لَيَالٍ بَرَا حِلَّتِي مِمَّا صَبَّغَةً ثَلَاثَ -

### باب ۳۶ - كَوْنُ شَخْصٍ كَسَى مِنْ دَن، أَيْكَ مِهْنَةٍ

يَا أَيْكَ سَالِ كَالْعَمَلِ دَوْرِي لِيْنِ كَالْمَعَادِ كَرِي - اور  
دونوں اپنے عہد پر قائم رہیں تو جائز ہے یہ

(از یحییٰ بن یکر از لیس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)  
ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر  
نے بنی دیل کے ایک ہوشیار رہبر کو رہبری کے لیے مقرر کیا۔ وہ کفار قریش  
کے دین پر تھا۔ دونوں حضرات نے اسے اپنی اونٹنیاں حوالے کیں۔ اور  
فرمایا تیسری رات کے بعد صبح کو ان کی اونٹنیاں غار ثور پر لے آئے۔

### باب ۳۷ - جِهَادٌ فِي مَزْدُورٍ لَمْ يَجَانَا -

(از یعقوب بن ابراہیم از اسماعیل بن علیہ از ابن جریج از عطاء  
از صفوان بن علیہ) علی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حبشہ و جنگ تبوک کیا۔ مجھے اپنے تمام  
نیک اعمال میں اس کام کا بڑا اعتماد تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا  
وہ کسی شخص سے ہٹا کر بیٹھا۔ دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے

لہ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اجارہ میں یہ مزدور نہیں کہ جس وقت سے اجارہ شروع ہو اسی وقت سے کام شروع کرے۔  
اسماعیل نے یہ اعتراض کیا ہے کہ باب کی حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ابوبکر صدیق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ شرط لگائی تھی  
کہ وہ تین دن کے بعد اپنا کام شروع کرے ۱۲ منہ

فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَجَدُهُ سَا  
إِصْبَعٌ صَاحِبِهِ فَأَنْزَعَهُ إِصْبَعُهُ فَأَنَدَرْتُ نَيْتَهُ  
فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى اللَّهِ يَصِلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَهْدَرْتُ نَيْتَهُ وَقَالَ أَفِيدِعْ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ  
تَقَعْمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقَعْمُ الْفُحْلُ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
حَدَّثَ ٤ مِثْلَ هَذَا فِي الصَّفَةِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ  
فَأَنَدَرْتُ نَيْتَهُ فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ

**باب ١٢٠٦** مِنْ امْتَنَّا جَرَّاجِبَنَا  
فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُمَيِّنْ لَهُ الْعَمَلَ  
يَقُولُ اِلَيَّ اُرِيدُ اَنْ اُكَيِّدَكَ اِحْدَى  
اُبْنَقْ هَاتَيْنِ اِلَى الْقَوْلِ عَلَى مَا نَقُولُ  
وَكَيْلٌ يَا جُورُ فَلَا تَأْتِطَّيْهِ اَجْرًا وَمِنْ  
فِي التَّعْزِيَةِ جَرَّكَ اللَّهُ -

بَابُ إِذَا السَّاجِدُ اجْتَدَاكَ  
أَنْ يَقِيمَ حَاطِطًا يَرِيدُ أَنْ يَقْضَى جَاذَ

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هشام بن يوسف أن ابن جرير أخبرهم قال أخبرني  
يعلى بن مسلم وعمر بن دينار عن سعيد  
ابن جبير أنهما على صاحبهما قال قد  
سئلت عيسى بن سعيد قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فأنطقا فوجد أحدا أريد أن

کی انگلی کا ٹل۔ اس نے جوابی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت کھل گیا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کی بن کر آیا۔ آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا۔ اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا، اور تو اسے اونٹ کی طرح چبا جاتا؟

ابن ہریرہ کہتے ہیں مجھ سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا زبیر بن عبد اللہ سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا اس نے دانت نکال لیا۔ تو حضرت ابو بکر نے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا۔

**باب** کسی کو مہینہ مقررہ تک مزدور یا نوکر رکھنا  
مگر کام کچھ نہ بنانا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (آیت میں)  
چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں سے ایک کا نکاح تجھ سے  
کرموں۔ عرب لوگ کہتے ہیں یا جُزُؤَ دِنَا (یعنی فلاں  
شخص کو مزدوری دیتا ہے) تعزیت میں کہتے ہیں اَجْرًا  
اللہ (اللہ تجھے اس کا بدلہ دے)۔

**باب** کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ وہ  
گری ہوئی دیوار کھڑی کر دے تو درست ہے۔

د اذابراہیم بن موسیٰ ازہشام بن یوسف اذابن جبرئیل ازلیطے بن مسلم و عمرو بن دینار ازسعید بن جبیر، لیطے اور عمرو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں) ابن جبرئیل کہتے ہیں میں نے یہ حدیث دوسروں سے بھی سنی ہے، وہ بھی سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ابی بن کعب سے روایت کیا۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ علیہ وسلم نے (موسیٰ و خضر کے قصہ میں) فرمایا دونوں چلتے رہے۔ راستہ

۱۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس آیت سے دلیل لے کر اس کو جائز رکھا کہ اجارہ میں کام کی تصریح اور تعین نہ کی جائے اور یہ مورد اس کے نزدیک بہ جائز نہیں ابن شبر نے کہا انکار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عمل محمول ہو جو بھی اجارہ جائز ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عمل کو زبان سے بیان کرنا کچھ شرط نہیں ہے جبکہ قرآن میں حال سے وہ معلوم ہو ۱۲۰ منہ ۲۔ حافظ نے کہا اس حدیث کی بحث اللہ جانتا ہے تو کیا بالتقریر میں آئے گی اور یہ استدلال جب پورا ہوگا کہ اعلیٰ شریعتیں ہمارے لئے بھی حجت ہوں اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو علم اصول میں بیان کیا گیا ۱۲۱ منہ

يَقْطَعُ قَالَ سَعِيدٌ بَيْدٌ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ  
قَالَ يَحْيَىٰ حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَسَعَاهُ بَيْدٌ  
فَاسْتَقَامَ كَوْشِيَّتٌ لَا تَخْذُتْ عَلَيْهِ وَأَجَا قَالَ سَعِيدٌ  
أَجَا قَاتِلُهُ -

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے تم چاہتے ہو اس کام کی مزدوری دینے

### باب ۳۰۸۰ الاحادیث فی نصف النہار

۲۱۲۳- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ خَرَجَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ  
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ تَافِيهِ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَيْنَ  
كَمَثَلِ رَجُلٍ سَاجِدًا جَرَأَةً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ فِي مِثْلِ  
عُدْوَةٍ إِلَىٰ نِصْفِ النَّهَارِ عَلَىٰ قِيَرَاطٍ فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ فِي مِثْلِ نِصْفِ النَّهَارِ عَلَىٰ مَلُوقَةٍ  
الْعَصْرِ عَلَىٰ قِيَرَاطٍ فَعَمِلَتْ النَّصْرَانِيُّ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ  
فِي مِثْلِ الْعَصْرِ إِلَىٰ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلَىٰ قِيَرَاطَيْنِ  
فَإِنَّهُمْ هُمْ فَغَضِبَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ فَقَالُوا مَا  
لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ هَلْ نَقَصْتُمْ  
مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ قَدْ إِلَيْكَ فَضْلِي أَوْ تَيْبِهِ  
مَنْ أَشَاءُ -

### باب ۳۰۸۱ الاحادیث فی الصلوة العصر

۲۱۲۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُوَيْنٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَوَى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ

میں ایک دیوار دیکھی، جو گرنے والی تھی۔ سعید کہتے ہیں خضر علیہ السلام  
نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور ہاتھ اٹھایا اور  
وہ دیوار سیدھی ہو گئی۔ یحییٰ کہتے ہیں میرے خیال میں سعید نے یہ کہا کہ  
خضر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا وہ سیدھی ہو گئی تب  
سعید نے کہا، یعنی اجرت تو ہم اس کا کھانا کھا گئے۔

### باب آدمے دن کے لیے مزدور لگانا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از نافع از ابن عمر) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح  
ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے عوض صبح سے دوپہر تک  
کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ کام یہود نے کیا پھر وہ شخص کہنے لگا، ایک قیراط  
کے عوض دوپہر سے نماز عصر تک کون کام کرتا ہے۔ تو یہ کام نصاریٰ نے  
کیا پھر کہنے لگا عصر سے غروب تک دو قیراط کے عوض کون کام کرتا ہے؟ تو  
یہ کام تم مسلمانوں نے کیا۔ تو یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے یہ کیا افسانہ  
ہے، کام اور مزدوری تو ہم نے زیادہ کی اور ہمیں اجرت کم ملی۔ وہ شخص  
کہنے لگا کیا میں نے تمہارا حق کم دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تب اس نے  
کہا (اس میں تمہارا کیا دخل؟) یہ میرا فضل و احسان ہے جس کو چاہوں دوں  
یعنی وعدہ کے مطابق تمہیں اجرت ملی۔ مسلمانوں سے زیادہ وعدہ کیا  
زیادہ اجرت دی)

### باب نماز عصر تک مزدور لگانا۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از امام مالک از عبد اللہ بن دینار یعنی  
ابن عمر کا غلام، ابن عمر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمہاری یہود اور  
نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے، تو کہا ایک  
ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کون کام کرتا ہے؟ یہود نے ایک ایک

۱۔ امام بخاری کی عرض ان باتوں کے لانے سے ہے کہ احادیث کے لیے یہ مزدوری نہیں دے کر کہہ کر ایک دن کی مدت ہو بلکہ اس سے کم مدت بھی درست ہے ۱۲ مہینہ  
۲۔ اس میں اصل مسئلہ کی دلیل ہے کہ ثواب دینا اللہ کی طرف سے بطریق احسان ہے بل جلا جلا ۱۲ مہینہ اس روایت میں تو یہ تصریح نہیں کہ نصاریٰ نے عصر کی نماز تک  
۳۔ اگر یہ مضمون اس سے نکلتا ہے کہ مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا کہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے پورے پورے عرصے میں







أَهْلًا وَمَالًا فَتَدَايَ فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرْحُ  
عَلَيْهَا حَتَّى تَأْتِيَ فَتَحَلَّتْ لَهَا عِبُورُهَا حَتَّى دُونَ  
كَامَتَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَجْعَلَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَالًا  
فَلَيْتُ وَالْقَدَرُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيفَا طَهُمَا حَتَّى  
تَبْرُقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَفَرَّ بَاغِعُوهمَا اللَّهُمَّ إِنِ  
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا  
كُنْ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الْعَصْرِ فَإِنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا  
يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ الْأَعْوَالُ اللَّهُمَّ كَأَنْتَ لِي بِذَنْ عَمَّ كَأَنْتَ  
أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَاهْتَنَعَتْ  
مِنْهُ حَتَّى أَكَلَتْ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ فَجَاءَتْهُ  
فَأَعْطَتْهَا عَشْرِينَ وَمِائَةً وَبَيَّنَّ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي  
وَبَيْنَ نَفْسِيهَا فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ  
لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ لَهَا تَمَّ إِلَّا حَقُّهُ فَفَرَّجْتُ مِنْ  
أَنُوقِمْ عَلَيْهَا فَأَنْصَرَفَتْ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ  
إِلَيَّ وَتَوَكَّلْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِ  
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا  
كُنْ فِيهِ قَانْفَرَجَتْ الْعَصْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ  
الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَالَ النَّاسُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ سَتَاجَرْتُ أَجْرَاءَ  
فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاجِدٍ تَرَكَ الَّذِي  
لَهُ وَذَهَبَ فَشَرَرْتُ أَجْرَكَ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ لَاحِقَاتُ  
فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدْرِي أَجْرِي  
فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ الْبَقَرِ  
وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتُ هُنَا بَلْ قُلْتُ

رات کو گھر آیا کہ والدین سو گئے تھے میں نے ان کے لیے دودھ دو دھا دیکھا تو  
وہ سو رہے ہیں۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان سے پہلے میں کسی ہال  
و عیال یا لونڈی غلام کو دودھ پلاؤں۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے صبح  
تک انتظار کرتا رہا جب وہ جاگے تو انہوں نے دودھ پیا۔ یا اللہ اگر میں نے  
یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ان مجھ میں مصیبت سے نجات دے اور یہ  
پتھر ٹاٹے وہ پتھر ٹوڑا سا سرک گیا، مگر اتنا کہ وہ باہر نکل سکتے تھے آنحضرت  
نے فرمایا اب دوسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تمام انسانوں  
سے مجھے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس سے زنا کرنا چاہا۔ وہ نہ مانی ایک سال  
قط پڑا تو میرے پاس وہ آئی میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں  
زنا کی شرط پر دیں۔ وہ راضی ہو گئی جب میں زنا کرنے بیٹھا تو وہ کہنے لگی تو میرا  
کنوارا بن شرع کے خلاف مت توڑ، میں اس کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ سن کر  
میں بھی اس کام کو گناہ سمجھ کر اسے چھوڑ دیا، حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے  
زیادہ محبوب تھی۔ اور وہ اشرفیاں بھی جو میں نے اسے دی تھیں معاف  
کر دیں۔ یا اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم پر نیچے  
یہ آفت نازل دے چنانچہ وہ پتھر قدرے اور سرک گیا مگر ابھی اتنا نہیں تھا کہ  
وہ باہر نکل سکتے۔ آنحضرت نے فرمایا تیسرے شخص نے یوں دعا شروع کی  
اے اللہ میں نے ایک کام کے لیے کئی مزدور لگائے تھے سب کی مزدوری دے  
دی۔ ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کے پیسے کو  
کام میں لگا دیا۔ وہ بہت بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور  
کہنے لگا اے خدا کے بندے، میری مزدوری دے! میں نے کہا جتنے اونٹ  
گائے بکریاں غلام لونڈی تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیرے ہی ہیں لے جا۔ وہ  
کہنے لگا، اے بندہ خداجہ سے مذاق نہ کریں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں  
کرتا۔ آخر وہ سب بچھڑا گیا۔ اس میں سے کچھ نہ چھوڑا (میرے پاس) یا اللہ  
اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو، یہ مصیبت ہم سے  
دور کر دے۔ تب وہ پتھر مکمل طور پر مٹ گیا اور وہ تینوں غار سے باہر

إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ مَلَكُهُ فَاسْتَأْذَنَهُ فَكَلِمَ  
يَوْمَ لَعْنَتُهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ  
اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَافْرُجْ  
الْقَهْرَ فَاخْرُجُوا عَيْشُونَ -

**باب ۱۴۱۳** مِنْ أَجْرِ نَفْسِهِ لِيَهْلِكَ

عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ بِأَجْرَةِ الْحِمْلِ

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يُمَيْيُ بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي

مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِالْقِتْلَةِ أَنْطَاقَ أَحَدًا نَارَ الشَّقِيقِ

فِيحَاوِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَاتَّابِعُوهُمْ لِيَأْتِيَ الْف

قَالَ مَا تَأْكُلُهُ إِلَّا نَفْسُهُ -

**باب ۱۴۱۴** أَجْرُ الشَّسْرَةِ وَالْمُتَبَرِّ

ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَحْسَنُ بِأَجْرِ الشَّسْرَةِ رِيسًا وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِع

هَذَا الْعَوْبُ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا

فَهُوَ لَكَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَالَ

بَعْدَ يَكُنْ أَوْ كَذَا أَمَّا كَانَ مِنْ رِيحٍ

فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْتِي وَبَيْتِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ

قَالَ الْحَقُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنَادِي

عِنْدَ شُرُوطِهِمْ -

نکلے اور حسب معمول چل پڑے۔ تیسرے شخص پر سب کچھ دنیا  
ضروری نہیں تھا۔ صرف بطور احسان کے دیا،

**باب** کوئی شخص بوجھ اٹھانے کی مزدوری کہے پھر اجرت

بطور خیرات دے دے۔ بوجھ اٹھانے والے کی اجرت -

(الزبیدی بن یحییٰ بن سعید از یحییٰ از اعش از شقیق) ابوسعود انصاری

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں کچھ خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم

میں سے کوئی بازار جاتا وہاں حمالیہ کر کے بوجھ لادنے کی مزدوری کر کے

ایک رانا جگہ لانا دے دیتا، آج انہی میں سے کسی کے پاس لاکھ دہم موجود

ہیں شقیق کہتے ہیں ہمارا خیال ہے ابوسعود نے مکس سے مراد اپنی ذات لیا یعنی

انہوں نے اپنا واقعہ بتایا نام نہ بتایا،

**باب** دلالی کی اجرت -

ابن سیرین وعطاء و ابن ابیہم وحسن نے دلالی کی اجرت

لینا برا نہیں سمجھا ابن عباس کہتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ

ایک شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنے پیسوں میں بیچ اگر زیادہ

میں بیکے تو وہ پیسہ تیرا ہے (یعنی جو پیسہ زیادہ ملے) ابن سیرین

کہتے ہیں اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنی قیمت میں بیچ دے

اور جو فائدہ ہو تو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے۔ تو اس میں کوئی

حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں

اس حدیث سے امام بخاری نے تیس شخص کے بیان سے باکیہ ملا لیا ان میں سے ایک ہے کہ اس تیس شخص پر اس سیان مان کا اس مزدور کو دینا کچھ واجب تھا

بکہ بطور تبرع کے اس نے دے دیا تھا ۱۳ منہ ۵۰ ابن سیرین اور ابیہم کے قول کو ابن ابی شیبہ اور عطاء کے قول کو ابی بن ابی شیبہ ومن کیا اور حسن کے قول کو نہ حافظ نے بیان کیا کیونکہ سلطان

نے کہیں نے من کیا ۱۲ منہ ۵۰ اس کو ابی بن ابی شیبہ نے من کیا عطاء سے جو کہ علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس میں دلالی کی اجرت ہو چکی اور

ابن عباس نے اس کو اس وجہ سے جائز رکھا ہے کہ یہ ایک مضاربت کی صورت ہے ۱۲ منہ ۵۰ اس کو ابی بن ابی شیبہ ومن کیا ۱۳ منہ ۵۰ اس کو حاکم نے ابن مسعود میں بطور تبرع

مزی سے مرفوعا روایت کیا اور ابو داؤد اور احمد و ما کہ لے ابو ہریرہ سے ۱۲ منہ

۲۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ

حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
نَحْوُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَيْلَةَ الْوَلَدِ  
وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِنَا وَلَا يَأْتِيَنَّ عِبَّاسٌ مَا قَوْلُهُ لَا  
يَبِيعُ حَاضِرٌ لِنَا قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ يَمَسُّارٌ -

**باب** ۱۴۱ مَلْ يُوَاجِرُ الرَّحْلُ نَفْسُهُ

مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ -

۲۱۴- حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَزَاةٍ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ  
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَتِيًّا فَجَعَلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ دَاوُدَ  
فَاجْتَمَعُوا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ اتِّفَاقًا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ  
لَا أَقْضِيكَ حَقِّي تَكْفَرُ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ حَقِّي  
نَمُوتُ ثُمَّ تَبِعْتُ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمُسِيءٌ تَكْفُرُ مُحَمَّدٌ  
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي نَمٌّ مَالٌ وَوَلَدٌ  
فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ  
بِآلِنَا وَقَالَ لَا وَتَتَيْنَ مَا لَا وَوَلَدٌ -

میں مال اور اولاد ملے گی۔

**باب** ۱۴۲ مَا يَعْطَى فِي الرِّقَّةِ عَلَى

أَحْيَاءٍ أَوْ عَرَبٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرَ كِتَابِ اللَّهِ

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ الْإِدَاءَ

از مسدد از عبد الواحد از عمر از ابن طاووس از والدش حضرت ابن  
عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے  
سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے شہری بیرونی کا مال نہ بیچے۔ طاووس کہتے ہیں  
میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ کہ شہری بیرونی کا مال  
نہ بیچے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

**باب** ۱۴۳ کیا کوئی شخص کسی دار الحرب میں مزدوری کر

سکتا ہے؟ یعنی مشرک کے پاس مسلمان مزدور بن سکتا ہے؟

از عمرو بن حفص از حفص از اعمش از مسلم از مسروق حضرت خباب

فرماتے ہیں میں لو ہوا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام بنایا۔ میری اجرت  
اس پر کافی ہو گئی۔ میں اسکے پاس گیا، اور تقاضا کیا۔ وہ کہنے لگا بخدا میں تجھے ہرگز  
نہ دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کر دے۔ میں نے کہا بخدا تو مر کر  
اٹھے تب بھی مجھ سے یہ نہ ہوگا۔ عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر بھی زندہ ہو کر اٹھو  
گا؟ میں نے کہا بے شک۔ عاص نے کہا تو بولیں مجھے دولت اور اولاد ملے گی  
میں تیرا قسم دیتی ہوں اگر دوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے آیت نازل فرمائی  
آتِ آيَاتِ الَّذِي كَفَرَا يَلْبِذْنَا الْاُولَايَةِ (اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا  
جس نے ہماری آیتوں کو نہ تسلیم کیا اور کہتا ہے مجھے دولت ملے گی)

**باب** ۱۴۴ سورہ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر بھونکنا اور

اس کی اجرت لینا

حضرت ابن عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

نقل کیا۔ سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ

کی کتاب ہے۔ اور شمشی نے کہا قرآن سکھانے والا

۱۔ اس باب میں الامارات غنائی کی حدیث لائے کیونکہ کدیں وقت دار الحرب تھا اور عاص بن وائل کا فرقہ غنائی تھا جو کہ ایک شخص نے کہا کہ وہ اس کا مال دکان میں کافروں کے کام بنانے میں  
قباحت نہیں مگر ہم میں ان کی خدمت نگاری کی کوئی کد مسلمان کو درست نہیں کہہ سکتا اس میں طمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ کو نام بخاری نے طب میں دس کیا جبکہ علماء نے اس سے دلیل  
لی ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت لینا درست ہے مگر غرضہ نے اس کو مانا نہ رکھا ہے البتہ نہ کسی طرح اگر اس نے تو ان کے نزدیک بھی حرج نہ لے سکتا ہے لیکن تعلیم کی نہیں لے سکتا کیونکہ عبادت



فَاتَّطَلَّ يَمِينُهُ وَمَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ فَأَوْفُوهُمْ جَعَلَهُمُ  
الَّذِي مَاتَ أَحْوَهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْبَمُوا فَقَالَ لَدَيْكَ  
أَدْفِ لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَعَزَّ كَوْلَهُ الَّذِي كَانَ فَتَنَّاظُوا مَا يَأْمُرُونَ فَقَدْ مَوَّاعِلُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ  
وَمَا يُدْرِيكُمْ أَتَهْتَكِرُونَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ أَقْبَمُوا  
وَأَعْرَبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَمَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ  
أَبَا الْمُنَوَّرِ كُلَّ يَهْدًا -

**بَابُ فِي مَرِيضَةِ الْعَبْدِ لَمَّا هَدَى  
صَرَائِبُ الْأَمَاءِ -**

۲۱۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
تَجَمَّ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ  
بِقَامٍ أَوْصَاءَ عَيْنٍ مِنْ طَعَامِهِ وَكَلَّمَهُ مَوَالِيَهُ  
فَحَفَّفَ عَنْ عِلَّتِهِ أَوْضَرَ سِنِّهِ -

**بَابُ ۱۳۱۸ خَوَاجِرُ الْحُجَّامِ -**

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ خُتِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَا الْحُجَّامَ أَجْرَهُ

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُتِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَا الْحُجَّامَ أَجْرَهُ

پھر نے لگ گیا اسے کوئی دکان تکلیف نہ رہی جو بکریاں بطور اجرت طے ہوئی تھیں  
وہ حکم نہ مردار صحابہ کرام کو دے دی گئیں بعض صحابہ کہنے لگے کہ اب ہم یہ بکریاں  
اپس ہیں انہیں اس صحابی نے دم کیا تھا اس نے کہا ابھی ٹھہر وجہ تک حضور  
سے نہیں ملتے ہم آپ سے واقعہ بیان کریں گے اور انکے حکم پر چلیں گے غرضیکہ  
وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے دم کرنے والے  
سے پوچھا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ دم کرنے کی چیز ہے؟ پھر اپنے فریاد تم  
نے ٹھیک کیا یہ بکریاں بانٹ لو اور ہر ایک ایک حصہ شامل کرنا یہ فرما کر ہوئے آپ نے ہنس دیئے  
شعبہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا بحوالہ ابوالشرا، ابانہ توکل۔

**باب غلام لونڈی پر روزانہ ایک قسم مقرر کرنا۔**

د از محمد بن یوسف از سفیان از حمید بن یوئیل، انس بن مالک کہتے ہیں  
کہ ابوطیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے۔ آپ نے اسکی اجرت  
میں صلح یا دو صلح اناج دینے کا حکم دیا۔ اور اس کے مالکوں سے سفارش کی  
کہ جو محصول اس پر مقرر ہے، اس میں تخفیف کر دیں۔ چنانچہ اس میں تخفیف  
کر دی گئی۔

**باب حجام پچھنے لگانے والے کی اجرت کا بیان۔**

د از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابن طاووس از والدش حضرت  
ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگولے اور پچھنے  
لگانے والے کو اجرت دی۔

د از مسدد از یرید بن زریع از خالد از عکرمہ، ابن عباس کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگولے اور حجام کو اجرت دی۔ اگر

لے یعنی سورہ فاتحہ کو منتر بنا کر بکریوں کو جو بھیسے بن پوچھے نہ بانٹا ۱۳۱۸ منہ ۱۳۱۸ منہ شعبہ کی روایت کو ترمذی نے نقل کیا اس لفظ کے ساتھ اور امام بخاری نے بھی طبع میں شعبہ کے ساتھ ہیث  
سے نکالا کہ قرآن کی آیتیں چھوڑ کر دمنہ کے طور پر پڑھنا درست ہیں اس میں دو شک ہے وہ منتر جن کے الفاظ قرآن اور حدیث میں نہیں آتے تو حدیث سے نہ ان کی نفی ہوتی ہے نہ اثبات  
اداس کا ذکر خدا یا ہے تو کتاب ابوطیبہ میں ہے کہ ۱۳۱۸ منہ ۱۳۱۸ باب کل حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حجام کی اجرت حلال ہے اس لئے کہ اگر حرام ہوتی تو آپ کا ہے کو ترمذی نے ابن عباس سے  
گواہی نہیں دے کر دیکھا جو حجام کی اجرت کو حرام کہتا تھا جو رکابہ مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ انارکے لئے یہ پیش کرنا اداس کی کمائی کھانا کرنا  
ہے غلام کے لئے منکر وہ نہیں ہے ۱۳۱۸ منہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَكَوْنَهُ عِلْمٌ

كَرَاهِيَّةً لَمْ يُعْطِهِ

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا وَسْعَرُ عَنْ  
عَبْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجُّهُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُعْطِ أَحَدًا أَجْرَهُ

بَاب ۱۳۱ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعِبْدَانِ

يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ -

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ  
الْقَطَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَبَشًا مَا فَحِجَةً وَامْرَأَةً بَصَائِرَ  
أَوْصَاءَ عَيْنِ أَوْ مَدَى أَوْ مَدَيْنٍ وَكَلَّمَهُ فِيهِ فَخَفَّفَ

مِنْ خَرَجِهِ سِتْمَ -

بَاب ۱۳۲ كَسْبُ الْبُعْثَى وَالْإِمَاءِ وَ

كِرَاءُ إِبْرَاهِيمَ أَجْرًا لَتَاخِيَةٍ وَأُمِّيَّةٍ

وَقَوْلُهُ لِلَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْكُمُوا قِتْيَانَكُمْ

عَلَى لُبْعَاءَ إِنْ أَرَدَنْ دَحْضًا

لَتَبْتَخُوا عَرَضًا لِحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

يُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِهِ كَرَاهِيَةً

عَفْوًا وَرَحِيمَةً قِتْيَانَكُمْ إِمَاءُكُمْ -

۲۱۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَالِيَةَ

أَبِ كِرَاهِيَةٍ سَجَّحَتْ، تَوَاسَعُ اجْتِمَاعُ نَدِيَّتِي -

دار ابو نعیم از مسعر از عبد بن عامر حضرت انس فرماتے تھے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچے لگواتے تھے اور اجرت دینے میں  
کوئی کمی نہ کرتے۔

باب کسی غلام کے مالک اس پر محصول تخفیف  
کرنے کے لیے سفارش کرنا۔

دار آدم از شعبہ از حمید طویل انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام کو بلوایا اس نے اگر آپ کے بچے  
لگائے اور ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد اناج اسے دلایا اور اس کے  
لیے سفارش کی تو اس کا محصول کم دیا گیا۔

باب زندگی اور فاختہ لونڈی کی کمائی کا بیان۔

ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی  
اجرت کو مکروہ سمجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد آیت اپنی  
باندیوں پر حرام کرنے کے لیے زبردستی مت کرو دنیا کے  
مال و متاع کی خاطر، اگر وہ حرام کاری سے بچنا چاہیں اگر  
کوئی جبر و اکراہ کرے ان بیچاریوں پر، تو اللہ تعالیٰ اس  
کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

فتیات سے مراد باندیاں ہیں۔

دار ا قتیبہ بن سعید از مالک از ابن شہاب از ابو بکر بن عبد الرحمن

یعنی یہ سب تفصیل و احسان نہ کہ بطور جواب کے حکم دینا بعضوں نے کہا اگر غلام کو اس سے ادائے کی طاقت نہ ہو تو مالک تخفیف کا حکم دے سکتا ہے ۱۲ من سے اس کا نام نافہ تھا  
یہ سب باندیوں نے کہا و تالاد یہ وہ سب کہ کدو بنار حرام تاجری تھا اور ابن شدہ نے ایک حدیث دینا ارجم سے اس نے ابو طیبہ حجام سے دعوت کی ہے بعضوں نے کہا اس کا نام بیس تھا بعضوں  
نے کہا اس کا نام نہیں معلوم ہوا ابن شدہ نے کہا ابو طیبہ ایک سو چوبیس سال زندہ رہا ۱۲ من سے اس کا دین ابی شیبہ نے دیکھا اور کاجن کا نفاس صحت زیادہ ہے ۲ من سے اس کا یہ  
مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ خوشی سے زیادہ کس تو ان کو کرے دو بلکہ ہمارے حکاکہ عبد اللہ بن ابی منافق نے ایک لونڈی کو زنا کرنے کا حکم دیا وہ غصی اور زنا کر کر ایک چادر نکال کر لاؤ لیٹی  
نے کہا پھر چادر نکال کر لاؤں گے کہا اب تو میں نہیں جاتی اس وقت یہ آیت اتنی ایک حدایت میں ہے کہ مسکاکہ لونڈی آنحضرت پاس آئی اور کہنے لگی میرا مالک مجھ کو زبردستی تیرا ہے کہ تو زنا  
کر اس وقت یہ آیت اتنی ۱۲ من -

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْحَرْثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ  
وَمَهْرُ الْبَيْعِ وَحُلُوفِ الْكَاهِنِ -

٢٣٩ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ  
عَنْ كُسَيْبٍ لَأَمَاءٍ -

مَا وَابَا عَسَى الْفَحْلُ

۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
وَأَسْمَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاغِمِ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَبِيُّ الدِّيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ عَسَلِ لُفْحُلٍ -

بَابُ ١٢٢ إِذَا اسْتَأْجَرَ رُفْعًا

فَمَاتَ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ  
لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُجْرِجُوهُ إِلَى تَمَنَّا  
الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَ  
إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مُمَفِّقُوا الْإِجَارَةَ  
إِلَى أَجْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَطَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ  
بِالنَّاسِ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبِي بَكْرٍ

بن حارث بن ہشام، ابو سعود الفسادی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنے کی قیمت، زنا کاری کی اجرت اور کاہن کی اجسرت سے منع فرمایا۔

دائیں مسلم بن ابراہیم از شعبہ از محمد بن حمادہ ابو حازم ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

**باب** اینے توجانوں سے خفگی کر اگر احسن الیغیا۔

(از مسد از عبد الوارث از اسماعیل بن ابراہیم از علی بن حکم)  
 نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نرجالور سے حقیقی  
 کرا کر اجرت لینے سے منع کیا ہے۔

باب کوئی شخص زمین اجارہ پر لے پھر

اجارہ لینے والا یا دینے والا امر جائے اسکا بیان ابن سیرین  
 کہتے ہیں کہ زمین والے بغیر مدت مقررہ پوری ہوئے مستاجر  
 یا اس کے وارثوں کو بے دخل نہیں کر سکتے۔ اور حکم اور  
 حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا۔ اجارہ مدت ختم  
 ہونے تک باقی رہے گا۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کا اجارہ آدھی آدھی ثباتی پر  
 یہودیوں کو دیا تھا۔ پھر یہی اجارہ عہد نبوی اور عہد ابوبکرؓ  
 تک باقی رہا حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور خلافت

۱۷ کوئی سائنس دان جانور ہو گھوڑا یا اونٹ یا بیل یا مینٹ ۱۸ اور نسا کی روایت میں خاص بکیرے کہنے کا ذکر ہے۔ ہر حال میں یہ اجارہ ناجائز ہے خواہ مخا کی قیمت ہو خواہ جناح کی غرض اس کی بیع اور اجارہ حرام ہے اور رشا فعلیہ درمناہل سے ایک روایت ہے کہ مدت مقرر کر کے یہ اجارہ جائز ہے اور حسن اور ابن سیرین اور امامک سے یہ ایسا ہی منقول ہے ۱۹ لیکن عادت کے طور پر جانور کا دنیا میں کے نزدیک سست ہے اور اگر بلا شہ طہرہ کے طور پر مادہ والا نرولے کو کچھ دے تو اس کے لینے میں کچھ قباحت نہیں ۲۰ اس کو ابن ابی شیبہ کے حکم کے لئے اور حسن اور ابن سیرین کے نقلی کو بھی انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس سے معلوم نہیں ہوا کہ اس سے کیا حکم ملے



وَأَهْلُ الْبَيْتِ مَا خُذْ هَذَا عَيْنًا وَ  
هَذَا آدَمًا فَإِنْ تَوَلَّى لِاحِدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ  
عَلَى صَاحِبِهِ -

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْلٍ  
فَلْيَتَّبِعْ -

بَابُ ۱۴۵ إِذَا أَحَالَ نَتْلَى مِثْلِي  
فَلْيَتَّبِعْ لَهُ رَدًّا وَمَنْ اتَّبَعَ عَلَى مِثْلِي  
فَلْيَتَّبِعْ مَعْنَاكَ إِذَا كَانَ لِأَحَدٍ  
عَلَيْكَ شَيْءٌ فَأَحْلَلْتَهُ عَلَى رَجُلٍ  
مِثْلِي فَضَمِنَ ذَلِكَ مِنْكَ فَإِنْ أَلْسَنَتْ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ أَنْ يَتَّبِعْ -

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ اتَّبَعَ عَلَى مِثْلِي فَلْيَتَّبِعْ  
بَابُ ۱۴۶ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ  
الْمِثْلِ عَلَى رَجُلٍ جَارٍ

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا  
جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ  
مِجَنَارَةٌ فَقَالُوا أَصَلَّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ دَيْنٌ

۱۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے سن لیا ۲۱۴۵

ابن عباسؓ نے کہا اگر دو لوگوں شریکوں اور دونوں نے  
یوں تقسیم کی کسی نے نقد مال لیا اور کسی نے قرضہ مگر کسی کا حصہ برباد  
ہو گیا تو اب وہ دو سکر شریک سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۔ از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج از حضرت  
ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا  
قرض کی ادائیگی میں نا انصافی ہے۔ اگر کسی شخص کا قرض مالدار کے حوالے  
کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔

بَابُ ۱۴۵ اگر قرض مالدار کے حوالے کر دیا جائے  
تو اسے رد کرنے کا اختیار نہیں کسی مالدار کے حوالے کیا  
جائے تو وہ قبول کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی  
شخص کا تجھ پر کچھ قرض ہو اور تو کسی مالدار کے حوالے کر دے  
وہ ضامن بن جائے۔ بعد ازاں کوئی مفلس ہو جائے تو  
قرض خواہ ضامن سے وصول کرے۔

۳۔ از محمد بن یوسف از سفیان از ابن ذکوان از اعرج از ابو ہریرہؓ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض کی ادائیگی میں  
تاخیر کرنا ظلم ہے جس کسی کا قرض مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو  
وہ قبول کرے۔

بَابُ ۱۴۶ مردے پر جو قرض ہو اس کا  
حوالہ دینا درست ہے۔

۴۔ از مکی بن ابی اسیم از یزید بن ابی عبیدہ سلمہ بن اکوع کہتے  
ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے  
میں ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر  
نماز پڑھیے۔ آپؐ نے بوجھایا یہ مقروض کو نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا



بِأَلْحَمِّ لَهِ وَقَالَ حَبْرُ بْنُ الْأَشْعَثِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ مَسْعُومٌ وَالْمُرْقَاتَانِ اسْتَبَدَّ بِهِمَا  
 وَكَلَّفَهُمَا مَقَابِرَ وَأَوْكَلَهُمَا عَشَاءَ وَهُمَا  
 قَالَ حَمَادٌ إِذَا انْكَرَلَتْ بَنَفْسٌ فَمَاتَ فَلَا  
 شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَحْكُمُ يَمُومٌ قَالَ ابْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ  
 زَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي  
 إِسْرَءِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ اسْتَبَدَّ  
 بِاللَّهِمَا أَسْهَدَهُمَا فَقَالَ كُنْ بِاللَّهِ  
 شَهِيدًا قَالَ فَأَتَيْتَنِي بِالْكَيْسِ قَالَ كُنْ  
 بِاللَّهِ وَكَيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا  
 إِلَيْهِ إِلَى أَجْلِ شَيْءٍ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ  
 فَقَطَعَهُ حَاجَتُهُ ثُمَّ اتَّخَذَ مَرْكَبًا يَزِيدُهَا  
 يَعْدُمُ عَلَيْهِ لِأَجْلِ الْكَذِبِ أَجَلَهُ فَلَمْ  
 يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَقَطَعَهَا  
 فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِّنْهُ

اسے معذور سمجھا۔ جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود  
 سے کہا۔ مرتدوں سے توبہ کرا لیجئے اور ان کا ضامن لے لیجئے  
 پس ان مرتدوں نے توبہ کی اور انکے کئے والوں نے ان کی  
 ضمانت کی۔ حماد کہتے ہیں جس کا حاضر ضامن (ذاتی ضامن) ہو  
 تو پھر وہ خود مر جائے۔ تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔ حکم کہتے  
 ہیں اس کے ذمہ کا حال دینا پڑے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں  
 لیث نے بحوالہ جعفر بن زبیعہ از عبدالرحمان بن ہریرہ از ابو ہریرہ  
 روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک  
 شخص کا واقعہ سنایا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے  
 شخص سے ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا اچھا گواہ لاؤ تا کہ  
 میں ان کے سلمنے دول۔ اور انہیں گواہ کروں۔ اس نے کہا  
 الشک کو ابھی کافی ہے۔ تب اس نے کہا اچھا ضمانت دو، اس  
 نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ قرض دہندہ نے کہا خیر تو سوچ  
 کہتا ہے اور ہزار دینار معین مدت کے لیے اس کے حوالے  
 کر دیئے۔ اب قرض دائر کی سفر میں نکل گیا اور اپنے کام سے  
 فارغ ہو کر یہ ارادہ کیا کہ سوار ہو کر معین مدت تک قرض خواہ  
 تک پہنچے۔ لیکن اسے کوئی جہاز نہ مل سکا۔ تو کھڑا علی اللہ اس  
 نے ایک لکڑی کریدی اس میں ہزار دینار اور ایک خط  
 لکھ کر ڈال کر لکڑی کا منہ بند کر دیا اور سمندر کے کنارے

اس کا نام پڑھتی ہے وہ لکھ دیا اور ایک قصہ بیان کیا کہ ایک نادر کا مؤذن اذان میں یوں کہتا ہے اشدھل ان مسیلمہ رسول اللہ انہی بن  
 نادر اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا ان نادر کی توکروں مادی اور اس کے ساتھیوں کے باہر میں شہر لیا عدلی بن حاتم نے کہا تھل کرو جریراد راشعث نے کہا ان سے تو کہلاؤ اور ضمانت لو وہ ایک  
 سترہویں مٹے ہیں ابی شعیبہ ایسا ہی نقل کیا ابن مسیر نے کہا امام بخاری نے صدوق کفالت سے دیوں میں بھی کفالت کا حکم ثابت کیا لیکن صدوق اور قصاص میں کوئی کفیل ہوا اور اصل جویم میں مکمل منہ  
 غائب ہو جائے تو کفیل پر قصاص نہیں نہ ہوگا اس پر اتفاق ہے لیکن قرض میں جو کفیل ہوا اس کو قرض ادا کرنا ہوگا ۱۲ منہ ۱۲۰۰ حاداد و دھم کے اشوں کا ختم نے و س کیا ۱۲ منہ ۱۲۰۰ اس کو کفیل اور  
 نسا کی ادا کا حد دفعہ سم نے لیت ہے وہ لکھ دیا اور نسا کی ادا کرنا ہوگا ۱۲ منہ ۱۲۰۰ حاداد و دھم کے اشوں کا ختم نے و س کیا ۱۲ منہ ۱۲۰۰ اس کو کفیل اور  
 نام معلوم نہیں ہوا حافظ نے کہا محمد بن یونس نے مسعودی میں علی بن ابی طالب سے نکالا کہ قرض دینے والا غامضی تھا اس وقت میں اس کو بنی اسرائیل فرما اس وجہ سے ہوگا کہ وہ بنی اسرائیل کا متبع تھا نہ کہ  
 ان کی اولاد میں تھا۔ یعنی نے اپنی عادت کے موافق تاحق حافظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور کثرت علم کی تعریف نہ کی اور کہا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

اس پر اصرار نہیں ہو سکتا حالانکہ حافظ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک بھول ہے ۱۲ منہ

إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَهُ مَوْضِعَهَا ثُمَّ آتَى  
بِهَا إِلَى الْبُحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي  
كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فَلَا أَلْفَ وَهِيَ أَتَانِي  
كَفِيلًا فَخَلْتُ كَفِيًّا بِاللَّهِ كَفِيلًا وَرَضِي بِكَ  
وَسَاكِنٌ شَهِيدٌ أَهْلْتُ كَفِيًّا بِاللَّهِ حَيْدًا  
فَوَضِي بِكَ فَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا  
أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ قَلَمٌ أَقْدَرُ وَأَنِّي  
أَسْتَوِدُّكُمْ كَفِيًّا بِهَا فِي الْبُحْرِ حَتَّى  
وَلَجْتُ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ  
يَلْقَسُ مَرْكَبًا يُعَوِّضُهُ إِلَى بَلَدٍ تَحْتِجُ السَّجُلُ  
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يُنْظَرُ لِكُلِّ مَرْكَبًا قَدْ  
حَامَا بِهَا لَهُ فَإِذَا يَا تَحْشِبُهُ الْبُحْرُ فِيهَا  
الْمَنَاءُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا  
نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَنَاءَ وَالْمَحْيِفَةَ ثُمَّ  
قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِنِّي بِالْأَلْفِ  
وَدِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا دَلْتُ جَاهِدًا  
فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِإِيَّتِكَ بِمَا لَكَ قَسَا  
وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ  
قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَشِيٍّ قَالَ  
أُخْبِرْ لَمْ أَتِ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي  
جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَى عَنْكَ  
الَّذِي بَعَثْتَ فِي التَّحْشِبَةِ فَانْصَرَفَ  
بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا -

دینار لے کر خوشی سے لوٹ جا۔

بَابُ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي

آکر کہنے لگا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے  
ہزار دینار قرض لیے تھے۔ اس نے مجھ سے ضمانت مانگی  
تھی تو میں نے کہا تھا تیری ضمانت (خدا کی ضمانت) کافی  
ہے۔ وہ تیرا نام سن کر راضی ہو گیا تھا۔ اور اس نے مجھ سے  
گواہ مانگے تھے میں نے کہا تھا تیری گواہی کافی ہے۔  
وہ اس پر راضی ہو گیا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ کوئی جہاز  
ملے میں اس کا قرض معین مدت پر واپس پہنچا دوں،  
لیکن مجھے جہاز نہ مل سکا۔ اب میں یہ مال تیرے پیرو کرتا  
ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں  
پھینک دی۔ وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا۔ پھر بھی  
وہ تلاش میں رہا کہ جہاز ملے اور اپنے شہر کو واپس جائے  
دوسری طرف قرض خواہ اس خیال سے سمندر کے کنارے  
آیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتفاقاً  
اس نے ایک لکڑی دیکھی اور اسے جلانے کی غرض سے اٹھالی  
گھر لاکر اسے چیرا تو دینار ملے اور خط۔ کچھ عرصے بعد خود  
مقروض بھی ہزار دینار لیکر اس کے پاس آ گیا اور حذق  
کہنے لگا۔ میں بنی جہاز ڈھونڈتا رہا کہ تمہارا قرض آکر  
ادا کروں مگر اب جس جہاز میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے  
کوئی جہاز نہ مل سکا۔ چنانچہ قرض خواہ نے کہا کیا تو نے میری  
طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا میں بتا رہا ہوں مجھے  
کوئی جہاز اس سے پہلے جس پر آیا ہوں نہیں مل سکا۔  
قرض خواہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے وہ دینار (اشرفیاں) جو تو  
نے لکڑی میں رکھ کر بھیجے تھے پہنچا دیئے لہذا اپنے ساتھ والے ہزار

بَابُ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي

عَدَّتْ أَيْمَانَكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيبَهُمْ

۲۱۳۵- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مَعْمَرٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكُلُّ جَعَلْنَا

مَوَالِي قَدَلْ وَرَبَّةٌ قَالَتُ يَنْعَا قَدَّتْ أَيْمَانُكُمْ

قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَنَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ

الْمُهَاجِرُونَ أَنْصَارِي دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِيَأْخُذُوا

الْبَقِي أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا

تَوَلَّاتْ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي تَسْعَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ

عَاقَدَتْ أَيْمَانَكُمْ إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالْمَصِيحَةَ

وَقَدْ ذَهَبَ الْإِيمَانُ وَيُوصَلِي لَهُ -

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

إِبْنِ عَوْفٍ فَأَخْبَرَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّيْجِ -

۲۱۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحُلَيْفٍ فِي الْإِسْلَامِ

فَقَالَ قَدْ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَوْثِينَ

وَالْأَنْصَارُ فِي دَارِي -

بَابُ مَنْ تَغَلَّظَ عَلَيْهِ

دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَجْزِعَ بِهِ قَالَ الْحَسَنُ

تو نے قسم کھا کر قول کیا، ان کا حصہ ان کو دے دو۔

راصلت بن محمد از ابو اسامہ از ادریس از طلحہ بن معمر از

سعید بن جبیر (ابن عباس) سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي هُمْ نے ہر ایک کے موالی بنائے یعنی وارث بنائے

وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ الْحَجَّ بن سے تو نے قسمیں کھا کر قول کیا، اس کا حصہ

یہ ہے کہ مہاجرین عرب جب مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور آنحضرتؐ نے

مہاجرین و انصار میں باہمی بھائی چارہ قائم کر دیا تو مہاجر انصار کا

ترکہ پاتا اور انصار کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا۔ جب یہ آیت

اتری وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي تَوَاتَتْ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

منسوخ ہو گئی۔ اب وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ سے مدد، اعانت

اور خیر خواہی باقی رہ گئی لیکن ترکہ جاتا رہا۔ البتہ وصیت ان کے لئے ہو سکتی ہے۔

(از قتیبہ از اسمعیل بن جعفر از حمید) حضرت انسؓ فرماتے ہیں

حضرت عبدالرحمن بن عوف (مکہ سے ہجرت کر کے) ہمارے پاس آئے، تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں موافقت

قائم کر دی (بھائی چارہ)

(از محمد بن صباح از اسمعیل بن زکریا) عامر کہتے ہیں میں نے

انسؓ سے پوچھا کیا تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث

نہیں پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں باقی نہیں رہے انہوں

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار میں خود مجھے

گھر میں عہد و پیمان کر لیا تھا۔

بَابُ مَنْ تَغَلَّظَ عَلَيْهِ

دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَجْزِعَ بِهِ قَالَ الْحَسَنُ

۱۔ یعنی موالی الموالاتہ سے عرب لوگوں میں دستور تھا کسی سے بہت دوستی ہو جاتی تو اس سے معاہدہ کرتے کہتے تیرا خون ہمارا خون ہے اور جو جس سے لڑے تم اس سے لڑیں تو جس سے صلح کرے تم اس سے صلح کریں تو ہمارا وارث تمہارے وارث تیرا قرضہ ہم سے لیا جائے ہمارا قرضہ تجھے تیری طرف سے ہم دیت ہیں تو ہمارے طرف سے شروع نہ ادا اسلام میں ایسے شخص کو ترکہ کا حصہ حصہ ملے گا حکم ہوا تھا پھر ہم اس آیت سے منسوخ ہو گیا اور دلوا الارحام بعضہم اولى ببعض فی کتاب اللہ اس منیر نے کہا نکال دے کہ اب اس کو اس لئے لائے کہ جب علف سے جو ایک عقد تھا شروع نہ ادا اسلام میں ترکہ کا انتفاع پیدا ہو گیا تو نکال دے کہ جس سے بھی مال کی ذمہ داری کفیل پیدا ہو گیا کہ جو تکہ دو بھی ایک عقد ہے ۲۔ اس سے ایسے اور غیر انہوں کے لئے بھی ہو سکتے ہیں کہ جس سے اس کا نفع ادا کیا جائے گا ۱۲ منہ ۳۔ دعا فاعلم صاحب نے دس قطبی نے بیان کیا کہ حسن کا اثر کسی نے وصل کیا ۱۲ منہ



۲۱۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَى بَجَادَ رَیْلَیْعَیَ عَلَیْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَیْكَ مِنْ خَیْنٍ  
قَالُوا لَا فَصَلَّ عَلَیْهِ ثُمَّ أَتَى بَجَادَ رَیْلَیْعَیَ فَقَالَ هَلْ  
عَلَیْكَ مِنْ دَیْنٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَلُّوا عَلَی صَاحِبِکُمْ حَالَ  
ابْتِغَاءِ دَیْنِهِ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّ عَلَیْهِ -

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ  
حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَمْعٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ  
مَالُ الْبُحْرَیْنِ قَدْ أُعْطِیْتُكَ هَکَذَا وَهَکَذَا أَفَلَمْ یُجِبْ  
مَالُ الْبُحْرَیْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَالْمَالُ جَاءَ مَالُ الْبُحْرَیْنِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَتَدَاوَمَ كَانَ  
لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَیْنٌ  
فَلَمَّا تَبَايَعَا فَتَنَّبَهُ فَهَلَّتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِي كَذًا وَكَذَا فَخَفَى لِي حَذِیْقَةٌ فَحَدَّثْتُهَا كَذَا هِیَ  
خَمْسَ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا -

باب ۱۳۳ جَوَارِیِ جُزْفِ

عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعْدًا

۲۱۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِیْمٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ  
الْأَزْبُرِ أَنَّ عَاصِمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيْ إِلَّا وَهُمَا يَدْبُرَانِ اللَّيْثَ

دا ابو عاصم از یزید بن ابی عبید، سلم بن اکوع سے مروی ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا، تاکہ آپ اس پر نماز  
پڑھیں۔ آپ نے پوچھا کیا یہ مقروض ہو کر مرے لوگوں نے کہا نہیں! آپ نے اس پر  
نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ آپ نے پوچھا کتنے قرض تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں!  
آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا تم خود اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا  
یا رسول اللہ اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں تب آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

دا علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از محمد بن علی، جابر بن عبد اللہ  
کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بحرین کا خراج آئیگا  
تو میں تجھے اس طرح اس طرح دو دو نوں ہاتھ ملا کر دوں گا۔ پھر بحرین کا خراج  
آنے سے پیشتر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب ابو بکر  
صدیق غمی خدمت میں بحرین سے روپیہ آیا تو انہوں نے منادی کر لی حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہوا آپ پر کسی کا قرض ہو  
وہ ہمارے پاس آئے۔ میں یہ منادی سن کر ابو بکر صدیق کے پاس گیا۔ میں  
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا  
چنانچہ انہوں نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا۔ میں نے شمار کیے تو وہ پانچ  
سو روپے تھے۔ انہوں نے کہا اس کے دو گنا فرید لے لے۔

باب ۱۳۴ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک

کافر کا ابو بکر صدیق کو پناہ دینا اور عہد کرنا

دا ربیع بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر، عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اتنی سمجھ آئی)  
انہیں دین اسلام پر پایا۔ اور ابو صالح سلیمان نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے  
بحوالہ یونس از زہری از عروہ بن زبیر از حضرت عائشہ روایت کیا میں نے

حلیہ اس حدیث سے امام بخاری نے نکالا کہ انہوں نے اپنی ضمانت سے دھوکہ نہیں کر سکتا جب وہ میت کے قرضہ کا ضامن ہو کر ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو  
قتادہ کی ضمانت کے اس پر نماز پڑھ لی اگر رجوع جائز ہوتا تو جب تک ابو قتادہ یہ قرض ادا نہ کر دیتے آپ اس پر نماز نہ پڑھتے ۱۲ منہ ۱۳ منہ سب تین لپ ہو گئے۔ آنحضرت نے  
فریض لپ بھر کر دینے کا وہی فرمایا تھا جیسے دوسری روایت میں ہے جس کو امام بخاری نے شہادات میں نکالا کہ ان تصریح ہے ایک مطالبہ اس سے یوں نکلا کہ ابو بکر نے حضرت کے  
خلفاء و حاضرین پر تو ان کے سنیات اور وعدوں کے وہ تفصیل طے اور ان کو ان وعدوں کا پورا کرنا لازم ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ جو حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت  
ہوئے سے کرنا ہوا دینے والے نے جس کو پناہ دی گویا ان کی عدم ایذا کا متکفل ہوا اور اس پر اس کفالت کا پورا کرنا لازم ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عہد افراہ و فی اور لسانی کی ضمانت

وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ قَطَأَ لَهَا وَمَهَا يَدَيَانِ الدِّينِ وَلَمْ يَمَسَّ عَلَيْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا يَاتِنَانِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ بَكْرَةٌ وَعَشِيَّةٌ فَلَمَّا ابْتَلَى الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مَعَهَا حَتَّى أَقْبَلَ الْحَبَشَةَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْزَخَ الْيَمَادِ لَقِيَهِ ابْنُ الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْعَاثِرَةِ فَقَالَ لَيْتَنِي بَيْنَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرِجْنِي قَوْمِي قَالَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبَدَ دَعَى قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يَخْرُجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَأُ الْقَسِيفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَاصِلِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَأَعْبَدَ رَبَّكَ بِإِلَادِكَ فَادْخُلْ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَوَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كَفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يَخْرُجُ الْخَوَّجُونَ دَجَلًا تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَأُ الْقَسِيفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَاصِلِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ حِوَارَ ابْنِ الدَّغْنَةِ فَأَمُونُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِبَنِي الدَّغْنَةِ مَرَّأَى بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَقْصِلْ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفِينِ ابْنَاءُ قَا وَنِسَاءُ نَا قَالَ ذَلِكِ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَلْعَبُ دَرَبَهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ

جب سے تھل و شعور ہایا، والدین کو دین اسلام ہی پر پایا۔ اور ہم پر کوئی ایسا دن نہیں گزرا، کہ جس میں صبح شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آئے ہوں۔ چنانچہ مسلمانوں کو جب کفار کی جانب سے سخت تکلیف پہنچنے لگی، تو حضرت ابو بکر ہجرت کر کے حبشہ کی طرف چلے جب یرک الغاد میں پہنچے تو انہیں مالک بن دغنه ملا جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا اس نے پوچھا ابو بکر کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہذا زمین کی سیر اور خدا کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنه نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا جاسکتا ہے۔ کیونکہ تم تو لوگوں کو وہ چیز کما کر دیتے ہو جو ان کے پاس نہیں ہوتی۔ یعنی غریبوں فقروں کی (مدد کرتے ہو) صلہ رحمی کرتے ہو، بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو۔ مہمان کی ضیافت کرتے ہو۔ حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو۔ آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ والدین اپنے شہر چلیں اور وہیں اپنے رب کی عبادت کریں آخر امین الدغنه نے سفر کیا اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ مکہ میں آیا۔ قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہنے لگا دیکھو! ابو بکرؓ جیسا آدمی یہاں سے چلا جائے؟ یا نکالا جائے؟ (ذہابیت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو غریب کی پرورش کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، یا بال بچوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیتا ہے۔ مہمان کی ضیافت کرتا ہے، حوادث میں حق بات کی مدد کرتا ہے کفار قریش نے ابن دغنه کی پناہ منظور کی اور ابو بکرؓ کو امن دیا۔ مگر ابن دغنه سے کہا تم ابو بکرؓ سے کہہ دو وہ اپنے گھر ہی میں رب کی عبادت کرے صرف وہیں نماز پڑھے اور ہمیں نماز اور قرآن چڑھ کر تکلیف نہ دے۔ نہ علانیہ پڑھے ہمیں اندیشہ ہے وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو متاثر نہ کرے۔ ابن دغنه نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ کہہ دیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ اس دن سے اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے۔ اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور

**۱۱** ابو ذر کی حدیث میں یہ سنہ مذکور نہیں ہے صرف عقیل کا طریق مذکور ہے یا الوصار سلیمان جو محلہ مروزی میں جہانم بخار کے قریب ہیں ان کا لقب سلویہ ہے اور جو لفظ حدیث کا اس باب میں مذکور ہے وہ لوئس کی روایت کا ہے اور ہجرت میں جو مذکور ہے وہ عقیل کا لفظ ہے ۱۲ سنہ غزوہ یثرب کے کبریہ کے ابتدائے شروع کے زمانہ سے دو سلمان تھے ہی ۱۳ سنہ ۱۲

**۱۲** تاریخ ایک شاعر محقق بنی ہوں قبیلہ کی جو تاریخ انداز میں مشہور تھے ان کا سرور مالک بن وغیر تھا بعضوں نے کہا اس کا نام حارث بن زید تھا ۱۳ سنہ

فِي غَيْرِهِ اِرْمِ مُرِيدًا اِلَيْكَ بِكَرْبَا بَنُو مُسَيْمَةَ اِيْتَتْ اَ  
 دَارًا وَبَرَزَتْ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَبَعَثَ الْقُرَآنَ فَيَقْرَأُ  
 عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَابْنَاهُمْ يُعْجِبُونَ وَيَنْظُرُونَ  
 اِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَخَاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعُهُ حِينَ  
 يُقْرَأُ الْقُرْآنَ فَافْرَغَ ذَلِكَ أَشْرَافُ كُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
 فَارْسَلُوا اِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا اِنَّا  
 كُنَّا اَجْرًا اَبَا بَكْرٍ عَلَيَّ اَنْ يُعْبَدَ رَبُّهُ فِي دَارِهِ وَاَنْ  
 حَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مُسْجِدًا بَيْنَاءَ دَارِهِ وَاعْلَنَ الصَّلَاةَ  
 وَالْعِزَّةَ وَقَدْ خَشِينَا اَنْ يُغْفِرَ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا  
 فَاتِهِ فَاِنْ أَحَبَّ اَنْ يُغْفِرَ عَلَيَّ اَنْ يُعْبَدَ رَبُّكَ فِي  
 دَارِهِ فَعَلْ هَذَا اَبَا اَلَا اَنْ يُغْلَبَ ذَلِكَ فَسَلُّهُ اَنْ  
 يُؤَمِّرَ نَبِيَّكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ وَكُنَّا  
 مُعْتَرِضِينَ لِاِيِّ بَكْرٍ اِنْ سَعَلْنَا قَالَتْ مَا لَكُمْ مَعِيَ  
 ابْنُ الدَّغْنَةِ اَيَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَلَّذِي عَقَدْتُ  
 لَكَ عَلَيْهِ فَاَمَّا اَنْ تَقْصِرَ عَلَيَّ ذَلِكَ وَامَّا اَنْ تُرَوِّدَ  
 اِلَيَّ وَتَجْعَلَ لِي لَا أَحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَوْ تُخْفِرُ  
 فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ طَيِّبُ اَرْدُ اِلَيْكَ  
 جَوَادُهُ وَارْضَى بِحُجْرَةِ اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرْبِيتَ دَارَهُمْ تَكْرُمًا رَأَيْتَ  
 سَبْقَةً ذَاتَ نَجْوٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهِيَ الْخُرُوتَانِ  
 فَهَاجَرَتْ هَا جَارَ قَبْلِ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِينَةِ  
 بَعْضُ مَنْ كَانَ هَا جَارَ اِلَى اَرْضِ الْحِمْيَرِ وَتَجَهَّزَ  
 أَبُو بَكْرٍ مَعَهَا حَتَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن شریف پڑھنا چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر کو خیال ہوا تو انہوں نے اپنے  
 گھر کے سامنے محن میں مسجد بنائی اور وہاں نماز شروع کر دی جب وہ نماز  
 پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں اور بچے جمع ہو جاتے اور تعجب سے انہیں دیکھتے  
 حضرت ابوبکر نہایت قیق القلب شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو بڑی دوسوزی  
 سے ان کے آنسو نکل آتے رؤسائے قریش گھبرا گئے اور ابن دغنه کو کہا بھیجا  
 وہ مکے میں آیا۔ کفار نے اس سے کہا ہم تو ابوبکر کو اس شرط پر پناہ دے چکی کہ  
 وہ اپنے گھر میں ہی عبادت کرے گا۔ لیکن انہوں نے تو خلاف شرط محن میں  
 مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ ہم  
 بچے عورتیں سن کر کھیل نہ جائیں۔ تو ابوبکر سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر  
 عبادت کریں تو بہتر اگر نہیں مانتے اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنا اماں ان  
 سے اٹھا لو۔ کیونکہ ہمیں تمہاری اماں توڑنا پسند نہیں، نہ ہم ابوبکر کی علانیہ  
 نماز و عبادت برداشت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس دغنه  
 یہ سن کر حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا آپ جانتے ہیں میں نے جس  
 شرط پر ذمہ لیا تھا یا تو اسی پر قائم رہیں یا میرا ذمہ واپس کر دیں۔ کیونکہ  
 میں نہیں چاہتا کہ عربوں میں شہرت ہو کہ میرے ذمہ کو توڑ دیا گیا۔ (یہ  
 میری یہ عنقریب اور تو یہیں ہے) ابوبکر نے کہا تم اپنا کچھ واپس لے لو  
 کیونکہ میں ذمہ دار اور ضامن نہیں، بس میں اللہ کی اماں میں راضی ہوں  
 ان ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکے میں تھے۔ آپ نے ذکر  
 کیا کہ مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتایا گیا۔ میں نے ایک کھاری  
 زمین دیکھی جو دودھ والی سنگ لائح زمینوں کے درمیان سے (یعنی مدینہ  
 کے دونوں سنگ لائح گنا لے) یہ سن کر جس نے بھی ہجرت کی مدینہ  
 کی طرف کی۔ چند لوگ جو پہلے حبشہ میں ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ  
 چلے آئے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! ذرا ٹھہرو مجھے امید ہے مجھے بھی ہجرت کی  
 اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا میرے مال باپ

عَلَىٰ رَسَلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَن يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرَجُّوْهُ ذَلِكَ بِأَنِّي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَهَبْتَنِي أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَحِّبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَكَ وَذَقَّ السَّعْمَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

**بَاب ۱۳۱ الدَّيْنِ**

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ نِيْهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ لِمُتَوَقِّي عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَكْثَرُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَلَا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى مَا حَبَبَكُم مِّنَّا فَتَحَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَقَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى قَضَائِهِ وَ مَنْ تَرَكَ مَا لَا قَلْبَ وَرَثَتِهِ -

آپ پر قربان کیا آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت مل جائیگی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس لیے حضرت ابو بکر رک گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے اور اپنی اونٹنیوں کو چار ماہ تک بول کے پٹنے کھلاتے رہے۔

### باب قرضہ کا بیان

دازیحی بن بکیر ازلیث ازعقیل از ابن شہاب از ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شخص کا جنازہ آتا تو آپ پہلے دریافت فرماتے، کیا اس پر قرض تھا؟ اگر قرض ہوتا تو پوچھتے کیا اس نے ادائیگی قرض کے لیے کچھ رقم یا مال چھوڑا ہے؟ ورنہ بیوقوفین کے بعد، اگر لوگ کہتے ہاں تو آپ اس پر نماز پڑھتے۔ ورنہ دوسرے مسلمانوں سے کہتے تم خود پڑھ لو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت اور فتوح سے نوازا تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ خیر خواہ ہوں جو مسلمان مقروض ہو کر مرے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمے اگر ترکہ چھوڑے تو اس کے ورثاء میں۔

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

## کتاب الوکالۃ

**باب تقسیم وغیرہ میں ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل ہو سکتا ہے۔**

**بَاب ۱۳۲ وَكَالَةُ الشَّرِيكَ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَفَ النَّبِيُّ**

۱۔ عینکے لوگ یہ چارہ اونٹوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے ملتی ہے کہ ابن دغنے نے گویا ابو بکرؓ کی ضمانت کی تھی کہ ان کو مالی اور دینی ایذا نہ پہنچے ۱۲ منہ ۳۰ معلوم تھا کہ قرضداری ٹوکی بلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے نام نہ نہ شری علی خلاف ہے کہ آپ کو قرضدار پر نماز پڑھنا جائز تھا یا حرام تو وی سے کہا تھا کہ یہ ہے کہ جائز تھا اگر کوئی اس کے قرضے کا ضامن ہو جائے۔ جاری نے ابن عباسؓ سے سنا کہ جب آپ نے اس پر نماز پڑھی تو حضرت جبریلؑ آئے اور کہنے لگے گناہ کا وہ قرضدار ہے جس گناہ اور فضول خرچی میں روپیہ صرف کیا ہو لیکن میاں دار سوال سے بچنے والا میں خود اس کا ضامن ہوں اس کی طرف سے ادا کروں گا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ حدیث فرمائی حافظ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ منہ ۳۰ وکالت کا معنی لغت میں ہے کہ کرا اور شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنا کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے بشرطیکہ اس کام میں نایب اور قائم مقام ہو سکتی ہو ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فِي هَذِهِ ثُمَّ  
أَمَرَ بِقِسْمَتِهَا -

۲۱۵۲- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ أَتَصَدَّقَ بِبِلَالٍ لَكَ لُبُّنٌ أَلَوْ تَحُوتُ وَبِحُلُومِهَا -  
۲۱۵۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ قَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا بِقِسْمَتِهَا عَلَى  
صَهَابَتِهِ فَبَقِيَ عُمَرُو بْنُ الْكَوْثَرِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ فَتَحَبُّبَهُ أَنْتَ -

بَابُ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ  
خَرِيصًا فِي دَارِ الْحَرْبِ وَفِي الْأَسْرِ

۲۱۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ  
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ كِتَابًا  
بِأَنْ يَحْفَظُنِي فِي صَاعِقَتِي مِنْكَ وَأَحْفَظْهُ فِي صَاعِقَتِي  
بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَكْرَمْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ  
الرَّحْمَنَ كَاتِبَتْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي نَجَاهِ لَيْلَةٍ  
فَكَاتَبْتُهُ عَبْدٌ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمٍ مَرِيدٍ وَخَوَّجْتُ  
إِلَى جَبَلٍ لِأَحْمَدَ كَاتِبِينَ قَامَ الْمَتَّاسُ فَأَبْصَرَ بِلَالًا  
فَحَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى غُلَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی قربانی  
میں شریک کیا اور انہیں تقسیم کرنے کے لیے حکم دیا  
داقبصہ از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاہد از عبد الرحمن بن  
ابی لیلی، حضرت علی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم  
دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں فقرا میں بطور خیرات  
تقسیم کر دوں۔

دا از عمرو بن خالد از لیث از زید از ابو الخیر عقبہ بن عامر سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں دیں کہ وہ  
صحابہ میں تقسیم کر دیں چنانچہ ایسا کیا گیا اور ایک بکری کا بچہ بچ رہا تو انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا تو  
خود اس کی قربانی کر لے۔

بَابُ إِنْ كَانَ مُسْلِمًا حَرْبِيًّا كَفَرُوا بِالْحَرْبِ يَدَارِ الْأَسْرِ  
مِنْ وَكَّلَ بِنَايَةٍ تُوَدَّرُ سِتْرًا -

دا از عبد العزیز بن عبد اللہ از یوسف بن ماجشون از صالح بن زید  
بن عبد الرحمن بن عوف از والدش، ان کے دادا عبد الرحمن بن عوف سے  
مروی ہے۔ فرمایا میں نے عوف بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ  
میں دو اس وقت تک دار الحرب تھا میرے بال بچوں یا مال اسباب کی  
حفاظت کرے۔ میں مدینہ میں اس کے مال اسباب کی حفاظت اور  
نگرائی کروں گا جب میں نے خط میں اپنا نام عبد الرحمن لکھا تو اُمیہ نے  
کہا میں رحمان کو نہیں پہچانتا جو تمہارا نام بزمانہ جاہلیت کا ہے، اسی نام  
سے خط و کتابت کرو آخر میں نے زمانہ جاہلیت والا اصل نام عبد الرحمن لکھا  
چنانچہ بدر کے دن میں ایک پہاڑ کی طرف نکل گیا کہ امیہ کی جان بچاؤں  
لوگ سو گئے تھے حضرت بلال نے کہیں اسے دیکھ لیا۔ چنانچہ وہ

أَمِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ لَا تَجُوزُ إِلَّا نَحْأَ أَمِيَّةٍ فَخَرَجَ مَعَهُ  
فَرَدُّهُ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَقَارِنَ فَلَمَّا حَشَيْتُ أَنْ  
تَلْجُؤُنَا خَلَفْتُ لَهُمْ ابْنَهُ لَأَشْغَلَهُمْ فَفَتَلَوْهُ  
ثَمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتَّبِعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا فَلَمَّا  
أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ أَبْرَأُكَ فَبَرَأَ فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ  
نَفْسِي لَأَمْنَعَهُ فَفَتَلَوْهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِ يَدَيَّ  
فَتَلَوْهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَتْ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بَيْنَنَا ذَلِكَ الْأَمْرُ فَذُكِرَ قَدْ  
**بَابُ ۳۳۱ الْوَكَاةُ فِي الصَّرْفِ**  
وَالْمِيزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَأَبْنُ عُمَرَ  
فِي الصَّرْفِ -

۳۱۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُسَبِّحِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ  
وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ  
نَجْلًا عَلَى خَيْرِ قَبَائِلِهِمْ يَسِيرُ حَنِيبًا فَقَالَ أَكُلْ ثَمَرُ  
خَيْرٍ هَكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الْقِتَاعَ مِنْ هَذَا  
بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ  
يَعِ الْجَحْمُ بِاللَّذَا هُمْ ثَمَّ ابْتِغَمَ بِاللَّذَا هُمْ جَنِيبًا  
وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ -

**بَابُ ۳۳۲ إِذَا أَبْصَرَ الزَّوْجَ**

الفار کی مجلس میں گئے اور انہیں بتایا کہ یہ امیر بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو  
میں نہ بچا۔ چنانچہ یہ س کر چند الفار ہمارے پیچھے نکلے میں ڈر گیا کہ وہ نہیں پائیں  
گے میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ اسکی طرف متوجہ ہو جائیں چنانچہ  
انہوں نے اسے مار ڈالا اسکے باوجود وہ ہمارے پیچھے ہو گئے امیر ایک بھاری  
بھگرم آدمی تھا جب الفار ہمارے قریب آگئے تو میں نے اسے کہا یہ جاوہ بیٹھ گیا  
میں اسکے اوپر گر گیا کہ میری وجہ سے اسکی جان بچ جائے لیکن الفار نے میرے  
نیچے سے اسکے بدن میں تھواریں ماریں حتیٰ کہ وہ مر گیا ان میں سے ایک کی تلوار میرے  
پاؤں کو لگی عبدالرحمن بن ابی اسحاق ان اپنے پاؤں کی پشت پر دکھایا کرتے تھے  
**باب** مرانی اور ماپ تول میں وکیل کرنا حضرت  
عمر اور ابن عمر نے مرانی میں وکیل بنایا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد الحمید بن سہیل بن عبد الرحمن  
بن عوف از سعید بن مسیب، ابوسعید خدری و ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں  
سے عمدہ کھجور لے کر آیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا خیر میں سب ایسی ہی کھجور  
ہوتی ہے اس نے کہا نہیں یہم اس کا ایک صاع دوسری کھجور کے  
دو صاع اور اس کے دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دے کر  
خریدتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایسا مت کیا کر پہلے تمام گھسیا، کھجور کو نقد  
روپیہ کے عوض بیچ دیا کہ پھر پیسے دے کر یہ کھجور خرید لیا کر۔ تو لے کر  
چیزوں میں بھی آپؐ نے یہی فرمایا۔

**باب** جب چرواہا یا وکیل بکری مرنے دیکھے

۱- حضرت بلالؓ پہلے ہی امیہ بن خلف سے غلام تھے وہ نے انتہا تکلیفیں ان کو دیا کرتا تھا تاکہ وہ اسلام سے ہجر جائیں اسی لئے بلالؓ نے کہا کہ یہ مرد دو بچ گیا تو میری خیر نہیں آ  
۲- اس کا نام علی بن امیہ تھا حافظ نے کہا اس حدیث کی شرح انشاء اللہ غزوہ مدینہ مذکور ہوگی اور وہیں ہم یہ بیان کریں گے کہ امیہ کو کس نے مارا اور علی بن امیہ کو کس نے  
اور عبد الرحمن بن عوف کے پاؤں پر کس کی تلوار لگی ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ امیہ کا فرج بیٹھا اور وہ انحراب میں تھیں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو چھوڑا  
وکیل کیا اور جب دار الحرب میں اس کو وکیل کرنا جائز ہوا تو اگر وہ امان لے کر دار السلام میں آئے جب بھی اس کو وکیل کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا اس مندرجہ کہا اس پر علماء کا  
اتفاق ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں کہ کا فر جرنی کو دونوں ہر دست میں ۱۲ منہ ۱۳ صراف کہتے ہیں یہی صراف کہیں دو بیویوں اور اشرافیوں کی بدلافی حضرت عمرؓ  
کے انحراب میں منصور نے اور ابن عمرؓ کے انحراب میں بھی نے وصل کیا حافظ نے کہا ان کا اسنا دس ہے ۱۲ منہ ۱۳ حافظ نے کہا اس کا نام ہوا ابن عمرؓ انصار ہی تھا ۱۲ منہ

أَوَلَوْ كَيْلُ شَاةٍ شَوْتٌ أَوْ شَيْءًا  
يَفْسُدُ دَجْمٌ وَأَصْلُهُ مَا يَنْفُذُ  
عَلَيْهِ الْفَسَادُ

۲۱۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
الْمُعْتَمِرَ أُنْبَاكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
كَعْبٍ بَنِي قَالَ لِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لَهُمْ  
غَنَمٌ كَثْرَى بِلَعْمٍ فَأَبْعَثُوا جَارِيَةً لَهَا بِشَاقَةٌ مِنْ  
غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجْرًا أَفْذًا يَحْتَمِلُهَا بِهِ فَقَالَ  
لَهُمْ لَنَا كُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَامًا أَوْ أَرْسِلْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْأَلُهُ فَإِنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ ذَلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَكَ بِأَكْلِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَيُعْجِبُنِي أَتَمَّ أَمْرًا وَأَتَمَّ أَذَى بَحْتٍ تَابَعْتُ عَبْدًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

بَابُ ۱۳۶ - وَكَالَةِ الْقَاهِدِ  
وَالْقَائِي جَارِيَةً وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ إِلَى قَهْرٍ مَاتَهُ وَهُوَ قَائِمٌ  
عَنْهُ أَنْ يُزَيَّجَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرَةَ

۲۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ

يَاكُولُ خِزْرٍ كَثْرَى تَوَاسَعُ ذَنْجُ كَرُؤَالِي أَوْ كَثْرَى خِزْرٍ  
وَرَسْتُ كَرُؤَالِي

اذا اسحاق بن ابراهيم از معتمر از عبید اللہ از نافع از ابن کعب  
بن مالک، ان کے والد کعب کے پاس بکریاں تھیں وہ سلخ پہاڑ پر دجو  
مدینہ میں ہے، چرا کرتیں۔ ہماری ایک لونڈی نے دیکھا کہ ان میں سے  
ایک بکری مرے کے قریب ہے تو اسے ایک پتھر سے کاٹ ڈالا کعب  
نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے خود پوچھ لوں۔ یا کسی کو بھیج کر آپ سے معلوم کر لوں۔  
بہر حال انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا کسی  
کو بھیج کر معلوم کرایا۔ آپ نے حکم دیا اس کا گوشت کھاؤ عبد اللہ نے کہا مجھے  
یہ بات پسند آئی کہ اس نے لونڈی ہو کر بکری ذبح کر دی۔  
معتمر کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ نے بھی عبید اللہ سے  
روایت کیا۔

بَابُ ۱۳۷ - حَاضِرٍ أَوْ غَائِبٍ بِرَأْسٍ  
نَحْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَعْنُ وَكَيْلُ كَوَيْلٍ كَمَا كَانُوا  
كَمَرِ الدُّوَالِ جَوْنُ بَرُولِ سَبِّ كِي طَرَفٍ سَعِ طَرَفَةٍ  
اداکرے یہ

اذا ابو نعیم از سفیان از سلمہ از ابو سلمہ، ابو ہریرہ کہتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر

۱۔ ابن نمیر نے امام بخاری کی طرف اس باب سے نہیں ہے کہ وہ بکری ۱۵ سال ہوگی یا دوسرے بکریاں کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں جو ہے چھان نہ ہوگا اسی طرح وکیل پر اور یطالاب  
طرح باب کی حدیث سے نکلتا ہے کہ ابن مالک اس لڑکی سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ اس کا گوشت کھانے میں تمہر دیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ نری نے اہل طرف میں بھی لکھا ہے کہ ابن کعب سے  
عبد اللہ مراد ہیں لیکن اس حدیث کو اس میں زینب سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے حافظہ نہ کیا ظاہر یہ ہے کہ  
وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ عالم ۱۲ منہ ۱۳ منہ ابن بطال نے کہا جو علماء کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی غنہ نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے لیکن امام  
ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ باری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا درست ہے یا فریق مقابل کی رعایت سے اور امام مالک نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس  
سے فریق مقابل سے دشمنی ہو اور ظاہری سے جو کہ قول کی تاکید ہے اور کہا ہے کہ صحابہ نے نماز کو وکیل کرنا بلا شرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے  
قبول پر توقف ہے کی بالاتفاق اور جب قبول پر توقف رہی تو حاضر اور غائب دونوں کا حکم یکساں ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس فقرہ کو کس نے نکالا لیکن  
یہ کہ جو کس کو اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ



لِيُجْلِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْإِدِيلِ  
فَجَاءَهُ يَتَقَامًا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوهُ سِتَّةَ قَلَمٍ  
يُحْدِثُ وَالْأُتَى سِتًّا فَوَقَّعَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ  
أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً -

### باب الوکالہ فی قضاء الدیون

۲۱۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمِيلٍ مَعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدٍ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَامًا فَاعْلَظَ فَهَرَبَ بِهِ اصْطِغَابُهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ  
لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِتًّا مَثَلِ سِتِّهِ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمَثَلَ مِنْ سِتِّهِ فَقَالَ  
أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً -

### باب ۳۳ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِرَجُلٍ

أَوْ شَفَعَهُ قَوْمٌ حَاذِرًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَا هُوَ ذَنْ حِينَ  
سَأَلُوهُ الْمَعَانِي فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيحِي لَكُمْ -

قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپ نے صحابہ سے فرمایا اے اسی عمر کا  
اونٹ دے دو۔ تلاش کیا گیا مگر اس عمر کا اونٹ نہ ملا اس سے بڑی  
عمر کا اونٹ ملا جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے، آپ فرمایا وہی دے دو  
تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا دے دیا اللہ آپ کو پورا دے  
آپ نے فرمایا تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں  
**باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا۔**

داز سلیمان بن حرب از شعیرہ از سلم بن کہیل از ابو سلم بن  
عبدالرحمن حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت  
کے پاس آیا اور اپنے قرض کا تقاضہ کرنے لگا اور سخت الفاظ کہے  
آپ کے صحابہ نے اسے سزا دینا چاہا۔ آپ نے کہا نہیں اسے  
کہنے دو، صاحب حق ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر آپ نے فرمایا اسے  
اسی عمر کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کیا اس عمر کا تو نہیں اس  
سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو تم میں اچھے لوگ وہی  
ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

### باب اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ میرے

کیا جائے تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے جب  
انہوں نے مال غنیمت واپس مانگا تو آپ نے فرمایا  
میرے حصہ میں جو آیا ہے تم وہ لے جاؤ۔

لے یہیں سے باقی مطلب نکال کر اپنے جو عزیز تھے دوسروں کو اونٹ دینے کیلئے وکیل کیا اور جب تک وکیل کرنا جائز نہ تھا حالانکہ وہ خود کام کر سکتے تھے تو غائب کو بطریق ولی  
وکیل کرنا جائز ہو گا ایسا ہی فرمایا حافظ ابن حجر نے وہ علامہ یعنی سے توجیہ کہ انہوں نے ماضی حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی اولویت کا تو کیا اگر  
ہے حالانکہ اولویت کی وجہ سے حافظ صاحب نے اتفاقاً من الاعتراف میں کہا جس شخص قوم کا یہ مال ہو اس کو مقرر کرنا کیا ذیبت دینا ہے خود بخود اللہ تعالیٰ نے غائب  
وہ سودا الفہم ۱۱۸۸ء شہید شیعہ بن ہو دی تھا یا مسلمان ہو گا مگر گواہوں کا اجماع کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے کہا کیا آنحضرت نے اپنے اونٹ کا تقاضا کرتا تھا گواروں کی عادت  
ہوتی ہے نہ نہت کا کی کہ بیٹھے ہیں اس سے کھڑا نہ نہیں آتا طبری کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ فیض عریض بن سادیہ تھا جو صحابی چلیس نسائی اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی  
اور شخص تھا اور دونوں کو ایسا اتفاق ہو ۱۱۸۸ء سے متبرک ہر قرض ادا کر لیا اور قرض سے بہتر اس نے زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کر کے تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو کیونکہ اس قرض  
حسد دیا اور بلا شرط جو زیادتی دی جائے وہ سود نہیں ہے ۱۱۸۸ء حافظ نے کہا یہ ایک حدیث کا غلط ہے جس کو ابن اسحاق نے معاذ کا بیٹا بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے نکالا ابو ذر  
قیح کے قبیلے کا نام تھا ابن منیر نے کہا ابو ذر بظاہر یہ لڑکوں کے لئے تھا جو بعض قوم کی طرف سے وکیل اور سفارشی بن کر آتے تھے مگر وہ حقیقت میں سب کے لئے میرے تمام حاضرین  
کے لئے بھی اور جو غائب تھے ان کے لئے بھی غلطی نہ تھا اس سے یہ نکلتا ہے کہ وکیل کا اقرار اصول بخلاف ہو گا اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا وکیل کا اقرار اصول بخلاف نہ ہو گا



۲۵۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْأَشْجَثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَذَعَمَ  
عُرْوَةُ أَنَّ مَرَّوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّدَ بْنَ مَخْرَمَةَ  
أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ  
جَاءَهُ وَفَدَّ هَوَازَنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ  
أَمْوَالُهُمْ وَسَبِيلُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أُصْدَقُهُ فَإِذَا خُتِرَ  
لِأَحَدٍ عَلَى الْآخَرَيْنِ إِمَّا الشَّيْءُ وَإِمَّا الْمَالُ وَقَدْ  
كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرَهُمْ بَعْضَ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ  
مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ رَأْيَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدًا وَالطَّائِفِينَ  
قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِيلَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ  
أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِمَّا بَعْدُ فَإِنِ اخْتَارْتُمْ هَذَا قَدْ  
جَاءَكُمْ تَائِبِينَ وَلَمَّا قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ أَرَادَ إِلَيْهِمْ سَبِيلَهُمْ  
فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ  
أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ آيَاةُ  
مِنْ أَوَّلِ مَا يُفْعَلُ اللَّهُ عَلَيْنَا خَلِيفَةُ فَعَالَ النَّاسُ  
قَدْ طَلَبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي  
مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا  
حَتَّى تَرَوْعُوا إِلَيْنَا عَرَفَاءُ هُمْ أَمْرُكُمْ فَجَمَعَ النَّاسُ  
فَحَلَّاهُمْ عَرَفَاءُ هُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا -

داز سعید بن عفیر ازلیث ازعقیل از ابن شہاب از عروہ مروان  
بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول  
کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ اس وقت کھڑے  
ہوئے۔ انہوں نے آپ سے سید درخواست کی ہمارے مال اور قیدی آپ ہی  
جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی بات مجھے بہت پسند ہے تم  
دوئیں سے ایک بات اختیار کرو، یا قیدی واپس لو مال دونوں واپس  
نہیں ہو سکتے، اور میں نے تو جبرانہ میں، انکا انتظار کیا تھا واقعہ یہ  
ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف  
لائے تو دس راتوں سے زیادہ جعفر ابیہ کھڑے، ہوازن کے وکیلوں  
کا انتظار فرماتے رہے۔ چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم دونوں چیزیں واپس نہیں کرتے اور ایک ہی دیں گے تو  
کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس دے دیجئے اس وقت آپ  
مسلمانوں میں (برائے خطبہ) کھڑے ہوئے پہلے شایان شان حمد و ثناء  
کی پھر فرمایا ابالعد تمہارے یہ بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے  
ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں انکے قیدی انہیں واپس کر دوں اب  
جو خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے۔ اور جو اپنا حصہ  
قائم رکھنا چاہے اس طرح کہ جب جو پہلی فتح ہمیں اللہ دیگا اس میں  
سے اسکا بدلہ دیں گے تو دیا کر لے۔ لوگوں نے عرض کیا ہم آپ  
کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یوں ہی دے دیں گے۔ آپ نے  
فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے۔ اور کون نہیں بہتر  
یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور تمہارے نقیب سر دار تمہاری طرف سے  
بیان کریں۔ آخر ان نقیبوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر نقیب آنحضرت  
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ان کے لوگ راضی ہیں۔ اور  
انہوں نے قیدی واپس کرنے کی اجازت دی ہے

## باب ۱۳۹ اِذَا وَكَلَّ رَجُلًا أَنْ يُعْطَى

شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُ يُعْطَى فَاُعْطِ عَلَيْهِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ -

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ كَثِيرًا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَلِمَةً رَجُلًا وَاحِدًا مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى جَحَلٍ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَصَرَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي عَلَى جَحَلٍ فَقَالَ قَالَ أَمَعَكَ قَصِيدٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ عَطِيئَةُ فَأَعطيتُهُ فَصَرَّيْتُهِ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ يُعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ رَسُولٌ اللَّهُ قَالَ يُعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ نَائِيَرٍ وَلَكَ ظَهْرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَوَّلَ حِمْلٍ قَالَ يَنْ يُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَأْخُذُ بِهَا وَتَلْذِيبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَيْنَ تُؤْوِي وَتَتَرَكُ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَكْفِيَهُمْ امْرَأَةً قَدْ حَبَّرْتُ خَلَامَهَا قَالَ قَدْ لَاقَ فَلَمَّا أَقْدَمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِمْ وَرَدَّهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ نَائِيَرٍ وَذَادَا فَبَرَأَ مَا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقْنِي زِيَادَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيَامُ لِي فَأَرَادْتُ أَنْ أَقْرَأَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ -

## باب ۱۴۰ اِيك شخص نے غیر معینہ فیس پر کوئی کیل

کیا تو بعد میں حسب دستور دے سکتا ہے۔

(از مکہ بن ابراہیم از ابن جریر) عطاء بن ابی رباح وغیرہ کئی راوی ہیں مگر ان سب سے حدیث کو جابر بن عبد اللہ نے پہنچایا بلکہ ان میں ایک شخص نے مرسل روایت کیا۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ مگر میں ایک سست اونٹ پر سوار تھا جو سبک پیچ رہ جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے پوچھا کون؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبد اللہ انصاری آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل سست ہے آپ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چھڑی ہے؟ میں نے کہا جی حضور آپ نے فرمایا مجھے دے! میں نے دی۔ آپ نے اسے لگائی اور آواز زبردی۔ چنانچہ وہ اونٹ اتنا تیز چلا کہ سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ساتھ بیچ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہی کہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال دو فرمایا میں جابر بن عبد اللہ میں لیتا ہوں۔ تو مدینہ تک اس پر سوار رہ۔ خیر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اور طرف جانے لگا۔ آپ نے فرمایا کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا میں نے ایک بیوہ کو اس سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کیا؟ وہ تجھے کھلی تو اس کے ساتھ بیٹھ گیا میرا پھر گیا اور کئی سیٹیاں چھوڑ گیا۔ میرا خیال تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو آزاد ہو کر ہوا آپ نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا بلال! جابر کو قیمت ادا کرے اور کچھ زیادہ دے انہوں نے چار دینار دیے اور ایک قیراط سونا زیادہ دیا جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا دیا تھا، وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا چنانچہ وہ قیراط ہمیشہ وہ قیراط جابر کی تھیلی میں رہتا ہے۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اتنا زیادہ دے مگر بلال نے اپنے راتے سے زمانہ کے موافق ایک قیراط جھٹکا ہوا سونا زیادہ دیا۔ ۲۔ بعضوں نے کھل ترجمہ کیا ہے کہ ان کو لڑکی بنام میں رہتا۔ ام سلمہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حرہ کے دن بڑید کی طرف سے شام والوں کا بلوہ مدینہ منورہ پہنچا تو انہوں نے یہ سونا جابر سے چھین لیا۔ ۱۳ منہ۔

## بَابُ ۱۳ وَكَالَةِ الْإِمْرَةِ

إِلَّا مَا فِي الْإِمْرَةِ -

۳۱۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ خُبْرَتَا مَا يَكُنُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجِي هِيَ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

## بَابُ ۱۴ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَرَزَهُ

الرَّوْكَيلُ شَيْئًا فَأَبَا ذَهَابَ الْمَوْكِلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَنْ أَفْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مَسْهُومٍ جَاءَ وَقَالَ هُثَمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَعَلْتُ يَحْمِلُونِ الطَّعَامَ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا دَفْعَتَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُخْتَارٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

## بَابُ ۱۵ دَكُونُ عَوْرَتِ ابْنِ كَاحِ كَرْنِ كَيْ لِي

بَادِشَاهُ كَوِ كِيلُ كَرْدِي -

داز عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی ایک شخص بولایا رسول اللہ اسکا نکاح مجھے کر دیجئے آپ فرمایا ہم نے اس قرآن کے عوض، جو تجھے یاد ہے۔ اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

## بَابُ ۱۶ كُونُ شَخْصٍ كَسَى كَوِ كِيلُ كَرْدِي

کونی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے۔

عثمان بن سہیم ابو عمرو نے بوال عوف، محمد بن سیرین ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خذ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا۔ ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر ناج لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑا۔ میں نے کہا بخدا تجھے پکڑ کر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا۔ میں محتاج ہوں کنبہ دار اور بڑی تکلیف میں ہوں۔ خیر میں نے اسے (رحم کر کے) چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا حال ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

یہ وکالت امام بخاری نے عورت کے اس قول سے نکالی کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اور وادی نے کہا حدیث میں وکالت کا ذکر نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن اور مومنہ کی ولی ہیں بموجب اس آیت کے انبیاء اولی بالمؤمنین من انفسہم اور ماسی ولایت کی وجہ سے آپ نے عورت کا نکاح کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو نسائی اور ابوال نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ وہ شیطان تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابو ہریرہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میں نے اس سے اٹھا کر لیا انہوں نے آنحضرت سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا تو اس کو کھینچ لیا اسے تیرے کہہ جان میں سو کر محمد ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے یہی کہا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے کھڑے ہیں میں نے اس کو پکڑ لیا ۱۲ منہ ۱۳

شَكَاهَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَاعْيَا لَا  
فَرَحْمَتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا  
إِنَّكَ قَدْ كَذَبْتَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ  
أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُ  
فَجَاءَ يَحْتَوِمِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُ  
فَقُلْتُ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي  
مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُوذُ فَرَحْمَتُهُ  
فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا  
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ شَكَاهَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَاعْيَا لَا  
فَرَحْمَتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ  
قَدْ كَذَبْتَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُ  
الثَّانِيَةَ فَجَاءَ يَحْتَوِمِنَ الطَّعَامِ  
فَأَخَذْتُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ  
ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَاكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ  
تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ  
يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا  
أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَيٌّ

اس نے بڑی احتیاج اور عیال داری کا شکوہ کیا۔  
مجھے رحم آیا میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا خبردار وہ  
وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ آپ کے فرمانے سے  
مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ میں اس کی تاک  
میں رہا۔ ایسا ہی ہوا وہ آپہنچا اور اناج کی لپ  
بھرنے لگا۔ میں نے پکڑ لیا اور کہا اب تو ضرور تجھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا  
کہنے لگا۔ اب مجھے چھوڑ دو۔ میں محتاج ہوں اور  
عیال دار۔ آئندہ نہیں آؤں گا۔ پھر مجھے رحم آگیا۔  
میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ! تیرا قیدی کدھر گیا ہے  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے سخت  
محتاجی اور عیال داری کا شکوہ کیا۔ میں نے رحم  
کر کے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ! وہ  
جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ میں تیسری بار اس کی تاک  
میں رہا وہ آیا اور حسب معمول اناج کی لپ بھرنے  
لگا۔ میں نے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے ضرور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اور یہ تیسری مرتبہ  
ہے تو ہر بار کہتا ہے، میں پھر نہیں آؤں گا اور آہی جاتا  
ہے۔ کہنے لگا۔ مجھے چھوڑ دے۔ میں تجھے وہ کلمہ سکھاتا  
ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ جب تو  
بستر پر سونے کے لئے جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ لا الہ  
الاہو الْحَيُّ الْقَيُّومُ حتی کہ پوری آیت ختم کر لیا کر اللہ کی

۱۔ جو المستدرک کی حدیث میں یوں ہے جب تو وہ کلمے کہے گا تو جن نہری کوئی تیرے پاس نہ پہنچے گی چھوٹی نہ بڑی ۱۲ منہ ۱۵ ساذن جبل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور اس  
الترسل سے اخیر سورہ بک اس میں یوں ہے کہ صدقہ کی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حفاظت میں دی تھی میں جو دیکھوں تو دربرفہ کم ہو رہی ہے میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا شیطان کا کام ہے پھر میں اس کو تاکتا رہا وہ ہاتھ کی صورت میں نمودار ہوا جب دو روز کے قریب بیچا رہا فی صفر اکثم



۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

خسید لے دو لونں بیس الگ ہوں گی ایک کا  
**باب ۱۲۳۳ الوکالہ فی الوفء و نفقۃ وان یطعم مہدیقا لہ و یأکل بالمعروفی**  
۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

خسید لے دو لونں بیس الگ ہوں گی ایک کا

**باب ۱۲۳۳ الوکالہ فی الوفء و نفقۃ وان یطعم مہدیقا لہ و یأکل بالمعروفی**

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

**باب ۱۲۳۳ الوکالہ فی الوفء و نفقۃ وان یطعم مہدیقا لہ و یأکل بالمعروفی**

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

رازا اسحاق از یحیی بن صالح از معاویہ ابن سلام از یحیی بن ابی کثیر از عقبہ بن عبد الغافر ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کجور (ایک عمدہ قسم کی کجور) لے کر آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا یہ کہاں سے آئی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس ردی کجور تھی میں نے اس کے دو صاع دیکر اس عمدہ کجور کا ایک صاع لیا تاکہ آپ کو پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اُف اُف یہ تو بالکل سود ہے۔ بالکل سود ایسا مت کیا کر۔ اگر تو اُسندہ کجور خسید نا چاہے تو پہلے اپنی کجور بیچ ڈال۔ پھر عمدہ کجور رقیمت کے عوض دوسری سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

**باب ۱۲۳۳ الوکالہ فی الوفء و نفقۃ وان یطعم مہدیقا لہ و یأکل بالمعروفی**  
۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

رازا قتیبہ بن سعید از سفیان، عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے جو صدقہ کے متعلق دستاویز لکھوائی اس میں یہ بھی تحریر ہے کہ صدقہ کا منولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوستوں کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لیے رقم نہ جمع کرے۔ عبداللہ بن عمر حضرت عمر کے مدقے کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو ہمیں سے تحفے بھیجتے تھے جو ان کے پاس آٹھرتے۔

**باب ۱۲۳۳ الوکالہ فی الوفء و نفقۃ وان یطعم مہدیقا لہ و یأکل بالمعروفی**  
۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْلُومٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْغَفَرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جَدْرِ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِي بَرِيءًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَسْرِكَةً فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آوَهُ أَوْ كَرَّمَهُ عَيْنُ الرَّيَاءِ أَوْ لَمْ تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ الشَّيْءَ بِبِعِ الْخَرْقَ أَشْرَبَ.

لے ہیں سے ترجمہ باب نکلا ہے کیونکہ آپ نے انیس کو حد رکھنے کے لئے وکیل مقرر فرمایا ۱۲۳

السَّخِيُّ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّعْمَانِ بْنَ النَّعْمَانِ شَارِبًا قَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَانَ فِي لَيْلَةٍ أَنْ  
يَقْرَأُ يُوقَاظُ فَقُلْتُ أَنَا فِيمَنْ صَرَفَهُ فَصَرَفَتْهُ  
بِالنَّعَالِ وَالْجُودِ -

### بَاب ۱۳۴۵ الْوَكَالَةُ فِي الْبُيُوتِ وَتَعَاهُهَا

۲۱۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ جُرْمٍ عَنْ  
عَمْرِوَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ تَعَاثَفَتْ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَا تَخَلْتُ فَلَا رَدَّ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قَلَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي  
فَلَمْ يَجُزْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ  
أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يَخْرُجَ الْهَدْيُ -

### بَاب ۱۳۴۶ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ لِي بِكَ مَنَعُهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ وَقَالَ الرَّجُلُ لِي قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ -

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّكَ سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَا  
وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ الْكِبَرُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةً

عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ خود نعمان یا نعمان کے بیٹے  
کو لایا گیا۔ اس نے شراب پی تھی۔ آپ نے ان لوگوں کو جو گھر میں وجود  
تھے حکم دیا اسے حقد ماریں دگویا آپ کی طرف سے گھر والے ہی خود  
وکیل مقرر ہوئے، میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اسے  
مارا ہم نے اسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

### بَاب ۱۳۴۶ قِرْبَانِي كَيْفَ ان کی نگرانی کرنا ہے

دارا اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر بن ہزم  
از عمرہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے بار اپنے  
ہاتھوں سے تیار کئے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
کے گلے میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے پھر میرے والد کے ساتھ ان کو مکہ  
روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپ کے لیے حلال تھیں ان میں سے کوئی  
چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ اونٹ نحر کئے گئے۔

### بَاب ۱۳۴۷ جَبَّ كَوْنُ شَخْصٍ اِسْنِي وَكَيْلًا كَوْنًا کے اختیارات دے دے۔ اور وکیل اقرار کرے

از یحییٰ بن یحییٰ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ انس بن مالک رضی  
فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ صاحب  
جائیداد تھے۔ اور انہیں اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسند میرا (باغ کا مال)  
تھا وہ مسجد کے سامنے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے

۱۔ یہ بادی کو شک ہے کہ نعمان کہا یا ابن النعمان، پہلی روایت میں نعمان یا نعمان مذکور ہے حافظ نے کہا اس کا نام نعمان بن عمرو بن رفاع انصاری تھا مدنی اللہ فیہ  
شریک تھا۔ ورنہ لگتی بات تو یہ تھا ۱۲۔ منہ سے ہے ترجمہ باب عطاء ہے کہ وہ آپ کے گھر میں جولوگ تھے ان کو مدد کرنے کے لئے وکیل مقرر کیا ۱۲۔ منہ سے وکالت تو اس کے لئے  
آپے ابو بکر صدیق کے ساتھ وہ قریب نیاں روانہ کرویں اور نگرانی اس سے کہہ اپنے ہاتھ سے ان کے گلوں میں ڈال دے ۱۲۔ منہ سے یعنی وکیل نے اپنی رائے سے اس مال کو کسی کو اس  
خروج کیا تو یہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ نے وکیل کیا کہ میرا کو آپ جس کا بغیر میں چاہیں صرف کریں آپ نے ان کو یہ رائے دی کہ اپنے ہی ہاتھ سے وہ مال کو  
انت دی ۱۲۔ منہ

الْمُسْجِدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَلِيبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَزْتَنَا لَوْلَا الْبَرَّحِيُّ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبَرَّحِيَّ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْعَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةُ اللَّهِ أَرْجُو بَرِّهَا وَذُكُورَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَصَعَّرَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بِحُذْلِكَ مَالٌ ذَايَحٌ ذَلِكَ مَالٌ ذَايَحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا مَا دَرَى أَنْ تُجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفَعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عِمَّةٍ تَابِعَةٍ لِإِسْمَاعِيلَ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ ذَايَحٌ -

**بَاب ۳۴** وَكَالَةِ الْأَمْلَيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا -

۳۱۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَازِنُ الْأَمْنَيْنِ الَّذِي يُنْفِقُ وَرَبِّمَا قَالَ الَّذِي يُعْطَى مَا أَوْفَرَ كَامِلًا مَوْكِرًا طَلِيبٌ نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أَمْرٌ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمَزَارَعَةِ**  
**بَاب ۳۵** فَضْلِ الْكَزْبِ وَالْغَرَسِ

اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے - جب یہ آیت اتری کہ تَنَاوُا الدِّمْرَ تم نیکی کو ہرگز اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہیں کرو گے، تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے کہنے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے - تم نیکی کو ہرگز اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو گے - مجھے سب مالوں میں سے زیادہ پسند میرا ہے، ہے میں اللہ کے لئے اسے خیرات کرتا ہوں اور اس کا اجر اور ثواب اللہ کے پاس جمع کرتا ہوں - آپ جس کام میں چاہیں اسے استعمال کریں - آپ نے فرمایا - "شنا باش بہت خوب" یہ مال تو جانے والا ہے، جانے والا ہے میں بیکتری بات سن لی میں مناسب سمجھتا ہوں تو اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دے ابو طلحہ نے کہا بہتر - چنانچہ اپنے عزیزوں اور عیال کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا - یہی بن بیکری کے ساتھ اس حدیث کو اسماعیل نے بھی امام مالک سے روایت کیا - روح نے بجائے لفظ رائج کے رائج روایت کیا - یعنی مفید -

**باب** خزانہ کی کاخزانہ میں وکیل ہونا -

دار محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ (از ابو موسیٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانتدار خزانہ کی ہونے والے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے یا دیتا ہے وہ خیرات کرنے والوں میں شریک ہے (یعنی اسے بھی صدقہ کا ثواب ملے گا) -

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھیتی، اصول زراعت اور بٹائی سے متعلق روایات  
**باب** کھیتی اور بیوہ دار درخت لگانے کی فضیلت





## باب ۱۳۱۱ افتاء النکلیۃ للحرمۃ

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ  
يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ فَيُطَاوِلُ الْأَكْلَبَ حَرْفَ أَوْ  
مَا شِئْتَ قَالَ بَنُ سَيْرِينَ قَابُوسًا يَحْمِلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكْلَبُ عَفِيمٌ أَوْ حَرْفٌ  
أَوْ صِدٌّ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبٌ صَدِيدٌ أَوْ مَا شِئْتَ -

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُيُوسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّامِئَ بْنَ يَزِيدَ  
حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِنْ  
أَزْحَمِ شَوْعَةٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَمْ يُغْنِ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ  
كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قَبْرًا طَلَقْتُ أَنْتَ سَمِعْتُ هَذَا  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَ  
رَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ -

## باب ۱۳۱۲ اسْتِعْمَالُ الْبَقَرِ لِلْحَرَامَةِ

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

## باب ۱۳۱۳ کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا

دار معاذ بن فضالہ از ہشام از یحییٰ بن ابی کثیر از ابی سلمہ  
ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس  
نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیراط برابر کم ہوتا رہے گا  
البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھ سکتا ہے۔ ابن سیرین  
اور ابوصالح نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت کی حفاظت یا شکار کے لیے  
کتا رکھ سکتا ہے۔ اور ابوحازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے  
البتہ شکار یا ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہے۔

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از یزید بن خصیفہ از سائب  
بن یزید، سفیان بن ابی زہر قبیلہ از دشوہ ولے صحابی کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی دے بے ضرورت، کتا  
پالے جو نہ کھیت کے کام کا ہو، نہ بکریوں کی حفاظت کرے۔ اس  
کے عمل کے ثواب میں سے ہر روز قیراط کے برابر کم ہوتا رہے گا۔  
سائب کہتے ہیں میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انہوں نے کہا ہاں اس  
مسجد کے رب کی قسم۔

## باب ۱۳۱۴ کھیت کے لیے گائے بیل سے حکم لینا

دار محمد بن بشر از غندر از شعبہ از سعد از ابوسلمہ از  
ابو ہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ

لے اس باب میں امام بخاری نے کھیتی کی حاجت ثابت کی کہ اگر جب کھیت کے لیے کتا رکھنا جائز ہوگا تو کھیتی کرنا بھی درست ہوگا ۱۲ من ۱۳ اس حدیث سے کھیت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت  
کے لیے کتا پالنے کا جزا و مکلفانہ ہے کہ اس قیاس پر اور کسی ضرورت سے بھی کئے کا رکھنا جائز ہوگا لیکن بلا ضرورت اس کا رکھنا مکروہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ہر روز دو قیراط اس کے  
ثواب میں سے کم ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا فرشتوں کے گھر میں آئے سے روکتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ جہان پر مہجور رکھتا ہے اور سائل کو نہ داتا ہے ۱۲ من ۱۳ کہ بنگلے  
میں ہل کھیتی کے کام کے لیے مانگے گئے ہیں جیسے گھوڑا سواری کے لیے اس کے لیے لازم نہیں آتا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہو جیسے گائے بیل کا گوشت کھانا حرام نہیں ہے

هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيَّعَ مَا  
رَجُلٌ تَرَكَ عَلَى بَقَرَةٍ التَّقَدُّ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَهُ خُلِّفَ  
بِهَذَا خُلِّفْتُ لِلْمَخْرَاجَةِ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ  
وَعُسْرُو أَخَذَ الدِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ  
الدِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي  
قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُسْرُو قَالَ أَبُو سَلَسَةَ  
وَمَا هُنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ -

نے فرمایا، ایک شخص کسی بیل پر سوار جا رہا تھا تو وہ بیل جسے خدا نے  
اس وقت زبان دی (متوجہ ہوا اور سوار کو کہا میں اس (سواری) کے  
لیے پیدا نہیں ہوا میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا ہوں پھر آپ نے فرمایا  
میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی ایمان لائے اور ایک بار ایک  
بکری کو بھیڑیائے گیا۔ گد ریا اس کے پیچھے گیا بھیڑے نے کہا آج تو  
بچانے والا ہے جس دن (مدینہ میں) درندے ہی درندے ہو گئے  
اس دن میرے سوا بکریوں کا چیرانے والا کون ہو گا۔؟ آپ نے فرمایا میں

اس پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر ایمان لائے اور ابوسلمہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن وہاں موجود نہ تھے۔

**باب ۳۵۲** إِذَا قَالَ الْكُفْرُ مَوْنٌ  
النَّحْلُ وَغَيْرُهُ وَتَشْرِيفُ فِي الشَّمْرِ

**باب** صرف محنت پر بھلدار درختوں کو بٹائی  
پر دینا جب باغ والا کسی سے کہے تو کھجوروں اور

درختوں میں محنت کر اور میں بھل میں تیرا شریک رہوں گا۔

۳۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ قَالَتْ لَأَنْصَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمُ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّحْلُ قَالَ لَا فَقَالُوا كَفُّوْنَا  
الْمَوْنَةَ وَكُشِّرْ كَلْمُ فِي الشَّمْرِ قَالَ لَوْ أَسْمَعْنَا وَأَطَعْنَا  
**باب ۳۵۳** اقْطَعِ الشَّجَرَةَ النَّحْلُ  
قَالَ أَسْرَأَمَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالنَّحْلِ فَقُطِعَ -

از حکم بن نافع از شعیب از ابو الزناد از اعرج از ابو ہریرہ  
انصار نے آنحضرت سے عرض کیا آپ کھجور کے درخت ہم میں اور  
ہم سے مہاجر بھائیوں میں تقسیم فرمادیں آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا  
تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو کہ تم درختوں میں محنت کر تم  
دونوں میوے میں شریک رہیں گے انہوں نے یہ قبول کر لیا۔

**باب** میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت  
کاٹنا۔ حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹے گئے۔

۳۱۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ  
حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از موسیٰ بن اسماعیل از جابر بن ابی عبد اللہ بن عمر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت

۱۔ اس حدیث سے ابو بکر و عمر کی بیعت نامت ہوئی کہ آنحضرت کو ان پر پورا اقتدار تھا اس حدیث میں کوئی ایسا بات نہیں ہے جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی  
دی ہے ان بات کو نہ کچھ مشکل نہیں ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں کو عقل کے خلاف جانتے ہیں ان کا جہل و ذوق ہے آج ۱۵ مئی ہوا یہ صورت جائز ہے کہ باغ یا زمین ایک شخص کی  
ہو اور کام اور محنت دوسرا شخص کرے دونوں پیداوار میں شریک ہوں اس کو مساقات کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو زمین تقسیم کرنے سے منع فرمایا اس کا وجہ یہی تھا کہ آپ  
کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی ترقی بہت بڑی بہت تھی زمینیں ملیں گی تو انصار یہ چاروں کی حضور کا ہی زمین انہی کے پاس رہنا آپ نے مناسب سمجھا ۱۲ مئی ۱۵ مئی اس حدیث کا ٹکڑا  
ہے جواب لیا جس میں موصولہ اور پکڑ چکی ہے معلوم ہوا کہ ضرورت سے یا دشمن کا نقصان کرنے کے لئے جب اس کی حاجت ہو سیدہ دار درخت کاٹنا یا کھیتی باغیچہ کاٹنا درست ہے ۱۲ مئی



قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ  
أَشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ فِي  
الزَّرْعِ وَعَمَّا مَلَ عُمرُ النَّاسِ عَلَى أَنْ  
جَاءَ عُمرُ بِأَلْبَذَرِ مِنْ عِنْدِ قَلْبِهِ  
الشَّطْرُ وَأَنْ جَاءَ بِأَلْبَذَرٍ  
فَلَمْ يَكُنْ كَذًا وَقَالَ الْحَسَنُ لَبَّاسُ  
أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدٍ هِمَا وَ  
يُبْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَمَوْئِلُهُمَا  
وَرَأَى ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ  
لَبَّاسُ أَنْ يُجْتَنَى الْقَطَنُ عَلَى النَّصْفِ  
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَ  
عَطَاءٌ وَكَأَنَّ الْحَكَمَ وَالزُّهْرِيُّ وَتَقَادَةُ  
لَبَّاسُ أَنْ يُعْطَى الثَّوْبُ بِالثَلَاثِ  
أَوِ الرَّبْعِ وَنَحْوَهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ  
بِأَسْ أَنْ تَكُونَ الْمُنَاشِيَةُ عَلَى الثَّلَاثِ  
وَالرَّبْعِ إِلَى أَجَلٍ مَسْهُةٍ -

۳۱۷۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عُمَرُ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
خَيْرُ بَشَطٍ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ  
يُعْطَى أَرْوَاحَهُ مِائَةً وَسَقَ كَمَا تَوَنُّونَ وَسَقَ تَمْرٍ  
وَعِشْرُونَ وَسَقَ شَعِيرٍ وَفَقَسَمَ عُمَرُ خَيْرَ فَخْخٍ أَرْوَاحَ

اور حضرت عمرؓ نے لوگوں سے اس شرط پر بٹائی کہ اگر  
بیج اٹھا ہو تو آدمی پیداوار وہ خود لیں گے بیج  
لوگوں کا ہو تو وہ لوگ اٹالیں گے اور حسن بصری  
نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شخص کی زمین  
ہو دوسرے کی محنت، دونوں اس میں خرچ کریں اور  
پیداوار نصف، نصف تقسیم کر لیں اور زہریؒ نے بھی یہی  
مساک اختیار کیا۔

حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ کپاس بٹھرا  
کرا سے چنے تو کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم غنیؒ اور ابن  
سیرینؒ اور عطاءؒ اور حکمؒ اور زہریؒ اور قتادہؒ نے  
کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ جو لائے کو تھائی  
یا چوتھائی کپڑے کا شریک کر لیں۔ اور عمرؓ نے کہا  
اس میں کوئی قباحت نہیں اگر جانور ایک معین  
مدت کے لیے اس کی تھائی یا چوتھائی کمائی پر  
دیا جائے۔

دا ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ از  
نافع از عبد اللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر کے  
یہودیوں سے نصف و نصف پیداوار پر بٹائی کر لی جو پیداوار ہوتی  
خواہ اناج یا پھل آپ اس میں سے ازواج مطہرات کو رسال  
میں، سو و سق دیا کرتے۔ اسی و سق کھجور کے اور بیس و سق جو  
کے پھر حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں یہودیوں

۱۷ اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ اور حماد نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لئے ہے کہ مزارعت اور تجارت دونوں ایک ہیں لیکن ان کے کسب کا ایک ہے  
۱۸ مزارعت ہے اور یکام کرنے والا خرچہ اپنے پاس سے ڈالے تو یہ تجارت ہے بہر حال مزارعت اور تجارت تمام احوال و ارباب غزلیہ و ابن منذر اور خطابی کتب نزدیک دوست ہے اور باقی علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے  
۱۹ من ۱۷ اس کو سیرینؒ نے منہور و صل ۱۷ من ۱۸ من ۱۷ اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ اور حماد نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لئے ہے کہ مزارعت اور تجارت دونوں ایک ہیں لیکن ان کے کسب کا ایک ہے  
۲۰ قتادہ اور زہریؒ نے بھی اسی قول کو انہوں ہی نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷ اس کو عبد اللہ بن زید نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷ اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ اور حماد نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لئے ہے کہ مزارعت اور تجارت دونوں ایک ہیں لیکن ان کے کسب کا ایک ہے  
۲۱ من ۱۷ اس کو ابن ابی شیبہ اور یحییٰ اور حماد نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لئے ہے کہ مزارعت اور تجارت دونوں ایک ہیں لیکن ان کے کسب کا ایک ہے

الَّتِي هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَطَّعَ لَهُمْ مِنَ الْمَاءِ وَ  
الْأَرْضِ وَ يُفْضَى لَهُمْ فَيَمُوتَ مِنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ مِنْهُمْ  
مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسُقَ وَكَانَتْ عَاقِبَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ.

## باب ۱۲۵ - إِذَا لَمْ يَشْتَطِطِ

الْيَسِينِينَ فِي الْمَرْأَةِ.

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنَا فَعْمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَامَلُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِشَطْرٍ مَا يُخَوِّمُ مِنْهَا  
مِنْ كَيْسٍ أَوْ ذَرْعٍ.

## باب ۱۲۵

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ عُمَرُ قُلْتُ لِمَا وَثِقَ لَوْ تَوَكَّلْتَ الْفَخَّارَ بَرَقَ فَاتَمَّهُمْ  
يُزَعَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ  
أَيُّ عَمْرٍو لَوْ أَنِّي أُعْطِيَهُمْ وَأُغْنِيَهُمْ وَلَئِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرْتُهُ  
بِعَبِيٍّ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَنْتُ  
عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ  
مَنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَوْجًا مَعَاوِمًا.

## باب ۱۳۰ - الْمَرْأَةُ مَعَ الْيَهُودِ

۲۱۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَنَا فَعْمُ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْرَ الْيَهُودِ عَلَى

کو بلا طین کر کے خیر کی زمین تقیم کر دی اور اہمات المؤمنین سے کہا یا تو پانی  
اور زمین یا جو اخفرت کے زمانہ میں ملا کر تا تھا وہ لو چنانچہ بعض اہمات المؤمنین  
نے زمین لینا پسند کیا کسی نے کہا ہم کو وقت دیا کرو حضرت عائشہ نے زمین لی تھی  
باب اگر کھیتی میں برسوں کی تعداد معین نہ  
کی جائے یہ

د ازسد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع، ابن عمر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے آدمی  
پیدا اور پر سیاہ اور اناج کی بٹائی کر لی۔

## باب

د از علی بن عبد اللہ از سفیان، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں  
نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے۔ لوگ کہتے ہیں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو  
میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں۔ ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں  
جوڑے عالم تھے یعنی ابن عباس انہوں نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت  
نے بٹائی سے منع نہیں کیا۔ البتہ یہ فرمایا اگر تم میں کوئی اپنے بھائی کو  
یونہی مفت زمین دیدے تو یہ بات اس کے لئے اچھی ہے نسبت محصول لینے کے  
باب یہودیوں سے بٹائی کرنا

د از ابن مقاتل از عبد اللہ از عبید اللہ از نافع از ابن عمر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یہودیوں کے سپرد کر دیا۔ اس  
شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں کاشت کاری کریں اور ان کو

۱۲۵۰ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر والوں سے نصف پیداوار پر معا ملہ کیا ۱۲۵۱ امام بخاری نے یہ راحت دے دی کہ وہ جائز یا ناجائز ہے  
کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ زراعت میں جب بنیاد نہ ہو تو وہ جائز ہے یا نہیں ابن بطال نے کہا امام مالک و زہری اور شافعی اور ابو ثور نے اس کو مکروہ کہا ہے ۱۲۵۲ امام  
سلفہ امام داؤد نے زہدین ثابت سے نکالا انہوں نے کہا اللہ رافع بن خدیج کو بکھڑے میں سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں عزوایہ تھا کہ دو انصاری آدمی آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے فرمایا اگر تمہارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو و رافع نے یہ لفظ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو حالانکہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے کرایہ دینے کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ اس کے بجائے لوگوں میں فساد اور جھگڑا ہو ۱۲۵۳ امام مالک نے اسے اس حدیث کی غرض سے کہ زراعت جیسے  
مسلمانوں میں آپس میں دوست ہے ویسی ہی مسلمان اور کافر میں بھی درست ہے اور جو حدیث میں صرف یہودیوں کا ذکر تھا لہذا انہی کو ترجیح دینی میں بیان کیا اور جب یہودیوں کے ساتھ زراعت

أَنْ يَسْلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

## باب ۱۳۵۹ مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الزَّرَاعَةِ

۳۱۸۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَّاقِيَّ عَنْ زَادِ  
قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا  
يَكْرِئُ أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ  
فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذُو وَلَمْ تُخْرِجْ ذُو فَهَاهُمْ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ -

## باب ۱۳۶۰ إِذَا زَادَ عَمَالَ قَوْمٍ بَغِيرَ لَدُنِّهِمْ وَكَانَ فِي ذَلِكَ مَلَاحٌ لَهُمْ

۳۱۸۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو  
صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَارِفِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَلِمَا ثَلَاثَةٌ تَفْرَقُ مِثْلُونَ أَحَدُهُمُ الْمَطْرُفُ وَادَّ  
إِلَى غَايَةِ جَبَلٍ فَأُخْطِطَ عَلَى نِمْ قَارِهِمْ مَخْرُوعِينَ  
الْجَبَلِ فَأَنْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا  
أَعْمَالًا عَلِمْتُمْوهَا صَاحِبُ اللَّهِ فَادَّهَوُا اللَّهَ بِهِ  
لَعَلَّهُ يَفْرَحَ بِهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ  
لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي مِثْبَةٌ صَغِيرَةٌ كُنْتُ  
أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَادَّارَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدِي  
أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِي وَرَأَيْتُ اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ  
فَلَمَّا رَأَيْتُ حَقِّي أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ

پیداوار کا ادھا حصہ ملے گا۔

## باب ۱۳۶۱ بُمَالٍ مِیں مکر وہ شرائط کا بیان۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از یحییٰ از حنظلہ ز زرقی نو)  
رائع کہتے ہیں ہم سب اہل مدینہ سے زیادہ کاشت کرنے تھے کوئی اپنی  
زمین کرایہ پر دیتا اور کہتا یہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو لے بچہ کبھی ایسا  
اتفاق ہوتا کہ ایک حصہ میں پیداوار ہوتی دوسرے میں نہیں اس لئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا۔

## باب ۱۳۶۲ اگر کسی کا روپیہ بغیر اس کی اجازت کے لگا دے اور اس روپیہ صرف کرنے میں بہتری ہو۔

داز ابراہیم بن منذر از ابو ضمہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع از  
عبد اللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ایک بار  
تین آدمی سفر میں جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کی ایک غار  
میں ٹھکانہ کر گئے۔ ان کے غار پر ایک چٹان پہاڑ سے گری اور غار کا  
منہ بند ہو گیا آپس میں کہنے لگے اپنے اپنے نیک اعمال یاد کریں اور  
اللہ سے انکا واسطہ دیکر دعا کریں شاید وہ ہماری مشکل کشائی کر دے چنانچہ  
ایک نے اللہ سے خطاب کیا اے اللہ میرے والدین بہت ضعیف تھے اور سیکر  
چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں انکے لیے بکریاں چرایا کرتا جب شام کو گھر  
آتا تو دودھ دوہ کر بچوں سے پہلے والدین کی خدمت میں پیش کرتا  
پھر بچوں کو پلاتا ایک دن مجھے بڑی دیر ہو گئی کافی رات گزرنے پر میں گھر  
آیا دیکھا تو والدین سو گئے ہیں میں نے حسب معمول دودھ نکالا اور دودھ  
لیکر انکے سر پر لے کر ہاں ہو گیا میں نے انکو جگانا پسند نہ کیا اور یہ بھی مجھے

۱۳۵۹ باب تکلمہ کیونکہ یہ بھی ایک فاسد شرط ہے کہ یہاں کی پیداوار میں لوں گا یہاں کی تو لے اس سے نزاع پیدا ہوتا ہے ۱۲۰ منہ ۱۳۵ امام بخاری نے  
اس باب میں دین میں کی حدیث بیان کی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ترجمہ باب تیسرے شخص کے بیان سے نکالا کہ اس نے مزدور کی بے اجازت اس کے مال کو کام میں  
لگایا اور اس کے لئے فائدہ کیا یا نہ اگر ایسا کرنا گناہ ہے تو یہ شخص اس کام کو دفع بلا کا وسیلہ کیوں بناتا ۱۲۰ منہ

ثُمَّ كُنْتُ خَلْبُ قُمْتُ عِنْدَ رَسُولِهَا أَكْرَهُ أَنْ  
أَوْ قَطُّهَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقَى الصَّبِيَّةَ وَالصَّبِيَّةَ  
بِتَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمِي خَلِي طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ  
تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرَجَ لَنَا فَرَجًا  
كُنِيَ مِنْهَا السَّمَاءُ فَفَرَجَ اللَّهُ قَرَأُوا السَّمَاءَ وَقَالَ الْأَخْرَجُ  
اللَّهُمَّ إِنَّمَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمِّ أَحَبُّنِي كَأَسَدِي مَا يُحِبُّ  
الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا قَابَتُ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمَاءٍ  
وَيَسَّارَةً بَنِيَتْ حَتَّى جَعَلْتُهَا قَلْبًا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا  
قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَى اللَّهُ وَلَا تَفْعَلْهُ الْخَاتَمُ إِلَّا بِحَقِّ  
فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ  
فَأَفْرَجَ عَنَّا فَرَجًا فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْتَأْجِرُكَ إِجَارَ الْبَغْرِ فَإِنْ أَرَدْتُ فَلَسْتُ أَفْعَلُ عَمَلَهُ قَالَ أَعْطَى  
حَتَّى فَعَرَمْتُ عَلَيْهِ فَرَجَ عَنْهُ فَلَمْ أَدَلْ أَدْرَعُ  
حَتَّى جَعَلْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَارْتَجَيْتُهَا فَبَاوَنِي فَقَالَ لَيْتَ  
اللَّهُ فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَرَمَاتِي فَفَعَلْتُ  
أَتَى اللَّهُ وَلَا تَسْتَهْزِئُ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ  
فَعَدْتُ فَخَدَّاهُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ  
وَجْهِكَ فَأَفْرَجَ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَفَافٍ فَسَعَيْتُ -

کے بچے نے فسعیٹ (میں نے کوشش کی) کا لفظ نقل کیا۔

**باب ۱۳۲** أَوْقَافُ مَعَالِ لَيْتِي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرَضِنَا خَرَجَ

وَمَزَارَعَتُهُمْ وَمَعَامِلَتُهُمْ وَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ

ناہنہ تھا کہ بچوں کو ان سے پہلے بلادوں - بچے میرے پاؤں پر پڑے شور کرتے تھے  
اسی طرح صبح ہو گئی - یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام خالصتہ تیری رضا کے لئے  
کیا، تو تو اس پتھر کو ذرا سا سر کاڑے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں - وہ  
پتھر ذرا سا سر کا گیا - (حسب عا) انہیں آسمان دکھائی دینے لگا - دوسرے  
نے کہا - میری ایک چچا زاد بہن تھی - مجھے اس سے بہت محبت تھی جیسے مرنوں  
کو کو تو لوں سگھوتی ہے میں نے اس کا نام نرکا کی خواہش کی - جب تک کہ میں اس  
سوا شرفیاں نہ دوں اس نے تسلیم نہ کیا - میں نے ان کی فکر کی سوا شرفیاں جس  
کیں اور اسے دیں - میں جب نے ناکیلے اس کے پاس بیٹھا تو کہنے لگی اے خدا کے  
بننے! اللہ سے ڈر - اور میری عصمت اور کنوار پن ناحق نہ ضائع کر دو میں (بہن کو مل  
اس فوراً علیحدہ ہو گیا - اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کیلئے کیا - تو اس  
پتھر کو ذرا اور سر کاڑے - وہ سر کا گیا - اب تیسرا گویا ہوا - یا اللہ میں نے ایک نرکا کا  
پر لگایا تھا جس کی اجرت ایک فرق چاول طے کی تھی - جب تک کام کرچکا تو مزدوری  
مانگی بیل سے دینے لگا لیکن اس نے انکار کر دیا میں اس کی اجرت سے زراعت کرتا  
رہا - ان کی تنی آمدنی ہوئی کہ میں نے اسی سے گلے بیل اور چرواہے رکھ لیے پھر وہ  
مزدور کا فی مدت کے بعد آیا اور کہنے لگا - خدا سے ڈر (اور آج تو میری مزدوری بے سے ہے)  
میں نے کہا وہ گلے بیل چرواہے سب تیرے ہیں لے لے اس نے کہا خدا سے ڈر مجھ کو مذاق  
دکر میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں - قحی لے لے اس نے لے لیے اگر تو  
جانتا ہے میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا دے - اللہ نے ہٹا دیا -

امام بخاری کہتے ہیں ابن عقبہ نے نافع سے بچے نے فسعیٹ (میں نے فکر کی)

**باب** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوقاف خراجی زمین اور اس

کی بیانی کا بیان آو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عمرؓ سے فرمایا - (ایک اور حدیث میں تفصیلاً آیا ہے کہ حضرت

عمرؓ نے فرمایا میں نے کچھ مال کما یا ہے میں اسے خیرات

لے لی اس روایت میں بچے نے فسعیٹ حتیٰ جعہتا کی فہمیت کا مطلب یہ ہے کہ میں نے فسعیٹ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب  
میں نقل کیا ہے اس حال میں کہ اس باب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے فسعیٹ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب





عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِوَلَدِهِ فَبُهِدَ أَحَقُّ قَالَ  
عُرْوَةُ فَفَعَلَ بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ -

باب ۱۴۳

۲۱۸۵- حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَرَى وَهُوَ فِي مَعْرَسَةٍ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ  
الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَطْحَاءٌ مُبَارَكَةٌ فَقَالَ اللَّهُ  
وَقَدْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ سَائِلِهِ بِالْمَخَافَةِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
يُنَبِّئُهُ بِمَعْرَسَاتِي مَعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمُسْهِلِ الَّذِي فِي بَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ -

۲۱۸۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْوَدَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى  
عَنْ عُكْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةُ أَنَا فِي أَبِي عَنْ رُكْوَى وَ  
هُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّيْتُ فِي هَذِهِ الْوَادِي الْمُبَارَكَةِ وَ  
قُلْتُ عُمْرَةً فِي حُجَّةٍ -

حضرت جابر بن عبد اللہ سے بھی آنحضرت سے ایسا ہی روایت کیا۔

از یحییٰ بن کثیر از لیث از عبد اللہ بن ابی جعفر از محمد بن  
عبد الرحمن از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا (آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی غیر آباد زمین  
کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے  
عروہ نے کہا حضرت عمر نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔

باب ۱۴۳

از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن  
عبد اللہ بن عمر از ابن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات  
کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے تھے (مکہ کو جاتے  
ہوئے) تو آپ سے خواب میں کہا گیا تھا تم برکت والے میدان  
میں ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا حضرت سالم نے ہماری ساتھ وہیں  
اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبد اللہ بن عمر بٹھایا کرتے تھے اور اسی  
جگہ کا قصد کرتے تھے، جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آتے  
تھے۔ یعنی اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس مسجد  
اور راستے کے درمیان میں وہ جگہ تھی۔

از اسحاق بن ابراہیم از شعیب از وداعی از یحییٰ از عکرمہ از  
ابن عباس از حضرت عمر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج  
رات ایک آنے والا (فرشتہ) میرے مالک کے پاس سے آیا۔ آنحضرت  
اس وقت غنیمین میں تھے۔ اس فرشتے نے کہا برکت والے نالے میں نماز  
پڑھاؤ رکھ عروہ حج میں شریک ہو گیا۔

۱۔ اس کو امام ترمذی اور ابی داؤد نے مکالا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۲۔ اس کو ابی داؤد نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مناسبت باب کی حدیث سے  
یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی زمین میں یہ حکم نہیں دیا کہ جو کوئی اس کو آباد کرے تو وہ ان کا مالک ہے کیونکہ ذوالحلیفہ لوگوں کے اترنے کی جگہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ  
ذوالحلیفہ کی زمین بخرمہ و دامن پر فضائل ترسنا ہے ۱۲ منہ ۳۔ مراد حضرت جبریل ہیں اس حدیث کی بھی مناسبت اس باب سے وہی ہے جو اعلیٰ حدیث کی ہے یعنی وادی عقیق  
کی زمین بخرمہ ہے کسی کی ملک نہیں دیا یا پھر شخص اتر سکتا ہے ۳ منہ

۱۳۶۶۔ اِذَا قَالَ رَبُّكَ اَلَّذِي

اُتْرِكَ مَا اَقْرَبَهُ اللهُ وَلَمْ يَدْكُ اَجَلًا

مَعْلُومًا فَهَمَّا عَلَى تَرَاضٍ هَمَّا۔

باب اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یہ

کہے میں تجھے اس وقت رکوں گا جب تک اللہ تجھے

رکھے اور کوئی میعاد معین نہ کرے۔ تو دونوں آپس

میں جب تک رضامند رہیں گے معاملہ رہے گا (جب چاہیں گے فسخ کر دیں گے)

(از احمد بن محمد بن المقدام حدثنا فضیل

ابن سلیمان حدثنا موسیٰ اخبارنا فاعلم عن ابن  
عمران عن عمر بن الخطاب اَجَلَ الْيَهُودِ وَانْتَهَى مِنْ  
اَرْضِ الْحَبَاذِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَتَابَهُمْ عَلَى خَيْرٍ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ  
اَرْضُ حَيْثُ ظَهَرَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ وَارَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَكَسَا  
الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ  
بِمَا اَنْ يَكْفُرُوا عَنْهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الشَّعْرِ فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقِرْكُمْ بِهَا عَلَى  
ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَفَرُّوا بِهَا حَتَّى اَجَلَهُمْ عُمَرُ إِلَى  
تَيْمَاءَ وَارْتَجَاءَ۔

باب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین زراعت

اور باغبانی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از اورائی از ابوالنجاشی یعنی

رافع بن خدیج کا غلام از رافع بن خدیج بن رافع، ان کے چچا زبیر بن  
رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسی بات  
سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ رافع نے کہا آنحضرت صلی

۱۳۶۷۔ مَا كَانَ مِنْ امْتِعَةٍ

اَلْفَتْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي

بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فِي زَرْعَةٍ وَاشْمَرَةٍ۔

۳۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اَلْاَوْثَارِ عَنْ اَبِي النُّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ

خَدِيجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ

ظَهْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظَهَرَ لِقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

لہ امام بخاری نے عبد الرزاق سے نہیں سنا وہ روایت معلق ہوئی اس کو امام مسلم اور امام احمد نے منقول کیا۔ لہ کیونکہ خبر کی کچھ زمین جنگ کے بعد ملے ہوئی وہ تو حسب تاجہ و شرع  
الشاہد رسول اور مسلمانوں کی ملک ہوئی اور جو صلہ فتح ہوئی وہ میں صلہ کے بعد مسلمانوں کی ہوئی ۱۲۸ھ میں تیار اور ارجاء دونوں مقام کے نام ہیں جو سمندر کے کنارے بنی علی کے کنارے چم

واقع ہیں جہاں سے شام کا رستہ شروع ہوتا ہے ۱۲۸ھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِكَانَ بَنَاءٍ وَفَقَالَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِحَاؤِكُمْ قُلْتُمْ نَوَاحِدُهَا عَلَى التَّوْبِيعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ الشَّعْرِ وَالشَّعْبِ قَالَ لَتَفْعَلُوا أَرَزَعُوهَا أَوْ أَرِزُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمِعْتُ وَطَاعَةً -

اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے۔ زیر نے کہا آنحضرت نے مجھے بلایا۔ پوچھا تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر دیا جو کھائی پیداوار پر، ان کو کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند و سق پر۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود ان میں کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ۔ یا خالی رو کے رکھو۔ رافع نے کہا بے سرو چشم۔

۲۱۸۹- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَعِيًّا مَالِ الْكَلْبِ الرَّبِيعِ وَالتَّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْعُهَا أَوْ لِيَفْخَرْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَخْرَى وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو ذَرٍّ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْعُهَا أَوْ لِيَفْخَرْهَا أَوْ لِيُمْسِكْ أَخْرَى فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَخْرَى -

(از معبد بن موسیٰ ازاد زاع از عطاء) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں انصار تنہائی یا جو کھائی یا آدمی پیداوار پر دیا گیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اسے (مست) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے۔ ربیع بن نافع ابی توبہ نے کہا ہمیں معویہ بن سلام نے سچا لکھی، ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو مفت دیدے (عاریتہ) ورنہ اسے خالی پڑا رہنے دے۔

۲۱۹۰- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ وَكُنْتُ لِمَاؤِسَ فَقَالَ يُزْعُ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْتَنِعَ أَحَدُكُمْ أَسَاءَ وَخَيْرُهُ مَنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا -

(از قبیسہ از سفیان) عمرو کہتے ہیں میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا بٹائی چندین دے سکتا ہے۔ ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو مفت (زارعت کیلئے) زمین دیدے تو یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے۔

۲۱۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَكْبَعٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كُبَيْرٍ وَنُجَيْدٌ وَعُمَرَانُ وَصَدَدٌ وَبَنُ رِائِقٍ مَعْوِيَةَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ نَافِعٍ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ

(از سلیمان بن حرب از حماد از الوہب از نافع) ابن عمرؓ اپنے کھیتوں کو عہد نبویؐ خلافت ابوبکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ اور ابی بکرؓ کے خلاف موعویہ میں کرایہ پر دیا کرتے تھے یعنی بٹائی میں پھر انہیں رافع بن خدیج کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود رافع کے

لہ یعنی روایتیں میں علی الربیع ہے اور اباس کی جمع ہے۔ ربیع کہتے ہیں نالی کواد زمین روایتیں میں علی الربیع ہے یہی چوتھائی پیداوار پر لیکن حافظ نے کہا صحیح علی الربیع ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ زمین کا کرایہ پھر لے کر نالیوں پر جو پیداوار ہو وہ تو زمین والے اور باقی پیداوار محنت کرنے والے ان کے لئے یعنی بیہ کرایہ کے یونہی اپنے مسلمان بھائی کو دے کر دینے کے لئے ۱۲۰ مسلمانہ کواد مسلمان نے کواد کیا جن بن علی علوانی سے انہوں نے انہوں نے ابو توبہ سے حافظ نے کہا اس کتاب میں ابو توبہ سے اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲۱ مسلمانہ حافظ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت علیؓ کی خلافت کا وہ نہیں کیا کیونکہ اختلاف کی وجہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے یہ حدیث نہیں کی تھی ان کی رائے یہ تھی کہ جس پر لوگوں کا اتفاق نہ ہو اس سے یہ حدیث درست نہیں اور اسی لئے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ حدیث نہ سنی اور ان کے وقت میں یہ حدیث نہیں کی ان کے زمانہ کے صل

الرَّحْمَنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُرَّاءِ الْمَزَارِعِ وَقَدْ هَبَّ ابْنُ عُمَرَ لِي رَافِعٌ  
فَدَبَّتْ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كُرَّاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَكَاثِمَ فَكُرِّي  
مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً عَلَى  
الْأَرْبَعَاءِ وَبَنِي مَنِ الثَّنِينَ -

۲۱۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ خُذِرِي سَالِمٌ أَسْتَبَدَّ  
اللَّهُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تَكْرَى ثُمَّ تَخْرُجُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ  
شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَكُرَّاءُ كُرَّاءِ الْأَرْضِ -

بَابُ كُرَّاءِ الْأَرْضِ لِلدَّهْرِ

وَالْفَضَّةُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمَّنَّ  
مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا  
الْأَرْضَ لِبَيْضَاءٍ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

۲۱۹۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُذِلَةَ بْنِ قَيْسٍ  
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارُ بْنُ أَهْمَكٍ كَانُوا  
يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ ثَمَنِي يَسْتَنْتِغِيهِ  
صَاحِبُ الْأَرْضِ فَهِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
ذَلِكَ قُلْتُ لِمَ رَافِعٌ فَكَيْفَ هِيَ بِالذِّينَارِ وَالذِّهْمِ  
فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالذِّينَارِ وَالذِّهْمِ وَ  
قَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي يُرَى عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرْتُمْ فِيهِ

پاس گئے میں میں ان کے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر لینے سے منع فرمایا ہے اور عمرؓ نے کہا تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم اپنے جہینہ اس پیداوار کے عوض جو نالیوں پر ہوا درتوڑی گھاس پھوس کے سوسن دیا کرتے تھے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی۔ پھر ابن عمر نے اندیشہ کیا مبادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہو جس کی خبر انہیں نہ ہوئی ہو اس لیے انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

باب سونے اور چاندی کے عوض زمین کرایہ پر دینا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بہتر کلام یہ ہے کھالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے کرایہ پر دو۔

(از عمرو بن خالد از لیث از ربیع بن ابی عبد الرحمن از حنظلہ بن قیس) رافع بن خدیج کہتے ہیں میرے دونوں چچاؤں نے مجھے بتایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں زمین کو نالیوں کی پیداوار پر یا مالک کے منتخب قطعہ زمین کی پیداوار پر دیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے اس سے منع کیا میں نے رافع سے کہا روپے پیسے کے عوض کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ رافع نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیث نے کہا جس بٹائی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا وہ اس

لے کر کھڑی تھے جنی جامع میں وصل کیا مافظ نے کہا اس کا اسناد قویع ہے اور امام بیہقی نے بھی اس کو نکالا ۱۲۰ھ منسلکہ حافظ نے کہا ایک کا نام تو ظہیر بن رافع تھا کلابی نے کہا دوسرے کا نام معلوم نہیں تھا لیکن میں نے جوئی اور ابن مسکن کی کتاب الصحابہ میں قتادہ کی ایک روایت پائی اس میں یوں ہے قتادہ نے کہا کہ اس کا نام ظہیر تھا ۱۲۰ھ ممکن ہے کہ رافع نے یہ اپنے اجتہاد سے کہا ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ۱۲۰ھ منسلکہ یقین نہیں ہے لیث تک ہی

وَالْفَهْرُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يَخْبِرُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ  
الْمَخَاطَرَةِ -

## باب ۱۳۶

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ  
حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ وَحْدَةَ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو نَافْعٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي عَظَاوَيْنَ  
يَسَّارَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ يَوْمَ مَا يُعْجَذُ وَعِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ  
الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَجْتِمْ اسْتَأْذَنَ رَجُلَهُ  
فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيْنَا شَيْئًا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي  
أُحِبُّ أَنْ أَدْرِعَ قَالَ فَبَدَأَ الظُّرْفُ نَبَاتُهُ وَ  
اسْتَوَازُهُ وَاسْتَحْضَا ذَكَ فَكَانَ امْتِثَالِ الْجِبَالِ  
فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَذَكَ لَا يَشِيْعُكَ  
شَيْءٌ فَقَالَ لَا عَرَايَ وَاللَّهِ لَا تَجِدُكَ إِلَّا قَرِيشِيًّا أَوْ  
أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ ذُرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا  
بِأَصْحَابِ ذُرْعٍ فَضَعِيَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

صورت میں ہے کہ اگر اس میں حلال و حرام سمجھنے والا خود کرے  
تو کبھی اسے جائز نہیں کہے گا۔ کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

## باب

(از محمد بن سنان از فلیح از حلال بن علی) دوسری سند  
از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از فلیح از حلال بن علی از عطاوین  
بسیار از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما حضرت علیہ السلام ایک دن ارشاد  
فرما رہے تھے۔ آپ کے پاس ایک آدمی جنگل کا باشندہ بیٹھا تھا  
آپ نے فرمایا جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے رب  
سے زراعت کی اجازت مانگے گا۔ پروردگار کہے گا تو جو کچھ چاہتا  
ہے وہ تیرے پاس موجود نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے  
لیکن مجھے کاشتکاری پسند ہے چنانچہ وہ بیج ڈالے گا اور ایک  
جھپکنے میں وہ آگ آسے گا اور سیدھا ہو جائے گا۔ نیز فصل کاٹنے  
کے قابل ہو جائے گی پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ  
فرمائیگا آدم کے بیٹے لے! (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا  
نہیں ہے۔ یہ سن کر وہ جنگلی دیہات کا باشندہ کہنے لگا یہ شخص یا قریشی  
ہو گا یا انصاری کیونکہ وہی کہتے کرتے ہیں ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ  
نہیں۔ اس کی بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

## باب

درخت بونے کا بیان -

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب از ابو حازم) سہل بن سعد  
نے کہا ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوا کرتے تھے کیونکہ ایک  
بڑھیا چغندر کی جڑیں لیتی جنہیں ہم اپنے باغ کی کاریوں میں  
بویا کرتے تھے۔ وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی اور پر سے

## باب ۱۳۷

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ  
إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ كَانَتْ  
مِنْ أَصُولِ سُلَيْمٍ لَّنَا كُنَّا نَغْرِسُهَا فِي أَرْبَعِ بَنَاتٍ

۱۔ اس سے جہور کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ خوش مزارعت میں دھوکہ نہ ہو بلکہ وہی ہے جو مزارعت ہے جس میں دھوکہ  
ہو نہ ہو کسی خاص مقام کی پیداوار پر امن ۲۔ حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریف ہے جتنی بھی دولت اور راحت ہو وہ اس پر قناعت نہیں کرتا زادہ طلبی اس کے غیر میں ہے اسی  
طرح تلون مزاجی حالانکہ بہشت میں ہمیشہ اور ہمہ نعمت موجود ہوگی مگر بیٹھے بیٹھے یہ خیال سوچے گا کہ وہ کھیتی کریں وہ ان کے اس کا تماشا دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے  
یہ خواہش بھی پوری کرے ۱۲۔ منہ ۱۲۔ کہ عجب میں قبائل کے لوگ جنگ و جدل اور غارت گری میں مصروف رہتے تھے یعنی دالے کھیتی باڑی کیا کرتے ۱۳۔ منہ

فَقَبْلَهُ فِي قَوْلِهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ مَحَابَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ  
لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَعِيرٌ وَلَا وَدٌّ وَلَا فَادَا  
مَلَكُنَا الْجَمْعَةَ دُرْنَا هَا فَقَرَّبْنَاهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِهِ  
الْجَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَعَدَّى وَلَا نُقِيلُ  
الْأَبْعَدَ الْجَمْعَةَ -

۲۱۶۶ - حَلَّ لَنَا مَوْلَانَا ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ  
قَالَ يَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَجِدُونَ  
وَمَثَلُ أَحَادِيثِهِمْ وَأَنَّ إِيَّاهُ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ  
يَسْخَرُهُمُ الْعَقْفُ بِأَلْسِنَاتِهِ وَأَنَّ إِيَّاهُ مِنْ الْأَنْصَارِ  
كَانَ يَسْخَرُهُمْ عَلَى مَوَالِهِمْ وَكَانَتْ أُمُورُ مَسْكِينَةٍ  
أَلْفُ دُرٍّ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلِّ بَطْنِي  
فَأَخْضَرُ حِينَ يَغِيْبُونَ وَأَعْنَى حِينَ يَنْسُونُ وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ  
مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَتِيَهُ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ  
إِلَى صَدْرِهِ فَيَلْسَنُ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ  
يَمَةً لَيْسَ عَلَى ثَوْبِي غَيْرُهَا حَتَّى فَضَّلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَعَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي قَوْلًا  
بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا لَسَيْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى  
يَوْمِي هَذَا قَالَ اللَّهُ كَلَّا آيَاتِي فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا  
حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا  
أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحْمَةُ -

کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کی گفتگو سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر  
قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ سے الرَّحْمَةُ تک تو  
میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا -

مَقُولُے دِلے جو کے بھی ڈال دیتی ابو حازم کہتے ہیں میں یہی جانتا ہوں کہ  
یوں کہا کہ ہمیں حور بچکانی کچھ نہ ہوتی پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اسکی ملاقات کو  
جاتے وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی - اسی لیے ہمیں جمعہ کی خوشی ہوا کرتی نیز  
جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھاتے اور سوتے (یعنی قیلوہ کرتے)

از موسیٰ بن اسمعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب (از عرج)  
ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث نقل  
کرتے ہیں - آخر اللہ سے مجھے ملنا ہے (اگر جھوٹی احادیث بیان کرتا ہوں)  
تو سزا ہوگی (لوگ کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ  
طرح احادیث بیان نہیں کرتے - حقیقت یہ ہے میرے بھائی مہاجر  
بازاروں میں خرید و فروخت کا کام کرتے رہتے اور میرے بھائی  
انصار زراعت میں مشغول رہتے - میں ایک مفلس انسان تھا صرف پیٹ  
بھرنے پر اکتفا کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر نہ رہتا میں اس وقت موجود رہتا جب دوسرے لوگ غائب  
ہوتے - میں یاد رکھتا جب لوگ بھول جاتے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تم میں سے جو شخص  
جب تک میں اپنی گفتگو جاری رکھوں اپنی چادر بچھائے  
رکھے پھر اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالے تو  
وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولے گا - میں نے  
اپنا کبیل دیا چادر جس کے سوا میرے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا  
بچھا دیا یہاں تک کہ آپ نے اپنی تقریر ختم کی پھر سمیٹ  
کر میں نے اپنے سینے سے لگا لیا - قسم اس کی جس نے آپ  
کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کی گفتگو سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر  
قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ سے الرَّحْمَةُ تک تو  
میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

## کتاب المساقاة

**باب** کھیتوں اور باغوں کے لئے پانی میں سے اپنا حصہ لینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (آیت) وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَنْزَلْنَاهُ مِنْ الْمَنْزِلِ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اُجَاجًا فَكَوْنُ لَا تَشْكُرُونَ اَلْحَبَابُ۔  
 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (آیت) وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ اس بات کا یقین نہیں کرتے)۔ دوسرا قول اللہ کا اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (معبلا بتاؤ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل میں سے اتارا یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں۔ اگر تم چاہیں تو اسے کھار کر ڈو اکریں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے)۔ اُجاج کا معنی کڑوا اور مُرن کا معنی بادل۔

**باب** پانی پینے کے آداب نیز پانی کا حصہ خیرات کرنا اور سہیہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر منقسم (مشترک) حضرت عثمانؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں خریدے پھر اس کا ڈول باقی مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہوو یعنی اسے وقف کرے) آخر حضرت عثمانؓ نے اسے خرید لیا۔

راز سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم سہل بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

**باب ۱۳۶۹** فِي الشَّرْطِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ اَفَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمَنْزِلِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اُجَاجًا فَكَوْنُ لَا تَشْكُرُونَ اَلْحَبَابُ۔

**باب ۱۳۷۰** فِي الشَّرْطِ مَنْ رَأَى مَذْقَةَ الْمَاءِ وَهَيْبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَيْشَرِي بِرُومَةٍ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كِدْلًا لِرَأِي الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاَهَا عُثْمَانُ رَضًى۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

لہ مساقات و حقیقت مزارعت کی ایک قسم ہے فرق یہ ہے کہ مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات درختوں میں یعنی ایک شخص کے درخت ہوں وہ دوسرے سے مل کر کچھ پانی وغیرہ دیا کرمان کی خدمت کرتے رہا اور جو سو پیدا ہوا وہ ہم تم دونوں بانٹ لیں۔ اس کے عداوند عدم جو اس میں دیا ہی اخلا ف ہے جیسے اور مزارعت میں گذر چکا ہے۔  
 ۱۳۷۰۔ اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن خریزمی نے وصل کیا ۱۳۷۱۔ اس کے اور مسلمانوں پر وقف کر دیا یا ان کی تکلیف جاتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش ہوئے کہ حضرت عائشہؓ کو اس کے بدلہ ہرشت کی شہادت دی ۱۳۷۱۔



قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرُ فَتُزَيَّرُ  
مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْعَقَ الْقَوْمَ الْقَوْمَ الْأَشْيَاخُ  
عَنْ يَسَارَةٍ فَقَالَ يَا غُلَامُ مَا تَدُونَنِي أَعْطَيْتُهُ الْأَشْيَاخَ  
قَالَ مَا كُنْتُ لِأُزَيِّرَ بِفَضْلِكَ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

ایک پیالہ (دودھ یا پانی کا) لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے  
پیا۔ اور آپ کے دائیں طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا ابائیں  
لوٹ عمر داتے لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے! کیا تو  
مجھے اس کی اجازت دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ  
بوڑھوں کو دوں، اس نے کہا میں تو آپ کا بوڑھا جو میرا حصہ

ہے وہ اور کسی کو پینے نہ دوں گا آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دیا۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّمَهِرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ حَلَبَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً دَاخِنَ وَهَيَّ  
فِي دَارِائِيسَ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْقَدَاحَ فَتَزَيَّرَ مِنْهُ حَتَّى رَأَوْهُمُ الْقَدَاحَ مِنْ فِيهِ  
وَعَلَى يَسَارَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ  
عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهِمْ إِلَّا عَوَابِيَّ أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ يَمِينًا  
رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى  
يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ كَانُوا يَمِينًا

(ابو الیمان از شعیب از زہری) انس بن مالک فرماتے  
ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دودھ نکالا  
گیا۔ اور اس میں اس کنویں کا پانی ملا یا گیا جو انس کے گھر  
میں تھا نیز وہ بکری حضرت انس کے گھر میں تھی۔ پھر آنحضرت  
کو اس کا پیالہ دینے کے لیے دیا گیا۔ آپ نے اس میں سے  
پیا۔ جب پیالہ منہ سے جدا ہو گیا تو ابو بکر آپ کی بائیں طرف  
ہیں۔ اور ایک اعرابی (دبدویا گنوار) آپ کے دائیں طرف  
ہے۔ حضرت عمر ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دیدیں  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے ابو بکر کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں  
مگر اپنے اس اعرابی کو یا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا ابئیں طرف والا زیادہ مقدار ہے پھر جو اس کی دائیں طرف ہو۔

**باب** جس کا پانی ہے وہ سیراب ہونے  
تک پانی کا زیادہ مقدار ہے کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ  
جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے۔

دار عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج

**باب** مَنْ قَالَ اِصْحَابِ  
الْمَاءِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرَوْى لِقَوْلِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَنِعُ  
فَضْلُ الْمَاءِ -

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

اسے یہ ابن عباس سے تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں صراحت ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس حدیث کی مناسبت ترمذی باب سے  
یوں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اس کے حصے کی ملک جائز ہے ورنہ آپ لڑکے سے اجازت طلب کیوں کرتے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقسیم میں پہلے دائیں طرف  
والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ ۱۳ منہ بعضوں نے کہا یہ خالد بن ولید سے مگر صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہیں تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہاں پانی کے جائز  
نہ کی جیسے انکی روایت میں ابن عباس سے اجازت کی تو ہی آدم کی وجہ یہ بھی کہ آپ نے یہاں کا خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہ میں وہ اسلام سے پھر نہ جانے ۱۲ منہ ۱۳ منہ جنہو علماء  
کا جس قول ہے دیکھتے ہیں پانی کی ملک ہے تو مالک بھی ملک سے پہلے فائدہ اٹھانے کا حق ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ اس ترتیب سے ہے کہ چلتے چلتے سب کے پاس پانی ایک اصول کے مطابق پہنچے گا۔  
اور الزناد بھی نہ ہوگا نیز دائیں سمت کی اس میں کما حقہ عزت بھی رہے گی۔ ۱۳ منہ ۱۴ منہ حضرت کے اس قول سے ترمذی باب قائم کرنا امام بخاری کا کمال ذہانت ہے۔ عبد الزناد

مَا يَكُ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ  
فَضْلُ الْمَاءِ لِمَنْعَ يَدِ الْكَلْبِ.

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِمَنْعُوا  
بِهِ فَضْلُ الْكَلْبِ.

باب ۱۴۲۲ مَنْ حَفَرَ بُئًا فِي  
مَلِكِهِ لَمْ يَصْمَنْ.

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَضْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْدِنُ  
جُبَارًا وَالْمُزَجَّارُ وَالْمُجَبَّارُ وَالْمُزَكَّارُ وَالْمُزَكَّارُ  
الْخَمْسُ.

باب ۱۴۲۳ الْخَصُومَةُ فِي  
النِّسْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا.

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَضْرَةَ عَنْ  
حَضْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

از ابو ہریرہ (رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے  
زائد پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس  
ہو وہ بھی رک رہے ہے

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابن مسیب  
والوسلمہ از ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
فالتوپانی مت روکو اس غرض سے کہ فالتو گھاس روک سکو۔

باب جو شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے  
اور کوئی اس میں گر کر مر جائے تو مالک

(از محمود از عبید اللہ از اسرئیل از ابو حصین  
از حضرت ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کان سے  
جو نقصان ہو (جو دوب کر مرے وغیرہ) اس کا تاوان نہ ہوگا۔ اسی  
طرح کنوئیں سے، اسی طرح جانور سے نقصان پر تاوان نہ ہوگا  
اور رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوگا۔

باب کنوئیں میں جھگڑا کرنا اور اس کا  
فیصلہ کرنا۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعثم از شقیق از عبد اللہ  
ابن مسعود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کانوں ایک مقام پہنچو اس کے گرد گھاس جو جس میں عام سب کو چلنے کا حق ہو مگر کنوئیں والا کچھ جانوروں کو پانی نہ پہنچے اس غرض سے کہ جب  
پانی پہنچے کوئلے کا گڑ لوگ اپنے جانوروں میں دان چولنے کو نہ لائیں گے اور گھاس محفوظ رہے گی چھوڑ کے نزدیک یہ حدیث معمول ہے اس کو نہیں پس جو کچھ زمین ہوا وہ پانی زمین میں پاشا ہو گیا  
کھیت کی نیت سے کھودا گیا ہو اور جو کنوئیں خلق اللہ کے آرام کے لئے دیران زمین میں کھودا جائے اس کا پانی ملک نہیں ہوتا لکن کھودنے والا جب تک وہ اس سے کوچ نہ کرے اس  
پانی کا زیادہ مقدار ہوتا ہے اور ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اپنے اور بال بچوں اور رعایت اور ملاشی کے لئے جو پانی درکار ہو اس کے بعد جو فاضل ہو اس کا دو کتنا جائز نہیں خطابی نے کہا یہ  
ممانعت تشریح کے مگر اس کی دلیل کیا ہے ظاہر ہے کہ یہی تحریر ہے اور پانی کا نہ روکنا واجب ہے ایسا اختلاف ہے کہ فاضل پانی کی قیمت لینا اس کا روکنا ہے یا نہیں ۱۲۸۳  
الامامی کے قیدہ لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی کوئی کوئی متفق ہیں کہ اگر یہ کنوئیں کے ملک میں کھودا جو کنوئیں کے لئے ہو گا اور جو دیکھتے ہیں کہ کسی حال میں نہان نہ ہو گا فاد  
اپنے ملک میں ہونا یہی ملک میں اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب لیا ت میں آئے گی ۱۲۸۳ لکن اگر پانی کے قریب چلا جائے سے کوئیں والا اس لئے پانی سے روکے کہ نہ جانور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى مَيِّتٍ

يُقْطَعُ بِهَا مَالُ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهِ فَإِنْ جَرَّ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الشُّعْثُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُنْتُ لِي بِهَا فِي آدَمِينَ بَيْنَ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودٌ فَقُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَبَيْنَيْتُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَخْلَفَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ -

### بَاب ۱۳۴۳ إِمَامٌ مِنْ مَنَعَ ابْنِ

السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ -

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُؤْتِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ بِالْطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا مَالًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ آطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ صَلَاتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُزَالَهُ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا أَكْثَرَ أَهْذَفَهُ رَجُلٌ تَرَكَ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا -

### بَاب ۱۳۴۴ سَكْرًا أَوْ مَهْرًا

جھولی قسم کھا کر کسی کا مال حاصل کرے اللہ سے جب ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا پھر یہ آیت نازل ہوئی - إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الشُّعْثُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُنْتُ لِي بِهَا فِي آدَمِينَ بَيْنَ عَمٍّ لِي شُهُودٌ فَقُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَبَيْنَيْتُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَخْلَفَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ -

### بَاب ۱۳۴۵ مَسَافِرُونَ كُوفَانِي نَهَ دِينَ وَلِي بَرَكَاةً

از موسی بن اسماعیل از عبد الواحد بن زیاد از اعمش از ابو صالح حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا۔ بدو مخشر، نہ انہیں پاک کرے گا نہ انہیں دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستہ میں ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم کی بیعت کرے دنیاوی اغراض کے ماتحت اگر حاکم کچھ دیتا رہے تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب سودا وغیرہ لیکر کھڑا ہو اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس مال کی اتنی اتنی قیمت ملتی تھی (لیکن میں نے نہیں دیا) چنانچہ کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکہ میں اگر خرید لے) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی - إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الشُّعْثُ فَقَالَ مَا حَدَّثْتُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُنْتُ لِي بِهَا فِي آدَمِينَ بَيْنَ عَمٍّ لِي شُهُودٌ فَقُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَبَيْنَيْتُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَخْلَفَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ -

### بَاب ۱۳۴۶ مَسَافِرُونَ كُوفَانِي نَهَ دِينَ وَلِي بَرَكَاةً

۲۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
خَاتَمُ الزُّبَيْرِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
شِعَابِ الْحِمْيَرِ الَّتِي يَشْقُونَ بِهَا الْفُحْلَ فَقَالَ  
الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ يُبْرِقُ آبَى عَلَيْهِ فَاخْتَفَمَا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ  
أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى حِمَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ  
أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَكُونَ وَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ  
حَتَّى يَوْجِعَ إِلَى الْجُدِّ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَنْجِبْ  
هَذَا الْآيَةَ نَزَلْتُ فِي ذَالِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحْكِمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرْتَنِي لَهُمْ -

از عبد اللہ بن یوسف از ابی زبیر از ابن شہاب از عروہ (عبد اللہ بن  
زبیر سے مروی ہے ایک انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
زیر بن عوام سے حشر کی نندی کے متعلق جھگڑا کیا۔ جس کا پانی لوگ کھجور  
کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری کہنے لگا پانی کو بہنے دو۔ زیر  
بن عوام نہ مانا پھر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے  
اور یہ مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے زیر سے فرمایا اے زیر! اپنے درختوں کو  
پانی پلا لے پھر اپنے ہمسائے کی زمین میں پانی چھوڑ دے۔ یہ سن کر  
انصاری غصے ہوا کہنے لگا کیوں نہیں زیر آپ کی کھجور کے بیٹے جو ہیں  
اس لیے۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، فرمایا اے زیر اپنے  
درختوں کو پانی پلا پھر روک دے۔ یہاں تک کہ وہ دیواروں تک پہنچ  
جائے۔ زیر نے کہا بخدا مجھے یہ خیال ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق  
نازل ہوئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكِمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرْتَنِي لَهُمْ  
الایہ خدا کی قسم یہ لوگ مومن ہو نہیں سکتے جب تک یہ لوگ  
اپنے جھگڑوں میں تجھے فیصلہ نہ بنائیں (النساء ۶۵)۔

## باب ۱۴ شُرْبُ الْأَعْلَقِ

الْأَسْفَلِ -

۲۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاتَمُ الزُّبَيْرِ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسَلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ  
عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ  
يَنْبَغُ الْمَاءَ الْجُدَّ رَقْمًا أَمْسِكَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ

## باب ۱۴ بند زمین والا نیچے کی زمین والے سے پہلے سیراب کرے۔

از عبد اللہ بن احمد از معمر از زہری از عروہ (زیر سے ایک  
انصاری نے جھگڑا کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیر!  
تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے۔ انصاری نے  
کہا ہاں وہ آپ کی کھجور کا بیٹا ہے نائب آپ نے فرمایا زیر  
اپنے درختوں کو پانی دے پھر روک دے یہاں تک کہ  
وہ کناروں پر چڑھ جائے۔ زیر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر پانی روکنا درست نہیں بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو نبی کھیت والے کی طرف چھوڑ دے ۱۲ من سلا جو ہر ایک کی ملک نہ ہو  
اس سے پانی لینے سے پہلے بند کھیت والے کا حق ہے اور اتنا پانی لینے کھیت میں دے سکتا ہے کہ اب زمین پانی پینے اور کھیت کے مندرجہ ذیل تک پانی چھوڑے پھر نبی کھیت والے  
کی طرف پانی کو چھوڑ دے ۱۲ من

یہ آیت فَلَآ وَرَّيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ الِیَّةَ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

## باب بند کیت والا اپنے ٹخنوں تک پانی پھرے

از محمد از محمد از ابن جریر از ابن شہاب از عمرو بن زبیر  
ایک انصاری نے زبیر سے حرہ کی ندی کے متعلق پوچھا کیا۔ آپ نے فرمایا  
انصاری کی رعایت میں (زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی  
اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے۔ انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ  
زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے چہرے کا رنگ بدل گیا یعنی آپ کو غصہ آ گیا، آپ نے فرمایا  
زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا پھر روکے رکھ پانی یہاں تک کہ وہ کھیت  
کی منڈیروں تک آجائے اور زبیر کا جو داعی حق تھا وہ آپ نے دلا  
دیا۔ زبیر کہتے تھے خدا کی قسم یہ آیت فَلَآ وَرَّيْكَ اسی باب میں  
اتری۔ ابن شہاب کہتے ہیں انصاری اور اور دوسرے لوگوں نے  
آنحضرت کے زمانہ پانی روک منڈیروں تک کام کا یہ مطلب لیا  
کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے۔

## باب پانی پلانے کی فضیلت۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از سہمی از ابو صالح از  
ابو ہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار  
ایک شخص درختے میں ہمارا تھا۔ اسے شدت کی پیاس لگی۔ وہ  
کنویں میں اترا اور پانی پیا۔ پی کر نکلا تو اسے معلوم ہوا کہ باہر  
ایک کتا پیاس سے بانی رہا ہے اور کچھ چاٹ رہا ہے اسنے سوچا

فَاحْسِبْ هَذِهِ الْاِيَّةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَآ وَرَّيْكَ لَا  
يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِیْمَا شَجَرْتَنِيْہُمْ۔

## باب ۱۳ شرب الاعلیٰ الی الکعبین۔

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ  
أَخْبَرَنِي جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ  
ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ هَامَ  
التَّوْبَةَ فَبِئْسَ مَا لَمْ يَنْجُ بِهَا الْكُفْلُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ قَامُوا  
بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى جَارِيَةٍ فَقَالَ لَا أَنْصَارِي  
أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ  
الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعَىٰ لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ  
وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْاِيَّةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَآ وَرَّيْكَ لَا  
يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِیْمَا شَجَرْتَنِيْہُمْ قَالَ  
ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالنَّاسَ قَوْلَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ  
إِلَى الْجَدْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكُعْبَيْنِ۔

## باب ۱۴ فَمَنْ سَقَى الْمَاءَ

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ سَيْفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ  
يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَذَلَّ بِمَاءٍ فَشَرِبَ  
مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَى

سلفہ مالک نے انصاری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی کر فرمایا دینے سے منع فرمایا ہے مگر آپ نے یہ حکم غصے کی حالت میں دیا کیونکہ آپ غصے میں بھی انصاف اور  
معدلت اور حیات سے تجاوز نہیں کرتے تھے اور خطا سے معصوم تھے ۱۲ منہ

مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا امِثْلَ الَّذِي بَلَغَ  
بِي فَمَلَأَ خِفَّةً ثُمَّ امْسَكَ بِهِ ثُمَّ رَفَعِي فَقَسَمَ الْكَلْبُ  
فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَمَّرَهُ قَالَ أَبُو أَسْوَدٍ سَوَّلَ اللَّهُ لَنَا فِي الْيَهَامِ  
أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَيْدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ  
سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ -

اس حدیث کو حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے بھی محمد بن زیاد سے روایت کیا۔

دار ابن مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ از اسماء بنت  
ابوبکر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو سو فٹ پڑھی، نماز کے بعد  
فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار  
کیا میں بھی دوزخ والوں میں سے ہوں۔ (معاذ اللہ) اتنے میں  
میں نے ایک عورت دیکھی، میرا خیال ہے اسے بلی نوچ رہی تھی۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ فرشتوں نے کہا  
اس نے دنیا میں اس بلی کو باندھ رکھا تھا۔ حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی۔

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ  
ابْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ  
فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ  
فَإِذَا امْرَأَةٌ حَبَسَتْ أُمَّةً قَالَتْ تَخَذُ شَهَابَةً قَالَتْ  
مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا -

دار اسماعیل از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمر انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو اس وجہ سے عذاب  
ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے  
مر گئی۔ وہ عورت دوزخ میں گئی۔ آپ نے فرمایا! اللہ تو خوب  
جانتا ہے نہ تو تو نے اسے قید میں کھانا پانی دیا، نہ اسے چھوڑا کہ  
وہ زمین کے کیرے مکوڑے کھا کر گزارہ کرتی۔

۲۲۰۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ حَبَسَتْهَا  
حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَ  
اللَّهُ مَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنْتَ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حَتَّى  
حَبَسْتِهَا وَلَا أَنْتَ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ  
حُمَاتِ الْأَرْضِ -

## باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے

پانی کا زیادہ حق دار ہے۔

## باب ۱۳۷۱ مَنْ دَايَ أَنْ صَاحِبَ

الْحَوْضِ وَالْقُرْبَةِ أَحَقُّ بِمَا آتَاهُ -

لے یہ تو بظاہر عام ہے ہر جانور کو شال ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے حلال چوپائے جانور ہیں اور سور وغیرہ میں یہ ثواب نہیں کیونکہ ان کے مارنے کا حکم ہے جس  
کہتا ہوں حدیث کو مطابق رکھنا بہتر ہے۔ کہنے یا سور کو بھی یہ کیا مزدور ہے کہ پیسا رکھ کر مارا جائے پہلے اس کو پانی پلا دوں پھر مار دوں ابوعبید اللہ کہتا یہ حدیث نیا امرائیل کے  
لوگوں سے منقول ہے ان کو کنوئوں کے مارنے کا حکم نہ تھا بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ کہنے کا جھوٹا پاک ہے اور لہذا کتاب لفظیات میں اس کی بحث گندہ جی ہے اس مسئلہ  
اس حدیث کی نسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ بلی کو پانی نہ بلانے سے عذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی بلانا ثواب ہے ابن منیر نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بلی کا قتل اگر درست  
نہیں ۱۱۸۸



سُعَيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّعْمَانِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
ثَلَاثَةٌ لَا يَبْكِيَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ  
مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى عَمَلٍ  
كَاذِبٍ بَعْدَ الْحَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالٌ رَجُلٌ قَسَمَ  
وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَا يَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ هُنَاكَ  
فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ لَوْ قَالَ  
عَلَى حَدَّثَنَا سُفَيْنُ بْنُ غَيْرِ مَرْثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
أَبِي صَالِحٍ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۳۸** لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَ  
لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ  
ابْنَ جَنَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ  
بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّفِيعِ  
وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشُّرَفِ وَالرَّيْدَةَ

**باب ۳۹** شُرَبِ النَّاسِ وَ  
الدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

۲۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

از ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں  
سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام نہ کریگا، نہ انہیں دیکھے گا۔ ایک  
وہ جو جھوٹی قسم کھائے کہ مجھے اس مال کے اتنے روپے ملتے تھے  
حالانکہ اس سے کم ملتے تھے۔ دوسرا جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم  
کھائی کہ اس طرح وہ کسی مسلمان آدمی کا مال ہضم کر لے۔ تیسرا وہ شخص  
جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا۔ اللہ تعالیٰ اس  
سے فرمائے گا تو نے اس پانی کو روک رکھا، جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا  
آج میں اپنا فضل اور احسان بھی تجھ سے روکتا ہوں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم سے سفیان نے کئی بار بیان کیا  
عمر بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے آنحضرت سے روایت کیا۔

**باب** چراگاہ کا متعین اللہ اور اس کے رسول  
کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔

د از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ از ابن عباس از صعّب بن جنادہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کو اللہ یا اس کا رسول مقرر  
کر سکتا ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام  
نقیع کو چراگاہ کے طور پر مقرر کیا۔ حضرت عمر نے مقام شرف اور مقام  
ربذہ کو مقرر کیا۔

دنہروں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں

د از عبد اللہ بن یوسف از مالک بن انس از زید بن اسلم

لہ یہیں سے ترجمہ کیا ہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ پانی روکنے پر یہ عزامی تو مسلم ہوا کہ بعد ضرورت اس کو روکنا جائز تھا اور وہ اس کا حق لکھتا تھا یعنی جوں نے کہا  
یہ جو پانی جو تیرا بنایا ہوا تھا اس سے مسلم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت سے نکالا ہوتا جیسے کنواں کھودا ہوتا یا مشک میں بھر کر لایا ہوتا تو وہ اس کا حقدار ہوتا ۱۲ منہ  
تھا۔ حدیث کا یہ ہے کہ جنگ میں رمنہ روکنا گھاس اور شکار بند کرنا کسی کو نہیں بیغیا سوا اللہ اور اس کے رسول کے امام اور خلیفہ بھی رسول کا قائم مقام ہے اس کے  
سوا اور کوئی کو رمنہ روکنا اور محفوظ کرنا درست نہیں۔ شافعیہ  
کامی قول ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بیس میل پر اور شرف اور ربذہ  
بھی مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ عمر بن مسعود سے یہ واقعہ ہوا ان میں آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں وہ کسی کے لئے خاص نہیں بلکہ سب کے لئے



مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ السَّكَنِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ  
فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَاطِبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَأَطَاعَ بِهَا فِي مَرْحَةٍ أَوْ رُصْنَةٍ فَمَا أَصَابَتْ طِيلَهَا  
ذَلِكَ مِنَ الْمَرْحَةِ أَوِ الرُّصْنَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ  
لَوْ أَنَّهَا انْقَطَعَتْ طِيلُهَا فَاسْتَنْتَتْ شَرُوقًا أَوْ شَرْقَيْنِ  
كَانَتْ أَثَاوَهَا وَأَوْدَانُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ  
بِهَرٍ فَتَمَرَّتْ مِنْهُ وَلَمْ يُدْرِكْ أَنْ تَيْسِقِ كَانَ ذَلِكَ  
حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لَكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَاطِبٌ تَغْنِيًا  
وَتَغْنًا لَمْ يَسْخَرْهُ اللَّهُ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرُهَا  
فَهِيَ لَكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَاطِبٌ تَحْرًا أَوْ رِبَاءً وَ  
يَوَامُ لَدَاهُ الْإِسْلَامُ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزِدْ وَسُئِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُمْرِ فَقَالَ  
مَا أُنْزِلَ عَلَى فِهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْأَيُّهُ الْجَامِعَةُ  
الْفَادَةُ مِمَّنْ يَعْمَلُ مِنْهَا ذَرَّةٌ خَيْرًا يَبْرُكُ وَهَنْ  
يَعْمَلُ مِنْهَا ذَرَّةٌ شَرًّا يَبْرُكُ.

از ابو صالح سمان از ابو ہریرہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لیے باعث ثواب ہیں، کسی کے لیے بچاؤ کا ذریعہ، کسی کے لیے گناہ کا موجب ہیں۔ ثواب کا باعث تو اس شخص کے لیے ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے رکھے۔ ان کی سی چراگاہ میں یا باگ لمبی کر دے۔ وہ اپنی رسی کے طول میں جہان تک چریں گے مالک کے لیے نیکیوں کا باعث ہوگا۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو بلندی تک دوڑ جائیں تو ان کے قدم اور ان کی لمبیدیں سبھی اس کے لیے نیکیاں بن جائیں گی۔ اگر وہ کسی ندی پر گزریں وہاں پانی پئیں خواہ انکے مالک کا ارادہ پانی پلانے کا اس وقت نہ ہو تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایسے شخص کے لیے گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں بچاؤ کا ذریعہ اس شخص کے لیے ہیں جس نے روپیہ کمانے کیلئے اور سوال سے بچنے کے لیے انہیں باندھا پھر انکی گردنوں اور پیٹوں میں اللہ کا جو حق ہے اسے نہ بھولنے تو ایسے شخص کے لیے گھوڑے بچاؤ میں عذاب اور گناہ کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو فخر، دکھادے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے باندھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ بے مثل جان آیت وَمَنْ يَفْعَلْ مِنْهَا لُيْلَةً كَوْكَبٌ رُتِي بَرَابْرًا بَحْلًا لَمْ يَكْرَهُ

دیکھ لے گا (قیامت کے دن)، اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا، وہ بھی دیکھ لے گا۔

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ مَوْنَى الْمُبْعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْقَطْرِ فَقَالَ أَعْرِفْ عَقَاصَهَا وَوَكَايَتَهَا ثُمَّ

(از اسماعیل از مالک از زید بن ابی عبد الرحمن از زید یعنی منبعث کا غلام، زید بن خالد کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ سے پڑی ہوئی چیز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بند پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ۔ اگر اس

سے کہیں سے ترجمہ باب مکتبہ جہ کیونکہ اگر جانوروں کو نہر سے پانی پی لیا جائے نہر جتنا تو اس پر ثواب کیوں ملتا اور جب بغیر پلانے کے قصد کہے ان کے غور بخور یا پی لینے میں ثواب ملا تو قصد پلانے کا طریق اولی جائز بلکہ موجب ثواب ہوگا ۱۲ مسئلہ ان کا نام ابو عمیر ملک تھا۔ بعضوں نے کہا بدل اور بعضوں نے کہا زید بن خالد ۱۲ مسئلہ

عَوْدُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَمَا لَاقَتْهُنَّ أَنْفَهُنَّ  
بِهَا قَالَ فَضَالَةٌ الْعَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِخِيكَ  
أَوْ لِلدَّيْسِ قَالَ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا  
مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِدَآؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ  
الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلٌ

### بَابُ ۱۳۸۲ بَيْعِ الْحَطَبِ الْكَلْبِ

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ لُحُودٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ  
أَحْبَلًا فَيَأْخُذَ حَوْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكْفَ  
اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ  
أَمْ مُنِعَ-

۲۲۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُ عُمَرَ  
الْأَخْرَجَ بَنُو عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ  
حَوْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا  
فَيُعْطِيَهُ أَوْ يُنْعَى-

۲۲۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ خَبَرَنِي بَنُو  
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ  
ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصْبَحْتُ  
شَارِقًا لَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ  
يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا مالک اہلئے کو بہتر، ورنہ جیسے تیری مرضی ہو کر۔ اس نے پوچھا گم شدہ  
بکری؟ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے۔ یا تیرے بھائی کی یا بھتیجے کی  
اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا  
غرض اس کے ساتھ مشک اور روزہ سب موجود ہے۔ پانی پی لیتا ہے  
درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے جتنی کہ اسکا مالک اسکے پاس آہنچتا ہے  
**باب** لکڑی اور گھاس بیچنا

(از معمر بن اسد از وہیب از ہشام از والدش از زبیر بن عوام)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک رسی لے اور لکڑی  
کا ایک گٹھا بیچے اور اپنا گزارہ کرے عزت پجائے یہ اس سے بہتر  
ہے کہ لوگوں سے سوال کرے پھر اسے دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابی عبد اللہ)  
یعنی عبدالرحمان بن عوف کا غلام از حضرت ابوسہیرہ، آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص لکڑیوں کی گٹھری اپنی  
پیٹھ پر لٹائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ  
اسے دے یا نہ دے۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از ابن شہاب)  
از علی بن حسین بن علی از والدش حسین بن علی، حضرت علی بن ابی  
طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن مال غنیمت ملا اس  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور  
ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلی اللہ وسلم نے مجھے دی۔ میں  
نے دونوں اونٹیوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا

۱۔ اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے ہے کہ لکڑی پانی گھاس وغیرہ سب مشترک ہیں جن سے ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی اور گھاس بیان کی گئی ہے اس  
سے مراد بھی ہے کہ جو غیر ملکی زمین میں واقع ہو ۱۲۰ من

شَارِقًا أُخْرَى فَأَخْتَمَهَا أَبُو مَاعِدُنَا بِرَجُلٍ مِّنَ  
الْأَنْصَارِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا إِلَيْبَعَاءُ  
وَمَعِيَ مَا لَيْتُمْ مِّنْ بَنِي قَيْنَقَاءَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى  
وَلِيمَةٍ فَاطِمَةَ وَحَمْرَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي  
ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةُ فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْرُ لِلشَّرَفِ  
التَّوَاءُ فَتَأْرِي لِيَهُمَا حَمْرَةً بِالسَّيْفِ فَحَبَّ  
أَسْمَتُهُمَا وَبَقَرُ حَوْلِهِمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَيْدِيهِمَا  
قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمَنِ السِّيَامُ قَالَ قَدْ حَبَّ  
أَسْمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ  
فَقَطَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ  
أَخْبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلْتُ  
عَلَى حَمْرَةَ فَتَغَيَّطَ عَلَيَّ فَرَفَعَ حَمْرَةَ بَصَرَهُ وَقَالَ  
هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ لِرَبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهِّقُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ  
قَبْلَ تَحْرِيرِ الْأَنْصَارِ

### بَابُ الْقَطَائِعِ

۲۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَوْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ  
أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ حَتَّى تُقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ

میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر ازخیر لا دوں اسے بچوں۔ میرے  
ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ میں ازخیر فروخت کر کے  
حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کی دعوت میں مدد لینا چاہتا تھا اس وقت حمزہ بن  
عبد المطلب اس گھر میں شراب پی رہے تھے اور ایک مغنیہ گارہی تھی  
اس نے یہ مصرعہ گایا: اَلَا يَا حَمْرُ لِلشَّرَفِ التَّوَاءُ ترجمہ اے حمزہ اکاہ ہو فخر  
اختیاں لے لو میں بن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے اور اونٹنیوں کے کوہان کا  
لیے انکے پیٹ بھاڑ ڈالے اور کیچے نکال لیے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے  
ابن شہابؒ سے پوچھا اور کوہان؟ انہوں نے کہا کوہان بھی کاٹ لیے گئے  
ابن شہابؒ نے کہا حضرت علیؓ کو جب خبر ہوئی وہ گئے کہتے ہیں میں نے  
ایک ایسا منظر دیکھا جس سے میں گھبرا گیا میں اسی وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ساقصہ کہہ سنایا آپ کے پاس اس  
وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی آپ کے ساتھ تھے  
اور میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ حمزہ کے پاس پہنچے۔ آپ ان پر غصہ  
ہوئے حمزہ نے (جوش میں تھے) آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے۔ تم ہو  
کیا؟ میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ یہ خیال دیکھ کر آنحضرتؐ دبا  
آئے۔ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

### بَابُ جَاغِيرِ مُقْطَعٍ دِينَ كَابِيَانِ

از سلیمان بن حرب از حماد از یحییٰ بن سعید حضرت انس کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بخرین کے علاقہ میں جاگیر  
مقطع دینے کا ارادہ کیا۔ انصار نے عرض کیا ہم اس وقت لبن نجیب  
ہماری مہاجر بھائیوں کو ویسی ہی جاگیر مقطع سے سرفراز فرمائیں گے آپ نے

۱۔ حضرت حمزہؓ اس وقت نہ تھے اس لیے ایسا کہنے سے گنہگار نہیں ہوئے۔ دوسرے ان کا مطلب یہ تھا کہ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد  
مادر حضرت عبد اللہؓ اور حضرت علیؓ کے والد ابو طالب دونوں ان کے رشتے تھے اور لڑکا اپنے باپ کا گویا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس وقت میں مناسب تھا شاید حمزہؓ کچھ ادھر پہنچتے۔  
دوسری روایت میں ہے کہ ان کا ارادہ نہ تھے کہ ان کے لیے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علیؓ کو دو لوائی آپ کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ان پر ازخیر لا دوں اور خیر ایک خوشبودار  
گھانا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس کتاب میں قطع کا لفظ ہے وہ مقطع اور جاگیر دونوں کو شامل ہے شاید نے کہا آباد زمین کو جاگیر میں دینا درست نہیں دیوان زمین میں ہے امام جہاں  
راہی کہے جاگیر سے ملتا ہے جاگیر دار یا مقطع والاس کا مالک نہیں ہوتا مگر بطری نے اسی کا تعلق کیا ہے لیکن قاضی عیاض نے کہا اگر امام کو مالک بنا دے تو وہ مالک ہوتا ہے ۱۲ منہ

مِثْلَ الَّذِي تُقَطِّعُ لَنَا قَالَ سَتَوْنُ بَعْدِي أَشْرَكَ  
فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلْقَوْنِي۔

### باب ۱۳۸۳ کتاب القطار

وَقَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
أَسْنَدَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَنْصَارَ لِيُقَطِّعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ  
فَأَكُنْ مِنْ رِجَالِنَا مِنْ قَوْمٍ يَنْهَوْنَهُ  
فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكُنْ سَتَوْنُ  
بَعْدِي أَشْرَكَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلْقَوْنِي۔

### باب ۱۳۸۵ حبل الابل على الماء

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ  
مُحَمَّدُ بْنُ فَيْصَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِرَالِ بْنِ عَلِيٍّ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ  
تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ۔

### باب ۱۳۸۶ الرجل يموت له ممر

أَوْ شَرِبَ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي مَخْلٍ۔  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ  
مَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَجَّهَ قَوْمُهُ لِلْبَيْعِ  
فَلَيْسَ بِتَمِّمِ الْمَسْرُوفِ حَتَّى يَرْفَعَ  
وَكَذَلِكَ رَبُّ الْعَرَبِيَّةِ۔

فرمایا۔ غنقریب تم میرے (وصال کے) بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر  
ترجیح دی جائے گی لہذا مجھ سے ملنے تک۔ (وصال تک) صبر کرتے رہنا۔

**باب** جاگیر مقطوعوں کی سند لکھ دینا اور لیث  
نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے حضرت انس  
سے آنحضرتؐ نے انصار کو بلایا اس لیے کہ انکو بحرین  
میں جاگیریں دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر  
آپ دیتے ہیں تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی  
ویسے ہی جاگیروں کی سندات لکھ دیجئے۔ آپ نے یہ  
بات پسند نہ فرمائی اور ارشاد ہوا، تم میرے بعد دیکھو  
گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے۔ لہذا،  
مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔

### باب

پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوھنا۔  
از ابراہیم بن منذر از محمد بن یحییٰ از والدش از ہلال بن  
علی از عبد الرحمن بن ابی عمر از ابو ہریرہ، آنحضرتؐ علیہ  
وسلم نے فرمایا اونٹوں کا حق یہ ہے کہ انکا دودھ پانی کے پاس دوھ جائے  
رپائی پر غریب اور محتاج لوگ ہوتے ہیں انہیں بھی کچھ دودھ بخیرات  
میں دیا جائے۔

### باب

باغ میں سے گزرنے کا حق یا کھجور کے  
درختوں میں پانی پلانے کا حق۔  
آنحضرتؐ علیہ وسلم نے فرمایا جس  
نے بیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا  
میوہ بیچنے والے کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ  
اٹھانے لے اسے وہاں جانے اور درخت کو پانی

پلانے کا حق ہے اور یہی حکم غریب دالے کا بھی ہے۔

۱۲۔ حدیث کا ترجمہ ہے کہ جو شخص کو دودھ پلانے کا حق ہے وہ اس کو دودھ پلانے کا حق ہے۔ ۱۳۔ حدیث کا ترجمہ ہے کہ جو شخص کو دودھ پلانے کا حق ہے وہ اس کو دودھ پلانے کا حق ہے۔ ۱۴۔ حدیث کا ترجمہ ہے کہ جو شخص کو دودھ پلانے کا حق ہے وہ اس کو دودھ پلانے کا حق ہے۔

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتِاعَ مَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَكَّرَ فَشَرَّهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ مِنْ ابْتِاعِ عَبْدِ اللَّهِ مَا لَمْ يَمْلِكْ فَالْبَائِعُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُتَبَاعُ وَعَنْ هَذَا عَنْ قَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ وَالْعَبْدِ

عمر مروی ہے اس میں صرف غلام کا ذکر ہے۔

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَاعَ الْعَرَايَا فَخَرَّصَهَا تَمَرًا

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَقْلَةَ وَعَنِ الْمَرْأَةِ وَبَيْعِ الشَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا وَأَنْ لَا تَبَاعَ إِلَّا بِالْقَيْدِ الْبَدْلِهِمْ إِلَّا الْعَرَايَا

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا

عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبداللہ بن یوسف از لیت از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ ان کے والد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ بائع کا ہوگا۔ البتہ اگر خریدار یہ شرط کر لے تو وہ لے گا۔ اور جو کوئی مال والا غلام خریدے تو مال بائع کا ہوگا۔ مگر جب خریدار شرط کر لے ہے

یہ حدیث امام مالک سے بحوالہ نافع از ابن عمر از حضرت

از محمد بن یوسف از سفیان از یحییٰ بن سعید از نافع از ابن عمر از زید بن ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی کہ اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض بیچی جائے۔

از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از ابن جریج از عطیہ از جابر بن عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غبارہ کھجور کا مزاربہ سے منع فرمایا۔ اور بچنگی سے قبل میوہ بیچنے سے بھی منع فرمایا اور آپ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہونہ بیچا جائے۔ مگر دینار و درہم یعنی روپے پیسے کے عوض۔ البتہ عرایا کی اجازت دی۔

از یحییٰ بن قزاع از مالک از داؤد بن حصین از

ابو سفیان یعنی غلام ابو احمد از ابو ہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے کہ اتنی ہی کھجور کے

۱۔ ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ ایک روایت امام احمد سے بھی ایسی ہے اور شافعی اور مالک سے مروی ہے کہ اگر بائع نے اس غلام کو کسی مال کا مالک بنادیا تھا تو وہ مال خریدار کا ہو جائے گا ۲۔ منہ کہ اس مال کو اس بائع میں لیں گا اور بائع کو اس شرط پر بیع کہے ۱۲ منہ ۳۔ یعنی اس استاد سے مروی ہے جو ایک کدو کو بیع کر دیتا ہے کہ اس کدو کے بدلے میں ایک کدو کی اجازت دے گا ۴۔ منہ کہ جب عرایا کا دنیا جائز ہو تو غلام و عرایا میں جائیداد کا یہ اصول کی حفاظت کرنے کو یہ جو فرمایا انداز کہ اس کے برابر خشک کھجور کے بدلے میں ایک کدو کی اجازت دی ان کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو دو تین درخت کھجور کے بطریق عربیہ سے ملے وہ ایک انسان کے دالے کو لائے وہ اندازہ کرتے کہ درخت پر بیٹھا تو کتنے کدو تو کھینچے بعد اتنی سے چھ لاکھ اور عرایا اتنی سو کھجور کتنے شخص سے لے کر درخت کا میوہ اس کے ہاتھ میں ڈالے تو یہ درست ہے حالانکہ لوں کھجور کے بدلے ایک کدو کے بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے مگر اگر غلام کو کھجور کے کدو کے ہوتے ہیں تو ان کے کھانے کے لئے ضرورت پڑتی ہے اس لئے ان کے لئے یہ بیع آپ نے جائز فرمادی ۱۲ منہ ۵۔ غبارہ اور محالہ اور زائے کے معنی اوپر گذر چکے ہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِعَرَضِهَا مِنَ الثَّمَرِ وَمَا  
دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَلَا  
دَاوُدُ فِي ذَلِكَ -

۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ  
أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَيْسٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي بِشَيْرُ بْنُ يُسَارٍ مَوْلَى نَبِيِّ حَارِثَةَ أَنَّ  
رَافِعَ بْنَ خَدِجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْظَلَةَ حَدَّثَاهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ  
الْمُزَابَنَةِ بَيْنَ الثَّمَرِ وَالثَّمَرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا  
فَأَنَّهُ إِذِنْ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنِي بِشَيْرُ مِثْلَهُ -

عوض اندازے سے ہو جبکہ پانچ اوسق ہو یا اس سے کم۔ دیہ  
شک داؤد بن حصین کو ہے۔

داز زکریا بن یحییٰ از ابو اسامہ از ولید بن کثیر از بشیر بن یسار  
یعنی بنی حارثہ کا غلام، رافع بن خدیج و سہل بن ابی حنظلہ دونوں نے  
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔  
(یعنی درخت پر لگی تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے) البتہ  
عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔  
امام بخاری نے کہا ابن اسحاق نے بحوالہ بشیر ایسی ہی حدیث  
بیان کی۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**کتاب قرض کا لین دین۔ تصرف بیجا**  
سے روکنا۔ مفلسی و غربت کے متعلق یہ

**کتاب قرض کا لین دین**  
فَاذْكُوا الدُّيُونِ

وَالْمَجْزُورِ وَالْغُلِيِّسِ -

**باب ۱۲۸۷- مَنِ اشْتَرَى مِنَ الْكَلْبِ**

وَالْبَيْنِ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَبْرِ عَنْ الْمَعْبُودِ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرًا  
أَتَبِيعُهُ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ رَابَاةً فَلَمَّا أَقْبَلَا الْمَكْدَنَةَ  
عَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ -

**باب جو شخص کوئی چیز بطور قرض خریدے اور**

اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو تو جائز ہے۔

(از محمد از جریر از مزینہ از شعبی) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا  
ہے؟ کیا تو اسے میرے ہاتھ بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اچانچہ  
میں نے آپ کو ہاتھ بیچ دیا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں صبح  
کے وقت آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت لگا دی

لے لیتے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ابن اسحاق کو نہیں پایا حافظ نے کہا مجھ کو تعلق موصول نہیں ملی ۱۲ منہ ۵۰ جگر کہتے ہیں تصرف سے روک دینا حاکم جرحہ فیصلے  
یومئذ یقول اکثر قرض کے مناسب تھا ہے تو یہ کر دیتا ہے کہ وہ کوئی بیع شرعی نہ کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے اس کو جگر کہتے ہیں ۱۲ منہ ۵۰ ہیں سے ترجمہ اب نکلنا ہے  
کہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبد اللہ کو ۱۲ اونٹ سفر میں خرید فرمایا حالانکہ اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آن کر آپ نے قیمت دی ۱۲ منہ

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَّ أَكْرَدَكَ عِنْدَ الْأَوْحَمِ  
الرَّهْنُ فِي السَّلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ  
يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ۔

از معلی بن اسد از عبد الواحد (اعمش) نے بیان کیا ہم نے  
ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا  
مجھ سے اسود بن یزید نے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ پر غلہ خریدا اور آپ نے نو ہسٹہ کدھرہ  
(قیمت کے بدلے) اس کے پاس گروی رکھ دی۔

### باب ۱۳۸۸ مَنِ اخَذَ أَمْوَالَ

النَّاسِ يُرِيدُ آدَاءَهَا أَوْ ائْتَلَا فِيهَا

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ  
ثَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ  
آدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ ائْتِلًا فِيهَا  
اَتَلَفَهُ اللَّهُ۔

باب جو شخص لوگوں کا مال بہ نیت ادا کیلئے  
لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے۔

از عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی از سلیمان بن بلال از ثور بن  
زید از ابو الغیث (حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے مال اس ارادے  
سے لے کہ اسے ادا کرے گا۔ تو اللہ اس کی طرف سے ادا  
کر دے گا تو فقیح ادائیگی دے گا اور جو شخص تلف کرنے کی نیت  
سے لے گا تو اللہ اسے تلف کرے گا۔

### باب ۱۳۸۹ آدَاءُ الدَّيُونِ وَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ  
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا  
حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا  
بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا۔

باب قرضوں کی ادائیگی۔ اللہ تعالیٰ کہتے  
ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں  
انہیں ادا کرو اور جب تم لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ  
کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ اللہ کی نصیحت تمہارے  
لئے عمدہ ہے۔ اللہ سمیع و بصیر ہے (النساء: ۵۸)

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو  
شِهَابٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَصُرَ

از احمد بن یونس از ابو شہاب از اعمش از زید بن وہب  
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے جب احد کا پہاڑ دیکھا تو فرمایا

لے یعنی خریدے یا قرض لے ۱۴ من ۱۵ یعنی قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یا تو دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کر دیتا ہے یا اگر فلس کی چیز  
سے دہا دے کہے تو آخرت میں اس کو عذاب نہ ہوگا یہ جو فرمایا اللہ اس کو تیار کرے تیار ہی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں ۱۲ من ۱۳ من بخاری اس آیت کو اس لئے لائے کہ  
جب امانت کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا حالانکہ اس کی ضرورت ہی میں نہیں ہوتی تو قرض کا ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم ہوگا ۱۲ من

يَعْنِي أَحَدًا قَالَ مَا أَحْبَبْتُ أَنَّهُ يَحُولَ لِي ذَهَبًا  
تَبَكُّثُ عِنْدِي مِنْهُ وَيَتَارَكُوْنِي ثَلَاثَ أَيَّامٍ  
أُصْلِحْ لَهُ لَدَيْنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرَيْنَ هُمُ الْاِقْلَوْنَ  
إِلَّا مَنْ قَالَ بِأَمْسَالِ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ أَشَدَّ أَبُو  
شَهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَ  
قَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ  
فَصَحَّتْ صَوْنًا فَأَرَدَتْ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ  
مَكَانَكَ حَتَّى آتَيْتُكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
الَّذِي سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الْقَوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَ  
هَلْ سَمِعْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنَا فِي جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَنْ تَمَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُبْصِرُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ  
الْجَنَّةَ قُلْتُ فَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ

بشخص بھی انتقال کرے وہ شریک کرتا ہو تو جنت میں داخل ہو گا  
۲۳۱۔ حَلَّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ قَالَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ كَانَ لِي مِثْلُ  
أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَسُرَّ عَلَيْكَ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ  
مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا أُرْصِدُكَ لَدَيْنِي رَوَاهُ صَالِحٌ  
وَعَقِيلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ

میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور پھر اس میں سے ایک  
دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔ البتہ مجھے جس کا قرض  
ادا کرنا ہے تو اس کے لیے دینار سے ہے تو یہ اور بات ہے۔ پھر فرمایا جو  
مالدار میں دراصل وہی زیادہ محتاج ہیں، مگر جو اس اس طرح  
خرچ کرتے رہیں۔ ابو شہاب راوی نے سامنے اور دائیں بائیں  
اشارہ کیا۔ آنحضرت نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ایسے  
خرچ کرنے والے حقوٹے ہیں نیز فرمایا تو یہیں ٹھہرا رہا آپ حقوڑی  
و میرا گے بڑھ گئے۔ میں نے کچھ آواز سنی اور اس طرف جانے کا  
ارادہ کیا پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آگیا کہ ٹھہرا رہا جب تک میں خود تیرے  
پاس آؤں جب آپ شریف لائے تو میں نے پوچھا یہ آواز کیسی تھی جو  
میں نے سنی تھی؟ آپ نے فرمایا کیا تو نے سنی تھی؟ میں نے عرض کیا جی  
ہاں آپ نے فرمایا جبرائیل میرے پاس لائے اور کہنے لگے آپ کی امت میں سے  
درا احمد بن شعیب بن سعید از والدش از یونس از ابن شہاب  
از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ از حضرت ابو ہریرہ (آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر احد پہاڑ برابر میرے پاس سونا ہو  
تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن مجھ پر گزرجائیں اور اس میں  
سے میرے پاس کچھ سونا رہ جائے۔ البتہ ادائیگی قرض کے لیے  
کچھ رکھ دوں تو اور بات ہے۔ اس حدیث کو صالح اور عقیل  
نے بھی زہری سے روایت کیا۔

۱۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۲۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۳۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۴۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۵۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۶۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۷۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۸۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۹۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے  
۱۰۔ یعنی اگر تیرے پاس کوئی بھاری چیز ہو تو اس کا نصف تیرا ہو جائے اور نصف میرا ہو جائے



**باب ۳۹۱ سنن قرظ لیل**

۲۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَبْنِيَنَا  
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَعَوْهُ فَإِنَّ لِمَا جَاءَ الْحَقُّ مَقَالًا وَاشْتَرَاكَ  
بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا يَحِلُّ إِلَّا أَنْتَ مِنْ  
سَيْتِهِ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ  
أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً -

فرمایا دی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں اچھے وہی ہیں، جو نبی کے ساتھ قرظ ادا کریں۔

**باب ۳۹۲ حُسن التقاضی**

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ  
قَالَ كُنْتُ أَبَا بَرٍّ النَّاسُ فَأَتَجَوَّزُ عَنْ الْمَوْسِرِ  
أُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَعُفِّرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ابو مسعود کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

**باب ۳۹۳ مَلْ يُعْطَى الْكَبَرُ**

مِنْ سَيْتِهِ -

۲۲۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهْمِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ تَقَاضَاكَ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

**باب ۳۹۴ اَوْنُثُ قَرْضَ لَيْلَا**

دا از ابو الولید از شعبہ (سلمہ بن کہیل کہتے ہیں میں نے ابو سلمہ  
کو ہمارے گھر میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض واپس  
لینے کا تقاضا کیا اور سخت کلامی کی صحابہ کرام نے اس شخص کو  
سزا دینا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو  
جس شخص کا کچھ حق نکلتا ہو، وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے۔ ایک اونٹ  
خریدو اور اسے دے دو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس کے  
اونٹ جیسا دہم عمر تو نہیں ملتا۔ اس سے بڑھیا ملتا ہے آپ نے

**باب ۳۹۵ نرمی سے تقاضا کرنا**

دا از سلم از شعبہ از عبد الملک از ربیع از حذیفہ (آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا گیا  
دقبر میں فرشتوں نے پوچھا، تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ اس  
نے جواب دیا میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا  
مالدار کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا  
چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔

ابو مسعود کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

**باب ۳۹۶ قَرْضُہ کے اَوْنُثُ کے عوض اس سے**

زیادہ عمر کا اونٹ دیا جاسکتا ہے۔

دا از مسدد از یحییٰ از سفیان از سلمہ بن کہیل از ابو  
سلمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آکر اونٹ کا تقاضا کرنے لگا۔ آپ نے صحابہ  
کرام سے فرمایا اس کو اونٹ دے دو۔ لوگوں نے کہا اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَقَالُوا فَقَالَ لَوْ مَا مُجِدًا لَنَا  
سَيِّئًا أَفْضَلَ مِنْ سَيِّئِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ قَيْتَنِي  
أَوْ فَالَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْطَوْهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ حَسَنَهُمْ قَضَاءً -

### باب ۱۳۹ حسن القضاء

۲۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ  
لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرٌ مِنَ  
الرِّبْلِ فَبَجَاكَ لَا يَسْتَقَامُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْطَوْهُ فَطَلَبُوا سِتْرَهُ فَلَمْ يَجِدْ فَالَهُ إِلَّا سِتْرًا  
قَوْفَهَا فَقَالَ أَعْطَوْهُ فَقَالَ أَوْ قَيْتَنِي وَفَى اللَّهُ بِكَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ  
أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً -

۲۲۳۶- حَدَّثَنَا خَلْدٌ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَقْقَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي  
الْمَسْجِدِ قَالَ مَسْعُودُ أَرَأَيْتَ قَالَ هَلْ هُوَ فَقَالَ صَلِّ  
رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَرَأَيْتُ -

زیادہ دیا (بن مانگے جو چیز ملے وہ رشوت نہیں ہوتی نہ ہی سود ہوتا ہے)

### باب ۱۳۹ رد القرض

حَقِّهِ وَحَلَّلَهُ فَهُوَ حَافِظٌ -

کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے۔ تب اس شخص نے کہا  
آپ نے میرا پورا حق دے دیا، اللہ آپ کو پورا ثواب دے۔ آپ  
نے فرمایا وہی اونٹ دے دو، کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو اچھی  
طرح قرض ادا کریں یہ

### باب قرض اچھی طرح سے ادا کرنا۔

داؤد البلقم از سفیان از سلمہ بن کبیل از ابوسلمہ از حضرت  
ابو ہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا چار  
سال کی عمر والا اونٹ قرض تھا۔ وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا  
آپ نے صحابہ سے فرمایا اسے اونٹ دو۔ انہوں نے تلاش کیا تو  
اس عمر کا اونٹ انہیں نہ ملا۔ البتہ زیادہ عمر والا اونٹ موجود تھا  
آپ نے فرمایا وہی دے دو۔ وہ کہنے لگا آپ نے میرا قرض بخوبی  
ادا فرمادیا اللہ آپ کو اللہ جزا دے۔ آپ نے فرمایا تم میں بہترین  
وہی لوگ ہیں جو حق و خوبی قرض ادا کریں۔

(از خلد از مسعود از محارب بن دثار) جابر بن عبد اللہ کہتے  
ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
آپ اس وقت مسجد میں رونق افروز تھے۔ مسعر کہتے ہیں غالباً  
بچاشت کا وقت، محارب نے بتایا۔ آپ نے فرمایا دو رکتیں پڑھ  
لے (تختہ المسجد) میرا آپ پر کچھ قرض تھا آپ نے ادا کیا اور کچھ  
زیادہ دیا (بن مانگے جو چیز ملے وہ رشوت نہیں ہوتی نہ ہی سود ہوتا ہے)

### باب جب مقروض قرضہ سے کم ادا کرے

اور قرض خواہ معافی کر دے تو درست ہے یہ

۱- جو قرض میں اس کے اونٹ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کا اونٹ پانچ ماہ ۱۲ منہ ۱۳۵ یہ آپ کا حق تھا حالانکہ اس نے سختی سے تقاضا کیا اور کہنے ہوتا تو اس کا حق تھا  
نہ دیتا سخت شست جواب دے کر نکال دیتا اگر ہم بھی کرتا تو اس کے واجبی حق سے ایک پیسہ بھی بڑھ کر نہ دیتا مگر آپ نے بدی کے بدلہ نیکی کی اور قدرت کے ساتھ تواضع یہ  
بہت مشکل ہے اور آپ کے حق پر پیغمبر ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے قسطاً نے کہا بلا شرط قرض ادا کرنے وقت زیادہ دینا منع نہیں مگر مستحب ہے اور قرض خواہ کو اس کا  
لینا جائز ہے ۱۲ منہ ۱۳۵ یہ ترجیح میں صورت میں ہے جب کتاب میں وحملہ ہو وادعطف کے ساتھ ہوا اکثر لوگوں میں ادعاف ہے تو ترجیح میں ہوگا جب قرضدار قرض خواہ کے حق سے  
کم دے اور وہ راضی ہو جائے یا معافی کر دے تو یہ جائز ہے ابن بطال نے کہا صحیح ماؤ عطف کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ كَعْبٍ  
ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ  
قَتِيلَ يَوْمَ مَا حُدِّثَ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَلَّ الْعُرْمَاءُ  
فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا أَسْرَحَاطِي وَيُجِلُّوا إِلَيَّ قَالُوا  
فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِطِي وَكَأَل  
سَنَعْدُو وَعَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَأَفَ فِي  
النَّخْلِ وَدَعَانِي تَشْرِيهَا بِالْبُرْكِ فَحَدَّثْتُهُمْ  
فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَشْرِيهَا -

دار عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابن کعب بن  
مالک، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد جنگ احد میں  
شہید ہو گئے اور وہ مقرض تھے۔ قرض خواہوں نے اپنے قرض  
کا سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
حاضر ہوا واقعہ سنایا، آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا کہ میرے  
باغ میں جتنی کھجور ہو وہ سب لے لیں باقی قرض معاف کر دیں انہوں  
نے تسلیم نہ کیا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باغ  
کا پھل انہیں نہ دیا۔ اور مجھ سے فرمایا صبح ہم تیرے پاس آئیں گے  
(قرض خواہوں کو وہیں بلالینا، چنانچہ حسب ارشاد آپ صبح  
تشریف لائے باغ میں گھومے اور پھلوں میں برکت کی دعا کی  
میں نے کھجوریں توڑیں تو سب کا قرض ادا کیا نہایت سی کھجوریں بچ بھی گئیں۔

باب ۱۳۹۔ إِذَا قَاصَّ وَجَازَةً

فَاللَّائِنِ تَمَرًا بَشِيرًا وَغَيْرِهِ -

باب قرض ادا کرتے وقت کھجور کے عوض  
اٹنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوہ یا اناج

کے عوض پورا ماپ تول کر یا اندازے سے دے۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

أَبُو هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ ثَوْبِي وَتَرَكَ  
عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسَقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ  
جَابِرٌ فَإِنْ أَنْ يَنْظُرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْفِعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ

دار ابراہیم بن منذر از انس از ہشام از وہب بن  
کیسان، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد شہید ہوئے، اور  
تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے۔ حضرت جابر نے یہودی  
قرض خواہ سے مہلت مانگی۔ اس نے مہلت سے انکار کیا حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تاکہ  
آپ اس یہودی سے سفارش کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر اپنے قرض کے

لے آپ کا یہ فرمان بطریق حکم تھا ورنہ ان کو مانا قرض ہو جاتا مگر آپ نے بطور صلاح خبر کے ان کو یہ مشورہ دیا اگر وہ سارا باغ لے لیتے تو نادمہ میں رہتے اور ہر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جاتے مگر یہ وہکار عالم کو تو جابر کا فائدہ نہ کرنا منظور تھا وہ لوگ کہ قسمت تھے۔ جابر کو خوش نصیب قرض کا قرض ادا ہو گیا میوہ کا میوہ کھانے  
کے لئے پڑ گیا ۱۲ منہ اس باب کے لئے سے امام بخاری کی عرض یہ ہے کہ اگر کھجور کی بیج کھجور کے بدلے یا اور کسی میوے کی کسی میوے کے بدلے اندازہ سے جائز نہیں ہے اس میوے کی  
بیج جو درخت پر ہو یعنی تر ہو خشک کسی میوے کے بدلے کیونکہ اس میں کسی بیج کا استعمال ہے بجز عربہ کے مگر قرض کی ادائیگی کا حکم علمائے ہر قرض ادا کرتے وقت اگر باغ کا میوہ جو  
درختوں پر ہو اس خشک میوے کے بدلے جو قرض ادا ہوا اندازہ کر کے دیدے کہ جاکنہ ہے۔ باب کی حدیث ہے صاف اس کا حجاز نکلتا ہے کہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے جابر سے  
کے قرض خواہوں کو یہ صلاح دی کہ وہ اپنی خشک کھجور کے بدلے جو جابر کے باپ پر قرض آئی ہے باغ کی تر کھجور جو درختوں پر تھی لے لیں ۱۲ منہ

تَسْرِعُ خَلْمًا بِأَلَدِي لَهُ قَابِي قَدْ خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّقَلُ فَهَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِحَابِرِ جَدِّهِ قَاوِي لَهُ أَلَدِي لَهُ فَجِدَّةٌ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاوِيًا ثَلَاثِينَ وَسَقًا وَفَعَلْتُ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسَقًا فَجَاءَ جَابِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ بَالَدِي كَانَ فَوْجِدَةً يَعْمَلُ الْعَمْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ خَيْرُ ذَلِكَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْلَا رُكِّنَ فِيهَا -

### باب ۱۴۹۶ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

۲۲۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيانٍ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَأْسِ ثُمَّ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَتَىكَ تَوَعَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ التَّوَعُّدَ إِذَا غَرِمْتَ حَلَّتْ فَكَلْبٌ وَوَعْدٌ فَأَخْلَفَ -

### باب ۱۴۹۷ الصَّلَاةُ عَلَى مَا رَدَّ دَيْنًا

عوض اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے۔ اس نے انکار کیا آخر آپ خود باغ میں تشریف لے گئے وہاں پہلے پھرے پھر جابر سے فرمایا تو کھجوریں کاٹ اور اس کا قرض ادا کر۔ جابر نے آپ کے واپس آنے کے بعد کھجور کاٹی اور اس یہودی کے تیس دینار پورے ادا کر دیئے۔ مترہ دینار کھجور حضرت جابر کو مزید بیچ دی جابر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ واقعہ سنانے کے لیے دیکھا تو آپ عھر کی نماز میں مشغول ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر نے یہ حال مزید بیچ رہنے کا سنایا۔ آپ نے فرمایا تم کو بھی یہ واقعہ سنا دے۔ حضرت جابر حضرت عمرؓ کے پاس یہ کہنے گئے انہوں نے کہا میں نے تو اس وقت ہی یقین کر لیا تھا، جب آپ باغ میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے باغ کے پھل میں ضرور برکت ہو جائے گی۔

### باب قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری، دوسری سند از اسماعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص نے (خود حضرت عائشہؓ سے) پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ قرضدار ہونے سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب کوئی شخص مقرض ہوتا ہے تو بیچارہ جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

### باب مقرض پر نماز جنازہ پڑھنا۔

۱۔ یہ آپ کا سورہ تہا عرب لوگوں کو کھجور کا جو درختوں پر ہوا ایسا انداز ہوتا ہے کہ کٹ کر تو لیں ما پس تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے یہودیہ کی کسی بیٹی ہو تو یہ اوباب ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ دیوڑھے سے زیادہ کافری نکلتے۔ اگر کھجور پہلے ہی سے زیادہ ہوتی تو یہودی غرضی سے باغ کا سب یہودیہ قرض کے بدلہ چلی کر لیتا مگر وہ یہودیہ تو تیس دینار سے بھی کم معلوم ہوتا تھا آپ کے وہاں پھرنے اور مارنے کی برکت سے وہ ۷۰ ہوتی ہوگی یہاں عقل کے خلاف نہیں ہے حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے مکرر نظر آئے ہیں ۱۸۷۱ سنہ اس حدیث میں آپ نے قرضداری سے جو پناہ مانگی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قرض لینا ناجائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضدار کی بلوائی سے خدا محفوظ رکھے ۱۸۷۲ سنہ اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ قرضدار ہونے سے دین کی کئی فصل نہیں آتا اور اس لئے قرضدار پر جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے شریعت اسلام میں جب مسلمان ناراضے اپنے نبی ذات سے قرضدار پر جنازہ کی نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا تاکہ لوگ قرضداری سے بچتے رہیں۔ جب ملک فتح ہوا شروع ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے تو آپ قرضدار پر نماز پڑھنے لگے۔ اس کا قرض لینے ذمہ لینے کے ۱۸۷۳ سنہ



اِنَّهٗ قَالَ كَيْ اَتُوْا جِدَّ يَحْلُ عَقُوْبَتُهٗ  
وَعِرْضَتُهٗ قَالَ سَفِيْنٌ عِرْضَتُهٗ يَقُوْلُ  
مَطْلَقَتِيْ وَعَقُوْبَتُهٗ الْحَبْسُ۔

ادا کرنے میں تاخیر کرے، تو اس پر سختی کرنا اور  
اس کی مناسب توہین کرنا جائز ہے۔ سفیان ثوری  
کہتے ہیں بے عزتی کرنا یہ ہے کہ اسے کہا جائے تو نے

ٹال ٹال کی ہے۔ اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاَصَاةً فَأَعْلَظَ لَهُ فَرَقَمَ  
بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالَ۔

دازمسد دازیکھی از شعبہ از سلمہ از ابو سلمہ از ابو ہریرہؓ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اپنے قرض کا تقاضا  
کرنے لگا۔ اس نے سخت کلامی کی۔ صحابہؓ نے اس کی پٹائی کر نیکیا راڑ  
کیا مگر آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ صاحب حق کو اتنی گفتگو کی

اجازت ہوتی ہے۔

بَابُ إِذَا أَوْحَدَ مَالٌ عِنْدَ  
مُفْلِسٍ الْبَيْعَ وَالْقَرْضَ الْوَدِيعَةَ فَهُوَ  
أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحُسَيْنُ إِذَا أَفْلَسَ وَ  
تَبَيَّنَ لَهُ بَعْضُ عَقْلِهِ وَلَا بُعْدَ وَلَا  
شِرَارُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَدِّ قَطِيعُ  
عُثْمَانَ مَرَّانَ فَقَضَاهُ مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يَفْلِسَ  
فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعًا يَعْبُدُهُ فَهُوَ  
أَحَقُّ بِهِ۔

**باب** بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنہ  
مفلس کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے  
قرض خواہوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا۔ حسن  
کہتے ہیں جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور اس کا دیوالیہ  
بن ثابت ہو جائے تو اس کو بیچنا، آزاد کرنا یا خریدنا  
جائز نہ ہوگا۔ سعید بن مسیبؓ نے کہا، حضرت عثمان  
نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہو جانے سے پہلے کسی  
نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہو گیا

اسی طرح دیوالیہ پن کے بعد بھی اگر بجنہ اپنی چیز اس کے پاس مل جائے تو سب سے پہلے وہ خود  
حقدار ہوگا (دوسرے حق دار اپنا حق اسکی چیز کو بیچ کر یا وہ چیز لے کر وصول نہیں کر سکتے۔)

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
مُهَذَّبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

(از احمد بن یونس از زہیر از یحییٰ بن سعید از ابو بکر بن  
محمد بن عمرو بن ترم از عمر بن عبد العزیز از ابو بکر بن عبد الرحمن  
بن حارث بن ہشام) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا میں نے آنحضرت صلی

۱۔ جب تک قرض ادا نہ کرے یا اس کی مفلسی ثابت نہ ہو جائے سفیان کے اس قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲۱۱ھ مثلاً زید نے عرو کے پاس ایک گھوڑا امانت رکھا یا اس  
کے ماتہ بچا یا قرض دیاب عرو کا وار ہو گیا گھوڑا عرو کے پاس ملا تو زید اس کو لے لے گا۔ دوسرے قرض خواہوں کا اس میں حصہ نہ ہوگا ۱۲۱۱ھ اس کو  
ابو سعید نے کتاب الاسمال میں ادا بیہقی نے وصل کیا ۱۲۱۱ھ

آتَهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَ يَحْيِيهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَافْسَاقٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ -

**باب ۱۵۱** مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ وَتَوَخَّوْهُ وَلَمْ يَرْزُكَ لَكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزْمَاءِ فِي حَقِّ قَرْنٍ فِي دَيْنٍ آفِي قَسَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا تَسْرِعًا يَطْلُ فَا بَوَا فَا لَمْ يُعْطِهِمُ الْحَاطُّ وَلَمْ يَكْسِبُوهُمْ قَالَ سَأَ غَدُ وَعَلَيْكَ غَدًا أَفْعَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ قَدَانِي تَسْرِعَهَا بِأَلْبَرِكَةٍ فَقَضَيْتُهُمْ -

**باب ۱۵۲** مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُتْلِسِ أَوْ الْمُعْدِيهِ قَسَمَهُ بَيْنَ الْغَرْمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُمْ حَتَّى يَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ -

۲۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ حَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبَيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بکبہ کسی ایسے آدمی کے پاس پائے جو مفلس ہو گیا (یعنی دیوالیہ وغیرہ) تو وہ اور لوگوں (قرض خواہوں) سے اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

**باب** اگر کوئی باوجود مالدار ہونے کے کل پیسوں کہہ کر ادائیگی قرض کا وعدہ کرے تو اسے ٹال مٹول نہ سمجھا جائے گا (یعنی یہ تاخیر گناہ نہیں ایسی تاخیر کی ضرورت امیر غریب ہر ایک کو پڑتی ہے) جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا میرے باپ کے قرض خواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کا میوہ لے لیں لیکن قرض خواہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر آپ نے باغ یا باغ کا میوہ نہ دیا فرمایا میں کل دیاں آؤں گا پھر صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی میں نے ان (سب) کا قرض ادا کر دیا۔

**باب** دیوالیہ یا محتاج کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ وہ اپنے کام میں لائے۔

(از مسند از یزید بن زریح از حسین معلم از عطاء بن ابی رباح) حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے۔ نعم بن عبد اللہ قرشی

۱۵۱ یعنی وہ مال تو لاگو گناہ ہے کیونکہ ایک دور روز کا وعدہ کرنا اس کی ضرورت ہر شخص کو پڑتی ہے مالدار ہو یا مفلس ۱۲۱۲ منہ ۱۵۲ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمہ قرض کا فیصلہ کرنا کل پر لکھا تو معلوم ہوا کہ ایک دور روز کا وعدہ کرنا ٹال مٹول نہیں ہے جو منہ ۱۲۱۲ منہ ۱۵۲ اس کا نام یعقوب تھا اور قبطی تھا یہ شخص یمنی ابو ذر مرنے کا تھا اور قرض بھی دوسری روایت میں ہے اس غلام کے سوا اور کچھ مال اس کے پاس موجود نہ تھا ۱۲۱۲ منہ

يَشْتَرِيهِ مِثْقَالَ شَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَآخَذَ  
ثَمَنَهُ قَدَقَةً زَبْدًا -

**باب ۳۰۳** إِذَا أَقْرَضَكَ الْإِنْسَانُ

أَجَلَ مُسَمًّى أَوْ أَجَلَهُ فِي لَبَيْعٍ قَالَ ابْنُ  
مُبَرِّزٍ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ  
وَأَنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا  
لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَنْهُ بَنُو  
دِينَارٍ هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ قَالَ  
اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْغَةَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ ذُنُوفُهُ  
قَدْ أَهْمَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ فَسَمِعَهُ لِحْدَيْنِ -

**باب ۳۰۴** الشَّعْبَاءُ عِزٌّ فِي مَوْضِعِ  
الدَّيْنِ -

۳۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُهَذَّبٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبَتْ إِلَيْهِ  
أَصْحَابُ الدَّيْنِ أَنْ يَصْنَعُوا بَعْضًا مِّنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا  
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ

نے (اکھ سودرہم کے بدلے) اسے خرید لیا۔ آپ نے اس کی  
قیمت کے روپے لیے، اور الفزاری کو دے دیئے۔

**باب** معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا  
ابن عمر نے کہا معین وعدے پر قرض دینے میں کوئی  
ترجیح نہیں اگرچہ اس کو اپنے روپوں سے اچھے روپے  
میں جب تک اس کی شرط نہ کرے عطاء اور عمرو بن دینار  
نے کہا قرض دینے والا اپنی مدت کا پابند ہے گاد یعنی قبل  
از میعاد تقاضا نہیں کرے گا، لیث بن سعد نے بحوالہ  
جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن ہریرہ از ابو ہریرہ از  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا کہ ایک بنی اسرائیل  
نے دوسرے بنی اسرائیل سے قرض مانگا اس نے معین  
میعاد پر اسے قرض دے دیا۔ آخر حدیث تک دجو  
پہلے گزر چکی ہے (۳۰۳)

**باب** قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش  
کرنا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از مغیرہ از عامر حضرت جابر  
کہتے ہیں کہ میرے والد شہید ہو گئے اور بال بچے اور قرضہ  
چھوڑ گئے۔ میں نے قرضخواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ  
دیں لیکن انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا۔ میں نے آپ کی سفارش چاہی۔ انہوں نے آپ کی

۳۰۴- تلافی روایت یوں ہے آپ نے فرمایا اپنا قرض ادا کر سلم کی روایت میں ہے کہ کچھ اپنی ذات پر غریب کر اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے گھروالوں کو دے اگر اس سے کچھ بچے اپنے رشتہ والوں کو  
دے اگر اس سے کچھ بچے تو ادا کر اور باقی سے اپنے غریب کر اور شاید ام بخاری نے باب کے دونوں مطلب کمال کے لئے اپنی روایتوں کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ ۳۰۴ سے تو ایک  
معین وعدے پر کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اسی طرح قرض بھی لیکن شاہیہ نے جہود کے خلاف یہ کہا ہے کہ قرض میں میعاد مقرر کرنا جائز نہیں امام بخاری نے یہ باب لاکر شاہیہ کا رد کیا ۱۲ منہ  
۳۰۴ اس کا بنی الثیب نے مغیرہ کے طریق سے نکالا میں نے اس عمرو سے کہا میں نے یہ کہا کہ قرض دیا کرتا ہوں پھر مجھے رد پر بیان کو دیتا ہوں وہ اس سے کچھ بچے وہ بچے  
ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کچھ قیامت نہیں جب تو اس کی شرط نہ کرے ۱۲ منہ ۳۰۴ میں نے اس سے پہلے ان کو تقاضا کرنے کا حق نہیں امام مالک نے یہ کہا ہے باقی امام یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت  
جب چاہے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اس کو بعد از انفاق نے ابن عمر کے طریق سے قول کیا انہوں نے عطاء اور عمرو بن دینار سے ۱۲ منہ ۳۰۴ اس کو خود ام بخاری نے باب لاکر نقل کیا میں  
دسل ۱۲ منہ ۳۰۴ سے عطاء اور عمرو بن دینار کے طریق سے جب کہ شریعتوں کی باتیں ہمارے لئے شریعت ہوں اور اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ





تَوَاتُوا السُّفُهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحُجُجَ

فِي ذَلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخُدَايَةِ.

۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَخُذُهُ فِي الْبَيْتِ

فَقَالَ إِذَا آيَأْتُكَ فَتُكَلِّمُ الْخَلَائِفَةَ فَإِنَّ الشَّجَلِ يَقُولُ:

بيع میں دھوکہ مت دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا۔<sup>۳۵</sup>

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَوَيْرِ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى مُخَايِرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ

الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَامٌ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمِّهَاتِ وَآدِ

الْبَيْتِ وَمَنْعَ وَهَابٍ وَكَرِيمٍ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَ

كثْرَةُ السُّؤَالِ وَاضَاعَةُ الْمَالِ -

بَابُ ٥٠٦ الْعَبْدُ تَائِعٌ فِي مَالٍ

سَيِّدِهِ وَلَا تَعْمَلْ إِلَّا بِذَنْهِ -

٢٢٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

دیں نیز فرمایا (فرآن میں) ایسا روئے بے وقوفوں کے ہاتھ مت دواؤ

بیوقوفی کی حالت میں خبر کئے اور دھوکہ دینے کی ممانعت۔

(دراز بنوعیم از سفیان از عبد الله ابن دينار) حضرت ابن عمرؓ

کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

تو خرید و فروخت میں دھوکہ دیتے ہیں آج نے فرما جاوے تو

جج کرے تو کہہ دیا کہ لَا خِلَافَ لَكَ دَعْوَاكَ کہ دھوکہ کی بات نہیں دینی

بیع میں دھوکہ مت دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا۔

از عثمان از جریر از منصور از شعبی از مغیره بن شعبه

وراد، مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ

فرمایا بے شک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کی۔

۱. کا زندہ دفن کرنا بھی۔ خود نہ دیتا دوسروں سے مانگنا

م کیا۔ فضول گفتگو، بہت سوال کرنا اور مال ضائع

پسند کیا۔

باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے۔

ہے اسکی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہ کرے۔

د از ابو الیمان از شعیب از زهری از سالم بن عبد الله

۱۷۷۱ء کے وقوع سے مراد ناہن جہاں علی کو سنبھال نہ سکیں اس کو تباہ اور برباد کر دیں جیسے عورت بچے کو مقلق کو حمان بو ڈھے وغیرہ ۱۲۶ منہ ۱۷۷۱ء حجاز کا مصلحت غلبہ میں دو گنا منافع

کے لئے شکار میں ملے ہوئے حقوق بچانے کے لئے یا ان پر پانچ سو روپے اور وارث کا حق بچانے کے لئے ۱۲ منہ **سہ** ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مجھ کو تین دن تک غیار ہے

یہ حدیث ابراہیمؑ کا بیان ہے یہاں باب کا خلاصہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اس مسئلہ کے متعلق فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کو بیع کر دے اور اس کے بدلے میں کوئی چیز حاصل کر لے تو اس کو بیع نہیں ہے بلکہ وہ بیع نہیں ہے۔

۵۔ خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کے لئے لوگوں سے سوالات کرنا یا یہ ضرورت حالات پوچھنا کیونکہ لوگوں کو زیادہ معلوم ہوتا ہے بعضی بات وہ بیان کرنا نہیں چاہتے اس کے پوچھنے سے ناخوش

[illegible]

بہر حال جو کام شرمناک ہے جیسے بیٹنگ بازی، مرغ بازی، آتش بازی، ناچے رنگے، ان میں تو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا حرام ہے اور جو کام ثواب کے ہیں مثلاً محتاجوں، مسافروں، غریبوں، یتیموں

یہ صورت کوئی عام جیسے مدرّسے میں اس کی تعلیم ملتا ہے، بلکہ اس کے تمام اساتذہ کرام اپنے کتب خانوں پر ایک ایک کتاب کے لیے ایک ایک جگہ پر ایک ایک کتب خانہ بنائے ہوئے ہیں۔ یہاں ہر کتاب کے لیے ایک ایک کتب خانہ بنایا گیا ہے۔

نفسانی خواہشوں میں اس طرح کی باتیں مسئلہ کے فائدہ بہت سے کچھ پرے بنالینا بہت سے گھوڑے رکھنا بہت سے مسلمان خاموش کرنا بھی ہر طرف سے داخل ہے بعضوں نے کہا یہ بیان ہے امر اور نہی۔

مستحق کے لئے ۱۳ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَرَةَ أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ  
فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْءُ  
فِي بَيْتِ زَوْجِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَ فَمَعْنَى هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْبِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ بَيْتِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْ رَعِيَّتِهِ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا  
تم میں سے ہر شخص حاکم ہے۔ اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق  
سوالات ہوں گے۔ بادشاہ یا سربراہ مملکت (صدر، امیر، خلیفہ  
سلطان، ملک، سردار) سے ان کی رعیت کے متعلق سوال کیا  
جائے گا۔ اور ہر آدمی سے انا کے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے  
گا۔ کیونکہ وہ اپنے گھر کا حاکم ہے، بیوی اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے  
چنانچہ اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم (غلام  
ملازم) اپنے آقا اور مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے اس سے  
بھی اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ابن عمرؓ نے کہا میں نے ان  
لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور میرا خیال ہے  
اپنے بھی فرمایا کہ ہر شخص اپنے والد کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی  
اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ غرضیکہ تم میں ہر شخص حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔

## کتاب فی الخصومات

لڑائی جھگڑے

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والا ہے۔

باب قرضدار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل

کرنا اور مسلمان و یہودی کا جھگڑا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب مَا يُدْرِكُ مَوْلَا شَيْءٍ

وَالْخُصُومَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ لَكَرَّالَ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً

سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا

فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ

(از ابو الولید از شعبہ از عبد الملک بن مسعود از زرارہ) حضرت

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے ایک شخص سے ایک آیت حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کے خلاف پڑھتے سنا۔ میں نے اس کا

ہاتھ پکڑا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آپؐ نے دونوں

سے سن کر فرمایا تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔ شعبہ نے کہا، میں

سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اختلاف نہ کرو کیونکہ

۱۔ میں نے ترجمہ باب جہت ہے کہ جو کہ قرآن غلط پڑھنے پر پکڑ لیا جاتا ہے اور پھر اتنے ہی کیل بھی پکڑ لیا جاتا ہے اور پھر اس کا جہت ہو گا جیسے پہلا ایک مقدمہ ہے ویسا ہی دوسرا بھی ہے

تم سے پہلے لوگ بھی اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔

أَفَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتٌ أَنْ لَا يَخْتَلَفُوا أَفَآلَمْ يَكُنْ لَكُمْ قَبْلَكُمْ خُلَفَاءُ  
فَهَلْ كُنْتُمْ أَكْثَرًا عَلَيْهِمْ

رازیجی بن قزعمہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از ابوالوسلہ  
وعبد الرحمن اعرج (ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مسلمان اور ایک  
یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے  
محمد مصطفیٰ کو سارے جہان میں بزرگی دی۔ یہودی نے کہا قسم اس کی  
جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان میں بزرگی دی۔ یہ سن کر  
مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یہودی کو تھپڑ مارا۔ یہودی روتا پینٹا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا  
آپ نے اس مسلمان کو بھی بلایا اور واقعہ معلوم کیا۔ اس نے بھی سارا واقعہ  
سنایا آپ نے فرمایا دیکھو مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو قیامت  
کے دن تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے، اور میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا  
لیکن سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش  
کا کونسا تختہ کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے  
پہلے ہوش میں آجائیں گے، یا ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں اللہ

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَعْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الرَّعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
رَبُّهُ عَلَى النَّبِيِّينَ وَرَبُّهُ عَلَى الْيَهُودِ قَالَ مُسْلِمٌ  
وَالَّذِي لَمْ يَصْطَفِ مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَ  
الَّذِي لَمْ يَصْطَفِ مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ قَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ  
عَنْ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ  
وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَلَفُوا  
عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاصْعُقُوا  
مَعَهُمْ فَأَكُونُوا أُولَى مِنْ نَفِيثَةٍ فَإِذَا أُمُوسَى بَاطِشٌ حَاتٍ  
الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَاقَالَ  
قَبْلِي أَوْ كَانَ مَعِي اسْتَشْفَى اللَّهُ

تم نے بے ہوشی سے مستی رکھ گاہ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از عمرو بن یحییٰ از الزہری)  
ابو سعید خدری کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا کہنے لگا ابوالقاسم! آپ کے

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ایسی ہی چھوٹی باتوں پر لڑنا جھگڑنا جگت جھل کرنا قیام ہے اور نہ کو لازم تھا کہ اس سے دوسری طرح پڑھنے کی وجہ سے بوجھ جبہ  
کہنا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے تو آپ سے دریافت کرتے اس حدیث سے ان متعصب لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو امین اور  
رفیق ہیں اور اس طرح کے دوسرے لوگوں سے خفا واد جھگڑا کرتے ہیں اگر دین کے کسی کام میں شریعت ہو تو کہنے والے سے اخلاق اور نرمی کیساتھ اس کی دلیل بوجھے جب  
وہ حدیث یا قرآن سے کوئی دلیل بتلائے پس سکوت کرے اب اس سے متعفن نہ ہو ہر مسلمان کو اختیار ہے کہ جس حدیث پر چاہے عمل کرے بشرطیکہ وہ حدیث  
بالاتفاق متسوخ نہ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اختلاف یہ نہیں ہے کہ ایک دفعہ دین کے دوسرے کرے ایک بچا کر لائن کہے ایک ہمت ملکہ اختلاف یہ ہے  
کہ دوسرے سے ناحق عینکڑے اس کو ستلے کہ کوئی کہ آپ نے ان دونوں کی قراؤں کو اچھا فرمایا اور چھوٹے جھگڑنے کو کہا ۱۲ منہ ۱۱ ایک روایت میں یوں ہے اس میں  
نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہی ہوں اور آپ کی امت میں، ہوں اس پر بھی اس زمانے نے جو کو تھپڑ مارا آپ غصے ہوئے اور مسلمان سے پوچھا تو نے کیوں اس کو تھپڑ مارا ۱۲ منہ  
۱۱ میں اس سے کہ حضرت موسیٰ کی امت نہ تھی کسی پیغمبر کی ذی امتی اور حقیر بھی حضرت موسیٰ نے کہا مطلب یہ ہے اس طرح سے فضیلت نہ دو کر لوگوں سے گالی گلوچ اور  
جھگڑنے کی تو یہ سب سے بھونٹنے کے لیے حدیث بیان فرمائی اس وقت تک کہ کوئی نہیں بتلا یا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۱۱ میں اس آیت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَيَّاءٌ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا  
الْقَاسِمِ فَتَرَبَّ وَجْهِي رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابُكَ فَقَالَ  
مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ قَالَ دَعُوهُ فَقَالَ  
أَعَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي لَصِطَفَى  
مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ حَبِيبُ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ نَفْسِي غَضَبَةً فَضَرَبْتُ  
وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ  
فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخَذْتُ بِقَائِمَةٍ مِمَّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ  
فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فَمِنْ صَبِغٍ أَمْ حَوْسِبٍ بِصَبْغَةٍ

ایک صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے پوچھا کس نے؟ اس  
نے کہا ایک انصاریؓ نے۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے بلاؤ۔  
چنانچہ وہ آیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اسے مارا ہے؟ وہ  
کہنے لگا (جی حضور) میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔ قسم  
اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب انسانوں پر فضیلت دی  
میں نے کہا اے خبیث کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی  
(فضیلت دی موسیٰ علیہ السلام کو) اور مجھے غصہ آگیا۔ میں نے ایک  
طمانچہ رسید کیا۔ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں  
ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت نہ بیان کیا کرو قیامت کے  
دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے، سب سے پہلے زمین بھٹ  
کر میں باہر نکلوں گا۔ میں دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے  
ہوئے معلوم نہیں وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آچکے ہونگے یا طور پر جو بیہوش انہیں ہوئی تھی وہی کافی ہوگی۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا دَخَلَ رَأْسَ حَاجِلِيَّةٍ  
بَيْنَ جَبْرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفْلَانُ  
أَفْلَانُ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيَّ فَادْمَتُ بَرَأْسَهَا  
فَأَخَذَ الْيَهُودِيَّ فَأَعْرَفَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَسَ رَأْسَهُ بَيْنَ جَبْرَيْنِ

(از موسیٰ از ہمام از قتادہ) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ  
ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں سے کپل ڈالا۔ پوچھا  
گیا کہ یہ کس نے کیا؟ آیا فلاں فلاں شخص نے ایسا کیا ہے؟ حتیٰ کہ ایک  
یہودی کا نام لیا گیا تو اس لونڈی نے سر سے اشارہ کیا۔ وہ یہودی  
بکڑا گیا اور اس نے اعتراف جرم کر لیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں سے کپل دیا گیا۔

بَابُ ۱۵۰ مَنْ لَدَّ أَمْرًا شَفِيفًا  
وَالضَّعِيفُ الْعَقْلُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ  
عَلَيْهِ الْإِمَامُ هُوَ يَنْدَرُ عَنْ جَابِرٍ

باب کم عقل اور نادان کے معاملے کو رد  
کیا جائے۔ اگرچہ حاکم نے اسے تصرفات سے نہ  
رد کیا ہو۔

لہذا وہ گنہگار ہے کہ اس نے والد کو بکری دینے سے یہ روایت اس کے خلاف کیونکہ انوکھا انصاری دیکھتے بیعتوں کہا یہ دوسرا واقعہ ہوگا بعضوں نے کہا انصار سے نفی یعنی یہ مدعا وارد  
ہے وہ انوکھا کوئی مثال ہے ۱۲ منہ کہ جب حضرت موسیٰ کو طور پر گئے تھے اور اللہ جل جلالہ کو دیکھنا چاہا تھا تو وہ یہودیش ہو کر گرے تھے جس میں اس آیت میں ذکر ہے فَلَمَّا تَخَلَّى  
رُكْبَةً لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا ۱۲ منہ کہ اس چھوٹکی کا نام معلوم جو ان یہودی قاتل کا اورداد کی روایت میں ہے کہ وہ چھوٹکی انصاری تھی کچھ زیادہ  
پڑھتی تھی اس طرح میں یہودی نے اس کا سر دو پتھروں سے کپلا اور یوں آرا لیا ۱۲ منہ کہ مالک اور شافعیہ اور حنابلہ  
اور امامین کے میں اس سے قول کو مارے ہیں کہ ضعیف کے خلاف یہ حکم دیا ہے کہ قصاص پیش نہ رہا ورنہ قصا جیسے تلواریں سے لیا جائیگا۔ مالک نے کہا ہے یہ بھی کہ ضعیف قاتل  
میان نبیؐ و نبوت اور گمان پرستی قتل ثابت ہو جائے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ یہودی نے گزنی کے بعد حکم کا اقرار کیا ۱۲ منہ کہ یہ بھی وہ جو

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ  
عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّبِيِّ تَشْطِيعًا  
وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى  
رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ  
غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عَتَقَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ  
آپؐ نے ایک شخص کا صدقہ روک دیا۔ پھر اسی حالت  
میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔  
امام مالک کہتے ہیں اگر کسی کا کسی شخص پر فرض ہو  
اور فرض کے پاس ایک ہی غلام کے سوا کوئی چیز جائیداد نہ ہو تو اسے آزاد کرنا جائز نہ ہو گا۔

**باب ۵۱** مَنْ بَاعَ عَلَى  
الضَّعِيفِ وَتُحْوِجَهُ فَدَقَقَ ثَمَنَهُ  
إِلَيْهِ وَأَمَرَكَ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ  
بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدَ مَنَعَةٍ  
رَبِّهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ إِصْصَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي  
يُخَدِّمُ فِي الْبَيْعِ إِذَا أَبَايَعْتَ فَقُلْ  
لَا خِلَافَةَ وَكُلُّهُ يَأْخُذُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ.

**باب** اگر کسی نے ایک کم حق یا اس کے  
مانند کسی شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کر  
دی اور اس سے یہ کہا کہ اسے درست حالت اور  
حفاظت سے رکھے تو یہ جائز ہے۔ اگر اس کا وجود  
وہ روپیہ ضائع کرے تو حاکم اسے تصرفات سے  
روک دے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مال برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
اور اس شخص سے جسے بیع میں دھوکہ دیا  
جاتا تھا آپؐ نے فرمایا ”جب تم بیع کا معاملہ  
کرو تو کہہ دو کہ دھوکہ نہ دو“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخَدِّمُ فِي  
الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ.

رازموسے بن اسماعیل از عبد الغزیز بن مسلم از عبد اللہ  
بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ کسی کو خرید و فروخت  
میں دھوکہ دیا جاتا تھا۔ لوگ اسے نقصان پہنچاتے تھے، تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا  
کرے تو یوں کہہ دیا کہ مجھے دھوکہ نہ دو چنانچہ وہ شخص

یوں ہی کہہ دیا کرتا تھا۔

اس حدیث میں عبد بن حمید نے لکھی۔ ہوا یہ کہ ایک شخص سونے کا ایک ڈلا اٹھکے برابر لے کر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ میری طرف سے  
بطور صدقہ کے یہ قبول فرمائیے قرعہ خدا کی اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر یہی کہا آخر آپ نے وہ ڈلا  
اس کی طرف پھینک مارا اور فرمایا تم میں کوئی نادار ہو کہ ہے اور اپنا مال جس کے سوا اور کچھ اس کے پاس نہیں ہوتا خیرات کرتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے  
سامنے بیٹھ بیٹھا کہ خیرات اس وقت کرنا چاہیے جب آدمی کے پاس خیرات کرنے کے بعد مال رہے اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ نے  
اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ ۱۱ منہ اس کو ابن وہب نے اپنے مؤطا میں امام مالک سے نقل کیا ۱۲ منہ

۲۲۵۵- حَدَّثَنَا عاصم بن علی حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
أَنَسٍ رَجُلًا آخَذَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ مَالٌ غَيْرُهُ  
فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْنَاهُ  
مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ الْحَكَّامِ-

**باب** كَلَامِ الْخَصْمِ  
بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ-

۲۲۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ  
عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَهُ يَوْمَ  
مُسْئَلِهِ لِيَّ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ فَقَالَ  
الْأَعْمَشُ فِيَّ وَاللَّهُ كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ  
رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَحُكِمَ فِي فَقَدْ مُتَّعَ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَنْبَغُ قُلْتُ لَا  
قَالَ فَقَالَ لِي الْيَهُودِي أَحْلَفَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِذَا تَحَلَفَ وَكَذَبَ بِهَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا فَلْيُقَالِ لَهُمْ فِيهِمْ-

از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از محمد بن منکدر (حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد  
کر دیا، اس کے پاس اور کوئی جائیداد نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کی آزادی کو رد کر دیا نعيم بن حاتم نے وہ غلام  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا۔

**باب** مدعی اور مدعا علیہ کا ایک دوسرے  
کے متعلق گفتگو کرنا یہ غیبت میں داخل نہیں ہے

(از محمد از ابو معاویہ از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص قصداً جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال مار  
لے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض  
ہوگا۔

اشعث کہتے ہیں خدا کی قسم میرے ہی متعلق آپ نے یہ حدیث  
فرمائی۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی  
اس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس لے آیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس  
گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے یہودی سے فرمایا  
تو قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ  
قسم کھا کے میرا مال مار لے گا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے (سورہ  
آل عمران کی یہ آیت نازل فرمائی۔

”جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا حقوڑا بہت مال خرید لیتے ہیں“ آخر آیت تک۔

۲۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ

از عبد اللہ بن محمد از عثمان بن عمر از یونس از زہری از  
عبد اللہ بن کعب بن مالک، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ  
بن ابی حذر سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا، دونوں

لے بشرطیکہ اس کوئی کارہ نہ کرے اور اس کا تعلق نہ ہو ورنہ سزا دی جائے گی ۱۲ منہ سکہ ترجمہ باب میں ہے کہ چونکہ اشعث بن قیس نے یہ  
متنا اپنے مدعی علی بن یہودی کی برائی بیان کی کہ آج جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں تو نبی پاک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا ۱۲ منہ





**باب** إخراج أهل المعاصي

فَانْخَصُومُوا مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أَخْتَ أَبِي بَكْرٍ

حِينَ تَأَخَّتْ -

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالْقُلُوبَةِ فَنُقَاتِمَ

ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ

فَأَخْرَجَ عَلَيْهِمْ -

**باب** دَعْوَى لَوْعَى لِلْمَسِيءِ

كَرْسُكَايَ -

۲۲۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَنَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ خُصَمَاءُ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمَيَّةَ زَمْعَةَ

فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصَانِي إِجْعَلْ إِذَا

قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أُمَيَّةَ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَ فَإِنِّي

أَبْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إِجْعَلْ وَأَبْنِي أُمَيَّةَ ابْنِي

وَلَدَ عَلِيٍّ فَرَأَى ابْنِي فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَبَّهَا بَيْنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ

أَبْنِي فِي حُكْمِ دِيَاكَ وَهُوَ لَكَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ كَوْدِيَا جَاءَ -

**باب** حالات معلوم ہونے کے بعد مجرموں اور

جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنه نے ام فروہ رضی اللہ عنہا (ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

بہن) کو گھر سے نکال دیا جب انہوں نے نوحہ کیا۔

(از محمد بن بشار از محمد بن عدی از شعبہ از سعد بن ابراہیم از

حمید بن عبد الرحمان) حضرت ابوبکر مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور اقامت

کی جائے (تکبیر پڑھی جائے) اور ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں، جو

جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں۔

**باب** میت کا وصی اس کی طرف سے دعویٰ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عبد بن زعمہ اور سعد بن ابی وقاص دونوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زعمہ کی لونڈی کے لڑکے کے متعلق

جھگڑا کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مجھے پہنچے اور

زعمہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھ کر تو اس پر قبضہ کر لینا، کیونکہ درحقیقت

وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زعمہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے۔ میرے

باپ کی لونڈی نے اسے جناس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا

اس لڑکے کی صورت عتبہ سے بالکل مشابہ ہے لیکن (اس کے باوجود)

آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا عبد بن زعمہ کو دیا جائے۔ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا آقا ہو۔ نیز

یہ ابن سعد نے طبقات میں نکالا جب ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تو ام فروہ ان کی بہن جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے لگیں۔ حضرت عمرؓ نے

ہشام کو حکم دیا انہوں نے ان کو دوسرے نکالے اور ساری نوحہ کرنے والیاں یہ حال دیکھ کر بھاگ گئیں ۱۲ منہ سلہ یہیں سے ترجمہ باب نکلا ہے کیونکہ

جب گھر ملائیں گے تو وہ نکل بھیجیں گے پس گھر سے نکالنا جائز ہوا امام ابن قیمؒ نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے دلیل لی ہے کہ شریعت

میں نفع دہ مال درست ہے یعنی حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں مجرم کو مالی نقصان جے سکتا ہے مگر خفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ

لِلْفَرَّاشِ وَاحتَجَّيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ -  
تو اس سے پردہ کیا کر۔

**باب ۱۵۳** التَّوَقُّعُ مِنَ  
نَحْنُ مَعْرُوثُهُ وَقَيْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عِكْرَمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْفُرَّانِ وَ  
السُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ -

یہ قید کر لیا تھا۔

۲۲۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ  
بُحَيْرِ فَخَّارٍ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ  
ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ لُبَامَةَ فَرَبَطُوهُ  
بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمُسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ  
يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ قَدْ كَرَّ  
الْحَدِيثُ قَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ

**باب ۱۵۴** الرِّبْطُ وَالْجَبْسُ فِي الْحُجْرِ  
وَأَشْرَافُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ دَارًا

آپ نے (اُم المؤمنین) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا

**باب** جس شخص کی طرف سے شرارت کا اندیشہ  
ہو اسے قید کرنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ کو قرآن مجید  
حدیث شریف اور فرائض کی تعلیم دینے کے

(از قتیبہ از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت ابو ہریرہ  
کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر  
بھیجا (سلسلہ ہجری میں) وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام  
ثمامہ بن اثال تھا۔ اور اہل بیامہ کا سردار تھا۔ گرفتار کر لائے اور  
مسجد کے ایک ستون کے ساتھ اسے باندھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لائے دیانت فرمایا ثمامہ! تو کس خیال میں ہے  
وہ کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اچھا ہوں۔

راوی نے آخر تک یہ حدیث بیان کی۔

آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو رہا کر دو۔

**باب** حرم میں کسی کو باندھنا اور قید کرنا۔

نافع بن عبد الحارث ثقفی نے مکے میں صفوان بن

سہ حالانکہ جب ۱۰ روز کا زمانہ گزر گیا تو اُم المؤمنین حضرت سودہ کا بھائی ہوا اگرچہ کہ وہ غیب کا لفظ ہے آپ نے حضرت سودہ کو اس سے بچہ کرنا حکم  
دیا حکم احتیاطاً تھا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن سعد نے طبقات میں ورا بولیم نے علی بن ابی حمزہ سے ۱۲ منہ ۱۴ یا مالک شہر سے طائف سے دو منزل میں اس کے ملک میں ۱۳ منہ  
۱۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے شریعت کا قاضی بھی جب کسی کو قیدی بنائے اور اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو کسی میں اس کو حلاست میں رکھنے کا حکم دیتے جب مجلس بختاست  
کرتے اگر وہ اپنے ذمے کا حق ادا کر دیتا تو اس کو چھوڑ دیتے ورنہ قید خانے میں باندھ دیتے ۱۲ منہ ۱۳ دوسری روایت میں یوں ہے آپ پرین کو ثمامہ کے پاس تشریف لے جاتے وہ کہنے  
لگا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرا بدلہ دوسرے لوگ لے لیں گے اگر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گزار ہو گا۔ اگر آپ میرے بدلہ روپیہ چاہتے ہیں تو مٹنا آپ مانگیں گے  
میں آپ کو دل کا۔ آپ نے معاملہ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ ثمامہ چھوڑ کر چل دیا تو معاملہ نے خیال کیا وہ بھاگ گیا لیکن وہ ایک درخت کے نیچے گیا اور نہایا اور وہاں سے  
لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا اے اللہ والا اللہ و اے محمد رسول اللہ۔ وہ صدیق دل سے مسلمان ہو گیا ۱۲ منہ ۱۳ یا نافع  
حضرت عکرمہ کی طرف سے کہہ کے ماکہ تھے انہوں نے مجلس کیلئے صفوان کا گھر یا درمیں اس کو خرید لیا مگر شرط کی کہ حضرت عمرؓ کی منظوری پر ہی موقوف ہے گی اگر انہوں نے اجازت دی  
تو فیما ورنہ اس کی مدت تک جو صفوان کا گھر استعمال میں ہے گا اس کے مال میں کو چار سو دینار دینے کا میں گے یہی ہوا کہ ایسی شرط میں سے درست ہے ۱۲ منہ

لَيْسَ بَيْنَهُمَا مِنْ صَفْوَانٍ بَرٍّ أَمْسَكَةٍ

عَلَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ الرَّحْمَنِ قَالَ لِبُعَيْبٍ

وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَ عُمَرَ فَلْيَصْفُوَانِ أَدْبَعُ

مَائَةٍ وَسَبْعِينَ ابْنِ الرَّبِيعِ بَيْكَةٍ

عبداللہ بن زبیر نے مکے میں لوگوں کو قید کیا۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَعْمَرُ

هُوَ بَرٌّ وَقَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْلًا قَبْلَ تَحْيَدِ حِجَازٍ بِرَحْلِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ

يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ فَوَبَّطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ

سَوَارِي الْمُسْجِدِ -

بَابُ الْفَرَادِ

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْعَةَ وَقَالَ غَدِرٌ حَدَّثَنِي

اللَيْثُ وَقَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بَرِّمَا لَكَ

الْأَنْصَارِيُّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالٍ أَنَّكَ كَانَتْ لَكَ عَلَى

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ دِينَ قَلْقِيَةٍ

فَلَزِمَ فَنُكِّلَ مَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَسَمِعَ

بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ

وَأَسَاسُ بَيْدِهِ فَمَا كَذَلِكَ يَقُولُ الْيَمَنُ فَأَخَذَ نِصْفَ

مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا -

امیہ سے قید خانے کے لیے ایک گھوڑا اس شرط

پر خریدا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے تو بیچ پڑی

ہو گی، ورنہ صفوان کو (جواب آنے تک) چار سو دینار

بطور کرایہ کے ملیں گے۔

از عبداللہ بن یوسف از لیت از سعید بن ابی سعید حضرت

البوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد

کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گھوڑا

کر لائے، اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

باب قرض دار کا بیچا کرنا۔

از یحییٰ بن کثیر از لیت از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمان بن ہز

از عبد اللہ بن کعب بن انصاری حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ ان کا عبد اللہ بن ابی حذرہ سلمیٰ پر کچھ قرض تھا چنانچہ

ان سے ملے اور ان کے پیچھے لگ گئے دونوں نے تلخ کلامی کی حتیٰ

کہ دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے پاس سے گذرے، اور فرمایا کعب! اور ہاتھ سے اشارہ

کیا۔ یعنی آدھا قرض معاف کر دے۔ چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ

نے آدھا قرض معاف کر دیا اور آدھا وصول کیا۔

اس کو ابن سعد اور طیفی اس خطائے ری تاریخ میں والوالفرج اصہبانی نے، خواری میں نکالا کہ عبداللہ بن زبیر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو دارالندوہ میں بنی عامر

میں قید کیا وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۲۸ھ میں مدینہ میں حرم سے نوزیم میں قید کرنے کا حکم ازناہت ہوا یہ باب لا کرام بخاری نے اس کا رد کیا جو ابن ابی شیبہ طائوس

سے روایت کیا کہ وہ کہہ رہے تھے اور کہتے تھے کہ مکہ بیت الرحمۃ ہے وہاں بیت العذاب ہوتا مانا سب نہیں ۱۲۸ھ میں سے ترجمہ ابی کلث

ہے کہ کعب نے عبداللہ کی ملازمت کی بنی اس کے پیچھے چلتے اندر ہوا جب تک میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تیرا بیچا نہ بیچوں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجا

اور ملازمت سے منع نہ فرمایا تو ملازمت کا جواز نکلا ۱۲۸ھ

## باب ۱۵۱ التَّقَاؤُ

۲۲۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَوْرٍ  
ابْنُ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْشَشِيِّ عَنْ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنْتُ قِيْنَا فِي بَاهِلِيَّةٍ  
وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ قَابِلٍ دَرَاهِمٌ فَأَتَيْتُهُ  
أَتَقَاصًا فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمُحَمَّدٍ  
فَقُلْتُ لَا فَإِنَّهُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يُبَيِّنَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعَانِي حَتَّى  
أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأَوْفَى مَا لَوْ وَلَدْتُ ثُمَّ أَقْضِيكَ  
فَنَزَلَتْ آخِرُ بَيْتِ الَّذِي كَفَرْنَا بِإِيَّتَا وَقَالَ لَاؤُنَبِّئُكَ  
مَا لَوْ وَلَدْتُ الْآيَةَ-

## باب تقاضا کرنے کا بیان۔

از اسحاق از وہب بن جریر بن حازم از شعبہ از اعشش از  
ابوالفضل از مسروق حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ عاص  
بن وائل پر میرے کچھ روپے قرض تھے میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا  
اس نے کہا میں تیرا قرض اس وقت تک نہ دوں گا جب تک تو محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے (ان کا دین نہ چھوڑ دے)  
میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار  
اس وقت بھی نہیں کروں گا، کہ اللہ مجھے مارے پھر مار کر اٹھائے  
وہ کہنے لگا اچھا مجھے چھوڑ دے میں جب مر چکوں گا اور  
مال و اولاد مجھے ملیں گے، تو تیرا قرض ادا کر دوں گا چنانچہ اس  
وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت نازل ہوئی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، کیا آپ نے اس شخص کو  
دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہتا ہے مجھے (مرنے کے بعد) مال و اولاد ضرور ملیں  
گے آخر آیت تک۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## کتاب اللقطة

## گری پڑی چیز کا بیان

جب لقطہ (گری ہوئی چیز) کا مالک اس کی نشانی  
دھیک، بتلا دے تو اس کے حوالے کر دے۔

(از آدم از شعبہ) دوسری سند از محمد بن بشیر از غندر

باب ۱۵۱ إِذَا أَخْبَرَكَ رُبُّ اللَّقْطَةِ  
بِالْعَلَامَةِ دَقَّعَ إِلَيْهِ-

۲۲۶۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

میں ہیں سے ترجمہ باب لکھتا ہے اور خباب نے جو تقاضا کیا تھا اور عاص نے جو جواب دیا تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا تھا اس وقت یہ آیت اتنی ۱۳ سنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُوفٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَتْ سُؤَيْدَ بْنَ عَفْصَةَ قَالَتْ  
لَقِيتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ مِائَةً  
وَيُنَافِئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ أَجِدْ  
مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا  
فَعَرَفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ اخْطُ  
وَعَاءَهَا وَعَدَّهَا وَوَكَّأَهَا فَإِنْ حَيَاءُ  
صَاحِبِهَا وَالْأَقَا سَمِعْتُمْ بِهَا فَاسْتَمْتِعْتُمْ  
فَلَقِيتُهُ بَعْدَ بِيَمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةً  
أَحْوَالًا وَحَوْلًا وَاحِدًا -

از شعبہ از سلمہ (سؤید بن غفلہ کہتے ہیں میں ابی بن کعب رضی اللہ  
عنه سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک بھیلی پائی اس میں ایک سو  
اشرفیاں تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ  
سے مسئلہ پوچھا، آپ نے فرمایا سال بھر تک مشہر کر لے میں سال بھر  
تک مشہر کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا پھر میں (دو بار) حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے فرمایا ایک سال اور مشہر  
کر چنانچہ میں دریافت کرتا رہا لیکن مجھے کوئی نہ ملا۔ اب تیسری بار آپ  
کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کی بھیلی اور متعدد نیز سر بندھن کو یاد  
رکھنا اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ہے ورنہ تو خود اسے استعمال کر لے  
شعبہ کہتے ہیں میں اس کے بعد جو سلمہ سے ملے میں ملا تو  
وہ کہنے لگے مجھے یاد نہیں تین برس تک اعلان لقطہ کا،

کہا یا ایک برس تک۔

بَابُ الْهَلَالَةِ الْإِزِيلِ

۲۲۲۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَفْصَانَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ  
يَزِيدُ مَوْلَى الْمُتَنَبِّعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ  
قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَهُ عَنَّا يَلْقُظُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ  
أَخْطُ عِفَاصَهَا وَوَكَّأَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ  
يُخْبِرُكَ بِهَا وَالْأَقَا سَمِعْتُمْ بِهَا فَاسْتَمْتِعْتُمْ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ قَالَ لَكَ أَوْلَ أَخِيكَ أَوْلَدِي فَقَالَ

باب گم شدہ اونٹ کے متعلق۔

از عمر بن عباس از عبد الرحمن بن مہدی از سفیان از  
ربیعہ از یزید غلام منبغث (یزید بن خالد جہنی کہتے ہیں میں ایک اعرابی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گرمی پڑی چیز کے  
متعلق پوچھنے لگا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کر  
پھر اس کی بھیلی اور مہر یاد رکھنا اگر کوئی شخص آئے اور شناخت  
بتائے (تو اسے دے دے) ورنہ اسے اپنے خرچ میں لاس  
نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گم شدہ بکری کے  
متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے

ملہ یعنی جہاں لوگوں کا حجاز دیکھے مسجد بار بار اسے ملے وہاں رکھ لے اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی تو وہ میرے پاس آئے مجھ سے اس کی نشانیاں بیان کرے لیکن  
مسجد میں خاص مہر ہے کہ اندر نہ بچائے بکری کے دے دے اسے پکڑا جو کر ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی اس کو رکھ کر دے میرے امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی کی ایک روایت میں اس  
کو مراحت ہے اگر کوئی ایسا شخص آئے جس کی کشتی اور بھیلی اور سر بندھن کو بتلائے تو اس کو دے دے معلوم ہوا کہ یہ جاننے والے کو وہ مال دے دینا چاہیے گواہ شامی کی مرسل نہیں  
مالک اور حاکم کا یہ قول ہے اور شافعی اور حنفی کہتے ہیں یہ گواہ شامی کے دے دینا واجب نہیں گواہانہ ہے۔ اس روایت میں دو سال تک بتلائے کا  
ذکر ہے اور ان کے جو حدیثیں مذکور ہوں گی ان میں صرف ایک سال تک بتلائے بیان ہوا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے تمام علماء نے حضرت ابی ہاشم کی حدیث  
کو روایت اور احتیاط پر محمول کیا ہے ۱۲ منہ

سَأَلَهُ الْإِبِلُ فَمَقَرَّ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِكَيْلَا مَعَهَا جَذَاؤُهَا فَسَقَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ.

لیتا ہے درختوں کے پتے کھا لیتا ہے

بَاب ۱۵۹ مَالُ الْغَنَمِ

۲۲۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي سَمْعَةَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفَقْهَةِ فِرْعَوْنَ أَنَّهُ قَالَ أَعْرِفْ عِقَابَهَا وَوَكَاةَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنَّ لَهَا تَعْرِفَ سَتَفَقَّ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ قَالَ يُخَيِّئُ فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَنِّي حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِكَ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي مَالِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُدَّ مَا قَاتَمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِرَحِيكَ أَوْ لِلدِّئِثِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي مَالِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعَهَا فَإِنَّ مَعَهَا جَذَاؤَهَا فَسَقَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَحْدَها رَبُّهَا.

باب گم شدہ بکری کا بیان

(از اسماعیل بن عبد اللہ از سلیمان از یحییٰ از زید غلام منبعث) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کی تحییل اور سر بندہ (مہر) یاد رکھ لو اور سال بھرتک لوگوں سے پوچھنے رہو۔ زید کہتے ہیں اگر پہچاننے والا نہ آئے تو جس کو وہ چیز ملی ہو وہ خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اس کے پاس امانت ہے گا یحییٰ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے یا زید نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا آپ گم شدہ بکری کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیریے کے لیے زید کہتے ہیں بکری کے متعلق بھی دریافت کرنا سچا ہے یا اشتہر کرنا چاہیے؟ پھر اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا اونٹ کو آزاد رہنے دے، اس لیے کہ اس کے ساتھ اسکا کوزہ اور مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے، درخت میں سے کھا لیتا ہے، حتیٰ کہ اس کا مالک اسے آپکڑتا ہے۔

۱۔ یعنی اونٹ کو پکڑنے کی حاجت نہیں اس کو بھیرے وغیرہ کا ڈر نہیں نہ چاہے پانی کے لئے اس کو چرواہے کی ضرورت ہے وہ آپ پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور آٹھ آٹھ روز کا پانی پیٹ پیٹ میں بھر لیتا ہے بعضوں نے کہا یہ جنگل میں حکم ہے اگر کسی میں اونٹ بھی ملے تو پکڑ لینا چاہیے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو لیکن انہو کو چرواہے پکڑ کر لے جائے اور نہ ہی کے حکم میں وہ جانور میں جانیں حفاظت آپ کر سکتے ہیں جیسے ٹھوڈا ایل وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ پیمانی کی دوسری روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حدیث میں داخل ہے اس کو امام مسلم اور طحاوی نے نکالا امانت سے مطلوب یہ ہے کہ جب اس کا مالک آجائے گا تو پانے والے کو یہ مال ادا کرنا لازم ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ پیمانی وگرنہ اس کی نسبت دریافت کرنا چاہیے کہ اس کا مال ہے یا مجبور و غلام کا یہی قول ہے کہ بکری میں بھی پوچھنا اور دریافت کرنا واجب ہے چنانچہ فیہ نے کہا اگر کچھ ملے تو پوچھنا واجب نہیں لیکن یہی میں واجب ہے ۱۲ منہ

## باب ۵۲ اِذَا الْعَمَلُ يُوَجِّدُ مَجْلِبًا

الْلَقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَمِنْ لَيْلٍ وَجَّهَهَا

۲۲۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْبِعَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ  
مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْ  
الْلَقْطَةِ فَقَالَ أَعْرِضْ عَنَّا صَاحِبَهَا وَكَأَنَّهَا شَحْمٌ  
عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَلَا أَفْشَاءَ لَكَ  
بِهَا قَالَ فَضَاءَلَهُ الْعَلَمُ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِفَخِيكَ  
أَوَّلَ لَيْلٍ ثُبَّ قَالَ فَضَاءَلَهُ الْإِبِلُ قَالَ مَالِكٌ وَلَهَا  
مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِدَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ  
الشَّجَرُ حَتَّى يَلْقَاهَا رَهْمًا-

پاس پہنچ جاتا ہے۔

## باب ۵۲ اِذَا وَجَدَ خَشَبَةً

فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نُحُوكًا وَقَالَ

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْبِعَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ جَلَّاءَ بَنِي

إِسْرَءِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَّمَ

يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ

فَإِذَا هُوَ بِأَلْحَشَبَةِ فَأَخَذَ هَؤُلَاءِ

## باب ۵۲ اگر سال بھرتک لقطہ کا مالک نہ ملے

تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن  
از زید غلام منبث) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص  
آنحضرت کے پاس آیا آپ لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق دریافت کیا آپ نے  
فرمایا اس کی پھیلی اور سر بند نہ پہچان رکھ اور سال بھرتک لوگوں سے  
دریافت کرتا رہ۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تجھے اختیار ہے  
اسنے پوچھا گم شدہ بکری کے متعلق کیا کروں؟ آپ نے فرمایا وہ تیری  
ہے یا تیرے بھائی کی یا بیٹھریے کی۔ اس نے دریافت فرمایا گم شدہ اونٹ  
کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب  
اسکے ساتھ اسکا کوزہ اور مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت  
کے پتے کھا لیتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اس کے

## باب ۵۲ اگر سمندر میں لکڑی یا ڈنڈا یا اور کسی

قسم کی کوئی چیز ملے

لیث بنحو الہ جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن

ہریرہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ

کیا اور پوری حدیث بیان کی پہلے گزر چکی ہے پھر

وہ شخص اس ارادے سے نکلا کہ شاید کوئی جہاز

آیا ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو، اس نے دیکھا ایک

لکڑی تیر رہی ہے، وہ اسے اپنے گھر میں ایندھن

۱۔ ہ بنی اسرائیل کا یہ قول ہے کہ سال بھرتک اگر پوچھا یا چکی کرے اور مالک نہ ملے تو وہ چیز ملے والے کی ملک ہو جاتی ہے اب اگر اس نے صرف کڑا لی اور مالک آیا تو اس پر  
ضمان لازم نہ ہوگا۔ اور یہ جو علماء کہتے ہیں کہ مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کو تصرف کرنا جائز ہوگا لیکن جب مالک آئے پہنچے تو وہ چیز یا اس کا بدل دینا لازم ہوگا  
خفیہ کہیں اگر بانی والا محتاج ہے تو اس میں تصرف کر سکتا ہے اگر ملا ہے تو اس کو خیرات کرنے پھر اگر اس کا مالک ملے تو اس کا اختیار ہے خواہ اس خیرات کو جائز  
رکھ کر یا اس سے تمنا وان لے کر ۱۲ من ۱۳ من کو امام بخاری نے باب التجارہ فی البحر میں وصل کیا ۱۲ من

حَطَبًا فَلَبِثْنَا نَشْرَهَا وَجَدَ الْمُنَالُ  
وَالصَّحِيفَةَ۔

رجو اس کے قرض دار کی طرف سے تھا،  
**باب ۲۲۵** اِذَا وَجَدَ تَنَرَةً  
فِي الظِّلِّیَّتِ۔

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَمْرَةٍ فِي الظِّلِّیَّتِ  
لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ  
فَوَلَّيْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَقْلِبْ إِلَى  
أَهْلِكَ فَاحْجِدِ الشَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فَوَاشِيهِ  
فَارْقَعْهَا لِأَهْلِهَا ثُمَّ اخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً  
فَأَتَقَبَّهَا۔

کی عرض سے اٹھا لایا جب اسے چیرا  
تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا  
**باب** رستے میں کھجور پانا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از طلحہ) حضرت انس  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے میں کھجور پائی  
فرمانے لگے اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اسے  
کھا لیتا۔

یچھے بن سعید قطان نے بحوالہ سفیان بحوالہ منصور روایت  
کیا۔ زائدہ بن قدامہ نے بھی اس حدیث کو بحوالہ منصور روایت کیا  
منصور نے بحوالہ طلحہ از انس رضی اللہ عنہ بیان کیا اور یزید  
از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ از  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر لوٹ کر جاتا ہوں وہاں  
اپنے بستر پر ایک کھجور پڑی دیکھتا ہوں، اسے کھانے کی نیت  
سے اٹھاتا ہوں پھر مجھے خیال آتا ہے کہ کہیں صدقہ  
کی نہ ہو اور اسے پھینک دیتا ہوں۔

**باب ۲۲۶** كَيْفَ تَعْرِى الْقُطْعَةُ  
أَهْلَ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ

**باب** مکے کے لقطہ کا کیا حکم ہے؟  
طاؤس نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل

اس کو صدقہ نہ لینی مسند میں اور امام طاووسی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۰۰ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱۰۰ آپ کو خیال آتا ہوگا کہ شاید صدقہ کی کھجور  
جس کو آپ تعین کیا کرتے تھے باہر سے پڑے سے لگ کر چلی آئی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی کم قیمت چیز اگر کوئی رستے یا گھر میں لے تو اس کا کھانا دینا درست  
ہے اور آپ نے جو اس سے پرہیز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ صدقہ آپ پر اور سب نبی ہاشم پر حرام تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی حقیر چیزوں کے لئے مالک کا دعوت دھنا اور اس کا  
پرہیز نامزد نہیں ۱۲ منہ ۱۱۰۰ مکہ کے لقطہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ مکہ کا لقطہ اٹھانا ہی منع ہے بعضوں نے کہا اٹھانا تو جائز ہے لیکن ایک سال کے  
بعد نبی پانے والے کی لگ نہیں پڑتا اور چھوڑ دینا اور بعض شافعیہ کا یہ قول ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اور مکہ کے لقطہ کی طرح ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ  
مکہ کا لقطہ بھی اٹھانا جائز ہے اور یہ باب لا کر انھوں نے یہ نہایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس میں ہے کہ حاجیوں کی بڑی ہوشیاری سے اٹھانا منع ہے ۱۲ منہ



ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم قال لا یلقط لقطہا الا  
من عرفہا وقال خالد بن  
عمر بن عباس عن النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم قال لا تلقط لقطہا  
الا لعیرین وقال احمد بن  
حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا  
عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُفْضَدُ  
عَضَاهُمَا وَلَا يُفَرَّقُ مَصِيدُهُمَا وَلَا  
يَحْمَلُ لَقْطَتَهُمَا إِلَّا لِمُنْشِيٍّ وَلَا يَحْمِلُ  
خَلَاَهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَّا إِذَا خِرَفَ قَالَ إِلَّا إِذَا خِرَفَ

کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا قلعہ  
کوئی نہ اٹھائے۔ البتہ وہی اٹھا سکتا ہے جو مشہر کرے۔  
خالد حذاء نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
مکہ کا قلعہ کوئی نہ اٹھائے، البتہ اس کے لیے اٹھانا  
جائز ہے جو اسے مشہر کرے۔

احمد بن سعد نے بحوالہ روح از زکریا از عمرو  
بن دینار از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا  
درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کاشکار بجکایا جائے  
نہ وہاں کی پٹری ہوئی چیز مشہر کرنے والے کے علاوہ  
کسی کے لیے اٹھانا حلال ہے۔ اور نہ گھاس کاٹی،  
جائے (ریس کر)، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض  
کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اذخر کاٹنے

کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا (اذخر کاٹ سکتے ہیں) استعمال کر سکتے ہیں

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ لَهَا فَمَكَرَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَكَرًا فِي النَّاسِ فَحَبَسَ اللَّهُ وَأَخْفَى عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكْرَةِ الْفِيلِ وَسَكَّطَ  
عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَأَمَّا لَا يَحْمَلُ رَحْبًا  
كَانَ قَبْلُ وَلَا يَحْمَلُ أَحَدٌ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ

دا زحیہ بن موسیٰ از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ بن ابی  
کثیر از ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،  
کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فتح مکہ نصیب فرمایا تو  
آپ خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا  
کی سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھاب فیل کو مکے سے روک لیا اور اپنے  
پیغمبر اور مسلمانوں کو مکے پر حکومت عطا کی سنو مکہ مجھ سے پہلے کسی  
پر حلال نہیں ہوا یعنی وہاں ٹرنا درست نہیں۔ اور میرے لئے بھی صرف  
ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا مگر میرے بعد حلال نہ ہوگا۔ نہ وہاں کاشکار چھڑا  
جائے، نہ کاٹا اٹھایا جائے، نہ وہاں کی پٹری ہوئی چیز کوئی شخص اٹھائے

لہ اس روایت کا حوالہ کتاب الحج میں ہے اس روایت کا حوالہ کتاب الحج میں ہے اس روایت کا حوالہ کتاب الحج میں ہے  
جو اس کے لئے ہے۔ یہ روایت پہلے اسے میں گزر چکی ہے بعض روایتوں میں فیل کی بدل قتل ہے ۱۲ منہ

وَأَتَاهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُقَرِّمُ صَدِّقَهَا  
وَلَا يُحْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ مَسَاطِفُهَا إِلَّا لِمَنْ  
يُشَدُّ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ  
إِذَا أُنْفِذَ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَقْبَدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ  
أَلَا أَدُخِرُ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ  
إِلَّا دُخِرَ فَقَامَ أَبُو سَاءٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ  
فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي شَاءَ قُلْتُ  
لَا دُونََ عِيٍّ مَا كَوَّلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

البتہ مشہر کرنے والا اٹھا سکتا ہے جس شخص کا کوئی عزیز مار  
ڈالا جائے تو اسے اختیار ہے خواہ دیت لے یا قصاص -  
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اذخر کاٹنے کی اجازت ہونی چاہیے کیونکہ اسے ہم لوگ قبروں میں  
بچانے میں گھروں (کی چختوں) پر ڈالتے ہیں یا فرش پر بچاتے ہیں،  
آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے - ہجرین والوں میں سے  
ایک شخص ابو شاة نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی  
اللہ علیہ وسلم) یہ خطبہ مجھے لکھواد دیجئے آپ نے صحابہ کرام سے  
فرمایا ابو شاة کے لیے خطبہ لکھ دو!

ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے پوچھا  
اس کا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھواد دیجئے؟  
انہوں نے کہا یعنی یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اس نے سنا -

## باب بغیر اجازت کسی کا جانور نہ دوا جائے -

رازی عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع، عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کوئی شخص دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت  
کے نہ دے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے گوشہ  
خانے میں آئے خزانہ توڑے اور غلہ اٹھا کر لے جائے -  
اسی طرح جانوروں کے تھن بھی ان کے غذائی خزانے

## باب ۵۲۳ لَا تَحْتَكِبُ مَا شِئْتَ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ -

۲۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ  
أَحَدًا مَّا شِئْتَ أَمْرًا يَغْيِرُ إِذْنَهُ إِحْبَابُ أَحَدٍ كُمْ  
أَنْ تُوَلِّيَ مَشْرُوبَهُ فَيَكْسِرَ خَزَانَتَهُ فَيُتَنَقَّلَ  
طَعَامُهُ فَإِنَّهَا تَحْزَنُ لَهُمْ مَصْرُوعٌ مَوَاشِيَهُمْ

لہ ترجمہ باب یہ ہیں سے نکلتا ہے معلوم ہوا پیڑی ہوئی چیز کا مک میں بھی دبی حکم ہے جو ادویہ مقاموں میں ہے ۱۲ منہ

لہ اس باب کے لئے سے غرض یہ ہے کہ اس مسلم میں لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ پر سے گندے یا جانوروں کے گلے پر سے قباغ کا  
سپیل یا جانور کا دودھ کھا ہی سکتا ہے گو مالک کی اجازت نہ ملے مگر جمهور علما اس سے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ بے ضرورت الیا کرنا جائز نہیں اور ضرورت  
کے وقت اگر کرے تو وہ ان کے امام احمد نے کہا اگر باغ پر چھار نہ ہو تو تر میوہ کھا سکتا ہے اگر ضرورت نہ ہو ایک روایت میں یہ ہے جب اس کی ضرورت  
اور احتیاج ہو لیکن دونوں حالتوں میں اس پر تادان نہ ہوگا اور دلیل ان کی امام بھی ہی کی حدیث ہے اس عر سے مرفوعاً جب تر میوہ سے کوئی کسی باغ پر

أَطْعِمَاهُمْ فَلَا يَخْلُكَنَّ أَحَدٌ مَّا شِئَ أَحَدٌ  
إِلَّا بِإِذْنِهِ -

**باب ۱۵۲۱** إِذَا جَاءَ صَاحِبُ  
الْقَطْرِ بَعْدَ سَنَةٍ تَكَدَّهَا عَلَيْهِ  
لَا تَهَا وَوَيْعُهُ عِنْدَهُ -

۳۲۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَعَبِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْقَطْرِ قَالَ عَرَفْتَهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفْ فِي كَأَنَّهَا  
وَعَقَابَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا  
فَادَّهَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا آتَاكَ الْغَنَمُ  
قَالَ خَذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلْأَخِي  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا آتَاكَ الْإِبِلُ قَالَ فَغَضِبَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ  
وَأَجْتَنَاهُ أَوْ أَحْمَرَّ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا  
مَعَهَا جَدًّا أَهْوَ وَسِقًا وَهَاجَةً يُلْقَاهَا رَبُّهَا -  
اور مشک ہے (وہ کھاپی سکتا ہے) اس کا مالک جب اس کے پاس آئے گا قبضہ کر لے گا۔

میں لہذا کوئی شخص کسی کے جانور بغیر اس کی اجازت کے نہ دے

**باب** اگر لقطہ کا مالک ایک سال کے  
بعد آئے تو اسے واپس کر دے۔ اس لیے کہ وہ  
اس کی امانت ہے۔

دارقطنی بن سعید از اسماعیل بن جعفر از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن  
از یزید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق  
دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا سال بھر تک اسے مشہر کرتا رہ۔  
پھر اس کا سر بندھن اور ظرف یاد رکھ اور خسر ج کر  
ڈال بعد ازاں اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کر لو گوں  
نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم شدہ بکری کے متعلق  
کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اسے کپڑے۔ وہ تیری ہے یا  
تیرے بھائی کی یا بھئیے کی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ گم  
شدہ اونٹ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ یہ سن کر آپ غصے ہو گئے  
حتیٰ کہ آپ کے گال سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے  
فرمایا تجھے اونٹ سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اس کا کونہ  
اور مشک ہے (وہ کھاپی سکتا ہے) اس کا مالک جب اس کے پاس آئے گا قبضہ کر لے گا۔

**باب** لقطہ کا اٹھالینا بہتر ہے مبادا  
وہ خراب ہو جائے، یا غیر شخص اسے اٹھا  
لے جائے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سلمہ بن کہیل) سوید بن  
غفلہ کہتے ہیں میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے

**باب ۱۵۲۲** هَلْ يَأْخُذُ  
الْقَطْرَ وَلَا يَدَّعِيهَا تَصْنِيعَ حَتَّى  
لَا يَأْخُذَ هَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ -

۳۲۲۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ

سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَامَانَ بْنِ  
رَبِيعَةَ وَرَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ  
سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنِّي وَجَدْتُ  
صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمَنْتُ بِهِ فَلَمَّا دَجَجْنَا حَجَّجْنَا  
فَمَرَرْتُ بِأُمِّ مَدْيَنَةَ فَسَأَلْتُ أُمِّي بَنَ كَعْبٍ فَقَالَ  
وَجَدْتُ مُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ  
أَتَيْتُ حَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ  
أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ  
أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ أَعْرِفِي عَدَّتْهَا وَكَأَنَّهَا  
وَوَعَاءُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمَنْتُ بِهَا

ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا، میں نے ایک کوڑا پایا اسے  
اٹھالیا، ان میں سے ایک نے کہا چھینک دے میں نے کہا نہیں میں  
نہیں چھینکوں گا اگر اس کا مالک مل گیا تو اسے دے دوں گا ورنہ اپنے کام  
میں لاؤں گا جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینہ میں  
ابی بن کعب ملے میں نے ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا آنحضرت کے  
عہد مبارک میں مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں سوا شرفیاں تھیں میں اسے  
لیکر آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اسے مشہر کرتا رہ چنانچہ  
میں ایک سال تک مشہر کرتا رہا پھر آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک  
سال تک مزید مشہر کرتا رہ میں ایک سال تک مزید مشہر کرتا رہا پھر تیسری  
بار حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا مزید سال تک مشہر کرتا رہ عرض چوتھی  
بار حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس  
کی تعداد سر بندھن اور ظرف یاد رکھ۔ اگر اس کا مالک آئے تو بہتر (اسے دے دینا) ورنہ

نہو خرچ کر لینا۔

۲۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بَهْدٍ أَخَالَ فَلَقِينِي  
بَعْدَ يَمَكَةٍ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ  
أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا -

از عبد اللہ از والدش از شعبہ سلمہ سے یہی حدیث مروی ہے  
شعبہ کہتے ہیں بعد ازاں میں ملے میں سلمہ سے ملا تو وہ  
کہنے لگے مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں سوید  
نے تین سال تک مشہر کرنے کا ذکر کیا تھا

یا ایک سال تک

باب ۲۷۵ مَنْ عَرَفَ اللَّقْطَةَ

وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ -

۱۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْجَبِ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ أَعْرِفُهَا

باب وہ شخص جس نے لقطہ کو مشہر کیا لیکن

حاکم کے سپرد نہ کیا

از محمد بن یوسف از سفیان از ربیعہ از یزید غلام منجبت  
زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک سال  
تک مشہر کرتا رہ پھر اگر کوئی آجائے اور اس کے ظرف اور سر بندھن

ملے جب مادی کو اس میں شک ہے کہ ایک سال کا ذکر کیا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور دوسری قول ہے تمام علماء کا لقطہ ہر ایک سال تک تھانا  
یعنی ۱۲۷ منہ اس باب سے امام بخاری کا مقصد امام احمدی کے قول کا رد منقطع ہے انہوں نے کہا کہ لقطہ بغیر قیمت ہو تو بیت المال میں داخل کر دے ۱۲۷ منہ

سَنَةِ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَقَابِهَا وَ  
وَكَايَمِهَا وَالْأَفَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ مَالِ  
الرَّيْلِ فَمَحَرَّ وَجْهَهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا  
سِقَاؤُهَا وَحِذَائُهَا وَتَرْدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ  
الشَّجَرَةَ عَنْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رُبُّهَا وَسَأَلَهُ  
عَنْ مَضَالَةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِخِيكَ  
أَوْ لِلدَّيَّانِ.

علاوہ اور کہاں جائے گی

## باب ۲۸۵

۲۸۵ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
الْقَضَاءُ أَخْبَرَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ اللَّهَ بْنَ رَجَاءٍ تَمَّ اسْمَ امْرِئٍ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ  
عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا  
إِنَّا بِرَأْيِ عِمِّ كَيْسُو عَمَّ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتِ  
قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ سَمَاءٌ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ  
هَلْ فِي نَعْمَتِكَ لِمَنْ لَبِثَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ  
أَنْتِ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَأَعْتَقَ  
شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُصَ مَرَعَهَا  
مِنَ الْعَبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْقُصَ لَقْمَةً فَقَالَ  
هَكَذَا أَخْرَبَ أَحَدَايَ كَفَيْهِ بَابُ الْخُرَى فَحَلَبَ  
كُنْبَةً مِّنْ لَّبَنِ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا خِرْقَةً  
فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى يَبْرُدَ اسْقَلْتُ فَانْتَهَيْتُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اسْتَرْبِ

کے متعلق (درست بتائے) تو اس کے حوالے کر دے۔ ورنہ  
خرچ کر ڈال، اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا آپ کا  
چہرہ مبارک متغیر ہو گیا فرمایا اونٹ کی تجھے کیا فکر ہے؟ وہ اپنا کونہ  
اور مشک ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا ہے، درختوں کے پتے کھا لیتا  
ہے اس کا مالک جب آئے گا اسے حاصل کر لے گا۔ اس  
اعرابی نے گم شدہ بکری کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ  
تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی؟ اس کے

## باب

از اسحاق بن ابراہیم از نصر از اسرائیل از ابی اسحاق از برادر  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (دوسری سند) از عبد اللہ بن رجاء از اسرائیل  
از ابی اسحاق از برادر ابن عازب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
ہجرت کے موقع پر چلا بکریوں کا ایک چرواہا ملا، وہ بکریاں ہانک  
رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے قریش  
کے ایک شخص کا نام لیا، میں اسے جانتا تھا۔ میں نے اس دریافت  
دریافت کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا  
ہاں ہے! میں نے کہا میرے لیے دودھ پخوڑے گا؟ اس  
نے کہا اچھا۔ میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری  
پکڑی، میں نے کہا اس کا تھن گردوغبار سے صاف کر اور  
اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لے چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا  
اور اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا (گرد جھاڑی) پھر ایک  
پیالہ بھر دودھ پخوڑا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے لیے ایک چھال رکھی ہوئی تھی اس کا  
منہ کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ عرض میں نے  
اس میں سے پانی لے کر اس دودھ پر ڈالا اور

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَشْرِبَ حَتَّى رَضِيتُ۔ | نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمائیے! چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**باب** مظالم اور غصب کرنے کا بیان  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهُ الْاِلٰهَ (ترجمہ)  
ظالموں کے اعمال سے خدا کو غافل و بر گزینہ سمجھ۔  
یہ حقیقت ہے کہ اللہ انہیں اس دن تک مہلت دے  
تا ہے جس دن ان کی آنکھیں پتھر جانیں گی، سر  
اوپر کو اٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے  
مُتَمَقِّح اور مقمع کے ایک ہی معنی ہیں۔  
مجاہد کہتے ہیں مہطعین کا معنی براہ نظر والے  
بعض کہتے ہیں مہطعین کا معنی جلدی بھاگنے والے۔ ان  
کی پلکیں نہ جھپکیں گی اور ان کے دل عقل سے خالی  
ہوں گے۔

اے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کو اس  
دن سے ڈرا جب عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ اس وقت  
نافران لوگ کہیں گے۔ پروردگار! ہمیں تھوڑی مہلت  
اور مجھے تو آئندہ ہم تیری دعوت دل و جان سے تسلیم

**باب ۱۵۲۹** فِي الْمَكَالِ الْوَدَّ

الْخَصْبِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ  
اللَّهُ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ۔  
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُرُ فِيهِ  
الْاَبْصَارُ مَهْطَعِينَ مُتَمَقِّحِينَ رُءُوسِهِمْ  
رَافِعِينَ رُءُوسِهِمْ الْمَقْنِعَ وَالْمَقْمَحُ  
وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهْطَعِينَ  
مُدْبِحًا لِنَظَرٍ وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ  
لَا يَزِدُّهُمْ اِلَّاهُ طَرْدُهُمْ وَاقْتَدَّاهُمْ  
هَوَاهُ وَيُخَفِّئُ جَوْقًا لَا عُقُولَ لَهُمْ  
وَاقْتَدَرَ النَّاسُ يَوْمَ يَأْتِيَهُمْ  
الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا  
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَا هُنَا قَرِيبًا نَحْبُ  
دَعْوَتَكَ وَتَتَّبِعُ الرَّسُولَ اَوْكَلُ  
تَكُونُوا اَفْسَمْتُمْ مِمَّنْ قَبْلَ مَا

اس باب میں کوئی ترجمہ نہ کر رہا ہے گویا پہلے باب ہی سے متعلق ہے اس حدیث کی مناسبت باب المقطع سے ہے کہ جنگل میں اس دودھ کا پینے والا کوئی نہ تھا تو وہ بھی چڑی ہوئی چڑی کی مثل ہوا اور چوہا ہو گیا موجود تھا مگر نہ دودھ اس کی مزوت سے نہ لگا تھا یعنوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اگر لفظ میں کوئی کم قیمت کھانے پینے کی چیز ہے تو اس کو کھانے لینا درست ہے جیسے اوپر کچھور کی حدیث گذری اور یہ دودھ بھی جب اس کا مالک وہاں موجود تھا لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کو لیا اور استعمال کیا اسے کچھور قیاس کیا گیا ہے کہ کچھور کا موجود تھا مگر وہ دودھ کا مالک نہ تھا اس وجہ سے گویا اس کا وجود اور عدم برابر ہوا اور دودھ مثل لفظ کے شہر والہ اللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۵ اس کو فرمایا نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ڈرا وں یہیت سے ایک سان اس طرف آنکھ لگا جانے کی آواز

لَكُمْ مِنَ زَوَالٍ وَسَكَنٌ فِي

مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ

خَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ وَفَدَّ

مَكْرُهُمْ وَأَمَكْرُهُمْ وَعَمَدُ اللَّهِ

مَكْرُهُمْ وَلَنْ كَانَ مَكْرُهُمْ

لِيَنْزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْشَبَنَّ

اللَّهُ مُخْلِفًا وَعْدَهُ رُسُلَهُ إِنَّ

اللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

کریں گے اور اتباعِ رسول کریں گے۔ کیا تم نے پہلے  
یہ قسم نہ کھائی تھی کہ تمہیں کبھی زوال نہ ہوگا اور تم  
نے نافرمانوں کے گھروں میں جا کر سکونت اختیار  
کی تھی اور تمہیں معلوم ہو گیا تھا ہم نے ان سے  
کیا سلوک کیا؟ اور ہم نے تمہیں بہت سے گزشتہ  
واقعات بتا دیئے۔ یہ کفار بڑا مکر کر رہے ہیں،  
اللہ کے پاس ان کا مکر لکھا ہوا ہے (اس کے سامنے)  
ان کا مکر نہیں چل سکتا، اگرچہ ان کے مکر سے پہاڑ  
اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ خیال ہرگز نہ کر کہ اللہ اس وعدے کے خلاف کرے گا، جو اس نے اپنے  
پیغمبروں سے کیا ہے بیشک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

### باب مظالم کا قصاص

از اسحاق بن ابراہیم از معاذ بن ہشام از والدش از قتادہ  
از ابوالموکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایمان دار لوگ  
(قیامت کے دن) دوزخ پر سے گزر جائیں گے تو بہشت اور  
دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور دنیا میں جو  
انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب پاک  
صاف ہو جائیں گے تو انہیں بہشت کے اندر جانے کی اجازت ملے  
گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے  
ہر شخص کو اپنا مکان بہشت میں دنیا کے مکان سے عالی شان ملوے گا  
ہوگا۔ یونس بن محمد نے بحوالہ شیبان از قتادہ از ابوالموکل بیان کیا۔

### باب ۱۵۳ قصاص المظالم

۲۲۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي  
الْمَوْكَلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْلَصَ  
الْمُؤْمِنُونَ مِنَ التَّارِخِ حُسْبُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ  
وَالنَّارِ قَبِيحًا قَاسُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَاللَّيْلَةَ  
حَتَّى إِذَا انْقَوَا هَذَا بَوَّاءٌ أَنْ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ قَوْلَ الَّذِي  
نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدَ الْأَعْدَاءِ فَيَسْكُنُهُ  
وَالْجَنَّةُ أَدْلَى مِنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَيِّدِيَانِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَوْكَلِ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت پہنچا دینے کی قسم نے کچھ غور کیا اور کفر و شرک اور کفر کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ ۱۲ سالہ بعضوں نے یوں ترجیح کیا ہے۔ مگر یہ کہیں پہاڑی سرسبز  
ہیں؟ یعنی اللہ کی تخلیق پہاڑ کی طرح بھی ہوئی اور مضبوط ہے ان کے کمر اور قریب وہ اکھڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ ۱۲ سالہ اس آیت کو لا کرام بخاری نے ثابت کیا کہ جہاں امال  
جہیں لینا یعنی غصب اور ظلم کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ منہ ۱۲ سالہ اس طرح کہ مظلوم کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں ہی پڑا دی جائیں گی یا مظلوم کو حکم دیا جائے گا  
کہ ظالم کو اس میں ہرگز نہیں ملے جو اس نے مظلوم کو دنیا میں دی تھی اور جس جہنم کو اللہ تعالیٰ بیان فرمایا ہے اس کے مظلوم کو اس پر دامن کر دے گا ۱۲ منہ ۱۲ سالہ یہ کہ مکر و زور میں  
جیسے اور شام اس کو دیکھتا رہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ ۱۲ سالہ اس کے بیان کرنے سے لا کرام بخاری کی طرف سے ہے کہ تقلید کا شعار ابوالموکل

## باب ۱۵۳۱ قولہ اللہ تعالیٰ آلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ  
مُحْرِزٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ  
أَخِذَ بِيَدِي إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُفْرِ فَقَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
اللَّهُ يُدْنِي الْمُؤْمِنِينَ فَيُصَنِّعُ عَلَيْهِ كَفَعَهُ وَيُشْتَرُّهُ  
فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَكَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَكَ كَذَا  
فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَ  
نَاسٍ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي  
الدُّنْيَا وَأَنَا أَعْفُوهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطِي كِتَابَ  
حَسَنَاتِهِ وَآمَّا الْكَافِرَ وَأَمَّا فَيَقُولُ فَيَقُولُ  
الْأَشْهُاءُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ  
آلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

## باب ۱۵۳۲ قولہ اللہ تعالیٰ آلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

دازوسی بن اسماعیل ازہمام از قتادہ (صفوان بن محرزانی  
کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے  
رہتے میں) جارہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا کہنے لگا  
آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت کیا سنا  
ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے سرگوشی کہے  
گا۔ انہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ  
مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پردہ عزت اس پر ڈال  
کر اسے چھایا گا پھر پوچھے گا تجھے فلاں گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا  
خداوند اباشک معلوم ہے۔ جب سب گناہوں اس سے اقرار کرالے  
گا۔ اور مومن یہ سمجھ گا اب انجام نباہی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور  
آج بخش دیتا ہوں۔ بعد ازاں اس کے ہاتھ میں نیکیوں کی کتاب  
دے دی جائے گی۔

لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق علانیہ (فرشتے جن و انس)  
یوں گواہی دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا۔ یاد رکھ ظالموں پر اللہ

کی لعنت ہے۔

## باب ۱۵۳۳ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔

## باب ۱۵۳۴ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے۔

اس حدیث کو امام بخاری اس نے کتاب العصب میں لایا کہ آیت میں جو یہ وارد ہے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے تو ظالموں سے کافر اور ہیں اور مسلمان اگر ظلم کرے تو وہ  
اس آیت میں داخل نہیں ہے اس سے ظلم کا بدلہ کو نہ دلیا جائے گا پردہ ملعون نہیں ہو سکتا ۱۷۲ منہ ۱۷۲ مسلمان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے کیا عمدہ حکم دیا  
ہے اگر مسلمان اس پر چلے رہے تو آج کافروں کے حقوق کیوں دلیل و خوار ہوئے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان سب مل کر ایک ہاتھ کی طرح ہیں جب سے مسلمانوں میں قوی  
بہمدی آگئی اور بعض نفی بھی ہیں مگر کیا کافروں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کو کھڑے کھڑے کر دیا وہ کہے الگ ایران کے الگ علی بن القیاس ایک ایک ملک پر دست لگا  
کرے مسلمانوں کو اپنی رعیت بنایا۔ اگر اب بھی یہ سب مسلمان اپنی حالت پر غور کریں اور حدیث نبوی میں ظالموں اور قوی کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت اور حمایت اور ہمدردی کریں تو  
ان کا کیا ہوگا وہ چند ہی روز میں اس سے زیادہ دلیل و خوار ہونگے۔ آنحضرت تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خود بھی مسلمان پر ظلم نہ کرے اگر کوئی اور اس پر ظلم کرے تو مسلمان کی مدد اور  
حمایت کرے ظلمکن ہمارے زمانہ میں ملک کے مسلمانوں پر ظلم خود ہی ہر ملک کے مسلمان تمنا شاہ جتھے رہتے ہیں۔ مجھ دعا یا کونے یا کال دینے کے وہ بھی پہنچے اور مسلمان کسی کام  
کے ذریعے اللہ تعالیٰ میں قوی بہمدی انہما کو بھی ملے گی ہے ایک فقہی رائے یہ ہے کہ کسی کو ظلم ہو تو سارے نفاذی اس کی مدد کے لئے آگے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷۳ منہ



۲۲۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرَجٍ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ

عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ أَبِي خَبْرَةَ قَالَ  
عَنِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ  
وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ  
فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ  
عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبَاتِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ  
مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ النَّبِیَةِ -

باب ۳۵۸ عَنْ أَخَا ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَكْرَيْنَ أَنَّ  
سَعِيدَ الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرُوا ظَالِمًا  
أَوْ مَظْلُومًا -

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْصُرُوا ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هَذَا أَنْصُرَكَ مَظْلُومًا خَلَّفْتَ نَصْرَكَ ظَالِمًا  
قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ -

باب ۳۵۹ نَصْرُ الْمَظْلُومِ

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْبُودَةَ

(انہی بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم) عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان  
کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ اس سے چھو کر  
بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں  
ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص مسلمان  
سے کسی مصیبت کو دور کر دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں  
ایک مصیبت کو دور کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ تعالیٰ  
قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

باب اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرنا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از ہشیم از عبید اللہ بن ابی دکرین انس  
از حمید طویل) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر حال میں مدد و نظام  
ہو یا مظلوم یہ

(از مسدد از معمر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد  
کردہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم، وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے۔ لیکن ظالم ہو تو  
کیسے مدد کریں؟ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے باز رکھو۔

باب مظلوم کی مدد کرنا یہ

(از سعید بن ربیع از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ  
بن سوید) حضرت برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اس کی تفسیر خود آئی ہے اگر مسلمان بھائی کسی ظلم کرے یا جو تو اس کی مدد کرے کہ اس کو بھائی کی طرح سے باز رکھے کہ ظلم کا انجام اچھا ہے ایسا  
ایسا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ گودہ کا فردی ہو ایک حدیث میں ہے جس کو طحاوی نے ابن سعد سے نکالا۔ اللہ نے ایک بندے کے لئے رحم دیا  
اس کو قریب ہو کر دے لگا جائے وہ دعا اور عاجزی کرنے لگا آخر ایک گودہ رہ گیا لیکن ایک ہی کٹے سے ساری قرآن پڑ گئی جب وہ حالت جاتی رہی تو اس نے پوچھا  
مجھ کو یہ ساری قرآن ملی فرشتوں نے کہا تو نے ایک ناز بے طہارت پھینکی تھی اور ایک مظلوم کو دیکھ کر تے اس کی مدد نہیں کی تھی ۱۲

ابن سُوَيْدٍ سَمِعْتُ اَبِي اَرْوَانَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ اَمْرًا  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِغُ وَفِيهَا عَنْ  
سَبِغٍ وَذَكَرَ عِبَادَةَ الْمُرِيفِ وَابْنِ عَابَةَ الْجَنَابِزِ  
وَتَشْمِيتِ الْعَاطِطِ رَدَّ السَّالِمِ وَفَرَمَ الْمَظْلُومِ  
وَرِجَالُ الدَّاعِي وَلَا يُرَادُ الْمُقْسِمُ -

۲۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو اسْمَاءَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ  
كَالْبَنِيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّابُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ -

### باب ۳۵۱ اَلْاِصْطِمَارُ مِنَ الظَّالِمِ

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَجِبُ لِلَّهِ الْجَهْرُ  
بِالشُّوْرِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظَلِمَ  
وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالدِّينُ  
اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَكْتُمُونَ  
وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْفُرُونَ اَنْ  
يُسْتَنْذَلُوا فَاِذَا قَدَرُوا عَفْوًا -

### باب ۳۵۲ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ

تَعَالَى اِنْ تَبَدُّواْ حَيْثُ اَوْ فُتِحُواْ اَوْ  
تَغْفُواْ عَنْ سُوْعٍ فَانَ اللَّهُ كَاتِبٌ  
عَفْوًا قَدِيرًا وَاجْزَاءُ مَسِيحَةٍ سَبِيحَةٍ  
مِثْلَهَا فَمَنْ عَفَا وَاصْلَحَ فَاجْرُؤُكَ  
اللَّهُ اِنَّهُ لَا يَجِبُ الظَّالِمِينَ وَلَسَنَ  
اَنْتُمْ بَعْدَ ظَلْمِهِ قَاوِلُكُمْ مَا عَلَيْكُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور  
سات باتوں سے منع فرمایا (ان باتوں کا حکم دیا عیادت (بیمار پر سی)،  
کرنا جنازوں کے ساتھ جانا۔ چھینک کا جواب دینا۔ سلام کا جواب  
دینا۔ مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا۔ اور قسم دینے والے کی  
قسم پوری کرنا۔) بشرطیکہ شریعت کے خلاف قسم نہ ہو۔

(از محمد بن غلام راز ابو اسامہ از برید از ابو بردہ از ابو موسیٰ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے  
لیے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کی تقویت دیتے ہیں آپ  
نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

### باب ۳۵۳ ظالم سے بدلہ لینا۔

اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نسا میں) ارشاد ہے اللہ  
تعالیٰ علانیہ بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ جس  
پر ظلم کیا گیا ہو (وہ مستثنیٰ ہے) وہ ایسا کر سکتا ہے  
اور اللہ سنے جانے والا ہے (دوسری آیت) جب  
ان پر ظلم ہوتا ہے، تو مناسب بدلہ لیتے ہیں یہ  
ابراہیم خنی کہتے ہیں صحابہ کرام ذلیل بننے کو  
براجانتے تھے جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے۔

### باب ۳۵۴ مظلوم کا ظالم کو معاف کر دینا۔

اللہ تعالیٰ سورہ نسا میں، فرماتے ہیں اگر تم  
علانیہ یا پوشیدہ نیکی کرو یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ  
بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔

اور (سورۃ صافات میں) فرمایا میں برائی کا بدلہ  
اسی کے برابر برائی ہے جس شخص نے معاف کر دیا  
اور بھلائی کی تو اس کا بدلہ خدا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

لے منفرد اس حدیث سے اس باب میں یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کرنا ۱۳۱۲۔ مظلوم کا ظالم کے مقابلے میں برصوں کا طرہ عاجز ذلیل نہیں بن جاتا بلکہ انتہائی انصاف سے بدلہ  
لے لیتے ہیں جتنا ان پر ظلم ہوا اس سے زیادہ بدلہ نہیں لیتے ورنہ مظلوم ان کا نہیں ہے اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ظالم سے بقدر ظلم کے بدلہ لینا درست ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے

مَنْ سَبِيلٍ اِلَيْكَ السَّبِيلُ عَلَى لَدُنَّ  
يَقْلِبُونَ النَّاسَ وَيَبْعُونَ فِي الْأَرْضِ  
بَعْدَ الْحَقِّ أَولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
وَلَكِنْ مَتَدَّ وَعَقْدَانِ ذَٰلِكَ لَكِنْ  
عَزَمَ الْأُمُورَ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا  
دَافَأَ الْعَذَابُ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى  
رَوْحٍ مِّنْ سَبِيلٍ -

جانے کی کوئی صورت ہے۔  
**باب ۱۵۲۔ الظَّالِمُ ظُلُمَاتٌ**  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَحْمُودٍ أَخْبَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الظَّالِمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

**باب ۱۵۳۔ الْإِقْتَاءُ وَالْحَذَرُ**  
مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ -

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْأَنْبَكِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَادًا  
إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَبِيسٌ  
بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حَبَابٌ -

ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کوئی اپنے پر ظلم کرنے  
کے بعد بدلے اس کچھ گناہ نہیں گناہ ان  
پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ زمین پر ناحق  
ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب  
ہوگا۔ جو صبر کر کے بخش دے تو یہ بڑا کام ہے۔  
اے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھ گاجب وہ  
عذاب دیکھ لیں گے تو کہیں گے اب دنیا میں واپس

**باب ۱۵۴۔ قیامت کے دن ظلم ظلمات یعنی اندھیروں**  
کی شکل میں ہوگا۔

دار احمد بن یونس از عبد العزیز ماجشون از عبد الرحمن دینار  
از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے دن ظلم کبھل ظلمات یعنی تاریکی ظاہر ہوگا۔)

**باب ۱۵۵۔ مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا۔**

(انجیلی بن موسیٰ از وکیع از زکریا بن اسحاق مکی از یحییٰ بن عبد اللہ  
بن صفی از ابو عبد اللہ یعنی غلام ابن عباس رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو مین  
کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھو مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ  
اسے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں ہے۔

سہ ماہی ظالم کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا اندھیرے پر اندھیرا ان اندھیروں میں ٹاپٹاپ ٹپٹاپا آجھے گا ۱۲ منہ ۱۲ میں فوراً بعد دعا کا رکعت پڑھ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی ہو  
جے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم کو کسی وقت سزا ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے دیکھ کر دیتا ہے کسی فوراً سزا دیتا ہے کسی ایک مہینہ کے بعد سزا ظالم اور ظلم کرنے  
اور غصہ پھول جائے اس وقت دھمکے اس کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کے ظلم سے تنگ آکر بددعا کی چالیس برس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوا اور فرعون کا  
کو یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ ہم نے ظلم کیا اور کچھ سزا ملے گی سزا ہی وقت بخیر ہو جاتی ہے اور اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

۲۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَا فِي خُصْمَةٍ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَمَتْ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شَبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُفِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُخْرَسَاتٍ فِي كِتَابِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَمْ لَا عَلَيْهِمْ بِالْبَصَرَةِ.

**بَاب ۵۱** إِذَا أَوْرَثْنَا

زَوْجًا حَرًّا

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ هَلِ الْعِرَاقِ قَامَ بَنَاتُهَا فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُدْرِكُنَا الشَّرَفُ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُبَرِّئُنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَحَاهُ.

(از ابو عمر از عبدالوارث از حسین از یحیی بن ابی کثیر از محمد بن ابراہیم) ابوسلمہ کہتے ہیں ان میں اور چند لوگوں میں کچھ زمین کا، جھگڑا تھا، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا حضرت عائشہ نے فرمایا اے ابوسلمہ! ناحق زمین لینے سے بچا رہ، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم لے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنا یا جائے گا۔

(از مسلم بن ابراہیم از عبداللہ بن مبارک از موسیٰ بن عقبہ از سالم از والدش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ذرا سی زمین بھی ناحق لے لی وہ قیامت کے دن سات ٹونوں تک دھنسا یا جائے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے۔ جو انہوں نے خراسان میں لکھی، لیکن بصرے میں یہ حدیث سائی۔

**باب** اگر کوئی کسی کو اجازت دے دے تو وہ جائز ہے۔

(از حفص بن عمر از شعبہ) جبکہ کہتے ہیں ہم مدینہ میں کچھ عراق والوں کے ساتھ تھے ہم پر قوط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہمیں کجور کھلایا کرتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ البتہ اگر اس کا بھائی (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

لے حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر مسلم کی روایت سے آشنا مسلم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابوسلمہ کی قوم کے لوگ تھے ۲۲۹۲ ظاہر ہے کہ نزدیک یہ بھی تحریر ہے۔ دوسرے علماء کے نزدیک ہی تحریر ہے اور وجہ مخالفت کی ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق تلف کرنا ہے اور اس سے حرص و طمع معلوم ہوتی ہے۔ نووی نے کہا اگر کجور مشترک ہو تب تو دوسرے شرکیوں کے بن اجازت ایسا کرنا حرام ہے درجہ مکروہ ہے۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا مذہب قوی ہوتا ہے جس نے غیور کا ہمہ مان کر کھا ہے ۱۲ من

**باب ۵۹۱** مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ  
عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يَبِينُ  
مَظْلَمَتَهُ

۲۲۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ  
لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ  
الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ  
لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ فَمُحِلٌّ عَلَيْهِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَمَّا  
سَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ هُوَ مَوْلَى رَدَّكَ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمُقَابِرِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ الْمُقْبَرِيِّ هُوَ مَوْلَى بَغْدٍ  
لَيْثٌ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ  
كَيْسَانُ -

**باب ۵۹۲** إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ  
فَلَا رَجُوعَ فِيهِ -

۲۲۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ  
امْرَأَةِ خَافَتْ مِنْ بَعْضِهَا شُورًا أَوْ عَرَاهَا كَالْتِ  
الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَ الْمَرْأَةِ لَيْسَ بِمُسْتَكْبَرٍ مِنْهَا  
يُرِيدُ أَنْ يَفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي

**باب** اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا  
ہو، اور اس سے معاف کرانا چاہے تو کیا اس ظلم کو  
بھی بیان کرنا ضروری ہے۔

از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس نے کسی دوسرے کی بے عزتی یا آبروریزی کی ہو یا کوئی  
اور ظلم کیا ہو تو آج دنیا میں وہ معاف کر لے۔ اس دن سے پہلے  
جہاں نہ روپیہ ہو گا نہ اشرفی البتہ اگر نیک عمل اس کے پاس ہو گا تو  
بقدر اس کے ظلم کے اس سے لے لیا جائے گا۔ اگر نیک عمل  
نہ ہو گا تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس (ظالم) پر ڈالی جائیں گی۔  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسماعیل بن ابی الویس  
نے کہا کہ سعید راوی کو مقبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے  
پاس رہا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سعید مقبری بنی لیث  
کا غلام تھا، ابو سعید کا بیٹا تھا۔ ابو سعید کا نام کیسان ہے۔

**باب** جب آدمی کسی کا قصور معاف کرے  
تو اب رجوع نہیں کر سکتا۔

از محمد از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از الدش، حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سورۃ نسا کی) اس آیت "اگر کوئی عورت  
اپنے خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے" کی تفسیروں بیان  
فرمائی کہ کسی مرد کی ایک بیوی ہوتی ہے۔ وہ اس سے زیادہ آمدنی  
نہیں کرنا چاہتا اور اسے چھوڑ دینا چاہتا ہے۔ ایسی عورت اگر

لے کر میں نے فلا قصور کیا تھا، بعضے تو کہتے ہیں کہ قصور کا بیان کرنا ضروری ہے کہ ضرور نہیں مجھل اس سے معاف کر لینا کافی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث  
مطابق ہے اور کبھی ایسا ہو سکے کہ ظلم کی تفصیل بیان کرنے میں شرم دہن ہوگی کسی کی جو رو کو بری نگاہ سے دیکھا یا اس سے فعل شنیع کیا ۱۲ منہ ۱۵  
یہ آیت کے خلاف نہیں ہے ولا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی کیونکہ ظالم پر مظلوم کی برائیاں ڈالا جاتا خود اسی کا کرتوت ہے ۱۲ منہ ۱۵ بعضوں نے کہا اس  
لے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبر میں کھولنے پر مقرر کر دیا تھا ۱۴ منہ ۱۵ یہ سعید ثقہ تھا ۱۵ منہ ۱۵ وفات پائی لیکن موت سے پہلے چار برس اس سے  
حافظ میں فتور کیا تھا ۱۲ منہ

فِي حِلٍّ فَزَكَتْ هَذِهِ الْاَيَةُ فِي ذَالِكَ -

متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

**باب ۱۵۱۱** اِذَا اٰذِنَ لَهُ اَوْ  
اَحَلَّ لَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ -

۲۲۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَتَى بَشْرًا فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ  
عُلَاهُ وَعَنْ يَمَانِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِعَلَّاهُ  
أَتَا ذَنْ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَلَّاهُ  
لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَوْتِرَ بَعْضُنِي مِنْكَ  
أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ

**باب** اگر کوئی شخص کسی کو اجازت دے یا  
معافی کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنی اجازت یا معافی دی۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو حازم بن دینار سہل  
بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت اقدس میں دو دھپا پانی لایا گیا۔ آپ نے پیا، آپ کی  
دائیں طرف ایک لڑکا تھا، اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے آپ  
نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے! کیا تم یہ اجازت دیتے ہو کہ پہلے یہ  
پیالہ ان بڑوں کو دے دوں، اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اپنا حصہ جو آپ کا تبرک ملے کسی کو نہیں  
دینا چاہتا۔ آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

**باب ۱۵۱۲** اِثْمٌ مِنْ ظَلَمَ شَيْئًا  
مِنَ الْاَرْضِ -

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ بْنَ سَهْلٍ خَبَرَهُ أَنَّ  
سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا  
لُحِقَ بِهِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِينَ -

**باب** وہ شخص جو کسی کی زمین ظلم سے غصب  
کر لے تو کیا گناہ ہے؟

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از طلحہ بن عبد اللہ از زہری  
بن عمرو بن سہل) سعید بن زید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے تھے جو شخص کچھ زمین ظلماً چھین لے تو قیامت کے دن  
سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

۱۔ زمین تو میری ہے اس کو نہیں آتا تو ان لیکن مجھ کو طلاق دے اپنی زوجیت میں پہنچے تھے تو یہ درست ہے اور غلام نہ رہے اس کا محبت کا حق ساقط ہو جاتا ہے فقہ حنفی نے کہا ہے  
آیت اس باب میں ہے کہ محبت اپنے مرنے جدا ہونا نہ سمجھو اور غلام جو دو دلوں میں رہتا ہے تو اس کے لیے جو حق ہے اس کا یہ تو یہ درست ہے حضرت سہل نے بھی اپنی  
باری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرمایا کہ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ کے پاس را کہتے ۱۲ منہ ۱۰ منہ کے حق میں کا حق مقدم تھا وہ دینا طرف بیٹھا تھا اس حدیث کے باب سے  
مناہیت بیان کرنا مشکل ہے بعضوں نے کہا اگر بخاری نے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ پیالہ بڑوں کو دینے کی اجازت سے مانگا اگر  
وہ اجازت دیدیتے تو یہ اجازت ایسی ہی ہوتی ہے جس کی مقدار انہیں بیان کی گئی کہ کتنے دو دھپا کی اجازت ہے پس باب کا مطلب یہ نکال آیا ۱۲ منہ ۱۰ منہ زمین کے ساتھ طبقہ جس میں نے بالشت بھر  
زمین بھی چھین تو ساقط ہوتا ہے نہ کہ گویا اس کو چھیننا اس لیے قیامت کے دن ان سب کا طوق اس کے گلے میں ہو گا وہ سری روایت میں ہے وہ سب میں اٹھا کر لائے ۱۷ منہ کو حکم دیا جائے گا۔  
بعضوں نے کہا طوق پہناتے سے یہ مطلب ہے کہ اس کو طبقہ نکال میں دھنسا یا جائے گا۔ حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں ۱۲ منہ

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَرْتَحَبًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ كَثَامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ مَتَعْنِي طَعَامَ خَمْسَةِ لَحْمٍ أَدْعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْعَثْ فِي فَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحْجُومَ قَدَحًا قَتَبَهُمُ رَجُلٌ لَّمْ يَدْعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنِي أَتَاؤُنَ لَهُ فَقَالَ نَعَمْ -

کہا جی ہاں!

باب ۵۲۲ قولہ اللہ تعالیٰ وهو

اللہ الخصاصہ

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْلَمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِيمَ -

باب ۵۲۳ اِنَّمَا مِنْ خَاصَمَةٍ فِي

بَاطِلٍ وَهُوَ يَغْلِبُهُ -

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أُمِّ سُلَيْمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أَمْرٌ سَلَمَةٌ

از ابو النعمان از ابو عوانہ از اعش از ابو داؤد از ابو مسعود ارتح

کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے جس کا نام ابو شعیب تھا اپنے کسی غلام سے کہا جو قصائی تھا، پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا، آپ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) آگیا ہے، کیا تو اسے اجازت دیتا ہے؟ اس نے

باب ۵۲۱ اللہ کا ارشاد وہ سخت جھگڑا لوتھ ہے۔

از ابو عاصم از ابن جریر از ابن ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا لوتھ ہے۔

باب ۵۲۲ جان بوجھ کر ناحق لڑائی لڑنے والے

کو گناہ۔

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ام سلمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا۔ آپ باہر ان کے

۱۔ اس غلام کا نام مسلم نہیں ہوا اسی کہتے ہیں گوشت بچنے والے کو اردو میں اس کو قتل کیلئے ۱۲ منہ سلہ یہ چٹا آبی تھا اس کا نام مسلم نہیں ہوا ۱۲ منہ سلہ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب بھی اس حدیث سے یہ ثابت کیلئے ہے کہ بن ہلے دھوت میں جلا کر کھانا دوسرے نہیں مگر جب صاحب خانہ اجازت دے تو دوسرے ہو گیا ۱۲ منہ سلہ ہندی آیت یوں ہے لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کی بات دنیا کی زندگی میں تیرے کو بھلی لگتی ہے اولیٰ نے دل کی حالت پر اللہ کو گناہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑا لوتھ ہے۔ آیت اخلاص بن شوق کے قریب امی ہے آنحضرتؐ کو اس کا اداسلام کا دعویٰ کرے میں میں بائیں سرنگہ کا طاس نفاق تمام ۱۲ منہ سلہ ذری ذری بات کے لئے لوگوں سے لڑے جھگڑے

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصْمَهُ بَابَ مُجْتَنِبٍ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيُنِي الْخُصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونُوا بَلَكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبْ أَنَّكَ صَدَقَ فَأَقْبَضِي لَكَ بَذْلًا فَسَنَ قَسَمْتُ لَكَ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَأَتَتْهَا هِيَ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيُتْرِكْهَا -

پاس تشریف لائے فرمایا دیکھو میں ایک انسان ہوں عالم الغیب نہیں (میرے پاس ایک فریق آتا ہے۔) اپنے دلائل پیش کرتا ہے (کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، لیکن اگر میں اسے اس کے ظاہری بیان پر بھروسہ کر کے، کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے۔

### باب ۱۵۴۶ اِذَا عَاوَمَ فَجَرَ -

۲۲۹۶ - حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَاكُنَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَوْهَا إِذَا أَحَدٌ كَذَبَ فَلَمَّا أَوْعَدَ أَخْلَفَ وَلَمَّا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ -

باب لڑائی جھگڑے میں بد زبانی کرنا۔  
از بشربن خالد از محمد از شعبہ از سلیمان از عبد اللہ بن مرہ از مسروق حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، جب تک اسے چھوڑ دے۔ (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔ اور جب جھگڑا کرے تو بد زبانی کرے۔

### باب ۱۵۴۷ قِصَاصُ الْمَظْلُومِ وَإِذَا وَحَدَّ مَالُ ظَالِمٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ

بِقَاضَاةٍ وَقَرَأَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ

### باب مظلوم کو اگر ظالم کا مال مل جائے

تو اپنا بدلہ لے سکتا ہے۔

محمد بن سیرین کہتے ہیں اپنا حق برابر لے سکتا۔

یعنی جب تک خدا کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیونکہ میں آدمی ہوں اور آدمیت کے لوازمات سے پاک نہیں ہوں اس حدیث سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے تھے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعتیں سمجھتے تھے بلکہ الوہیت کی صفات سے مستفہ جانتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ پر نکرانہ ۱۲ منہ ۱۱ کہتا ہے یہ تہدید کے لئے فرمایا اس حدیث سے صاف یہ نکلا ہے کہ قاضی کے فیصلے سے وہ چیز مملکت میں ہوتی اور قاضی کا فیصلہ ظاہر نافذ ہے نہ باطل یعنی اگر عدلی تاقی پر ہوا رد عدالت اس کو کچھ لائے تو قیامیہ زمین اللہ اس کے لئے وہ مال درست نہ ہوگا جہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کا خلاف کیا ہے ۱۲ منہ ۱۱ کہتا ہے یہ حدیث اگر گندہی ہے منافق سے مراد عملی منافق ہے نہ شرعی منافق جو کافر ہے ۱۲ منہ ۱۱ کہتا ہے میں کالی ٹکڑے یا جھوٹا طوقان جوڑے دوسری ہدایت میں جو اوپر مذکور ہوئی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے ۱۲ منہ ۱۱ اور حاکم کے فیصلے کی احتیاج نہیں۔ قضا لانی نے کہا بدلتی عتبات میں یہ حکم نہیں دیاں حاکم کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے ۱۵ اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۳ منہ





ابْنُ دَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ حَسَّ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَتَبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ جِبْنُ  
تَوَقَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ  
اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لَأَبِي بَكْرٍ  
أُطْلِقَ بِنَا نَحْنُكُمُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ -  
**بَاب ۱۵۳۹ لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ**  
أَنْ يَغْتَرَّ وَخَشْيَةٌ فِي جِدَارِهِ -

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ  
جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْتَرَّ وَخَشْيَةٌ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ  
أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ  
لَأَرَاكُمْ بِهَا بَيْنَ أَكْفَانِكُمْ -

حدیث برابری سنا تا رہوں گا۔

### بَاب ۱۵۴۰ صَبَّ النَّهْرِ فِي الطَّرِيقِ

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي  
النُّومِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ حَرُّهُمْ  
يَوْمَئِذٍ الْقَصِيصُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے  
اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھالیا تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان  
میں جمع ہو گئے، میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہمارے  
ساتھ چلو۔ چنانچہ ہم انصار کے پاس اسی بنی ساعدہ کے سائبان  
میں پہنچے۔

**باب** اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں  
لگانے سے نہ روکنا چاہیئے۔

(از عبد اللہ بن سلمہ از مالک ز ابن شہاب ز اعرج) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں)  
لگانے سے نہ روکے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے تھے میں  
دیکھتا ہوں تم اس بات سے اعراض کرتے ہو۔ بخدا میں تو تمہیں یہ

### باب شراب رستے میں بہانا۔

رازمحمد بن عبد الرحیم ابو یحییٰ از سفیان از حماد بن زید از  
ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں شراب پلا رہا تھا، ان دنوں وہ  
کھجور کی کا شراب پیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ سن لو شراب حرام کر دی گئی۔

لے یعنی امام مالک و رویش دونوں نے ۱۲۷۷ھ میں حجاز کو منہاجا جانا جائز ہے وہ ظلم نہیں ہے ۱۲۷۸ھ یا ایک کڑی لنگانے سے کیونکہ حدیث میں دونوں  
طرح میں سے صحیح اور بعض مفر منقول ہے امام شافعی نے کہا یہ حکم احتیاجاً ہے ورنہ یہ حق کسی کو نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اس کی اجازت کے کڑیاں لگے مالک  
اور حنفیہ کا میں یہ قول ہے اور امام احمد و مسلمان  
نہیں ہیں لے کہ میں کوئی نقصان نہیں اور دیوار مضبوط ہوتی ہے اور دیوار میں سوراخ کرنا مجھے ۱۲۷۹ھ میں نے کہا شافعی کا قول قدیم ہی ہے اور حدیث کے خلاف کوئی حکم  
نہیں ہے سکتا اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲۷۸ھ لفظی ترجموں سے میں اس حدیث کو تمہارے لئے مندرجہ طور کے درمیان پہنچاؤں گا یعنی زور زدوں کو سناؤں گا اور خود تم کو سناؤں گا اور  
ابو ہریرہ کے قول سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حدیث کے خلاف کسی چیز کا یا مجھے کہے تو ان سے بڑے ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بار بار اعلان ہے ان

وَسَلَّمَ مَتَانِيًّا يَتَدَارَىٰ أَلَا إِنَّهُ انْحَمَرَّ قَدْ  
حُورِمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَخْرَجْ  
فَأَهْرَقَهَا فَخَرَجَتْ فَحَرَقَتْهَا فَجَرَتْ فِي  
سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ  
قَوْمٌ وَهِيَ فِي بَطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَأَيُّنَ عَلَى  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مَجْنَحًا فِيمَا  
طَعِمُوا الْآيَةَ.

**باب ۵۱** أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَ

الْجُؤُسِ فِيهَا وَالْجُؤُسِ عَلَى الصُّعَدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَاتِلَتِي أَبُو ذَرٍّ وَسَيِّدِي

بِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ

فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمَشْرُكِينَ

وَأَبْنَاؤُهُمْ يَجْبُونَ مِنْهُ وَالشَّيْءُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مَكَّةَ

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُنَّا

أَلْجُؤُسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بَدَأَ إِتْمَامُ هِيَ

مَحَالِسُنَا نَحْدَثُ فِيهَا قَالَ قَادَا أَبَيْتُمْ إِلَّا

الْجُؤُسَ فَأَعْطُوا الطُّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ

الطُّرِيقِ قَالَ غَضْلُ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْإِذَى وَرَدُّ السَّلَامِ

وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ منادی سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ  
نے مجھے کہا باہر نکل اور شراب بہا دے میں نکلا اور میں نے اسے بہا  
دیا، اس دن مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی بعض لوگ  
کنے لگے ان مسلمانوں کا کیا بنے گا جو شراب پیتے تھے یہ میں شراب پی  
اور شہید ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل کی کہ  
ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس کا کچھ گناہ  
نہیں جو (قبل حرمت) وہ کھاتی تھیں۔ آخر آیت تک

**باب** گھروں کے صحن اور راستے میں بیٹھنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جہاں

وہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے، مشرکوں کی عورتیں

اور بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور تعجب سے

سننے اور دیکھتے۔ ان دنوں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم مکے میں تشریف فرما تھے۔

(از معاذ بن فضالہ از ابو عمر حفص بن میسرہ از زید بن اسلم)

(از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے

سے پرہیز کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس بات میں تو ہم مجبور ہیں، وہیں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں آپ

نے فرمایا اگر ایسی مجبوری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو انہوں

نے پوچھا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا کسی کو لپکا

نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا، اور بری

باتوں سے روکنا۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُنَّا أَلْجُؤُسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بَدَأَ إِتْمَامُ هِيَ مَحَالِسُنَا نَحْدَثُ فِيهَا قَالَ قَادَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْجُؤُسَ فَأَعْطُوا الطُّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطُّرِيقِ قَالَ غَضْلُ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْإِذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ.

لے حافظ نے کہا اس منادی کرنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۰۲ منہ یہیں ترجمہ بیان کرتا ہے معلوم ہوا کہ رستے کی زمین کو سب لوگوں میں مشترک ہے مگر وہ شراب  
دیرو بہا دینا درست ہے بشرطیکہ جیلے والوں کو اس تکلیف نہ ہو علما نے کہا کہ رستے میں اتنا بہت پانی بہانا کہ جیلے والوں کو تکلیف ہو منہ ہے تو نجاست وغیرہ ڈالنا بطریق اعلیٰ منع ہوگا  
ابو طلحہ نے شراب کو رستے میں بہا دینے کا اس نے حکم دیا چونکہ عام لوگوں کو شراب کی حرمت معلوم نہ ہو سکتی تھی ۱۲۰۲ منہ میں شراب کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پی چکے تھے ان

## باب ۵۱۵۱ اَلَا تَبَارَكُ عَلَى الظَّرِيقِ اِذَا لَمْ يَتَذَكَّرْهَا -

۳۳۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا  
فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَا كُلُّ  
الْكَلْبِ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ  
مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِثْلِي فَأَنَزَلَ الْبِئْرُ  
فَمَلَأَ حُقْفَتَهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَئِنْ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَرُجْرُ أَهْكَالٍ  
فِي كُلِّ ذَاتٍ كَيْدٌ وَطَبْعٌ آجِرٌ -

باب ۵۱۵۲ اِمْلَأْهُ الْاَدْيَ  
قَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيطُ الْاَدْيِ عَنِ  
الظَّرِيقِ صَدَقَةٌ -

باب ۵۱۵۳ الْغُرْفَةِ وَالْعَلِيَّةِ  
وَالْمَشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَشْرِفَةِ وَالسُّطُوحِ  
وغيرها -

۳۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ  
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَطْحَمِ بْنِ أَطْحَمٍ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ

## باب ۵۱۵۴ رَسْتَةٍ بِرُكْنُوں كَعُودٍ سَكْتَةٍ هِيں، اَكْر اس سے كسى كو تكليف نہ ہو -

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از سہمی غلام ابو بکر از ابو صالح  
سمان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی راستے میں  
جارہا تھا، اسے بڑی پیاس لگی، ایک کنواں دیکھا تو اس میں  
اترا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا مانپ رہا ہے۔ اور  
پیاس کی شدت کے باعث کچھ چاٹ رہا ہے۔ دل میں کہنے لگا اس کتے کی  
کیفیت بھی پیاس کی وجہ سے وہی ہوگی جو میری تھی چنانچہ کنوئیں میں اترا اور اپنے  
موزے کو پانی سے بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر  
کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا  
ہیں ان جانوروں سے ملنے کے لیے جو بیگناہ آپ نے فرمایا ہرگز بکر کھنے والے کا ثواب ہے۔

## باب ۵۱۵۵ رَسْتَةٍ سے تكليف دہ چیز كا اٹھانا

ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹا  
دینا ایک قسم کا صدقہ ہے۔ (اس کا ثواب ملے گا)

## باب ۵۱۵۶ بلند اور پست بالا خانوں میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے۔

از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از زہری از عروہ اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے  
کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے۔ پھر فرمایا تمہیں  
معلوم ہے کہ میں تمہارے گھروں میں بارش کی طرح فتنے برستے

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ رستے وغیرہ میں کنواں کھود سکتے ہیں تاکہ آئے جانے والے اس میں سے پانی پیس اور آرام اٹھائیں بشرطیکہ ضرر کا یقین نہ ہو  
حدیث کھوفہ والا صائم جو ۱۲ ماہ سے اس کو خدا وام بخاری نے کیا لہذا میں وصل کیا ۱۲ ماہ سے جب دوسرے محلے والوں کی زانیہ مغلطہ ہو ۱۲ ماہ سے  
ترجمہ اس حدیث ہے صائم جو ۱۲ ماہ سے اس کو خدا وام بخاری نے کیا لہذا میں وصل کیا ۱۲ ماہ سے جب دوسرے محلے والوں کی زانیہ مغلطہ ہو ۱۲ ماہ سے

دیکھ رہا ہوں۔

راز کیجئے بن بکیر ازلیث از عقیل از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہیں میری ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دنیا کروں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کی شان میں سورہ تحریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے دل کچھ کچھ ہونگے ہیں پھر ایسا اتفاق ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا وہ رستے سے ایک طرف ہو گئے۔ میں بھی چھاگل لے کر ان کے پاس ٹرا وہ رفح حاجت کے بعد واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا، انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے دریافت کیا امیر المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے متعلق اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہو، الایہ انہوں نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما (تجھ پر تعجب ہے عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما مراد ہیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمراہی انصاری دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے اور باری باری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) آتا کرتے ایک روز وہ آتا۔ ایک روز میں جب میں حاضر خدمت ہوتا تو اس دن کی خبر دہی وغیرہ سب اس انصاری ساتھی کو بتا دیتا جس دن وہ حاضر خدمت ہوتا وہ بھی ایسا ہی کرتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے۔ جب ہم (مدینہ میں) انصاریوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ یہ حال

مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيْنِيكُمْ كَوَاقِعَ لِقَظَرٍ ۚ ۲۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَلُ حَرِصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا إِنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَاجَبَتْ مَعَهُ قَعْدَتِي وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِأَزْوَاقِهِ فَتَوَرَّحَتْ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَى وَكَفَتُوهَا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَانْجَبْنِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَاُ حَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَّادًا فِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي مُكْدِنَةَ وَكُنَّا نَتَنَادَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِمْ وَإِذَا أَنْزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ الْأَنْصَارَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ يُغْلِبُهُمْ عَوْرَتُونَ بِرِغَالٍ رَاكِرَتِينَ ۚ (جب ہم (مدینہ میں) انصاریوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ یہ حال

۱۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں طے پڑنے والے ہیں یہ پیش گوئی آپ کی بودی ہوئی۔ یہ دیکھ کر میں مدینہ خرابا درد بران ہوا مدینہ کے لوگ مارے گئے اور گوتے گئے حرم میں کئی دن تک نماز نہیں ہوئی ۱۱۔ منہ ۱۲۔ یعنی حاجت کے لئے رستہ چھوڑ کر ایسا ہی ہو گئے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ کہ اسے شہو بات نہیں جانتا ملا کہ قرآن کی تفسیر میں تھو کہ کمال حاصل ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس کا نام عبان بن مالک تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ ادھ بن حوئے بن عبد اللہ بن حارث انصاری تھا ۱۴۔ منہ ۱۵۔ یعنی بخاری قوم میں عورتیں مردوں سے دینی رجحان ۱۲۔ منہ

نِسَاءً وَهُمْ فَطِيقٌ نِسَاءً وَنَايَا خُذْنَ مِنْ دَابِ  
نِسَاءً وَالْأَصْدَاقِصُصْتُ عَلَى مَرَاتِي قَرَأَ جَعَتْنِي  
فَا تَكُونُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلَمْ تُكُونِ أَنْ  
أُرَاجِعَكَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَإِنْ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرَهُ الْيَوْمَ  
حَتَّى اللَّيْلِ فَافْوَعْنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ مَنَّهُنَّ  
بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى ثِيَابِي قَدْ خَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ  
فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتَخَاضِعُ إِحْدَاكَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ  
لَعَمْرُكَ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَيْرَتِ أَفْتَا صَنْ آتِ  
يُغْتَضِبُ اللَّهُ لِيُغَضِبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ كَيْفَ لَا تَسْتَكْشِرُنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ  
وَسَأَلْنِي مَا بَدَأَكَ وَلَا يَعْزُوكَ أَنْ كَانَتْ  
جَادَتْكَ هِيَ أَوْضَاءً مِنْكَ وَاحْتَبَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
ضرورت ہو تو مجھ سے کہا کرو اور تو کسی غلط فہمی میں مت رہ تیری بیچولی تجھ سے زیادہ نورانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
چیمتی ہے یعنی حضرت عائشہؓ کے متعلق کہا۔

دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا۔ ایک بار ایسا  
اتفاق ہوا کہ میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا، اس نے مجھے جواب  
دیا میں نے برا محسوس کیا وہ کہنے لگی آپ نے میرے جواب کو  
محسوس کیوں کیا؟ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج  
بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی زوجہ تو دن بھر شام تک آپ  
سے خفا رہتی ہے۔ یہ سن کر میں گھبرایا میں نے کہا جوز وجہ ایسا  
کرتی ہے وہ تباہ ہوئی، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حنفہ  
رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے کہا حنفہ! (رضی اللہ عنہا) تم  
لوگوں کا کیا حال ہے، تم میں کوئی سارا سارا دن بلکہ ساری ساری  
رات تک آنحضرتؐ کو غصے رکھتی ہے؟ اس نے کہا ہاں! یہ تو ہوا  
کرتا ہے۔ میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہی اور نقصان میں  
پڑی، کیا تو اللہ تعالیٰ کے غصے سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے گی بلکہ دیکھ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں مت کیا کرو اور  
آپ کو جواب نہ دیا کر، نہ آپ سے خفا رہو اگر۔ اگر تجھے کچھ  
ضرورت ہو تو مجھ سے کہا کرو اور تو کسی غلط فہمی میں مت رہ تیری بیچولی تجھ سے زیادہ نورانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
چیمتی ہے یعنی حضرت عائشہؓ کے متعلق کہا۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ ہم سے جنگ کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے

۱۱۔ عیدین میں جن کی روایت میں یوں ہے خود کہا رہی بیٹی (حضرت حنفہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے آپ سارے دن غصہ دیتے ہیں ۱۲۔ منہ سلمہ معلوم ہوا اسلئے  
کے رسول کو غصہ ملا ۱۳۔ اللہ کو ناراض کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو ایک بار حضرت عمرؓ کو نیت تشریف پڑنے اور سنانے لگے آپ کا مبارک چہرہ غصے  
سے شرم ہو گیا دوسرے صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کو بلا امت کی کہ تم آنحضرتؐ کا چہرہ نہیں دیکھتے اس وقت انہوں نے نیت تشریف پڑنا موقوف کر دیا اور آنحضرتؐ نے فرمایا اگر کوئی  
علیہ السلام نہ ہو تو ان کو بھی میری تابعداری کرنا ہوتی اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو اسلام کا دشمنی کرتے ہیں اور اس پر حدیث تشریف نہ کر دے کسی کو بھی یا امام یا  
درویش یا بات پر عمل کرتے ہیں حدیث تشریف پر عمل نہیں کرتے خیال کرنا چاہیے کہ آنحضرتؐ کی روح مبارک کو ایسی باتوں سے کتنا صدمہ ہوتا ہو گا اور جب آنحضرتؐ ناراض ہوتے تو اب کہاں کھانا  
رانا اور جلہ بلا لگتی ناراض ہوا۔ ایسی حالت میں نہ کوئی کوئی کام آئے گا نہ پیر نہ درویش  
۱۴۔ اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو کچھ پیغمبر سے ایسی محبت ہے کہ باپ دادا پر سرور و جنگ  
۱۵۔ مجھ ساری دنیا کا قول و فعل حدیث کے خلاف ہم نہ کہتے ہیں اور تیری اور میرے پیغمبر کی رضا مندی ہم کو کافی و کافی ہے اگر یہ سب تیری اور میرے پیغمبر کی تابعداری میں یا بعض جگہ ناراض  
ہو جائیں تو ہم کون کی ناراضی کی ذرا بھی بدواہ نہیں ہے یا اللہ ہماری جان بدن سے بھرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر کے پاس پہنچا ہے۔ ہم عالم بروز میں آپ ہی کی کفش برداری کہتے رہیں اور  
اور آپ ہی کی حدیث سنتے رہیں۔ ۱۲۔ منہ سلمہ مراد حضرت عائشہؓ ہیں یعنی تو حضرت عائشہؓ کی مرضی نہ کرنا کی بات اور ہے۔ ۱۱۔ اول تو وہ تجھ سے نہیں خواہصورت ہیں۔ دوسری  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی میں ۱۲۔ منہ سلمہ غسان ایک قبیلہ ہے قحطان کا جو شام کی طرف رہتا تھا ۱۳۔ منہ



فَإِذَا الْعُلَامُؤُاْ عَوْنِي قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصْبِيٍّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وَسَادَةٍ مِّنْ أَدْمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ أَنَا قَائِمٌ طَلَقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ الْتَفَقَّاهُ رَأَيْتُهُمْ قُلْتُ وَ أَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتُكَ وَمَعَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ قَدْ كَرِهُوا قَتْلَكُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتُكَ وَ دَخَلْتُ عَلَى جَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يُغَيِّرُكَ آتُكَ مَا نَتَّ جَارُكَ هِيَ أَضْمَامُكَ وَ أَحَبُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرَيْدٌ عَائِشَةُ فَتَبَسَّموا أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّموا ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا دَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ أَدُمُ اللَّهُ فُلَيْوَسُ عَمَلِي أُمِّيكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَسِعَ عَلَيْهِمْ وَ أَعْطُوا الدُّنْيَا وَ لَا يَعْْبُدُونَ اللَّهَ وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوْ فِي شَأْنٍ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَايَا إِلَيْكَ قَوْمٌ مَّحَلَّتْ لَهُمْ طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَعْتَذَرَ النَّبِيُّ

گیا جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے نہ رہا گیار بج نے غلبہ کیا۔ میں (بالا خانے کی طرف)، اس غلام کے پاس آیا اور میں نے کہا عمر بنے لیے اجازت مانگ مگر اب بھی ایسا ہوا۔ آخر میں بیٹھ سوڑ کر گھر کو چلا، اس وقت غلام نے مجھے آواز دی اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دی یہ سن کر میں آپ کے پاس گیا آپ خالی چٹائی لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر نہ تھا۔ چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے۔ ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے تھے جس میں گھور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کو سلام کیا اور پوچھا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی؟ آپ نے میری طرف نگاہ مبارک اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کا دل بہلانے کو عرض کیا حضرت ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب یہاں لیے لوگوں میں آئے کہ ان کی عورتیں غالب ہیں اور تمام واقعہ بیان کر دیا۔ تو آپ سن کر مسکرا دیے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ ملاحظہ فرماتے ہیں حفصہ کے پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی پڑوسن یعنی عائشہ سے ہو کر مت کھا وہ تجھ سے زیادہ حسین ہیں اور تجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہیں۔ یہ سن کر آپ پھر ہنسے۔ جب میں نے دیکھ لیا کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا۔ بعد ازاں میں نے آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھائی دی صرف تین کچی کھالیں پڑی تھیں۔ میں نے کہا اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کی امت کو فرزند ستی دے کیونکہ ایران و روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے انہیں دولت دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے۔ اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

آپ نے فرمایا۔ خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھے شک ہے؟ (تو دنیا کی دولت اچھی سمجھتا ہے) ان لوگوں کو نعمتیں دنیا ہی میں جلدی سے دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیے۔



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُلْدٍ لَكَ الْخَدِيشِ  
حِينَ أَفْشَتْهُ حُفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ  
قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْكَ شَهْرًا مِمَّنْ شِدَّةِ  
مَوْحِدٍ تَمَّ عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتِيَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ  
تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا  
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ  
عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً  
أَعْدَاهَا عَدَاً فَقَالَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ  
وَعِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَتْ آيَةُ التَّغْيِيرِ  
فَبَدَأَ بِأَوَّلِ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكَ وَلَيْكَ أَمْرًا  
وَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْلَمِي حَقِّي فَتَتَأَمَّرِي أَبَوَيْكَ  
قَالَتْ قَدْ أَعْلَمْتُ أَنَّ أَبَوَيْكَ لَمْ يَكُونَا يَا مَرْأَتِي  
بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
قُلْ لَا رُوحَ لَكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ إِنِّي هَذَا  
أَسْتَأْذِنُ أَبَوَيْكَ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالنَّاسَ  
الْآخِرَةَ ثُمَّ خَلَعَ نِسَاءً فَنُفِّلَ مِثْلَ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ

یہی اختیار دیا۔ سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَرَّادِيُّ  
عَنْ مُهْمِلِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ

واقعیہ ہوا تھا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا رازِ شہرِ عائشہ سے بیان کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر سخت غصہ آیا اور غصے میں فرمادیا میں ازواج کے پاس مہینہ بھر نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا۔ چنانچہ جب انیس دن گزرے تو آپ بالافغانی میں تنہائی گزارنے کے بعد پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی توبہ قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر رہا ہے پاس نہ آئیں گے۔ ابھی تو انیس راتیں گزری ہیں میں انہیں گن رہی ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انیس دن کا تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آیتِ تغیر (اعتقاد) نازل ہوئی سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا اے عائشہؓ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کر۔ اپنے والدین سے مشورہ کر لے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں خوب جانتی تھی کہ میرے والدین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فراق اور جانی کا مشورہ ہرگز نہ دیں گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مِنْ عَظِيمًا تَنْكِحَ اس میں نے عرض کیا۔ اس بابے میں والدین سے کیا صلاح لوں گی میں تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور والدین آخرت کو پسند کرتی ہوں۔ غرض آپ نے دوسری ازواجِ مطہرات کو بھی

(از محمد بن سلام از فرزندی از حمید الطویل) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کے پاس ایک مہینے تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ آپ کے یاؤں میں سوچ اُگئی تھی جس کی وجہ سے

لہ آپ نے قسم جو کھائی میں ایک مہینے تک نہ جانے کی قسم کھائی کہ آپ نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنا حق کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا نہ راز چھپا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر شہد کھائی تھی بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پوچھ کر ہوئی انہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا شہد کھائی ہے اور فرمایا اور کسی سے نہ کہتا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے دیکھ کر ازواجِ مطہرات کو بتا دیا یہی افشاء کے ماحولہ واللہ اعلم۔ عبدالرزاق سلمہ فرمایا اسے پیغمبرؐ تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے حلال کیں تو اپنی بی بیوں کی رضاعتی چاہتا ہے ۱۲ منہ میں لے پیغمبرؐ ایسی بیویوں سے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کا ساز و سامان چاہتی ہو تو ان میں نہیں کچھنے والا کچھ طرح خوبصورتی سے رخصت کر دے اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی طلب کار ہو اور آخرت کے گھر کی تم میں جو تک بیبیاں ہیں ان کے لئے اللہ نے ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (سورہ اعراف)

آپ ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور پوچھا کیا آپ نے  
ازواج مطہرات کو طلاق دیدی؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک  
جہینہ تملان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ انتیس دن  
تک آپ ٹھہرے رہے۔ بعد ازاں اپنی ازواج کے پاس گئے۔  
مسجد کے دروازے یا بلاط پر اونٹ باندھنا۔

**باب ۵۵** مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ  
عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ -

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ لَنَا جِي قَالَ أُنَيْتُ حَابِرِينَ  
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلُ فِي نَاحِيَةِ  
الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هَذَا أَجْمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ  
بِالْجَمَلِ قَالَ الشَّيْءُ وَالْجَمَلُ لَكَ -

**باب ۵۶** الْوُفُوفُ وَالْبُؤُلُ  
عِنْدَ سِبَاطَةِ قَوْمٍ -

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ  
قَالَ لَقَدْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَاطَ  
قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا -

**باب ۵۷** مَنْ أَخَذَ الْعُقْمَنَ قَهْرًا  
يُؤْذِي النَّاسَ فِي لَطْرِفِي قَوْمِي بِهِ -

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

راز مسلم از ابو عقیل از ابو المتوکل ناجی، حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے میں  
بھی آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا میں نے  
عرض کیا آپ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر آئے اور اونٹ کے نزدیک  
پھرنے لگے۔ پھر فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں انہیں لے جا

**باب** کسی قوم کے کوڑے کے پاس ٹھیرنا وہاں  
پیشاب کرنا۔

راز سلیمان بن حرب از شعبہ از منصور از ابو وائل حضرت  
حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا،  
یا یوں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر آئے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔

**باب** رستے میں سے کانٹوں کی ٹہنی یا اور کوئی  
تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا۔

(از عبد اللہ از مالک از سمی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہؓ سے

اس حدیث میں تو صرف بلاط یعنی مسجد کے دروازے پر جو پھرنے کے لئے ہیں وہاں اونٹ باندھنا کوہجہ اور دروازے کو ہی پر قیاس کیا۔ عافظہ نے کہا اس حدیث کے دیگر  
طریق میں جبکہ دروازے کا ہی ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہو

مَنْعَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا رَجُلٌ يَشْقِي بَطْنِي  
وَجَدَ عُصْنُ شَوْكٍ فَأَجْدَكَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغُفِرَ لَهُ -

**باب ۵۱** إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ

الْمَيْتَاءُ وَهِيَ الرَّحْبَةُ يَكُونُ بَيْنَ

الْقَرْيَتَيْنِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانِ

فَتَرَاهُمْ فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ -

۲۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

ابْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ عَدْوَةَ سَمْعَةَ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ قَطْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا انْشَا جُورًا فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ -

**باب ۵۲** التَّهْنِي بِغَيْرِ إِذْنِ

صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهَبَ -

۲۳۱۱ - حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ قَابٍ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ

يَعْنَةَ الْأَصْدَقِيَّ وَهُوَ حَدَّثَهُ أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ وَالْمُسْلِمَةِ -

۲۳۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الْأَبِي حَدَّثَنَا عَفِيلٌ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي لَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص راستے  
میں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھ کر اٹھا کر ایک طرف بھینٹ دیا  
دی۔ خلافِ تعالیٰ نے اسی نیکی کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔

**باب** اگر عام راستے میں میدان واقع ہو اور

اختلاف راستے کے باوجود کچھ عمارت بنانا چاہیں تو راستے

کے لیے سات گز (ہاتھ) جگہ چھوڑ دیں۔

از موسیٰ بن اسماعیل از جریر بن حازم از زبیر بن خربیت از عروہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے راستے کے متعلق اختلاف کا تصفیہ کرتے ہوئے سات ہاتھ راستہ

چھوڑنے کا فیصلہ دیا۔

**باب** کسی شخص کی چیز بغیر اس کی اجازت کے لوٹنا۔

عبادہ کہتے ہیں ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات

پر بیعت کی کہ لوٹ مار اور غارت گری نہ کریں گے۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عدی بن ثابت) عبد اللہ

بن یزید انصاری جو عدی بن ثابت کے نانائے انہوں نے کہا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع

فرمایا۔

(از سعید بن عفیر از زبیر از ابن شہاب از ابو بکر بن عبد الرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس وقت وہ حالتِ ایمان میں

نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی حالتِ ایمان میں نہیں ہوتا چوری

کرتے وقت حالتِ ایمان میں نہیں ہوتا، لوٹ مار کرتے وقت،

سہ کیونکر اس نے خلق خدا کی تکلیف کو ادا کیا اور ان کے آرام اور راحت کے لئے اس کو اٹھا کر پھینکا ایسا نہ ہو کسی کے پاؤں میں جھجکا جائے اس لئے میں نے اسے منع فرمایا

چو اے عام! رستہ بھٹنوں نے کہا میتا دے سے ہر رستہ کی گزیر آباد زمین اگر آباد ہو اور وہاں رستہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے اور بچنے والے لوگ وہاں جھگڑا کریں تو کم سے کم اتنا رستہ

يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِي  
نَهْبُهُ يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْعَادُهُمْ حِينَ  
يَنْتَهِيهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ إِلَّا التَّهْمَةَ -

**بَابُ مَا كَسَرَ الْقَلْبَ قَتَلَ**  
الْخُزَيْرِ -

۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَنْزِلَ  
فِيكُمْ مِنْ مَرِيضٍ حَكَمًا مُقْطِعًا فَيَكْسِرَ الْقَلْبَ  
وَيَقْتُلَ الْخُزَيْرَ وَيَضَعَ الْخُزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَسَالَ  
حَتَّى لَا يَقْبَلَ أَحَدٌ -

**بَابُ مَا هَلَكَ مَكْسَرُ الدِّانِ**  
الَّتِي فِيهَا الْخُمُورُ أَوْ تَخْرُجُ الرِّقَاقُ

جب لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں حالت ایمان میں نہیں ہوتا  
سعید اور ابوسلمہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
ایسی ہی روایت کی ہے مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے -

**باب صلیب توڑنا اور خنزیر مارنا -**

رازی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ بن  
مریم منصف حاکم بن کر نہ اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور  
سور کو مار ڈالیں گے، خنزیر موقوف کر دیں گے۔ مال کی اتنی فراوانی  
ہوگی کہ اس کا لینے والا نہ ہوگا۔

**باب کیا شراب کے مثلے (یا پیسے) توڑ**  
ڈالے جائیں مشکیں مچاڑ ڈالی جائیں -

اس ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کہ جو لوگ کسی کوڑے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں جو مالک کی بے اجازت ہو اور اجازت سے تو کوئی بڑی نگاہ سے نہیں کھتا۔  
قسطلانی نے کہا ان کاموں کا کرنے والا کامل ایمان نہیں ہوتا یا وہ تو گنہگار ہیں جو ان کاموں کو حلال جان کر کریں وہ تو بالکل کافر ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ  
ایسے کام کرتے ہیں ان کا ایمان جانتے بچنے کا ڈر ہے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت لکھی ہے قال الفرمی وحید فاحتفظ فی بعض قال ابو عبد اللہ تفسیر  
ان ینتزع منہ خود الامان یعنی فیری نے کہا میں نے ابو جعفر کے خط میں یہ لکھا یا امام بخاری نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان سلجے  
حاکم نے بعض نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبد اللہ قال ابن عباس ینزع منہ خود الامان یعنی ایسے لوگوں سے ایمان کا نور سلب ہو جائے گا۔ حافظ نے  
کہا کہ ہم بیان کریں گے کہ ابن عباس کے اس قول کو کس نے من لیا ۱۲ منہ یہ نہایت صحیح حدیث ہے اور متصل اور اس کے ماویٰ سب ثقہ اور امام ہیں اس میں صاف یہ نہ کہہ سکتے ہیں  
کہ قریب حضرت عیسیٰ بن مریم کے بیٹے ہیں دنیا میں انہیں کے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم تانہ زندہ موجود ہیں اور جن قتالی نے ان کا حال کیا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے صلیب  
نعلیوں کی نشانی ہے اور تخلیق کی علامت ہے حضرت عیسیٰ آسمان سے اتر کر زمین پر گریں گے اور تثلیث کی علامت کو توڑ دیں گے اور سب کو ایک خدا کے واحد و احد کی عبادت  
پر مجبور کریں گے سب سب مار ڈالیں گے اس کی حرمت آپ ظاہر کریں گے اور جنہیں لینا موقوف کر دیں گے یا تو آدمی اسلام لانے یا قتل کیا جائے جس ساری دنیا میں صرف ایک  
دین ہو جائے گا۔ انوس ہے ان لوگوں پر جو صحیح اور صاف حدیثیں دیکھتے ہوئے بھی حضرت عیسیٰ کے اتنے میں شک کریں اور ایک ہندی گرو تھیں کو شیل صحیح یا عیسیٰ خیال کریں۔  
اضہم الشیطان قال ابیہم ۱۲ منہ اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگر صلیب توڑ ڈالے یا سور مار ڈالے تو اس پر ضمان نہ ہوگا۔ قسطلانی نے کہا یہ  
ہے کہ وہ جہنم کا مال ہوا۔ اگر ہی کھال پر جھس لے اپنی شراائط سے انحراف نہ کیا اور اپنے حق پر قائم ہو تو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ عسک صلیب توڑنے اور سوارانے  
سے مراد ہے کہ شری نظام نافذ کریں گے جس میں صلیب اور سور کی حرمت ہوگی۔ مطلب نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے لوگوں کی صلیب توڑے اور سوارانے کیس کے ۱۲ منہ لڑا

فَإِنْ كَسَرَهُمَا أَوْ صَلَبَهُمَا أَوْ طَبَعَهُمَا  
أَوْ مَا لَا يَنْتَفِعُ مِنْ شَيْءٍ وَأَتَى شَرِيحَهُ  
فِي طَبَعِهِ كَسِيرَةً فَلَمْ يَقْعُ فِيهِ شَيْءٌ

اگر کسی نے بت یا مورت یا صلیب توڑ دی یا طنبورہ یا بے  
فائدہ لکڑی (جیسے ستار وغیرہ توڑ دی تو کیا اس پر  
تاوان ہوگا یا نہیں)

قاضی شریح کے پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ پیش ہوا، آپ نے کچھ تاوان نہ دلایا۔

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَاسِمُ بْنُ مَخْلَدٍ

عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَدِينَةَ يَثْرِبَ  
يَوْمَ خَيْبَرٍ قَالَ عَلَى مَا تَوَقَّعُوا هَذَا وَالتَّيَّانُ قَالُوا  
عَلَى الْحَبْرِ الْأَنْسِيَةِ قَالَ أَكْبَرُوهَا وَاهْرُقُوهَا  
قَالُوا لَا أَهْرُقُوهَا وَنَعْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوهَا

(از ابو جعفر ضحاک بن مخلد از یزید بن ابی عبید) حضرت سلمہ  
بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح  
خیبر کے دن کچھ آگ روشن دیکھی آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا پکا جا رہا  
ہے؟ لوگوں نے کہا پالتو گدھوں کا گوشت۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک  
توڑ دو اور گوشت وغیرہ سب پھینک دو۔ لوگوں نے کہا ہم گوشت  
وغیرہ سب بہا کر لائیں دھو ڈالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا دھو ڈالو۔

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَخْلَدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ  
سِتُّونَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَ  
جَعَلَ يَقُولُ حَيَّ عَلَى الْحَقِّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ الْآلِیُّ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن ابی جعفر از شعیبہ بن  
مصر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں داخل ہوئے (کعبہ کے پاس گئے) وہاں کعبہ کے  
گردن سو ساٹھ بت رکھے تھے، آپ ایک چٹری سے جو آپ کے  
ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو مار کر گرانے لگے اور یہ آیت تلاوت  
کرنے لگے۔ حَيَّ عَلَى الْحَقِّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ الْآلِیُّ

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنِذِرِ حَدَّثَنَا

أَسَدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ الْقَيْسِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ  
تَقْدَحُ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرٌ أَدْنَاهُ نَسَائِلُ فَهَمَّكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ عُرْوَتَيْنِ

(از ابراہیم بن منذر از اس بن عیاض از عبید اللہ از  
عبد الرحمن بن قاسم از والدش قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک  
پردہ لٹکایا جس میں مورتیں تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسے پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اسے اس کو بین ابی شیبہ نے دھل کیا ۱۲ منہ سے پہلے آپ نے سختی کے لئے ہانپیاں توڑ ڈالنے کا حکم دیا پھر شاید آپ پر وحی آئی اور آپ نے ان کا دھو ڈالنا بھی کافی سمجھا۔ اس  
حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تمام چیز کے طرف توڑ ڈالنا درست ہے جب آپ نے ان ہانپوں کے توڑ ڈالنے کا حکم فرمایا ۱۲ منہ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تو  
کا اس طرح ہندوؤں اور مشرکوں کے استھانوں اور عمارتوں کو توڑ ڈالنا ناجائز ہے اور اگر توڑ پھوڑ کو اس کی لکڑی یا پتھر سے کچھ اور کام لیں تو منع نہیں ۱۲ منہ

فَكَانَ فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

### باب ۵۲۱ مَعْنَى قَاتِلِ دُونَ مَالِهِ

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ

فَهُوَ شَيْءٌ -

### باب ۵۲۳ إِذَا أَسْرَ قَصَصَةٌ

أَوْ شَيْئًا لَغِيرِهِ -

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِمْ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَى

أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ يَقْضَعُ فِيهَا

طَعَامًا فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتْ الْقَصْعَةَ وَقَطَعَتْهَا

وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَسْبُ لَكُمْ سَوْءٌ

وَالْقَصْعَةُ حَقٌّ فَرَعُوا فَدَفَعُوا الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ

وَحَسْبُ لَكُمْ سُوءٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عُمِيدُ ابْنِ أَبِي النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ

### باب ۵۲۴ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا

نے اس کے دو گدے بنا ڈالے اور وہ گھر میں رہے

### باب ۵۲۱ اپنے مال کی حفاظت کے لیے قتل ہونا۔

(از عبد اللہ بن یزید از سعید از ابن ابی ایوب از ابو الاسود

از عکرمہ) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے

وہ شہید ہے۔

### باب ۵۲۳ اگر کوئی کسی کا پیالہ یا کچھ اور سامان

تور دے

(از مسدد و ابی نعیم بن سعید از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ (حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها) کے پاس بیٹھ ہوئے تھے، اتنے میں دوسری ایک زوجہ نے

دفعہ یا ام سلمہ یا زینب یا حفصہ نے اپنی کپڑے کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا

جس میں کھانا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے دیکھنے میں آکر ایک

ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اٹھا کر

اسے جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا اور صحابہ کرام سے فرمایا کھانا

کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو روک لیا۔ جب کھانے سے فارغ

ہوئے تو دوسرا پیالہ لے دیا، اور ٹوٹا ہوا اپنے پاس رکھ لیا۔

سعید بن ابی مریم کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن ایوب نے بحوالہ

عُمید از ابی النبی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ

### باب اگر کسی کی دیوار گرادے تو وہ بی بی دیوار

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ حَدِيثٌ رَوَاهُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۱۵۶ الشَّرْكَةُ فِي الطَّعَامِ

وَالْتَهْدِ وَالْعُرُوضِ وَكَيْفِ قِسْمَةِ

مَا يَكُلُ وَيُوزَنُ مَجَارِفَةً أَوْ

قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا كَرِهَ الْمُسْلِمُونَ

فِي التَّهْدِي بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هَذَا

بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا وَكَذَلِكَ

مَجَارِفَةً أَلَذَّ هَبٍ وَالْفِضَّةِ وَ

الْقِرَانِ فِي الشَّرِّ.

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بُنْتًا قَبْلَ السَّاحِلِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ آبَا

عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ قُلُومٌ مَائَةٍ وَأَنَا

فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ

فَقَالَ الرَّادُّ قَامَرًا أَبُو عُبَيْدَةَ يَا ذَا هَذَا ذَاكَ الْحَبَشِيُّ

فَجَمِعَ ذَلِكَ كُلَّهُ فَكَانَ مِرْوَدِي مَرُوفًا كَأَن يَقُولُنَا

كُلُّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِي فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا

إِلَّا أَمْرَةٌ تَسْرَعُ فَقُلْتُ وَمَا تُعْنِي تَسْرَعُ فَقَالَ

لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَاجَرْنَا فَنِيْتُ قَالَ ثُمَّ أَنْتَ هُنَا

إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا أَحْوَجَ مِثْلُ الطَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ

ذَلِكَ الْحَبَشِيُّ مَنَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةٍ ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ

بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِمْ فَضَبَّاهُمَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب کھانے اور سفر خرچ اور سامان میں شرکت

کا بیان جو چیزیں ماپ تول کرکتی ہیں، انہیں اندازے

سے تقسیم کیا جائے یا مٹھی مٹھی کر کے، کیونکہ مسلمانوں نے

زاد راہ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی، اسی طرح

کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے۔ اسی طرح سونے کو چاندی

کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے بغیر تولے پھیر

لگا کر بانٹنے میں (قباحت نہیں) اسی طرح دو، دو

کھجوریں اٹھا کر کھانے میں (قباحت نہیں)

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از وہب بن کیسان)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے (شہر ہجری میں) ساحل سمندر کی جانب

ایک لشکر بھیجا، ابو عبیدہ بن جراح کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا

یہ تین سو آدمی تھے، میں بھی ان میں تھا۔ ہم چلے زاد راہ رستے میں

ہم ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے لوگ اپنے اپنے

توشے اٹھا کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کل دو ٹھیلے کھجور جمع ہو

سکی۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ہمیں تھوڑا تھوڑا دیا کرتے آخر

وہ بھی ختم ہو گیا۔ میں نے ایک ایک کھجور روزانہ دینے لگے۔

وہب کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا

ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی

تو ہمیں معاموم ہوا وہی غنیمت تھی۔ غرض ہم سمندر پہنچے۔ ہمیں

اتفاقاً ایک پہاڑی کی طرح ایک مچھلی نظر آئی لشکر نے اس مچھلی

کو اٹھا رہ دن تک کھایا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا

لے البتہ سونے کے بدلے دریا چاندی چاندی کے بدلے دھیر لگا کر لہذا رختے نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا خوف ہے اور جب جنس مختلف ہو تو کسی بیشی میں قباحت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی قرآن کرنے میں اس کا ذکر اور پتھر دیکھ کر دوسرے شکر کوئی اجازت سے اس کا ذکر درست ہے اور بے اجازت منع ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ترجمہ باب بیس سے مچھلی کے کیونکہ جب سب کا توشہ ایک جگہ جمع کر دیا گیا اور سب کو تھوڑا تھوڑا ملنے لگا۔ انما زے تو سفر خرچ کی شرکت اور انما زے اس کی تقسیم ہوئی ۱۲ منہ



فَوُحِلَتْ لَكُمْ مَوْتٌ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَفْتُ أَزْوَاجَ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْعٍ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عَسْرًا خَبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَقَدْ خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَا نَوْنُ بِفَضْلِ زَوَادِهِمْ فَبَسِطْ لِيكَ لَطْعَمٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى اللَّطْعِمِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَاوَةً عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ يَا أُعْيَيْنُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى قَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ زَايِدَ ابْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرُ فَنَزَعُوا حُزُورًا فَنَقَسَمُ عَشْرَ قِسْمٍ فَنَأْكُلُ كُلُّنَا نَفْسِي قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

تو اسکی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں انکے نیچے سے اونٹ کی گایا پسلیوں کو نہیں ملے گا

از بشیر بن مرحوم از حاتم بن اسماعیل از بزید بن ابی عبید حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غزوہ ہوازن میں) لوگوں کے توشتے ختم ہو گئے، اور انہیں اختیاج ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دی۔ پھر حضرت عمرؓ لوگوں سے ملے انہوں نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اونٹ ذبح کرنے کے بعد تمہاری بقا کا کیا سامان ہے؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد لوگ کس طرح جیئیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کہہ دو کہ سب اپنے اپنے بچے ہوئے توشتے لے کر آجائیں۔ چنانچہ ایک دسترخوان بچھا کر سب نے کھانا اس پر رکھ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے تھیلے لے کر آؤ (بھڑنا شروع کرو) لوگوں نے لب بھر بھر کر لینا شروع کیا جب لوگ بھر چکے تو آنحضرت نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں صلی اللہ علیہ وسلم (از محمد بن یوسف از اوزاعی از ابوالنباشی) رافع بن خدیج کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے، ہم میں ہر شخص غروب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتا۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ زَايِدَ ابْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرُ فَنَزَعُوا حُزُورًا فَنَقَسَمُ عَشْرَ قِسْمٍ فَنَأْكُلُ كُلُّنَا نَفْسِي قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۱۲ منہ ۱۳ منہ سے اب کا مطلب اس طرح ہے کہ اونٹ کا گوشت یونہی انداز سے تقسیم کیا جاتا تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ معلوم ہوا ظاہر اسباب کے مطابق بتا رہے ہیں کہ جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا مشورہ قبول فرمایا اور بات ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اونٹ ذبح کر لیتے تو کھانا کاس

۱۲ منہ ۱۳ منہ سے اب کا مطلب اس طرح ہے کہ اونٹ کا گوشت یونہی انداز سے تقسیم کیا جاتا تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ معلوم ہوا ظاہر اسباب کے مطابق بتا رہے ہیں کہ جب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا مشورہ قبول فرمایا اور بات ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اونٹ ذبح کر لیتے تو کھانا کاس

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ  
إِبْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا ارْمَلُوا فِي الْغَزَا وَقَلَ  
طَعَامُهُمْ عَيْلَاهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَعَوْا مَا كَانَ عَنْدهُمْ  
فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَقْسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فَيُرَانَا وَاحِدٌ  
بِالسَّيْرِ فَهُمْ صَنَعِي وَأَنَا مِنْهُمْ -

باب ۶۶ مَا كَانَ مِنْ

خَلِيطَيْنِ فَاتَمَّهَمَا مَا تَرَاجَعَا رَبَّنَا

بِالسَّوِيِّ فِي الصَّدَقَةِ.

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أُمِّشْتِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَنْهُمَا مَبْنُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ أَسَا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَكَتَبَ  
لَهُ قَرِيبَةَ الْمَدِينَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خُلَاطِئِينَ  
وَأَمَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا يَا سَوِيَّةَ

بَابُ ١٥٦ قِسْمَةُ الْغَنَمِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عُبَادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي  
الْحُلَيْفَةِ فَأَمَّابِ النَّاسِ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِذَا لَدَا

(از محمد بن علاء از محمد بن اسامہ از یزید از ابو بردہ) حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اشعر قبیلے کے لوگ جب جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے  
میں ان کے اہل و عیال کے پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر  
اپنا اپنا توشہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، مہر آپس میں ایک  
برتن سے برا بقیعہ کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے  
ہوں۔

## باب مشترک مال میں زکوٰۃ یکساں ہدی

جائے گی۔

۱۰۰

## باب بکریوں کی تقسیم

(از علی بن حکم الفاری از ابو عوانہ از سعید بن مسروق از عباد بن رافع بن رافع بن خدیج حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا انہوں نے مال غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں

سہ ماہی وہ خاص میرے طریق اور میری سنت پر ہیں ان کے طریق پر ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سفر یا حضر میں تو شوں کا لادینا اور براہ راست لینا مقبہ ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ء جب زکوٰۃ کا مال دیا تین سا جھیلوں کی شرکت میں ہوا اور زکوٰۃ کا تحصیل ایک سا جھلی سے کل زکوٰۃ وصول کر لے تو وہ دوسرے سا جھیلوں کے حصے کے موافق ان سے مجرا لے اور زکوٰۃ کے اوپر دوسرے خرچوں کا بھی قیاس ہو سکتا ہے۔ پس اس طرح سے اس حدیث کو شرکت کے باب سے تعلق ہوا ۱۲ء

عَمَّا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
أَخْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَجَلُّوا وَذَبَحُوا وَأَنْصَبُوا الْقُدُورَ  
فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ  
قَسَمَ قَعْدَلِ عَشْرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بَعِيرٌ فَنَدَّ مِنْهَا  
بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ لِّسَوِيَّةٍ  
فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَبَسَّكَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ  
لِهَذِهِ الْبَهَائِشِ عَادًا وَإِدَّكَابًا لَوْ حَشَرْنَا عَلَيْكُمْ  
مِنْهَا فَاصْطَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِذَا كُرِجُوا  
فَعَاثَ الْعُدَّةَ عَدَاؤَ لَيْسَتْ مَدَى أَفَنَدَّ جَهْرًا فَقَصَبَ  
قَالَ مَا أَنْهَرُ اللَّامَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَجَلُّوا  
لَيْسَ السِّنُّ وَالْظُّفَرُ وَسَأَحْدُكُمْ عَنْ ذَلِكَ  
أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

چیز خون بہاے، اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن کے سوا ذبح کیا جائے دان دے سے  
ذبح جائز نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن کو جھنشی لوگ چھریوں میں استعمال کرتے ہیں۔

### بَابُ الْقِرَانِ فِي الشَّهْرِ

بَيْنَ اللَّهِ كَأَحَقِّ يَسْتَأْذِنُ أَصْحَابَهُ

۳۳۲۶- حَدَّثَنَا غُلَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
مُفْلِنٌ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُكَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَفْقِرَ الرَّجُلُ بَيْنَ الشَّهْرَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى  
يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ -

۳۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ جَبَلَةَ قَالَ لُكَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ

میں تھے، انہوں نے جلدی سے (قبل از تقسیم) مال غنیمت کے جانوروں  
کو ذبح کر دیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اندھا دی گئیں۔ بعد ازاں آپ نے مال  
غنیمت تقسیم فرمایا تو ایک اونٹ کے بدلے دس بکریاں تقسیم فرمائیں  
اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا، لوگوں نے پکڑنے کی بڑی کوشش کی مگر  
اس نے انہیں تھکا دیا۔ اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے  
آخر ایک شخص نے اسے تیر مارا اللہ نے اسے روک دیا یعنی اونٹ  
رک گیا، آپ نے فرمایا ان جانوروں میں بھی بعض جانور وحشی  
ہوتے ہیں، جب تم انہیں نہ پکڑ سکو تو یہی عمل کرنا چاہیے

راوی عبا یہ کہتے ہیں میرے دادا رافع بن خدیج نے کہا کل  
ہمیں دشمنوں سے مدد بھیجے جانے کا اندیشہ ہے اور چھری بھی ہمارے  
پاس نہیں کیا ہم بانس کی کھپاچہ بنج کر لیں؟ آپ نے فرمایا جو  
چیز خون بہاے، اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن کے سوا ذبح کیا جائے دان دے سے  
ذبح جائز نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن کو جھنشی لوگ چھریوں میں استعمال کرتے ہیں۔

### بَابُ سَاهِقِي كِي اجازت کے بغیر دیکھو

ایک ساتھ کھانا درست نہیں۔

د از غلام بن یحیی از سفیان از جبیلہ بن سیم (ابن عمر رضی اللہ  
عنه کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ساتھیوں کی  
اجازت کے بغیر دیکھو دل کو ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا

(از ابو الولید از شعبہ) جبیلہ کہتے ہیں ہم لوگ مدینہ  
میں تھے اور یہاں قحط پڑ گیا۔ ابن زبیر ہمیں کھجوریں کھلایا کرتے

۱۔ صحیح تیر مار کر گداؤ کر داکریم اللہ کہ تیر مار بچا لے اور وہ جانور مر رہی جائے جب بھی اس کا گوشت کھانا درست ہے ۱۲ منہ ۱۷۵ وہ ناخن ہی سے

جانور کو کاٹتے ہیں تو ایسا کرنے میں اس کی مشابہت ہے نووی نے کہا ناخن خواہ بدن میں لگا ہو یا الگ ہو پاک ہو یا نجس کسی حال میں اس سے ذبح جائز نہیں اور امام  
ابو حنیفہ نے اس ناخن سے جو چیز جو ذبح جائز رکھلے تیر مار پاب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے کیا ۱۲ منہ

فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَدْعُوْنَا الشُّرُوكَانَ ابْنَ  
عُمَرَ بِمَرْبِيٍّ فَيَقُولُ لَا تُقَرِّبُوا فَإِنَّ الشُّرُوكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِذَا  
أَنْ يُسْتَأْذِنَ الرَّحْلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ -

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اس طرف سے گزرتے  
تو کہتے دود و کھجوریں ملا کر مت کھانا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس طرح کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مگر اپنے بھائی (سہمی)  
سے اجازت لے کر اس طرح بھی کھا سکتا ہے۔

سَمِّ بِالْخَيْرِ



## بَابُ هَلْ يُقَرِّمُ فِي الْقِسْمَةِ

وَالْإِسْتِمَاءُ مِنْهُ -

۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ قَالَ سَمِعْتُ نَاصِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ قَوْمُهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا عَرَفْنَا فِي نَصِيبِنَا حَقَّ قَوْمٍ لَكُنَّا عَنْهُمْ قَوْمًا فَإِنَّ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا -

## بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَ

أَهْلِ الْمِيرَاثِ -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَمَرِيُّ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرَبَاءِ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُمِّ يَتِيمٍ كُنْ فَيُخَبَّرُ فِي حَبْرٍ وَلِيَهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالٍ فَيُجْعَلُ

## بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَ

أَهْلِ الْمِيرَاثِ -

۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ قَالَ سَمِعْتُ نَاصِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ قَوْمُهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا عَرَفْنَا فِي نَصِيبِنَا حَقَّ قَوْمٍ لَكُنَّا عَنْهُمْ قَوْمًا فَإِنَّ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا -

نہ روکیں تو سب ڈوب کر تباہ ہو جائیں گے اور اگر انہیں روک دیں تو خود بھی بچیں گے اور دوسرے بھی۔

## بَابُ يَتِيمٍ كَادُوسٍ سَرَى وَارْتُونَ كَ سَاتِه

شَرِيكَهُ هُونًا -

۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغَمَرِيُّ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرَبَاءِ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُمِّ يَتِيمٍ كُنْ فَيُخَبَّرُ فِي حَبْرٍ وَلِيَهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالٍ فَيُجْعَلُ

لہ این بطلان نے کہا شریک کا تقسیم کرنے وقت ان کے قطع نزع کے لئے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہاء اس کے قائل ہیں مگر کوفہ کے بعض فقہاء اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے۔ امام ابو حنیفہ نے بھی اس کو جائز رکھا ہے۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سفر میں جلتے وقت اپنی بیویوں کے لئے قرعہ ڈالتے جس کا نام نکاح اس کو ساتھ لے جاتے ۱۲ منہ ۱۲ منہ ہیں سے ترجمہ اب نکلتا ہے ۱۲ منہ

مَالُهَا وَجَمَالَهَا فَيُرِيدُ وَلِيَّهَا أَنْ يَكْتَرِبَ وَجْهَهَا  
 بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ  
 مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهَا فَهُوَ أَنْ يَكْتَرِبَ وَجْهَهَا إِلَّا أَنْ  
 يُقْسِطُوا لَهُمْ وَيَبْغُوا بِهِنَّ أَعْلَىٰ سُكْنٍ مِّنْ مِّنَ  
 الْعَصَادِقِ وَأَمْرٌ أَنْ يَكْتَرِبُوا مَا طَابَ لَهُمْ  
 مِنَ النِّسَاءِ سَوَاءٌ هُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ اللَّهُ  
 ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
 وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَىٰ قَوْلِهِمْ وَتَرْغَوْنَ  
 أَنْ تَكْتَرِبُوا هُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُخْلَعُ عَلَيْكُمْ  
 فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَىٰ الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ  
 خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَمْنِ فَالْكُفْرُ مَا  
 طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ  
 اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخِرَىٰ وَتَرْغَوْنَ أَنْ تَكْتَرِبُوا هُنَّ  
 هِيَ رَغْبَةُ أَحَدٍ كَمَا لَيْتُمْ بِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي  
 شَجَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالَ فَهُوَ  
 أَنْ يَكْتَرِبُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ  
 تَيْقِنِ النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ  
 پاس مال و جمال ہو تو تمہیں ان سے رغبت ہوتی ہے، لہذا چاہیے کہ ان سے بھی نکاح نہ کرو البتہ جب انصاف کے ساتھ  
 ان کا پورا مہر ادا کرنے کا عہد کرو تو نکاح کر سکتے ہو۔

## بَابُ ۵۷ الشَّرْكَةُ فِي

الْأَرْضَيْنِ وَغَيْرِهَا -

۳۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
 سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ

اس کے مالدار اور حسین ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کر لے  
 چاہے، لیکن پورا مہر جو دوسری جگہ اسے مل سکے اور نہ کرے تو  
 اسے ایسی تنیم لڑکیوں سے نکاح کرنا منع ہے، مگر جب پورا مہر  
 انصاف کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ جو انہیں مل سکتا ادا کریں تو  
 ان کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں، لیکن جو تنیم لڑکی سے انصاف نہ  
 کریں تو ان کے سوا جو دوسری عورتیں پسند آئیں نکاح میں لائیں  
 عروہ بن زبیر کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا  
 لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے مسئلہ دریافت کیا دایسی لڑکیوں سے نکاح کرنے کی اجازت  
 چاہی اس وقت یہ آیت اتری بلوگ تجھ سے عورتوں کے متعلق فتوے  
 پوچھتے ہیں آگے فرمایا تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو یہ جو اس  
 آیت میں ہے وَمَا كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَسَوَّى النِّسَاءِ اس سے  
 مراد پہلی آیت ہے یعنی اگر تمہیں یتیموں کے متعلق انصاف نہ ہو سکنے کا  
 اندیشہ ہو تو دوسری پسندیدہ عورتوں سے نکاح کر لو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ جو دوسری آیت میں اللہ  
 تعالیٰ نے فرمایا تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے غرض یہ  
 ہے کہ جو تنیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور اس کے پاس مال و جمال  
 کم ہو تو تم اس سے نفرت کرتے ہو، اس کے برعکس جس یتیم لڑکی کے  
 پاس مال و جمال ہو تو تمہیں ان سے رغبت ہوتی ہے، لہذا چاہیے کہ ان سے بھی نکاح نہ کرو البتہ جب انصاف کے ساتھ

## بَابُ ۵۸ زمین مکان وغیرہ میں شریکت -

۱) از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابی سلمہ جابر  
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے شفعہ ان چیزوں میں متعین فرمایا ہے جو باقاعدہ تقسیم نہ ہوئی ہوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ  
يُقَسَّمُ وَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرَّفَتِ الطُّرُقُ  
فَلَا شُعْعَةَ -

**باب ٥١** إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ  
الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ  
وَلَا شَفْعَةٌ -

٣٣٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُيَسَّمُ فَإِذَا وَقَعَتْ  
الْحُدُودُ وَصِرْنَا الطَّرِيقَ فَلَا شُفْعَةَ -

بَابُ ١٥٤ اِشْتِرَاؤُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ -

٣٣٣  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي  
 عَامِرٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْأَسودِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 سُلَيْمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ  
 عَنِ الصَّرْفِ يَدَ الْبَيْدِ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ وَشَرَيْتُ  
 لِي شَيْئًا يَدَ الْبَيْدِ وَنِسْبَةُ عَجَاءَ نَا الْبَرَاءِ مِنْ  
 عَذِيبٍ فَسَأَلْنَا فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرَيْتُ يَدَ  
 ابْنِ أَرْقَمٍ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
 ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَ الْبَيْدِ فَخَذُّوهُ وَمَا كَانَ  
 نِسْبَةً فَخَذُّوهُ -

اگر حد بندی باقاعدہ ہو چکی ہو اور راستے بھی الگ الگ متعین کر دیئے گئے ہوں تو پھر شرف کم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

**باب** شرکار اگر مکان وغیرہ باقاعدہ تقیم کریں  
تو پھر انہیں رجوع یا شفعہ کے حقوق نہیں پہنچتے۔

(از مسدود از عبد الواحد از عمر از ہری از ابوسلمہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تقیم شدہ اشیاء میں شفعہ متین فرمایا ہے۔ حد بندی اور باقاعدہ تقیم کے بعد حقوق شفعہ ختم ہو جاتے ہیں۔ ۱۰

**باب سونا چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف**  
 ہوتی ہے ان میں شرکت یہ

از عمرو بن علی از ابو عاصم از عثمان یعنی ابن اسود (سیلمان بن ابی مسلم کہتے ہیں میں نے ابو المنہال سے نقد القدر (ہاتھ کے ہاتھ) بیع صرف کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک نے نقدی میں سے کچھ نقد القدر کچھ ادھا خرید لی۔ اتنے میں ہزار بن عازب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا جو نقد القدر ہو وہ رکھ لو اور جو ادھا ہو اسے چھوڑ دو۔

سلف قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ شفعہ غیر منقولہ جائیداد میں ہے نہ منقولہ میں اور اس کی بحث اور برگذہ جی ہے ۱۲ منہ ۱۱ کو کہ قیمت ایک لڑمی عقد ہے اس میں وجہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ ۱۱ تہ تجربہ بایں طرح نکلتا ہے کہ حسب شفعہ کا حق تقسیم کے بعد نہ تو معلوم ہو کہ تقسیم میں پہلے نہیں کی گئی کہ اگر تقسیم باطل ہو جائے تو پھر جائیداد مشترک ہو جائے گی اور شرکاء کو شفعہ کا حق پیدا ہو گا ۱۲ منہ ۱۱ بیع صرف کا بیان اور برگذہ دیکھا ہے یعنی سونے چاندی اور نقد کی بیع لیچون سونے چاندی اور نقد کے ۱۲ منہ ۱۱ ہیں تہہ حسب بابہ نکلتا ہے اس شریک کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ



**باب ۱۵۱** مُشَارَكَةُ الرَّقِيقِ وَ

الْمُشْرِكِينَ فِي لِمَارَعَةٍ -

۲۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ  
أَنْ يَبْعُوهُمْ وَيَرْعَوْهُمْ وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا  
**باب ۱۵۲** قِسْمَةُ النِّعَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا -

۲۳۳۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَلَّارِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ  
عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ  
فَتًى يَتِيمًا عَلَى مَتَاعَاتِهِ مَتَاعًا يَأْكُلُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَحَمِلْ بِهِ أَتَى  
**باب ۱۵۳** الشَّرِكَةُ فِي الطَّعَامِ  
وَيَتِيمٌ وَبَنٌ كَرَّمَ أَنْ يَجْلِسَ سَادَةً شَيْئًا  
فَغَمَزَهُ آخِرُ قَرَأَى عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ

**باب ۱۵۰** زِرَاعَتِ الْمَسَاكِينِ وَشُرُكُوهُمْ

سَاتِحَةً شَرِيكَهُ يُونَاةَ

(از موسی بن اسماعیل از جویریہ بن اسماء از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

**باب ۱۵۱** بکر یوں کو انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن ابی حبیب از الوالدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر کو بکریاں دیں کہ قربانی کے لیے عیادہ میں تقسیم کر دیں پھر سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر کے

**باب ۱۵۲** اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان

منقول ہے کہ ایک شخص نے کوئی چیز چھائی۔ دوسرے نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا۔ (چنانچہ اس نے مول لے لیا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ وہ شریک ہے۔

۲۳۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ  
مَسْبُورٍ عَنْ حَبِيبَةَ عَمَلِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذْنًا  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ  
بِنْتُ مُحَمَّدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعَهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَاسْتَمِرَّ

(از ابی نعیم بن فرج از عبد اللہ بن وہب از سعید از زہرہ بن عبد اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں زینب انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیٹ لیجئے آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے بکت فرمائی

۱۔ ایک صحیفہ سنی کی شرکت کا جواب لکھتی ہیں کہ اگرچہ ان میں شرکت جائز ہوئی تو اگرچہ یہ جائز ہوئی اس میں امام احمد امام مالک نے خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ شاید یہ شرکت کے مال میں غلو اور زبردستی اور غلو کا رد ہے اور یہ شریک کرنے جو مسلمان کے لئے درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک ذمی کے ساتھ شرکت کرنا مکروہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث سے یہ لکھتا ہے کہ سال بھر کا بکری کا بچہ قرآن کرنا درست ہے اور اس کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاغنیہ میں آئے گا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو سعید بن مسعود نے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

رَأْسُهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ ذُكْرَانَ بْنِ مُعْبِدٍ أَنَّهُ كَانَ  
يُحَرِّمُ بِمَا حَبَّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ الشُّوْطِ  
فَيُشْتَرِي لِي لَطْعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ  
فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبُرْكَاتِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرَبَّنَا أَمَّا  
الزَّاحِلَةُ كَمَا هِيَ فَيَنْبَغُ يَهْدَى إِلَى الْمُنْزِلِ -

### باب ۵۸ الشریک فی الشریعتی

۲۳۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَسْمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائِهِ فِي مَمْلُوكِهِ  
وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدَرُ  
ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةُ عَدْلٍ وَيُعْطَى لَهُ كَأَنَّهُ حَقَّتْ لَهُمْ  
وَيُحْلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ -

۲۳۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
ابْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
بَشِيرِ بْنِ نَهْيَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَائِهِ فِي  
عِبَادٍ عَتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَا يُسْتَسْعَرُ  
غَيْرُ مَسْنُوقٍ عَلَيْهِ -

### باب ۵۹ الزَّاهِلَةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَالْبُدْنَ وَرَدَّ أَشْرَكَ الرَّحْلُ  
الرَّحْلُ فِي هَدْيِهِ لَعْدُ مَا أَهْدَى  
۲۳۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

زہر بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام انہیں لے کر بازار حاتے  
وہاں اناج خریدتے ہیں پھر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زہیر ان سے ملتے  
اور کہتے ہیں بھی اس اناج میں شریک کر لیجئے کیونکہ آنحضرت نے آپ  
کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ عبداللہ بن ہشام انہیں شریک کر  
لیتے چنانچہ بعض اوقات مکمل اونٹ زح غلہ نفع میں پیدا کرتے اور  
اسے گھر بھیج دیا کرتے۔

### باب ۶۰ غلام اور لونڈی میں شرکت

(از مسدد از جویریہ بن اسماء از تافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ  
آزاد کر دے تو اگر وہ اس کی (پوری) قیمت کے برابر مال دار ہوئی اسے  
سارا غلام آزاد کر دینا واجب ہے۔ انصاف کے ساتھ اس کی قیمت  
کرائی جائے اور دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے دام ادا کر دے  
اور غلام کا راستہ صاف کر دیا جائے۔ (آزاد کر دیا جائے)۔

(از ابوالنعمان از جریر بن حازم از قتادہ از ثعلب بن انس از  
بشیر بن نہیک) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ مال  
دار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ باقی حصے کے لیے اس سے  
محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے

### باب ۶۱ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں

شرکت نیز اگر کوئی مکے کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی  
کو شریک کر لے (اس کا بیان)

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از عبد المالك ابن جریج از  
عطاء از جابر و طاووس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

سب سے پہلے ان کے منہ کے لالہ کے ساتھ اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کر لیا ہے کہیں ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے نکلتا  
ہے جو کہیں اس اناج میں شریک کر لے ۱۲ منہ ۱۲ منہ غنہ آزاد کرتے والا شریک یا مردہ مسلمان ہو یا کافر اگر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

جَابِرٌ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَحَ رَابِعَةَ مِنْ ذِي  
 الْحِجَّةِ مُهَلِّدِينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلُطُهُمْ شَيْءٌ فَكَلَّمَا قَدْ  
 آمَرْنَا فَعَلَهَا عُمَرُوهُ وَأَنْ تَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا  
 فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ الْفِتَالَةَ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ  
 فَمَرُّهُمْ أَحَدًا تَأْتِي مَعِي وَذَكَرَهُ يَقْطُرُ مِنْهَا فَقَالَ  
 جَابِرٌ بَرَكْتُ فَبَكَعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَأَمَّ حَاطِبِيًّا فَقَالَ يَكْفِيكَ أَنْ أَتُوا مَا يَقُولُونَ  
 كَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ لَا تَأْتِي بَرًّا وَتَكْفِيكَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَكَوْنُ  
 آتِي اسْتَقْبَلْتُكَ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُكَ مَا أَهَلُّ  
 وَكَوْنُ لَا أَنْ مَعِيَ الْهَدْيَ لَا تَحِلُّتُ فَقَاهُ سُرَاقَةُ بْنُ  
 مَالِكٍ بَنِ جُعْجُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ كَتَا أَوْ  
 لِلَّذِي فَقَالَ لَا بَلَّ لِلَّذِي قَالَ وَجَاءَ عَلَى بَنِي آدِي  
 طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لَبَيْكَ يَا أَهْلَ بَيْتِهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ  
 لَبَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى أَحْرَامِهِمْ  
 وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ  
 صبح کو مکہ میں تشریف لائے، حج کا احرام باندھے ہوئے تھے  
 اور کوئی نیت (عمرے وغیرہ کی) نہ تھی، جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے  
 ہمیں حکم دیا ہم نے حج کو عمرے میں تبدیل کر دیا، یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی  
 عورتوں سے مجامعت کریں، اس کے متعلق صحابہ کرام میں آپس میں  
 چھٹکڑیاں ہونے لگیں۔ عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم  
 (حج کے لیے) منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منیٰ ٹپک رہی ہو  
 جابر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (لفظ نہیں کہے) یعنی ذکر کی طرف  
 اشارہ کر کے کہا یہاں سے وہ چیز بہہ رہی ہو کیا اس حال میں ہم  
 جائیں؟ یہ خبر آنحضرت کو پہنچی آپ خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے  
 فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ بعض لوگ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں خدا  
 کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں، اگر پہلے سے میں  
 جانتا تو بعد میں مجھے معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا۔ اگر میرے  
 ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا، اس موقع پر سر اقر بن  
 مالک کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم خاص ہمارے  
 لیے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے لیے آپ نے فرمایا تم سے خاص  
 نہیں ہمیشہ کے لیے۔ جابر کہتے ہیں حضرت علی بھی مین سے آئے پہنچے  
 اب عطاء اور طاووس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے کہ حضرت علی

نے احرام کے وقت یوں کہا لَبَيْكَ يَا أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ انہوں نے لَبَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا تھا بہر حال آپ نے انہیں یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔

## باب تَقِيمُ مِثْلِ أَدْنَى دَسْ بَكْرِيٍّ

برابر ہے۔

(از محمد از وکیع از سفیان از والدش) عبا یہ ابن رفاعہ

بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا  
 مِنَ الْغَنَمِ بِحُزْرٍ فِي الْقَسَمِ -  
 ۲۳۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ

ابن عباس سے اس حدیث کو عطاء اور طاووس نے سنا ہے حافظ نے کہا میرے نزدیک تو طاووس سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابن جریج نے مجاہد اور عکرمہ سے  
 نہیں سنا اور طاووس انہی کے حصص میں البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں سے دس بکریں دیئے تھے اس لئے یہاں نے مطلب یہ ہے کہ ابھی جابریہ سے روایت آئی تھی  
 کہ اگر ۱۰ بکریں تو ۱۰ بکریں سے لگاتار ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کے لئے ترچھا اونٹ لے گئے تھے اور حضرت علی مین سے ۲۰ اونٹ لے گئے تھے



٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا  
وَهَّابٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُءُوسَ بَشْعِرِهِ وَشَبِثَ  
بِأُصْبُعَيْهِ فِي رُءُوسِ أَهْلِهِ  
وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لَيْلَ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعًا وَلَا أَمْسَى إِلَّا مُمْ  
لَتِسْعَةً أَكْبَانٍ -

باب ۱۵۸۲ مَن رَهَن دَرَعَا

٣٣٣٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَّ الْأَزْنَانِ عِنْدَ  
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْمَنِ وَالْقَبِيلِ فِي السَّلَامِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى  
أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعًا -

باب ۱۵۸۳ رهن الساج

٣٣٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَمُرَةَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَكَ  
ابْنُ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ أَذَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ إِنَّا قَاتَاهُ  
فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِمَنا وَسَقَا أَوْ سَقِينَا فَقَالَ

(اسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے عوض  
 رہن رکھی۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بودار  
 چربی (کھانے کے لیے) لے گیا۔ میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے  
 تھے ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں کے پاس صبح اور شام ایک  
 صاع سے زیادہ اناج نہیں رہتا۔ حالانکہ نو گھر ہیں۔“

**باب** زرہ کو گرومی رکھنا۔

(از مسدود از عبد الواحد) اعمش کہتے ہیں ہم نے ابراہیم غنی کے پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے وعدے پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

باب اختیار زمین رکھنا۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو) جابر بن عبداللہ رضی اللہ  
 عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کعب  
 بن اشرف کا کام کون تمام کر سکتا ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے  
 رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دے رکھی ہے محمد بن مسلمہ نے  
 کہا میں کرتا ہوں یہ غرض وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے  
 ہمیں ایک بادو وسیع غلہ بطور قرض دے دو۔ دوزخ سے آزاد

**۱۔** آپؐ اپنا حال بیان فرمایا دوسرے مؤمنین کو تسلی دینے کے لئے نہ بظلم و شکوکہ شکایت کے ۔ اہل اللہ تو فقر و فاقہ پر ایسی خوشی کرتے ہیں جو غنا اور تلو نگری پر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں فقر و فاقہ اور دکھ بیماری خالص محبوبِ یحییٰ خداوند کی ایک برادری ہے اور غنا اور تلونگری میں بندگی اور کج شربتی ہوئی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاؤ قدس سرہو سے منقول ہے جب دو اپنے گھر میں جلتے اوٹاپنی والدہ سے پوچھتے کہ کھانے کو کدھ دو کہیں دن با ناطم البین! ان روز مجاہد غلامؒ نے جواب عطا فرمایا کہ تم کہیں ہاں اب کھا نا مانجو تو کچھ خوش نہ ہوتی ۳۴ سنہ ۷۵۸ شافعی اور بیہوشی کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ آپؐ نے اس پر ہدی سے بچنے کے میں صمد قرض لے لئے اور جو زرہ گرد کردی تھی اس کا نام ذات الفضول تھا بعضوں نے کہا کہ آپؐ وفات سے پہلے زندہ پھر اٹھ اٹھ لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کی وفات تک دو گر دی ۱۲ سنہ ۷۵۹ء پڑھ لوایں کہ بڑا مالدار سوداگر تھا حسادت دن بد میں جو کاڈھے لے کر آئے اور فخر کیا کہ آدھ ریکہ سکا دونوں تختہ سے چلے گئے اور گفتگو کرتا اور سحر شب کی ہمیں شعر کہتا ابن اللہ ۳۶ سنہ ۷۶۰ء یعنی جس کو قتل کرونگا۔ دوسری روایت



إِلَى هَرِيرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الظُّهْرُ يَرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوًّا وَلَبَّ الدُّنْيَا  
يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوًّا وَعَلَى الدُّنْيَا  
يَرْكَبُ وَيُشْرَبُ النَّفَقَةُ.

**باب ۱۵۸۵** الرَّهْنُ عِنْدَ الْيَهُودِ  
وَعَنْهُمْ.

۲۳۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أَشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَدَهْنًا وَدُرَّةً.

**باب ۱۵۸۶** إِذَا اخْتَلَفَ الرَّهْنُ  
وَالْمُرْتَهِنُ وَالْمُخَوَّلُ فَالْبَيْتَةُ مَحَلُّهُ  
الْمُدَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

کرنا اور مدعا علیہ اگر الکاری ہو تو اس پر قسم کھانا عائد ہوتا ہے۔

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا خَلْدُوْنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَافِعٌ  
ابْنُ عُمرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَطَعَ آخَ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

۲۳۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَيْسَتْ حَقًّا بَيْنَهُمَا مَا لَا وَهُوَ فِيهَا

پر بقدر اخراجات سواری کی جائے۔ اسی طرح دودھ والا جانور  
جب وہ رہن شدہ ہو تو بقدر اخراجات اس کا دودھ پیا جاسکتا  
ہے۔ جو شخص سواری کرے یا دودھ پیئے وہی اس کے اخراجات  
کا ذمہ دار ہے۔

**باب** یہودی کسی دوسری کافر قوم کے پاس  
گروہ رکھنا۔

از قتیبہ از جریر از اعمش از ابراہیم از اسود حضرت عائشہ رضہ  
کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اثنا خریدیا  
اور اپنی زرہ اس کے پاس گروہ رکھی۔

**باب** رہن کرنے والے اور رکھنے والے کے مابین  
میں اگر اختلاف واقع ہو جائے یا اسی طرح اگر دوسرے  
فریقین میں اختلاف واقع ہو جائے تو مدعی کو گواہ پیش

(از غلام بن یحییٰ از نافع بن عمر ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دو عورتوں کے مقدمے میں) دیکھا۔ انہوں  
نے جواب میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ  
مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل) عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص کسی کا مال ہرپ کر جانے کے لیے  
جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا تو وہ (اللہ) اس پر

ملہ طہاری نے اپنے مذہب کی تائید میں اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد یہ ہے کہ رہن اس پر سواری کرے اور اس کا دودھ پیئے اور یہی اس کا دانہ چارہ کرے اور ہم  
کہتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ یہ جملہ جائیدادیں ان کے قبضہ اور راست میں رہتا ہے تاہم ان کے غلام اس کے حاد رہن ملنے نے اپنی جامع میں حاد بن ابی بلیمان  
سے جو امام ابو حنیفہ کے اساتذہ میں سے ہیں روایت کی۔ انہوں نے ابراہیم نخعی سے اس میں صاف یوں ہے جب کوئی کبریٰ رہن کرے تو مرتہن بقدر اس کے دلے جائے گے اس کا  
دودھ پیئے۔ اگر وہ دودھ اس کے دانے جانے کے فروغ کے بعد نہ پئے وہ اس کا لینا درست نہیں وہ باہر ۱۲ من ملے وہی البشیم جس کا ذکر اوچھٹھا ۱۲ من ملے یا اخلاق غلام  
اصل میں ہیں یہاں مقدار شہر ہونے میں شرط نہیں ہے کہ نہ زمین میں نہ فصل میں نہ گروہ میں اور وہاں کہیں سے نہ صرف زمین گروہ میں نہ تو زمین ایک نادات کا دعویٰ ہوا۔ اس کو ملا جائے  
اگر گروہ ملے تو وہاں کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا شافعی کہتے ہیں یہاں میں جب گواہ نہ ہوں تو جرح میں رہا یا تو قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲ من

فَاجْرَلْنِي اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ  
وَآيَاتِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا فَفُتْرًا إِلَىٰ عَذَابٍ أَلِيمٍ  
ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَابِصٍ خَوَّجَهُ الْيَتِيمَا فَقَالَ مَا  
يُحْدِثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَدْ خُتِنَا كَمَا قَالَ  
فَقَالَ صَدَقَ كَيْفَهُ وَاللَّهِ أَنْزَلْتُ كَأَنْتَ بَيْنِي وَ  
بَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بَيْتٍ فَأَنْقَضَ مِنَّا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَا كَأَوْ مِثْلَيْهِ  
قُلْتُ إِنَّهُ إِذَا ائْتَخَفَ وَلَا يَبِئَايَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ  
لَيْسَتْ حَقًّا بِهَا مَا لَا هُوَ فِيهَا فَاجْرَلْنِي اللَّهُ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضْبَانٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ  
اِقْتَرَأْهُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ  
اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَىٰ دَلَمُ عَذَابٍ  
أَلِيمٍ -  
عَذَابٍ أَلِيمٍ -

ناراض ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔  
ترجمہ: جو لوگ اللہ کا عہدے کر اور دوسری ایسی جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا  
مغور بہت دام لے لیتے ہیں آخر آیت وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ تک۔  
ابو اہل کہتے ہیں پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور  
دریافت کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ آپ سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں پہنچا  
ہم نے یہ حدیث سنائی انہوں نے کہا سچ کہتے ہیں۔ بخدا یہ آیت میرے  
مقدمے میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ ہمارے اور ایک شخص کے  
درمیان کنوئیں کی بابت جھگڑا ہو گیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سامنے فریاد کی، آپ نے فرمایا دو گواہ لاؤ ورنہ اس  
سے قسم لے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو  
قسم کھائے گا کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص صرف مال  
حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے وہ جب اللہ سے ملے گا  
تو اللہ تعالیٰ اس پر خفا ہو گا۔ اور اس آیت میں اس امر کی تصدیق  
موجود ہے۔

اشعت نے یہی آیت (سورہ آل عمران کی پڑھی) جو لوگ اللہ کا عہد لے کر قسمیں کھ کر دنیا کا تھوڑا بہت مال لیتے ہیں تاؤ کہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## باب غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے سورہ (بلد) میں فرمایا غلام آزاد کرنا یا بھوک میں کسی عزیز پر یتیم کو کھانا کھلانا۔

(از احمد بن یونس از عاصم بن محمد از واقد بن محمد از سعید

تَابِ ١٥٨٤ فِي الْعِتْقِ وَقَضَائِهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَاتَّخِذْ رَقَبَةً أَوْ اطْعَامْ  
فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا إِذَا  
مَقْرَبَةٌ -

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

۱۲۔ ہر چند ہر قسم کو بھوک کے وقت کھلانا انواب ہے مگر جس قسم سے ناطہ رشتہ جو اس کو کھلانا اور زیادہ ثواب ہو گا ۱۲ منہ



عاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ آغَتْهُ أَمْرٌ مُسْلِمًا اسْتَعْتَدَ اللَّهُ مِنْكَ عُقُوبَتُهُ عَصَا مِنْهُ مِنَ الْكَارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَإِنَّا طَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمِدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ وَدُهِمًا وَآلُفَ دِينَارًا عَتَقَهُ -

### باب ۵۵۷ آجی ابی رقابہ افضل

۳۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَبِيدِ أَفْضَلُ قَالَ إِنْسَانٌ بِإِلَهِ جِهَانٍ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَاقِ فَضْلُ قَالَ أَمَّا لَهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا جَدًّا أَهْلُهَا قُلْتُ فَإِن لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَضَعُ لَهَا خَرْقًا قَالَ فَإِن لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ حِينَ الْكِبَرِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصِلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ہو یعنی اس کا فائدہ بھی تمہیں ہی پہنچے گا،

### باب ۵۵۸ مَا يُسْتَعْتَبُ مِنَ

الْعِتَاقَةِ فِي تَكْسُوفِي وَالْآيَاتِ

بن مرجانہ یعنی مصاحب حضرت زین العابدین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے عوض دوزخ سے آزاد کرے گا۔

سعد بن مرجانہ کہتے ہیں، میں یہ حدیث سن کر زین العابدین کے پاس گیا (انہیں سنائی)، ان کا ایک غلام تھا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر نے دس ہزار درہم یا دس ہزار دینار دینے کو تیار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔

### باب ۵۵۹ کس قسم کے غلام کو آزاد کرنا افضل ہے؟

از عبد اللہ بن موسیٰ از ہشام بن عروہ از والدش از ابی مرواح حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا کام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور مالک کو بہت زیادہ پسند ہو، میں نے کہا اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا پھر کسی ہنرمند کی (کارگر، مدد کردہ، یا کسی بے ہنر (جو روزی نہ کاسکے) کے لیے کام کرو میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں تو فرمایا لوگوں کے ساتھ برائی مت کیا کرو، یہ ایک حدیث ہے جو تم اپنے اوپر کرتے

### باب ۵۶۰ سورج گرہن اور دوسری آیات الہی

کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔

اس کا نام مطرف تھا۔ امام احمد اور ابو عیسیٰ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲۷ھ میں سلمان اللہ اعظم کے کام اچھے ہی ہوتے ہیں۔ امام زین العابدین آخر کس کے صاحبزادہ تھے امام حسین رضی اللہ عنہ کے محبوب تھے جناب ابوالفضل صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حدیث پر عمل کرنے میں ایسی ہمت نہ کی کرنا چاہئے جسے حضرت امام صاحب نے ۱۲۷ھ میں دوزخ میں لے کر آئے ہیں۔ امام کرنا ان کے مطالبات کے لئے کرنا تھا حتیٰ کہ قرآن مجید کی آیات میں ان کی تطہیر کا حکم ہے انہیں خوشحال بنانے کی فکر کرنا سب سے شایع تمام مظلوموں کی وجہ سے نہ ان کے مطالبات کے لئے کرنا، اور انہیں طلبہ و فروع کے حقوق کا تحفظ کرنا بھی میں شامل ہے۔ عبدالرزاق ۱۲۷ھ میں دہ منہم بھی آیا تھا جو بعض لوگوں نے صافاً ہنرمند کے بدلے میں صافاً عبادت کیا جس کے معنی تباہ حال، فقر و فاقہ میں مبتلا ہے اس لئے وہاں صافاً ہنرمند نہیں ہے۔ عبدالرزاق۔

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا  
زَائِدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ  
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي الْخُسُوفِ  
الْمُسْرِنَةِ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ الدَّارُودِيِّ عَنْ هِشَامِ -  
٢٣٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
حَقَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا لَوْ مَرَّ عِنْدَ  
الْخُسُوفِ بِالْعِتَاقَةِ -

**بَابُهَا** إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ  
اِثْنَيْنِ أَوْ أَمَلَهُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ -

٢٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ  
اِثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قَوْمًا عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ -  
٢٣٥٥ - حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ  
شِرْكَاءَ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يُنْبِغُهُ ثَمَنَ الْعَبْدِ  
قَوْمَ الْعَبْدِ فِيمَهُ عَدْلٌ فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ حِصَصَهُمْ  
وَعْتَقَ عَلَيْهِمْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ -

٢٣٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ مُرَرٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

د از موسیٰ ابن حوذا از زائدہ بن قدامہ از ہشام بن عروہ از فضاطہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمیں کی شخصت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی بجو العبد العزیز و راوی از ہشام روایت کیا۔

(۱) ابو محمد بن ابی بکر از خاشام از شہام از فاطمہ بنت منذر از اسامہ بنت  
 ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا  
 حکم پڑنا تھا۔

**باب مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا**

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو آدمیوں کا مشترک غلام آزاد کیا اور وہ مالدار ہے تو دوسرے کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

داعیہ الشریعہ بن یوسف از مالک از نافع (عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ  
 آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو وہ اس  
 کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی، اور دوسرے شرکاء کا حصہ وہ آزاد کرے  
 اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، نہیں تو جب تک آزاد ہوا اتنا  
 ہی آزاد ہوا۔

(از عیدین اسماعیل از ابو اسامہ از عبد اللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کرے اس پر پورا حصہ آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ

أَعْتَقَ شُرَكَاءَهُ فِي الْمَسْئِلَةِ عَلَيْهِ عَقْبُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدَلَ عَلَى الْمُعْتَقِ فَأُحِقَّ مِنْهُ مَا أُعْتِقَ -

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَيْخَانَا بِشَرِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْتَصَرَ -

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَسْئِلَةٍ أَوْ شِرْكَاءَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عِتْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَرَأَى فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَبُو ثَوْبٍ لَا أَدْرِي أَكُنِيَ قَالَ أَوْ كُنِيَ فِي الْحَدِيثِ -

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُقْدَامٍ حَدَّثَنَا مِقْدَامٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَسْئِلَةٍ أَوْ شِرْكَاءَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عِتْقٌ قَالَ نَافِعٌ وَرَأَى فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَبُو ثَوْبٍ لَا أَدْرِي أَكُنِيَ قَالَ أَوْ كُنِيَ فِي الْحَدِيثِ -

اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو۔ لیکن اگر اتنا مال (رہے) وغیرہ نہیں جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو نو بس جو حصہ آزاد کیا ہی آزاد ہوا۔

(از مسند ابوالشیر، عبد اللہ نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا)

(از ابوالنعمان احمد از ابویوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے یا بندے میں اپنا حصہ (آزاد کر دے) اور اس کی واجبی قیمت کے برابر مال اس کے پاس ہے تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا باقی حصے کی قیمت اسے دینا ہوگی،

نافع کہتے ہیں میں نہیں تو چھتا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہوگا۔ ابویوب کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ نافع نے یہ فقرہ اپنی طرف سے کہا

(از احمد بن مقدم از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ یہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں میں مشترک ہو، پھر ان میں اگر کوئی شریک اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ شریک اتنا مال دار ہے کہ غلام یا لونڈی کی واجبی قیمت رکھتا ہے تو اس پر سارے غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے۔ اس آزاد کرنے والے کو چاہیے کہ باقی شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت دلا کر غلام یا لونڈی کی آزادی کا راستہ صاف کر دیا جائے (اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) ابن عمر رضی اللہ عنہ اس فتوے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی زب اور ابن اسحاق

یہ ابویوب راوی کی شک ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی یہ عبارت والا فقہ عتق منہ اعتق حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے مگر اور راویوں نے جیسے

عبد اللہ اور مالک وغیرہ میں اس فقرے کو حدیث میں داخل کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ

وَرَاهُ اللَّهُ وَابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ وَابْنُ سَمُوعٍ وَ  
جُوَيْرِيَةُ وَبُخَيْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا -

اور جویریہ اور ذکیل ابن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت  
کیا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے مختصر کے ساتھ روایت کیا۔

**باب ۱۵۱** إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا  
فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ يُسْتَسْعَى  
الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ  
الْكِتَابَةِ -

**باب** اگر کسی مالک نے اپنے مشترک غلام کا  
ذاتی حصہ آزاد کر دیا، اور وہ نادار ہے، باقی حصہ آزاد  
نہیں کر سکتا، تو بقیہ قیمت کے لیے اس غلام سے اتنی  
محنت مزدوری کرائی جائے کہ اس پر شاق نہ گزرے

جس طرح مکاتبت کی جاتی ہے۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دِيحَاءٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ  
قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا  
مِنْ عِبْدِي ثُمَّ وَحَدَّنَا مُسْلِمًا وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ  
أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا  
أَوْ شَقِيقًا فِي مَبْلُوكٍ فَخَلَّصَهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ  
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَا آفَ قَوْمٌ عَلَيْهِ فَاسْتَسْعَى بِهِ  
غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَابْنُ

داز احمد بن ابی رجا از یحییٰ بن آدم از جریر بن حازم از قتادہ  
از یحییٰ بن اس (البشر بن نہیک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنا حصہ کسی  
مشترک غلام میں آزاد کیا۔

دوسری سند از مسدد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از نصر بن  
انس (البشر بن نہیک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا مگر غلام میں سے آزاد کر دے  
تو اسے اپنے مال میں سے غلام کو پورا آزاد کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مال  
دار ہے، ورنہ اس کی قیمت لگا کر غلام سے محنت مزدوری کر لیں لیکن  
اس پر سختی نہ کریں۔

سعید کے ساتھ اس حدیث کو حجاج بن حجاج اور ابان اور یونس بن  
خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا شعبہ نے اسے مختصر کر دیا۔

۱۔ لیث کی روایت امام مسلم اور نسائی نے اور ابن ابی ذہب کی ابو نعیم نے متخرج میں اور ابن عساکر کی ابو یوسف بن سعید کی امام مسلم  
نے اور اسماعیل بن امیہ کی علی بن زراق نے وصل کی ۱۲۸ منہ ۱۵۸ یعنی خواہ مخواہ اس پر جہ نہیں کرنے کے بلکہ اگر اس سے محنت نہ ہو سکے تو جتنا آنا دھوا اتنا آنا دھوا باقی حصہ غلام رہ گیا۔ یہ باب لاکر  
امام بخاری نے اس حدیث کے دونوں الفاظ میں تطبیق دلائی بعضی روایتوں میں یوں آیا ہے والا فقد عتق منہ ما عتق اور بعضوں میں یوں آیا ہے تسعی غیر مشقوق علیہ امام  
بخاری کا مطلب یہ ہے کہ یہی صورت جب ہے کہ غلام محنت و مشقت کے قابل نہ ہو اور آنا نہ کرے والا نادار ہو اور دوسری صورت جب ہے کہ وہ محنت و مشقت اور کائی کے قابل  
ہو ۱۲۸ منہ ۱۵۸ یہ روایت کی شک ہے کہ غلام کا غلام یا شقیقہ۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں ۱۲۸ منہ

وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ عَنْ قَتَادَةَ إِخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ.

باب ۱۵۹۲ النُّحْطَا وَالنَّسِيَانِ

فِي الْحَيَاتِ قَدْ أَهْلَقَ وَتَحْمُومٌ وَلَا  
عِثَاقَهُ إِلَّا لَوْجَرِ اللَّهِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أَمْرٍ  
مَا نَزَى وَلَا نَبِيَّةٍ لِلنَّاسِ وَالْمُحِبِّ

والے کی نیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

٢٣٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أَمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ  
مُدُّو رُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ-

٢٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
الثَّقَفِيِّ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالسَّيِّئَةِ وَالْإِيمَانُ  
بِهَا تَوَى فَمَنْ كَانَ هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهُوَ  
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ لِدُنْيَا  
بُيُوتِهَا أَوْ أَمْرٍ أَوْ تَأْتِي وَجْهًا هَجْرَتُهُ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ

**باب** اگر معمول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی) یا طلاق یا ایسا لفظ نکل جائے ملہ آزاد کرنا صرف خوشنودی خدا کے لیے ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسے ارادہ کرے۔ اور معمول نہ چوکے

(از حمیدی از سفیان از مسعر از قتادہ از زرارہ بن اوفی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے میری امت کے وسوسہ (خیال) معاف کر دیئے ہیں جب تک عباد یا قولا کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از یحییٰ بن سعید از احمد بن ابراہیم تمیمی  
 از علقمہ بن وقاص لیثی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی  
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے  
 ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے چنانچہ جس کی ہجرت  
 خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہوگی تو وہ اسی طرف شمار ہوگی لیکن  
 اسے اگر اس کے مطابق دیا جائے گا) اور اگر دنیا یا عورت کے حصول  
 ل نیت سے ہوگی تو ان ہی کے مطابق اجر دیا جائے گا بلکہ

۱۔ حنفیہ کے نزدیک ایسا صورت میں طلاق پڑ جائے گی کہ یہ کلمہ نہ درج ذیل احادیث میں حکم کا لفظ ہے اور وہ دوسرے میں شمار نہیں ہوتا بلکہ زبان سے طلاق کا لفظ نکلتا عمل میں داخل ہے۔ اس باب کا لامر ماضی میں تعلق نہیں۔ نیت اور شرط سے زبان سے لفظ نکالنا اور شرط سے نیت کی وضاحت مرکب اور عالم علی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں واضح کر دی ہے۔ فہم کان پڑتا ہی اللہ الحکم سے ہے کہ ان بات کو طلاق کا لفظ نکالنے سے طلاق کی نیت نہیں ہوتی، حقیقت یہ ہے کہ نیت بھی ہوتی ہے۔ البتہ یہ زبان میں اس لفظ کے کونسی جگہ ہوں اور وہ شخص وہی زبان بول رہا ہو تو سمجھا جائے گا کہ طلاق کی اس کی مراد وہی ہے جو اس زبان میں متعین ہے واللہ اعلم۔ عبد الرحمن الزرق۔

۱۷۷۷ء کا یہ ایک حدیث کا لفظ ہے۔ بطریق نے ابن عباس سے مروی ماکلا ۱۲ منہ ۱۷۷۷ء اس حدیث سے۔ باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب سے اسے اور دل کے خیال پر ممانعہ نہ ہوا تو جو چیزیں خیال زبان سے بھوک چمک کر کھل جائے اس پر بطریق اولیٰ کو ممانعہ نہ ہو گیا و اس سے اور دل کے خیال پر ممانعہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پر آن کر گزر جاتا ہے جتنا نہیں۔ اس طرح جو کلام زبان سے گزرا ہے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی وسوسے کی طرح ہوا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضا ہیں اور دونوں کا حکم یکساں ہے۔ ۱۷۷۷ء اس حدیث کی شہادت اور گزری ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث سے نکالا کہ جب پر کلام کے درہست ہونے کے لئے نیت شرط ہوئی تو اگر کسی شخص کے طلاق دینے کی نیت نہ ہو تو کہیں بے اعتقاد نہ کہنا چاہتا تھا زبان سے یہ نکل گیا اَنْتَ طلاق نہ ہوئی تو طلاق نہ ہوئی کی ۱۲ منہ

**باب ۳۹** إِذَا قَالَ رَجُلٌ لَعْنًا  
هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِثْمَاءَ  
فِي الْعِتْقِ -

۳۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
نُصَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ أَكْبَأَ أَقْبَلَ يُرِيدُ  
الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامٌ مَلَكَ كُلِّ وَاحِدٍ مَهُمَا  
مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَا  
هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا  
أَتَى أَتَاهُ لَكَ أَنَّهُ حُرٌّ فَهُوَ حُرٌّ يَقُولُ -

يَا لَيْلَةَ مَنْ طَوَّلَهَا وَعَنَّا لَهَا  
عَلَى أَتَمَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

۳۳۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الظُّرَيْقِ -  
يَا لَيْلَةَ مَنْ طَوَّلَهَا وَعَنَّا لَهَا  
عَلَى أَتَمَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتْ

قَالَ وَابْنِي مَتَى غُلَامٌ لِي فِي الظُّرَيْقِ قَالَ فَلَمَّا  
قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ  
فَبَيَّنَّا أَكْبَأَ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ  
فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لَوْ جَرَّ اللَّهُ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو  
حُرَيْرَةَ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ

**باب** جب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے کہہ  
دے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو، اور اس  
کے لیے گواہ مقرر کرے۔

(از محمد بن عبد اللہ بن خیر از محمد بن بشیر از اسماعیل از قیس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے آئے تو  
ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، لیکن راستہ بھول کر دونوں جدا ہو گئے  
کچھ دنوں بعد ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے  
اتنے میں ان کا غلام بھی وہاں آ پہنچا، آنحضرتؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ یہ تیرا  
غلام حاضر ہے، یہوں نے عرض کیا سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرنا ہوں  
کہ وہ آزاد ہے۔

ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت (جب مدینے میں پہنچے تھے)  
یہ شعر پڑھتے تھے۔ (ترجمہ) اے رات اگرچہ تو کٹھن اور طویل ہے۔ لیکن  
تو نے دار الکفر سے نجات دلادی ہے۔

(از عبد اللہ بن سعید از ابو اسامہ از اسماعیل از قیس) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں (اسلام لانے کی غرض سے)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ رہا تھا تو یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

ترجمہ: اے رات اگرچہ تو کٹھن اور طویل ہے۔

لیکن تو نے دار الکفر سے نجات دلادی ہے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میرا ایک غلام راستے سے بھاگ گیا جب  
میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپ سے بیعت کر لی، میں آپ  
کے پاس بیٹھا تھا کہ وہی غلام آ پہنچا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا۔ ابو ہریرہؓ! دیکھ تیرا غلام آ گیا۔ میں نے عرض کیا وہ اللہ  
کے لیے آزاد ہے چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا۔

ابو کریب نے بحوالہ ابو اسامہ یہی حدیث روایت کی ہے اس  
میں وہ آزاد ہے کے الفاظ روایت نہیں کیے تھے۔

۳۳۶۵۔ حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ قَلْبِ قَالَ  
لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَمَعَهُ وَهُوَ يَطْلُبُ  
الرَّسُولَ فَصَلَّ أَحَدَهُمَا مَا جَاءَ بِهِذَا وَقَالَ أَمَا  
إِنِّي مُشْهَدٌ لَكَ أَنَّهُ لِلَّهِ -

**باب ۵۹** أَمْرُ الْوَلَدِ قَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ رَأَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ أَشْوَاطِ السَّاعَةِ أَنَّ  
تِلْدَ الْأَمَةِ رَجُلًا -

۳۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ عُمَةَ بِنْتُ أَبِي وَقَّاصٍ  
عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ نَفِصَةَ  
بِنْتُ وَلِيدَةَ رَمَعَتْ قَالَ عُمَةُ إِنَّهُ ابْنِي  
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنُ  
الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ ابْنُ وَلِيدَةَ رَمَعَةً فَأَقْبَلَ بِهَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ  
بِعَبْدِ بْنِ رَمَعَةٍ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا  
ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ  
رَمَعَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةَ  
رَمَعَةً وَلَدَ عَلَى فَرَسِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ رَمَعَةٍ فَآذَاهُ  
أَشْبَهَ النَّاسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسماعیل بن قیس کہتے  
ہیں جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے کی نیت سے آ رہے تھے  
(راستہ میں) ان کا غلام راستہ بھول کر الگ ہو گیا اس کے بعد وہی روایت  
کی (کہ جب غلام گئی تو) کہ اس نے لیجے میں آپ کو گواہ بنا لیا ہوں  
”وہ اللہ کا ہے“

### باب ۵۹ ام ولد کا بیان

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک  
یہی ہے کہ لونڈی اپنے غلام کو پیدا کرے۔  
(از ابوالیمان از شعب ابی ذر از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہ کہتی ہیں عقبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا، تو اس نے اپنے  
بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمرہ کی لونڈی کے لڑکے پر  
قبضہ کر لینا، وہ میرا بیٹا ہے۔ غرض جب مکہ فتح ہوا اور آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعدؓ نے اس لڑکے کو لے لیا اور اسے  
لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبد بن  
زمرہ کو بھی ساتھ لائے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا لڑکا  
میرا بھتیجا ہے میرے بھائی عقبہؓ نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے عبد  
ابن زمرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھائی ہے۔ میرے  
باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور سے) دیکھا  
تو وہ عقبہ کے بہت ہم شکل تھا، پھر آپ نے عبد بن زمرہ سے فرمایا یہ  
لڑکا تیرا ہے، کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے (لیکن  
چونکہ عقبہ سے اس کی صورت ملتی تھی، آپ نے حضرت سودہ رضی

سہ ام ولد لونڈی جو اپنے مالک سے جئے۔ اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ وہ مالک کے گھر سے لے کر آزاد ہو جاتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شافعی کا یہی قول ہے اور امام  
امام احمد و اسحاق بھی اس طرف سے ہیں لیکن بعض علماء کہتے ہیں وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس کی بیع جائز ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حدیث کتاب الایمان میں موصوفہ لایع شرح  
گرد بھی ہے۔ امام بخاری نے یہ حدیث کو اس طرف اشارہ کیا کہ امام مالک نے بیع جائز نہیں بلکہ وہ مالک کا بیٹا یا اس کا بیٹا اولاد کی ملک میں رہتا قیامت کی نشانی ہے امام احمد

سے فرمایا تم اس سے پردہ کر رہا لاکھ بظاہر وہ حضرت سودہ کا  
مبائی ہوا، اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
زوجہ محترمہ اور ام المؤمنین ہیں۔

## باب مدبر کی بیع کا بیان ۱۵۹۵

از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عمرو بن دینار حضرت جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم میں سے کسی نے اپنے غلام کو بدر کیا  
کہ مالک کے مرنے کے بعد اس کا غلام آزاد ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس غلام کو بلا کر فروخت کر دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ غلام اسی  
سال مر گیا

**باب** دلا (غلام یا لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا۔  
از ابو الولید از شعبہ از عبد اللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلاء کے بیچنے سے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از اسود حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید اس کے  
مالک کہنے لگے، دلاء ہم لیں گے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے، دلاء تو اسی کو ملے  
گا جو روپیہ خرچ کرے (خریدے) میں نے اسے آزاد کر دیا پھر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو طلب فرمایا اور اس کے شوہر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بَنٍ ذِمَّةَ مِنْ  
أَجْلِ أَنَّهُ وَلِيَّ عَلَى فِزَارٍ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْكُمِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ  
بِنْتُ ذِمَّةٍ مَتَارَايَ مِنْ شَبْهِهِ بِعْتَبَةٍ وَ  
كَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۱۵۹۶** بَيْعُ الْمَدْبَرِ  
۲۳۶۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مَتَا عَبْدًا لَهُ عَنْ  
دُبَيْرٍ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَبْلَهُ قَالَ جَابِرُ مَاتَ الْعَلَامُ عَامًا أَوَّلَ -

**باب ۱۵۹۷** بَيْعُ الْوَلَاءِ وَهَبْتَهُ -  
۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوَلَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبْتَهُ -

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَشْجَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَائِشَةَ وَفَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَأَشْتَرَطَ أَهْلُهَا  
وَأَدَّاهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَعْتَقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لَيْسَ أَعْطَى الْوَرَقَ  
فَأَعْتَقَهَا قَدْ عَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۵ مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جو مالک کے لئے خریدتا ہے اور اسے فروخت کر دیتا ہے جس کو وہ آزاد کرے اسے  
حق کو کچھ نہیں دیتا جو اس کی بیعت کے وقت کچھ مال رہتا ہے یا نہیں ۱۵۹۶ مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جو مالک کے لئے خریدتا ہے اور اسے فروخت کر دیتا ہے جس کو وہ آزاد کرے اسے  
۱۵۹۷ مدبر وہ غلام یا لونڈی ہے جو مالک کے لئے خریدتا ہے اور اسے فروخت کر دیتا ہے جس کو وہ آزاد کرے اسے



فَخَيَّرَهَا مِنْ ذَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا  
مَا تَزَيَّجْتُ عَنْكَ فَاحْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

شوہر سے الگ ہو گئی۔

**باب ۱۵۹۔** إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ

أَوْ عَمَلُهُ هَلْ يُعَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا

وَقَالَ أَسْرُ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادَيْتَ نَفْسِي وَ

قَادَيْتَ عَقِيلًا وَكَانَ عَلَى لَهْ نَصِيبٌ

فِي بَيْتِكَ الْغَنِيمَةِ الْيَتَى أَصَابَ مِنْ

أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِلَهُ عَبَّاسٌ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَسْرُ أَنَّ رِبْعًا لَمْ يَمُوتْ

إِلَّا نَصَابًا وَاسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْمَنْ فَلَغَنُوا لِرَبِّهِ أُنْخَبِتَا

عَبَّاسٌ فَنَآءُ فَقَالَ لَا تَدْعُونِ مِنْهُ وَدُهْمَا۔

**باب ۱۶۰۔** عَنِ الْمَشْرِكِ

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ

ابْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْحِجَابِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَ

حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ

کے پاس رہنے نہ رہنے کا اختیار اسے دے دیا اس نے کہا چاہے وہ  
کتنا ہی روپیہ دے دے مگر میں اس کے ساتھ نہ رہوں گی اور اپنے

**باب ۱۶۱۔** مَشْرِكٌ مَجَانٍ يَأْجِزُ قَيْدَهُ يَوْمَئِذٍ

دے کر اسے چھڑا لینا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا

اور عقیل کا فدیہ دیا اور اس مال غنیمت میں جو ان کے

مجان عقیل اور چچا عباس رضی اللہ عنہ سے ملا تھا۔ حضرت

علی رضی اللہ عنہ بھی حصہ دار تھے۔

اور اسماعیل بن عبد اللہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ ازموئے

از ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند انصاری نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھائی

عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ معاف کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

**باب ۱۶۲۔** مَشْرِكٌ كَوْزًا كَرْنَا۔

اور عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از الدش حکیم

بن حزام نے جاہلیت کے زمانے میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو

اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیے تھے جب مسلمان ہوئے

تو سو اونٹ سواری کے لیے دیئے، اور سو غلام آزاد کیے پھر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے والد علی المرتضیٰ کی والدہ سلمیٰ انصاریہ سے تھیں بنی نجار کے قبیلہ کی اس لئے ان کو اپنا بھائی کہا۔ ہشام از الدش از ابو اسامہ از ابو ہریرہ  
کہا۔ اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر دیں سو لڑکیاں لیتے ہیں کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھا ہوتا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہشام از الدش از ابو اسامہ از ابو ہریرہ  
عباس مالدار ہیں اس لئے فرمایا کہ ایک روپیہ بھی ان کو نہ چھوڑو۔ اب اس عدل و انصاف کے اپنے سچے بھائی کی طبیعت کوئی رعایت نہ کی یہ پیغمبر کی کھلی دلیل ہے بھلا آدمی  
کو پیغمبر کی شہادت کے لئے کسی طرح سے جھوٹ کی ضرورت نہیں۔ آپ کی ایک یہ خصلت ہزار ہا صحابہ کے برابر تھی۔ عدل و انصاف ایسا شعاع و سخاوت ایسی اور سو  
استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہو کر بنی حزام کا دشمن ہو گیا تو یہ کلمہ غلط فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔ آپ کا دشمن شرفا غرنا بھیل رہا ہے کیا کوئی جھوٹا آدمی ایسا کر سکتا ہے  
کی مادت بت رہی کہ جو کچھ انہی کے انھوں نے ان کے تئیں کر دیا۔ پھر آج جو وہ سچے گندھے۔ آپ کا دشمن شرفا غرنا بھیل رہا ہے کیا کوئی جھوٹا آدمی ایسا کر سکتا ہے

بَعِيرٍ وَاعْتَقَ مَا عَرَّ رَقَبَتِهِ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْحَاجِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحْتَثُّ بِهَا  
يَعْنِي أَتَبَرِّدُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَسْأَلُكَ عَلَى مَا سَأَلَكَ مِنْ خَيْرٍ

### باب ۱۵۹۹ مِّنْ مَّالِكَ مِنَ الْعَرَبِ

رَقِيقًا قَوَّحَ وَبَاعَ وَجَاعَ وَفَدَى  
وَسَبَّاهُ لِدَرْيَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى هَرَبَ  
اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا أَمَلُوا كَأَنَّ يَدَيْكُمْ عَلَى  
شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا  
فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ  
يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ طَبْلٌ لَّنْ لَّكُم مَّا  
لَا يَعْلَمُونَ ۝

سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں؟ زمانہ  
جہالت میں نے جو نیک کام کیے تھے دان کا ثواب ملے گا یا نہیں؟  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام  
پہلے کیچکا وہ سب قائم رہیں گے یہ

### باب اگر کوئی شخص عربوں سے جہاد کر کے اپنا

غلام بنا کر تہب یا فروخت کرے یا عربی لونڈی سے جماع  
کرے یا فدیہ لے اور بچوں کو قید کرے دیکھ یہ باتیں  
جب گزریں۔

۱۰ اللہ تعالیٰ نے سورہ (دخل میں فرمایا اللہ ایک مثال  
بیان کرتا ہے۔ ایک شخص غلام ہے دوسرے کے ملک  
میں ہے اسے ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے  
جسے ہم نے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ پوشیدہ بظاہر طور پر  
خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اللہ کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُئَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
الْأَشْجَعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةَ أَنَّ  
مَرْوَانَ وَالْمُسَوَّرَيْنِ مَخْرُومَةً أَخْبَرَاكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدَى هُوَ أَرِنَ  
فَسَأَلُوهُ أَنْ يُبَدِّلَ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ  
إِنْ مَعِيَ مَن تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ  
فَاخْتَارُوا أَحَدًا نَظَرَ اثْنَتَيْنِ إِنَّمَا الْمَتَالُ وَإِنَّمَا  
السَّبْيُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيْتُهُ بِهِمْ وَكَانَ الشَّيْءُ

(از ابن ابی مرثئہ از علی بن ابی حمزہ از ابن شہاب از عروہ) مروان  
اور سوربن مخرومہ کہتے ہیں جب ہوازن قبیلہ کے لوگ (مسلمان ہو کر)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ سے یہ درخواست  
کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کئے جائیں۔ آپ نے کھڑے  
ہوئے فرمایا سنو دیکھتے ہو میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچ بولنا مجھے  
سب سے زیادہ پسند ہے، لہذا ایک بات طے کر لو یا مال لے لو، یا  
قیدی میں اسی لیے قیدیوں کی تقسیم میں تاخیر کرتا رہا۔

آپ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپ نے دس سے زیادہ

۱۔ یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اپنے مسلمان بندوں پر حالانکہ کافر کوئی نیکی مقبول نہیں اور آخرت میں اس کو ثواب نہیں ملے گا مگر جو کافر مسلمان ہو جائے اس کے  
کفر کے زمانہ کی نیکیاں بھی قائم رہیں گی۔ ابن جن علاقے اس حدیث کے خلاف رائے لگاتی ہے ان سے یہ کہنا چاہیے کہ آخرت کا حال پیغمبر صاحبِ تم سے زیادہ جانتے تھے جب  
اللہ ایک فضل کرتا ہے تو تم کہیں اس کے فضل کو نہ کہو۔ امام محمد بن النعمان علی ما اشہم اللہ من فضلہ ۱۲۸۲ھ اس آیت کے معلق سے امام بخاری نے باب کا مطلب  
نائب کیا یعنی اس میں یہ قید نہیں ہے کہ وہ غلام عرب کا نہ ہو بلکہ ہر لونڈی دو لونڈی کو شامل ہے ۱۲۸۲ھ یہ حدیث اوپر بھی لکھ چکی ہے اور پورا قصہ اس کا انشاء اللہ  
کتاب المغازی میں آئے گا۔ ہوازن ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲۸۲ھ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرَهُمْ بَعْضُ عَشْرَةِ  
لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الْهَافِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَاجٍ إِلَيْهِمْ  
إِلَّا أَحَدًا عَلَى لَهْزَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَحْنُ نَسْبِيْنَا  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَكُنِيَ  
عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَارْتِ  
إِخْوَانُكُمْ حَاجُّوْنَا قَائِمِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ  
أَرَادُوا إِلَيْهِمْ سَبِيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ  
أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى  
حُطْمِهِ حَتَّى تُعْطِيَ رَأْيَاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَقِيءُ اللَّهُ  
عَلَيْهَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيِّبْنَا ذَلِكَ قَالَ  
إِنَّا لَوَدِدْنَا مَنْ أَدْنَى مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ  
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ ثُمَّ  
رَجِعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوْا هَذَا الَّذِي يَكْفَعُنَا عَنْ  
سَبِي هَوَارِنَ وَقَالَ أَكْسُ قَالَ عِيَّاسُ بْنُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقْلِي  
۲۳۳- حَلَّ كُنَّا عَلَى بَنِي الْحَسَنِ أَخْبَرُونَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى  
نَافِعٍ فَلَكَتُ بِهِ إِلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ قَادُونَ وَانْعَامُ  
نُسْفَعُ عَلَى الْمَنَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَهُ هُوَ وَسَبِي دَارَهُمْ  
وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوزِيْرِيَّةً حَتَّى تَقِيَّ إِلَهُ عِبْدُ اللَّهِ بَنِي

راتوں تک ان کا انتظار کیا تھا قیدی انہیں نہیں کیے تھے غرض جب انہیں  
معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں (مال و قیدی) واپس  
نہ دینگے تو وہ کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہمیں واپس دے دیجئے۔

اس وقت آپ بچھڑے ہوئے خطبے میں اول خدا کی ثناء کی پھر فرمایا  
اما بعد (پھر) مسلمانو! تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے ہیں اور میرے  
مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دئے جائیں جو شخص  
خوشی سے ایسا کرے تو کرے اور جو شخص چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوٹے تو وہ  
انتظار کرے جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے گا ہم اس میں سے  
اس کا حصہ ادا کر دیں گے۔ لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی  
ہے کون راضی نہیں ہے؟ بہتر یہ ہے تم اب جاؤ اور تمہارے نقیب  
(سردار) تمہارا حال ہم سے بیان کریں۔ چنانچہ وہ چلے گئے پھر ان  
کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آکر عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔  
زہری کہتے ہیں ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال یہیں معلوم ہوا۔  
انہی کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
کیا۔ میں نے اپنا فدیہ اور عقیل کا فدیہ دیا۔

داؤد بن حسن از عبد اللہ بن مبارک (ابن عون کہتے ہیں میں نے  
نافع کو لکھا انہوں نے (جواب میں) مجھے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے نبی صطلق (جو خزاعہ قبیلہ کی شاخ ہے) پر ان کی اطلاع  
کے بغیر حملہ فرمایا، ان کے جانوروں کو پانی پلایا جارا ہوا تھا جو لوگ  
ان میں لڑنے والے تھے انہیں آپ نے قتل کیا عورتوں اور  
بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا قیدی

سے بچ کر فرار ہو گئیں۔ یہاں تک کہ وہ قیدی بن گئیں۔ یہ حدیث موصوفا اور کثرہ ہے  
بحرین سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دال و درہم حضرت عباسؓ کے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی کچھ پیرہنیہ دلائیے میں نے اپنا فدیہ دیا  
اور عقیل کا فدیہ دیا۔ (بخاری جلد ۱۲ ص ۱۲)

عُمَرَوَ كَانَ فِي ذَلِكَ الْحَاجَةِ -

۳۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
قُتَيْبَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ  
رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي  
الْمُضْطَلِقِ فَأَمْبَنَّا سُبَيْحًا مِنْ سَبْعِ الْعَرَبِ  
فَاشْتَدَّ هَيْئًا النَّسَاءُ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعَرَبُ  
فَاجْتَبَأْنَا الْعُزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا  
مَا مِنْ نِسْمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا  
وَهِيَ كَانَتْ -

۳۳۴۵ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ ابْنِ زُرْعَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي سَلَامٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي  
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَرَسٍ وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ  
أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
أَحِبِّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثِ سَمْعَةٍ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمْعَةٌ  
يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّحَالِ قَالَ وَ  
جَاءَتْ مَدَنًا قَالَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُمِّي أَتَيْتُ نَافِثَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ مَا لَكَ مِنْ شَيْءٍ

(ابن عبد اللہ بن یوسف از امام مالک از زید بن ابی عبد الرحمن از  
محمد بن یحییٰ بن حبان) عبد اللہ بن محبہ نے کہنے ہیں میں نے ابوسعد بن  
رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان سے عزل کا مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ہم  
غزوہ بنی مضطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب  
کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ اس وقت ہمیں عورتوں کی خواہش  
تھی اور عورت سے الگ رہنا ہمارے لیے مشکل ہو گیا، ہم نے عزل کرنا چاہا  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا عزل کر سکتے  
ہو اس میں کچھ حرج نہیں، جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے  
وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

(از جریر بن حرب از جریر بن عبد العمارہ بن قتاع از ابو زرہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں  
دوسری سند از محمد بن سلام از جریر بن عبد الحمید از حفصہ از حارث بن  
زید از ابو زرہ از ابو ہریرہ - تفسیری سند از مغیرہ از عمارہ از ابو زرہ) ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی تمیم سے براہ محبت کرتا رہتا ہوں  
جب سے ان کے متعلق میں نے نین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنیں۔ آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے  
بہت زیادہ مخالف ہوں گے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوٰۃ  
آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے  
بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قید تھی  
آپ نے فرمایا اسے آزاد کر دو، وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہے

لہ عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر یا ہر نکال لینے کو تاکہ رحم میں نہ رہے اور عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ ۳۵ تھارے عزل کرنے سے اس کی پیدائش  
مک نہیں ہوتی۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کوئی عورت سے مطلقاً عزل جائز ہے اور آزاد عورت سے اس کی اجانت سے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے۔  
کیونکہ اس میں قطع اور تقلیل ہوتا ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ  
سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ وَفَقَالَ لَعَنَتْهَا  
فَاتَّيْنَاهَا مِنْ وَلَدِ إِسْرَافِيلَ -

**بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّى  
حَاجَتَهُ وَعَلَمَهَا -**

۲۳۷۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قُسَيْبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ  
لَهُ حَاجَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ اغْتَمَرَهَا  
وَتَرَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ -

**بَابُ ۱۶۰۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ  
فَاطْعِبُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقُولُوا  
لَهُمْ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا  
بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا  
وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ  
الصَّاحِبِ بِالْجَنَّةِ أَنْزَلَ السَّبِيلَ  
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنْ اللَّهُ لَا  
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فِي خُورًا  
ذِي الْقُرْبَىٰ الْقَرِيبِ وَالْجُنُبِ**

**بَابُ** اپنی لونڈی کو ادب و علم سکھانے والے  
کی فضیلت -

(اذا سحاق بن ابراہیم از محمد بن فضیل از مطرف از شعبی از ابو بردہ)  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس  
کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے پھر آزاد کر کے  
نکاح کرے تو اسے دو گنا ثواب ملے گا۔

**بَابُ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
”غلام تیرے بھائی ہیں جو تم کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ“<sup>۱</sup>  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ کی عبادت کرو اس  
کا شریک مت بناؤ والدین رشتہ داروں یتیموں محتاجوں  
رشتہ دار ہمسایوں، غیر ہمسایوں، پاس بیٹھنے والوں  
مسافروں، غلاموں اور لونڈیوں سے اچھا سلوک  
کرو، اللہ تکبر و مغرور کو ناپسند کرتا ہے“  
آیت میں ذمی القربی سے رشتہ دار مراد ہے۔  
جُنُب سے مراد غیر یعنی اجنبی ہے۔ جہا رجب سے سفر  
کا رفیق مراد ہے۔

۱۔ یہ کتب میں ترمذی کا نسب الیاس بن مضر بن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں مل جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۱ ایک تو پرورش اور تعلیم کا دوسرے نکاح آدنا یا ۱۲ منہ  
۱۱ اس حدیث کا امام بخاری نے دے منہ ادب مفرد میں وصل کیا ابو ذر اور جابر سے ۱۲ منہ ۱۱ یہ ابن عباس سے مروی ہے اس کو علی بن ابی طلحہ نے بیان  
کیا اور جُنُب سے بعضوں نے یہودی اور نصرانی مراد رکھا ہے یہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نکالا اور جہا رجب کی تفسیر عوام بخاری نے کی وہ مجاہد اور  
قتادہ سے منقول ہے ۱۲ منہ

## الْغَرِيبُ وَالْحَجَّارُ الْجَنْبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ-

۳۷۷- حَدَّثَنَا أَدُمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحَدَبِ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْعَقَرِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتَاهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنِي سَابَيْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأَمْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِيَّاهُ خَوَّكُمُ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ وَمَنْ يَأْكُلْ وَلْيُطْعِمْ وَمَنْ يَلْبَسْ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعْيَنُوهُمْ-

کی مدد کرو۔

## بَابُ ۱۶۰۲ الْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ-

۳۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا أَنْصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

دار آدم بن ابی ایاس از شعبہ از واصل (معمر بن سوید کہتے ہیں میں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑے پہنے ہوئے تھے ان کا غلام بھی (دو سیاہی) جوڑا پہنے ہوئے تھا۔ ہم نے ان سے ان کی وجہ دریافت کی انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی۔ اس نے آنحضرت سے میری شکایت کی، آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تو نے اسے مال کی گالی دی؟ پھر فرمایا دیکھ تمہارا سے غلام لونڈی تمہارے بھائی ہیں جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ جو آپ کھاتے اسے بھی کھلائے جو آپ پہنے اسے بھی پہنائے اور انہیں ایسے کام کی تکلیف مت دجو ان سے نہ ہو سکے۔ اگر ایسا کام کرنے کو کہو۔ تو خود بھی ان

## بَابُ ۱۶۰۳ وَهُوَ غُلَامٌ جَوْخَدًا كَأَجْحَا عِبَادَاتٍ مِثْلَ رِزَالٍ أَوْ مِثْلَ رِزَالٍ آفَا كَا خَيْرٌ خَوَاهُ يَوْمَ-

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے سردار کی خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت اچھی طرح بجا لائے تو اسے دو گنا ثواب ملے گا۔

۱۔ کہہ کر اپنا اور غلام کا لباس کیوں یکساں رکھتے ہو؟ ۱۲۔ منہ ۱۳۔ کہتے ہیں وہ بلا لکھتے تو موزن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا ابو ذرؓ کے بھائیوں میں کوئی تھے جیسے ملکی صفات میں ہے۔ یہ حدیث کتاب الایمان میں گنہی ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ بعض لوگ اس حکم کو حتمی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ حکم اسلام کا طرہ امتیاز ہے یہ لے اسے جو بپرچہ مل کرنا چاہیے یہ عقاب کے حق میں بخوبی بات ثابت نہیں ہوتی۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ پر تعجب تو صرف اس لئے ہو کہ انہوں نے غلام کو یا لکل ہم قیمت اور ہم رنگ کپڑے دینے ہوئے تھے حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ غلام کو ہم رنگ اور ہم قیمت کپڑے دیئے جائیں۔ کام کے لحاظ سے کپڑے موٹے پتلے دیئے جائیں سکتے ہیں اور رنگ بھی آقا غلام کے کپڑوں کا ایک ہونا ضروری نہیں ابو ذر رضی اللہ عنہ نے تو کمال درجے کا حکم نبوی پر عمل کیا ہوا تھا۔ عبد الرزاق کہہ یہ حکم بھی وجہ سے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس حدیث سے ان پادریوں کو شرمندہ ہونا چاہیے جو اسلام پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز ہے۔ یہ غلامی کلیہ ہے ۱۴۔ منہ ۱۵۔ سے بڑھ کر ہے ۱۲۔ منہ

۲۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنْ مَالِكٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتَانِ  
رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ حَارِيَّةٌ فَأَدَّى بِهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيَهَا  
وَأَعْتَقَهَا وَتَوَرَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَآيَتَانِ عَنِ  
أَدَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ -

۲۳۸۰- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمُسْلُوكِ الْفَتَاهُ  
أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا الْحِجَابُ دُفِئَ  
سَبِيلَ اللَّهِ وَالْحَجَرُ وَبُرِّ أُمِّي لَأَخْبْتُ أَبَا  
أَمُوتٍ وَأَنَا مُسْلُوكٌ -

۲۳۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلِّمْ نِعْمَ مَا رَاحِبَ هُمْ يَحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَ  
يَصْنَعُ لِسَيِّدِهِ -

### بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ

عَلَى تَرْفِيقٍ وَقَوْلُهُ عَبْدِي أَمَتِي وَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ  
عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدُ

الرحمن بن كثير ازندیان اورى از صالح از شعی از ابو بردہ) حضرت ابو  
موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس شخص کے پاس اونڈی ہو اور وہ اسے اچھی طرح ادب  
سکھائے اور دلیم کرے اور اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے  
تو اسے دہرا اجر ملے گا۔ اسی طرح جو غلام حقوق اللہ بھی ادا کرے اور  
اپنے مجازی مالکوں کے حقوق بھی اس کے لیے بھی دہرا ثواب ہے۔

دارالبیہ بن محمد از عبد اللہ از یونس از زہری از سعید بن مسیب  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو غلام نیک ہو اور اللہ اور مجازی آقا کے احکام بجالائے  
اس کے لیے دو اجر ہیں (دوہرا ثواب ہے)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے  
اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج اور ماں کی خدمت یہ تینوں کام نہ  
ہوتے تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں یہ

داراسحاق بن نصر از ابو اسامہ از اعش از ابو صالح حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
وہ غلام کتنا اچھا ہے جو اللہ کی عبادت اور اپنے سردار کی خیر خواہی  
کرتا ہے۔

### بَابُ غِلَامٍ بِرِ دَسْتِ دِرَازِی کَرْنَا، اسے غلام

یا اونڈی کہنا مکہ وہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نوین)  
فرمایا اور نیک بخت تمہارے غلاموں اور باندیوں میں  
سے (سورہ نحل میں) فرمایا عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدًا وَغُلَامًا

۱۔ اسلام کی شریعت میں عورت مرد سے کو تعلیم دینا یا بیٹے مہمان تک کہ اونڈی غلاموں کو بھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ علم کا حامل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت  
پر فرض ہے ہمارے زمانہ کے مسلمان بھی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے چھ جائیدادیں غلاموں کو اور بیوی وجہ ہے کہ وہ دوسری قوموں سے مغلوب ہو رہے ہیں اللہ ان کو نیک و فقیہ بنائے  
۲۔ ابو ہریرہؓ کا مطلب ہے کہ غلام پر جہاد فرض نہیں ہے اس طرح اور وہ بغیر مالک کی اجازت کے لے جائے نہیں سکتا اسی طرح اپنی ماں کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ  
نہیں کر سکتا۔ اس لے اگر مسلمانین نہ ہوتیں تو اس آزادی کی نسبت کسی کا غلام رہنا زیادہ پسند کرنا ۱۲۷ھ میں یہ بھی ہذا کا مکمل ہے کہ دست درازی کو مکروہ کیا کہ بہت تحریمی  
اور غلام اور اونڈی کو بظن خواتین غلام اور اونڈی کہنا یا بیٹے مہمان کو بھی میں پسند کرتا ہے۔ عزت نفس اور شرف انسانی کے خلاف ہے اور جو نیک کرنا چاہتا ہے اس نے خدا کو شکر

مَمْلُوكًا ۚ وَلَقِيَاسَيِّدَ هَٰلَكَ  
الْبَيَّاتِ قَالَ مِنْ قَتَلَاتِكُمْ  
الْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ  
وَأَذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ بَعْضِي عِنْدَ  
سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكَ

مملوک) اور (سورہ یوسف میں) فرمایا دونوں نے  
اپنے غلام کو دروازے پر پایا سورہ نساء میں (فرمایا  
”مِنْ قَتَلَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ“ (مہتمماری مسلمان لونڈیاں)  
نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اپنے  
سر دار کے لینے کے لیے اٹھو۔ نیز اللہ نے (سورہ یوسف  
میں) فرمایا ”پنے رب سر دار سے میرا ذکر کیجیو۔“ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مہتمم را سر دار کون ہے۔

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْعَبْدَ سَيِّدَهُ وَآخَصَنَ  
عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ .

از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع (عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام  
خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے اور اپنے رب کی بہترین  
عبادت کرے تو اسے دہر اثواب ملے گا۔

۳۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ الَّذِي يُحْسِنُ  
عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ  
مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ .

(از محمد بن علا را از ابو اسماعیل از یونس از ابو بردہ از ابو موسیٰ رضی اللہ  
عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک  
(غلام) جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی  
کما حقہ خلوص اور خیر خواہی کے ساتھ خدمت کرے اسے دہر اثواب  
ملے گا۔

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ عَمْرَةَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ طَعِمْتُ رَبَّكَ ، وَصَيَّ  
رَبَّكَ ، أَسْقَى رَبَّكَ ، وَلَيْقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَ  
لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلَيْقُلْ قَتَايَ

(از محمد بن سلام از عبد الرزاق از معمر از ہمام بن منبہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے  
تھے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص (غلام یا لونڈی کو)  
یوں نہ کہے اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا،  
اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اے میرے سید (مجازی مالک)  
اے میرے مولیٰ (مجازی آقا) اور تم سے کوئی یوں نہ کہے، عبدی، امّتی  
بلکہ یوں کہے قتای اور قتائی (میرا غلام اور لونڈی یا میرا چھوٹا اور چھوٹری)

۱۔ اس آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غلام اپنے مالک کو سید کہہ سکتا جس کے معنی سر دار اور صاحب اور آقا اور خداوند اور خداوند کے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی سر دار  
معاذ کے لئے۔ یہ حدیث موصول کتاب المغازی میں مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۳ ہے حضرت یوسف کا قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا جو انہوں نے ایک قیدی سے کہا تھا جو چھوٹے والا تھا اور  
اور شاہ کسان سے تھا ۱۲ منہ ۱۳ ہے اس مقام پر بخاری نے اور یہ فرمایا ہے جو انہوں نے سے نقل کیا ہے کہ غلام کو کھانا کھلا اور مالک کو سید ۱۲ منہ ۱۳



وَفَاتَىٰ وَغُلَامٍ -

۳۳۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعَابَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

ابْنُ حَازِمٍ عَنْ قَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ مِنَ الْمَنَالِ مَا يَبْلُغُ قِيَمَتَهُ يَقُومُ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ وَأَعْتَقَ مِنْ مَالِهِ وَلَا فَقَدْ عَقَّ مِنْهُ مَا عَقَّ -

۳۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي قَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاِعٌ قَسُوْلُ عَنْ رَعِيَّتِهِمُ فَالْأَجْرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاِعٌ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاِعٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاِعِيَّةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاِعٌ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاِعٌ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ -

حکم ہے اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی لہذا یاد رکھو تم میں ہر شخص کی نہ کسی طرح، حاکم ہے، اور اپنی متعلقہ، رعیت کے متعلق اس باز پرس ہوگی۔

۳۳۸۷- حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زِلْتَ الْأُمَّةَ فَاجْلِدْهَا

اور غلامی (میر غلام) لے

رازا ابو النعمان از جریر بن حازم از قافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے، اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس کی واجبی قیمت لگا اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ یعنی اگر مال نہیں تو جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد تصور ہوگا۔

از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از قافع، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص حاکم ہے اور (قیمت کے دن) اس کی رعیت کے متعلق اس سے جواب طلبی ہوگی۔ پس جو شخص فی الواقعہ لوگوں کا بادشاہ (سربراہ یا خلیفہ یا صدر یا کثیر یا سردار) ہو، اس سے تو ان لوگوں کے متعلق جو اس کے زیر اثر ہیں، اس سے باز پرس ہوگی۔ دوسرے آدمی اپنے گھسے والوں پر حاکم ہے تو گھر والوں کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے، اور اس کی اولاد کی ان کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔ چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا

حاکم ہے اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی لہذا یاد رکھو تم میں ہر شخص کی نہ کسی طرح، حاکم ہے، اور اپنی متعلقہ، رعیت کے متعلق اس باز پرس ہوگی۔

از مالک بن اسماعیل از سفیان از زہری از عبید اللہ، ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو نڈی جب نہ ناکر لے تو اس پر حد لگاؤ کوڑے مارو پھر اگر نہ ناکر لے تو کوڑے مارو پھر اگر نہ ناکر لے تو

لے وہ کالہ ظہن سے منع فرمایا اس طرح عباد راہے کا ناکر شرک کا شبہ نہ ہوگا ایسا کہنا مکروہ ہے تمام نہیں جیسے قرآن میں ہے داد کرنی عند ربک بھنوں نے کہا پکارو وقت پر ملے پکارنا منع ہے غرض مجازی معنی جب مراد لیا جائے تو غایت درجہ قیل مکروہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ علماء نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ناموں کا لکھنا مکروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا لکھنا شرک اس معنی کرکھا ہے کہ اس شرک کا ایہام یا شبہ ہے کہ حقیقی معنی مراد ہو تو یہ شرک ہے۔ اگر مجازی معنی مراد ہو تو شرک ہوگا۔ مگر اگر کلمہ شرک نہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں عیب کا لفظ غلام کے لئے ہے ۱۲ منہ ۱۳ ترجمہ باب بیویں سے نکلتا ہے کیونکہ غلام کو عبد فرمایا۔ یہ حدیث اوپیکر گئی ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں لو نڈی کے لئے امہ کا لفظ فرمایا۔ قسطلانی نے کہا۔ اس حدیث کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ جب لو نڈی نہ کر لے تو اس پر بدست درازی منع نہیں ہے مگر اس کو سزا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ ۱۳

ثُمَّ إِذَا أَنْتَ فَاجْلِدْ وَهَاتُمَ إِذَا أَنْتَ فَاجْلِدْ هَا  
فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ يَبْعُوَهَا وَكُوْبُفْنِيْهِ -

## باب ۱۶۰ - إِذَا آتَاكَ خَادِمُهُ

بَطْعَامِهِ -

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا سَاحِبُ بَيْتِ مَنَاهِلٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
آتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ  
مَعَهُ فَلْيُنِازِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُحْلِيَةً أَوْ  
أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيُّ عِلَاقَةٍ -

## باب ۱۶۱ - الْعَبْدُ رَاغٍ فِي مَالِ

مُسَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ

۲۳۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْهَرَوِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
فَالْإِمَامُ رَاغٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي  
أَهْلِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالسَّوَادُ فِي  
بَيْتِ زَوْجِهِمَا رَاغِيَّاهُ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهِمَا  
وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاغٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ  
عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مادہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے لیے فروخت کرنے کا حکم صادر فرمایا  
کہ چاہے بالونکی رسی کے برابر اسکی قیمت کیوں نہ ملے اسے بیچ ڈالو گھر میں رکھو  
باب جب خادم طعام لے کر آئے۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از محمد بن زبید) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر آئے تو اگر اسے ساتھ  
نہ بٹھائے تو کم از کم ایک دونوں (کچھ کھانا) اس کے لیے باقی  
چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ اس نے تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی

## باب غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان

ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کا مالک  
آقا کو قرار دیا ہے۔

(از ابوالیمان از شعبہ از ہریری از سالم بن عبد اللہ علیہ السلام  
بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
تھے تم میں ہر شخص کسی اعتبار سے حاکم ہے اور اپنی رعیت کے متعلق  
مسئول ہے یعنی اس سے باز پرس ہوگی) امام رباد شاہ یا صدر  
وغیرہ تو حاکم ہی ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس  
ہوگی۔ عام آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اور ان کے متعلق جواب  
دہ ہوگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے۔ وہ بھی اپنی رعیت  
کے متعلق مسئلہ ہوگی۔ خادم (لوٹڈی یا غلام) بھی اپنے مالک کے مال  
کا نگہبان ہے اور اس کے متعلق وہ مسئول ہوگا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ باتیں تو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں کہ اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو خیر (لیکن کھانے میں سے ایک لقمہ یاد دلتے خادم کے لئے رہنے دینے کا حکم وجوہ ہے بعضوں نے کہا یہ بھی اچھا ہے  
۱۲ منہ عموماً لوگ کچھ روٹی چھوڑ دیتے ہیں۔ غالباً یہ طریقہ اس حدیث سے نکلا ہے مگر یہ وہاں ہے کہ نقد کھانا کوئی کھائے اگر یہ معلوم ہو کہ میں خود وہ خدا کے  
ہائے کا چھپا عموماً بڑی دھڑتوں میں ہوتا ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی میں اپنے لئے کھانا نکالے جتنا وہ کھا سکے۔ عبدالرزاق -





سال میں دینا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرانا پسند کیا، اور کہنے لگیں یہ بتا اگر میں یہ پانچ اوقیہ تیرے مالکوں کو یک مشت دے دوں تو وہ تجھے میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو میں تجھے آزاد کر دوں گی اور تیری ڈالیں لوں گی۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے جا کر بیان کیا۔ انہوں نے تسلیم کیا بلکہ یہ شرط کھ کھول کر پرتا ہوا دھنود ہوں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں یہ سن کر آنحضرتؐ کے پاس گئی اور آپؐ سے بیان کیا کہ بریرہؓ کے مالک ایسا کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور آزاد کر دے ولا، تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سناتے کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرطیں لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔ بخدا کے تعالیٰ کی معینہ شرط زیادہ قابل عمل اور بہتر مضبوط ہیں۔

**باب** مکاتب سے کون سی شرطیں کرنا درست  
حکم خدا کے خلاف شرائط کرنے والے آدمی کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

(از قتیبہ الزلیث از ابن شہاب الزعردہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ لونڈی رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئی

مَحْسَّةُ أَوْ أَوْ تَجَمَّتْ عَلَيْهَا فِي  
مَحْسَسَيْنِ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ  
وَنَفْسَتْ فِيهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَدَدْتُ  
لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً أَيْبَيْعُكَ  
أَهْلِكَ فَأُعْرِقَكَ فَيَكُونُ ذَلِكُ  
لِي فَذَهَبَتْ بِرَبِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا  
فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا  
إِلَّا أَنْ يَكُونُوا لَنَا الْوَلَاءُ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ قَدْ خَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ  
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِهَا فَأَتَمَّتْ  
الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا  
بَالِ رِجَالٍ كَثَرُوا شُرُوطًا  
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ  
شُرُطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ  
بَاطِلٌ شُرُطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ  
**بَابُ ۱۶۰۸** مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطٍ  
الْمَكَاتِبِ وَمِنْ اشْتَرَطَ شُرُطًا لَيْسَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ

أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اذْجِئِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونِ وَلَا ذُلَّ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِبَرِيْرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَتَكُونِ وَلَا ذُلَّ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَتَعَقُّ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَنَا لَا أَشْتَرُ طَوْعًا شَرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّارِطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَلَا نِ شَرْطَ مَاءٍ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

نہیں وہ ان سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ سوا شرط لگائے۔ اللہ کی شرط سب سے معقول و مضبوط ہے۔  
۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَنَا مَالِكٌ عَنْ كَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَرْبَ وَلَا عَهْدَ لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

## باب ۱۶۔ اِسْتِعَانَةُ الْمَكَاتِبِ

وَسَوَالُهُ الثَّانِي

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَتَبَتْ لِي كِتَابَتِي أَهْلِي

اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں مدد حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اب تک اس نے اس رقم میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اس سے کہا، اپنے مالکوں کے پاس لوٹ جا ان سے کہہ کر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری دلا میں لوں گی۔

بیرہ روز نے اپنے مالکوں سے یہ ذکر کیا انہوں نے تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے اگر حضرت عائشہؓ تجھ سے سلوک کے لئے ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں تو بیشک کریں لیکن دلا ہم میں گئے۔

حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا (اے عائشہؓ) تو بیرہؓ کو مول لے کر آزاد کر دے۔ دلا اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خط پنانے کے لئے) کھڑے ہوئے۔ فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے؟ ایسی ایسی شرائط لگاتے ہیں، جن کا کتاب الہی میں جواز نہیں۔ جو شخص ایسی شرائط لگائے جو کتاب الہی میں نہیں وہ ان سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ سوا شرط لگائے۔ اللہ کی شرط سب سے معقول و مضبوط ہے۔

۳۹۲۔ از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی کو مول لیکر آزاد کرنا چاہا اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ دلا ہم حاصل کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تجھے ان کی یہ شرط تیرے ارادہ خرید سے نہ روکے (خرید کر کے آزاد کر دے) دلا اسی کو حاصل ہوگا جو آزاد کرے۔

## باب ۱۷۔ مَكَاتِبُ كَادُوسَرْدٍ سَمَدُ جَانَا اور

لوگوں سے سوال کرنا۔

۳۹۴۔ از عبد بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بریرہ رضی اللہ عنہا (میرے پاس) آئی کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نوادقیر چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال

عَلَى نَسَمِ آدَا فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةً فَأَعْيَنِي فَقَالَ  
عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أَعْدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً  
فَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ فَعَلْتُ وَتَكُونُ وَلَا تَكُونُ  
فَدَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبْوَا ذَلِيلًا عَلَيْهَا فَقَالَتْ  
لِي قَدْ عَرِمْتِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبْوَا لَأَنْ تَكُونِ  
الْوَلَاءُ لَهُمْ قَسَمَ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَا لَيْتِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا  
فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِي لِي لَهَا الْوَلَاءُ فَإِنَّمَا  
الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنُ  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ رَجَالٍ مِّنْكُمْ  
يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَّيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّمَا  
شُرُطُ لَيْنٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ  
مَاءً شَرِطَ فَقَضَاهُ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرِطَ اللَّهُ ذَنْبُ  
مَا بَالُ رَجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتَقْتُ كَذَا  
وَلِي الْوَلَاءُ رَأَيْتُمَا الْوَلَاءُ مِمَّنْ أَعْتَقَ -

حالانکہ ولایت تو اس کا حق ہے جو آزاد کرے۔

**بَابُ بَيْعِ الْمَكَاتِبِ إِذَا**  
رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مِّنَّا  
بَقِيَ عَلَيْهِ ثَمَنِيٌّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ  
مَا بَقِيَ عَلَيْهِ وَرَهْمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَلَنْ

ایک اذیہ ادا کرنا ہے۔ تو میری مدد کر۔ میں نے کہا اگر تیرے مالک  
چاہیں تو میں انہیں نو اذیہ یکمشت دے دیتی ہوں اور تجھے آزاد کر دیتی  
ہوں۔ تیری دلا میں حاصل کروں گی، چنانچہ وہ اپنے مالکوں کے پاس  
گئی ان سے کہا، مگر انہوں نے انکار کیا بریرہ رضی اللہ عنہا کی اور کہنے  
لگی میں نے یہ بات ان سے کہی مگر وہ صرف اس شرط سے مانتے ہیں کہ  
حقوق دلا وہ حاصل کریں گے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم  
ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا  
تو اسے خرید کر آزاد کرے اور دلا انہی کو دینا قبول کرے۔ ولایت  
تو اسی کو حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ لوگوں کو خطبہ سنانے  
کے لیے کھڑے ہوئے پہلے حمد و ثنایاں کی پھر فرمایا اما بعد تم میں سے  
بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا کتاب الہی  
میں وجود ہی نہیں۔ دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ باطل ہیں  
نواہ سو شرطیں ہوں یا سو بار لگائی جائیں۔ اللہ کا جو حکم ہے اسی پہلنا  
چاہیے، اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے۔ تم میں سے لوگوں کو کیا  
ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں اے فلاں آزاد کر دلا رہم لیں گے

**بَابُ مَكَاتِبِ كَانِ بِأَيْدِيكُمْ كُفْرًا**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مکتب غلام ہے،  
جب تک اس کے ذمے کچھ باقی ہے۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب تک ایک درہم بھی

باقی ہو وہ غلام نہیں ہے گا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وہ زنا کی، موت اور حصر م کرنے میں غلام ہے جب تک

اسے تجربہ ایسی فقر سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ گودہ میل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہوا اگر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بیع ڈالنا سبکے نزدیک رست ہے

اگر احد کا بیع مذکور ہے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیع درست نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کا بیع ابی شیبہ و ابن سیرین نے اصل

کیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو شافعی اور حنفیہ نے منسوخ کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کا بیع ابی شیبہ نے اصل کیا ۱۲ منہ

جَعَلُوا مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

٣٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَمُتَ لَهُمْ  
ثَمَنُكَ صَبِيَّةً وَاحِدَةً فَأُعْطِكَ فَعَلْتُ فَوَدَّ  
بَرِيرَةُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
وَلَاءٌ لَنَا قَالَ مَا لَكَ قَالَ يَحْيَى فَرَعَمْتُ عُمَرَ  
أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ فَقَالَ شَرِّهَا وَأَعْقِبُهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ  
لِابْنِ أَعْتَقٍ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَبَايَعُوا فَبِأَمْرِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَابِقُ الْغَوْنِ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَسْوَاسِينَ ۚ

٣٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي نَافْعَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
عَائِشَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ لِعَتَبَةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ  
وَوَرِثْنِي بَنُوهُ وَلَمْ يَهْمُ بَأَعُونِي مِنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ  
فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاشْتَرَطَ بَنُو عَتَبَةَ الْوَلَاءَ  
فَقَالَتْ دَخَلْتُ بَرِيدَكَ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ  
اشْتَرَيْتَنِي وَأَعْتَقْتَنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُنِي  
حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَا يَأْتِيَنَّ فَقَالَتْ لِحَاجَةٍ  
لِي بِذَلِكَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ بَلَغَ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرْتُ عَائِشَةَ مَا قَالَتْ  
لَهَا فَقَالَ اشْتَرَيْتَهَا وَأَعْتَقْتُهَا وَدَعَيْتُهَا يَشْرُطُونَ

اس کے ذمے کچھ باقی ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک الانجلی بن سعید، عمرہ بنت  
 عبد الرحمن کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے) امداد لینے آئیں۔ حضرت عائشہ نے  
 کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت یکبارگی ان کے سامنے  
 ڈال کر تمہیں آزاد کر دوں یہ

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا، انہوں نے نفی کی اور شرط لگائی کہا دلا رہم لیں گے۔  
امام مالکؒ کہتے ہیں یحییٰؒ نے کہا عمرہؓ یہ کہتے تھیں کہ حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا اسے خرید لے اور آزاد کر دے۔ دلا تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

**باب** اگر مکاتیب کسی شخص سے کہے مجھے خرید لے اور آزاد کر دے اور وہ شخص خرید لے

(از ابو نعیم از عبد الوہاب بن الیمین) الیمین کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا (پہلے) میں عتبہ بن ابی لہب کا غلام تھا۔ وہ مر گیا۔ اس کے بیٹے میرے وارث ہوئے۔ انہوں نے مجھے عبد اللہ بن ابی عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ عبد اللہؓ نے مجھے آزاد کر دیا لیکن عتبہ کے بیٹوں نے دلا کی شرط اپنے لئے کر لی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ بریرہؓ میرے پاس آئی وہ مکان نبیؐ تھی۔ مجھ سے کہنے لگی "مجھے خرید کر آزاد کر دو گیں" کہا اچھا۔ پھر بریرہؓ نے کہا وہ اس شرط پر مجھے فروخت کرتے ہیں کہ دلا، انہیں ملے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اس شرط پر میں خرید نہیں کرتی۔ بہر حال یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ کو کسی ذریعہ سے پہنچ گئی آپ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا انہوں نے بریرہؓ کی بات بعینہ بیان کر دی آپ نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا۔ تو خرید کر آزاد کر دے اور انہیں وہ چاہیں لگانے دے

لائے ۱۲ منہ مکمل۔ یہ بھی سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

۱۰۔ اجماعاً معاتبہ تا کہ اسے قوس کو غلط کی طرح نہ سمجھا جائے۔ ۱۱۔ یہاں سے باب کا مطلب نکلا۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ



مَا شَاءُوا فَاشْتَرَوْهَا عَائِشَةً فَأَعَقَقَهَا وَاشْتَرَا  
أَهْلُهَا الْوَلَاءَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْوَلَاءُ مِلْنِ اعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَوْا إِمَاءَهُ شَرَطُوا  
تَوَاسَى كَوْمَهُ كَا جَوَازَادِ كَرِىَ خَوَاهُ وَهَ سَيَنْكُرُونَ شَرَطِينَ لَهَا نِيسَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید لیا اور خرید  
کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاہ حاصل کرنے کی شرط  
کر لی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاہ  
تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے خواہ وہ سینکڑوں شرطیں لگائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## كِتَابُ الزَّهَادِ وَفَضْلُهَا وَالتَّخَرُّضُ عَلَيْهَا

۳۳۹۱- حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُئْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ ابْنِ مُهْرَبَةَ عَنْ عَنِ الثَّقَفِيِّ  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ كَتُمْنَ  
حَارَةً لِعِبَائَتِهَا وَكُوْفُوكُنَّ شَاةَ-

۳۳۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ  
ابْنِ دُرْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
لِعُرْوَةَ ابْنِ أَخِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى لَهْلَاءِ لِمَ  
الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدُ  
فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرٌ

فَقُلْتُ يَا خَالَاهُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ  
الْقُدْرَةَ أَمَّا مَرَا أَلَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

## تَبَيَّنَ كَابِيَانِ

اس کی فضیلت اور اس کے لئے  
رغبت دلانے کا بیان۔

(از عاصم بن علی ابوالحسین واسطی از ابن ابی ذئب از سعید قبری)  
حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کے حصے کو حقیر و ذلیل نہ  
سمجھے خواہ وہیں بکری کا گھر ہی تختہ کیوں نہ بھیجے۔

(از عبد الغفر بن عبد اللہ اویسی از ابن ابی حازم از الدش از  
یزید بن ہومان از عروہ) حضرت عائشہؓ نے عروہ سے کہا اے بھانجے! ہم  
پر ایسا وقت گذر چکا ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند  
یعنی دو مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آگ نہیں جلتی تھی دکھانا نہیں  
پکایا جاتا تھا عروہ نے کہا خالہ پھر آپ کا گذار اکس چیز پر ہوتا تھا انہوں  
نے کہا یہی دو کالی چیزوں پر (گذار ہوتا تھا) یعنی کھجور اور پانی پر۔

البتہ یہ تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ  
تھے ان کے پاس دو دو کالی بکریاں تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے یعنی بریرہ کے مالک کو ۱۲ منہ مکہ پر کہتے ہیں بلا عورت کی شخص کو کوئی مال یا حق نہیں دینا۔ صدقہ بھی اوتھتے تھے مگر وہ محتاج کے لئے ہوتا ہے تو اب کوئی نیت  
سے ۱۲ منہ مکہ جس پر بہت ہی ذرا سا گوشت ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ فی ہمسائی کا حصہ خوشی سے قبول کرے اس کے لینے میں ناک بھون نہ چڑھائے نہ زبان کوئی  
ایسی بات نکالے جس سے اس کی حالت بگڑے کہ اگر اس کے دل کو رنج ہوگا اور کسی مسلمان کا دل دکھانا یا آگناہ ہے جہاں تک دیکھے اس سے بڑا چاہئے حدیث سے  
باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ ہمسایہ لوگوں کو کھانا کھانا کھانا مسنون ہے گوشت دے ہوں۔ یہ خیال نہ کرے کہ کھوڑی یا کم قیمت چیز کیا بھیجیں بلکہ جو کچھ ہو سکے اپنے مقدور  
کے موافق اپنے ہمسایہ کو ۱۲ منہ مکہ دو مہینے میں تین چاند لڑیں دیکھیں کہ پہلا چاند پہلے مہینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے ختم پر تیسرا چاند اس کے  
پچھلے ختم پر ۱۲ منہ مکہ حالانکہ یہ فی سال انہیں ہوتا لیکن عرب لوگ شیعہ ایک چیز کے نام سے کہتے ہیں جیسے سین قرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح انہیں  
دودھ پانی دونوں کو کہتے ہیں اور عرف دودھ اسی چیز سے ہوتا ہے پانی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِمٌ  
وَكَاثُرًا يَدْعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْبُيُوتِ فَيَسْقِينَا -

### باب ۱۶۱۲ الْقَلِيلُ مِنَ الْهَبَةِ

۳۳۹۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كِرَاعٍ لَجَبْتُ وَ  
لَوْ أُهْدِيَتْ لِي ذِرَاعٌ أَوْ كِرَاعٌ لَقَبِلْتُ -

### باب ۱۶۱۳ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ

أَصْحَابِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا -

۳۳۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَتَّانَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَازِمٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى مَرْأَةٍ  
مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ أَمَّا غُلَامٌ فَجَاءَ قَالَ  
لَهَا مَرِيضٌ عَبْدٌ لِي فَلْيُعَلِّ لَنَا أَعْوَادَ الْمُنْبَرِ فَأَمَرَتْ  
عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ  
لَهُ مُنْبَرًا فَلَمَّا أَقْضَاهُ أُرْسِلَتْ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أُرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءَ وَأَبَاهُ فَاحْتَمَلَ إِلَيْهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ -

کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ بطور تحفہ بھیج دیا کرتے۔ اس میں سے  
آپ ہمیں بھی پلاتے تھے۔

### باب مقوڑی چیز کا ہبہ کرنا۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان از ابی حاتم)  
حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھے  
بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لیے بلا یا جائے تب بھی میں ضرور  
جاؤں، اور اگر کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اسے ضرور  
لے لوں گا۔

### باب جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ  
لے لو۔

د از ابن ابی مریم از ابو عسان از ابو حازم (حضرت سہیل رضی اللہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں سے ایک عورت  
کو کہلا بھیجا اس کا ایک غلام بڑھی تھا۔ آپؐ نے کہلا بھیجا اپنے غلام سے  
کہہ کر ہمیں منبر کی لکڑیاں بنادے اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ جنگل سے  
جھاؤ کی لکڑی کاٹ لایا اور آپؐ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب پورا کام کر  
چکا تو اس عورت نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ غلام نے  
آپؐ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہلا بھیجا وہ منبر میرے پاس بھیج دے پھر لوگ اسے لے کر آئے  
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا کر وہاں رکھ دیا جہاں پر  
اب تک تم دیکھتے ہو۔

لہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۱۲۰۰ ہر بھی یہی طرح ہے تو اب کا مطلب یہی آیا کہ مقوڑی چیز کا ہبہ کرنا دوست ہے ۱۲ منہ ۱۲۰۰ یہ ابو عسان راوی کا  
ہم ہے اور صحیح ہے کہ یہ عورت انصار ہی تھی اس کے ہم میں اختلاف ہے جسے کتاب الخیر میں گذر چکا ۱۲ منہ

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّكْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
كُنْتُ يَوْمَ مَا حَلَّ لَنَا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَانًا  
وَالْقَوْمُ مُهْرُمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْرَأُوا  
حِمَاؤَنَا وَحَشِيَّاتَنَا مَشْعُولٌ أَخْصِفُ لَعْلَى فَلَمْ  
يُؤْذُونِي بِهِ وَأَحْبَبُوا لَوَاقِي أَبْصَرْتُه وَالتَّمَنَيْتُ  
فَأَبْصَرْتُه فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ  
رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّحْمَ فَقُلْتُ لَهُمْ  
نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّحْمَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا  
نُعِينُكَ عَلَيْهِ يَسَى فَنَضَيْتُ فَأَنْزَلْتُ فَأَخَذْتُهَا  
ثُمَّ رَكِبْتُ فَتَدَدْتُ عَلَى حِمَارٍ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ  
جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ  
إِذَا هُمْ يَسْتَدْنِي أَكْلِهِمْ إِنَّا لَهُ وَهُمْ حَوْمٌ فَرَحْنَا  
وَحَبَّاتُ الْعَصَدِ مَعِيَ فَأَذَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا لَنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ  
مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَازَلْتُهُ الْعَصَدَ فَأَكَلَهَا  
حَقٌّ فَقَدْ هَا وَهُوَ مُهْرَمٌ فَقَدْ نَبَى بِهِ زَيْدٌ بَنُو سُلَيْمٍ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ -

از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از ابو حازم از عبد اللہ  
بن ابوقتادہ سلمی، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کے ساتھ مکہ کے رستے میں بیٹھا  
ہوا تھا اور آنحضرت ہم سے آگے (فاصلے سے) تشریف فرما تھے  
میرے سوا دوسرے ساتھی حالت احرام میں تھے انہوں نے ایک گورنر  
دیکھا، میں اپنے جوتے کا ٹانگہ لگانے میں مصروف تھا۔ انہوں نے  
مجھے گورنر کے متعلق اطلاع نہ دی، لیکن ان کی خواہش ضرور یہ تھی  
کہ کاش میں اسے خود بخود دیکھ لیتا۔ اتفاقاً میں نے آنکھ اٹھائی اور  
اسے دیکھ لیا جلدی سے گھوڑے کے پاس جا کر اس پر زین کس کر سوار  
ہوا اور گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا گھر اپنا کوڑا اور نیزہ لیتا بھول  
گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے کوڑا اور نیزہ اٹھا دو وہ کہنے  
لگے خدا کی قسم ہم تیری کسی چیز سے مدد کرنے کے مجاز نہیں ہیں مجھے غصہ  
آیا میں نے خود اتر کر کوڑا اور نیزہ لے لیا پھر سوار ہوا اور گورنر پر  
حملہ کیا اسے زخمی کر ڈالا پھر اسے لے کر آیا وہ مرجھا تھا اسکا گوشت  
سب کھالے لگے مگر بحالت احرام ہونے کی وجہ سے انہیں کھانے  
میں شک محسوس ہوا (ایسا کڑے یا نہیں؟) بہر حال ہم وہاں سے چل پڑے اور  
گورنر کا ایک دست میں نے اپنے پاس چھپا رکھا جب ہم آنحضرت سے جا  
کر ملے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کیا اسیں سے کچھ  
گوشت تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے اور وہ دست آپ  
کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے تناول فرمایا اور ختم کر دیا اور آپ بھی  
بحالت احرام تھے۔

محمد بن جعفر کہتے ہیں یہ حدیث محمد سے زید بن اسلم نے بحوالہ عطاء بن یسار از ابوقتادہ روایت کی۔

باب ۱۶۱ من استنفض وقال

قال النبي صلى الله عليه وسلم استقي

سہل بن سعد رحمہ کہتے ہیں آنحضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابی ہاشم

لے کیونکہ دعا احرام باندھ جانے پر تھے اور احرام کی حالت میں نہ شکار نہ زنا درست ہے نہ شکار میں مدد کرنا ۱۲ من تلہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کا

گوشت ۱۲ کا ۱۲ من تلہ یہ حدیث امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کی ۱۲ من

۲۴۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ

أَبْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَوَالَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَكْسَاءَ يَقُولُ  
أَنَّا قَدْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا  
هَذِهِ فَأَسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شَبْتُهُ  
مِنْ مَاءٍ يَأْتِرُنَا هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ  
نِسَارِهِ وَعُمَرُ نَحْنَاهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا  
فَرَعَمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ  
ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ إِلَّا فَيَسْتَوُوا قَالَ  
أَكْسَاءُ فَمِنْ سِتَّةٍ فَمِنْ سِتَّةٍ فَمِنْ سِتَّةٍ كُنْتُ

مَرَاتٍ -

بَابُ ۱۶۱ قُبُولُ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ  
وَقِيلَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَبْنِي قَتَادَةَ عَضِدَ الصَّيْدِ -

۲۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنْ أَسَدٍ قَالَ أَتَفَجَّيْنَا أَرْدَنِيًّا بِمَرِّ الظُّهْرَاتِ  
فَصَعَّ الْقَوْمُ فَعَلَبُوا فَأَذْرَكْنَاهَا فَأَخَذْنَاهَا فَأَتَيْنَا  
بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَلَّحْنَاهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرِكُهَا أَوْ نَحْدُهَا  
قَالَ نَحْدُهَا لَا شَاكَ فِيهِ فَقَبِلَهَا قُلْتُ وَآكَلْتُمُوهَا  
قَالَ وَآكَلْتُمُوهَا ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهَا -

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا؟ انہوں نے کہا ہاں کھا یا۔ پھر کہنے لگے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا۔

از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از ابو طوالہ عن عبد اللہ بن

عبد الرحمن حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے آپ نے پانی مانگا، ہم نے آپ  
کے لیے ایک بکری کا دودھ دو یا پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں  
ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اسوقت ابو بکر رضی  
آپ کی بائیں طرف اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے بیٹھے تھے ایک اعرابی دایں  
طرف بیٹھا تھا جب آپ نوش فرما کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ نے عرض کیا یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں انہیں دیجئے۔ آپ نے اعرابی  
کو دے دیا اور فرمایا دایں طرف دلے مقدم ہیں یا دھوکو دایں طرف پیش ہو گیا  
انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس دایں طرف سے شروع کرنا  
سنت ہے، تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔

سنت ہے، تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔

باب شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ  
عنہ سے شکار کا دست لیا۔

از سلیمان بن حرب از شعبہ از ہشام بن زید بن انس بن مالک  
حضرت انس کہتے ہیں ہم نے مر الظہران میں ایک خرگوش پکھچایا لوگ اس  
کے تعاقب میں دوڑے لیکن حکم گئے آخر میں نے انہیں پکڑ لیا اور  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرت  
کی خدمت میں سرین یا رانوں کا گوشت بھجوا دیا  
شعبہ کہتے ہیں رانیں بھجوائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کیا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا۔

سلیمان کہتے ہیں میں نے شعبہ سے پوچھا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہاں کھا یا۔ پھر کہنے لگے آنحضرت

۲۴۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ عَنِ الصَّعْدِيِّ

بِحَاكَمَةٍ فَرَأَاهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنَ الدَّارِ وَحُشِيًّا وَهُوَ بِالْأَجْوَادِ وَبَوَدَّ أَنْ فَرَسَهُ

عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّمَا أَتَاكُمْ خُرُوكًا

عَلَيْكُمْ إِلَّا أَتَاكُمْ

بَابُ ۱۶۶ قَبُولُ الْهَدِيَّةِ

۲۴۰۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَّ

النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَا هُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ

يَتَعَوْنَ بِهَا أَوْ يَتَعَوْنَ بِذَلِكَ مَوْضَاعَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۰۵ حَدَّثَنَا أَدِمُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ أَيَّازٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ

ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَفْصَةَ خَالَهَ بْنَ

عَتَّابٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَا وَاسْمُهَا

وَضَبًا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

الْأَقْطَا وَالسَّيْنِ وَتَرَكَ الْقَمِيَّ فَقَدْ رَأَى أَنَّ ابْنَ

عَتَّابٍ قَامَ عَلَى مَا يُدْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَكَوْكَانَ حَرَامًا مَّا أَكَلَ عَلَى مَا يُدْعَى رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود

عبد اللہ بن عباس (عصب بن جہامہ رضی اللہ عنہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو ایک گورنر تحفہ بھیجا اس وقت آپ ابویا وڈان میں تھے رجب کا احرام

باندھے ہوئے تھے آپ نے واپس کر دیا (قبول نہ کیا) جب آپ نے نصیب

کا چہرہ بدل دیکھا کہ وہ رنج کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہم نے

صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے لگھا لٹ احرام میں ہیں

بَابُ تحفہ قبول کرنا

از ابراہیم بن موسیٰ از عبدہ از ہشام از والدہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

تحفہ بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری کے منظر رہتے تھے اس سے یہ غرض

حق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں

از آدم از شعبہ از جعفر بن یاس از سعید بن جبیر ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام حنفیہ نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر لگھی اور گوہ بھیجی آپ نے

پنیر اور لگھی کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے اسے چھوڑ دیا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس گوہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا (صحابہ کرام نے کھایا) اگر حرام

ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کیوں

کھایا ہوتا

۱۔ ابواہ از سعدان و دون کاؤن کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان ۱۴ من ۵۰ باب کا مطلب اس حدیث سے اس میں نکلا کہ آپ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھر اگر ہم احرام باندھے

ہوئے ہیں معلوم ہوا اگر احرام نہ باندھے ہوتے تو اپنے زور قبول کرتے ۱۲ من ۵۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب سے پیروی میں حضرت عائشہؓ کے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے

صحابہ جیسے کہ جس دن حضرت عائشہؓ کی اری جو اس دن اس دن آپ کو تحفہ بھیجیں تاکہ آپ کو اور زیادہ خوش ہو ۱۲ من ۵۰ گوہ دایہ تھوڑا جانور ہے جس کو گور چھوڑ بھی کہتے ہیں

قططی نے کہا جانور یا نہیں جانتا اور اس کی عمر سات برس ہو چکی ہے لکھنے سے بھی زیادہ بھول گیا جانور میں اس ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور اس کا دانت نہیں کھینچتا

۲۴۰۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا عَنْ

قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَتْهُ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا مَعْنَاهُ مُكُونُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ-

۲۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمٍّ فَقِيلَ تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ-

۲۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَيْسِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُكْفَرَى بِرَبْرَةَ وَأَنَّهَا اشْتَرَطُوا وَلَاؤََهَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَوْهَا فَأَعْتَقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَهْدَى لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا نُسْءٌ قَالَتْ بَرِيرَةُ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ زَوْجَهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِي أَحَدٌ أَوْ عَبْدٌ-

(از ابراہیم بن المنذر از معن از ابراہیم بن طہمان از محمد بن زیاد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھا لو اور خود نہ کھاتے۔ لیکن اگر کہا جاتا ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی ان کے ساتھ کھانے میں جیسی لیتے اور کھانے میں شامل ہو جاتے تھے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ حضرت انس بن مالک)

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا۔ کسی نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عبد الرحمن بن قاسم از قاسم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولا لینے کی شرط کر لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا، آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولا راسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

چنانچہ کسی نے بریرہ کو صدقہ کا گوشت بھیجا، آنحضرت نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو خیرات میں ملا، اس کے لیے تو صدقہ ہے۔ لیکن ہمارے لیے ہدیہ (تحفہ) ہے۔ بریرہ جب آزاد ہوئی کہ اسے اپنے خاوند کے محل میں اختیار دیا گیا عبد الرحمن کہتے ہیں اس کا خاوند (مغیث)، آزاد تھا یا غلام (معلوم نہیں) شعبہ کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

سہ نہیں سے ترجمہ باب کلتا ہے کیونکہ یہ کہہ کر قبول کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ سہ بریرہ نے یہ گوشت آپ کو تحفہ کے طور پر بھیجا تھا جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا مگر فقیر کو صدقہ ملے اور وہ کسی مالدار کو تحفہ کے طور پر بھیجے تو مالدار اس کو کھا سکتا ہے ۱۲ منہ

۲۴۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَبْرَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ زَيْنَبُ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةٍ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّهَا بَلَغَتْ فِجَاجَهَا -

بَابُ ۱۶۱ مَنْ أَهْدَى الْمَصَاحِمَ

وَتَحَرَّشَى بَعْضُ نِسَائِهِمْ دُونَ بَعْضٍ -

۲۴۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَا هُمْ يَحْتَفُونَ وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَنُكِرْتُ لَهُ فَأَخْرَجْنَ عَنْهَا -

۲۴۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَا آتَى نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَزَيْنَ فَعَزَبَ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ وَابْنُ الْحَزْبِ الْأَخْرَجَ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از محمد بن مقاتل از ابوالحسن از خالد بن عبداللہ از خالد حداد از

حفصہ بنت سبرہ کہ ام عطیہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ دریافت فرمایا تمہا سے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں البتہ گوشت ہے جو ام عطیہؓ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ام عطیہؓ کو بطور صدقہ دی تھی۔ آپؐ نے فسر مایا بکری اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا

جب وہ ایک خاص بیوی کے پاس ہوئے

از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ہشام از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگ اپنے تحفے بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں میری سونکیں جمع ہوئیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے جواب ہی نہ دیا۔

از اسماعیل الزہرادرش از سلیمان از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک میں تو حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت صفیہؓ، اور حضرت سودہؓ رضی اللہ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات تھیں۔ مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کو بہت

۱۔ یعنی صدقہ ام عطیہؓ کو دینے سے لپھوایا گیا۔ ایام عطیہؓ نے جو بھیجا ہے وہ ہر گناہ کے گناہ سے نکلتا ہے کہ آپؐ نے ام عطیہؓ کا ہر قیبول فرمایا ۱۲۱ منہ ۱۲۱ مطلب یہ ہے کہ اس کی بیویاں چوں اور وہ بادی باری ہر ایک کے پاس رہتا جو تو لے کر کا خیال رکھنا جب وہ ایک عین بی بی کے پاس ہوا وہی دن تحفہ بھیجنا ۱۲۱ منہ ۱۲۱ ہوا ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویاں ام المؤمنین ام سلمہؓ کے گھر میں اکٹھا ہوئیں اور یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ آپؐ نے بھیجا ہے تو کہہ دیں کہ وہ میرے اور تحفے بھیجنے میں براہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بی بی کے پاس تشریف لے جائیں تو بھیجیں بلکہ باقیہ آپؐ کی بی بی کے پاس چوں بھیج دیا کریں۔ چنانچہ ام المؤمنین ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معروضے پر کچھ التفات نہ فرمایا ویر التفات نہ فرمائے کی یہی کرام المؤمنین ام سلمہؓ کی درخواست معقول نہ تھی حصہ بھیجنے والے کی مرضی وہ جب چاہے بھیجے اس کو جو ہر کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا کہ فسلان وقت بھیجے فلاں وقت بھیجے ۱۲۱ منہ

وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا أَحَبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةً يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ تَبَعَتْ صَاحِبَةَ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَهُ حِزْبُ امْرَأَتِهِ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِكِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ مَبُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ امْرَأَتُهَا بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمْتُهُ حِينَ دَاخَلَهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَنِي فَقَادَا لَهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ أَوْسَى لَمْ يَأْتِنِي وَإِنِّي تَوَلَّيْتُ مَرْأَةً إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتَوَلَّى إِلَى اللَّهِ مِنْ أَدَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَيْتُهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَسْتَعْدُونَكَ اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بَنِيَّةُ أَلَا تَرَيْنَ مَا أَحَبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ أُرْجِعِي إِلَيْهِ قَالَتْ أَنْ تُرْجِعَ فَأَرْسَلَنَ

چاہتے ہیں، جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا منظور ہوتا وہ اس میں تاخیر کرتا رہتا تھا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں تشریف فرما ہوتے، اس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیتا یہ حال دیکھ کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گردہ نے ام سلمہ سے کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو وہ بھیج دے۔ خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی زوجہ مطہرہ کے پاس ہوں۔

چنانچہ ام سلمہ نے عرض کیا اور آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا ازدواج مطہرات نے ام سلمہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا ہر عرض کیجے گا چنانچہ جب ان کی باری آئی انہوں نے ہر عرض کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ان ازدواج مطہرات نے دریافت کیا تو کہہ دیا کہ آنحضرت نے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا ہر عرض کیجئے! انہوں نے پھر اپنی باری کے دن عرض کیا، تب آپ نے تیسری مرتبہ عرض کرنے پر جواب دیا عائشہ کے معاملہ میں مجھے مت ستاؤ کسی عورت کے بستر پر مجھے وہی نہیں آئی سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر کے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں بعد ازاں ان ازدواج مطہرات نے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو آپ کے پاس بھیجا کہ وہ یہ جا کر کہیں کہ آپ کی ازدواج مطہرات آپ کو قسم دیتی (اللہ کی) ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے معاملہ میں انصاف کیجئے، انہوں نے عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور ان ازدواج مطہرات کو جواب دے دیا انہوں نے کہا پھر جاؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اب میں نہیں جاتی چنانچہ اب انہوں نے اپنی طرف سے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے

۱۸ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے والد کو اسکی ماضی ناز تھیں جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کی مرضی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدم میں دل دینے کی نہیں ہے تو وہ عورتیں پھر کبھی اس بابے میں عرض کرتا منظور نہ کیا۔



زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَقَتْ وَقَالَتْ  
 إِنَّ نِسَاءَ الْيَهُودِ يَنْشُدُنَّكَ اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بِنْتِ ابْنِ  
 أَبِي قُحَافَةَ كَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَالَتْ عَائِشَةَ  
 وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُوا  
 قَالَ فَتَكَلَّمْتُ عَائِشَةَ تَرُدُّ عَلَيَّ زَيْنَبُ حَتَّى اسْتَكْبَرْتُهَا  
 قَالَتْ فَظَنَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ  
 وَقَالَ إِنَّهَا بِلْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لِبُخَارِي الْكَلَامُ الْغَبِيرُ  
 قَتْلَهُ قَاعِطَةُ يُدْ كَرَمَعْنُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
 زُحَلِّ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ  
 قَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامِ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ  
 يَتَحَرَّوْنَ يَهْدِ أَيْاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ  
 عَنْ زُحَلِّ بْنِ قُرَيْشٍ وَزُحَلِّ بْنِ أُمِّوَالِي عَنِ  
 الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ  
 ابْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنْتُ قَاعِطَةَ رَفِ -

## بَابُ مَا لَا يُمَرُّ مِنْهُ الْهَدْيُ

۲۴۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الْأَوْدِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ

لگیں آپ کی ازواج مطہرات ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں انصاف  
 چاہتی ہیں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں حضرت زینب کی آواز بلند ہو رہی تھی  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت وہیں بھی ہوئی تھیں انہیں برا بھلا کہنے  
 لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کی طرف دیکھنے  
 لگے کیا وہ جواباً بولتی ہے ؟ راوی کہتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہ نے کلام  
 کیا اور زینب رضی اللہ عنہا کو خاموش کر دیا۔ آپ نے حضرت عائشہ کی طرف  
 دوبارہ دیکھا اور فرمایا آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کی بیٹی ہے !

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آخری مضمون یعنی حضرت فاطمہ کا واقعہ  
 ہشام بن عروہ سے مروی ہے بحوالہ شخصے از زہری از محمد بن عبد الرحمن -  
 البومروان نے بحوالہ ہشام از عروہ روایت کیا کہ لوگ اپنے اپنے  
 تحفے بھیجے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتظار کرتے رہتے -

بیزروی ہے ہشام سے بحوالہ شخصے قریش و شخصے غلام از زہری  
 از محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی  
 ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتی اتنے میں حضرت فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی ۔

## باب جس تحفہ کا واپس کرنا درست نہیں ہے

از ابو معمر از عبد الوارث اعرجی بن ثابت انصاری کہتے ہیں میں

ہشام بن عبد اللہ کے پاس گیا انہوں نے مجھے خوشبودی اور کہنے لگے  
 علیہ وسلم واپس کے اہل بیت علیہم السلام میں اس حدیث اور حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے ازواج مقدسہ کو پیش دیا آپ کی ازواج مطہرات کا نام نہ لیتا  
 ایک باب آیا جو غلام ہیں آپ کی زیادت ہوئی دیکھا تو آپ مجھ سے کشیدہ ہوئے نہ بہت کچھ کہنے لگے زاری کی اور بوجھ اپنے فرمایا سب کو معلوم ہے کہ میں کھانا عائشہ کے گھر میں کھایا  
 کرتا ہوں گو یا رضی مبارک یہ معلوم ہوئے کہ کھانے کا تو آپ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روح مبارک کو کیوں نہیں بھیجتا اس روز سے میں ازواج مطہرات کو بھی صراحتاً شریک کرنے  
 لگا جس کو کیا چاہے وہی سہاگن۔ ان رضی جل کرہ جاساں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سب بیبیوں سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علیؓ کم اللہ وجہ فرماتے ہیں،  
 اللہ تعالیٰ ماں تاکہ کہ حضرت عائشہؓ کو دنیا و آخرت میں آپ کی بی بی ہیں رضی اللہ عنہا ۱۳ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ بڑا) ۱۵ ابو قحافہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد عجا  
 نام ہے ۱۲ منہ ۱۵ جیسے ابوبکرؓ صحابی نبیادہ علیہ فضل رکھتے تھے ویسے ہی ان کی صاحبزادی عورتوں میں فاضل اور عالمہ اور مقدرہ تھیں کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے علم و  
 فضل کا یہ حال تھا کہ خیر و اشراف آپ کو دیتے اور جب اللہ تعالیٰ انہیں انوس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کر کوئی جواب نہ دے سکتا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء اس حدیث سے حضرت  
 ابوبکرؓ کی کسی بڑی فضیلت نکلی ادب اب کی مطابقت کو ظاہر ہے ۱۲ منہ ۱۵ ہشام کی روایت یہ شخص سے اس طرح البومروان کی ہشام سے وصول نہیں ملے لہذا قال الحافظ ۱۲ منہ  
 ۱۵ شاید امام بخاری نے اس روایت کو طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے ابن عساکر سے نکالا ان میں چیزیں نہیں لائی جاسکتی اور ترمذی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے دوسری  
 حدیث میں ہے کہ میں نے اس سے سائینے خوشبو پیش کی جانے وہ اس کو نہ لٹائے اس لئے کہ وہ بھی چیز ہے اور خوشبو مراد ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ  
فَنَادَانِي طَيْبٌ قَالَ كَانَ أَلَسُّ نَزْدَ يَزِيدُ الطَّيْبُ قَالَ  
وَزَعَمَ أَلَسُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا  
يَزِيدُ الطَّيْبَ -

## باب ۱۶۱۹ - مَنْ تَأَمَّلَ لُحْيَةَ الْعَائِقَةِ حَاضِرَةً -

۲۴۱۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ  
عُرْوَةُ أَنَّ الْيُسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَ وَمُرَّانَ أَخْبَرَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفُلٌ  
هُوَ زَيْنَ قَامَرٍ فِي النَّاسِ فَأَثْنَهُ عَلَى اللَّهِ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ  
ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ إِيَّاهُمْ جَاءُوا وَكَانَ بَيْنَ  
وَالِيٍّ رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبِيحٌ فَقَالَ أَحَبُّ مِنْكُمْ  
أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكَلِّفَ عَلَى  
حَظِّهِ حَتَّى يُعْطِيَ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا  
فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ -

## باب ۱۶۲۰ - مَنْ كَفَّكَ فِي الْهَبَةِ

۲۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
يُوسُفَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ  
الْهَدْيَ وَيَتَبَّعُ عَلَيْهِمَا كَرِيمٌ كَرِيمٌ وَتُحَاغِرُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -

انس رضی اللہ عنہ خوشبو کا تحفہ واپس نہ کیا کرتے تھے نیز کہا کہ انس  
رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کا تحفہ  
رد نہ فرماتے تھے (بلکہ جو کوئی دیتا لے لیتے)

## باب غائب چیز کا مہیہ کرنا۔

(از سعید بن ابی مریم از علیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ)  
مسور بن مخرمہ اور مردان کہتے ہیں کہ ہوازن کا وفد جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے  
اول حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا اے بعد تمہارے بھائی تو بکر کے آئے ہیں لہذا  
میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی واپس کر دیئے جائیں چنانچہ  
جو خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ قائم  
لکھے (معاف نہ کرے) تو سب سے پہلی فئۃ جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے  
کرے گا، اس میں سے معاوضہ حاصل کر لے۔ لوگوں نے کہا ہم  
آپ کی رائے پر خوش ہیں۔

## باب ہبہ کا معاوضہ کرنا۔

(از مسدد از عیسیٰ بن یونس از ہشام از والدش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور اس کا انعم البذل عطا فرمایا کرتے۔  
اس حدیث کو دو کعب اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے  
اسے از ہشام از والدش از عائشہ رضی اللہ عنہا وصل نہیں کیا بلکہ

۱۔ یعنی جو چیز ہبہ کی حد میں ہے اس سے نکالا کر قیدی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے مگر آپ نے ہوازن فتح  
کرنے والوں کو ہبہ کر کے یہ بعضوں نے کہا ہبہ غائب سے یہ مراد ہے کہ جو ہبہ لے گا غائب ہو جائے گا لوگ اس وقت حاضر نہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدی ان کو ہبہ کر کے انہیں  
۲۔ بکرہ و ہشام ہشام سے روایت کیا ترمذی اور بخاری نے کہا اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس نے وصل کیا۔ حافظ نے کہا کہ کعب کی روایت کو تو ابن ابی شیبہ نے نکالا اور محاضر کی روایت  
میں کو نہیں ملی بعض نے لکھی ہے اس حدیث سے ہبہ کا بدلہ لے کر نوازا جب لکھا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ و دیگر جو کہ نزدیک واجب نہیں تھے جب قسطلانی نے کہا ہبہ بالمعاوضہ  
اگر مہین اور معلوم معاوضہ کیلئے ہو تو ہبہ کی طرح درست ہوگا اور اگر معاوضہ نہ ہو تو ہبہ صحیح نہ ہوگا۔ ۱۲۔ منہ

## باب ۱۶۲۱ النبیۃ للولد۔

وَاِذَا اَعْطِيَ بَعْضُ وَلَدٍ شَيْئًا لَمْ  
يُجْزِ حَتَّى يْعُدَّ لِبَيْنِهِمْ يُعْطَى الْاَخَرَيْنِ  
مِثْلَهُ وَلَا يَشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْدُوْا بَيْنَ  
اَوْلَادِكُمْ فِيْ لُعْطِيَّةٍ وَهَلْ لِّلْعَالِدِ  
اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ عِطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ  
مِنْ كَمَالٍ وَلَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا  
يَتَعَدَّى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْنًا ثُمَّ  
اَعْطَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ مَنْعُ

بِهِ مَا شِئْتُ -

۲۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ خَبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنْهُمْ  
حَدَّثَنَا عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنْ اَبَاهُ اَتَى  
بِهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اَتَى تَحَلَّتْ اَبْنِيْ هَذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكَلْ وَلَدُكَ  
تَحَلَّتْ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَاَرْجِعْهُ -

## باب ۱۶۲۲ الرِّشَاءُ فِي الْهَبَةِ

۲۴۱۶ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ عَطَانِيْ

## باب ۱۶۲۱ اپنی اولاد کو ہبہ کرنا۔

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں  
جب تک الضامن نہ کرے اور جب تک دوسروں کو اتنا نہ  
دے نیز ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست نہیں -  
آنحضرت نے فرمایا اپنی اولاد کو دینے میں برابر کر دو۔  
اس باب میں یہ بیان بھی ہے کہ باپ اپنی اولاد کو ہبہ کیسے  
تو بھر رجوع کر سکتا ہے۔ اور اپنی اولاد کا مال دستور  
کے موافق کھا سکتا ہے، زیادہ خرچ نہ کرے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر  
سے ایک اونٹ لیا۔ پھر ان کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ  
عنه کو دے دیا۔ اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از حمید بن عبد الجہان  
ومحمد بن نعمان بن بشیر از نعمان بن بشیر بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے  
(نعمان) کو ایک غلام دیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے  
سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں بآپ  
نے فرمایا تو (اس سے بھی) واپس لے لے۔

## باب ۱۶۲۲ ہبہ پر گواہ بنانا۔

(از حامد بن عمر از ابو حوانہ از حصین از عامر نعمان بن بشیر رضی  
اللہ عنہ (کو فیہ میں) منبر پر خطبہ دیتے ہوئے) کہہ رہے تھے میرے  
والد نے مجھے کچھ دیا (ایک غلام) عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے

۱۰ امام شافعی و اباحہ اور مجہولہ کا یہی قول ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز نہیں مگر باپ چاہی اولاد کو ہبہ کرے اس میں رجوع کر سکتا ہے ترمذی اور  
حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کچھ شخص کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ اور ہبہ میں رجوع کرے مگر والد چاہی اولاد کو دے اور غنی نے اس میں خلاف کیا ہے ان  
کے نزدیک قرابت تو ہبہ پر مانع رجوع ہبہ ہے ۱۲ منہ

أَبِي عَظِيمٍ فَقَالَتْ عُمَرُو بْنُ رَوَاحَةَ لَوْ أَنَّ  
حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَظِيمَ  
أَبِي مِنْ عُمَرُو بْنُ رَوَاحَةَ عَظِيمٍ فَأَمَرَنِي  
أَنْ أَشْهِدَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ  
وَلَدِي مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَأَتَقَرُّ اللَّهُ وَ  
أَعِدُّوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ قَرَدًا عَظِيمَةً

### بَاب ۱۶۲۳ هَبَةِ الرَّجُلِ

لَا مَوَاتِيهِ وَالْمَرْأَةُ لِرَوْحِهَا  
قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُو  
ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَ  
اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ نِسَاءً فِي أَنْ يَمْرُضَ فِي  
بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ  
كَأَنَّكَ يَعُودُ فِي قَبِيلِهِ وَقَالَ  
الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَةٍ  
هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكَ أَوْ كَلَّةً  
ثُمَّ لَمْ يَمُوتْ إِلَّا لَيْسَ بِأَحَى طَلَقَهَا  
فَرَجَعَتْ فِيهِ وَقَالَ يَبْرُو إِلَيْهَا إِنَّ  
كَانَ حَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ

کہا میں اس وقت تک انہی نہ ہوں گی جب تک تو آنحضرت کو اس ہبہ کا گواہ نہ بنائے  
یہ سن کر میرے والد آنحضرت کے پاس آئے کہنے لگے عہ بنت رواحہ کے  
شکم سے جو میرا بیٹا ہے، اسے میں نے کچھ عطیہ دیا ہے۔ اس کی ماں کہتی ہے  
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو گواہ بنا دوں آپ نے فرمایا کیا  
تو نے اپنی سب ولاد کو اسی طرح عطیہ دینے میں؟ اس نے کہا نہیں!  
آپ نے فرمایا گو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل و انصاف کرو۔ یہ  
سن کر میرے والد صاحب لوٹ گئے اور اپنا عطیہ (مجھ سے) واپس لے لیا۔

### باب خاندان کا بیوی کو گواہ بنی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔

ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز کہتے ہیں اس  
نہیں لے سکتے (ایک دوسرے سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنی بیویوں سے ہبہ کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر  
میں رہنے کی اجازت مانگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اپنے حصے میں رجوع کرنا والا کتنے کی طہ ہے جو کہ کر کے پھر اسے کھا جائے  
ابن شہابؒ کہتے ہیں اگر کسی نے اپنی بیوی سے یہ سوال کیا  
کہ کل مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دے (اس نے معاف کر دیا) پھر چھوٹے  
عہ کے بعد اسے طلاق دیدی، اور بیوی نے مہر سے رجوع کیا تو  
خاوند کو چاہیے کہ عورت کا ہبہ کردہ مہر اسے ادا کر دے۔

اس کی نیت میں فریب تھا لیکن اگر بیوی  
نے اپنی خوشی سے معاف کر دیا تھا اور خاوند نے  
کوئی فریب نہیں کیا تھا تو ہبہ جائز ہو اگر اب خاوند  
کو اس کا ادا کرنا ضروری نہیں)

لے ابن جان اور طبرانی کی روایت میں آیا ہے آپ نے فرمایا میں ظلم کر رہا نہیں ہوتا۔ امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو  
دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باغ دیا تھا اور اکثر روایتوں میں قلام مذکور ہے حافظ نے کہا طامس اور ثوری اور  
اسحاق بھی امام احمد کے ساتھ متفق ہیں۔ بعضہ والکے کہتے ہیں کہ ایسا ہبہ ہی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں مگر رجوع واجب جانتے ہیں اور جبہ کا قول یہ ہے کہ اولاد  
کو ہبہ کرنے میں عدل و انصاف کرنا مستحب ہے اگر کسی اولاد کو زیادہ دے تو ہبہ صحیح ہو گا لیکن کردہ جو کا حنفی بھی اس کے قائل ہیں ۱۲۸۷ھ یعنی اگر خاوند نے بی بی کو ہبہ  
کر کے یا بی بی خاوند کو دے دے اور وہ اس میں ہبہ نافذ ہو گا اور رجوع جائز نہیں ان دونوں اثروں کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۸۷۸ھ

عَنْ طَيْبٍ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ  
أَمْرِهِ خَدِيْعَةً حَآذِلًا قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى فَإِنْ طَلَبَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ  
مِنْهُ نَفْسًا فَاكْمُوهُ هَذِيحًا مَرِيحًا

اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا میں فرمایا اگر بیویاں اپنی خوشی  
سے تمہیں کچھ معاف کر دیں تو بلا تکلف استعمال کرو۔

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
مِسْقَاتٌ عَنْ قَعْقَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُكَيْدُ  
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَاكِشَةُ كُنَّا نَقُلُ الْعَبَّاسُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا شَتَّ وَجَعَهُ اسْتَأْذَنَ أَنْدَا جَرَّ  
أَنْ يُبَيِّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ  
فَحَظَرَ رَجُلًا الْاَرَضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَ  
بَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا قَالَتْ عَاكِشَةُ فَقَالَ  
لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ  
عَاكِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از عمار از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے  
اور آپ کی بیماری میں جب شدت پیدا ہوئی تو آپ نے دوسری ازواج  
مطہرات سے ایام بیماری میں میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب کی  
اور انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ باہر نکلے (ضعف کی وجہ سے)  
پاؤں مبارک زمین پر خط کھینچے جا رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ (آپ کے  
چچا) اور ایک دوسرے صحابی دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے  
عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے سنی تھی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی انہوں نے پوچھا  
کیا تمہیں معلوم ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ نے  
نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْكَلْبِ يَفْقِدُ لِحْمَهُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْدِهِ

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاووس از والدش ابن عباس)  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ  
رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھا جاتا ہے۔

بَابُ هَيْبَةِ الْمَرْأَةِ لِقَائِ  
زَوْجِهَا وَعَقِبَهَا إِذَا كَانَ كَهَاؤُهَا  
فَهُوَ جَائِرٌ وَإِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيْهَةً

باب اگر بیوی اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی کو  
کچھ ہیبہ کرے یا غلام یا لونڈی آزاد کرے اور ہیبہ کے  
وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہیبہ جائز ہے بشرطیکہ

اس میں ترجیح بات کلیہ کے خلاف ہو اور بیوی اپنی ادائیگی تک آپ کو ہیبہ کرنا نہ سکے، ام شافعی و امام احمد نے ہی حدیث سے دلیل لی ہے اور یہیں رجوع کا جائز نہ کھاتے ہیں  
ایک کو اس میں رجوع کا جائز نہ کھاتے ہیں وہ وہی اطلاق کر کے دلیل دوسری حدیث کے جواب میں کہنے لگے کہ اگر کوئی شخص کو کچھ ہیبہ کرے تو اس میں رجوع جائز نہ کھاتے ہیں جب تک  
وہ شے موجود ہے حال ہی میں ہی اس کا عوض نہ ملے ۱۲۰۷ھ میں اس حدیث کا ناقد نے یہ وقت موجود نہ ہو کر کیا جویا نکاح ہی نہ کیا ہو تب تو بالاتفاق جائز ہے

فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَّمْ يَجْرُ قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْثِرُوا السُّفَهَاءَ  
أَمْوَالَكُمْ۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَشْمَاءَ  
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي إِذَا مَا أَدْخَلْتُ  
عَلَى الرَّبَائِظِ فَاقْتَصَدْتُ قَالَ تَصَدَّقِي وَلَا تَدْرِي  
فَيُؤْمَلُ عَلَيْكَ۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُبَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ  
فَاطِمَةَ عَنْ أَشْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تَخْضِي فَيُخْضِيَ اللَّهُ  
عَلَيْكَ وَلَا تُؤْرَعِي فَيُؤْرَعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ  
عَنْ تَيْزِيدٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّهَا أَعْقَقَتْ وَلَيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا أَذْنًا  
يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشْعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَنِّي أَعْقَقْتُ وَلَيْدَةً قَالَتْ أَوْفَعَلْتِ قَالَتْ  
نَعَمْ قَالَ أَمَا أَتَاكَ لَوْ أُعْطِيَتْهَا أَخُوكَ  
كَانَ أَعْظَمَ لِأَخِيكَ وَقَالَ يَكُونُ مِنْ مَفْرَعٍ عَنْ  
عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْقَقَتْ

وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل ہے تو ہمیں جائز نہ ہوگا  
اللہ تعالیٰ نے سورۃ نسا میں فرمایا کم عقلوں  
(بیوقوفوں) کے ہاتھ اپنا مال نہ دوئے

از ابو عاصم از ابن جریر از ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبد اللہ  
حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
میرے پاس وہی مال ہے جو بیڑ نے مجھے دیا ہے۔ آیا میں اس میں سے  
صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دیا کر جمع  
نہ کیا کر، اللہ بھی روک لے گا یہ

از عبد اللہ بن سعید از عبد اللہ بن نیر از ہشام بن عروہ از فاطمہ  
بنت منذر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا خریج کیا کر گت امت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا  
جو نہ رکھ ورنہ اللہ بھی روک لے گا۔

از یحییٰ بن بکیر از لیث از یزید بن ابی حبیب از بکیر از کربیب غلام  
ابن عباس ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں  
نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اجازت نہیں لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرت ان کے پاس  
تشریف لائے تو وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو معلوم  
ہے، میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا واقعی آزاد  
کر چکی ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تم وہ لونڈی اپنے  
تنہا والوں کو دے دیتی تو تمہیں بہت ثواب ہوتا۔

بکیر بن ہزن نے بھی اس حدیث کو بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر از کربیب روایت  
کیا کہ حضرت میمونہ نے (اپنی لونڈی کو) آزاد کر دیا۔

لے جہو رطلہ کا یہ قول ہے اور امام مالک نے یہ روایت کا یہ جب اس کا خاندان موجود ہو نیز خاندان کا ہانت کے صحیح نہ ہوگا گو وہ عقل والی ہو مگر یہاں مال تک نافرمان ہوگا وصیت کی طرح بہت  
لے یہ ہے اور کثرت نش نہیں دینے کا اگر خیرات کر لگی حدیث دیکھی تو اللہ تعالیٰ اور دیکھا اس حدیث سے امام بخاری نے نہ نکالا کہ خداوند والی عورت کا یہ صحیح ہے کہ وہ  
یہ اور حدیث کا ایک حکم ہے ۱۲ منہ ۱۳ لے نالی کی روایت میں ہے کہ کالی لونڈی جو ان کی تھی۔ حافظ نے کہا ہے ان کا نام معلوم نہیں ہوا اور وہ صحیح

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ  
فَأَيَّتُهُنَّ خَوَّجَ سَهْمُهَا خَوَّجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ  
يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ  
أَنْ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا  
لِعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَّبَعِي  
بِذَاكَ رِضًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۲۵ بَيْنَ يَوْمِهَا وَلَيْلَتِهَا  
وَقَالَ يُونُسُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جُبَيْرِ عَنْ  
كُرَيْبِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْتَقَتْ وَلَيْلَتَهُ لَهَا فَقَالَ لَهَا  
وَلَوْ وَصَلْتُ بَعْضَ أَخْوَالِكَ كَانَ  
أَعْظَمَ لَاجِرًا -

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَثْرَانَ الْجَوْنِيِّ  
عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ  
مَّرَّةً عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
لِي جَارَتَيْنِ قَالَتِي هُمَا أَهْدَى قَالَ أَلَيْسَ هُمَا مِنِّي بَابًا

از حبان بن موسی از عبد اللہ از یونس از زہری از عروہ حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف  
لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے لیے قرعہ اندازی فرماتے، جس عورت  
کا نام قرعہ میں آتا اسے ساتھ لے جاتے، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا (حضر میں) معمول تھا کہ ہر عورت کے پاس باری باری ایک دن رات  
قیام فرماتے۔ صرف سودہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے (جو بہت بوڑھی ہو  
چکی تھیں) اپنا دن رات حضرت عائشہ کو بخش دیا تھا۔ حضرت سودہ رضی  
لہ عنہا نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے  
کے لیے اپنی باری بخش دی تھی۔

باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیے؟  
بکر بن مضر نے بحوالہ عمرو بن حارث از کبیر از کرب  
د غلام ابن عباس روایت کی کہ ام المومنین میمونہ رضی  
اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے نہال والوں کو یہ  
لونڈی دیتی تو تجھے زیادہ ثواب ہوتا۔

از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ابو عمران جونی از طلحہ بن  
عبد اللہ بن تیمیم مرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو مہمانے ہیں میں (پہلے) کے  
ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ قریب تر ہو۔

تقریباً دو سو سال سے اسے ام بخاری کی مرضی ہے کہ مروان عاصی نے بھی زید بن ابی جہش کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور مروان عاصی نے ان دونوں کا خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو  
بکریہ، انہوں نے سلطان بن لیث سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا۔ دارقطنی نے کہا زید اور عمرو کی روایت زیادہ صحیح ہے ۱۲۷ منہ ۱۷۷ میں سے اب کا مطلب نکلا  
عورت کا یہ اپنے غاوند کے سوا دوسرے شخص کو ثبات ہوا کیونکہ حضرت سودہ نے اپنے بار بار ان کا دن حضرت عائشہ کو بخش دیا تھا ۱۲۸ منہ ۱۷۷ ہوا ہے کہ آنحضرت نے حضرت طلحہ  
کو طلاق دینا چاہا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو یہ مردوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہوا اور میں  
اپنی باری حضرت عائشہ کو کہہ سکے وہ بھی آپ خوش ہو گئے کیونکہ حضرت عائشہ نے آپ کو بہت پیاری تھیں آپ حضرت سودہ کی باری کے دن بھی ان کے پاس رہا کرتے تھے  
۱۷۹ منہ ۱۷۹ کیونکہ اس کا دروازہ نزدیک ہو گا وہ تیرے کھانے پینے اور تیری چیزیں آتے جاتے دیکھو گا۔ اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہو گا ۱۲۸ منہ

## باب ۶۲۶۱۲۱ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ

لِعَلِّهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

كَانَتْ لِهَدِيَّةٍ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةٌ وَالْيَوْمَ

رِشْوَةٌ -

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

سَمْعَ الصَّعْبِ بْنِ جَحْثَمَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَقِيقًا هُوَ بِالْأَبْوَادِ

أَوْ بَوْدَانٍ وَهُوَ مُحْرَمٌ فَذَكَرَ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ

فِي وَجْهِ رَدَّ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَادٍ عَلَيْكَ وَ

لَكِنَّا مُحْرَمُونَ -

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الرَّبِيعِ

عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا أَكْبَرُ هَذَا أَهْدَى

لِي قَالَ فَمَا لَجَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ

فَيُظْهِرُ يَدَيْ لَهْ أَمْرًا وَالَّذِي نَفْسِي بِكَ لَا

يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

## باب کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرنا۔

عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانے میں ہدیہ واقعی ہدیہ ہوتا تھا آج کل تو

رشوت ہے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ

از عبد اللہ بن عباس) صعب بن جثامہ لیلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب میں سے تھے، انہوں نے آنحضرت کو ایک گورخر تحفہ بھیجا، اسوقت

آپ حالت احرام میں بمقام ابواب یا ودان تھے آپ نے واپس کر دیا

صعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ

واپس ہونے کی وجہ سے میرا چہرہ متغیر دیکھا تو فرمایا ہم تیرا ہدیہ

واپس نہ کرنا چاہتے تھے لیکن مغزبری ہے کہ ہم اس وقت حالت احرام

میں ہیں۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ بن زبیر ابو حمید

ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد

قبیلہ کے ایک شخص کو جسے ابن اثیبہ کہتے تھے، زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور

کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھے

تحفہ ملا ہے آپ نے فرمایا اپنے باپ یا ماں کے گھربھیٹا ہوتا ہے

دیکھتے کوئی اسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے جو کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے (چوری) رکھ لے وہ قیامت

کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے گا، اونٹ ہوگا تو

لے اس اثر کو ابن سعد نے اور ابونعیم نے حدیث میں وصل کیا وجہ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ واسطے محبت رکھتے اور پاکسی دنیاوی غرض سے محبت ایمانی

کی وجہ سے دیا اور تو انکی بھیجا کہتے اور اب تو بغیر طلب اور غرض کے کوئی کسی کو تحفہ نہیں بھیجتا خصوصاً حکومت والوں کو تو ایسی مطلبیے بھیجتے ہیں کہ وہ ان کی رعایت

کریں اور انصاف چھوڑ دیں اس قسم کا تحفہ رشوت ہے اور اس کا لینا ناجائز ہے۔ حنفیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قاضی اور عدالت کا حاکم اپنی لوگوں کا ہدیہ لے جو عہدہ

لے لے پیشتر اس کو عہدہ بھیج کر تے تھے اور لوگ عہدہ ملنے کے لئے ہدیہ بھیجیں ان کا یہ قبول نہ کرے بلکہ خاص رحمت میں نہ جائے اللہ تعالیٰ رحمت میں جلا دے رستہ ۱۳۴



يُحْيِيهِ عَلَى قَبْرِهِ إِن كَانَ بَعْدَ الدُّعَاءِ  
أَوْ بَقَرَةً لَهَا خَوَارِدٌ أَوْ شَاةٌ تَتَعَمَّقُ رَفْعَ  
بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةً لِبَطْنِ اللَّهِ  
هَلْ بَلَغَتْ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغَتْ ثَلَاثًا -

**باب ۶۲** - إِذَا وَهَبَ هَبَةً  
أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ  
إِلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُكَ إِنَّمَاتُ  
وَكَانَتْ فُصِّلَتِ الْهَدْيُ بِهِ وَ  
الْمُهْدَى لَهُ حَتَّى فَيَبَى يَوْمَ تَنَافُ  
الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ  
أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ فَيَبَى يَوْمَ تَنَافُ  
الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهُ السَّرْمُولُ

**باب** اگر ہبہ یا عہدہ کر کے مر جائے، اور  
وہ چیز جس کے نام ہبہ کی گئی اسے پہنچے ہوئے

عبیدہ بن عمر سمانی کہتے ہیں اگر ہبہ کرنے والا مر  
جائے اور ہبہ کردہ چیز پر مہبوب لڑ اپنی زندگی میں قابض  
ہو جائے پھر مر جائے تو وہ مہبوب لہ (جس شخص کے نام ہبہ  
کی گئی) کے ورثہ کا حق ہوگا۔ لیکن اگر مہبوب لہ کبھی قابض  
ہونے سے پیشتر ہبہ کرنے والا مر جائے تو ہبہ کرنے والے  
کے ورثہ کو وہ ملے گا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ دونوں میں سے کوئی مر جائے وہ مہبوب لہ کے ورثہ کا حق ہوگا بشرطیکہ

مہبوب لہ کا وکیل اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى رَسِمْتُ جَابِرًا  
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ  
مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ لَسَدًا أَثَلْنَا فَلَمْ يَقْدِرْ  
حَتَّى تُوَفِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرًا بُو  
بِكْرُهُمَا دِيًّا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَا تَنَا فَاتَيْنَا

از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن منکدر حضرت جابر رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین  
کے علاقہ سے روپیہ آیا تو میں تجھے اس طرح تین لپ بھر کر دوں گا جعفر  
کی حیات مبارکہ میں وہ مال نہ آسکا، بعد وصال آیا حضرت ابوبکر رضی اللہ  
عنه نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی کہ آنحضرت صلی اللہ  
وسلم نے جس کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ پر اسکا قرض ہو تو وہ حاضر ہو جائے  
یہ سن کر میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا کر عامل اور حاکم کو دین نہ لینا چاہیے اور ان کو جو کچھ مدینہ سے وہ بادشاہ ان سے لے کر بیت المال میں شریک کرے اگر بادشاہ خوشی سے  
اس کو اجازت دے تو وہ یہ قبول کرے کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اجازت دی تھی۔ ترجمہ ایسے حدیث سے یوں نکلا کہ عامل ملجا حاکم سے  
عذر سے کہیں عامل یا حاکم ہوں بدیدہ الین کر سکا ہے ۱۲ منہ ۵۰ تو یہ ہے کہ نہ ہوگا کیونکہ بیع کی طرح ہر بیع ایک عقدا نام ہے البتہ شرکت یا وکالت شریک  
یا وکیل یا مومل کی موت سے فسخ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۵۰ کیونکہ ہر بیع قبضہ سے پیدا نہیں ہوتا۔ عبیدہ کے اس اثر کو کس نے وصل کیا معلوم نہیں ہوا اور  
بظاہر یہ ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر بعضوں نے عبیدہ کے قول کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور وہ ہبہ شئی مہبوب کو لینے دوسرے مالک  
سے جا کر چکا ہو تو وہ ہبہ مہبوب لہ کا وکیل اور اگر چکا نہ ہو تو وہ ہبہ مہبوب لہ کے ورثہ کا وکیل ہے اور اگر وہ مالک کی ان باتوں سے

فَقُلْتُ إِنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَدَنِي فَحَقَّنِي لِي ثَلَاثًا -

**باب ۱۶۲۸** كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ  
وَالْمُتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ  
عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ فَأَشْتَرَاهُ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ -

۲۲۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ  
فَخْرَمَةَ وَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَ لَمْ يُعْطِ فَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا  
فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ طَلَفْتُ مَعَهُ  
فَقَالَ ادْخُلْ فَإِدْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ  
لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ  
خَبَأْتُ أَهْلًا الْكَ قَالَ فَتَنَظَرُ إِلَيْهِ فَقَالَ  
رَضِيَ مَخْرَمَةُ -

**باب ۱۶۲۹** إِذَا وَهَبَ هَبَةً  
فَقَبَضَهَا الْأَخْرُؤُ لَمْ يَقْبَلْ قَبْلَهُ

۲۲۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین  
لب بھر کر مجھے روپے دیئے۔

**باب** غلام اولونڈی اور سامان پر کیسے قبضہ ہوتا ہے؟  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں ایک سرکش  
اونٹ پر سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید لیا  
پھر فرمایا عبداللہ! یہ اونٹ تو لے لے۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخزوم رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیک تقسیم فرمائیں مگر میرے  
باب مخزوم کو اس میں سے کچھ نہ ملا۔ والد نے مجھ سے کہا بیٹا! تم میرے  
ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو میں گیا تو انہوں نے مجھے  
آنحضرت کی خدمت میں اطلاع دینے کیسے اندر بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
انہی قبائیک میں سے ایک قبائیک پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا  
یہ قبائیک میں نے تمہارے لیے الگ کر کے رکھ دی تھی۔ والد نے اسے  
دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخزوم خوش ہوا؟ (یا نہیں؟)

**باب** اگر کوئی ہبیہ کرے اور محبوب لے اس پر قبضہ  
کرے لیکن زبان سے قبول کرنے کا لفظ نہ کہے۔

داؤد محمد بن محبوب از عبدالواحد از معمر از زہری از حمید بن  
عبدالرحمان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت  
کے پاس آیا کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت  
فرمایا کیوں کیا ہوا؟ بولا میں نے رمضان میں (بحالت روزہ) بیوی

لے لی۔ بعض روایتیں یہ ترجمہ کیا ہے والد نے کہا اب مخزوم رضی اللہ عنہما ترجمہ بالیس سے نکلتا ہے کہ جیسا کہ وہ بچپن مخزوم کو دی تو ان کا قبضہ پورا ہو گیا۔ مجھ کے نزدیک یہ میں  
جب تک کہ وہ محبوب لے گا قبضہ نہ ہو اس کی ایک پوری نہیں ہوتی اور ایک کے نزدیک صرف عقد سے تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر وہ محبوب لے لیں وقت تک قبضہ نہ کرے کہ وہ اس پر قبضہ  
کسی اور کو یہ کرنے تو بہرہ باطل ہو جائے گا ۲۲۲۸ مسئلہ مطلب یہ ہے کہ ہمیں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضروری نہیں اور شافعی نے اس کو شرط رکھا البتہ عقد میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ كُنْتَ فَقَالَ وَمَاذَا الْفَعَالُ وَقَعْتُ  
بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَحَدِّثْ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ  
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَكَبِعَيْنِ  
قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ  
مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ ذَهَبُ  
بِهَذَا اقْتَصَدَ قَالَهُ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ  
لَا بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتِي أَحْوَجُ مِنِّي قَالَ اذْهَبْ  
فَاطْعِمُوا أَهْلَكُمْ -

سے صحبت کی۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس غلام ہے؟ اس نے کہا  
نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ بولا نہیں  
آپ نے فرمایا اچھا سا بیسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ جواب  
دیا نہیں۔ اتنے میں ایک انصاری شخص کھجور کا ایک ٹوکرا لایا آپ نے  
اس شخص سے فرمایا جس سے اہل بیت کے مخاطب تھے، لے یہ خیرات کر  
دے وہ کہنے لگا کہ خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے؟ مگر  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر  
مبعوث فرمایا۔ میں نے کئی دلوں پتھر لیے کناروں میں ہم سے زیادہ  
کوئی گھروا لے مجلس دعا جہت مند ہوں گے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی  
گھروالوں کو کھلا دے!

**باب** اگر کوئی شخص اپنا قرض کسی کے نام ہبہ کر دے  
شعبہ حکم سے نقل کرتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

امام حسن ابن علی علیہ السلام نے ایک شخص کو اپنا قرض  
معاف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس پر  
کسی کا حق ہو تو یا ادا کر دے یا اس سے معاف کر لے جابر  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد (احد کے دن) شہید  
ہوئے، ان پر قرض تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
قرض خواہوں سے فرمایا کہ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور  
میرے والد پر سے قرض معاف کر دیں

**باب ۱۶۳** اِذَا وَهَبَ دَيْنًا  
فَلِرَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ  
مُوحَّاتٍ وَوَهَبَ أَحْسَنُ بْنُ  
عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ  
دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَقٌّ  
فَلْيُعْطِهِ أَوْ لْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ  
جَابِرٌ قَتِيلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
يَقْبِلُوا أَمْزَجًا لَطِيًّا فَيُحْلِلُوا أَبِي -

لے غنا و خود قرضہ کو معاف کر دے یا دوسرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے کہ تم وصول کرو اور اپنے کام میں لاؤ مالکیہ کے نزدیک غیر شخص کو بھی دین کا ہبہ درست ہے اور  
شافعیہ و حنفیہ کے نزدیک درست نہیں ہے البتہ مدیون کو دین کا ہبہ کرنا کسی کے نزدیک درست ہے ۱۲ من ۱۳ اس کو اس اپنی شیعہ وصل کیا ۱۲ من ۱۳ حافظ نے  
کہا مجھے معلوم نہیں تھا اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ من ۱۳ کو مسدود نے اپنی سند میں وصل کیا۔ باب کا مطلب یہ ہے یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب  
اس کو معاف کرنے کا حکم دیا تو معلوم تھا قرض کا معاف کرنا درست ہے ۱۲ من ۱۳ یہ حدیث اور بھی موصوفاً گزرجی ہے اور اسے بھی آتی ہے ۱۲ من



أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةَ وَآلَةَ الْفِ  
فَهُوَ لَكُمْ -

۲۳۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ  
فَتَرَبَّزَ عَنْ يَمِينِهِمْ غُلَامٌ وَعَنْ لِسَانِهِ الْكَلْبُ  
فَقَالَ الْغُلَامُ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ كَهْؤْلَاءَ  
فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ نَبِيٍّ مِنْكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَحَدًا أَفْتَلَهُ فِي يَدِهِ -

بَابُ الْهَبَةِ الْمُقْبُوضَةِ  
وَأُغْيِرَ الْمُقْبُوضَةُ وَالْمَقْسُومَةُ  
غَيْرَ الْمُقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا جَابِرٌ  
لِيُوزَنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ  
غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا  
مُسْعَرٌ عَنْ جُحَارٍ عَنْ جَابِرٍ  
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي -

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ أَشْجَةَ عَنْ جُحَارٍ بِمَعْنَى

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے عوض ایک لاکھ روپیہ  
دیتے تھے (میں نے فروخت نہیں کی یہ جائیداد تم دونوں لے لو)

دراپنی بن قزاعہ از مالک از ابو حازم اسہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیسے کے لیے کچھ لایا گیا ادودہ  
یا پانی آپ نے پیسا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا ابن عباسؓ  
اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ بیٹھے تھے آپ نے لڑکے سے دریافت فرمایا  
اگر تو جاننے والے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بروں کو دوں دیکھنے لگایا رسول اللہ میں آپ  
کے کچھ پھوٹے مشروب (جو تھے) میں سے اپنا حصہ کسی کو دینا نہیں چاہتا آخر آپ  
نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ پر زور سے رکھ دیا۔

بَابُ جَوَازِ قَبْضِهِ فِي بَرٍّ أَوْ جَوْنٍ يَهُودٍ  
تَقِيمُ يَهُودِيٍّ يَهُودٍ وَجَوْنٍ يَهُودِيٍّ هَوَانٍ كَيْسَ كَابِيَانٍ -  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ ہوازن  
کے لوگوں سے جو مال غنیمت حاصل کیا، وہ انہیں ہبہ کر دیا گیا  
حالانکہ وہ تقسیم نہ ہوئی تھی ثابت بن محمد بحوالہ مسطر زحباب  
کہتے ہیں کہ جابرؓ نے کہا میں (سفر سے لوٹ کر) مسجد میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے میرا قرص ادا  
کیا بلکہ کچھ زیادہ دے دیا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محارب) جابر رضی اللہ عنہ کہتے  
تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک

سہ یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ دیگر سامان بطور شائع کے دونوں کو وہ جائیداد ہبہ کی قاسم بن محمد سامان کے متعلق ہے اور عبد اللہ کے متعلق کے بیٹے قطیفانی  
نے کہا میں نے اس تطبیق کو موصول نہیں پایا اور حافظ نے بھی بیان نہیں کیا کہ اس نے اس کو اصل کیا ۱۲۱ منہ ۱۵۰ یہ حدیث اگر گزرجی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے  
مشکل ہے حافظ نے کہا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنا حصہ لے لیں تو کہہ کر یہی اور پورے کوئی تھے اور ان کا  
حصہ شائع تھا اس نے شائع کے ہبہ کا جواز نکالا ۱۲۱ منہ ۱۵۰ جو ترجمہ میں ہوا اس کا یہی قول اتفاق درست ہے اور جو قبضے میں نہ ہوا اس کا یہی اکثر علماء کے نزدیک  
جائز نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کا جواز اس طرح اس مال کے ہبہ کا جواز جو تقسیم نہ ہوا ہوا باب کی حدیث سے نکالا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کال  
جو بھی مسلمانوں کے قبضے میں نہیں آیا تھا نہ تقسیم ہوا تھا ہوازن کے لوگوں کو ہبہ کر دیا تھا انہیں یہ کہتے ہیں کہ قبضہ نہ ہو گیا تھا کیونکہ یہ ہوال مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے  
گو قبضہ نہیں ہوئے تھے ۱۲۱ منہ ۱۵۰ یہ حدیث اور پہلی موصول گزرجی ہے اور اگلے میں آتی ہے ۱۲۱ منہ ۱۵۰ اس کو اسٹیل وغیرہ نے اصل کیا بعضوں نے کہا یہ تطبیق  
میں ہے کہ یہ بعض نسخوں میں ہیں ہے حدیث ثابِت کے نسخہ امام بخاری کہتے ہیں ہبہ سے ثابت نے بیان کیا ۱۲۱ منہ

حَابِرِينَ عَبْدُ اللَّهِ يُقُولُ بَعَثَ رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُرَانِ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا  
 الْمَدِينَةَ قَالَ ابْنُ الْمُسَجَّدِ فَصَلَّ رُكْعَتَيْنِ  
 فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أَرَأَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ  
 فَلَمَّا ذَلَّ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ  
 يَوْمَ الْحَرَّةِ -

۲۳۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ  
 أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي رَافٍ وَعَنْ يَمِينٍ  
 غُلَامٌ وَرَحْنٌ يُسَادِرُهُ أَشْيَاخٌ فَقَالَ الْغُلَامُ أَنَا ذُنُ  
 لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللَّهِ لَا  
 أُؤْتِرُ بِصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا أَفْتَلَهُ فِي يَدِي -

اسی کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا۔

۲۳۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ  
 جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ  
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَبِئْسَ  
 لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بِسْتًا  
 فَأَعْطُوهُمَا إِنِّي أَفْعَلُ لَوْ أَنَا لَا نَجِدُ سِتًّا  
 إِلَّا سِتًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِتِّهِ قَالَ

سَلَمَةُ بْنُ جَبَلَةَ سے تلو اکرو لوائی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے شکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے  
 میں یہ ہے کہ وہ اونٹ بھی آپ نے مجھ کو ہیرہ کر دیا تو قبضے سے پہلے ہیرہ ثابت ہوا ۱۲ منہ ۱۵ یہ لڑائی ۱۵ منہ میں ہوئی یزید کے لشکر نے اہل مدینہ  
 پر حملہ کیا اور مدینہ منورہ کو لوٹا اور بیان کیا - حرہ مدینہ منورہ کا میدان ہے وہاں جنگ ہوئی کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی اور  
 یزید مردود کے لشکر والوں نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے

باب کی مطابقت یوں نکلی کہ آپ نے لڑکے کا حق جس پر اس کا قبضہ نہیں ہوا تھا بوڑھوں کو ہیرہ کرانا ۱۲ منہ ۱۵ یہ ہیں سے ترجمہ باب  
 بخیر ہے کیونکہ آپ نے جتنا مال بڑھ کر تھا اس پر قبضہ نہیں کیا اور ہیرہ کر دیا ۱۲ منہ

اونٹ فروخت کیا جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا میں د داخل ہو  
 دو کھیتیں (تحتہ المسجد) پڑھ پھر آپؐ نے اونٹ کی قیمت وزن کر کے  
 عنایت فرما لی

شعبہ کہتے ہیں میرے خیال میں جکتی ہوئی تولی گئی یعنی فراخ دلی  
 سے تولی گئی، اس میں سے کچھ رقم بطور تبرک کے ہمیشہ میرے ساتھ رہتی  
 لیکن حرہ کے دن شام والوں نے مجھ سے چھین لی۔

از قتیبہ از مالک از ابو حازم) سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ  
 آنحضرتؐ کے پاس پینے کی کوئی شے لائی گئی اسوقت آپؐ کے دائیں جانب  
 ایک کم سن بڑا بیٹا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ بیٹھے تھے۔ آپؐ  
 نے خود پی کر اس لڑکے سے دریافت فرمایا اگر تم اجازت دو تو یہ ان  
 بڑوں کو دے دوں اس نے جواب دیا نہیں! میں تو آپؐ کا تبرک (اپنی باقی  
 سے پہلے) کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ آخر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(از عبد اللہ بن عثمان بن جبلة از والدش از شعبہ از سلمہ از ابوسلمہ)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر کچھ قرض تھا۔ اس نے آپؐ سے سخت کلامی کی اصحابہ کرام نے اسے  
 سزا دینا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا جانے دو صاحب حق (قرضخواہ) ایسا کہہ سکتا  
 ہے ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو۔ لوگوں نے کہا اس کے اونٹ  
 سے عمدہ اونٹ ملتا ہے آپؐ نے فرمایا وہی خرید کر اسے دے دو  
 تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جو قرض اچھی طرح (فراخ دلی سے) ادا کریں۔

فَاشْتَرَوْهَا بِأَيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ  
أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

باب ۱۶۳ اِذَا دَهَبَ جَاءَهُ لِقَوْمٍ

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَوْجِ  
ابْنِ الْحَكَمِ وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ  
وَقَدْ هَوَّازَنَ مُسْلِمًا يَنْفَسًا لَوْهُ أَنْ يَرُدُّ إِلَيْهِمْ  
أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيَ مَنْ  
تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ لَكَ أَصَدُّهُ فَاحْتَارُوا  
أَخَذَ مَا لَهَا ثَفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ  
وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُكَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرُهُمْ بَعْضَ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ  
حِينَ قَفَلَ مِنَ الثَّلَاثِ فَلَمَّا تَيَسَّنَ لَهُمْ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَرَّةٍ  
إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدًا لَطَّافَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا  
نَحْنُ دَسْبَبِيلُنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَقْنَعَهُ  
اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِ  
إِخْوَانُكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَنَا مِلِينَ وَلَا تَقِ  
رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَسَنَ أَحَبُّكُمْ  
أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ  
عَلَى حَظٍّ حَقٍّ نَعُطِيَهُ لَأَيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَفِيقُ اللَّهُ  
عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيِّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب اگر کسی اشخاص کئی شخصوں کو ہمہ کریں۔

(از یحییٰ بن جبیر از علیہ از ابن شہاب از عروہ مروی  
بن حکم اور مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں جب وفد ہوازن مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور اپنے قیدیوں کو واپس  
لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا (میں) تنہا نہیں (میرے ساتھ  
اور آدمی بھی تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات بہت زیادہ پسند ہے تم دو  
باتوں سے ایک مان لو یا قیدی لو یا مال میں نے اسی خیال سے تقسیم میں  
تاخیر کی تھی۔ روافی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے لوٹ کر  
آئے تو دس سے زیادہ راتوں تک ان کا انتظار فرماتے رہے۔

اب آپ کے سمجھانے سے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرت انہیں دلوں  
جہنم نہیں دینا چاہتے بلکہ کوئی ایک نو (مجبوراً) کہنے لگے اچھا ہمارے  
قیدی ہیں واپس دے دیجئے چنانچہ آپ اسی وقت مسلمانوں کو خطبہ  
سنانے کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنا الہی کے بعد فرمایا اے بعد تمہارے  
مجاں کفر سے توبہ کر کے آئے میں اور میں ان کے قیدی واپس کرنا  
سمجھتا ہوں لہذا جو شخص خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہے وہ کرے اور  
جسے اپنا حق چھوڑنا منظور نہیں جب اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے فتنے نصیب  
فرمائیں گے اس میں سے اس شخص کو معاوضہ ہم دے دیں گے لوگوں  
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم خوشی ان کے قیدی واپس  
کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں تم میں سے کس نے اسے منظور  
کیا کس نے نہیں کیا (تم جنت سے آدمی ہو لہذا بہتر یہ ہے تم جاؤ اور  
تمہارے سردار تمہاری مرضی ہم سے بیان کریں گے۔ یہ سن کر لوگ

لہ بھمنوں نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجیح باب سے مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روافی کو وکیل کیا تھا انہیں نے اونٹ خرید لیا ان کا قبضہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ تھا اس لیے قبضہ سے پہلے یہ ہر نہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے کہ روافی خریدنے کے لئے وکیل ہوئے تھے نہ کہ وہ سب کے لئے تو ان کا قبضہ  
عید کے احکام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ تھا پس ان کا جاریہ کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقیدوں کا ہریشہ ثابت ہوا اور





فِي سَفَرٍ فَمَّا كَانَ عَلَى بَكْرِ لِعُمَرَ مَعْبُ فَمَا تَبَيَّنَ مَرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّرُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِي فَقَالَ عُمَرُ هُوَاكَ فَاشْتَرَاكَ ثُمَّ قَالَ هُوَاكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

**باب ۱۳۵** إِذَا وَفَّ بِعِيْرًا لَزَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَانِزٌ وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِينٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعِدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْنِي فَأَبْتَأَ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَاكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ **باب ۱۳۶** هَدِيَّةٌ مَا يَكُونُ لُبْسَهَا

**۲۴۴** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْكَافِ قَالَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتُهَا فَلَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْلَا قَالَ لَأَتَمَّا يَلْبَسُهَا مَنْ لَخَلَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ

سے آگے بڑھ جاتا۔ ان کے والد حضرت عمرؓ پر کیا کرتے اور عبد اللہؓ حضورؐ سے آگے کوئی نہ بڑے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے عرض کیا لیجئے! آپ ہی کا ہے مگر آپ نے اسے مول لیا اور عبد اللہؓ کو دے کر فرمایا جو چاہے کرے (یہ اونٹ تیرا ہو گیا)

**باب** اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور ہر شخص وہ اونٹ اسے ہر کر دے تو درست ہے حمیدی نے بحوالہ سفیان از عمرو ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ایک سرکش اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال، پھر آپؐ نے اسے خرید کر مجھ سے فرمایا عبد اللہؓ! تو یہ اونٹ لے جا (میں نے تجھے دے دیا)

**باب** جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ بطور تحفہ دینا

دار عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک شیخی دھاری دار حملہ (جوڑا) فروخت ہوتے دیکھا آنحضرتؐ سے عرض کیا اگر آپؐ اسے خرید لیں تو کتنا اچھا ہوتا کہ جمعہ کے دن یا وفود کے سامنے (جو دوسرے ملکوں یا قبیلوں سے بطور مہمان آتے ہیں) زیب تن فرما لیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو وہ پہن سکتا ہے جسے عقلی میں کچھ نہ ملے

۱۵ مطابقت ظاہر ہے کہ عبد اللہؓ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حمیدی خود امام بخاری کے شیخ ہیں اگر تہ سلیق ہو تو اس کو اسمعیلی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کراہت عام ہے تنزیہی ہو یا تحسیمی۔

حُلَّ قَاعُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَمْرُهَا حُلَّةٌ وَقَالَ أَكْسُوْنِيَهَا وَقُلْتُ فِي  
حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا  
لَتَلْبَسَهَا فَكَسَا عَمْرًا خَالَةً بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

اِس کے بعد چند حدیثیں ہیں کہ آنحضرت کی خدمت میں تحفہ آئے اس  
میں سے ایک حضرت عمو کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا آپ مجھے یہ  
دے رہے ہیں۔ اور پہلے جو جوڑا عطا دلا یا تھا اسکے بارے میں آپ  
نے وہ فرمایا تھا۔

آپ نے فرمایا یہ میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے بلکہ کسی مشرک عزیز کو تحفہ دے دینا (آخر حضرت عمر نے  
وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں سکونت پذیر تھا پہننا دیا)۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا  
جَعْفَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْتٌ فَاطِمَةُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ  
فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًا  
فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ  
لَهَا فَقَالَتْ لِيَا مُرْنِي فِيهِ بِنِشَاءٍ فَإِن  
تُرْسِلَ بِهِ إِلَى قُلَدٍ أَهْلُ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔  
وہ غریب ضرورت مند تھے۔

(از محمد بن جعفر ابو جعفر از ابن فضیل از والدش از ثافع) ابن عمر  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف  
لے گئے اور اندر نہ گئے (باہر سے لوٹ گئے) حضرت علی آئے تو فاطمہ  
رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ بیان کیا، چنانچہ انہوں نے آنحضرت سے  
بہت دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ فاطمہ کے گھر کے دروازے پر دو حایل  
(منقوش) پردہ پڑا دیکھا۔ بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش سے کیا غرض؟  
یہ سن کر حضرت علیؑ آئے حضرت فاطمہؑ سے کہا۔ انہوں نے کہا  
حضرت سے پوچھو میں اس پردے کو کیا کروں۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں فلاں لوگوں کو بھیج دے

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ  
أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً  
سَيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَخَرَّابَتْ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ  
فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عبد الملک بن ميسره از زيد بن مسعود)  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک  
دھاری دار ریشی جوڑا بھیجا میں نے اسے پہن لیا بھیج کر دیکھتا ہوں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر آواز خشکی نمایاں ہیں، چنانچہ  
میں نے اس جوڑے کو بچھاڑ کر اپنی عزیز عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

بَابُ قَبُولِ لَهْدٍ تَرْتَمِ

بَابُ مَشْرُوكِ كَاتَحْفَ قَبُولِ كَرْنَا۔

۱۔ عطار بن صاحب بن زرارہ بن عدس بن تیمم کا بھیجا ہوا ایک شخص تھا پہلا جوڑہ جس کے خریدنے کی حضرت عمرؓ نے رائے دی تھی وہ لایا تھا ۱۲ منہ ۹  
کام عثمان بن حکم تھا وہ حضرت عمرؓ کے اخلاقی بھائی تھے ۱۲ منہ ۱۱ بوسا صبح کی روایت میں یوں ہے فاطمہ کو بانٹ دیا یعنی فاطمہ زہراءؑ اور فاطمہ بنت  
اسرکہ بنت علیؑ کی والدہ تھیں اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلبؑ کو اور فاطمہ بنت شیمہ یا فاطمہ بنت عتقہ بن زیدہ کو جو عقیل بن ابی طالبؑ کی بی بی تھیں ۱۳

الْمُسْرِمِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ  
فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْجَبْنَا  
فَقَالَ آعْطُوْهَا أَجْرًا وَهَدِيَتْ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ  
فِيهَا سَحْوٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَدَى  
مَلِكٌ آيَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ  
بُرْدًا أَقْوَمَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ -

کے دریائی علاقے (ملک) کی اسے سند لکھ دی۔

۲۴۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَبِيَّةً سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْخُرَيْرِ  
فَجَبَّ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ  
بِيَدِهِ لَمَنَّا ذِيْلُ سَعْدٍ مَعَآذٍ فِي بَجْتَةٍ حَسَنَةٍ  
مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
أَنَّهُ كُنِيَ رِدْمَةً أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ -

۲۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ  
ابراہیم علیہ السلام (اپنی زوجہ محترمہ) سارہ کو لے کر (مردود  
کے ملک سے) ہجرت کر گئے، ایک بستی میں پہنچے جہاں کا  
بادشاہ ظالم تھا اس نے سارہ کو بلا کر دست درازی کرنی  
چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا تب کہنے لگا ہا جسہ لونڈی  
اسے دے کر جانے دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر آلود  
بکری تحفہ بھیجی گئی ابو حمید کہتے ہیں کہ امیر (شہر کا نام) کے  
حاکم نے آنحضرت کی خدمت میں ایک خیر تحفہ بھیجا ادا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر بھیجی اور وہاں

(از عبد اللہ بن محمد بن یونس بن محمد از شیبان از قتادہ) انس رضی اللہ  
عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (باریک  
ریشی کپڑے) کا ایک چٹہ تحفہ دیا گیا آپ ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے  
لوگوں نے وہ چٹہ دیکھ کر تعجب کیا کیا ساعدہ کپڑا ہے آپ نے فرمایا اس  
خدا کی قسم جس کے ہاتھ محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رد مال بہشت  
میں اس سے زیادہ عمدہ ہیں۔

سعید بن ابی عروبہ نے بحوالہ قتادہ از انس رضی اللہ عنہ روایت  
کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن حارث از شعبہ از ہشام  
بن زید) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی

لہ اس کو غلام بخاری تھا عایشہ النبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳۰ کہتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر بادشاہ نے ان کو  
بلا لیا اس بادشاہ کا نام عمرو بن امر القیس تھا بعضوں نے کہا مہادوق ۱۲ منہ ۳۰ یہ حدیث ابی ہاشم بن مہمو لافہ کو روٹی ۱۲ منہ ۳۰ یہ حدیث کتاب الزکوة  
میں موصولہ اگر صحیح ہے امیر ایک بندہ تھا سندس کے کتے کے سہ سے مہر جاتے ہوئے راہ میں وہاں کے حاکم کا نام یوحنا بن رومیہ تھا ۱۲ منہ ۳۰ دومہ امیر لکایہ  
شہر کا نام تھا بتوک کے قریب وہاں کا بادشاہ اکیدر بن عبد الملک بن عبد الرحمن تھا جو تھرائی تھا خالد بن ولید اس کو گرفتار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا وہ جزیرہ دینے پر رضی ہو گیا ۱۲ منہ -

هَذَا مِنْ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً  
أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ  
فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِئَتْ بِهَا قَفِيلٌ أَلَا تَقْتُلُهَا قَالَ لَا  
فَمَا ذَلَّتْ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا  
مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ وَأَوْخُوهُ فَجَعَلُوا  
جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بَعْلَمَ  
يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ  
فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاةً فَصَنَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يَتَشَوَّوْا وَأَمَرَ  
اللَّهُ مَا فِي ثَلَاثِينَ وَمِائَةً إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزْرٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ  
كَانَ شَاوِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا  
خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا أَصْعَ بَعِيٍّ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَ  
شَبِعْنَا فَصَلَّيْنَا لِقِصَّتَيْنِ فَعَلَّمَا عَلَى النَّبِيِّ كُنَّا قُلُوبًا

عورت زہرا امینہ بکری آنحضرتؐ کے پاس تحفہ لائی آپؐ نے اس میں سے  
کچھ کھایا بعد ازاں صحابہ سے فرمایا تم نہ کھاؤ اس میں زہر ہے (اس عورت  
کو پکڑ کر لایا گیا پوچھا اسے قتل کرو الیس آپؐ نے فرمایا نہیں۔  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس زہر کا اثر آپؐ کے تالوؤں  
میں برابر دیکھتا رہا۔

(از ابو النعمان از معمر بن سلیمان از والدش از ابو عثمان محمد بن  
بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت  
فرمایا تم میں کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ کسی صحابی کے پاس  
تقریباً ایک صاع آٹا نکل آیا چنانچہ وہ گوند لیا گیا اتنے میں کوئی شرک  
پریشان بالوں والا دراز کچھ بکریاں لئے رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے  
دریافت فرمایا ایک بکری ہیچتا ہے؟ یا عطیہ یا ہبہ دیتا ہے؟ وہ بولا ہیچتا  
ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری اس سے  
خرید لی، وہ ذبح کی گئی۔ آپؐ نے حکم دیا اس کی کلیبی بھولو۔

عبدالرحمان کہتے ہیں مجھ ایک سو تیس آدمیوں میں سے  
کوئی باقی نہ رہا جسے آپؐ نے اس کلیبی کا کٹر کاٹ کر نہ دیا ہو اگر وہ  
سامنے آیا تو اسے خود دے دیا ورنہ اسکا حصہ رکھ چھوڑا گوشت  
کے دو بڑے پیالے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہو کر کھالیا  
دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا، ہم نے ساتھ اونٹ  
پر رکھ لیا۔ یا راوی نے کچھ ایسا ہی لفظ کہا۔

لہذا اگر اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپ کے تالو کے مبارک میں ہوا ہوگا کہتے ہیں بشرطیکہ اس صحابی نے بھی ذرا سا گوشت اس میں سے کھالیا تھا  
وہ مرے گا۔ جب تک وہ مرے نہ آئے صحابہ ہر اس عورت کے قتل سے منع فرمایا چونکہ آپؐ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے یہ بھی  
آپ کی نبوت کی ایک ثبوتی دلیل ہے۔ جب بشر مرے گا تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی زاری تھی معام ہوا زہر خود ان سے آکر کوئی ماک ہو جائے تو زہر کھلانے  
والے کو قصاصاً قتل کر سکتے ہیں اور حنفی نے اس میں خلاف کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا!  
عائشہ! جو کھانا میں نے شہر میں کھالیا تھا یعنی یہی زہر آلو گوشت اس نے اب اثر کیا اور میری شہرہ کاٹ دی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شہادت بھی عطا  
فرمائی ۱۲ منہ سکہ یا دوای کی شہادت ہے کہ علما علیہم السلام کہا یا اور کوئی لفظ اسی مطلب کا ۱۲ منہ

## بَابُ الْهَدْيَةِ لِلْمَشْرُوقِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ  
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ

۲۴۴۳- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ مَحْرُزٍ قَالَ رَأَى عُمَرُ حَلَّةً عَلَى رَجُلٍ ثَبَاعٍ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغِ هَذِهِ الْحَلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا ذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ الْأَخَذَاقُ لَهُ فِي الْأَخْزَقِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بَحْلًا فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بَحْلَةً فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ ثَلُثْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكُمَا لِتَلْبَسُهَا تَبِيعُهَا وَأَكْسُوهُمَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ لَهْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ-

پذیر تھایم دیا وہ مشرک ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔

۲۴۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ مَشْرُوكٍ كَوَاحِلِهِمْ

(اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تمہیں ان کفار کے ساتھ انصاف و سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے معاملے میں تم سے نہیں لڑتے (جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تمہیں انہوں نے تمہارے گھر میں سکھال دیا ہے۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عبد اللہ بن دینار ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو خطاویٰ جس کا ریشمی کپڑے کا جوڑا فروخت کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجئے تاکہ جمعہ یا بیرونی وغود کی ملاقات کے موقع پر زیب تن فرمالیا کریں گے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے پھر ایک مرتبہ دیے ہی کپڑے کے کٹی چھٹے آنحضرت کے پاس آئے آنحضرت نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسے کیسے پہنوں آپ اس سے پیشتر عطار کے جوڑے کے متعلق ایسے ایسے فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے تو اسے بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس خطاویٰ رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکے میں رائج

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میری ماں دقیتلہ بنت عبد العزیٰ آئی وہ مشرک تھی رہیں نے اسے گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا، اور میں نے آنحضرت سے دریافت کیا میں نے عرض کیا میری ماں مامتا سے (محبت سے)

لہ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مشرکوں کو کافروں سے دنیاوی اخلاق و سلاک منع نہیں ۱۱۷۷ھ اس کا نام عثمان بن حکیم تھا جیسے اوپر لکھ چکا ۱۱۷۸ھ اس کا بیٹا عمار بن مدرکہ بھی ساتھ آتا تھا مگر اس کا نام صحابہ میں نہیں ہے شاید وہ کفر ہی پر مبرا۔ یہ قتیلہ ابو بکر صدیقؓ کے اس کو جاہلیت کے زمانہ میں ہی طلاق دے دی تھی۔ وہ مدینہ میں اس کو کو بیچنے آئی اور میوے بھی وغیرہ بھی تحفے ساتھ لائی تھی ۱۱۷۸ھ

وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُحْيَ قَالَ  
نَعَمْ حَتَّى أَمَّاكَ -

**باب ۱۶۳۹** لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ

يَرْجِعَ فِي هَبْتِهِ وَصَدَقْتُهُ -

۲۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَامِدِ  
فِي قَيْبِهِ -

۲۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ الَّذِي يُعَوِّدُ فِي  
هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْبِهِ -

۲۲۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزَّعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى قَرَسٍ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصْنَعُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ كَأَنِّي  
أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنََّّهُ بَاتِعٌ بِرَحْمَةٍ  
فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدُونِهِ فَاجِدِ  
قَاتَ الْعَامِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يُعَوِّدُ فِي قَيْبِهِ -

میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے حسن سلوک اور صلہ بھی کروں؟  
آپ نے فرمایا ہاں ضرور صلہ بھی کرو۔

**باب** ہبہ اور صدقہ کردہ شے کو واپس لینے  
کی ممانعت نہ

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام و شعبہ از قتادہ از سعید بن سب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنی فتنے کھانے والا

(از عبد الرحمن بن مبارک از عبد الوارث از ایوب از عمر) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں یہ بری مثال قائم کرنا مناسب نہیں جو شخص ہبہ کر کے واپس کرے وہ کہنے کی طرح ہے جو فتنے کر کے اس کو چاٹ لیتا ہے۔

(از یحییٰ بن قزعة از مالک از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ایک مجاہد کو فی سبیل اللہ گھوڑا دیا، اس نے اسے شراب کر دیا میں نے پھر اسے خریدنا چاہا میں سمجھا وہ ارزاں رستا بیچ ڈالے گا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اگر وہ ایک روپے میں بھی دے جب بھی اسے نہ خرید کیونکہ صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو فتنے کر کے پھر کھا لیتا ہے۔

۱۔ بعض روایتوں میں وَهِيَ رَاغِبَةٌ ہے یعنی وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے ۱۲ منہ ۱۳ ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ ہبہ اور صدقہ میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری حدیث کی رو سے وہ جیسے جتنی ہے جو باپ بنی اولاد کو کہے اس میں رجوع کرنا جائز ہے امام شافعی اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا رجوع مکروہ ہے حرام نہیں ۱۲ منہ ۱۳ اس گھوڑے کا نام ورد تھا یہ تیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ گزرا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو سرفراز کیا تھا ۱۲ منہ

## باب

(از ابو نعیم بن ہشام بن یوسف از ابن جریج) عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ صہیب بن صنان اولیٰ کے بیٹوں نے جو ابن جعدان کے غلام تھے، دو کو ٹھٹھریوں اور ایک کمرے کا دعویٰ اس بنا پر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صہیب (ان کے باپ) کو دیئے تھے مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے؟ انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروان نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے گواہی دی کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹھٹھراں اور ایک حجرہ انہیں عنایت فرمایا تھا چنانچہ مروان نے گواہی کے تحت انہی کے حق میں فیصلہ دیا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## باب

عمری اور رقبی کا بیان  
(عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اسے گھر عمر  
بھر کے لیے دے دیا یعنی وہ عمری ہے اس کی ملک  
کر دیا (سورہ ہود میں) وَاسْتَنْتَ مَرْكَهَ قَبِيهَا آیا ہے

اس کا معنی یہ ہے اس نے تمہیں زمین میں آباد کیا۔

(از ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جسے دیا جائے۔

## باب

۳۳۳۸ - حَدَّثَنَا اِبْنُ اِهْيَمَ بْنَ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جَدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْنَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى ذَلِكَ مَهْدِيًا فَقَالَ مَرُّوا مِنْ تَيْشَهْدُ لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمرٍ فَذَلِكُمْ فَشَهِدَ لَا عَطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْدِيًا بَيْنَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرُّوا مِنْ تَيْشَهْدُ لَكُمْ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب

مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى - أَعْمَرَهُ اللَّهُ الدَّارَ فَمِنْ عُمَرَى جَعَلَهَا لَهُ اسْتَعْمَرَكَ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَرَاءَ -

۳۳۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى أَنَّهُمَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ -

عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى أَنَّهُمَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ -

لہ یہ باب گویا پہلے باب کی فصل ہے اس باب میں جو حدیث بیان کی اس کا مناسبت اگلے باب سے یہ ہے کہ صہیب کے بیٹوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹیاں تو مروان نے بہرہ پوچھا کہ آپ نے رجوع کیا تھا کہ انہیں مسلمان ہو گا کہ میں رجوع نہیں کرتا مگر ۱۲ منہ ۱۵ منہ ان کے بیٹے نہ تھے، حمزہ، حبیب اور سعد اور صالح اور صلیق اور عباد اور عثمان اور محمد ۱۲ منہ ۱۵ منہ عمری کسی شخص کو مثلاً عمر بھر رہنے کے لئے مکان دینا اور رقبی یہ ہے مثلاً کسی شخص کو ایک مکان دے اس شرط پر کہ اگر بیٹے والا پہلے مر جائے تو مکان اس کا ہو گیا اور اگر بیٹے والا پہلے مر گیا تو مکان بھرنے والے کا ہو جائے گا اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کو کٹتا رہتا ہے اس لئے اس کا نام رقبی ہوا یہ دونوں عقد زمانہ جاہلیت میں مروج تھے۔ جمہور علماء کے نزدیک دونوں صحیح ہیں اور علماء ابو حنیفہ نے رقبی کو منسک رکھا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عمری لینے والا ملک ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس میں عمری کا ذکر ہے اور رقبی کا نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ ۱۵ منہ بعض روایتوں میں عمری اور رقبی کا ذکر ہے اور رقبی کا ذکر نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ ۱۵ منہ بعض روایتوں میں عمری اور رقبی کا ذکر ہے اور رقبی کا ذکر نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ ۱۵ منہ

٢٢٥. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا  
هَبَاءُ مَحْدٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي لُصْطَرْمِ  
الْبَرْ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَى جَائِزَةٌ  
وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ ٦٢٢ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ  
الْفَرَسَ - -

٢٢٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فِرْعَوْنُ بِالْمَدِينَةِ  
فَاسْتَعَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ  
أَبْنِي طَلْحَةَ يَقَالُ لَهُ الْمُنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ  
قَالَ مَا أَرَى نَاسًا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَمَجْرًا

باب ١٢٣ الاستعارة  
للخروج من عند البناء

٢٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو عِيَسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
ابْنُ يُسَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ رَخِئْتُ عَلَى عَائِشَةَ  
وَعَلَيْهَا دُرْعٌ قُطِرَتْ ثَلَاثُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لِي قَوْمٌ  
بَصَرَاءُ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرِي إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَزُولُ ثَلَاثُ  
فِي الْيُسْبُوتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دُرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

۱۱۔ تیلید جنس ہے بلکہ اسی اسناد سے مروی ہے یعنی خداوند نے عطا سے بھی روایت کی ۱۲۔ منہ **ع** در باکی طرح تیز اور تیز مکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ نکل پھیلے پر سوار ہو گئے آپ کے گھوڑے کو مار پڑی تھی آپ اکیلے ہی طرف تشریف لے گئے جہر سے مدینہ والوں نے آواز سن کر سجان اللہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کی شجاعت میں واقف سے معلوم ہوئی ہے کہ اکیلے تنہا دشمن کی فوج سے لے کر تشریف لے گئے یہ خدات ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال در نہ کرتے، شرم و حیا اور موت ایسی تنویر ایسی ہوئی کہ سے بھی زیادہ عفت ایسی کبھی بیکاری کے پس نہ چلے جس و جمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا، انفاست و لطافت ایسی کہ جہر سے محل جلالت در و درو اور دیر عطر ہو جلتے حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انہیں آپ کی خدمت میں رہے کبھی ان کو جہر طراکات نہیں، عدل و انصاف ایسا کہ اپنے سے چھاپا بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر ظاہر سے بھی چوری کرے تو میں اس کا پس ہاتھ کٹواؤں اور ان کے ہاتھ اور ریا صفت ایسے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں دم کر گئے۔ بلے طبعی ایسی کہ لاکھ پیر سے آئے سب میں بڑا دلدادہ دیئے اسی وقت بتوا دیئے صبر و قناعت ایسی کہ در و دو مہینہ تک چوہا گرم نہ ہوتا۔ جو کسی کو بھی روٹی اور کھجور پرکتھا کرتے کبھی در و دو تین تین دن فاقہ جوتے شکر کو بے پروا پڑھتے بن پریشان پڑ جاتا مگر اللہ کے فکر گزار اور خوش خرم رہتے صرف کھانا زبان پر نہ لائے کیا ان سب امور کے بعد کوئی اسحق سے اسحق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۔ منہ



اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَمَا کَانَتْ اُمْرًا  
تَقْنُنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَیَّ تَسْتَعِیْرُہُ۔

## باب ۱۶۴ فضائل النبی

جینے والے پر دینے کی فضیلت۔

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یُکْدٍ حَدَّثَنَا  
مَالُکٌ عَنْ ابْنِ الزُّبَیْنِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ نِعْمَ  
الْمُنْبِیُّهُ الْفَخْرُ الْفَخْرُ مُحَمَّدٌ وَ الشَّامَةُ الْفَخْرُ  
تَعْدُو بِأَنَاءٍ وَ تَرَوْحُ بِأَنَاءٍ۔

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ وَ  
إِسْمَاعِیلُ عَنْ مَالِکٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

۲۳۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا یُوسُفُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ  
الْمَدِیْنَةَ مِنْ مِکَّةَ وَ لَیْسَ بِأَکْثَرِهِمْ یَعْنِی  
شَیْئًا وَ کَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ  
فَقَاسَمَهُمْ الْأَنْصَارُ أَنْ یُعْطُوهُمْ شِمْکًا  
أَمْوَالِهِمْ کُلِّ عَامٍ وَ یَقْفُوهُمْ الْعِلَّ وَ الْمَوْتَ  
وَ کَانَتْ أُمْلَةُ أُمِّ الْأَنْسِ أُمُّ سُلَیْمٍ کَانَتْ أُمِّ عَیْنِ  
اللہِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَکَانَتْ أَعْطَتْ أُمًّا لِسُؤْلِ  
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عِدًّا فَأَعَاظَاهُمُ النَّبِیُّ  
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أُمَّ آئِنٍ مَوْلَاتِهِ أُمُّ  
أَسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ  
ابْنُ مَالِکٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَمَّا  
فَرَّغَ مِنْ قِتْلِ أَهْلِ خَیْبَرٍ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِیْنَةِ

میرے پاس ایک ایسا ہی کرتہ تھا جس عورت کو مدینے میں (شادی  
یا قیس) الرش کی ضرورت ہوتی تو یہ کرتہ مجھ سے عاریتہ منگوا لیتی۔

## باب دودھ دینے والے جانور یا اور کوئی

(انجی بن بکر از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والی اونٹنی  
جو خوب دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے! اسی طرح دودھ  
والی بکری کا دینا کتنا اچھا ہے جو صبح برتن بھر کر دودھ دے اور شام  
برتن بھر کر دودھ دے۔

(از عبد اللہ بن یوسف و اسماعیل از مالک) یہ حدیث منقول  
ہے اس میں یہ لفظ ہے کیا ہی اچھا صدقہ ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از ابن وہب از یونس از ابن شہاب)  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مہاجرین مکہ سے مدینہ میں  
آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے (مفلس تھے) اور انہ کے پاس زمین اور  
جائیداد بھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی میں شریک کر لیا یعنی  
باغوں کا میوہ انہیں دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کر لیں گے (ان  
پر بوجھ نہ دالیں گے) انس کی والدہ ام سلیم نے جو عبد اللہ بن ابی  
طلحہ کی بھی والدہ تھی آنحضرت کو کچھ بھور کے درخت دے گئے تھے (کہ ان  
کا میوہ کھائیں) آپ نے وہ درخت ام ایمن کو دے دئے جو اسلمہ  
بن زید کی والدہ تھیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر  
دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر پر جب مدینے والے آئے  
تو مہاجرین نے انصار کی عطا کردہ زمینیں واپس کر دیں (کیونکہ خیبر  
میں مہاجرین کو بہت جائیداد مل گئی) آنحضرت نے بھی ام سلیم کو ان  
کے درخت واپس دے دیئے اور ام ایمن کو آپ نے ان کے معاف

رَدَّ اِلَيْهَا جُرُودًا اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَاجِيَهُمْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِي فَتَدَّ اِلَيْكَ اَبْنَاءُ اَهْلِ بَيْتِكَ  
مَنْحُوهُمْ مِّنْ نِّبَارِهِمْ فَتَدَّ اِلَيْكَ اَبْنَاءُ اَهْلِ بَيْتِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الَّذِي فَتَدَّ اِلَيْكَ اَبْنَاءُ اَهْلِ بَيْتِكَ  
سَلَّمَهُ اِلَى اُمِّهِ عَدَاةً اَقْبَاهَا وَاَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا يَمْنُ مَكَانَهُمْ مِنْ حَاظِمٍ  
وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ اَخْبَرَ قَائِمًا عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَحْمَدَ اَوْ قَالَ مَكَانَهُمْ مِنْ خَالِصٍ -

۲۳۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ  
يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُو زَاوِيٍّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ  
عَنْ اَبِي كَيْسَةَ السُّلُوْمِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ  
يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اُرْجَوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مَيْمَنَةٌ اَعْلَاهَا مِنْ  
عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا وَجَاءَتْ نَوَاجِبُهَا وَ  
تَصْدِيقُ مَوْمُوْدٍ هَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ  
قَالَ حَسَّانُ فَقَدْ رَدَّ مَا دُونَ مَيْمَنَةِ الْعَنْزِ مِنْ  
رَدِّ السَّلَامِ وَتَنْبِيْهِ النَّاسِ اِلَى مَا طَرَفَ الَّذِي  
عَنِ الطَّرِيقِ وَتَحْوِجِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَّكْتَلِفَ  
خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً -

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
اَبُو زَاوِيٍّ عَنْ اَبِي حَتِيْفٍ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُوْلٌ اَرْضِيْنَ فَقَالُوْا  
نَوَاجِرُهَا بِاَلْثَلَاثِ وَالرُّبْعِ وَالتَّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

میں ایک باغ سے کچھ درخت دلوائے (امام بخاری کے شیخ) احمد بن حنبل  
کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بحوالہ حضرت انسؓ یہی حدیث روایت کی  
اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ایمن کو آپؐ نے ان کے معاوضے میں خاص  
جائیداد میں سے کچھ درخت دوائے۔

از مسدد از عیسیٰ از ابن یونس از اوزاعی از حسان بن عطیہ از ابو  
کبشہ سلولی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب میں افضل دودھ والی بکری  
عارفہ دینا ہے جو شخص ان پاکیزہ خصال میں کسی ایک پر بھی بہ امید  
ثواب وعدہ الہی کو سچ سمجھ کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اسے بہشت  
میں داخل کریگا۔

حسان کہتے ہیں ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا  
کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، راستے سے  
تکلیف دہ چیز مٹا دینا اور اس طرح کی باتیں تو پوری پندرہ خصلتیں  
بھی ہم بیان نہ کر سکے۔

از محمد بن یوسف از اوزاعی از عطاء بن جابر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں ہم لوگوں (الفار) میں بعض حضرات کے پاس ضرورت سے  
زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اسے تہائی یا چوتھائی یا نصف پیداوار  
(بٹائی) پر دے دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جس

۱۵ یعنی بجائے اس حدیث میں خالصہ ہے امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت میں یوں ہے ایک شخص یمن میں سے چند گجھ کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو داکر تہا جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیدادیں آپ کو ملیں تو آپ نے ان شخص کے درخت پھیلے انہوں نے کہا میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس جاؤ درخت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے تھے وہ سب کے سب یا ان میں سے کچھ واپس مانگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت  
ام کو بتائی کھلائی (دائے) کو دے دیئے تھے میں جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہ درخت گجھ کو دے دیئے۔ ام ایمن آئیں اور میرے گجھ کی گلیں پہن گلیں وہ درخت  
تو میں گجھ کو بھی نہیں دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھانے لگے۔ ام ایمن تو ان کے بدلے اتنے درخت لے وہ کہتی رہیں ہرگز میں نہ لوں گی قسم اس خدا  
کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہاں تک کہ آپ نے اس گجھ درخت ان کے بدلے دینا قبول کئے ۱۲ منہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خصلتوں کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَرْزُقْهَا  
أَوْ لِيُعْتَمِرْهَا أَوْ لِيَأْكُلْ مِنْ ثَمَرِهَا أَوْ لِيُعْطِيَ  
مِنْ ثَمَرِهَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ حَدَّثَنِي  
الْزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ  
قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ  
شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ  
مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْبُدْ مِنْ دَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ  
اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا -

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طَاوُسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَنِيُّ ابْنُ عَتَّابٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ فَتَزَعَّجَهَا  
فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا أَكْثَرُهَا فُلَانٌ فَقَالَ  
أَمَّا أَتَاكَ لَوْمَتُهَا أَيَاكَ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ  
يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا -

**باب ۱۶۱ - إِذَا قَالَ أَخَذْتُكَ**

هَذِهِ الْبَحَارِيَّةَ عَلَى مَا يَتَعَادَلُ النَّاسُ

فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ

کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو بلا  
کرایہ یوں ہی دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے۔  
(امام بخاری کے شیخ) محمد بن یوسف کہتے ہیں ہم سے اوزاعی  
نے بحوالہ زہری از عطاء بن یزید از البوسعید خدری بیان کیا کہ ایک  
اعرابی آنحضرت کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہی آپ  
نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل ہے، کیا تیرے پاس اونٹ  
میں؟ اس نے کہا میں! آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتا ہے؟ اس نے کہا  
ہاں آپ نے فرمایا کسی کو دودھ عاریتہ بھی دیتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں!  
آپ نے فرمایا بس یہ عمل بہترین میں الگ سب بستیوں کے پرے  
رہ کر عمل کرتا رہ۔ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہ کرے گا۔

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از ایوب از عمرو) طاووس کہتے  
ہیں صحابہ کرام میں سے جو اس بات (مزارعت) کو خوب جانتا تھا  
میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں کھیت پہلے  
رہے تھے، آپ نے فرمایا یہ کس کی زمین سے لوگوں نے کہا فلاں شخص  
کی ہے جسے اسے کرائے پر لیا ہے آپ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اسے یونہی بلا  
کرایہ اپنی زمین سے دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا۔

**باب ۱۶۲ - اگر کوئی رسم و رواج کے مطابق یوں کہے**

یہ لوٹدی نہیں خدمت کے لیے پیش کرتا ہوں تو درست

یہ بعض حضرات (جسٹہ کہتے ہیں یہ عاریت پر محمول ہوگا

۱۔ اور صحابہ جرمین کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا چاہا۔ آپ جانتے تھے کہ اس گنوار سے ہجرت نہ بھٹکتی تھی اس لیے یہ فرمایا کہ اپنے ملک میں رہ کر نیک کام  
کرتا رہیں کافی ہے یہ واقعہ مکہ کی فتح کے بعد کا ہے جب ہجرت فرمیں رہ گئی ۱۲ منہ ۱۳۵۰ دوسری روایت میں ہے عمرو نے طاووس سے کہا ماشاء تم بھائی  
کرنا چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے انہوں نے کہا عمرو میں تو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہوں اور صحابہ جو  
سب سے زیادہ علم رکھتے تھے یعنی ابن عباس انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ ۱۴ خیر تک ۱۲ منہ ۱۳۵۰ تو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ اگر  
زمین بے کار پڑی ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو مفت زراعت کے لیے دے کر اس کا کرایہ لینے سے یہ ارفاضل ہے اور کرایہ لینے سے آپ نے منع نہیں

عَارِيَةً وَإِنْ قَالَ كَسُوْكَ هَذَا  
التَّوْبَ فَهُوَ هَبَّةٌ

۲۴۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ  
إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةٍ فَأَعْطَوْهَا أَجْرًا فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ  
أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْكَافِرَ وَأَخَذَ مَوْلِيْدَهُ  
وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهَا هَاجِرٌ -

اور یوں کہنا میں نے تجھے یہ کپڑا پہننے کے لیے دیا یہ سہ  
منصور ہو گا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج حضرت ابوہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرت ابراہیم  
علیہ الصلوٰۃ والسلام (اپنی زوجہ محترمہ) سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (مظالم  
بادشاہ کا واقعہ بیان کیا یہاں تک کہ انہیں ہاجرہ لونڈی دی، وہ کو  
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کیا تمہیں معلوم ہوا  
کہ اللہ نے کافر بادشاہ کو ذلیل کیا نیز اس نے خدمت کے لیے ایک  
لونڈی دی۔ ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا کہ ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا۔

**باب** اگر کسی کو (فی سبیل اللہ) سواری کے لیے  
گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمرے اور صدقے کا ہے۔  
بعض لوگ کہتے ہیں اس میں رجوع درست ہے (یعنی امام)  
ابو حنیفہ کے نزدیک رجوع درست ہے۔

(از حمیدی از سفیان) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ زید بن اسلم سے  
دریافت کر رہے تھے، انہوں نے کہا میں نے اپنے والد اسلم سے  
سنادہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اللہ کی راہ  
میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر میں نے  
اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آیا میں اسے دوبارہ خرید  
لوں؟ آپ نے فرمایا مت خرید اور اپنا صدقہ واپس مت لے۔

**باب** اِذَا احْتَلَّ رَجُلٌ  
عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمَرَى وَ  
الصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
لَهُ اِنْ يَرْجِعَ فِيْهَا -

۲۴۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ سَمِعْتُ مَا يَكْنِيسَانُ زَيْدَ بْنَ اسْلَمَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ  
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَمَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا  
تَشْتَرُوْا لَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ -

۱۲۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس لفظ سے کہ ان کی خدمت کے لئے ہاجرہ کو دیا تمہاری ملکیت مراد ہے ۱۲۔ منہ  
۱۳۔ یعنی جس کو دیا اس کی ملک ہو جاتا ہے اور اس میں رجوع جائز نہیں ۱۳۔ منہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الشہادات

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ

عَلَى الْمَدْعَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِذَا تَدَّيْتُمْ بِيَدَيْنِ إِلَى آجِلٍ

مُسْتَكْتَبٍ فَكُتِبَ لَهُ وَلَيْسَ كُتِبَ

بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا

يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا

عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيَمْلِكِ

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ

رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسَ مِنْهُ شَيْئًا

فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ

أَنْ يُنِيلَ هُوَ فَلْيَمْلِكْ وَلْيَكْتُبْ

بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا

شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ

لَمْ يَكُنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَ

امْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ

الشَّهَادَةِ أَنْ تَفْضَلَ أَحَدُهُمَا

فَتَدْرُكُوا أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا

يَأْبَ الشَّهَادَةُ إِذَا أَمَدَّ عَوْدًا وَلَا

تَسَاءَلُوا أَنْ تَكْتُبُوا صَغِيرًا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

## گواہی کا بیان

باب مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا لازمی ہے

(آیت) اے ایمان والو! جب تم مدت مقرہ کے

لیے قرض کا معاملہ کرو تو اسے باقاعدہ لکھ لو چاہیے کہ تم میں کوئی

لکھنے والا انصاف سے لکھ دے جس طرح خدا نے لکھنے والے

کو سکھایا (احسان الہی کے عوض) وہ لکھنے سے انکار نہ

کرے، مضور لکھ دے، اور جس پر قرض ہے وہی لکھوائے

اور اللہ سے ڈرتا ہے اس میں کچھ کمی بیشی نہ کرے جس پر

حق ہے اگر وہ نادان یا ناتواں ہو یا خود لکھوانہ سکتا ہو

تو اس کا سر پرست انصاف سے لکھوائے اور اپنے لوگوں

میں سے جنہیں تم اچھا سمجھو و مردوں کو گواہ کر لو۔ اگر

دو مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ دو

عورتیں اس لیے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری

اسے یاد دلادے اور گواہوں کو گواہی کے لیے طلب

کیا جائے تو جانے سے پیش ہونے سے) انکار نہ کریں

اور میعاد میں معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے لکھنے میں سستی

نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے

لیے مضبوطی کا باعث ہے نیز آئندہ شک نہ ہونے کے

لیے یہ آسان ترین طریقہ ہے البتہ سستی اور لقا القدر

سودے میں جو ہاتھوں ہاتھ نہ کر دے اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ

گناہ نہیں اور خرید و فروخت کے وقت گواہ کر لیا کرو

۱۔ مدعی وہ شخص جو کسی حق یا شے کا دوسرے پر دعویٰ کرے مدعی علیہ جس پر دعویٰ کرے بار شہادت و شہرہ بھی مدعی ہی پر ہے اور عقل اور قیاس کا بھی مقتضی یہی ہے ۲۔ منہ  
۳۔ باب کا مطلب یہ ہیں سے نکلتا ہے ۱۱ منہ

أَوْ كَيْفَ إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ  
عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ  
أَدْنَىٰ أَنْ لَا تُكْرَهُوا وَلَا تَكُونُوا  
تَكُونُ تَجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُهَا  
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ  
أَنْ لَا تَكُونُوا بِهَا وَأَشْهَدُوا إِذَا  
تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُغْنَاكُمْ كِتَابُ اللَّهِ  
شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ  
بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيَعْلَمَ اللَّهُ  
وَاللَّهُ يَحْكُمُ شَيْءٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى  
لَا يَهْدِي اللَّهُ الْفَاسِقِينَ أَمْثَلُكُمْ  
بِالْقِسْطِ شَهِدَ آءِ اللَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ  
أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَ  
الْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ  
فَقِيرًا فَإِنَّهُ أَدْلَىٰ بِهِمْ سَافِرٌ  
تَسْبِعُوا لَهُمْ أَنْ تَعْدِلُوا  
إِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ  
اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا  
**بَابُ** إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ  
أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ  
قَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا -

۲۴۶۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

منشی اور گواہ ان میں کسی کو رسوائی کے کرانے اور زیادہ  
وقت ضائع کرنے سے انحصار نہ پہنچایا جائے۔ اگر ایسا  
کرو گے تو یہ تمہارے فتنے پر معمول ہوگا۔ اللہ سے ڈرتے رہو  
اللہ تمہیں (تمام) معاملات کی صحیح تعلیم دیتا ہے اللہ سب  
کچھ جانتا ہے

سورہ النساء میں اللہ کا فرمان ہے۔ اے ایمان والو  
انصاف پر مضبوطی سے جمے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو۔  
گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں  
کے خلاف ہو۔ کوئی غنی ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے  
تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر مت چلو، اگر بات  
بنا کر گواہی دو گے یا گواہی دینے میں تامل کرو گے تو یاد  
رکھو اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے

**باب** تعدیل و تزکیہ میں اگر کوئی شخص یہ  
الفاظ کہے ہم اسے اچھا سمجھتے ہیں یا میں نے اسے اچھا  
ہی جانا ہے تو کیا حکم ہے ؟

(از حجاج از عبد اللہ بن عمر ثمری از یونس از لیلیث الیوس)

اسے ہمیں سے خبر باب نکلتا ہے یونکران دونوں آیتوں میں گواہی دینا اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت ان ہی شخص کو ہوتی ہے جس کا قول قسم سے ساتھ مقبول  
نہ ہو تو اس سے یہ حکم کہ مدعی کو گواہ پیش کرنا ضرور ہے امام بخاری کو اس باب میں وہ شہور حدیث بیان کرتی چاہیے تھی جس میں یہ ہے کہ مدعی کو گواہ ہیں اور دشمن پر قسم ہے اور شاید انہوں  
نے اس حدیث کے لکھنے کا اس باب میں قصد کیا ہوگا مگر موقع نہ ملا یا صرف آیتوں پر کہ کتنا مناسب سمجھے واللہ اعلم منہ ۱۲۸۰۰ تعدیل اور تزکیہ کے معنی کسی شخص کو نیک اور سچا  
اور قبول الشہادۃ بتلانا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ الفاظ تعدیل کے لئے کافی نہیں ہیں جب تک صاف یوں نہ کہے کہ وہ اچھا شخص ہے اور عادل ہے ۱۲۸۰۰

عَمَّا شَرَفِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَرْبٍ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ عُلْفَمَةَ ابْنِ وَقَّاحٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفَاقِ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَأَسَامَةُ حِينَ اسْتَلْبِثَ الْوُحَى لَيْسَتْ أَمْرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنَّ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَعْيَصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنْهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السَّيِّئُ تَتَنَامُ عَنْ كَيْفِيَّةِ أَهْلِهَا فَمَتَّى الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَعَذَّرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَّغْنِي أَدَاةً فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَّاهُ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا الْجَلَاءَ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

**باب ۱۶۴۹ شَهَادَةُ الْمُخْتَبَى**  
وَأَجَاذَكَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ  
وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ  
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَ  
عَطَاءُ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ كُنْتُ شَهِيدًا

از ابن شہاب، عروہ و ابن مسیب و علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہما ابن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ پر بیعت کا واقعہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے۔ جب یہاں لگانے والوں نے حضرت عائشہؓ پر بیعت لگایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو بھیجا کیونکہ وہی آنے میں دیر ہوئی آپؐ نے ان سے رائے لی آیا میں اس بیوی کو جہاں کروں؟ اسامہؓ نے کہا اپنی اہلیہ کو رہنے دیجئے! ہم تو ان کی نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے

بریرہؓ نے کہا میں نے اس میں عیب کی کوئی بات نہیں دیکھی۔ صرف یہ بات ہے کہ وہ کم سن لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے کہ) آنکھ نہ کھولے (بہت کم سن لڑکی ہے) سو جاتی ہے بکری اگر کھا جاتی ہے اس وقت اپنے فرمایا اس شخص سے ہمارا بدلہ کون لیتا ہے؟ جس نے میری بیوی پر بیعت لگا کر مجھے رنج پہنچایا، خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی کو نیک ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد سے بیعت لگاتے ہیں اسے بھی میں نے اچھا ہی سمجھا ہے۔

**باب** جو اپنے آپ کو چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست ہے۔ عمرو بن حریثؓ نے اسے جائز قرار دیا ہے، اور کہا ہے کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو اس کے لیے یہی تدبیر کرینے کے شعبیؓ ابن سیرینؓ عطاءؓ اور قتادہؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی سے کوئی بات سن لے اس پر گواہی دے سکتا ہے خواہ اسے وہ گواہ نہ بنا سکے

۱۔ لیث کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر عروہؓ میں نقل کیا ۱۲ منہ ۳۵۰ بیعت امام بخاری نے اب کا مطلب نکالا کہ اس نے اسامہؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعدیل میں غفلت سے کی ۱۲ منہ ۳۵۰ یہ عبد اللہ بن ابی منافقؓ مروی تھا ۱۲ منہ ۳۵۰ صفوان بن مصلحؓ نے اسے صحابی سے نکل دیا حالانکہ ان سے حضرت عائشہؓ کو بیعت نام کیا تھا بے بیعت عورت کے نام سے واقف نہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ۱۲ منہ ۳۵۰ یہ کم سن صحابی تھے تھے ان کے باپ بھی صحابی تھے اس کتاب میں ان کا ذکر صرف اسی مقام میں ہے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳۵۰ جھوٹا بے ایمان شخص لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈرتا ہے ایسا نہ ہو وہ لوگ گواہ بن جائیں اور تنہائی میں اقرار کرنا ہے تو اس کا اقرار نہیں کر سکتے ہیں امام ابو حنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں لکھا لیکن امام حنبلؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ ۳۵۰ شعبیؓ کے قول کو ابن ابی شیبہؒ نے وصل کیا اور ابن سیرینؓ اور قتادہؓ کا قول آگے آئے گا اور عطاءؓ کا قول کوئی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

(امام حسنؑ از زہریؒ) ارشاد فرماتے ہیں ایسی صورت میں گواہ

یوں کہے مجھے انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے اس اس طرح سنا ہے۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ لِيُصَارِيَهُ يَوْمَ مَانَ الْكُفْلِ الْبَيْتِ

ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ طِفْقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَكَلَّمُ بِجِدْوَعِ الْكُفْلِ وَهُوَ يَحْتَلِ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ

ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَكْرَأُ وَابْنُ صَيَّادٍ

مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَكَ فِيهَا

رَمَضَةٌ أَوْ رَمَضَةٌ قَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ الشَّيْءَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِجِدْوَعِ الْكُفْلِ

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيُّ صَافٍ هَذَا مُحْمَدٌ فَتَنَّا

ابْنَ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْ تَرَكْتُمُو بَيْنَ -

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً رَفَاعَةَ الْفُرْطُحِيَّةَ النَّجَاشِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَفَاعَةَ فَطَلَفَنِي

فَأَبَتْ طَلَاقِي فَقُلْتُ وَجَّهْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّهْرِيِّ

إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ

أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رَفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسْبِكَ -

(ابو الیمان از شعب از زہری از سالم حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ

کی طرف جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تہا تھا

جب آپؐ وہاں پہنچے تو دختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپؐ اس فکر میں تھے

کہ ابن صیاد آپؐ کو نہ دیکھ لے اور آپؐ اس کی کچھ باتیں سن لیں اسوقت

ابن صیاد ایک چادر لپیٹے ہوئے اپنے بستر پر لیٹا تھا اور گنگستار پر

تھا ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپؐ

دختوں کی آڑ لے رہے تھے وہ (خورا) ابن صیاد سے بول اٹھی صاف!

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ پہنچے چنانچہ یہ سن کر ابن صیاد فوراً خاموش

ہو گیا (کنکنا بنا کر دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ

(صیاد کی ماں) چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا اور ہم سنتے۔

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ قرقی کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے

مجھے طلاق دے دی اور طلاق بھی تین طلاق بعد ازاں میں نے عبدالرحمان

بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ کپڑے کے حاشیے کی طرح ڈھیلے ہیں

آپؐ نے فرمایا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ اور یہ

تو ممکن نہیں جب تک تم دونوں شوہر بیوی ہم بستری نہ کر لو اس

سے اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ سے اس کا نام صاف تھا اس کے ماں باپ یہودی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی

دجال ہوگا ۱۲ منہ سے ۱۳ منہ میں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب کسی کی باتیں سننا درست ہے اور جب درست ہو تو اس پر گواہی بھی دے سکتا ہے ۱۳ منہ سے ۱۴ منہ

از زہری ان کے مضمون میں بھی نہیں آیا اس سبب سے معلوم ہے کہ بالکل داخل نہیں ہوتا ۱۲ منہ سے



وَيَذُوقُ عَسِيرَاتِكَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَ  
خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ  
يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ رَأَى هَذَا مَا  
تَجَاهِرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۱۶۵** إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ

شَاهِدَانِ بَشَرَيْنِ فَقَالَ آخِرُونَ مَا عَلِمْنَا  
ذَلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ  
الْحَمِيدِيُّ هَذَا أَكْمَأُ أَخْبَرَ بَدَلًا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى  
فِي الْكُعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ  
فَأَخَذَ الثَّاسِ لَيْسَ هَا ذَا يَلَا لِكَذَا  
إِنَّ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ  
عَلَى فُلَانٍ أَلْفٌ دُرْهَمٍ وَشَهِدَ  
آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَةٍ  
يُقَضَى بِالزَّيَادَةِ -

۲۴۶۴- حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي جَسِينٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُنْبَةَ  
بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابٍ بَيْنَ  
عَمِيرٍ فَأَتَتْهُ مَعْرَاةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ  
وَأَتَيْتُ تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَتَاكَ  
أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي

موقع پر ابو بکر صدیق آپ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص دروازے  
پر کھڑے تھے (اجازت کے منتظر تھے خالد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آواز  
دی کہ ہاتھ سن رہے ہو یہ عورت بلند آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کیا کہہ رہی ہے۔

**باب** اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے کسی

بات کی گواہی دی۔ دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہمیں  
تو معلوم نہیں۔ تو جس نے گواہی دی اس کا قول قبول ہوگا  
حمیدی کہتے ہیں اس کی مثال یہ ہے جیسے بلالؓ  
نے یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ  
کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباسؓ نے یہ روایت کی کہ  
آپؐ نے نہیں پڑھی۔ تو لوگوں نے بلالؓ کے قول کو لیا۔  
اسی طرح اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمرو پر  
ہزار روپے قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی  
دی کہ ایک ہزار پانچ سو روپے قرض ہے تو فیصلہ زیادہ  
والی رقم کے تحت ہوگا۔

(از حبان از عبد اللہ از عمر بن سعید بن ابی حسین از عبد اللہ بن  
ابی ملیکہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے  
ابو اہاب بن عزیرؓ کی بیٹی سے نکاح کیا۔ ایک عورت آئی اور کہنے لگی  
میں نے عقبہ اور اس کی بیوی دونوں کو دودھ پلایا ہے  
یہ سن کر عقبہ نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا  
ہے نہ تو نے یہ مجھ سے کہی ذکر کیا۔ چنانچہ عقبہ نے ابو اہاب کے خاندان  
سے دریافت کر لیا وہ بھی یہی کہنے لگے میں معلوم نہیں کہ اس عورت

لے یعنی ایسی شرم کی باتیں کہلا بلکہ آواز سے کہہ رہی ہے امام بخاری نے یہاں سے تسلا کر چھپ کر گواہ بننا درست ہے کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے عورت  
کے سامنے نہ تھے باوجود اس کے خالد کے ایک قول کی نسبت اس عورت کی طرف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد پر اعتراض نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۲ منہ اور ایک  
مرا ثابت کیا اسی کے موافق حکم ہوگا اس لئے کہ اشاعت نفی ہو مقدم ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ نہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عقبہ اور اس کی عورت کے سریزوں کا بیان نفی تھا  
اور دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات تھا آپؐ نے اس کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ

لَا هَآبَ لَنَا لَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَدْخَعْتَ  
مَا جِئْنَا فَرَكِبْتَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْبَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَقَارَقَهَا وَتَكَحَّطَ  
زَوْجًا غَيْرَهُ -

نے دوسرے سے نکاح کر لیا۔

### باب ۱۶۵ الشُّهَدَاءُ الْعُدُولُ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَشْهَدُ وَأَذَوُّ  
عَدْلٍ مَشْكُورٍ وَمِنْ تَرْصُونِ مِنَ  
الشُّهَدَاءِ -

۲۴۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
عَدِيٍّ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ عَبَّيْدَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنْسًا كَانَ يُؤْتَى  
بِوَحْيٍ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ نَقِطَعَ وَاسْمَا  
نَاخِدُكُمْ أَلَنْ يَهْتَاطَرَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ مَنْ  
أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمَّا هُوَ وَكَرَبْنَاكَ وَكَلَيْسَ إِلَيْنَا  
مِنْ سِرِّيَّتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُعَاسِبُهُ فِي سِرِّيَّتِهِ وَ  
مَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءَ الْكَلَمِ تَامَهُ وَكَمْ فَضِّلَ قُلُوبًا  
إِنْ قَالَ إِنَّ سِرِّيَّتَهُ حَسَنَةٌ

نے ہماری رشتہ دار لڑکی (عبیدہ کی بیوی) کو دو دھپلایا ہو بہر حال عتبہ رضی اللہ  
عنه سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر دریافت کیا آپ نے فرمایا اب اس  
عورت کو تو اپنے نکاح میں کیے رکھ سکتا ہے جب اس کے متعلق  
یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری بہن ہے (چنانچہ عتبہ نے اسے چھوڑ دیا اس

### باب گواہان عادل (معتبر)

(سورہ طلاق میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے

میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لو سورہ بقرہ میں (خلیا  
میں گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔

(از حاکم بن نافع از شعیب از زہری از حمید بن عبد الجمان بن  
عوف) عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے  
سننا دہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وہی  
نازل ہو کر بعض لوگوں سے مواخذہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کے دل کی بات  
آپ کو بتا دیتا) اب تو وحی کا نزول بند ہو گیا، اب ہم تمہیں تمہارے  
ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو شخص ظاہر میں بہتر اعمال کرے گا اس  
پر ہم اعتماد کریں گے اور اپنا مقرب و مصاحب بنائیں گے اس  
کے دل کے راز سے ہمیں کوئی تعلق نہیں اس کے بائیں میں اللہ اس سے  
حساب لے گا جو شخص ظاہر میں کام کرے مگر اس پر ہمیں اعتماد ہوگا  
نہ ہم اسے صادق سمجھیں گے اگرچہ وہ کتنی یقین دہانی کرائے کہ اس کا  
باطن صاف اور عمدہ ہے۔

۱۔ عادل سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد عاقل بالغ نیک ہو تو کا قریب غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ یہیں سے ترجمہ باجنگلتا  
کہ فاسق بدکاری بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی معلوم ہو کر شاہد کے لئے عدالت مندرجہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے دو قورق  
روہا جو ایک بدکار فاسق کو درویش اور ولی سمجھیں اور یہ دھوکا کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا تو ملے دل چاہتا ہو یا چاہیے کہ وجہ حضرت عمرؓ کے لئے شخص کو دل کا حال معلوم  
ہیں ہو سکتا تھا تو تم یہاں سے کس بالغ کی مولیٰ ہو دل کا حال بغیر خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر علیہ السلام کو بھی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا حضرت عمرؓ  
نے قاصد بیان کیا کہ ظاہر کی رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں ان کو برا سمجھو اب اگر اس کا دل بغیر حق  
و حاکم کا جب ہم اس کو برا سمجھیں میں مواخذہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شرعیت کے قاعدے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو کوئی گناہ ہو جائے نہ

## باب ۶۷ - تَعْدِيلُ كَمْ يَجُوزُ

۲۳۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَشْنَوْا  
عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَى  
فَأَشْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ  
وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ بِهَذَا وَجَبَتْ  
وَلِهَذَا أَوْجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْفُؤْمِ الْمُؤْمِنُونَ  
شَهَادَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ -

۲۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
دَاوُدُ بْنُ الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْدَةَ  
عَنْ أَبِي لَاسِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ  
وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا  
فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرُو فَهَمَزَتْ جَنَازَةً فَأَشْنَى خَيْرًا  
فَقَالَ عُمَرُو وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَى فَأَشْنَى خَيْرًا  
فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَةٍ فَأَشْنَى شَرًّا فَقَالَ  
وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّهَا مُسْلِمُ شَهِدْ لَهُ أَرْبَعَةٌ يَخْلُفُوا وَدَخَلَهُ اللَّهُ  
الْجَنَّةَ قُلْتُ وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَ  
اِثْنَانِ قَالَ وَ اِثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ  
دیں۔ آپ نے فرمایا دو ہی (اسی طرح میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ہم نے پھر ایک کی گواہی کے  
متعلق دریافت نہیں کیا۔

## باب ۶۸ - تَعْدِيلُ كَمْ يَجُوزُ

از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت (حضرت انس رضی اللہ  
عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک  
جنازہ گیا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا اس کے لیے  
واجب ہوگئی، پھر آغا قادوس (جنازہ گزر) لوگوں نے اس کی برائی کی  
یا راوی نے اور کوئی لفظ کہا چنانچہ آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی  
لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب  
ہوگئی واجب ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی  
مقبول ہے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از داؤد بن ابی فرات از عبد اللہ بن بریدہ)  
ابوالاسود کہتے ہیں میں مدینے میں آیا وہاں ایک بیماری پھیل چکی تھی  
جس میں لوگ جلدی مر جاتے تھے، آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے  
پاس آکر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک جنازہ گزر لوگوں کی طرف سے اسکے  
متعلق اچھے کلمات کہے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی  
پھر دوسرا جنازہ گزرا اس کے متعلق بھی اچھے کلمات کہے گئے حضرت عمر رضی  
کہا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اس کے لیے لوگوں کی جانب سے  
برے کلمات کہے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی میں نے کہا کیا واجب ہو  
گئی یا امیر المؤمنین؟ انہوں نے کہا میں نے وہی کہا ہے جو آنحضرت نے فرمایا  
تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیک ہونے کی شہادت دیں اللہ تعالیٰ  
اسے جنت میں داخل کریں گے، ہم لوگوں نے کہا اگر تین گواہی دیں تو آپ  
نے فرمایا یا تین بھی (اسی طرح میں) پھر میں نے عرض کیا اگر دو گواہی شہادت  
دیں۔ آپ نے فرمایا دو ہی (اسی طرح میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ہم نے پھر ایک کی گواہی کے  
متعلق دریافت نہیں کیا۔

لے یعنی جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لئے بہشت واجب ہوگئی اور جس کی برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی ۱۲ مسئلہ  
۱۳ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تعدیل اور ترمیم کے لئے کم و بیش خصوص کی گواہی ضرور ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا  
یہ قول ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک ہی گواہی کافی ہے ۱۴ قسط -

باب ۱۶۵۳ الشَّهَادَةُ عَلَى

الْأَسَابِقِ الرَّمَاةِ الْمُسْتَعِيفِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ التَّوَّابُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَعْتَنِي وَأَيُّهَا  
سَلَامٌ كَوَيْبَةً وَالتَّحْتِمْ فِيهِ

٢٣٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
 الْحَكَمُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
 عَنْ مَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحُ فَلَمْ  
 أَذْنَلْهُ فَقَالَ أَفْطَحْ جَبِينِي مَتْنِي وَأَنَا عَشِيرُكَ  
 فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ أَرْضَعْنَاكَ أُمًّا لَكَ أَخِي  
 بَلْبَلِينَ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ  
 اعْتَدِ لَكَ -

٢٢٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
كَثِيرًا مَحَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَيْتِ حَمْرَةَ لَا تَحُلْ فِي يَوْمٍ مِّنَ الرِّضَاءِ مَا يَحُومُ  
مِنَ النَّسَبِ هِيَ بَيْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاءِ

٢٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ خَيْرِ مَا  
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى

**باب الثانی** مشہور رخصت اور بہت غریب

کی موت پر گواہی دینے کا بیان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے<sup>۱</sup> اور ابوسلمہ دونوں کو ثوبیہ (البولیب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا۔

رضاعت کے متعلق احتیاط کرنا چاہیے۔

(اذا آدم از شعبه از حکم از عراق بن مالک از عروہ بن زبیر حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں مجھ سے اٹلح نے اندر آنے کی اجازت طلب کی  
میں نے انہیں اجازت دی گو کہنے لگے کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو؟ میں نے ہنسا  
چچا ہوں میں نے کہا کیسے؟ اس نے کہا تمہیں میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی  
کے وقت کا دودھ پلایا تھا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اسکا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا آپ نے فرمایا افعلم صحیح کہتا ہے اسے اندگانے دے۔

(۱) از مسلم بن ابراہیم از ہمام از قتادہ از جابر بن زید از ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ رضی  
 اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق فرمایا وہ مجھ درست نہیں، جو رشتے نسب  
 سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاء سے بھی حرام ہوتے ہیں، ما میری  
 رضاء بھیجی ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از عبد اللہ بن ابی بکر از عروبت  
 عبد الرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں انہوں نے (حضرت

۱۷۔ یہ حدیث خود امام بخاری نے کتاب الرضاع میں وصل کی ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سنی سنائی بات پر عمل نہ کرنا مقصود امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی طرف جو آگے اس کتاب میں مذکور ہے کہ سوچ سمجھ کر کسی کا پلانا رضاعی بھائی قسار دوم ۱۸ منہ ۱۷ ان کی کنیت ابوالجعد تھی یہ حضرت عائشہؓ کے زعمی چچا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بغیر گواہی کے صرف افع کا کہنا قبول فرمایا اس کی وجہ یہی ہوئی کہ یہ از مشہور ہوگا یا خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا ۱۲ منہ ۱۷ قسط لافانی نے کہا ان میں سے چار رشتے مستثنیٰ ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاع سے حرام نہیں ہوتے ان کا ذکر اللہ جاسے تو کتاب النکاح میں آئے گا حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو تو بیٹے دودھ پلایا تھا تو دونوں رضاعی بھائی ہوئے گو حمزہ رشتہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۱۲ منہ

سَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَانْتَبَهَتْ سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيْرَاهُ فَلَانَا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقُلْتُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْرَاهُ فَلَانَا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فَلَانَا حَبًّا لَعَمِيَتْهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ عِنْدَ عَلِيٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُكَ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُجَرِّمُ مَا يُجَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

۲۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَنْظُرِي مِنْ أَوْحَاؤِكَ فَإِنَّ الرِّضَاعَةَ مِنَ الْفُجَاءَةِ نَابِعُهُ أَبُو مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ -

### باب ۱۶ شہادت الفاذی

وَالشَّارِطِ وَالرَّافِي وَخَوَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا أَوْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَدَّ عَسْرًا بِبُكَرَةٍ وَشَبِيلٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرد کی آواز سنی وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال ہے وہ فلاں شخص حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا ہے (ایک نسخے میں اس طرح ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ میری آپ کے گھر (حفصہ کے گھر) میں جانے کی اجازت طلب کر رہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے وہ فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاعی چچا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس (بے حجاب) آسکتا؟۔  
آپ نے فرمایا ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم ہشتے ہوتے ہیں ویسے ہی رضاعی سے بھی ہوتے ہیں۔

از محمد بن کثیر از سفیان از اشعث بن ابی الشعثاء از والدہ رش از مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک شخص (ان کا رضاعی بھائی) میرے پاس بیٹھا تھا۔ آپ نے پوچھا عائشہ یہ کون ہے وہ میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا عائشہ! دیکھ بھال لیا کرو کہ کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی قابل اعتبار ہے جو کسی میں دودھ پینے کی وجہ سے ہو۔

### باب ۱۷ زنا کی تہمت لگانے والے، چور اور

زانی کی گواہی کا بیان۔ اللہ نے (سورہ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو یہی لوگ فاسق ہیں مگر جو توبہ کر لیں۔ (وہ مستغنی ہیں)  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکرہ صحابی (رفع بن حارث)

۱۷ یعنی مدت رضاعت میں دو سال کے اندر اور مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ ۱۵ غرض امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ سچ کہ قاذف اگر توبہ کر لے تو آئندہ اس کی گواہی مقبول ہوگی آیت سے یہ نکلتا ہے اور جہود علماء کا بھی یہی قول ہے خلیفہ کہتے ہیں توبہ کرنے سے وہ فاسق نہیں رہتا لیکن اس کی گواہی کبھی مقبول ہوگی بعضوں نے کہا اگر اس کو حد لگ گئی تو گواہی مقبول ہوگی حد سے پہلے قبول نہ ہوگی ۱۲ منہ

ابن مَعْبُدٍ وَتَأْفِكًا يَقْدُ وَالْمُغْبِرَةَ  
ثُمَّ اسْتَبَا بِهِمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ  
قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبَّادَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
وَسَعِيدُ بْنُ جَابِرٍ وَطَاوُسُ وَهَبُ  
وَالشَّعْبِيُّ وَعَدِيَّةُ وَالزُّهْرِيُّ وَ  
مُحَارِبُ بْنُ دِيْنَارٍ وَمُكْرَمَةُ وَمُعَاوِيَةُ  
ابْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِذَا مَرَّ  
عَنْدَنَا بِأَيِّ مَدِينَةٍ إِذَا رَحِمَ الْقَادِفُ  
عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبِّيَ قُبِلَتْ  
شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَتَأْدَةُ  
إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَ قُبِلَتْ  
شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا أَجْلَدَ  
الْعَبْدُ لِمَا عَنِ جَارَتِ شَهَادَتَهُ  
وَأِنْ اسْتَفْضَى الْمُخْدُودُ قَفْصًا يَأْهُ  
جَاوِزَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ  
شَهَادَةُ الْقَادِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ  
قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ  
وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ  
يَجُزْ وَأَجَازَ شَهَادَةُ الْمُخْدُودِ  
الْعَبْدُ وَالْأَمَةُ لِرُدِّيَةِ هِلَالِ

اور شبل بن معبد اور نافع بن حارث کو مغیرہ پر تہمت  
لگانے کی وجہ سے حد لگانا پھر ان سے توبہ کرائی اور فرمایا  
جو شخص توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہے۔  
عبد اللہ بن عتبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر، طاووس  
مجاہد شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور  
معاویہ بن قرقہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی جائز  
رکھی ہے۔

ابو الزناد کہتے ہیں ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ  
میں توبہ حکم جب تہمت زنا لگانے والا اپنے قول سے  
رجوع کر لے (پھر چلے) اور استغفار کر لے تو اس کی گواہی  
قبول ہوگی شعبی اور قتادہ کہتے ہیں جب وہ اپنے تئیں،  
جھٹلاتے اور اسے حد پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی  
سفیان ثوری کہتے ہیں جب غلام کو حد قذف پڑی  
ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔  
بعض لوگ کہتے ہیں قاذف (تہمت زنا لگانے  
والے) کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کر لے۔ پھر یہ  
بھی کہتے ہیں کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں  
لیکن اگر حد قذف کے سزا یافتہ گواہوں کی گواہی سے  
نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا اگر دو غلاموں کی گواہی  
سے نکاح کیا تو درست نہ ہوگا۔  
انہی لوگوں نے حد قذف کے سزا یافتہ لوگوں

سے ہوا کہ مغیرہ بن شعبہ کو قذف کے حاکم تھے ان تینوں نے ان کی نسبت یہ بیان کیا کہ انہوں نے ام جلیل ایک عورت سے زنا کیا لیکن چھ گواہ دینے پر بیان کیا کہ میں نے  
دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ کی سانس چھڑ رہی تھی اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں دیکھا حضرت عمرؓ نے ان تینوں کو حد قذف لگا دی ۱۲ منہ عبد اللہ بن  
عتبہ کی روایت کو طبری نے اور عمر بن عبد العزیز کی روایت کو طبری نے اور خلیل نے اور سعید بن جبیر کی روایت کو طبری نے اور طاووس اور مجاہد کی روایت کو سعید بن منصور نے اور  
شعبی کی روایت کو طبری نے اور زہری کی روایت کو اس بن جریر نے وصل کیا اور محارب و شریح اور معاویہ کی نسبت حافظ نے کہا سمجھ ان کی روایت جس میں گواہی قبول ہونے  
کو راحت جو نہیں ملی ۱۲ منہ یہ مدینہ کے بڑے فقیہ ہیں ان کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ان دونوں ائمہ کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ یہ روایت  
ان کی جامع میں موجود ہے عبد اللہ بن ولید عدلی نے ان سے روایت کیا ۱۲ منہ

رَمَضَانَ وَكَيْفَ تَعَرَّيْتُ تَوْبَتَهُ

وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ النَّزَّافِي سَنَةً وَتَمَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِهِ

كَمُتْ بَيْنَ مَا لَكَ وَمَا حَبَبِيهِ حَتَّى

مَضَى تَحْسُوتُ كَلِيلَةً

۲۴۲۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ

وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

أُمًّا لَهَا سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفُجَّحِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَفَقَطَعَتْ يَدَهَا

قَالَتْ مَا لَكُنَّ فَحَسَنْتُ تَوْبَتَهَا وَتَزَوَّجَتْ وَ

كَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۲۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ رَزَى وَلَوْ حَصْنٌ

بِحُلٍّ مَائَةٍ وَتَغْرِيْبٍ عَامٍ

کی اور لونڈی اور غلام کی گواہی رمضان کے چاند کیلئے درست تھی

اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ قاذف کی توبہ

کیسے معلوم ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی

کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا۔ آپ نے کعب بن مالکؓ

اور ان کے دونوں ساتھیوں سے لوگوں کو بات کرنے

سے روک دیا، پچاس سے زیادہ راتیں اسی طرح گز گئیں

(از اسماعیل از ابن وہب از یونس۔ از لیث از یونس از ابن شہاب)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں

چوری کی۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا

آپ نے (قطعید کا) حکم دیا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں اس عورت کی توبہ عمدہ ہوئی اس نے نکاح

کیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی میں اس کی

ضرورت آنحضرت سے بیان کر دیتی۔

(از یحییٰ بن جبیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد اللہ بن

عبد اللہ) زید بن خالد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حکم دیا کہ غیر شادی شدہ شخص زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارو

اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دو۔

۱۔ شافعی اور اکثر مفسر کا یہ قول ہے کہ قاذف جب تک اپنے جھگڑے نہیں اس کی توبہ صحیح نہ ہوگی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ جب تک کام دیا نہ کرے گا تو توبہ صحیح

جائیں گے کہ اس نے توبہ کی اب اپنے تئیں جھگڑانا ضرور نہیں اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ روایت آگے موصولہ مذکور ہوگی ۱۲ منہ

۱۷۔ یہ روایت غزوہ تبوک میں مذکور ہوگی موصولہ ان دونوں روایتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قاذف کو سزا ہو جاتا ہے توبہ ہی توبہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے زانی کو مار کر کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کو سزا دینے کے بعد توبہ کی کوئی تکلیف نہیں دی ۱۲ منہ ۱۷۔ لیث کی حدیث کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

۱۷۔ یہ حدیث غزوہ قریش کے خلاف میں تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ایک چادر چرائی تھی جیسے ابن ماجہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور ابن عمر

کی روایت میں زبور چرا نا مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ حدیث باطلہ مطلب نکلتا ہے لہذا وہی کی گواہی کی شہادت بالاجماع مقبول ہے جب وہ توبہ کر لے باب کا مطلب یہ تھا کہ قاذف

کی توبہ کی کوئی قبول ہوگی لیکن حدیث میں چونکہ توبہ مذکور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور پر قیاس کیا ۱۲ منہ ۱۷۔ اس حدیث سے باب کا مطلب نکلتا مشکل ہے۔

اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ جب حدیث میں ذائقہ غیر محسن کی سزا ہی مذکور ہوئی کہ سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دو توبہ کا علیحدہ

ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک بے وطن رہنا ہی توبہ ہے اس کے بعد اس کی شہادت قبول ہوگی ۱۲ منہ

## باب ۱۶۵۵ لَا تَشْهَدُ عَلَى شَهِادَةٍ

جَوْرًا وَلَا أَشْهَدُ -

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ فِي مَنْ كَمَالِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَمَّا عَلَمٌ فَأَتَانِي فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّهُ أَهْلُهُ بِنْتُ دَوَاهٍ سَأَلْتَنِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ لَهَا قَالَ أَلَاكَ وَلَا سِوَاكَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ فَأَرَاهُ قَالَ لَا تَشْهَدُ فِي عِلَاجٍ وَلَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ -

## باب ۱۶۵۶ ظَلَمَ كَمَا بَاتَ بِرُغْوَاهُ بَنَانًا جَاهِلِيًّا

بَنَانًا جَاهِلِيًّا -

(از عبد اللہ از عبد اللہ از ابو حیان تمیمی از شعبی) نعمان بن بشیر کہتے ہیں میری والدہ نے میرے والد سے کہا کہ اپنے مال میں سے میرے نام کچھ میرہ کر دیا جائے (اول تو منع کرتے رہے) لیکن بعد میں خبیث آگیا تو ایک شے میرے نام میرہ کر دی مگر میری والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم اس میرہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرو گے یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا، ان دنوں میں لڑکا تھا مجھے آنحضرت کے پاس لے گئے اور عرض کیا اس کی ماں رولہ کی بیٹی نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس بچے کے نام کچھ میرہ کر دوں، آپ نے دریافت فرمایا اس کے سوا تیری اور اولاد مجھی ہے والد نے کہا جی ہاں نعمان کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضور نے فرمایا پھر ظلم پر میری گواہی نہ لیا ابو حریز نے شعبی سے یوں نقل کیا کہ آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

(از آدم از شعبہ از ابو جبرہ از ہدم بن ضربہ) عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان کا جوان سے متصل میں پھر ان کا جوان سے متصل ہے۔

عمران کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے بعد) دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا، پھر آپ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے امانت داری نہ کریں گے لغیر گواہ بنائے خود گواہیاں دیتے پھر ہوں گے۔ منت مانیں گے پوری نہ کریں گے۔ مٹایا ان پر بہت ہو گا۔

از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابراہیم از عبد اللہ

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَرْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدًا مِّنْ مَّكَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَوْمِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتُونَ مَوْتَهُمْ وَلَا يَشْهَدُونَ وَلَا يَدُونُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَطْرَهُنَّ هُمُ السَّمَنُ -

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ

۱۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں بدھم الذین یلوئہم سے پہلی خلافت یعنی عمر صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دوسرے ثم الذین یلوئہم سے مراد دوسری خلافت یعنی ہمدانی ہے اس طرح تسلیم کرنے سے مسلمانوں کی باہمی جنگوں کا زمانہ خود بخود خارج ہو جاتا ہے شیعوں کی تو جڑ کٹ جاتی ہے۔ شاہ صاحب کی کتاب میں انتہائی تحقیق والی اس سیاست پر سب طرح کی تحقیق ہے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔ علامہ کا مال کھا کھا کر خوب مٹے نہیں گئے ۱۲ منہ



۲۴۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَعْقَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ  
قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ تَهْمُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ تَهْمُهُمْ  
ثُمَّ يَجِيئُ أَقْوَامٌ تَسْبِيحُ شَهَادَةِ أَحَدِهِمْ بِمِثْلِهِ  
وَيَمِينُهُ شَهَادَةُ الْآخَرِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ  
عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ -

باب ۱۶۶۶ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ

الرُّؤُوفِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ  
لَا يُشْهِدُونَ الرُّؤُوفَ فَكَيْفَ تَمَازِنُ  
الشَّهَادَةُ لِقَوْلِهِمْ وَلَا تَكُنْتُمْ  
الشَّهَادَةُ وَمَنْ يَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ  
أَثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
عَلِيمٌ تَلَوُوا أَلَسْتُمْ تَكْفُرُونَ

اور (سورہ نسا میں) جو فرمایا اگر تم پھر دہاں بات (گولی بی بات) کہو یعنی گواہی میں سے۔

۲۴۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عُبَيْدَةَ  
بْنِ جَدْرٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ  
أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
الْكِبَارِ قَالَ إِذَا شَرَّكَ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ  
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الرُّؤُوفِ تَابَعَهُ عُنْدَ رُوِّ  
أَبُو عَامِرٍ وَبِهِ رُوِّ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابراہیم از عبیدہ) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے متصل ہیں پھر جو ان کے متصل ہیں، پھر ایسے لوگ (دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔ ابراہیم غنی کہتے ہیں بچپن میں ہمیں گواہی اور عہد کا جملہ کہنے پر مار کی سزا ملتی تھی۔

باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالافغانہ انہی کو ملے گا جن میں باقی اوصاف کے ساتھ ایک صفت یہ بھی ہوگی کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

گواہی چھپانا بھی گناہ ہے، اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو چھپائے اس کا دل گنہگار ہے، اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے۔

اور (سورہ نسا میں) جو فرمایا اگر تم پھر دہاں بات (گولی بی بات) کہو یعنی گواہی میں سے۔

(از عبد اللہ بن مسعود از وہب بن جریر و عبد الملک بن ابراہیم از شعبہ از عبد اللہ بن ابی بکر بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو بخند ر، ابو عامر، بہز، اور عبد الصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ گواہی میں ان کو پاک ہو گا نہ قسم کھائے میں۔ جلدی کے ایک کچھ گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے ۲۔ ۳۔ یہ تین ہی ہیں بلکہ ای اسناد سے منقول ہے جو اوپر بیان ہوا مطلب یہ ہے کہ اشد بالبدن یا علی محمد اللہ راہی باتوں کے منہ سے نکلتے پرہائے بزرگ ہم کو مانا کو تھے ۴۔ اگر قسم کھائے کی عادت نہ چڑھے ۱۲۔ ۱۳۔ یہ تفسیر ابن عباس سے منقول ہے اس کو طبرانی نے نکالا ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ بھی ہیں اور نہیں ہیں بلکہ صرف بیان کرنا بعض گناہوں کا منقول ہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۱۲۔ ۱۳۔



الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَبَرُ  
رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ سَلِيمَانُ بْنُ يُسَافِرٍ  
اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ  
صَوْتِي فَقَالَتْ سَلِيمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ  
مَسْئُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ  
سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ شَهَادَةَ  
امْرَأَةٍ مُتَنَقِّبَةٍ -

سمرہ بن جندبؓ نے نقاب ڈالے ہوئے عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ  
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
أَوْ كَرَفِي كَذَا وَكَذَلِكَ آيَةً أَشْفَقْتُ مِنْ سُوْرَةٍ  
كَذَلِكَ أَوْ زَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
تَمَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي  
فَسَمِعَ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ يُسَبِّحُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ  
أَصَوْتُ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَقَلْتُ لَعَنَهُ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ

عَبْدًا ۱-

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِلَا  
يُؤْذَنُ بِكَلِمَةٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذَنَ أَوْ

اُذنی کو آفتاب دیکھنے کے لیے صحیح دیا کہ جب وہ کہتا  
سورج غروب ہو گیا تو روزہ افطار کر لیتے تیر لوگوں سے  
دریافت فرماتے کیا سورج طلوع ہو گیا؟ جب وہ کہتے  
ہاں ہو گیا تو دو کتیس (اشراق پڑھتے)

(غلام) سلیمان بن یسار کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے  
پاس گیا اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے میری آواز  
پہچان لی اور فرمایا جاؤ! جب تک تم پر کچھ باقی ہے تم غلام ہی ہو۔

(احمد بن عبد بن مہمون از عیسیٰ بن یونس از ہشام از اولادش)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد  
میں ایک شخص کو قرآن پڑھتے سنا۔ فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اس  
نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جو میں بھول گیا  
تھا۔ عباد بن عبد اللہ نے جو اللہ حضرت عائشہ اتنا اور اضافہ کیا کہ آپؓ  
میرے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے (تہجد کی) اتنے میں آپؓ نے عباد  
بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپؓ نے دریافت  
فرمایا عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؓ  
نے فرمایا اللہ عباد پر رحم کرے۔

(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز بن ابی سلمہ از ابن شہاب  
از سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلال رات رہے سے اذان  
دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی  
اللہ عنہ اذان دے یا تم اس کی آذان کی آواز سنو۔ حالانکہ ابن ام مکتوم

لہ اور غلام سے پردہ کرنا حضرت عائشہؓ پڑھ رہی تھیں تو انہوں نے غلام ہو یا کسی اور کا سلیمان بن یسار کا یہ کہنا کہ انہیں ہوا تھا حضرت عائشہؓ  
فرمایا جبکہ یہ کہنا کہ ایک پرہیزگار بانی ہے تو تو غلام ہی سمجھا جائیگا! ۱۲ منہ ۱۲ منہ اس حدیث کی مناسبت ترمذی باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن  
عمر یا عیسیٰ بن مویسہؓ کو آواز سننے اور اس پر اعتقاد کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے آواز سننے کی گواہی دے سکتے تھے اگر اس کی آواز نہ سننا تھا تو ۱۲ منہ

قَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ إِذَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ مَرَّ كَانَ  
ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَدِّنُ حَتَّى يَقُولَ  
لَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

نابینا تھے، وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ  
ان سے نہ کہتے کہ صبح ہوگئی۔

۲۴۸۱- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ قَدِمْتُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً فَقَالَ لِي  
أَيُّ مَعْرُومَةٍ أَنْطَلِقُ بِهَا إِلَيْهِ عَلَيَّ أَنْ يُعْطِيَنِي  
مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ بِي عَلَى الْبَابِ فَتَعَلَّمْتُ فَعَرَفْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَّمَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيدُ  
فَحَاسِنَةً وَهُوَ يَقُولُ خَبَاتُ هَذَا لَكَ خَبَاتُ هَذَا لَكَ

(از زیاد بن یحییٰ ازحاتم بن وردان از یوب از عبد اللہ بن ابی  
ملیکہ مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
اکہنیں آئیں، میرے والد صاحب نے کہا تم میرے ساتھ آنحضرت  
کی خدمت میں چلو۔ شاید مجھے بھی اس میں سے عنایت فرمادیں۔ ابی  
دروازے پر کھڑے مجھ سے باتیں کر رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان  
کی آواز پہچان کر ایک قبائے ہوئے باہر تشریف لائے اور اس کی  
تعریف کرتے ہوئے فرمایا میں نے تمہارے لیے یہ پہلے ہی سے  
کہ چھوڑی تھی تمہارے لیے یہ چھپا رکھی تھی۔

بَابُ ۱۶۸ شَهَادَةِ النِّسَاءِ  
وَحَوْلِهَا تَعَالَى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَارُ حَلِيمٍ  
فَرَجُلٍ وَامْرَأَتَانِ -

باب عورتوں کی گواہی۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر مرد و  
نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہوں گی

۲۴۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ  
مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَذَلِكَ  
مِنْ تَقْصِيرِ عَقْلِهَا -

دانا بن ابی مریم از محمد بن جعفر زید از عیاض بن عبد اللہ  
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدمی کے برابر نہیں ہے؟ ہم نے  
عرض کیا بے شک آدمی کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا اس  
سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے۔

۱۷۔ اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ اگر کسی مرد کی اذان پڑھنا چھوڑ دینے والا نہ کہ وہ ان سے ۱۲ منہ ۱۵ منہ میں سے آج باب تک ہے  
کیونکہ عورت کی گواہی آپ نے جائز رکھی ۱۲ منہ ۱۵ منہ جب قرآنہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا تمام حکم کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی خلقت برکت مرد  
کے ضمیمہ ہے اس کے قوی و ماغز بھی جہاں قوی کی طرح مرد سے کمزور ہیں اب اگر شہادہ کو مذکور کی عورت میں خلل آتی ہے اس کی جہاں یا دماغی طاقت مردوں سے زیادہ ہے تو  
اس سے اکثری ذہنی قیاس سے اس کی عقل نہیں آسکتا۔ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوی دماغ میں ایک طرح کی ریاضت اور کسرت سے قوی جہاں میں ترقی کر سکتی ہے مگر  
کسی حال میں عورت کی نصف کی تفصیل مرد کی نصف پر ثابت نہیں ہوتی اور میں لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتیں مردوں پر تفصیلات کامل کر سکتی ہیں ان  
کی غلطی ہے پس لے کر کثرت نوع و کمالات و انواع و اقسام میں ہے مگر کسی خاص فکر یا مومن میں قسطلانی نے کہا رمضان کے چاند کی روایت میں ایک شخص کی شہادت کافی ہے اولوال  
کے دماغ میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر تفصیل ہو سکتا ہے اس میں مبالغہ و حقوق میں ایک اور دو عورتوں کی شہادت برتری اور حدود و نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شہادت جائز  
۱۷۔

## باب ۱۶۹ شہادۃ الإماء

وَالْعَبِيدُ وَقَالَ أَكُنْ شَهِادَةً لِّلْعَبْدِ  
جَائِزَةً إِذَا كَانَ عَدُوًّا وَاحِدًا  
بُشَيْرٌ وَزُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ  
ابْنُ سِيرِينَ شَهِادَتُهُ جَائِزَةٌ  
لِلْأَعْبَادِ لِسَيِّدِهِ وَاجْتَانَهُ الْحَسَنُ  
وَأَبْرَاهِيمُ فِي الشُّنَى التَّافِلِ وَقَالَ  
مُتَرِّمٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَآمَاءُ -

شرح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تم سب لوگ غلاموں اور لونڈیوں کی اولاد ہو۔

۲۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنِ ابْنِ كَيْسٍ مِّلْكِيَّةٌ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ  
وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مِلْكِيَّةٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ  
تَزَوَّجَ أُمًّا يَحْيَى بِنْتَ أَبِي رَاهِبٍ قَالَ فَجَاءَتْ  
أُمَّهُ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ أَفَاكُرْتُ  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي  
قَالَ فَتَنَعَيْتُ قَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَكَيْفَ  
وَقَدْ زَعَمْتَ أَنْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ فَهَاهُ عَنَهَا -

## باب ۱۶۶ شہادۃ الموضوعة

۲۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ

## باب لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر غلام  
عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے۔ قاضی شریح اور قاضی  
زرارہ بن اوفیٰ نے بھی جائز قرار دیا ہے۔

ابن سیرین کہتے ہیں غلام کی گواہی جائز ہے مگر  
اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں۔ امام حسن  
بصری رحمۃ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کم قیمت  
حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز قرار دی۔

شرح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تم سب لوگ غلاموں اور لونڈیوں کی اولاد ہو۔

از ابو عاصم از ابن ابی ملیکہ از عقبہ بن حارث

دوسری سند از علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از ابن جریج  
ابن ابی ملیکہ از عقبہ بن حارث انہوں نے عقبہ بن حارثؓ سے ام یحییٰ  
بنت ابی راہب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ لونڈی آئی کہنے لگی  
میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے مجھے پھر لیا میں دھری  
طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اب نکاح  
کیسے رہ سکتا ہے جب وہ لونڈی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو  
دودھ پلایا ہے عرض کیا آپ نے عقبہ رضی اللہ عنہ کو اس عورت کو لکھنے  
سے منع فرمادیا۔

## باب صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کا حق ہے

از ابو عاصم از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ از عقبہ بن حارث

اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا غنیم بن لعل سے انہوں نے انسؓ سے ۱۲ منہ شہادۃ کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن مسعود نے وصل کیا مگر اس میں یہ ہے کہ  
مسعودی کہتے ہیں جب وہ عادل ہو ایک روایت میں یوں ہے بشرطیکہ اپنے مالک کے حق میں گواہی دے یعنی مالک کے فائدے کے لیے اس کی گواہی مقبول ہوگی  
زرارہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے ۱۲ منہ شہادۃ ابن سیرین کے اثر کو عبد اللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ شہادۃ ان دونوں اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ  
اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا بشرطیکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک فائدہ ان کے آباؤ اجداد کسی نہ کسی زمانے میں غلام رکھے ہیں یہاں تک کہ عرب لوگ بھی جتنے  
باجرہ کی اولاد ہیں جو کون بھی تھیں یا مطلب یہ ہے کہ سب اللہ کے لونڈی غلام ہیں ۱۴ منہ احمد بن حنبل نے اس کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جیسے وہ عادل  
اور یہ کہ جو گواہی مقبول ہے مگر اگر خلاف فرمے اس کو مانز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ یہیں سے باب کا مطلب بخلائیہ ہے کہ لونڈی کی شہادت مانز کی ہے

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنِّي  
قَدْ ارْضَعْتُكُمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دُعَاهَا عَنْكَ  
أَوْ نَحْوَهُ -

## بَابُ تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا -

۲۳۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ  
دَاوُدَ وَافَهُسْنِي بَعْضُهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسْلَبِ وَعُقْبَةَ بْنِ  
وَقَّارٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَابْتَزَّهَا اللَّهُ مِنْهُ قَالَ  
الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا  
وَبَعْضُهُمْ أَدْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَنْتَبْتُ لَكُمْ أَقْصَامًا  
وَقَدْ دَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ  
الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ  
يَصَدِّقُنِي بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَانَ يَخْرُجُ  
سَفَرًا أَقْرَعُ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَإِنَّهُمْ يَخْرُجُونَ سَهْمًا  
خَوَّجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعُ بَيْنَكُمْ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا  
فَخَوَّجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحَبَابُ  
فَأَنَا أَحْمَلُ فِي هَذِهِ وَانْزَلُ فِيهِ كَيْفَ تَأْكُلُ  
إِذَا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

کہتے ہیں میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری  
عورت آئی، کہنے لگی میں نے تو تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ  
پلایا ہے۔ عقبہ کہتے ہیں میں یہ سن کر آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپؐ  
نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے، جب یہ بات کہہ دی  
گئی ہے؟ کہہ دہیری رضاعی بہن ہے، یا اسی طرح کا کوئی دوسرا جملہ فرمایا۔

## بَابُ عَوْرَتَيْنِ عَوْرَتَيْنِ كَاتِرِكَةٍ كَرَسْتِي مِيں یعنی ان کی پائیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں۔

(از ابوالربیع سلیمان بن داؤد۔ امام بخاری کہتے ہیں مجھے اس  
حدیث کے کچھ مطالب احمد بن یونس نے سمجھائے۔ از فلیح بن سلیمان  
از ابن شہاب زہری (عروہ بن زبیر و سعید بن مسیب و عقبہ بن قاص  
لیث و عبد اللہ بن عبیدہ) یہ چاروں حضرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
جو اہم المؤمنین ہیں، روایت کرتے ہیں کہ جب تہمت لگانے والوں نے  
ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پائیزگی بیان کی۔

زہری کہتے ہیں ان سب لوگوں (عروہ، سعید، عقبہ، اور زبیر اللہ  
نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اسے خوب یاد  
رکھا اور اچھی طرح راوی سے بیان کیا۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث  
جو اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی یاد رکھی، ہر ایک کی روایت  
دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے)

چاروں حضرات نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کے لیے جاتے تو کسی ایک بیوی  
کے لیوانے کے لیے قرعہ اندازی فرمایا کرتے جس کے نام پر قرعہ پڑتا  
اسے ساتھ لے جاتے۔

ایک جہاد (جنگ بنی مطلق) کے لیے آپؐ جانے لگے تو میرا  
نام نکلا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ  
واقعہ پردے کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، چنانچہ میں ایک

عَزَّوَجَلَّ تَالِكُ وَ قَتَلَ وَ كُنَّا مِنَ الْمَدِينَةِ اَذَنْ  
كَلْبَةً بِالْاَوْجَلِ فَفُتُّ جَيْنٌ اَذْنُوَا بِالْوَجْهِ فَفُتُّ  
حَتَّى جَا وَنْتُ الْجَبِشَ فَلَمَّا فَضَيْتُ شَأْنِي اَقْبَلْتُ  
اِلَى الرَّحْلِ فَلَبَسْتُ صَدْرِي فَاِذَا عَقْدُ  
لِي مِنْ جَزْعٍ اَظْفَارِي قَدْ انْقَطَعَتْ فَارْتَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ  
عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْنِعَاؤُهُ فَاَقْبَلَ الَّذِي يُرْمَلُونَ  
لِي فَاَحْمَلُونَا هُوَ جِي قَوْلُهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي  
كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنِّي فِيهِ وَهَاتَانِ  
النِّسَاءُ اِذَا ذَا الْخِيفَا قَالَهُ يَشْقَلْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا  
اَللَّحْمُ وَتَمَّاسَا يَا كُلُّنَا الْعُلُقَةُ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ  
يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ فَقَالَ الْهُودُ رَح  
فَاَحْمَلُوهُ وَنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السَّيِّدِ  
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَادُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي  
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَبِشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَ  
لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَاَمْسَتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ  
بِهِ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَارْجَعُونَ  
اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَنِي عَيْنَايَ فَخِمْتُ  
وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ لَسْلَمِي ثُمَّ الدَّكْوَانِي  
مِنْ وَرَاءِ الْجَبِشِ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَسَرَايَ  
سَوَادُ اِنْسَانٍ قَائِمَةٌ فَاتَانِي وَكَانَ يَوَاقِلُ قَبْلَ  
الْحَجَّابِ فَاسْتَقْبَلَتْ بَا سَتَرِ جَا عِهُ حِينَ اَنَا عَمَّ  
رَا حِلَّتَهُ قَوِي طِي يَدَاهَا فَوَرَّكْتُمَا فَاَنْطَلَقَ يَهْوُو  
بِی الزَّاحِلَةِ حَتَّى اَتَيْنَا الْجَبِشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا

ہودے میں سوار تھی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھے اتار کر تے، ہم اس طرح  
چلتے رہے جب آپ اس جہاد سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے  
اور ہم لوگ مدینے کے نزدیک پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے  
کوچ کا حکم دیا، میں حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر سے آگے بڑھی، جب حاجت  
سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کے پاس آئی، سینے پر ہاتھ پیرا تو معلوم  
ہوا کہ ظفار کے کالے لگنیوں کا مار جو میں پہنے تھی لوٹ کر گر گیا ہے۔ میں  
اسے تلاش کرنے کے لیے پھر لوٹی اور ڈھونڈتی رہی، میرا ہودہ اٹھانے  
والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں اس میں موجود ہوں  
انہوں نے اسے اٹھایا اور جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی اس پر  
لا دیا، اس زمانے میں عورتیں ہلکی ہلکی ہوا کرتی تھیں۔ بخاری بھر کم نہ  
تھیں، نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا، ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں  
چنانچہ جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا تو اسے معمول کے مطابق وزنی  
سمجھ کر اٹھالیا، کیونکہ میں اس وقت ایک کم سن (دہلی پتی) لڑکی تھی غرض  
وہ اونٹ اٹھا کر چل دیئے۔

جب سارا لشکر نکل گیا، اس وقت میرا ہاتھ ملا میں اس مقام  
پر آئی دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے، میں اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر  
اتری تھی۔ میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھے قافلے میں نہ دیکھیں گے تو اسی  
جگہ لوٹ کر آئیں گے۔ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو گئی صنوان  
بنی مطلق سلمیٰ ذکوان ایک شخص تھے جو قافلے کے پیچھے رہا کرتے تھے میری  
جگہ پر آئے انہیں ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا، جب میرے نزدیک  
پہنچے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے  
پہلے وہ مجھے دیکھ کر تے تھے انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُونَ  
پڑھا، ان کی آواز سن کر میں جاگ اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ لے

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ میں معین کیا تھا یعنی لشکر کے عقب میں وہ کیسا کرتے جب سب لوگ روانہ ہو جاتے اس  
کے بعد وہ چلتے اور گری پڑی چیز ہولوگ بھول جاتے اس کو اٹھالائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کا حضرت عائشہؓ آسانی سے اونٹ کے ہاتھ پیراؤں بکھر کر چڑھ جائیں ۱۲ منہ







قَالَتْ يَا بُنْتِي هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ قَوْلَ اللَّهِ  
لَقَلَّمَا كَانَتْ أَمْرًا فَكَلَّمَا وَضِئَتْهُ عِنْدَ رَجُلٍ يَحْتَمِلُ  
وَكَلَّمَا تَمَّ شَرُّ الْأَكْثَرِ عَلَى كِلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَلَقَدْ يَتَخَذُ النَّاسُ بِهَذَا قَوْلًا قَبِيحًا  
تِلْكَ اللَّيْلَةُ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرِقُ لِي دَمْعٌ وَلَا  
أَتَنَعِدُ يَوْمَهُمْ أَصْبَحْتُ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي طَالِبٍ أَسَامَةَ بْنِ  
زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَيْتُ الْوُحْيَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي رِجَالِ  
أَهْلِهِ قَامَا أَسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ  
فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ لَهُمْ فَقَالَ أَسَامَةُ أَهْلُكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَعْلَمُوا وَاللَّهِ إِلَّا خِيَرًا وَمَا  
عَلَيْ بَنِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُصَيِّقْ  
اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ مَسَاوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِّ بِخَارِجَةٍ  
تَمُودُوكَ قَدْ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِرِيْرَةٍ فَقَالَ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيْبُكَ  
فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ لَا وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِأَحْسَنِ رِزْقٍ  
مِنْهَا أَمَّا أَغْنَصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ آتِهَا  
خَارِجَةٍ حَدِيثُهُ السَّنَنُ تَنَاوَعَتْ الْحَبِيْبُ كَاتِي  
الدَّجْنُ فَنَاقَلَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ رَحِمَنُ عَبْدُ اللَّهِ بَنِي  
ابْنِ سَكُوْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بہنچی اور اماں جان سے دریافت کیا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں  
نے کہا ہمیں تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کریہ تو زمانے کا دستور ہے جب کسی مرد کو  
خولصورت بیوی سے محبت ہوئی تو اس کی سونکیں اس قسم کی باتیں بہت  
کیا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اس کا پرجا ہو گیا ہے؟  
نے کہا ہاں غرض میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات نہ میسے کہہ سکتے  
نہ مجھے نیند آئی، جب صبح ہوئی تو آنحضرت نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ  
دو لون کو بلوایا، کیونکہ اسوقت تک کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی آپ نے  
ان سے مشورہ لیا کیا میں عائشہ کو چھوڑ دوں اسامہ کے دل میں ہوا آنحضرت  
کی ادواج مطہرات سے محبت تھی انہوں نے ویسی ہی رائے دی کہنے  
لگے یا رسول اللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ محترمہ ہیں اور ہم تو  
اسے خدا کی قسم پاکدامن ہی سمجھتے ہیں علی بن ابی طالبؓ نے یوں کہا یا رسول  
اللہ! اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی مگر رضی اللہ عنہا تہی تو دہری عورتوں  
کی کیا کمی ہے؟ مگر آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی دہریہ سے ان کا  
حال پوچھئے وہ سچ کہہ دے گی۔ چنانچہ آپ نے بریرہؓ کو بلوایا اور پوچھا  
کیا تو نے عائشہ میں کوئی شک کی بات دیکھی ہے؟ وہ کہنے لگی نہیں قسم  
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث فرمایا میں نے تو اس میں  
کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو عیب والی ہو، ہاں یہ تو ہے وہ ابھی کم سن  
بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے۔

یہ سن کر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبد  
بن ابی سلول کی شکایت کی (اسے سزا دلوانی چاہی) آپ نے فرمایا  
کون میرا بدلہ لے گا؟ اس (منافق مردود) شخص سے جس نے میری

لہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ میں چلا کر بیٹھ لگی ابوبکر صدیق اس وقت چھت پر قرآن پڑھ رہے تھے انہوں نے میری والدہ ام رومان سے پوچھا یہ کیوں روٹی والدہ نے کہا کہ  
کو وہ غم روٹی جو لوگوں نے طوفان اٹھایا یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی  
یہ کہتی ہیں انہوں نے کہا ہاں پوچھا کیا اباجان کو جو مسلم ہوا انہوں نے کہا ہاں میں کہ حضرت عائشہؓ پر ہوش ہو کر گر پڑیں اور زور کا بخارا ان کو چڑھاتا ۱۲ منہ ۱۲ منہ طلبہ کے کہنے پر  
عائشہؓ ایک جولی بھالی کم سن لڑکی ہیں وہ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں جن کا طوفان ان پر دھماشوں نے اٹھا یا یہ روایت میں یوں ہے بریرہؓ نے کہا میں تو جیسے حضرت  
عائشہؓ کے پاس ہوں میں نے کوئی بات نہیں دیکھی اتنا جانتی ہوں کہ میں نے آٹا گوندہ کر کھا ان سے کہا خدا دیکھتی رہنا میں آگ لاتی ہوں جس تو ادھر جی بکری آکر آٹا کھا گئی۔  
ترجمہ: اسے نہیں سے نکالتے ہے کہو نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے ذکر پر اعتماد کیا ۱۲ منہ

مَنْ يَعْنِي رُبِّي مِنْ رَجُلٍ بَلَّغَنِي آدَاهُ فِي أَهْلِ قَوْمِ اللَّهِ  
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَخْيَارِ وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا  
عَلِمْتُ عَلَيْهِ (الْأَخْيَارِ أَوْ مَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ  
الْأَمْعَى هَذَا مَسْعُودُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَتَاكَ اللَّهُ أَعْدَدَكَ مِنْهُ إِنَّكَ مِنَ الْأَوَّلِينَ  
فَرَبَّنَا عُنُقَهُ وَلَنْ كَانَ مِنْ إِنْخِرَانِنَا وَمَا نُخْرِجُ  
أَمْرَتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرًا فَقَالَ مَسْعُودُ بْنُ عُبَادَةَ  
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ وَكَانَ تَبْلُغُ ذَاكَ رَجُلًا صَالِحًا  
وَلَكِنْ أَحْمَلْتُهُ الْحَبِيَّةَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ  
لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى ذَاكَ فَقَالَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ  
فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَاللَّهِ لَنَقْتُلَكَ قَاتِلًا  
مُتَافِقًا فَيَجَادِلُ عَنِ الْمُرَاغِبِينَ ذَكَرَ الْخَزَرِجِيُّ  
وَالْخَزَرِجِيُّ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْمُنْبَرِ فَزَلَّ فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَنُوا وَسَكَتَ وَ  
بَكَتُ بَعْضُ نِسَائِي لِي دَمْعٌ وَلَا أَتَحِيلُ بَنُوهُمْ  
فَاصْبِرْ عِنْدِي أَبَوَايَ قَدْ بَكَتُ لِيْلَتَيْنِ دَبُومًا  
حَتَّى طَلَعَ آتُ الْبُحَاةِ فَأَلْبَسْتُ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَاهُمَا  
جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا آتِيَةٌ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَمْرًا  
مِنْ الْأَهْلَادِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ فَبَيْنَا  
نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ كَيْدٍ قِيلَ فِي مَا قِيلَ  
قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَتْ شَرًّا لَا يُوسَعِي إِلَيْهِ فِي شَأْنِي

بیوی پر تہمت لگائی ہے خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی کو اچھا ہی سمجھتا  
ہوں اور بس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے ہیں میں اسے بھی نیک ہی  
جانتا ہوں وہ کبھی میری بیوی کے پاس نہ آتا تھا مگر میرے ساتھ۔  
یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو اس قبیلے  
کے سردار تھے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کا بدلہ لیتا ہوں  
اگر وہ شخص قید اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے،  
اگر ہم اسے بھائیوں قبیلہ خزرج میں سے ہے تو جیسے آپ حکم دیں گے۔  
وہ ہم بجالائیں گے۔ سعد بن عبادہ جو خزرج کے سردار تھے اور اس  
سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان میں زمانہ جاہلیت  
والی (قبائلی) حمیت بیدار ہو گئی سعد بن معاذ سے کہنے لگے پروردگار  
کے بقا کی قسم تو جھوٹ بولتا ہے نہ تو اسے مارے گا نہ ایسا کر سکے گا۔ یہ سن کر  
اسید بن حنظلہ جو قبیلہ اوس کے تھے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے سعد بن عبادہ  
تو جھوٹا ہے بقائے الہی کی قسم واللہ ہم تو اسے ضرور قتل کریں گے تو بیشک  
منافق ہے۔ منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہا ہے۔ یہ کہنا تھا کہ اوس  
اور خزرج دونوں طرف کے لوگ کھڑے ہو گئے اور اختیار چلنے ہی کو تھے کہ حضور  
منبر پر سے اترے اور انہیں ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے، آپ بھی خاموش  
ہوئے، میرا یہ حال تھا کہ سارا دن روتے گزرا نہ انسو تھمتے تھے، نہ لمحہ بھر  
ننڈرائی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آگئے، میں دو رات اور ایک دن  
سے برا بد رو رہی تھی، میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہیں باہر نکل نہ آئے، دونوں  
(ماں باپ) میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں ایک  
الضائی عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ بھی اکہ بیکہ کی اور میرے ہاتھ و لگی  
ہم اسی حال میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ غیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا وہ اتنے دلوں تک پہنچا کہ دوسرے بزرگوں اور رؤسوں کی  
بساط ہے ۱۲ منہ ۱۳ سینہ پر علاوہ ہمارے مسلمان تھے اور نیک دروہا بھی تھے مگر قوی حجت آدمی پر غالباً ہی جاتی ہے چونکہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں مدت سے  
عداوت علی آتی تھی سلام کی برکت سے وہ بھی سعد بن معاذ و زکریا کہنا کہ ہم خزرج کے آدمی کو بھی جیسا آپ حکم دیں گے بجالائیں گے یعنی ہمارے اور بنی اوس کے سعد بن  
عبادہ کو گوارا گزرا ان کا مطلب یہ تھا کہ سعد بن معاذ کون ہیں جو ہم پر حکومت کریں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آدمی کو سزا دیں تو یہ اور بات ہے معاذ  
سعد بن عبادہ عبد اللہ بن ابی سردود کے طرفدار نہ تھے نہ اس کی تہمت کو سچا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

شَيْءٌ قَالَتْ فَتَسْهَدُ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ بَلَغِي  
عَنْكَ كَذَا وَكَذَا إِنْ كُنْتَ بِرَبِّعَةٍ فَسَيَبِرُ قَوْلُ اللَّهِ  
فَإِنْ كُنْتَ أَلَمْتَ فَاسْتَغْفِرِ لِلَّهِ وَتَوَكَّلِي إِنَّ اللَّهَ  
فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ تَابَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ فَلَمَّا فَضِّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقَالَتَهُ قَالَتْ وَمَجِي حَتَّى مَا أَحْسَنُ مِنْهُ قَطْرَةٌ  
وَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأَبِي أَحِبَّ عَنِّي رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَالَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا  
أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السَّيِّئُ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا  
مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ  
مَا يَخْتَلِفُ فِيهِ النَّاسُ وَوَقَرَنِي أَنْفُسُكُمْ وَصَدَّقْتُمْ  
بِهِ وَلَكِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهِ يَكْفِي لِي بَرِيئَةٌ  
لَا تُغْفِرُ قَوْلِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ  
يَكْفِي لِي بَرِيئَةٌ لَتُغْفِرَ قَوْلِي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ وَكَلَّمْتُ  
مُتَعَلِّدًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهِ  
الْمُسْتَعَانَ عَلَى مَا تَصْنَعُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى قَرِيبَتِي  
وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبْرِئَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا خَلَنْتُ  
أَنْ يُنْزَلَ فِي مَنَاقِبِي وَحَيَايَا لَا أَحْقِرُ فِي تَقْصِيصِي  
مِنْ أَنْ يُسَكِّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي وَلَكِنِّي كُنْتُ أَجْزَلُ  
أَنْ يَمُرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ

اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے پاس  
بیٹھے ہی نہ تھے ایک مہینہ آپ اس حال میں رہے کہ آپ کی طرف میرے متعلق  
کوئی وحی نازل نہ ہوئی آپ نے تشہد پڑھا اور فرمایا عائشہ! تمہارے متعلق یہ  
اطلاع ملی ہے اگر تو پاکدامن ہے تو اللہ تیری پاکدامنی ظاہر کر دے گا اور اگر اس  
کے برعکس کوئی بات ہے تو اللہ نے بخشش مانگ تو بہ کر جب بندہ تو بہ کرتا  
ہے اور گناہ کا اقرار کرتا ہے تو اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپ گفتگو کر چکے  
تو میرے آنسو دفعہ بند ہو گئے ایک قطرہ بھی نہ رہا وہ میں نے اپنے والد  
سے کہا آپ میری طرف سے آنحضرت کو جواب دیجئے! وہ کہنے لگے خدا کی قسم  
میری سمجھ نہیں آتا میں آنحضرت کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے  
کہا آپ ہی میری طرف سے کچھ بولیں آنحضرت کو جواب دیں وہ بھی یہی کہنے لگیں  
قسم خدا کی میری سمجھ نہیں آتا میں آنحضرت کو کیا جواب دوں حضرت عائشہ نے  
فرمائی ہیں ان دونوں میں ایک کم سن لڑکی تھی مانتا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی  
تھی میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے  
جواب تین بنائیں وہ آپ سن چکے ہیں اور آپ کے دل میں جم گئی ہیں، آپ  
نے انہیں سچ بھی سمجھ لیا ہے میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری  
پاکیزگی خوب جانتا ہے جب بھی آپ مجھے سچا نہ سمجھیں گے اگر میں دھوٹ  
موٹ، خطا کا اقرار کر لوں تو اللہ میری پاکدامنی جانتا ہے لیکن آپ میرے  
اقرار میں، مجھے سچا سمجھ لیں گے خدا کی قسم اب تو میری اور آپ لوگوں کی  
دوئی مثل ہے جو یوسفؑ کے والد کی گدڑی جب انہوں نے کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهِ  
عَلَى مَا تَصْنَعُونَ اچھی طرح صبر کرنا میرا کام ہے تم جواب تین بنا رہے ہو ان  
میں اللہ ہی میرا مددگار ہے یہ کہہ کر میں نے اپنے بستر پر دوسری طرف  
منہ کر لیا، مجھے امید تھی اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکدامنی کی تصدیق کرے گا  
لیکن خدا کی قسم میں یہ نہیں جانتی تھی کہ میرے متعلق قرآن نازل ہو گا۔

۱۔ وہ قرعاش بن زول اور یثربا فی الرسول تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتے۔ بادھوت زمن آواز بنا کہ منعم ۱۱ منہ ۱۱ سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کو کم سن تھیں مگر وہ  
وای کہیں نہ سکتے تھے غصا ت وہ نہ پڑھتے اور نہ شہادت دیتے تھے حضرت عائشہؓ کو کم سن تھیں مگر وہ شہادت دیتے تھے ثابت القلب وضبط اللسان  
۲۔ ہونے کا شمار ہے ۱۲ منہ ۱۱ دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے اس رخ میں حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ رہا میں نے یوسفؑ کا باپ کہا دیا ۱۲ منہ ۱۱

رُؤْيَا يَكْتُمُ نَفْسِي اللَّهُ فَوَاللَّهِ مَا دَامَ فَحْشِيَّةٌ وَلَا حَوْرٌ  
أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَاحِدًا مَا  
كَانَ يَأْخُذُكَ مِنَ الْبُوحَاءِ حَتَّى رَأَيْتَهُ لِيَتَحَدَّثَ مِنْهُ  
مِثْلَ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَفِ فِي يَوْمٍ وَشَاتٍ فَلَمَّا سَمِعْتِي  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ  
فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا أَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ  
أَحْبِدِي اللَّهَ فَقَدْ بَرَّأ إِلَيْهِ اللَّهُ فَقَالَتْ لِي أَهْمِي  
فَوَجَّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
لَا وَاللَّهِ لَا أَقُولُ لَكَ وَلَا أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِنْ الْكَلْبَيْنِ جَاءَا بِإِلَافِكَ عَصَبَةٌ مِنْكُمْ  
الْأَيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ هَذَا كَانَ يُفْقَهُ عَلَى مُسْطَحٍ بَرَاءَتَهُ  
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَى مُسْطَحٍ شَيْئًا  
أَبَدًا أَبْعَدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِلَى قَوْلِهِ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَحِبُّ  
أَنْ يُخَفِّرِ اللَّهَ لِي فَرَجَعَهُ إِلَى مُسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ  
عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ  
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتُ  
مَا دَرَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْمِي سَمِعْتِي وَبَصَرْتِي  
وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا غَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الْكَلْبِيَّةُ  
كَانَتْ تُسَامِيْنِي فَقَصَصَهَا اللَّهُ يَا نُورٌ قَالَ حَدَّثَنَا

(جو قیامت تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ  
میرے معاملے میں قرآن پڑھا جائے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرتؐ میرے  
بالے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس میں اللہ میری پاکدامنی ظاہر کر دے گا  
خدا کی قسم آپ اس جگہ سے سرکے بھی نہ تھے اور نہ گھر کے لوگوں میں  
سے کوئی باہر گیا تھا کہ اتنے میں آپ پر وحی آنے لگی آپ کو پسینہ نا شروع  
ہوا جیسے وحی کے وقت آیا کرتا تھا موتیوں کی طرح سردی کے دن میں  
مجھے آپ کے چہرے سے ٹپکتا، جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرتؐ خوشی  
سے ہنسنے لگے سب سے پہلی بات جو آپ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا  
عائشہ! اللہ کا شکر بحالہ اللہ نے میری پاکدامنی بیان فرمادی میری ماں کہنے  
لگیں اٹھ اور آنحضرتؐ کے پاس آپ کا شکر یہ ادا کر! میں نے کہا اللہ کی قسم  
میں نہ آپ کے پاس اٹھ کر جاؤں گی نہ آپ کا شکر یہ ادا کروں گی یہیں  
تو اپنے مالک کا شکر یہ ادا کروں گی اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔  
الَّذِينَ جَاءُوا بِإِلَافِكَ آخِرُ كُرُوعٍ تَكُ جَبَّ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَرِ سِرِّهِمْ بَلَدًا مِنْهُمْ  
کے متعلق وحی نازل فرمائی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قربت  
کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے اب قسم کھائی اب میں مسطح کبھی کچھ سلوک نہ  
کروں گا اس نے عائشہ کے متعلق یہ طوفان اٹھایا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی  
وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ تَا غَفُورٌ رَحِيمٌ ابوبکرؓ کہنے لگے بیشک میں تو  
اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ بھرجاری  
کر دیا۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے زمانے میں) میرے متعلق  
زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرے متعلق پوچھتے فرماتے زینب تو  
کیا سمجھتی ہے؟ تو نے کیا دیکھا ہے؟ وہ کہتیں یا رسول اللہ میں نے جو سنا  
اور دیکھا وہی کہوں گی میں تو عائشہ کو پاکدامن ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ کی انوفج

۱۔ حضرت عائشہؓ کو نے نا زخمی بہت سے فرمایا ادا نا زخمی تھا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ہی بات پر ان سے گمان پیدا کر لیا اور ایک مہینہ کا  
تہذیب رہے ان کے پاس بیٹھا چھوڑ دیا آخر اللہ ہی نے ان کی صفائی بیان کیا اور صفائی بھی کہی اپنے کلام پاک میں جس کی تلاوت قیامت تک جاری ہے سبحان اللہ گواہی  
حضرت عائشہؓ کو کو صدہ اور رنج را مگر خاتمہ کبھی صدہ ہوا کہ ان کا ذکر غیر قیامت تک ہر سال کے دل اور زبان پر قائم ہو گیا یہ دولت کسی عورت کو نصیب نہیں ہوئی ۱۲۔ مسند  
۱۳۔ وہ ان طوفان میں قریب نہیں ہوئیں حالانکہ وہ اول تو سوکن تھیں دو سوہ خدیجہؓ کی اور شرافت میں میرے مقابلہ میں تھیں مگر نہ کہیں اس لڑکی کی بات جنہوں نے کبھی صفو  
اللہ تعالیٰ منہ سے نکالی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بھی سنا ہوتا ہے اور وہ بھی اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اس میں اس کی باطنی حالات کی قطعاً گنجائش نہیں۔ حیدر الزواق



## باب ۱۶۶۳ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَطْفَالِ

فِي الْمَدْحِ وَلَيْفَ مَا يَكُونُ

۲۲۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ رَجُلٌ وَيُطْرِقُ فِي مَدْحِ خِفَالٍ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ -

## باب ۱۶۶۴ بُلُوغُ الصَّبِيَّانِ وَ

فَهَادَتَهُمْ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغَيْزٌ أَحْكَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّاتِي يَكُونُ مِنَ الْمُحْضِ مِنْ نِسَاءِ حَمَلَهُنَّ وَقَالَ أَحْسَنُ بْنُ صَبَاحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا حَدَّثَتْ بَنَاتِهَا وَتِسْعِينَ سَنَةً -

۲۲۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

## باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

جتنا جانتا ہوا اتنا ہی کہے۔

رازمحمد بن صباح از اسمعیل بن زکریا از برید بن عبد اللہ از ابو ہریرہ رضی حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم نے اسے تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی۔

## باب بچوں کا سن بلوغ اور ان کی گواہی۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں (فرمایا) اور جب تمہارے بچوں کو احتلام ہونے لگے تو وہ اجازت لیا کریں بمغیرہ کہتے ہیں مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا تھا۔ عورتیں حیض آنے پر جوان ہو جاتی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طلاق میں فرمایا (جو عورتیں حیض سے ناسمید ہو گئی ہوں) یا حتی یضعن حملہن۔ من بن صالح کہتے ہیں ہماری ایک ہمسائی کھتی جوان کس سال کی عمر میں نانی بن گئی تھی۔

رازمحمد بن سعید از ابواسامہ از عبید اللہ از نافع (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اُحد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

لے آکر کویر پر اکھیں میں کی تعریف سے شخص میں ٹکراؤ پڑا اور پیدائہ ہو جائے اس باب کا دوسرا مطلب یعنی جتنا جانتا ہوا اتنا ہی کہے اس حدیث میں مذکور نہیں ہے مگر جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے اور شایع نام بخاری نے اسے طرف اشارہ کیا ہے اس بات کے موافق ہے ۱۲۱ منہ ۱۲۱ منہ یعنی بارہ برس کی عمر میں جوان ہو گئے کہتے ہیں عمرو بن ماس بھی اپنے بیٹے عبد اللہ سے صرف بارہ برس کی تھے۔ امام احمد بن حنبل اور شافعی کے نزدیک کم مت بلوغ کی ضرورت کے لئے حیض اور مرد کے لئے پندرہ سال ہیں جیسے آگے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت میں مذکور ہے اور بعضوں نے کہا عورت کو جب حیض آئے لگے اور مرد کو جب احتلام چھلنے لگے تو بلوغ ہو گیا اور مالک اور لیث نے کہا جب شرمگاہ پر بال نکل آئیں اور ابو حنیفہ نے کہا جب اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہو اور حقیر سے کہ بلوغ کی حد مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ہر ملک کی آب و ہوا پر منحصر ہے عرب اور گرم ملکوں میں عورتیں دس برس کی بھی جوان ہو جاتی ہیں اور مرد ملک جیسے روس وغیرہ میں بیس برس کی عورت جوان نہیں ہوتی۔ اب یہی بخاری کی گواہی کو جوہر علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے مگر امام مالک نے کہا اگر بچے آپس میں ایک دوسرے سے دوسری اور صحیح کرسی توان کی گواہی منظور ہوگی ۱۲ منہ ۱۲۱ منہ اس کو نہ یوں سے جائست میں وصل کیا جیسی بن آدم سے انہوں نے من بن صالح سے ۱۲ منہ

تَا فَعِمَّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يَجُوزْ فِي دُمِّ عَرَضَنِي يَوْمَ أُحُدٍ قِي وَابْنُ مَحْمُودٍ عَشْرَةَ فَأَجَا زَنِي قَالَ تَا فَعِمَّ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ بَيْنَ الْفَرِغِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عَمَّالِهِ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ بَلَعٍ خَمْسَ عَشْرَةَ .

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَا يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .

### باب ۱۶۵- سُؤَالُ الْحَاكِمِ

أَلَمْ يَدْعَ إِلَى هَلْ لَكَ بَيْنَهُ قَبْلَ الْيَمِينِ

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَيْفَ تَطْعَمَ بِهَا مَالٌ أَمْ يَرَى مُسْلِمٌ لَفِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَقَالَ لَأَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فِي وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ جَلٍّ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَحَدَّثَنِي فَقَدَّ مَتْنَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا بَيْنَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَقَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِ أَحْلَفَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَا لِي قَالَ قَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

سائے پیش ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی، آپ نے انہیں لشکر میں شریک نہیں کیا، پھر خندق کے دن پیش ہوئے۔ اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی، آپ نے منظور کر لیا۔

جناب نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد مقرر کرنا چاہیے۔ اور اپنے نائبوں کے نام لکھو کہ جو مسلمان پندرہ برس کا ہو جائے، اس کا حصہ (لشکر والوں میں) لگا

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے جسے احتلام ہوتا ہو۔

### باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا دعویٰ

سے پوچھنا کہ تیرے پاس گواہ ہیں ؟

(از محمد بن سلام از ابو معاویہ از اعش از شقیق) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم دے وہ جھوٹ سمجھتا ہو، کھائے تو وہ خدا سے اس مال میں ملے گا کہ خدا اس پر غصے ہوگا۔

اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر کہا، یہ حدیث تو میرے ہائے میں آپ نے فرمائی۔ واقعہ یہ ہوا کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی۔ وہ میرے حقدار ہونے سے انکاری ہو گیا، چنانچہ میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں ؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو (جھوٹی) قسم کھا کر میرا

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَلِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَنسَاءَهُمْ شُرَكَاءَ فِيهَا ذُنُوبُهُمْ أَسْخَرُوا آلَ اللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (سورہ آل عمران کی) یہ آیت نازل کی جسوں کو اللہ کو درمیان دے کر (یعنی اللہ کا واسطہ دے کر)

اور جہول قہمیں کہا کر دنیا کا تھوڑا بہت مول لیتے ہیں یا آخر آیت تک۔

**باب** دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعی علیہ سے قسم لینا آنحضرتؐ نے فرمایا، یا تو دو گواہ لاؤرنہ اس (مدعی علیہ سے) قسم لے۔

قتیبہ بنحو السفیان از ابن شبرمہ (قاضی کوفہ) نے کہا کہ مجھ سے ابوالنزداد (قاضی مدینہ) نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لو اور دوسرے نہ ہوں تو ان لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو ایک مرد اور دو عورتیں تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے۔ میں نے (ابن شبرمہ سے) کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے۔ دوسری عورت کے یاد دلانے سے کیا حاصل۔

**باب** ۱۶۶۶ یَعْنِي عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْمَحْذُودِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا أَوْ مَعِينَةً وَقَالَ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي شُرَبْمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَمَعِينِ الْمَدْعَى فَقُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى قُلْتُ إِذَا كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَمَعِينِ الْمَدْعَى فَمَا يَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَصْنَعُ بِيذِكُ هَذِهِ الْأُخْرَى۔

(از ابونعیم از نافع بن عمر) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ

لہ دنیا کا بہت سامان بھی ورنہ حقیقت تھوڑا مول ہے کیونکہ فانی ہے خود دنیا بھی متاعِ قلیل ہے کیونکہ فانی ہے اس آیت کا یہ مطلب لیا جائے جسے بعض سیاحہ دل سحرے لیتے ہیں کہ تھوڑا مال لینے کی مانگت ہے بہت مول لینے کی اجازت ہے۔ عبدالرزاق - ۱۷۰۰ یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاریؒ نے واصل کی ہے ۱۲۰ منہ ۱۷۰۰ قتیبہ امام بخاریؒ کے شیخ ہیں تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲۰ منہ ۱۷۰۰ جس نے حاشیہ میں کہا ہے کہ قرآن کا جاننے والا اور سمجھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہ تھا اس سے کہو حدیث کا جاننے والا اور سمجھنے والا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ سے زیادہ کوئی نہ تھا اس لئے ہم ان کی تقلید کرتے ہیں



أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالْيَمِينِ عَلَى  
الْمَدْعَىٰ عَلَيْهِ -

## باب ۱۶۶

۲۲۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَسْمُودٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَيْسَتْ حَقًّا بِهَا مَا لَوْ لَوِ اللَّهَ  
وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ  
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ أَجْرًا  
أَلِيمًا ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ حَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا  
يُحْدِثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَدْ نَجَّاهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ  
صَدَقَ كَقِيٍّ أَنْزَلَكَ كَانَ يَبْغِي وَيَبْنِي رَجُلٌ مُصَوِّمٌ  
فِي دَمِي فَأَخْتَقَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدُوا أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ  
إِذَا تَخَلَّفَ وَلَا يَبَايِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَيْسَتْ حَقًّا بِهَا مَا لَوْ  
هُوَ فِيهَا فَاجْرَأْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَاتٌ  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ -

## باب ۱۶۷

إِذَا دُعِيَ وَوَقَفَ  
قَالَ أَنْ يَلْقَىٰ لِي يَمِينَةً وَيَنْطَلِقَ  
لِيَطْلُبَ الْبَيِّنَةَ -

۲۲۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ

كوتسم دلانے کا حکم دیا۔

## باب

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو داؤد) عبد اللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص کسی کا مال مفہم کرنے کے لیے جھوٹی قسم  
کھائے گا تو مرنے کے بعد جب وہ اللہ سے جلے گا اللہ اس پر سخت غصے ہوگا  
بعد ازاں اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جو  
لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تا عذاب الیم جب  
عبد اللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے  
آئے انہوں نے پوچھا، ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود) نے تم سے کیا حدیث  
بیان کی؟ ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبد اللہ سچ کہتے ہیں یا میں میرے ہی  
متعلق نازل ہوئی (اس کا پس منظر یہ ہے) میرے ادراک میں شخص میں جھگڑا ہوا ہم نے حضور  
کے سامنے مقدم پیش کیا آپؐ فرمایا یا تو دو گواہ لایا اس قسم لے میں نے عرض کیا میرے  
پاس گواہ نہیں اور قسم تو وہ جھوٹی کھا لگا، کچھ پرواہ نہ کریگا تب آپؐ نے فرمایا شخص جھوٹی  
قسم کھا کر کسی کا مال مفہم کرے گا تو جب (آخرت میں) اللہ سے جلے گا اللہ اس  
پر غصے ہوگا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔

## باب

اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا (اپنی عورت  
پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے مہلت چاہی۔

(از محمد بن بشار از محمد بن ابی عدی از ہشام بن حسان از عکرمہ)  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں پہنچتی تھی عمرو بن شعیب عن ابن عمر عن جیدہ سے روایت ہوں نکالا البیہقی علی من ادعی والیہین علی من انکر مسلماً ہوا کہ مدعی علیہ قسم کھانا لازم ہوگا۔  
جو بی بی کے پاس شہادت نہ ہو خواہ مدعی اسی علیہ علیہ خلتا اور رابطہ جو یا نہ ہو شافعی اور ابو حنیفہ کا اسکی قول چلیں امام مالک کہتے ہیں کہ مدعی علیہ سے ان وقت  
قسم لے جانے کی جگہ میں اس بات اور اختلاف اور معاملات ہیں وہ نہ شخص شریفہ دیوں کو قسم کھانے کے لئے جھوٹے دعوے ان پر کرے ۱۲۸ منہ سے تو مہلت  
کی کہانے کی جگہ حاکم نے مہلت دی جائے گی اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لئے اور مہلت چاہے تو پھر مہلت دی جائے گی ۱۲ منہ

عَبَّاسُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا بَنُ أُمِّهِ قَدْ أَمَرَ أَنْ يُعَدَّ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ بَنُ عَمَاءَ فَقَالَ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتُ أَوْ حَدَّثَ فِي ظَهْرِهِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَرَاتٍ  
رَجُلًا يَنْطَلِقُ يُنْقِصُ الْبَيْتَ فَيَقُولُ الْبَيْتُ  
وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِهِ قَدْ كُتِبَ لَكَ الْبَيْتُ -

اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سمحا نامی شخص سے زنا  
کرنے کا جرم لگایا تو اس جرم کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہ لاوئے  
اپنی پشت پر کوڑے لگنے کی سزا قبول کر۔  
اس نے عرض کیا کوئی اپنی بیوی کو برا کام کرتا دیکھ کر کیا گواہ ہو سکتا  
کے لیے (دوڑتا جاتا ہے) آپ برا بھی فرماتے رہے گواہ لاؤ نہ بیٹھ پر  
کوڑے لگوا۔

پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لعان والی حدیث بیان کی۔

### بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۲۴۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يُنْظَرُ  
إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ الْإِيمِ وَجُلٌّ  
عَلَى فُضْلِ مَا بَطُرُ بَيْتٍ يَنْتَعِمُ مِنْهُ مِنَ السَّبِيلِ وَ  
رَجُلٌ بَاتِمٌ رَجُلًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ  
أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفِي لَهُ وَالْأَكْرَفُ يَفْلُحُ  
وَرَجُلٌ سَاوِمٌ رَجُلًا بِسُلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ  
فَخَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَغْطَى بِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَاخَذَهَا

### بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمَدَى عَلَيْهِ

حَيْثُمَا وَجِبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا  
يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ قَضَى  
مُرَدًّا بِالْيَمِينِ عَلَى ذِي بَيْنٍ ثَابِتٍ  
عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَحْلَفَ لَهُ مَكَافِي  
فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَأَبِي أَنْ يَحْلِفَ

### بَابُ بَعْدَ نَمَازِ عَصْرِ جَهْوِي قِسْمِ كِهَانَا

داؤد بن عبد اللہ زحیر بن عبد الحمید از اعش از ابو صالح ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رقیامت کے  
دن اللہ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا، نہ انہیں دیکھے گا نہ  
انہیں (رنگی) سے پاک کرے گا، اور انہیں دوزخ کا عذاب ہوگا ایک  
وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر  
کو نہ دے، دوسرا وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے) بیعت کرے اگر اس کی  
خواہش کے مطابق اسے دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ تو اسے  
تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد سودا بیچنے میں جھوٹی قسم کھائے کہ اسے یہ  
چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے میں دوسرا شخص (دھوکہ کھا  
کس خرید لے۔

### بَابُ مَدَى عَلَيْهِ وَفِي قِسْمِ كِهَانَا جِهَانَا اس

سے قسم لی جائے، یہ ضروری نہیں کہ دوسری کسی جگہ جا کر  
قسم کھائے۔

مروان نے زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم  
دیا۔ زید نے کہا میں یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگا  
لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا۔

لہ مشافہہ کی کہ کسی میں مل کر قسم کھاؤ تو مدی علی پر ایسا کرنا لازم نہیں ہے خفیہ کا یہی قول ہے اور حنا بلہ بھی ایسی کے قائل ہیں اور شافعیہ کے نزدیک اگر قاضی مناسب  
سمجھے تو ایسا حکم دے سکتا ہے گو مدی اس کی خواہش نہ کرے ۲۴۹۲

عَلَى الْمُتَّبِعِ فَعَجَلَ مَرْوَانَ يُعَجِبُ  
مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَاهِدَ الْكَافِرِ أَوْ يَمِينُ الْغُلَامِ  
يُخْضَرُ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ -

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي  
مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَا لَدُنِّي اللَّهُ  
وَهُوَ مَلِكِيهِ عَضْبَانٌ -

**باب ۱۶۱- إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ  
فِي الْيَمِينِ -**

۲۲۹۶- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَكَّافِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَتَّابٍ عَنْ أَبِي  
مَرْبُورَةَ رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ  
عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ لِيَهُمْ بَيْنَهُمْ  
فِي الْيَمِينِ أَنَّهُمْ يَخْلِفُ -

**باب ۱۶۲- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ  
الَّذِينَ يَشْكُرُونَ بَعْدَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ  
إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْكَرِينَ -**

۲۲۹۷- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْقَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ الشَّكْسِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي

مردان زید پر تعجب کرنے لگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان کہ مٹی کے لیے حد  
گواہ اور دعا علیہ کے لیے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس میں  
کسی جگہ کی تخصیص نہیں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از اعمش از ابو وائل) ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا مال  
غصب کرنے کے لیے (جھوٹی) قسم کھانے والا جب اللہ سے ملے گا تو  
اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصے ہوگا۔

**باب ۱۶۱- اگر کسی آدمی ایک دوسرے کے مقابلے  
میں پہلے قسم کھانا چاہیں (تو پہلے کس سے قسم لی جائے)۔**

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہؓ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم  
کھاؤ! ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ راہ دوسروں سے پرانی قسم اٹھالے آپ  
نے فرمایا قرعہ اندازی کرو اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے۔

**باب ۱۶۲- اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں فرمایا  
لَوْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَكُنْتُمْ  
تَرْضَوْنَ -**

(از اسحاق از یزید بن ہارون از عوام از ابراہیم الواسع اسسکی)  
عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے بازار میں اپنا  
سامان رکھا قسم کھائی میں نے اتنے میں خرید رہا ہے حالانکہ اتنے میں نہیں

۱۔ اس کو ہم مالک نے موطا میں وصل کیا زید بن ثابت اور عبداللہ بن طبع میں ایک مکان کی بابت جھگڑا ہوا تھا مروان اس وقت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا  
حاکم تھا اس نے زید کو منبر پر جا کر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے انکار کیا اور زید کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے مروان کی رائے پر عمل کرنے سے لیکن حضرت عثمانؓ سے بھی مروان کی  
رائے کے مطابق متفق رہے کہ منبر کے پاس قسم کھائی جائے امام شافعیؒ نے کہا صحیفہ پر قسم دلانے میں قیاحت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ حدیث موصلاً اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ  
۲۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ وہ شخصوں کی چیز کا دعویٰ کیا اور کسی کے پاس گواہ نہ تھے اپنے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نکلے وہ قسم کھائے اور حاکم کی روایت  
میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کئے اپنے وہ اونٹ آدھوں آدھوں دونوں کو دلا دیا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اپنے

نہیلا تھا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی

”جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسموں کے ذریعے حقیر رقم حاصل کرتے ہیں آخر تک۔“

عبداللہ بن ابی اونی کہتے ہیں مجبش کرنے والا گویا سوڈو خوارچہ ہے۔

(الزبیر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے گا وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں نازل کی فرمایا جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسموں کے ذریعے حقیر رقم حاصل کر لیتے ہیں آخر آیت تک۔

ابو وائل کہتے ہیں پھر مجھ سے اشعث بن قیس ملے انہوں نے پوچھا عبداللہ نے تمہیں آج کو کونسی حدیث بیان کی، میں نے کہا اس مضمون کی انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی۔

## باب قسم کیسے لی جائے؟

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تمہیں اپنی کمرے

کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں (سورہ نسا میں) ارشاد

انہی ہے ”پھر تیرے پاس اگر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہتے

ہیں ہماری نیت تو جھالی اور ملاپ کی تھی۔“

قسم میں یوں کہا جائے یا اللہ ہوتا اللہ، واللہ حضورؐ

نے فرمایا ایک دفعہ شخص جس نے عمر کے بعد اللہ کی جھٹی قسم

کھائی اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں۔

أَوْ يَقُولُ أَتَأْمُرُكُمْ بِسَلْعَةٍ تَحْلَفُ بِاللَّهِ لَهَا  
أَعْظَمُهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَانْزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ  
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا  
وَقَالَ رَبُّنَا فِي النَّاسِ أَكْثَرُ خَائِنِينَ۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُكَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِقِطْعَةٍ مَالٍ رَجُلًا وَقَالَ  
أَيْمَانُ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ  
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ فَلْيَقْبِ  
الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَادَّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ فَلَئِنْ  
كُنَّا أَوْ كَذًا قَالَ فِي أَنْزَلَتْ۔

## باب ۱۶۴۳ کيف يُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالَى يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ  
قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءَهُمْ وَلَمْ يَخْلِفُوهُ  
بِاللَّهِ لَنْ أَرْدُنَا إِلَّا لِحَسَانًا وَ  
تَوْفِيقًا يُقَالُ بِاللَّهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ  
وَلَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللَّهِ۔

لے جس کا بیان اور ترجمہ چکا ہے یعنی مال کا مول اس نیت سے ٹھکانا کہ دوسرا دھوکہ کھائے اور ہونگے داموں خریدے ۱۲ منہ ۵۰ بعضے نفوس میں اور دو آیتیں مذکور ہیں و یخلفون باللہ انہم لکم اور فی قصبان باللہ لشہا و تنافن من شہادہم ان آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی نفوس یہ ہے کہ قسم میں تخلیط یعنی سختی و زوری نہیں صرف اللہ کی قسم کھانا کافی ہے ۱۲ منہ ۵۰ عرب میں باللہ تا اللہ واللہ اللہ جنہوں کے قسم میں لیے جاتے ہیں ۱۲ منہ ۵۰ یہ حدیث ابو یوسف کا گزیر ہے ۱۲ منہ ۵۰ یہ امام بخاری کا کلام ہے ہماری شریعت میں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا درست نہیں نہ اس قسم کا کوئی اعتبار ہے نہ فلا کوئی پیغمبر یا امام یا ولی کے نام کی قسم کھانے تو اول تو وہ گناہ کا بہنوگاد و سرے وہ قسم حق نفوس ہوتی صحیح حدیث میں ہے جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا دوسری حدیث میں ہے جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ۱۲ منہ

٢٣٩٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

حَدَّثَنِي مَا لَكَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْهَبْنَا لَهُ  
عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْسُ صَلَاحِي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى  
غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيًّا مُرْصَنًا قَالَ هَلْ  
عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ  
عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ فَأَذْهَبَ الرَّجُلُ  
وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا أَوْ لَا أَنْقُصُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ  
إِنْ صَدَقَ -

٢٥٠٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُزَيْرٌ قَالَ ذَكَرْنَا نَافِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلَفْ  
بِاللَّهِ أَوْ لِيَصُمْتُ-

باب ٤٤ - اَمِنْ اَقَامَ الْيَمِينَةَ بَعْدَ  
الْيَمِينِ - وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اُخْبَنَ مِنْ بَعْضِهِ مِنْ

اذا اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از ابو ہریر از والدش (طلحہ بن عبد اللہ) کہتے تھے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے اسلام کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا نماز پنجگانہ شب و روز میں اس نے کہا اس کے علاوہ بھی اور کوئی نماز پڑھنی چاہیے؟ آپ نے فرمایا فرض تو صرف یہی میں مگر نفل اور بھی ہیں اس کے بعد آپ نے رمضان کے روزوں کا حکم دیا اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی اور کوئی روزے رکھنا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا فرض نہیں مگر اپنی خوشی سے اگر چاہو اور بھی (نفل) روزے رکھ لو۔

ظلمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر بھی کیا، اس نے کہا ادھی کوئی خیرات مجھ پر ہے؟ آپ نے فرمایا فرض نہیں مگر نفل صدقہ دینا چاہیے! یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا خدا کی قسم میں ان احکام میں کمی بیشی نہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو کوکاماب ہو گا۔

(۱) از موسیٰ بن اسماعیل (از جویریہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا ناموش رہے۔

**باب** جو شخص مدعی علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد پھر گواہ پیش کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بڑھ کر

۱۷۔ یعنی بہشت میں جانے کا دوزخ سے بچنے کا باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ اس نے کہا قسم خدا کی مذہب ہوا قسم میں یہی کافی ہے والہ تعالیٰ کہنا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ قسطی نے کہا معلوم ہوا کہ کسی مخلوق کی قسم کھانا تھمہ دینے کے لئے ہے اگر بلا قصد ہاں سے نکل جائے تو گنہگار ہوگا جیسے طہر کی حدیث میں جو آدمی انگلیز ایک روایت میں یوں ہے افعلی وایہ ایں حدیث مخلوق میں یہ غیر اور کیا ہے اور جبریل اور صلیب اور تابعین بزرگ درویش فقیر ولی سب داخل ہیں نہ کسی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسے تو صحیح کہا کہ اسے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا جیسے باب ۱۷۔ قسطی نے کہا وہ زبان ثانی کی کسی کی قسم اللہ کے سوا نہ کھاؤ قسطی نے کہا اگر کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی کو اللہ کی طرح بزرگ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور جو بے قصد ہاں سے نکلے دوسرے کی قسم نکل جائے تو کفر بہت نہ ہوگی لیکن قسم لغو ہوگی جس کی یہ خلاف کرنے میں کچھ کفارہ اور لازم نہ ہوگا ۱۲۔ منہ ۱۷۔ کو اس سے گواہ قبول ہوں گے اہل کوفہ اور شافعی اور احمد لایں قول ہے امام مالک کہتے ہیں اگر کسی کو اپنے گواہوں کا علم تھا اور اس نے مدعی علیہ سے قسم لے لی پھر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ قبول ہوئے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ساتھ اس نے گواہ پیش نہیں کئے اور قسم لے لی تو اب گواہ منظور نہ ہوں گے ۱۲۔ منہ ۱۷۔ حدیث اسی باب میں موصولہ مذکور ہے ۱۲۔ منہ

بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَابْنُ أَبِي هِشَامٍ  
ثُمَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْعَادِلِيُّ أَحَقُّ مِنْ  
الْيَمِينِ الْفَاحِشَةِ -

۲۵۰ عبد اللہ بن مسلمہ عن مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَخْشَوْنَ  
الْأَنْفَاقَ وَتَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَخْشَوْنَ  
لَهُ يَتَوَقَّعُ أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَقُولُهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً  
مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُهَا  
مُكْرًا وَلَا تَابُولًا -

ہوتا ہے۔  
طاووس اور ابراہیم بخاری اور شریح نے کہا معتبر گواہ  
جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش از زینب)  
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں  
سے کوئی شخص دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے (قوت  
بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں اگر اس کے بھائی کا حق اسے دلا دوں  
تو وہ (جلالی نہ سمجھے) اسے نہ لے میں اسے دوزخ کا ایک

**باب ۱۶۷** مَنْ أَمَرَ بِاتِّجَارِ  
الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ  
إِسْمَاعِيلُ إِنَّهُ كَانَ صَادِقًا الْوَعْدِ  
وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَعِ بِالْوَعْدِ ذَكَرَ  
ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمُسَوِّبِيُّ  
مَعْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُمْ أَنَّهُ قَالَ عَلَيَّ  
قَوْفِي لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ  
إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي هِشَامٍ يَحْتَجُّ  
بِحَدِيثِ ابْنِ الْأَشْوَعِ -

ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے۔

**باب** الْيَمِينُ عَهْدُ كَا حَكَمَ دِينَ الْإِمَامِ  
حَسَنَ لَبْرِي كَا يَ عِلَّ هُ -  
اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت اسماعیل کا ذکر کیا  
کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ سعید بن اشوع نے وعدہ پورا  
کرنے کا حکم دیا۔ اور سمرہ بن جندب صحابی سے ایسا ہی نقل  
کیا۔ مسووبی نے اسے ختم کیا۔ میں نے آنحضرت سے سنا، آپ  
اپنے ایک داماد ابوالعاص کا ذکر کرتے تھے اس نے  
جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اسحاق  
بن راہویہ کو دیکھا۔ وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر

لے حافظ نے طاووس اور ابراہیم کا قول مجھ کو موسیٰ بن جابر نے روایات میں ورنہ کیا ۱۲۱ منہ ۱۲۱ منہ بخاری اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا  
چاہیے اگر کوئی نہ کرے تو قاضی پورا کرے گا لیکن جو علماء کہتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے اور اخلاقاً ضرور ہے پر قاضی جب اس کو پورا نہیں کر سکتا ۱۲۱ منہ ۱۲۱  
کہتے ہیں حضرت اسماعیل نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا حضرت اسماعیل وعدے کے موافق اس مقام پر پہنچے وہ شخص نہ آیا آپس میں نظار  
میں دوسرے دن تک وہیں بیٹھ رہے غرض صدق وعدہ انبیاء کی خصلت ہے اور خلف وعدہ منافقوں کا شیوہ ہے اور آیت کریمہ عند اللہ ان لقولوا حلالا  
تفعلون سے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکلتا ہے ۱۲۱ منہ ۱۲۱ منہ ان کا صحابہ بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲۱ منہ ۱۲۱ منہ مشرکوں نے ابوالعاص سے کہا کہ تم حضرت  
زینب کو طلاق دے دو انہوں نے نہ اس اور جب قید ہو کر مدینہ میں آئے آپ نے فرمایا تم کے من ماکر زینب کو یہاں بھیج دو انہوں نے بھیج دیا ۱۲۱ منہ

۲۵۰۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْزَةَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ  
أَخْبَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ أَنَّ هِرَاقْلَ قَالَ  
لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يُؤْمَرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّيَ أَمَرْتُكُمْ  
بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعِفَافِ وَالْوُكُوفِ بِالْعَهْدِ  
وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ -

۲۵۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ تَأْفِيعُ بَرِّمَالٍ  
ابْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقَ  
ثَلَاثٌ إِذَا أَحْدَثَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْثَقَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ -

۲۵۰۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَ  
هشام بن محمد قال أخبرني عمرو بن دينار عن  
عَنْ هُشَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ  
مَالٌ مِنْ قِبَلِ نَعْلَاءِ ابْنِ الْحَضَرَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ  
أَوْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ عِدَّةٌ فَلَمَّا بَيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ  
وَعَدَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
يُعْطِينِي هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا أَفَبَسَطَ يَدَهُ بِيْكَ  
مَوَاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَقَدْ فِي يَدِيْ حُسْبَانُهُ ثُمَّ  
حُسْبَانُهُ ثُمَّ حُسْبَانُهُ -

از ابراہیم بن حزمہ از ابراہیم بن سعد از صالح عن ابن شہاب  
بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے ابو سفیان  
کہتے تھے کہ ہر قل (بادشاہ روم) نے ان سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ  
پیغمبر تمہیں کیا حکم دیتا ہے؟ تو نے کہا نماز پڑھنے کو حرام کاری سے بچنے  
وعدہ پورا کر لے اور امانت کو ادا کرنے کا۔  
ہر قل نے کہا پیغمبر کی یہی ہفتا ہوتی ہیں۔

از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از ابوسہیل نافع بن مالک بن  
ابن عامر از الدش حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں گفتگو کرے تو جھوٹ  
بولے امانت رکھے تو خیانت کرے، وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریر از عمرو بن دینار از محمد  
بن علی جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال  
مہو گیا اور علامہ بن حزمی (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے  
پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس  
کا کچھ قرض ہوا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے اپنا  
حق لے لے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آنحضرت  
نے مجھ اتنی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا۔ تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر (مقدار کا)  
اشارہ کیا۔ جابر کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں پانچ سو روپے  
گئے دو بارہ اور سہ بارہ پانچ پانچ سو روپے گئے۔

۱۔ یہ حدیث کتاب الایمان میں مندرجہ ہے امام بخاری نے کہا اس سے وہاں وعدہ کا وجوب نکالا کہ اگر واجب نہ ہوتا تو خلاف وعدہ اتفاق کی نشانی نہ ہوتا  
۲۔ معلوم ہوا وعدہ کا لفظ ان کے منہ سے جب تو حضرت ابوبکر نے قرض کے ساتھ وعدہ کو بھی بیان کیا اور اس کو پورا کیا ۱۲ منہ

۲۵-۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْخَبَرِيُّ  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ نُجَيْمٍ عَنْ  
سَالِمِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ  
يَهُودَ مَنَ مِنْ أَهْلِ الْحَبَشَةِ أَوَ الْأَجَلَيْنِ قَطْعُوهُ  
قُلْتُ لَا أَدْرِي حَقِّي أَقْدَمَ عَلَى حَبْرَاءَ الْعَرَفَةَ  
فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَطَعَهُ أَكْثَرُهُمَا  
وَاطْبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَالَ فَعَلَ -

باب ۱۶۶ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشَّرِكَةِ  
عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ  
الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ  
الْبَيْتِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى فَأَعْرِضْنَا بَيْنَهُمُ الْعِدَاةَ  
وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تُصَدِّقُوا أَهْلًا لِكِتَابِي لَأَكْفِدَنَّ بَيْنَهُمْ  
وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَقَا أَنْزَلَ آيَةً

۲۵-۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْجَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَسْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَأْمُرُ

(از محمد بن عبد الرحیم از سعید بن سلیمان از مروان بن نجیم از سالم الافطس) سعید بن جبیر کہتے ہیں جب کہ ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا حضرت  
موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میعادوں میں سے کونسی میعاد پوری کی تھی؟  
میں نے کہا مجھے معلوم نہیں میں عرب کے عالم سے دریافت کروں گا چنانچہ  
میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان سے دریافت کیا انہوں نے  
کہا لمبی میعاد جو شعب علیہ السلام کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس سال کی پوری  
کی بیشک اللہ کا رسول جو کہتا ہے کرتا ہے)۔

باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ عامر شعبی  
کہتے ہیں کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے  
مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سوہ  
مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی کہ آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو اور نہ جھوٹا  
اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہم  
پر نازل کی گئی۔ آخر آیت تک۔

(از یحییٰ بن مکر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسلمانوں تم اہل کتاب سے کیے  
پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر نازل کی گئی ہے

۱۔ حیرہ ایک باقی ہے مشہور کہ بلا کے پاس ۱۲ منہ ۱۵ ایک آٹھ سال کی ایک دس سال کی جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ حضرت شعبی نے ان سے کہا میں چاہتا  
ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو ترے نکاح میں لے دوں بشرطیکہ تو آٹھ برس تک میری لڑکری کرے اگر تو دس برس لے کرے تو میرا احسان ہے میں تجھ پر تکلیف  
نہیں ڈالنا چاہتا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی وہاں خلاف نہیں کرتا نہیں ہے۔ یہ خبر باب ۱۶۶ کے پیچھے ہے مراد حضرت یونس ہیں دوسری روایت میں یونس سے سعید نے کہا پھر وہ یہودی جھوٹے  
ماتوین نے جو ابن عباس نے کہا تھا وہ اس کو بتلادیا وہ کہنے لگا ابن عباس تو بیشک عالم ہیں۔ ابن عباس نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے ابن عمر کی روایت میں  
مرات سے جو ابن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جہول سے پوچھا انہوں نے دوسرے فرشتے سے اس نے پروردگار سے پروردگار سے ہی فرمایا کہ وہ  
میعاد پوری کی جو زیادہ پسند تھی ۱۲ منہ ۱۵ مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر جیسے کہ مذکور ہے کہ مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی اگرچہ ان کے مذہب مختلف ہوں  
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو دوا کیا کہ یہودی عورت کو چاہیہودیوں کی شہادت پر ہم ۱۲ منہ ۱۵ اس کو حیرہ میں مضمون نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس  
حیرہ سے صاف نکلا کہ ابن عباس کی شہادت مقبول نہ ہوگی۔ بلکہ زمانہ میں مسلمانوں پر غلبہ ہو رہا ہے کہ کافروں کی شہادت مسلمانوں کے خلاف قبول کرتے ہیں





حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّيْبِيُّ  
أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ لَنَبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْمِجِينَ فِي خُدُودِ  
اللَّهِ وَالْوَاقِعِينَ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً  
فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيهَا سَفِيلًا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي  
أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يُمِرُّونَ  
بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَذَوَّبُوا  
فَأَخَذُوا مَاءً فَجَعَلَ يَنْقُرُ اسْفَلَ السَّفِينَةِ فَتَوَدَّ  
فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَذَوَّبْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ  
الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَفْجَوْهُ وَكَبَّجُوا  
أَنْفُسَهُمْ وَلَنْ تَرَوْهُ أَهْلَكَوْهُ وَاهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَلِيَّةٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ أُمًّا كَاثِرَةً تَسَاءَلَهُمْ  
قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ  
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ خَالَ لَهُمْ سَمَهُهُ وَاشْتَكَى  
بِحَيْنِ أَنْوَاعٍ الْأَنْصَارِ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ  
أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ  
فَاشْتَكَى فَمَرَضْنَا حَتَّى إِذَا تَوَفَّى وَجَعَلْنَا فِي  
رِثَائِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَا ذَرَفَ  
عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَحْرَمَكَ

بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں  
پر سکوت کرنے والے اور گناہوں میں پڑنے والے کی مثال ان لوگوں کی  
سی ہے جنہوں نے قرعہ ڈال کر شتی میں جگہ حاصل کر لی، کسی کے حصے میں نیچے  
کا کسی کے پاس اور پر کا حصہ آیا، اب نیچے والے لوگ پانی لے کر بالائی منزل  
والوں کے پاس سے گزرنے لگے انہیں ایذا ہوئی مجبوراً زیریں منزل والوں میں  
سے کسی نے سوراخ کرنے والا لہ لیا اکثری میں سوراخ کرنے لگا تاکہ وہیں  
سے پانی لے لیا جائے تب بالائی منزل والوں نے اگر اس سے کہا یہ کیا کر  
رہا ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں میرے آنے جانے سے ایذا ہوتی ہے اور پانی بھی  
ضرور لینا ہے۔ اب اگر ان لوگوں نے اپنی حفاظت کے مد نظر روکا تو اس سے بھی بچائیں  
گے اور وہ بھی نہیں گے لیکن اگر اسے اس حال پر چھوڑ دیں تو وہ بھی ڈوبے  
گا اور یہ بھی غرق ہوں گے۔

از ابو الیمان از شعب (از زمری) خار جبرین زید الفزاری کہتے ہیں کہ  
ام علاء الفزاری کا ایک عودت تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت  
کی تھی وہ کہتی تھی کہ جب الفزاری نے مہاجرین کے لیے قرعہ ڈالا تو عثمان بن مظعون  
کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا، وہ ہمارے پاس رہے (اتفاق سے بیمار ہو گئے)  
ہم نے ان کی حتی الوسع خدمت کی جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے انہیں  
کفن پہنایا اور آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں کہنے لگی اے اللہ  
تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات پر گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت دی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا  
کہ اللہ نے اسے عزت دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں  
باپ آپ پر قربان، مجھے معلوم نہیں تب آپ نے فرمایا عثمان بن مظعون خدا  
کی قسم مر گیا اور میں اس کے لیے امید خیر رکھتا ہوں (لیکن یقین سے میں  
بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) بخدا میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان

۱۔ یہ ترجمہ میں کاپے یعنی جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے یا کاروبار میں رہا تو میں اس کے بجائے قائم علی حدود اللہ یعنی گناہوں سے بچنے کا راز محفوظ رکھا یہی زیادہ

مثبت ہے جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے یا کاروبار میں رہا تو میں اس کے بجائے قائم علی حدود اللہ یعنی گناہوں سے بچنے کا راز محفوظ رکھا یہی زیادہ  
مثبت ہے جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے یا کاروبار میں رہا تو میں اس کے بجائے قائم علی حدود اللہ یعنی گناہوں سے بچنے کا راز محفوظ رکھا یہی زیادہ  
مثبت ہے جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے یا کاروبار میں رہا تو میں اس کے بجائے قائم علی حدود اللہ یعنی گناہوں سے بچنے کا راز محفوظ رکھا یہی زیادہ

کا کیا حال ہونے والا ہے؟

ام ملا نے کہا نہ اکی قسم میں عثمان (بن مظعون) رضی اللہ عنہ کے بعد اب کسی کی انتہائی تعریف نہیں کروں گی اور مجھے آپ کے فرمانے سے اپنے کلمات پر رنج ہوا۔ میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایک شہم بہہ رہا ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اس کا نیک عمل ہے۔

قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَا عُمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ قَالَ اللَّهُ الْيَقِينُ وَلَا تَلِي لَا دُجُولَ الْخَبَرِ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أَدْرِي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا أَوْ أَخَّرَ ذَلِكَ قَالَتْ فَمَنْتُ فَأَرَيْتُ لِعُمَانٍ عَيْنًا تَجُوزِي فَعَمَّتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ -

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف لے جانا چاہتے تو ازواج مطہرات میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے جس بیوی کے نام قرعہ نکل آتا اسی کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے۔ (آپ کا یہ بھی معمول تھا کہ) ہر بیوی کے پاس ایک رات رہتے۔ سوائے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری والی رات مجھ سے دی تھی جس سے آپ کا مقصد صرف آنحضرت کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَمَّيْنَهَا خَرَجَ بِمَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از اسماعیل از مالک از سی غلام ابو بکر بن عبدالرحمان از ابوصالح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر لوگ اسے

۲۵۱۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے دوسری دعائیت میں یوں ہے میرا حال کیا ہوتا ہے۔ یہ موافق ہے اس آیت کے جو سودہ احقاف میں ہے وَمَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ اس کی شرح اور پرکڑی ہے۔ پادریوں کا یہ اعتراض کہ کہا ہے پیغمبر کو جب اپنی جنات کا علم نہیں تھا تو دوسروں کی جنات وہ کیسے کر سکتے ہیں، محض لغو ہے کس لئے کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو ہزار بی قلمی لئے لوں گئے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا۔ مجھے سب افسانہ ہے۔ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم نہ کرایا ہو کہ کونسا را آخرت میں یہ حال ہونے سے یا معلوم نہ کرایا ہو کہ مگر خداوند کریم کی بارگاہ میں مستغنی بارگاہ میں کہ وہ دم بھر میں مقبول بندوں کو مردود دکر سکتا ہے اور مردود سے مردود دیندوں کو مقبول بنا سکتا ہے۔

قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ  
الْأَوَّلِ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ  
لَا يَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّمَجُّدِ  
لَا سَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ  
وَالصُّبْحِ لَا تَوَهَّمُوا وَكُتِبُوا -

جانتے پھر قرعہ کے بغیر اسے حاصل کرنا یعنی اذان اور صف اول حاصل  
کرنا ممکن نہ ہوتا تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کیا کرتے۔ نیز اگر وہ جانتے کہ  
نماز کے لیے پہلے جانے کا کیا ثواب ہے تو ضرور اس طرف لپکتے۔ اور  
اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کا کیا ثواب  
ہے تو گھنٹوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں جا کر شریک ہوتے۔

## کتاب الصلح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۱۶ مَا جَاءَ فِي  
الْإِسْلَامِ بَيْنَ النَّاسِ - وَ  
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَخْلِفْ فِي كَثِيرٍ  
مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَنْ أَمَرَ بِمَصَدِّقَةٍ  
أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ  
النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ  
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا وَخُرُوجِ  
الْأَمْرِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلَحَ  
بَيْنَ النَّاسِ بِأَمْرٍ حَايٍ -

## کتاب صلح کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

### باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب۔

اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) ارشاد ہے، ان کی  
اکثر سرگوشیوں میں خیر کا پہلو نہیں ہوتا، البتہ جو شخص صدقہ  
یا نیک کام یا لوگوں میں صلح کرانے کے لیے سرگوشی کرتے  
اور اس کی نیت وصولِ رضائے خداوندی ہو، ریا کی نیت  
نہ ہو، اسے ہم بڑا ثواب دیں گے۔

اس باب میں یہ بیان ہے کہ امام (حاکم) اپنے  
لوگوں کو ساتھ لے جا کر صلح کرائے۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَمَّا سَامُ بْنُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

راز سعید بن ابی مریم از ابو عثمان از ابو حازم (سہل بن سعد  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف (الفار کے ایک قبیلہ) میں کچھ  
جھگڑا ہو گیا (وہ قبائیں رہتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی

صلح کہتے ہیں قطع نزاع یعنی جھگڑا مٹانے کو اور وہ ہر حال میں درست ہے خواہ معا علیہ کو اقرار ہو یا انکار اس طرح غامض اور حیرت میں بھی اور باغی گروہ اور امام میں قہطلانی  
۲۵۱ امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی حدیث پر اختصار کیا شاید ان کو کوئی حدیث اس باب میں اپنی شرط پر نہ ملی ہو۔ امام احمد نے ابوالدرداء اور جابر سے مروی غامض نکال کر میں تم کو  
وہ بات نہ بتاؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے وہ کیا ہے، آپس میں ملاپ کرنا۔ آپس میں فساد دیکھیں تو میٹ دیتا ہے ۱۲ منہ

كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقَابٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ بِدَلٍّ قَاذِنٍ بِدَلٍّ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسٌ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوَصَّيَ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقِمِ الصَّلَاةَ فَقَدَّ مَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْتَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَهُ تَحْمِداً لِلَّهِ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَفَتَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا تَابَكُمُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَأَخَذْتُكُمْ بِالتَّصْفِيحِ اقْبُوا التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ مِنْ نَابِئَةِ النَّبِيِّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا التَّفَتَّ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ جِئْتَ أَشْرَفَ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يُلْبِغِي بَيْنِي أُنِي مُحَافَظٌ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اصحاب کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) واپس نہ تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے نماز کی آذان دی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں رک گئے ہیں (یعنی بن عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آگیا اب آپ لوگوں کی امامت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اگر آپ چاہیں غرض بلال نے اقامت کہی، ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز شروع کر دی) بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوا کرتے (جب بہت تالیاں بجائی گئیں تو) انہوں نے نگاہ کی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے نماز جاری رکھتے کا حکم دیا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا پھر اٹھ پائوس پیچھے سر کے، صف میں آگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے ٹھہر گئے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ الٹ کر فرمایا لوگو جب نماز میں تمہیں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو، تالیاں تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبھاں اللہ کہے اسے سن کر ہر کوئی توجہ کرے گا (پھر فرمایا) اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! میں نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہ پڑھاتے رہے؟ انہوں نے عرض کیا ابو جحافہ کے بیٹے کو یہ زبان نہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے۔

لے یہ حدیث اور مع شرح گزری ہے یہاں اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح کرنے کے لئے تشریف لے جانے کا اس میں بیان ہے ۱۲ منہ

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ سَأَلَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اتَّيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قُظَّافٍ أَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَأُتِيَكَ الْمُسْلِمُونَ يَشْتُونُ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضُ مُسْلِمٍ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ هَؤُلَاءِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَتَانِي نَفْتَنٌ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لِحِمَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنِّيكَ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ ثُمَّ تَوَلَّى فَغَضِبَ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَمْحَا بِهِ فَكَانَ بَيْنَهُمَا فَكْرٌ بِالْجَوْدِ وَالْإِدْيَاءِ وَالْتِعَالِ فَبَلَغْنَا أَمَّهُمَا أُنْزِلَتْ وَارْتِطَا ثَقَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ افْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا

باب ۱۶۷۶ کبیل نکاذب  
الذی یصلح بین الناس

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ

از مسدد از معتمر از الدش حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی کہ اگر آپ عبد اللہ بن ابی قظاف کے پاس لشکر لیتے چلیں تو بہتر ہے۔ یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے۔ آپ کے ساتھ پیدل چلو ہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس کے پاس پہنچے تو وہ زخیمت (کنہے لگا آپ مجھ سے دوڑی رہیں آپ کے گدھے سے مجھے بدبو آتی ہے اور مجھے اذیت پہنچتی ہے۔ ایک انصاری (عبد اللہ بن راحم) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن ابی کی قوم کا ایک شخص غصے میں آگیا دونوں میں گالی گلوچ ہوئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا ڈنڈے ہاتھ پائی اور جوتے چلنے لگے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (آیت) وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا ہماری معلومات کے مطابق اس موقع پر نازل ہوئی۔

باب دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے۔

از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرے (اور بغیر مصالحت) اچھی بات پہنچائے

عبد اللہ بن ابی خزیمہ کا سردار تھا مدینہ والے اس کو اپنا بادشاہ بنانے کو کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور امر مطوی رہا لوگوں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دلوئی ہوگی اور بہت سے لوگ اسلام قبول کریں گے۔ یہ خبر مغزو نہیں ہوتے آپ نے تکلف تشریف لے گئے مگر اس مرد مدینے پہنچے آپ کو بہت نفیس مزاج سمجھتا تھا آپ کے گدھے کو بدبو دار سمجھا آپ کی بواری کا گدھا اس مرد سے کہیں زیادہ معطر اور خوشبو دار تھا یہ خوشبو ایمان والوں کو معلوم ہوتی ہے کا فر مرد و خود کو کہتے ہیں ان کو خوشبو کی کیا قدر عبد اللہ بن ابی کی وہی مثال ہے جیسے ایک عطاری دکان پر ایک موی گزرا اور خوشبو سے بیہوش ہو گیا لوگوں نے بہت کچھ دیکھا وہیں کیسے اس کو ہوش نہ آیا آخر ایک موی ان پر پڑا جس نے شڑے چڑھے کی بدبو سنکھائی تو ہوش آگیا اور منہ لٹا بیٹھ کر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ رہے تھے تو ان میں سے ایک گروہ کہاں یہ آخر حق ہے کہ یہ تو مسلمانوں کے باپ ہیں چہ اور عبد اللہ بن ابی کے ساتھی تو ان وقت تک کا فرقہ قسطلانی تھے کہا کہ ان میں سے کسی شخص نے کہا کہ میں نے اس شخص کو سنا ہے کہ وہ اللہ راہنہ علم اور امنہ سلطہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے مکتان میں گویا اسی حدیث سے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِنَّ الْكُذَّابَ  
الَّذِي يُصَلِّمُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكْفِيهِمْ خَيْرًا أَوْ يَفْضُلُ  
خَيْرًا

یا کہے

**باب ۱۶۸** قَوْلُ إِمَامٍ رَحْمَتِهِ  
إِذْ هُبُوا بِنَا نَصْلَهُ

**باب** حاکم سے کہے ہمیں ساتھ لے چلو ہم صلح  
کرا دیں۔

(از محمد بن عبد اللہ از عبد العزیز بن عبد اللہ ایسی واسحاق بن  
محمد فروی از محمد بن جعفر ابوالوارث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ اہل قبا را پس میں لڑ پڑے اور نوبت پھر اذنا کا بھی انحضرت  
کو اطلاع دی گئی تو فرمایا ہمیں لے چلو چل کر صلح کرا دیں۔

۲۵۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ وَاسْحَاقُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قُبَا  
اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامُوا بِأَجْحَارَةٍ فَأَخْبَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذْ هُبُوا  
بِنَا نَصْلَهُ بَيْنَهُمْ

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا میں) ارشاد  
اگر میرا بیوی صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از ہشام بن عروہ از والدہ شہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے  
خاوند کی لڑائی یا بے پردائی سے ڈرے، مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی  
عورت میں بڑھایا یا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے  
وہ عورت کہے نہیں مجھے اپنے پاس ہنسنے اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے  
لیے مقرر کر دے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر دونوں کسی بات پر رضی  
ہو جائیں تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔

**باب ۱۶۹** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ  
يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ  
۲۵۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَابْنِ أُمَرَ أَنَّ عَافِيَةَ مِنْ بَعْلِهَا  
نُشِوزًا أَوْ رَحْمَةً قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ  
أَمْرَاتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا  
فَتَقُولُ أَمْسِكِي وَأَقْسِمُ لِي مَا شِئْتَ قَالَتْ  
فَلَا يَأْسَ إِذَا تَوَاضَعَا

۱۔ مثلاً دو آدمیوں میں صلح ہوادیے ملاپ کرنے کی نیت سے کہ وہ تو آپ کی تعریف کرتے پھر یہی ظلالی نے کہا ایسا جھوٹ کی رخصت ہے جس سے بہت فائدے کی امید  
ہو امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین بچے جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ایک کو لڑائی میں دوسرے مسلمانوں میں مل بول کر لے میں تیسرے اپنی خود سے بعضوں نے اور بعضوں  
کو بھی جہاں کوئی صلحت ہو تو یہی پر قیاس کیا ہے وہ کہتے ہیں جھوٹ بولنا منع ہے جب اس سطح قصدا پیدا ہو یا اس کی کوئی صلحت نہ ہو بعضوں نے کہا جھوٹ ہر حال میں منع ہے  
اور ایسے مقاموں میں تو یہ کرنا بہتر ہے مثلاً کوئی ظالم سے کوئی کبیرے میں توڑ پھوٹ دے گا کیا کرتا ہوں اور طلعت رکھے کہ اللہ غم المساکین کہا کرتا ہوں اور روزت کے وقت تو جھوٹ  
بولنا بالاتفاق جائز ہے مثلاً کوئی ظالم سے کسی لڑکے کو مارا یا تباہ ہوا اور وہ بیمار ہو کر چھوٹے کو جس نے پاس بھیجے وہ کہہ سکتا ہے ملک قسم کھا سکتا ہے کہ میرے پاس نہیں  
ہے ورنہ ظالم نہ ہوگا اس لئے کہ نیت بخر ہے یہی ظالم کا کیا اور صحیح حدیث ہے انما الاعمال بالنیات ۲۔ پھر اگر مرد و عورت کے موافق اس کی ہادی میں دوسری عورت  
کے پاس سے یا اس کو فروغ دے کہ تو گنہگار نہ ہوگا کیونکہ عورت غامضی رضا مندی سے اپنا حق ساقط کر دیا جیسے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل سے پھر اپنا اٹھا کر ان





## باب ۶۸ کیف یکتب ہذا ما

صَالِحٌ فَلَانٌ بَنُ فُلَانٍ وَفُلَانٌ بَنُ

فُلَانٍ وَرَأَى لَمْ يَنْسِبْهُ إِلَّا قَبِيلَهُ

أَوْ نَسَبِهِ -

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

ابْنٍ مَازِينٍ قَالَ لَمَّا صَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَهْلَ الْخُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلَى كِتَابَاتِهِ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا

تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمَّا تَقَاتَلْتَ

فَقَالَ لِعَلِيٍّ أَمَحُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَتَا بِالَّذِي أَحْمَاكَ

فَمَحَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَ

صَاحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَذَا صَحَابَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

وَلَا يَدْخُلُونَهَا إِلَّا بِجِلْبَانِ السَّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا

جِلْبَانِ السَّلَاحِ فَقَالَ الْغُرَابُ بِمَا فِيهِ -

لے فرمایا غلاف اور جو اس میں ہے۔

۲۵۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَبْرَاءِ قَالَ قَالَ عَتَمَرُ

الْتَّمَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَتَى أَهْلَ

مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ حَتَّى قَامَ صَاحُهُمْ عَلَى

أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا

هَذَا مَا قَامَ عَلَيَّ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا تَقْرَأْهَا فَوَلَّوْهُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

## باب صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح

نامہ ہے جس پر فلاں فلاں اور فلاں دلد فلاں نے صلح

کی اور بخاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں راگرو فلاں

شخص مشہور و معروف ہوں۔

(از محمد بن بشار از غندر از ابو اسحاق حضرت برابرین عازب

کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی

تو حضرت علی صلح نامہ لکھنے بیٹھے انہوں نے لکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے حدیبیہ والوں سے ان شرائط پر صلح کی (مشرک کہنے لگے

یہ مت لکھو محمد رسول اللہ کیونکہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو ہم آپ

سے لڑتے کیوں؟ آپ نے حضرت علی سے فرمایا اچھا رسول اللہ کا لفظ مٹا

دے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضور! مجھ سے یہ نہیں مٹایا جاتا

چنانچہ آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے رسول کا لفظ مٹا دیا اور

کفار سے یہ صلح کی کہ (آئندہ سال) آپ اپنے صحابہ سمیت تین دن مکہ

میں قیام فرمائیں گے۔ اور ہتھیار جلیبان میں رکھ کر مکہ میں داخل

ہوں گے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا جلیبان کیسے ہے؟ آپ

(از عبد اللہ بن موسیٰ از اسرافیل از ابو اسحاق) حضرت برابرین عازب

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذی قعدہ میں

عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپ کو نہ جانے دیا آپ نے

حدیبیہ میں اتر پڑے یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا کہ (آئندہ سال) آپ

تین ایام مکہ میں رہیں گے۔ جب صلح نامہ لکھنے لگے تو اس میں یہ الفاظ

لکھے۔ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی

ہیں۔ کافر کہنے لگے ہم تو آپ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم آپ

لے یہ حضرت علیؑ نے عدل بھی کہے تو یہ نہیں کیا کہ قوت ایمان کے جوش سے ان سے یہ نہیں ہو سکا کہ آپ کی رسالت جو سرا سر حق اور صحیح تھی اس کو دیکھیں اور حضرت علیؑ کو معلوم ہو گیا

تھا کہ آپ کا حکم بطور وجوب کے نہیں ہے ۱۲ منہ دوسری دعا ہے میں ہے رسول کی جگہ علیؑ کا لفظ لکھ دیا یہ آپ کا کھلا مجروحہ تھا یا جو دیکر آپ پڑھے لکھے تھے اسی تھے اس پر بھی

رسول کا لفظ لکھ لیا اور اس کو بھی کریمہ کا لفظ لکھ دیا ۱۳ منہ صلح اور اس کی نشانی ہے تو یہ اندر زبردستی سے داخل نہیں ہوتے بلکہ رضامندی سے ۱۴ منہ

مَا مَنَعَنَا لَكَ لَكُمْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
 أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِّي  
 أَهْمُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَهْمُوكَ أَبَدًا  
 فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ  
 فَكَتَبَ هَذَا مَا قَا ضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا  
 يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يُخْرِجَ  
 مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا  
 يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقْبِلَهُ بِهَا  
 فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَعَهُ الْأَجَلُ اتَّوَا عَلَيَّا فَقَالُوا  
 قُلْ لَصَاحِبِكَ الْخُرُجُ عَنَّا فَقَدْ مَعِيَ الْأَجَلُ فَخَرَجَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَتُهُ  
 حَنْزَلَةُ يَا عَمِّيَا عَمْرُوقًا دَلَّهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ  
 بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَوَدَّوْنَا  
 ابْنَةَ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَ  
 زَيْدٌ وَجَعَفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ  
 ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا  
 تَحِيٌّ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَالِيَتِهَا وَقَالَ الْعَالَةُ  
 بِمَوْلَاةِ الْأَمْرِ وَقَالَ لِعَلِّي أَنْتَ مَوْتِي وَأَنَا مَوْتُكَ  
 وَقَالَ جَعْفَرٌ أَشْبَهْتُ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ  
 لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

بَابُ ۶۸ الصَّلَاحُ مَعَ الْمُشْرِكِينَ

کواللہ کا رسول مانتے ہوئے تو آپ کو روکتے ہی کیوں؟ آپ یوں لکھتے محمد بن  
 عبد اللہ۔ آپ نے یہ فرمایا (یہ بھی صحیح ہے) میں رسول ہوں اور ابن عبد اللہ  
 بھی ہوں پھر حضرت علی سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ منادے  
 انہوں نے کہا واللہ میں تو کبھی آپ کے مبارک لفظ رسول اللہ کو نہیں سناؤں  
 گا چنانچہ آپ نے کانڈاپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس  
 پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ مکے میں ہتھیار غلاف میں رکھ کر داخل  
 ہوں گے، اور مکے والوں میں سے جو کوئی ان کے ساتھ چاہے گا اسے  
 ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکے  
 میں رہ جانا چاہے گا تو اسے منع نہیں کریں گے جب رشتہ اڑ کے مطابق  
 دوسرے سال) آپ تشریف لائے اور مدت معینہ (تین دن کی) گزر گئی  
 تو کفار حضرت علی کے پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرت) سے کہو  
 اب جاؤ مدت گزر چکی، چنانچہ آنحضرت روانہ ہوئے، حضرت حمزہ رضی اللہ  
 عنہ کی صاحب زادی آپ کے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا چچا حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے چچا  
 کی بیٹی کو لو اور انہوں نے اسے اذن پر سوار کر لیا، اب علی، زید، جعفر  
 اس کی پرورش کے لیے جھگڑنے لگے حضرت علیؑ نے کہا میری چچا زاد بہن ہے  
 جعفر نے کہا میری بھی چچا زاد بہن ہے اور اس کی خالہ (اسما بنت عمیس) میری  
 نکاح میں ہے۔ زید نے کہا میری بھی بیٹی ہے۔ آخر آنحضرت نے اسے اس  
 کی خالہ کے سپرد کیا، فویا خالہ ماں کی طرح ہے حضرت علیؑ سے فرمایا تو میرے  
 میں تیرا ہوں حضرت جعفر سے فرمایا تو صورت و سیرت میں میری طرح ہے زید  
 رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو بہارا بھائی اور مولیٰ ہے۔

باب مشرکوں سے صلح کرنا۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکاح کے بعد صلح نامہ میں صف فلاں بن فلاں لکھنے پر اکتفا کر لیا اور زیادہ نسب نامہ فلاں بن فلاں وغیرہ نہیں لکھوایا ۱۲۔ منہ سے حضرت حمزہؑ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے ان کی صاحبزادی نے آپ کو چچا چچا کر کے پکارا ۱۳۔ منہ سے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حضرت حمزہؑ کا بھائی بنا  
 دیا تھا ۱۴۔ منہ سے مولا اس غلام کو کہتے ہیں جو مالک آنا کہنے آئے حضرت زید کو آنا کہنے کے پنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے یزید کی از روئے انصاف جعفر کو دلائی تو اوروں کا دل  
 نش کرنے کے لیے حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت علیؑ کی حق فیضیت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا ہوں تو میرے مطلب یہ ہے کہ تم دونوں ایک ہی داد کا دار  
 اور

فِيهِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ تَكُونُ هَذِهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ  
بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلٌ بَزْجِيْفٌ  
وَأَسْمَاءُ وَالْمُسَوَّرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ  
مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ  
عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
نَدَاةً إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهَا وَعَلَى أَنْ  
يَقْدُ خَلْفَهَا مِنْ قَائِلٍ وَيَقِيمُ بِهَا  
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا  
بِحُلَّتَانِ السَّلَامِ السَّيْفِ الْقَوِينَ  
وَالْحَوْصِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ  
فِي قِيُودِهِ فَرَدَّهَ إِلَيْهِمْ قَالَ  
لَمْ يَدْكُرْهُمُ مَوْلَى عَنْ سَفْيَانَ أَبَا  
جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِحُلَّتَيْ السَّلَامِ

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ الْعُتَيْبِ حَدَّثَنَا فَكَيْحٌ عَنْ تَافِعٍ

اس میں ابوسفیان کی حدیث ہے کہ  
عوف بن مالک شعبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصغر (انصاری) میں صلح ہو جائے گی  
اسی باب میں ہل بن حنیف کی حدیث بھی ہے۔ نیز  
اسما بنت ابی بکر اور مسور بن مخرمہ اذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حدیث ہے موسیٰ بن مسعود نے بحوالہ سفیان ابن سعید از  
ابو اسحاق از ہمار بن عاتب روایت کی ہے کہ آنحضرت نے حدیبیہ  
کے دن مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی جو مشرک (مسلمان  
ہو کر) ان کے پاس آئے گا اسے ان کی طرف واپس کر دیا  
جائے گا۔ آپ (آئندہ سال) مکے میں آئیں گے، تین دن  
قیام فرمائیں گے، ہتھیار نیام میں رکھ کر آئیں تلوار کمان وغیرہ  
یہ شرطیں بھی ابھی لکھی جا چکی تھیں، اور ابو جندل بیڑوں  
میں لڑکھڑاتے آئے تھے، آپ نے اسے (شرط کے مطابق)  
کفار کے حوالے کر دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں موسیٰ بن اسماعیل  
نے سفیان ثوری سے ابو جندل رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا  
اور حلیان کی جگہ حلب کا لفظ کہا ہے۔

(الاحمد بن رافع از سرتاج بن نعمان از فلیح از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے کینیت سے (مکے سے)

۱۔ جہاں گزرنے کے ہیں یہ کہ جبکہ ابوسفیان نے ہنزل کے ساتھ یوں کہا تھا ہم میں اور اس پھر میں ایک مدت کے لئے صلح ہو گئی ہے ۲۔ یہ حدیث آگے آگیا تھا لیکن تالیف  
میں وصل کی ہے ۱۲۔ ابو جندل کی حدیث یہ بھی کتاب الجزیرہ میں موصول آئے گی ۱۳۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآبِیْ رَسُوْلٍ لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خَرَجَ مَعَهُمَا اَحْمَالٌ لِّكَافُرَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
الْبَيْتِ فَخَرَّ هَدْيٌ وَحَلَقَ رَأْسُهُ بِالْحَدْيِ  
وَقَاضَاهُمْ عَلَى اَنْ يَّحْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا  
يَعْمَلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ اِلَّا سِيُوفًا وَلَا يُقِيمُوا  
اِلَّا مَا اَحْيَوْا فَاَعْمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَلَمَّا  
كَمَاكَانَ مَا كَانَهُمْ فَلَمَّا اَقَامَ هَاتِلًا اَمْرُهُ  
اَنْ يَّخْرُجَ فَخَرَجَ -

۲۵۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حَتْمٍ

يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمٍ  
قَالَ اُنْطَلِقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ بَيْنَ  
مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ اِلَى خَيْبَرٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُّصَلِّحٌ

بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

۲۵۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ

قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَهُمْ أَنَا الشَّيْخُ  
وَهُوَ ابْنَةُ النَّصْرِ كَسَرَتْ تَدِيكَةً حَادِيَةً فَطَلَبُوا  
الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعُفْوًا بَوَاقًا اَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ  
أَسْ بَنُ النَّصْرِ أَكْسَرْتَنِي أَمْ الرِّبْعُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَكْسَرْتَنِي هَذَا  
فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابَ اللَّهِ الْقِصَاصُ قَبْلِي الْقَوْمُ  
وَعَفَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ كُوِّقِمْ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ -

نکلتے کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے (وہاں نہ  
جائے دیا) آخر آپ نے (مجبوراً) حدیبیہ میں ہدی کے جانور ذبح کر دئے اور  
سر منڈوا دیا۔ کفار سے یہ طے ہوا کہ آئندہ سال آپ عمرہ کریں گے تو لوگوں  
کے سوا کوئی اختیار ساتھ نہ لے جائیں گے، لکے میں اس وقت تک رہیں  
گے جب تک کفار ٹھہرنے دیں گے۔

حسب شراط آپ آئندہ سال مکے میں گئے، تین دن مکے میں  
ٹھہرنے کے بعد کفار نے کہا آپ تشریف لے جائیے چنانچہ آپ  
روانہ ہو گئے۔

(از مسند ابی شریحہ از یحییٰ ابی شریحہ بن یسار سہیل بن ابی حاتم کہتے ہیں  
کہ عبد اللہ بن سہیل اور محییہ بن مسعود بن زید خیر کی طرف گئے، ان دنوں خیر  
دالوں سے صلح تھی)۔

## باب دیت پر صلح کرنا

(از محمد بن عبد اللہ انصاری از حمید) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ  
ربیع بنت نضر نے (جو انسؓ کی بھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔  
(اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے ورثاء سے کہا دیت لے لویا  
معاف کر دو۔ وہ رضامند نہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے  
قصاص کا حکم دیا۔ (انس بن مالک کے چچا) انس بن نضر نے حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا  
دانت توڑا جائیگا یا رسول اللہ؟ قسم اس کی جس نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ مبعوث  
فرمایا (ایسا تو نہیں ہوگا) دانت نہیں توڑا جائیگا۔ آپؐ نے فرمایا اے انسؓ لڑکی  
کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضروری ہے) پھر خدا کی قدرت سے لڑکی کے  
وارث راضی ہو گئے انہوں نے قصاص معاف کر دیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض  
بندے ایسے بھیجے کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضروری پوری کرتا ہے۔

لہٰذا یہ والے یہودی کا فرقہ تو کافر تھا مگر یہودی تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ کفار نے کم از کم تین دن کی شرط منظور کی تھی۔ اس سے زیادہ ٹھہرنے کے وہ مجاز تھے اگر زیادہ

كَادَ الْعَزَازِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَحَهُ الْقَوْمُ  
وَقَبِلُوا الْأَرْضَ.

**باب ۶۶۱** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِي

هَذَا أَسِيدٌ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ

بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ وَقَوْلِهِ

جَلَّ ذِكْرُهُ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

۲۵۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُقَيْلٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ

اِسْتَقْبَلْ وَاللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَعُودِيَةً بِنِكَاحٍ

أَمَّنَالِ الْحَبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَئِنْ

لَا دَرَى كِتَابِي لَا تُؤْوِي حَتَّى نَقْتُلَ أَقْرَبَانَهَا فَقَالَ

لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّاحِلِينَ أَوْعَدُوهُ

أَنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي

بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِبُضَيْعَتِهِمْ

فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ

شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ أَذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ

فَاغْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَأُطْلِبَا إِلَيْهِ فَاتَّيَاهُ

فَذَخَلَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبْنَا إِلَيْهِ

فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنْكَابَتَا عَبْدًا لِمَطْلَبٍ

قَدْ مَضَى مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنْ هَذِهِ الْأَمَّةُ قَدْ

عَاقَتْ فِي دِمَائِهِمَا قَالَا فَاقْتَرَعَا يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا

مروان بن معاویہ فزاری نے یہ حوالہ حمید از انس رضی اللہ عنہ اتنا  
بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے۔ دیت منظور کر لی۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ

السلام کے متعلق یہ ارشاد یہ میرا بیٹا ہے جو مسلمانوں کا ہمسوار

ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے

گروہوں میں صلح کرادے۔

نیز اللہ نے (سورہ ہجرات میں) فرمایا ان میں صلح کرادو۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان) ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن لہری

سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم امام حسن علیہ السلام معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے

کے لیے پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے۔ عمرو بن عاص نے (جو معاویہ

رضی اللہ عنہ کے منیر خاص تھے) یہ کہا مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ فوج

دشمنوں کو شکست دے بغیر پیچھے نہ موڑے گا۔

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو ان دونوں میں (عمر بن

عاص اور معاویہ) جہتر تھا کہ اگر انہوں نے انہیں مارا یا انہوں نے انہیں، آخر

اس خون ریزی کا سردار کون ہو گا؟ اور ان کی عورتوں اور بچوں کی کون خبر

گیری کرے گا۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنی قریش کے خاندان عبد شمس

کے دو آدمیوں عبد اللہ بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر کے نزدیک امام حسن کے پاس

بھیجا اور کہا ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو ان سے گفتگو کرو اور جو

کہیں مان لو غرض یہ دونوں امام حسن علیہ السلام کے پاس گئے اور گفتگو

کی اور صلح کے طلب گار ہوئے، امام صاحب نے فرمایا ہم عبد المطلب کی اولاد

میں اور تمہیں خلافت کی وجہ سے دو بیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہو گئی ہے اور

یہ لوگ ہمارے ساتھ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر روپیہ دیئے

ماننے والے نہیں) وہ کہنے لگے کہ حضرت امیر معاویہ آپ کو اتنا اتنا دہیہ

لے میں معاویہ اور عمرو دونوں میں معاویہ غنیمت تھا کہ اس کو ذرا تم تو آیا اور وطن خدا کی غوریزی سے لڑا مگر عمرو کو ذرا درد نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ خیر جنگ ہو لوگ مانے جائیں۔

۲۵۳۴- اگر یہ خلافت چھوڑ دیں تو یہ بیہ پیسہ کہاں سے آئے گا عادت تو بہت فحش کرنے کی ہو گئی ہے جو بہت بہرہ و خوف عادت بہت تکلیف دہ تھا چاہئے گی کہتے ہیں امام صاحب کی سخاوت

کا یہ حال تھا کہ کسی سال کا سال دو تہہ کر کے کئی بار اپنا سامان اسباب گھر یا دکانوں پر لٹا دیا۔ حجام اللہ آخر بیٹے کے تھے بنی فخر کے جو سامنے جان سے بزرگ ہیں بنی اشعث اور ارضاء

وَكُنْ أَقْبَلَ لَكَ بِكَ وَيَسِّرْ لَكَ قَالَ قَسْنَىٰ  
 بِهَذَا قَالَ لَمْ تَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا  
 قَالَ لَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا كُنْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ  
 سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ مُنْبَرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَىٰ جَنْبِهِ  
 وَهُوَ يُعْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَوَعْدِيهِ أُخْرَىٰ يَقُولُ  
 لَأَنْتَ أَهْوَىٰ هَذَا سَيِّدٌ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ  
 فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِي وَعَلَىٰ بَيْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا تَكُنْتُ لَنَا سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ  
 بِهَذَا الْحَدِيثِ -

## بَابُ ۱۶۸ هَلْ يُنْتَبَرُ الْأَمَامَةُ

بِالصُّلْحِ -

۲۵۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
 حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
 أَبِي الرَّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ  
 بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُمْ  
 بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصَوَاتَهُمَا وَادَّأ أَحَدُهُمَا يَسْتَوْفِعُ  
 الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا  
 أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ آيِنِ الْمُعْلَىٰ عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ  
 الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِ أَمْرٌ  
 ذَاكَ أَحَبُّ -

دینے پر رضی ہیں۔ اور آپ سے صلح چاہتے ہیں جو آپ چاہیں منظور کر سکتے ہیں  
 امام صاحب نے فرمایا اس بات کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ان دونوں نے کہا ہم  
 ذمہ داری غرض امام صاحب نے جو خواہش کی انہوں نے یہی کہا ہم اسکا ذمہ لیتے ہیں آخر  
 امام صاحب نے معاویہؓ سے صلح کی جس بغیر فرماتے ہیں میں نے ابوبکرؓ (صحابی)  
 سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن  
 علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور  
 کبھی اپنے نواسے کو دیکھ کر فرماتے یہ سیرا بیٹا ہے۔ مسلمانوں کا سوار ہو سکتا  
 ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کر لے۔  
 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حجج سے علی بن مدینی نے کہا ابوبکرؓ  
 سے حسن بغیر کا سماع (سننا) نہیں اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

## بَابُ ۱۶۹ اِمَامُ كَامِلٌ كَيْفَ لِيَهْ (فَرَقَيْنِ كَو) اِشَارَةُ كَرْنَا

ازا اسماعیل بن ابی اویس از برادرش از سلیمان انیجی بن سعید از ابو  
 الرجال محمد بن عبد الرحمان از والدش عمرہ بنت عبد الرحمان حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر مدوا آدمیوں  
 کی لڑائی کی آوازیں سنیں، ان میں سے ایک دوسرے سے قرضے کا کچھ حتم معاف  
 کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا کہتا تھا واللہ میں کچھ بھی معاف نہ کروں گا۔ آپؐ نے  
 دونوں کے قریب تشریف لے جا کر فرمایا وہ کہاں ہے جو بیگنی نہ کرنے کے لیے  
 بھی اللہ کی قسم کھا رہا تھا واللہ میں کچھ قرضہ معاف نہ کروں گا، اس نے عرض  
 کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم، مسید امقرض جو چاہے  
 مجھے منظور ہے۔ (چنانچہ امقرض نے جتنا چاہا معاف کر لیا۔)

لے جانے کہا ان لوگوں کے ہم مقام نہیں ہوتے ترجمہ بالیہ سے لکھتا ہے کہ آپؐ نے ان شخص کو پوچھا وہ کہاں ہے جو بیگنی نہ کرنے کے لیے قسم کھا رہا تھا گویا آپؐ اس سے فعل کو برا سمجھا۔  
 اور اشارہ کیا وہ مجھ سے آپؐ کے پوچھنے پر کہنے لگا جو میرا دیون چاہے مجھ کو منظور ہے ۱۲۳۳ ص ۱۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک کو دیکھ کر لوگوں کے دل میں انقلاب  
 آجاتا تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ شخص نہ رہا اور معاف کر دیا یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ سب کو میں لوگوں کی کا پاپٹ جاتی تھی۔ عبد الرزاق

۲۵۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ الْأَشْجَلِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَمْوَالُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَإِنَّ شَارِبِي دَهْنٍ كَأَنَّهُ يَقُولُ النَّصِيفَ فَاخْذْ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

**باب ۱۶۸۸- فَضْلُ الْأَمْوَالِ**

بَيِّنُ النَّاسِ وَالْعَدْلُ بَيْنَهُمْ

۲۵۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَاحٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ

**باب ۱۶۸۹- إِذَا شَارَ الْأِمَامُ**

بِالصُّلْحِ قَابِي حُكْمٍ عَلَيْهِ بِأَحْكَمِ

الْبَيِّنِينَ

۲۵۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنَ الْحَوَارِيِّينَ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیس از جعفر بن ربیعہ از اعرج از عبد اللہ بن کعب بن مالک کہ کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ان کا عبد اللہ بن ابی حدرداسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ کعب کو رستے میں ملے تو کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں پکڑ لیا، دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا کعب! ادا ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ادا قرض مچوڑ دے! اپنا پھر کعب رضی اللہ عنہ نے ادا قرض اس سے لیا اور ادا معاف کر دیا۔

**باب لوگوں میں صلح کرانے اور عدل والی صفات**

کرنے کی فضیلت

(از اسحاق از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں طلوع شمس ہوتا ہے بدن آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں الصاف کرنا یہی ایک خیرات ہے۔

**باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے**

اور کوئی فریق تسلیم نہ کرے تو صابط کے مطابق کارروائی کرنے کا حکم دے دے۔

(از ابوالیمان از شعب ابی ذر از عروہ بن زبیر) زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ان میں اور ایک انصاری میں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے، مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے متعلق جھگڑا ہوا دونوں اپنے اپنے باغ میں اس کا پانی لیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلاؤ، پھر اپنے ہم سایہ کی طرف پانی مچوڑ دے، یہ سن کر انصاری

سَلَّمَ الرَّبُّ بِرَأْسِهِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْجَارِلَ  
فَخَضِبَ الْأَضْمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ  
كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَكُونُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى  
يَبْلُغَ الْحُجْدَ رَفَا سَتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقُّهُ لِلرَّبِّ بَرِيءٌ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى  
الرَّبِّ بِرَأْسِهِ سَعَةً لَهُ وَلَا ضَارَ لِي فَلَمَّا أَحْفَظَ  
الْأَضْمَارَ رَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَوْعَى  
لِلرَّبِّ بِرَحْمَةٍ فِي مَصْرِيحِهِمْ فَحَكَمُوا قَالُوا قَالُوا قَالُوا  
وَاللَّهُ مَا أَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ  
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا تَكْبُرُ  
بَيْنَهُمُ الْآيَةَ -

### بَابُ ۱۶۹ الشَّلْمُ بَيْنَ الْعُرَمَاءِ

وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَادِلَةِ فِي  
ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ  
يَتَخْتَصِمَ الشَّرِيكُ قِيَا حَذَّ هَذَا  
دَيْنًا وَهَذَا أَعْيَا فَإِنْ تَوَلَّى لَوْنَهُمَا  
لَمْ يُوْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ -

تو وہ اپنے شریک سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۵۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا هَبْدُ  
الْوُهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَوَلَّى ابْنُ وَعْلِيٍّ يَمِينُ  
فَعَرَضْتُ عَلَى عُرْمَانِهِمْ أَنْ يَتَّخِذُوا الشَّرِيكَمَا

غصے میں کہنے لگا یا حضرت! صلے اللہ علیہ وسلم زیر آپ کے محبوبی زاد بھائی  
میں اس لیے آپ یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔

یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے متغیر ہو گیا فرمایا زیر پر  
اپنے دونوں کو خوب سیراب کر لے لے بعد ہی رو کے رکھو، یہاں تک کہ  
خود ہی کنارے کی چھوٹی دیواروں تک پہنچ جائے۔ اس وقت آپ نے  
زیر کو اس کا صحیح حصہ دلایا اور پہلے جو حکم آنحضرت صل اللہ علیہ وسلم نے  
دیا تھا اس میں زیر اور الفساری دونوں کی رعایت تھی، جب الفساری نے غلطی  
سے آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے زیر رضی اللہ عنہ کا پورا حق صاف حکم دیکر دلایا  
عروہ کہتے ہیں زیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے خدا کی قسم میں سمجھتا ہوں یہ  
آیت (سورہ نسا رک) اسی مسئلے میں نازل ہوئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ  
حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا تَكْبُرُ (آیت) زیرے رب کی قسم وہ اس وقت تک یمن نہ ہوں گے جب  
تک اپنے جھگڑوں میں تجھے حاکم نہ بنائیں آخر آیت تک۔

### بَابُ ۱۷۰ قَرْضُ الْوَلَدِ وَالْوَلَدِ فِي صَلَاحِ

کامیان اور قرض اندازے سے ادا کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شریک اگر  
یہ طے کر لیں کہ ایک نقد مال لے لے اور دوسرا (اپنے حصے  
کے عوض) قرض وصول کرے تو کچھ حرج نہیں، اس کے  
بعد اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرض روپ جائے)

(از محمد بن بشر از عبد الوہاب از عبید اللہ عمری از وہب بن کيسان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے والد کا انتقال ہو گیا، ان پر  
قرض تھا، میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا تم اپنے قرضہ کے عوض  
مجھ کو لے لو، مگر انہوں نے یہ میل کم سمجھتے ہوئے انکار کر دیا، میں نے

لے لے اور اہل طبع کا حکم یہی ہے کہ میں اس کا حصہ اور وہ مینڈوں تک پانی بھر مانے کے بعد اپنے ہمارے کے کہیت میں پانی چھو لے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی شیبہ  
نے وصل کیا ۱۲ منہ



عَلَيْهِ قَابُوا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ فِيهِ وَقَاءٌ فَأَنَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا  
خَدَعْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمَرْبِدِ أَذْنْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبُرْكَهْ ثُمَّ قَالَ أَذْنُ عُمَرَ  
فَأَذْنُهُمَا تَزَكَّتْ أَحَدُ اللَّهِ عَلَى الْإِنْسَانِ الْأَقْصَيْنِ  
وَفَضَّلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسَقَا سَبْعَةَ عَجْوَةٍ وَسَيَّ  
تُونِ أَوْ سَيَّتَهُ عَجْوَةً وَسَبْعَةَ كَوْنٍ فَوَاقَيْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ  
ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ فَخَرَجَا  
فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَّكُونُ ذَلِكَ وَقَالَ هَتَامُ  
عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوةُ الْعَصْرِ وَلَمْ يَكُنْ كَرَّابَا  
بَكْرٍ وَلَا مَعِيكَ وَقَالَ وَتَرَكَ ابْنِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ  
وَسَقَا دِينَقًا وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ  
جَابِرٍ صَلَوةُ الظُّهْرِ

### بَابُ ۱۶۹۱ فِي الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ الْعَيْنِ

۲۵۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِ قَبْرِهَا أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاعَا فِي  
أَيِّ حَدِّ رَجَعْنَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَادْفَعَتْ  
أَسْوَأُهُمَا حَتَّى سَوَّعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم چل توڑ کر  
ایک جگہ جمع کر دو، جمع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دے دو چنانچہ میں  
نے چل توڑا ڈھیر بنایا اور آپ کو اطلاع دی آپ مع حضرت ابوبکر و عمر رضی  
اللہ عنہما تشریف لائے، آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر  
فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا بیچ، ان کا قرضہ بھر لو راد کر دے چنانچہ  
میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیوہن کھجور بیچ  
دیں، جس میں سات دسوق عجوہ تھی اور چھ دسوق لون یا چھ دسوق عجوہ تھی اور  
سات دسوق لون۔

غرض میں (قرض ادا کر کے گھر واپس آیا) مغرب کے وقت آنحضرت سے  
ملاقات کی اور یہ واقعہ بتایا آپ مسکرا دیئے فرمایا ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما)  
سے مجھ پر بیان کر دو۔ ان دونوں نے سن کر کہا ہم تو پہلے ہی سمجھ رہے تھے  
کہ ان میں برکت ہو جائے گی۔

ہشام نے بحوالہ وہب از جابر رضی اللہ عنہ مغرب کے بجائے صلوٰۃ  
الْعَصْرِ کب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے مسکرانے کا  
آئینوں نے میرا باپ تیس دسوق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا۔

محمد بن اسحاق نے بحوالہ وہب از جابر (جائے مغرب) صلوٰۃ الظہر بیان کیا۔  
**باب** کچھ نقد دے کر قرض کے بدلے صلح کرنا۔

۱ از عبد اللہ بن محمد از عثمان ابن عمر از یونس از لیث از یونس از ابن  
شہاب از عبد اللہ بن کعب (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن  
حدردیران کا کچھ قرض تھا، انہوں نے اس کا تقاضا کیا یہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے عہد مبارک کا واقعہ ہے اور مسجد نبوی میں پیش آیا۔ دونوں  
(قرضخواہ و مقروض) کی آواز بلند ہو گئی۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حجرے میں سے سن لیا، آپ باہر تشریف لائے اور حجرے کا  
پردہ اٹھا کر پکارا کعب! کعب! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول

سَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ  
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجُوتِهِ  
فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ  
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ مَتَعَ  
الشَّطْرُ فَقَالَ كَعْبُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَاقُضِهِ -

الشرع صل اللہ علیہ وسلم آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا آدھا قرآن پڑھا  
کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صل اللہ  
علیہ وسلم تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا پل اٹھ ادا کر لے

## کتاب الشُّرُوطِ آداب شرائط

ابتداء الشرع کے نام سے یہ تمام بیان بہایت جسم والا ہے  
**باب** اسلام لاتے وقت، احکام اور خرید  
و فروخت میں کیا کیا شرائط جائز ہیں۔

(انہی بن بکر از علیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)۔

مروان اور سور بن خرمہ دونوں حضرات صحابہ کرام سے روایت کرتے تھے  
کہ جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا اس میں  
جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ کفار میں سے ہمارے  
پاس کوئی مرد آجائے خواہ وہ مسلمان ہو تو ہم اسے واپس کفار کے حوالے  
کر دیں گے خواہ وہ جو سلوک بھی کریں۔ یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار ہوئی، وہ  
بہت برہم ہوئے۔ سہیل نے اس شرط کے بغیر صلح قبول نہ کی۔ یہ ہوا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا۔ اسی دن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**باب ۱۶۹۲** مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ  
فِي الرِّدَائِمْ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُتَابَعَةِ

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
ابْنُ الرُّمَيْثِ أَنَّ سَمْعَ مَرْوَانَ وَالْمُسَوِّدَ بْنَ عَمْرٍو  
يُحْتَرَبَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو دِيْمَاسَ  
كَانَ فِيهِمَا اشْتَرَطَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو عَلَى لَيْثِ بْنِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مَتَا أَحَدٌ وَ  
إِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَمَنْعُوهَا مِنْهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلَّا ذَاكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي بَيْتِكَ الْمُدَّةَ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمُّ كَلْبُومَ بِنْتُ عَقْبَةَ بِنْتُ أَبِي مُعِيطٍ مِمَّنْ خَرَجَ (الرَّسُولُ) اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ هَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمَ بِأَيِّهَا هُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحْكُمُونَ لَمْ يَنْ قَالَ عُرُوءٌ فَأَخْبَرَ نِسَاءَ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقِيحُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ إِلَى عَفُورٍ رَجِيمٍ قَالَ عُرُوءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَنَ أَقْرِبُ هَذَا الشَّرْطَ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكَ كَلَامًا يَكْلِمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُكَ بِدِ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا يَأْبَعُهُنَّ إِلَّا يَقُولُهُ -

۲۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ عَنْ

ابو جندل جو مسلمان ہو کر آیا آپ نے اسے اس کے باپ سہیل بن عمرو کے حوالے کر دیا۔ مردوں میں سے جو بھی مدت صلح کے دوران آپ کے پاس آیا آپ نے اسے واپس کر دیا خواہ وہ مسلمان ہو کر بھی آیا۔ عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں ایک ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط تھی وہ بوجوان تھیں۔ چنانچہ ان کے اعزاء نے آپ کی خدمت میں آ کر واپسی کا مطالبہ کیا، مگر آپ نے انہیں واپس نہیں کیا بشرط مردوں کو واپس کرنے کی تھی، عورتوں کو واپس کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ عورتوں کے بارے میں آیت کریم نازل ہو چکی تھی کہ جب مسلمان عورتیں تہا کے پاس ہجرت کر کے آجائیں تو ان کا امتحان کرو اللہ ان کا ایمان خوب جانتا ہے اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ واقعی ایمان والی ہیں تو کفار کو واپس نہ کرو۔ نہ مؤمن عورتیں کفار کے لیے حلال ہیں، نہ کفار مردوں عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

عروہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسی آیت إِذَا جَاءَ كُمْ الْمُؤْمِنَاتُ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا امتحان لیا کرتے۔

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں، آپ فرمادیتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔ خدا کی قسم آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی نہیں ہوا۔ ہر ایک عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے۔

(از ابوالنعمان از سفیان از زیاد بن علقمہ) جریر بن عبد اللہ بخاری کہتے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں صرف زبان سے کہہ دینا کافی ہے ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل یہ کیا کرتے ہیں خدا ان سے بھیہے اور ان کو بدایت کرے ۱۲ منہ عہد فلا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ میں یہ طلب ہے جسے اس کتاب میں لا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ میں ہے مزید تاکید وَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ میں ہے سبحان اللہ اسلام میں عصمت مومنات کا کتنا اہم ہے کہ یہ عورتیں اس لیے بیان کیے گئے ہیں کہ تمہاری بیعت میں صرف زبان سے کہہ دینا کافی ہے آج تک تیار نہ ہوئے یہ بے نزاع

زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ بَايَعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَطَ عَلَيَّ  
وَالنَّصِيحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۵۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَائِسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَرِثَاةِ  
الزَّكَاةِ وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

**بَابُ ۱۹۳- إِذَا بَاعَ فَخْلًا  
قَدْ أُبْرِتَ -**

۲۵۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا مَا يَكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ بَاعَ فَخْلًا قَدْ أُبْرِتَ فَفَمَرَّتْهُ لِلْبَائِعِ  
إِلَّا أَنْ تَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ -

**بَابُ ۱۹۴- الشُّرُوطُ فِي الْبَيْعِ**

۲۵۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ أَنَّ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ  
تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَّتْ مِنْ  
كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى  
أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتُكَ  
فَيَكُونُ وَلَا وَإِلَّا لِي فَعَلَيْكَ قَدْ كَرِهْتُ لَكَ  
بَرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ  
أَنْ تَخْدَبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا

تھے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت لی، آپ نے مجھ سے  
شرطیں کہیں، یہ شرطیں کمالی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس بن ابی حازم) جریر بن عبد اللہ  
کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان احکام پر بیعت کی  
ماری پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

**باب بیوندگانے کے بعد کھجور کے درخت کو  
فروخت کرنا۔**

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوند گایا ہو کھجور  
کا درخت بیچے تو اس کا بھل بیچنے والا ہی لے گا۔ لیکن اگر خریدار اپنے آپ  
لینے کے لیے معاہدہ کر لے (تو بھل خریدار ہی لے گا)

**باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان۔**

(از عبد اللہ بن مسلم از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی کتابت کے رد میں ان  
سے مدد مانگنے آئی، اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے کہا اپنے لوگوں کے پاس جا، اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ ولا رہے  
کے حقوق بھی مجھے دے دیں تو میں تیری کتابت کی کل رقم لیکھا رگی و اگر وہ  
گی۔ بریرہ دفعہ نے اپنے مالکان سے جا کر کہا، انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر  
بنیت ثواب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں  
تو کریں۔ تیری ولا رہم لیں گے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَا وَكَفَّكَ قَدْ كَرِهْتَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِيْ فَاَعْتَقِيْ فَاَبْتَاعَتْهَا الْوَلَاءُ وَلَيْسَ أَعْتَقَ -

**باب ۱۶۹** إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهَرَ اللَّهُ أَنَّ بَيْعَهُ بِلَا مَقَرٍّ مُّسَمًّى جَائِزٌ

سوار ہوں گا تو یہ شرط جائز ہے۔

۲۵۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبِطٍ حَدَّثَنَا دُرَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ أَبِي قُرَيْبٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ كَانِيسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا قَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَوْبَهُ قَدْ نَالَهُ فَسَادَ يَسِيرُهُ لَيْسَ يَسِيرُهُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَعْزِيهِ يَوْفِيَّةٌ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ يَعْزِيهِ يَوْفِيَّةٌ فَبِعْتَهُ فَاسْتَنْتَنَيْتُ حُمَلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ انْفَرَقْتُ فَأَرْسَلَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَبِي قُرَيْبٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَخَذَ جَمَلَكَ فَقَدْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَا لَكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ كَرِهْتَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ اسْتَحْيُ عَنْ جَبْرِ عَنْ مُغِيرَةَ فَبِعْتَهُ عَلَى أَنْ يَبْقَى فَقَارَ

سے اسے ذکر کیا آپ نے فرمایا (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) تو برہہ کو خرید کر آزاد کر دے ورنہ تو اسی کا حق مسلم ہے جو آزاد کرے۔

**باب** اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک میں اس پر

(از ابوالنعمان از زکریا از عامر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل تھک چکا تھا اور چل نہ سکتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اونٹ کو قبضہ کی لگا کر ہانک دیا اور دعا فرمائی اس کے بعد اونٹ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا درو کے سے نہیں رکتا تھا آپ نے فرمایا جابر! ایک اوقیہ سپاندی کے عوض یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دے میں نے عرض کیا میں نہیں بیچتا آپ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے عوض بیچ ڈال، میں نے بیچ دیا اور یہ شرط لگا لی کہ میں اپنے گھوڑے بیچنے تک اس پر سوار ہوں گا، چنانچہ جب میں (گھوڑہنیا) اونٹ لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کی قیمت مجھے دلوادی میں واپس آ رہا تھا کہ آپ نے مجھے پھر بلوایا اور فرمایا کہ اپنا اونٹ واپس لے جاؤ وہ تمہارا مال ہے قیمت بھی جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور اونٹ بھی)

شعبہ نے بحوالہ مغیرہ از عامر شعبی از جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا

عمر بن حذافہ میں یہ لفظ بھی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو شرط کر لے کہ دلاؤ گا مارا کاں کو ملے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی معروف قانون کے مطابق ظاہر کے خلاف قرار ہو تو نہیں ملے گی۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آپ نے وعدہ کر کے خلاف کیا بلکہ برہہ کے بیچنے والے کا خلاف قانون مطالبہ تھا وہ یہ سمجھتے تھے کہ برہہ اور حضرت عائشہ بنو جمہولہ میں گنہگار کی سی بیعت کا توڑ حصہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا لہذا برہہ کو غلامی سے چھڑا کر کسی ہر انجام دی پھر جیسے قانون معروف پہلے سے چلا آ رہا تھا اس کے مطابق ولا رخصت کو مل جائے گی۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رقمہ لعمالین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں دس سال رہا کبھی بھی آپ نے یہ نہ فرمایا یہ کام کیوں کیا کیوں نہ کیا؟ کبھی آپ ملاض نہ بولے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ کتبہ پرندے کے شکار سے منع فرمایا ایک اور حدیث میں ہے کہ پرندے کے بچے اٹھانے والے کو فرمایا اسے آزاد کر دو تاکہ اس کی ماں کی بھڑائی ختم ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ مودئی مالور کو بھی عذاب دے دے کہ نہ مارو۔ یہ حال یہاں ختم ہونے کے لفظ سے ضرب شدت لیا گیا خفیف سے بھی کم تر مراد ہے یعنی بھینسی دی گئی اس زمرہ کی اور ہاتھ سے بھیایا جس کے بغیر جانور نہیں سمجھتا۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ شعبہ کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا یہ بھی بنی ابی کثیر سے انہوں نے شعبہ سے ۱۳ منہ ۱۷۵ حقا کی روایت کو خود امام بخاری نے چار میں وصل کیا ۱۲ منہ



وَيُنَادِ أَقْوَلُ الشَّعْبِ يَدِيَّ أَكْثَرُ الْإِغْتِرَاطِ  
وَأَصَحُّ عِنْدِي قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ -

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مدینے تک سوار ہونے کی شرط  
بہت روایتوں میں ہے اور میرے نزدیک ہی زیادہ صحیح ہے

### باب ۱۶۹۶ الشُّرُوطُ فِي الْمَعَامِلَةِ

۲۵۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْسَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّجِشِ قَالَ لَا  
فَقَالَ تَكْفُونَا التُّونَةَ وَتَشْرِكُكُمْ فِي النَّعْمِ  
قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا -

(معاہدہ منظور ہے)

### باب ۱۶۹۷ الشُّرُوطُ فِي الْبَيْعِ

عِنْدَ عَقْدَةِ الْبَيْعِ -  
وَقَالَ عُمَرَانُ مَقَاتِلَ الْمُحَوِّ  
عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ  
وَقَالَ الْمُسَوِّمُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ  
مِنْهُمَا أَنَّهُ قَاتِلِي عَلَى فِي  
مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ وَمَا لِي  
حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي  
فَوَفَّى لِي -

۲۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

### باب معاملات میں شرط لگانا۔

(از ابوالیمان از شعب ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہؓ  
کہتے ہیں کہ انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم  
میں اور تمہارے مہاجرین میں کجور کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا  
نہیں یہ ہمیں ہوسکتا روہ تمہاری جائیداد ہے تمب انصار مہاجرین سے  
کہنے لگے اچھا یوں کرو کہ درختوں کی خدمت تم کرو، ہم تم میوے میں  
شریک رہیں۔ انہوں نے یہ کہی بہت اچھا ہم نے سنا اور مان لیا۔

### باب بیع کا کرتے وقت ہم میں کوئی شرط لگانا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حق اس وقت ادا ہوتا  
ہے جب شرط پوری کی جائے اور جو شرط کرے اسے پورا  
کرنے کا تجربہ پورا حق ہے۔

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ نے اپنے داماد (ابوالعاص) کا ذکر کیا ان  
کی تعریف کی، فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ بھی طرح پورا  
کیا مجھ سے جو بات کہی سچی تھی۔ مجھ سے جو وعدہ کیا پورا کیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیلیث از زید بن ابی حنیب از ابوالخیر)

۱۱۔ بخاری کی دست علم میں سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایک حدیث کے کچھ کچھ طریق ان کو محفوظ تھے مہملان سب روایات کے ذکر کرتے سے یہ ہے کہ اکثر روایتوں  
میں سواری کی شرط کا ذکر ہے جو ترجمہ باب ہے معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط لگانا درست ہے تا مگر بخاری کے بعد  
کی ایسی جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو اور صحیح بخاری تو الحمد کی طرح ان کو حفظ تھی۔ یا اللہ ہم کو عالم برزخ میں امام بخاری، ابن تیمیہ اور عافیا بن حجر کی زیارت  
نصیب کر آمین ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے باب الخس میں وصل کیا ۱۶ منہ

الَّتِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي  
الْخَيْرِ عَنْ عُفَيْفِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُطِ أَنْ  
تَوْضُوأَ بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفَرْجَ -

### باب ۱۶۹۶ الشُّرُطُ فِي الْمُنَاغَةِ

۲۵۳۹ - حَدَّثَنَا مَا رِجَالُ بْنُ إسماعيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
حَنْظَلَةَ الزُّرْقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ دَافِعَ بْنَ خَدِجٍ  
يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ حَقْلًا ذَكَرْنَا كُرَى  
الْأَرْضِ فَوَبَّهًا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ  
ذِهِ فَهَيَّيْنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنْ الْوَرَقِ -

### باب ۱۶۹۷ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ

الشُّرُطِ فِي النِّكَاحِ -

۲۵۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَاسًا وَلَا تَنَاجَشُوا  
وَلَا يَزِيدُ عَلَى بَيْعِ أَرْبَعَةٍ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى  
خُطْبَتِهِ وَلَا تَنَالُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا  
لَتَسْتَكْفِيَنَّ إِنَاءَهَا -

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم  
نے عورت کی شرمگاہ حاصل کی ہو۔

### باب مزاحمت میں شرط لگانا۔

(از مالک بن اسماعیل (از ابن عیینہ (از یحییٰ بن سعید (از حنظلہ زرقی)  
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے تھے تمام انصار کی نعت ہمارے کھیت  
زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے، کبھی ایک جگہ کچھ اگتا دوسری  
جگہ نہ اگتا۔ لہذا مزاحمت سے منع کر دیا گیا لیکن روپے کے عوض کرایہ  
دینا منع نہیں ہوا۔

### باب نکاح میں کون سی شرطیں درست نہیں

(از مسدد (از یزید بن زریع (از معمر (از زہری (از سعید) حضرت ابو  
ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستی والا  
جنگل والے کا مال فردخت نہ کرے۔ نجش بھی نہ کرو (دلالی بھی نہ کرو) اپنے  
بھائی کے مقابلے میں قیمت کی بولی کو نہ بڑھاؤ، اور اپنے بھائی کے پیغام  
پر (نکاح کا) پیغام مت دو۔ کوئی عورت اپنی سوکن بہن کا حصہ خود  
لینے کے لیے اسے طلاق نہ دواتے۔

۱۔ یعنی جہ شرطوں پر تم نے نکاح باندھا وہ ان کا پورا کرنا واجب ہے گواہ و شرطوں کا بھی پورا کرنا ضروری ہے مگر نکاح کی شرطیں اور زیادہ پوری کرنے کے لائق ہیں  
طلاق نے کیا۔ اور وہ شرطیں ہیں جو عقد نکاح کے مخالف نہیں ہیں جیسے معاشرت یا نان نفقہ کے متعلق شرطیں لیکن اس قسم کی شرطیں کہ دوسرا نکاح نہ کرے گا  
یا لونڈی نہ رکھے گا یا سفر میں نہ لے جائے گا پوری کرنا ضروری نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد  
کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں  
پورا کرنا اگر آپ کی حدیث مطاوعہ ۱۲ منہ ۵۷ یعنی وہ مزاحمت منہ ہوتی ہیں میں یہ قرار داتا ہوں کہ اس قطعہ کی تم لیتا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ شاید اس  
قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۲ منہ ۵۸ اسلام نے عورت کا مقام کتنا بلند کیا ہے اس کا اعتراف سے فرمان ہے ہو سکتا ہے۔ کیا اور نہ سب سے جس نے عورت کے احترام  
کی اسے پاکیزہ اور عظمت تسلیم دی ہو۔ مگر نہیں۔ دنیا بھر کے قاضی اور تمدن دیکھ جائے غالی ہیں۔ عبدالرزاق - ۵۷ اس کی شرط نکاح البیعت میں  
نہ رکھی ہے ۱۲ منہ ۵۹ میں سے انہماک نکلا ہے۔ تمام ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیوی کو طلاق دے دے گا ۱۲ منہ



## بَابُ الشَّرْطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

۲۵۴۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
لَيْثُ بْنُ عَدِّ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَتَبَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ  
ابْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلُوا مِنَ  
الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَأْنُ إِلَّا اللَّهُ لَا أَقْضَيْتَ لِي  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْحَصَةُ الْآخِرُ وَهُوَ أَقْفُ مِنْهُ  
تَعْمَقُ أَقْبَضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْتَنَ لِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ ابْنُ  
أَبْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَفَرَأَيْتَ بِأَمْرًا يَمْ  
إِلَى أَخْبَرْتُ أَنَّ عَلَى بَنِي الرَّجْمِ فَأَقْتَدَيْتُ  
مِنْهُ بِمَاءٍ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ  
فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ  
عَامٍ وَأَنَّ عَلَى مَرَأَةٍ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَا قُصْبَيْنَ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ  
تَدَوُّ عَلَى بَنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ أَعْدُ  
يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا إِنْ أَعْتَدْتِ فَأَرْجُمُهَا  
قَالَ فَعَدَّ أَعْيَاهَا فَأَعْتَدَتْ فَأَرْجَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ.

## بَابُ مَا يُجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرْطِ الْكَافِرِ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عبد اللہ بن مسعود)  
عقبہ بن مسعود) ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں کہتے  
ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے  
لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب  
کے مطابق کر دیجئے اور مجھے مخالف فریق جو اس سے زیادہ جمعہ ارٹھا کہنے  
لگا جی ہاں مہار فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے بیان کرنے  
کا موقع دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر، وہ کہنے لگا میرا بیٹا اس کا  
لو کر تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا عساکر  
ہونا چاہیے تو میں نے سبکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے خریدے  
کر اسے چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے دریافت کیا انہوں نے کہا کویرے  
بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس تک جلا وطنی ہوگی، اور اس  
کی بیوی سنگسار کی جائے گی۔

آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اللہ  
کی کتاب کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا سبکریاں اور لونڈی تو دوسروں کے  
لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، ایک سال کے لیے جلا وطن  
بھی رہے گا (آپ نے فرمایا اے انیس) کل تو اس (دوسرے) شخص کی  
بیوی کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر چنانچہ صحیح  
انیس اس کے پاس گئے، اس نے زنا کا اقرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حکم سے وہ سنگسار کر دی گئی۔

## بَابُ مَكَاتِبِ الْكَرَّادِ هُوَ الَّذِي يَشْرَطُ بِمَنْ

۱۔ ترمذی باب نہیں سے بخاری سے بخاری کے بدلے شرط کی کہ سبکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کو باطل اور لغو قرار دیا ۱۲ منہ

اُمُّكَ تَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى  
أَنْ يُعْتَقَ -

٢٨٣٢ - حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدُ بْنُ أَبِي ذَرٍّ النَّكْعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ  
مُكَاتِبَةٌ فَقَالَتْ يَا أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَيْتُ  
فَإِنَّ أَهْلِي يُبَيْعُونِي فَأَعْتَقْتُهُمْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ  
إِنَّ أَهْلِي لَا يَبْيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَوْ قَالَ  
رَحِمَ اللَّهُ نَفْسِي فِيهِ فَنُفِصِمَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبْلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ  
اشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَلَيْسَتْ رِطُومًا مَا شَأْنُهَا  
قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرِطَ أَهْلُهَا  
وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْتَقْتُ وَإِنْ اشْتَرِطُوا مَا عَتَّ شَرِطٌ -

گی جو آزاد کرے، وہ سو شرائط لگائیں بے کار ہے۔

يَا ۤأَيُّهَا الشُّرُوطُ وَالطَّلَاقُ  
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاحْسَنُ وَ  
عَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ آخَرَ  
فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطٍ -

٢٥٣٣ - رَوَى ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ  
شُعْبَةَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّاقِبِيِّ وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ

پیر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے۔

(ازخلاق بن محلی از عبد الواحد بن امین کی) امین کی کہتے ہیں میں  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انہوں نے بیان کیا کہ  
 بریرہ رضی اللہ عنہا لوٹدی جو مکاتب تھیں ان کے پاس آئی (اور کہنے لگی) میں  
 مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجئے اس لیے کہ میرے مالکان مجھے فروخت  
 کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے  
 مالک اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک وہ حقوق ولا خود لینے  
 کی شرط نہ کر لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو مجھے خریدنے کی ضرورت  
 نہیں۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ سن لیا یا آپ کو کسی  
 طرح یہ بات پہنچ گئی آپ نے دریافت فرمایا بریرہ کا کیا معاملہ ہے؟ میں  
 نے بیان کیا، آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کر دے انہیں جو چاہیں شرطیں لگانے  
 دے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے  
 مالکوں نے ولا کی شرط (اپنے لیے کر لی) آنحضرت نے فرمایا ولا اسی کو ملے

## باب طلاق میں شرطیں لگانا۔

سعید بن مسیب اور حسن بھری اور عطاء بن رباح

کہتے ہیں، خواہ شرط کو بعد میں بیان کرے یا پہلے  
بحال میں شرط کے مطابق عمل ہوگا۔

(از محمد بن عمرؒ از شعبہ ازعمی بن ثابت از ابوہارم) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کے باہر جا کر قافلے سے خرید کیلئے ملنا منع فرمایا اور بتی والوں کو باہر والوں کا مال بھیچنا اور کسی عورت کا اپنی (مسلمان) بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگوانا اور اپنے مہاجی

۱۰ یعنی جب دلاء وہ لیا جاتے ہیں تو میں تجھے مول لینا نہیں چاہتی ۱۲ منہ ۱۰ یعنی طلاق کو مقدم کر کے شرط اس کے بعد کہے مثلاً یوں کہے اَنْتَ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ اَوْ شَرَطْتَ طَالِقٌ کو مقدم کر کے طلاق بعد کے مثلاً یوں کہے اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ اَوْ شَرَطْتَ طَالِقٌ ہر حال میں طلاق جب ہی بڑی جب نہ دانا جائے یعنی دوا سے نہ ہو بلکہ جس طرح سے کہے اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ اَوْ شَرَطْتَ طَالِقٌ کو مقدم کر کے طلاق بعد کے مثلاً یوں کہے اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ اَوْ شَرَطْتَ طَالِقٌ ہر حال میں طلاق جب ہی بڑی

میں نے کہا، اب تو اس مرد کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے جسے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے، کی وہ نہ تو لفظ کے لیے کی ممانعت سے لڑے گا نہ وہ نہیں اسے اس سے

لَا غَرَابَ لِي فَإِنْ كُنْتُ نَاصِرًا لِمَا كُنْتُ عَلَيْهِ لَأُحِبَّهُ  
وَأَنْ يَكُنْتُ مِمَّا الرَّجُلُ عَلَى سَوَاءٍ أَخِيهِ وَتَهَيَّ  
عَنِ النَّجَشِ وَعَنِ النَّصْرَةِ تَابَعًا مُعَاذُكَ  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ  
الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَدَمُ مِمَّنْ هُنَا وَقَالَ الْكُفْرُ  
حَبَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ تَمَّ

کی بولی کے مقابلے میں بولی بڑھا نا دلال کرنا اور پیچھے کی غرض سے جانور کے  
تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔

محمد بن عمر عہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن معاذ اور عبد الصمد  
بن عبد الوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

غندر اور عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں ان باتوں سے منع کیا گیا  
آدم بن ایاس نے یہ لفظ کہا کہ ہم منع کئے گئے (ان باتوں سے)۔

نفر اور حجاج بن منہال نے یہ لفظ کہا کہ آپ نے منع کیا (ان باتوں سے)۔

معاذ کی روایت کا امام مسلم نے اور عبد الصمد اور غندر کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے وصل کیا اور عبد الرحمن بن مہدی کی روایت حافظ صاحب کو مروی ہے  
نبی بنی اور حجاج کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا اور آدم کی روایت کو انہوں نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور نصر کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل

# جلد سوم

## گیارہواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**باب الشروط مع الناس بالقول -**

۲۵۴۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ

أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بَنِي إِدَا أَحَدُهُمَا عَنْ

وَأُخَرُ هُمَا قَدْ سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعَدْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْ كَرِهَ

فَالْأَكْثَرُ لَكَ إِنْكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتْ

الْأُولَى نِسْبًا قَا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ

عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاجِدُنِي بِهَا نِسْبَتٌ وَلَا

تُرْهِقُنِي مِنْ أَمْرِ عُسْرٍ أَلَيْسَ غُلَامًا فَقَتَلَهُ

فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا أَحَدًا أَلْبَرِيْدًا أَنْ يَنْقَضَ قَاتِلُهُ

قَرَأَهَا أَبُو عُبَيْسٍ أَمَا لَهُمْ مَلِكٌ

(از ابوبکر بن موسی از ہشام ابن جعفر) یعلی بن مسلم و عمرو بن دینار

دو لوں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں دو لوں ایک دوسرے سے زیادہ

بیان کرتے ہیں۔ ابن جعفر کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث یعلیٰ اور عمرو کے سوا دوسرے

نے بھی بیان کی بہر حال یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار دو لوں سعید بن جبیر سے روایت

کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے

کہا مجھ سے ابی بن کعبؓ بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام سے خضر علیہ السلام

نے کہا "میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔" واقعہ یہ

ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال بھول کر کیا تھا۔ درمیانہ سوال شرط

کے طور پر اور تیسرا سوال جان بوجھ کر کیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے (حضرت خضرؑ سے)

کہا پہلی بار تو مجھ سے بھول ہو گئی اس کی باز پرس نہ کیجئے اور نہ میرا کام مشکل بنائیے

(آگے چل کر) دو لوں کو ایک لڑکا ملا خضر علیہ السلام نے اسے ہلاک کر ڈالا بعد ازاں

دو لوں چلے۔ ایک دیوار بھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضرؑ نے اسے درست

کر دیا۔

ابن عباسؓ نے اس واقعے میں قرآنی لفظ رَأَوْا ہُوَ مَلِكٌ



## باب ۱۰۰۱ اِذَا اشْتَرَطَ فِي

الْمُتَارَعَةِ اِذَا اشْتَرَطْتَ اَخْرَجَتْكَ

۲۵۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَحْيَى ابْنُ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَا لَكَ  
عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ  
خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَمَرَ عُمَرَ خَطِيْبًا فَقَالَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلٌ  
بِهِمْ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نَقَرَكُمْ  
مَّا أَقَرَّكُمْ اللَّهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ  
إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِّي عَلَيْهِ مِنَ الْمَلِي  
فَقُلْتُ يَدُكَ وَرِجْلُكَ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ  
عُدَّةٌ غَيْرُهُمْ هُمْ عُدُونَا وَهُمْ سَمْنَا وَقَدْ رَأَيْتُ  
إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجَمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ  
أَحَدُ بَنِي الْحَقِيقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنْتَ خَرَجْنَا وَقَدْ أَقَرَرْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ  
لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَنْظِنْتِ أَيْ لَسِيْتِ قَوْلَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ  
مِنْ خَيْبَرَ بَعْدَ وَبِكَ قُلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ  
فَقَالَ كَانَتْ هَذِهِ هُزْنِي لَةً مِنْ أَيْ الْقَاسِمِ  
قَالَ كَذِبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَأَجْلَاهُ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ

## باب ۱۰۰۲ مزارعت میں یہ شرط لگانا کہ مالک جب چاہے

لگا کاشت کار کو بیدخل کر دے گا

(از ابو احمد از محمد بن یحییٰ از ابو غسان کنانی از مالک از نافع از ابن  
عمیر جب خیبر کے یہودیوں نے عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیے تو  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا انحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب  
تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں برقرار رکھے گا، ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے اور  
حالت یہ ہے کہ جب عبداللہ بن عمر اپنا مال لینے وہاں گیا تو یہودیوں نے  
رات کو اس پر حملہ کیا اور اس کے ہاتھ پاؤں مروڑ لئے تو حقیقت یہ ہے کہ خیبر  
کے یہودیوں کے علاوہ وہاں اور مہاراکوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن  
ہیں۔ انہی پر مہاراکمان ہے میں انہیں وہاں سے نکالنا اور جلاوطن کرنا  
بہتر سمجھتا ہوں جب حضرت عمر نے اسکا مصمم ارادہ فرمایا تو ابو حقیق  
یہودی کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین کیا آپ  
ہمارے اخراج کے درپے ہو گئے مگر حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
وہاں ٹھہرایا تھا اور ہم سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور شرط کر لی تھی ہمارے  
وہاں ٹھہرانے کی) حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے میں انحضرت کا  
ارشاد بھول گیا ہوں آپ نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہو  
گاجب تجھے خیبر سے نکالاجائیگا رات تجھے تیری اونٹنی لیے پھرے گی  
وہ کہنے لگا یہ تو ابو القاسم نے بطور مزاح فرمایا تھا حضرت عمر نے فرمایا او خدا  
کے دشمن! تو جھوٹا ہے۔ آخر حضرت عمر نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا اور  
پیداوار میں جو ان کا حصہ تھا اس کی قیمت انہیں دلوادی۔ کچھ نقد اور کچھ

لے یعنی مزارعت میں کوئی مدت میں نہ کرے بلکہ زمین کا مالک بیدخل کر دے کہ میں جب چاہوں گا تجھ کو بے دخل کر دوں گا ۱۲۸ من ۵۰ بعضوں نے کہا یہ ابنا محمد بن یوسف  
بکری ہیں ہر مال اس کتاب میں سے امدان کی شرح ہے ایک ہی حدیث ۱۷۱ من ۵۰ ہمارے حضرت عمر نے اپنے مہاجر سے عبداللہ بن عمر کو خیبر بھیجا اس لئے کہ وہ وہاں  
کی پیداوار وصول کریں یہودی مردودوں نے جو ممالک ان سے چلتے ہیں ان کو وہ مکمل دیا یا اگر دیا اور ان کے چھوٹے بیٹا لگا کر ان کو ٹیڑھا کر دیا مروڑ دیا خدا کی ماران جھینٹوں پر کوئی  
ساکری ۱۰۰ شجاعت ہے کہ لڑائی ہے تو جان چھین بھی گوتوں کے آگاہی نہیں اور غریب بیکہ کان خدا کی حق اینا رہنچا میں نامردوں کا یہی شیوہ ہے ۱۲ من ۵۰ یہ خبر کا فردہ دلائی نہیں  
ہو سکتا بلکہ آجے آئندہ کی جنگوں کی حق جواب پوری ہوئی یہ آپ کا ایک معجزہ تھا ۲۲ من ۵۰ اس حدیث سے یہ ظاہر کہ زمین کا مالک اگر کاشت کار کو بے دخل کر دے تو اس کو بے دخل  
کر دے کہ وہ کام شروع کرے گا جو ممالک کے کام کا بدلہ دے گا مجھے حضرت عمر کے بعضوں نے کہا مالک ہی وقت سے دخل کر سکتا ہے جب کاشت پوری ہو جائے اور

قِيَمَةً مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الشَّرِّ مَا لَا وَابِلًا  
وَعَرُوضًا مِّنْ أَقْتَابٍ وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ  
رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحِبَّهُ  
عَنْ قَارِظٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَ -

**باب ۶۰۶۱ الشَّرُوطُ فِي الْجِهَادِ**  
وَالْمُصَانَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَ  
كِتَابَةُ الشَّرُوطِ -

۲۵۴۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي  
الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ  
الْمُسَوِّدِ بْنِ مَعْمَرٍ وَمُرْوَانُ يُصَدِّقُ كُلُّ  
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَ الْحُدَيْبِيَّةِ  
حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَيْمِ فِي بَيْتِ  
لَقْرِيشَ طَلِيعَةً فَعَدُّوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا  
شَعَرْتُ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتْرَةِ الْجَبِشِ  
فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرُ الْقُرَيْشِ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْثَّغِيَّةِ الْغَيْمِ  
يُهَيِّطُ عَلَيْهِمْ مِّنْهَا بَرَكْتُ بِهِ رَاحِلَتَهُ فَقَالَ لِنَاسٍ  
حُلْ حُلًّا فَاتَّخَذَتْ فَقَالُوا اخْلَاجِ الْقُصُورَ فَخَلَّتْ

سامان کی شکل میں مثلاً اندر پالان رسیاں وغیرہ۔

اس حدیث کو جو ادرین سلمہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے میرا  
خیال ہے انہوں نے بحوالہ نافع اذا بن عمر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مختصر روایت کیا۔

**باب** جہاد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے  
ساتھ مصالحت اور تحریری معاہدہ کرنا۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ بن زہیر)  
مسوید بن مخرمہ و مروان دونوں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور کہتے  
ہیں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے زمانے میں مکہ مکرمہ کی طرف  
تشریف لے گئے ابھی راستے میں ہی تھے کہ آپ نے فرمایا خالد بن ولید (جو  
ابھی اسلام نہیں لائے تھے) قریش کے سوار لیے ہوئے غیمم میں ہے۔ یہ  
قریش کا ہر اول دستہ ہے تم واپس طرف کا راستہ لے لو تاکہ خالد کو خبر نہ  
ہو بخالد کی قسم خالد کو خبر تک نہ ہوئی حتیٰ کہ اس کے سواروں نے گرد کی سیاہی  
دیکھی پس خالد قریش کو خبردار کرنے کے لیے دوڑا اور ان حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم بھی چلے، جب آپ اس گھاٹی پر پہنچے جہاں سے اگر سکے کو جاتے ہیں  
تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگ اسے ہانکنے کیلئے محل حل کر کے لگے لیکن  
وہ نہ ہلی۔ لوگ کہنے لگے قصوا اڑ گئی ہے قصوا اڑ گئی ہے آپ نے فرمایا  
قصوا نہیں اڑی۔ واقعی اس کی علت اڑنے کی تھی بھی نہیں، مگر جس خدا نے  
اصحاب الفیل کو روکا تھا، اسی نے قصوا کو بھی روک دیا پھر فرمایا قسم اس ذات  
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مکہ والے مجھ سے جو بات ایسی چاہیں

۱۔ واقعتاً یہ جگہ آپ پر کہ دن ذیقعدہ کے آخر میں نکلے تھے آپ کی نیت یہ تھی کہ مکہ پرے کی نیت تھی آپ کے ساتھ صرف سات ستارہ دی تھے اور ستون قرطانی کے ہر دس آدمیوں  
میں ایک دن ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ چودہ ستارہ دی تھے آپ نے یہ سب سفیان کو بطور جاسوسی کے قریش کی جگہ کے لئے روانہ کیا تھا اس نے بتے میں آن کر بیان کیا کہ قریش کے  
لوگ آپ کے آنے کو خبر نہ کر سکتے ہیں اور ظاہر میں وہ لوگ ان کے سواروں کو لکھ کر لکھ کر ان کے گھیرنے میں ہے ان کو غیمم میں کہتے ہیں یہ مقام مکہ کے صرف دو منزل پر ہے ۱۲۷۸ عہد لکھنؤ  
اس وقت کہتے ہیں جب اونٹ کا ٹھکانا اٹھایا گیا تو اونٹ نے ۳۴ منزل سے قصوا اس اونٹنی کا نام تھا جس پر آپ سوار تھے یہ تمام اونٹوں میں بھاگنے میں آگے رہتی تھیں آگے ہی سواروں کو

الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا خَلَّتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِحُلِيِّ وَلَكِنْ  
حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي حُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ  
اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ  
فَقَالَ فَعَدَلْ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَفْضَى الْحَدِيثِ  
عَلَى تَمْدٍ قَلِيلٍ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا  
فَلَمْ يَلْبِثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُطَشَ فَأَنزَعَهُمْ  
مِنْ كَيْفَانِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَعَا لَلَّهِ  
مَا ذَاكَ يَجْعَلُ لَهُمْ بِالْزَّيْفِ حَتَّى صَدُرُوا عَنْهُ  
فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بَدِيلُ بَنِي وَرْقَاءَ  
الْخَزَائِعِ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خِزَاعَةٍ وَكَانُوا  
عَبِيدَةَ نَعْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَهْلِ تِهَامَةٍ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامَرَ  
ابْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ صِيَاهِ الْحَدِيثِ وَمَعَهُمُ  
الْعَوْدُ الْمُطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُونَ وَصَادُونَ  
عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّا لَمْ يَجْعَلْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جَعَلْنَا مَعْمَرَيْنِ  
وَأَكْفَرَيْنِمَا قَدْ نَهَكْتُهُمَا الْخُزْبُ وَأَعَارَتِ بِرَاهِمُ  
فَإِنْ شَاءُوا مَا دَدْتُهُمْ مَدَّةً وَيَخْلَوُ ابْنِي وَ  
بَنِي النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرَ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَلْجُلُوا  
فِيهَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَبُّوا

جس میں اللہ کے حرم کی عظمت ثابت ہوتی ہو تو میں اسے ضرور منظور کر لوں  
گا۔ پھر آپ نے اونچے پل کر ڈونٹ کو اٹھایا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی آپ مکہ والوں  
کی طرف سے مٹر گئے اور حدیبیہ کے پرلے کنارے ایک جوہر کے پاس  
اترے جس میں پانی کم تھا لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے  
انہوں نے پانی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیا بلکہ سب کھینچ ڈالا چنانچہ آنحضرتؐ سے  
(پانی کی کمی کی) شکایت کی گئی۔ آپؐ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور  
فرمایا اسے اس جوہر میں گاڑ دو۔ خدا کی قسم (تیر گاڑتے ہی) اس کا پانی ٹپے  
زور سے خوش مار کر نکلنے لگا اور ان کے واپس آنے تک یہی حال رہا۔  
لوگ اسی صورت حال میں تھے کہ بیدیل بن ورقاہ بنی قوم خزاعہ کے کئی لوگ  
لے کر اپنی وہ تہامہ میں آپؐ کا بازدار اور خیر خواہ تھا۔ وہ کہنے لگا میں  
کعب بن لویؓ اور عامر بن لویؓ الگ ہوا ہوں تو وہ حدیبیہ کے بہت پانی  
والے شہموں پر اترے ہوئے تھے ان کے ساتھ بچوں والی اونٹنیاں  
بھی ہیں وہ آپؐ سے لڑنا اور آپؐ کو مکہ سے روکنا چاہتے تھے۔ آنحضرتؐ  
نے فرمایا تم کسی سے لڑنے کیلئے نہیں آئے صرف عمرے کی نیت سے  
آئے ہیں اور قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں انہیں بہت  
نقصان پہنچا ہے اگر ان کی خوشی ہو تو میں کوئی مدت مقرر کر کے ان سے  
صلح کر سکتا ہوں بشرطیکہ وہ باقی لوگوں سے میرے باہمی معاملات میں  
ذخیل نہ ہوں، اگر میں غالب آگیا تو ان کی مرضی خواہ وہ اس دین میں شامل  
ہو جائیں جس میں اور لوگ جو شامل ہو گئے ہیں (یعنی مسلمان ہو جائیں)  
(یاد رہے) ورنہ انہیں (کچھ دن) آرام تو ملے گا (یعنی اگر میں غالب نہ  
ہوا تو انہیں کچھ دن آرام ملے گا) اگر وہ یہ بات بھی (جو سراسر انصاف  
اور فیاضی کے مطابق ہے) تسلیم نہیں کرتے تو قسم خدا کی جس کے ہاتھ  
میں میری جان ہے میں تو اس دین پر ان سے لڑوں گا حتیٰ کہ میری گردن

سے تھام کر کہیں تک اور اس کے اطراف کی بستیوں کو یہ تہم ہے بھلا ہے کہ یہ تہم کی شہادت کو ادھار لیں تو یہ ایک بہت گرم مقام ہے اس لئے ان کا نام تہامہ ہے ۱۲ منہ  
یہ قریش کے حیدر علی ہیں۔ قریش کے لوگ جو مکہ میں تھے انہوں نے دونوں کی اولاد میں تھے ۱۲ منہ عود المطافیل کے دو بھٹے ہیں ایک بخرد اور اذنیان جو مدینہ میں  
ہو اور دوسرے بالہ کے دو بھٹے ہیں۔ قریش کے لوگ ان شہموں پر بازداروں کے اپنے سے آئے ہیں ان کی مرضی ہے کہ یہ تہم لے کر مکہ میں آجائے اور یہ تہم لے کر



وَأَنَّ هُمْ آبَاؤُا الَّذِينَ نَفْسِي بَيْنَهُمْ وَأَنَا فَتَمَّتْ  
عَلَى أَمْرِي هَذَا أَحَقُّ تَنْفَرِدَ سَالِقِي وَلَيْتَنَدَّتْ  
اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بَدِيلٌ سَأَبْلَغُهُمْ بِمَا يَقُولُ  
قَالَ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قَرْيَتًا قَالَ إِنَّا قَدْ  
جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّحْلِ وَسَمِعْنَاكُمْ يَقُولُ  
قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا  
فَقَالَ سَفَهًا وَهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ نَخْبِرَكَ  
عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُو الدَّارِ مِنْهُمْ هَاتِ  
مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ كَذًا  
كَذًا أَمَّا أَنَا فَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ آجِ  
قَوْمَ الْكُفْرِ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ أَوَلَسْتُ  
بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَلَّ تَتَبَهُمْ وَنَفَرَ  
قَالُوا أَلَا قَالَ الْكُفْرُ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَفْزَعْتُ  
أَهْلَ عَمَّاظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي  
وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنْ  
هَذَا أَقْدَرُ عَرَضَ لَكُمْ خُطْبَةٌ رَشِيدٌ اقْبَلُوهَا  
وَدَعُونِي أَنِّي قَالُوا أَتَيْتَهُ فَأَنَا هُ فَعَلَدَ  
مِيكَلْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ امْرَأَتُ  
قَوْلِهِ لِبَدِيلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ آجِ  
مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتُ أَمْرَ قَوْمِكَ  
هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَنَاهُ أَهْلًا  
قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْآخِرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لَا رَأَى

علیحدہ ہو جائے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کو نافذ فرما کر رہیں گے  
بدیل نے آپ کے تمام ارشادات سن کر عرض کی کہ میں آپ کا  
پیغام انہیں پہنچائے دیتا ہوں چنانچہ وہ آپ کے پاس سے چل کر قریش  
کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں اس شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہوں  
انہوں نے ایک بات کہی ہے اگر تم جاہلو تو پیش کروں۔ قریش کے احمق  
لوگوں نے بلا سوچے سمجھے کہہ دیا ہمیں ضرورت نہیں کہ تم اس کی بات سناؤ  
مگر قریش کے صاحب رائے لوگوں نے کہا یہ پیش کرو انہوں نے  
کیا پیغام دیا ہے۔ بدیل نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح  
فرمایا ہے چنانچہ آپ کی تمام باتیں اس نے سنا دیں۔ اتنے میں  
عروہ بن مسعود تقی کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اہل قوم کیا تم مجھ پر باپ کی  
طرح مہربان نہیں ہو؟ انہوں نے کہا بیشک اس نے کہا کیا میں تمہارا  
بیٹے کی مانند تمہارا ہمدرد نہیں؟ انہوں نے کہا بیشک عروہ نے کہا  
تم مجھ پر کسی قسم کا شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں؟ عروہ نے کہا  
میں نہیں معلوم نہیں میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کیلئے کہا تھا مگر جب  
وہ اس پر عمل نہ کر سکے تو میں اپنے اہل و عیال اور حکم مانع والوں کو  
لیکر تمہارے پاس آگیا۔ انہوں نے کہا بیشک اب عروہ نے کہا بدیل نے  
تمہاری مجلس کی بات کہی ہے، مجھے محمد کے پاس جانے دو قریش نے  
کہا اچھا جاؤ۔ چنانچہ عروہ آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
گفتگو کر آپ نے اس سے بھی وہی فرمایا جو بدیل سے کہہ چکے تھے عروہ  
نے یہ سن کر کہا محمد بتاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا یہ کوئی  
اچھا تو نہ ہوگا کیا تم نے پہلے عرب کے کسی شخص کے متعلق سنا جس نے  
اپنی قوم کو تباہ کر دیا ہو؟ اگر دوسری بات ہوئی (یعنی قریش غالب آگئے تو  
میں تو ان مختلف قوموں اور ملکوں کے لوگوں کے متعلق جانتا ہوں کہ  
یہ تمہیں چھوڑ کر چل دیں گے یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ نے (غصے میں) فرمایا

وَجُوهَا وَإِنِّي لَأَدَى أَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيفًا أَنْ تَيْفِزُوا وَيَدْعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمَضُّ بِبَطْنِ اللَّاتِ أَنْحُنْ نُفِزْ عَنْهُ وَنَدَّعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدُكَ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِلْ بِهَا لَأَجْبُنُكَ قَالَ وَجَعَلَ يَكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَلَا أَخَذَ بِحِمِيَّتِهِ وَالْمَغِيرَةَ بَنُ شُعْبَةَ فَأَتَوْهُ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمَغْضَرُ فَكَلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةَ بِيَدِهِ إِلَى الْحِمَةِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَّ يَدَهُ بَعْدَ السَّيْفِ وَقَالَ لَهُ أَخْزَيْدَا عَنْ الْحِمَةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَغِيرَةُ بَنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيُّ عُدَدٍ أَسْتُ أَسْتُ فِي عُدَدَاتِكَ وَكَانَ الْمَغِيرَةُ مَحَبَّ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے لات کی شرمگاہ چوس کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو کر ہجاک جائیں گے؟ عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابو بکر ہیں۔ عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہو تا جس کا میں نے ابھی بدلہ نہیں اتارا تو میں تجھے ضرور جواب دیتا

بہر حال عروہ پھر باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی طرف اشارہ کرتے تھے خواہ مخواہ یا اظہار الفت کے باعث مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے آپ کے پاس کھڑے تھے ان کے سر پر خود تھی جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کی نوک اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے، اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک سے الگ رکھ، آخر عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ عروہ نے کہا دغا باز کیا میں نے تجھے تیری دغا بازی کی سزا سے نہیں بچایا؟ واقعہ یہ تھا کہ مغیرہ جاہلیت کے زمانے میں کافروں کی ایک قوم میں رہتے تھے پھر انہیں قتل کر کے انکا مال لوٹ کر چلے آئے اور مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت نے فرمایا میں تیرا اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن جو مال تو لایا ہے اس سے مجھے غرض نہیں۔ عروہ آنحضرت کے اصحاب کو بڑے غور سے دیکھنے لگا۔ راوی کہتے ہیں آنحضرت جب بھی تھوک مبارک پھینکتے تو صحابہ کرام میں سے کوئی نہ کوئی تھوک کو اپنے ہاتھ پر لیتا اور وہ اپنے جیسے اور بدن پر مل لیتا تبرک کے طور پر، اور جب آپ کوئی حکم فرماتے تو ہر شخص بڑھ کر حکم بجالانے کی کوشش کرتا جب آپ وضو فرماتے، تو آپ کے منہ کا پانی لینے کیلئے لڑنے کے قریب ہو جاتے جب آپ کوئی ارشاد فرماتے تو سب لوگ اپنی آوازیں مدھم کر لیتے ان کی یہ حالت تھی کہ سارا زہ ادب آپ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ عروہ یہ سب کچھ دیکھ کر اپنے ساتھیوں

۱۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان مختلف قوموں کے تھے بعض روہی، حبشی اور غاری بھی تھے ۱۲ منہ ۱۷ لات مشرکوں کا بت تھا ابو بکر نے فرمایا اپنے معبود کا شرمگاہ چوس کہیں یہ خیال ہی نہ کر لیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو کر مل دیں گے حالانکہ لات کو شنا تھا۔ شامعوت کو جو ہوتا ہے ابو بکر مراد یہ تھی اپنا ہاتھ لاٹا چوسنا۔ مگر خاصہ اس کی ماں کے بدل اس کے میسر و کام لیا تاکہ ازادہ اس کی حقارت ہو ۱۳ منہ ۱۷ اس قوم کے لوگوں نے نبی کو قوم پر حملہ کیا درازوں میں لڑائی ہونے والی تھی۔ عروہ نے بھی براؤ کرنا ان کو دیت ہر اس کو دیکھتے ہیں مغیرہ عروہ کے ساتھی تھے ۱۲ منہ

بَعِثْنِيهِ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا تَكْفُرُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ  
 فِي كَيْفٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَ  
 جِلْدُهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَ  
 إِذَا تَوَضَّعُوا كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَصْوِيهِ وَ  
 إِذَا اتَّكَلُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا  
 يَحْدُثُ إِلَيْهِ النَّظَرُ تَعْظِيمًا لَهُ فَحَسْبُ عُرْوَةٍ  
 إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ  
 وَفَدْتُ عَلَى السُّلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قِيَصَرٍ  
 وَكِبْرِيَاءٍ وَالشَّجَاعَةِ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مُلْكًا  
 قَطُّ يَعْظُمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يَعْظُمُ أَصْحَابُ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَ  
 إِنْ تَكْفُرُ مُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَيْفٍ  
 رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدُهُ وَ  
 إِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّعُوا  
 كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَصْوِيهِ وَإِذَا اتَّكَلُوا  
 خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يَحْدُثُ  
 إِلَيْهِ النَّظَرُ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ  
 عَلَيْكُمْ خُطْبَةٌ رُشِدٍ فَأَقْبِلُوهَا فَقَالَ  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعَوْنِي أَنْتَبِهْ  
 فَقَالُوا أَنْتُمْ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَقْلَانُ وَهُوَ مِنْ

کے پاس لوٹ گیا اور انہیں بتایا میں نے بادشاہ بھی دیکھے ہیں، روم، ایران  
 اور حبش کے بادشاہوں کے پاس بھی ہو آیا مگر خدا کی قسم میں نے  
 ایسا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا جس کی تعظیم اس کے لوگ اس طرح کرتے ہوں  
 جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم آپ کے صحابہ کرام کرتے ہیں جب  
 آپ تھوکتے ہیں تو کوئی اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے  
 آپ جب کوئی حکم دیتے تو لپک کر فوراً ان کا حکم بجالا دیتے ہیں آپ جب  
 وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے لڑتے ہیں  
 آپ جب بات کرتے ہیں تو ان کے اصحاب اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے ہیں  
 ادب کی وجہ سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے محمد نے جو بات کہی ہے وہ تمہارے  
 لیے مفید ہے اسے مان لو۔

بنی کنانہ کا ایک شخص بولا مجھے ان کے پاس جانے دو۔ لوگوں نے  
 کہا اچھا بجا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے  
 پاس آیا تو آپ نے جھٹ فرمایا یہ شخص جو آ رہا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے  
 جو بیت النبی قربان کی تعظیم کرتے ہیں تم قربان کے جانور اس کے سامنے  
 کرو۔ چنانچہ قربان کے جانور اس کے سامنے لائے گئے اور صحابہ کرام  
 نے لبیک پکارتے ہوئے اس کا استقبال کیا جب اس نے یہ حال دیکھا  
 تو کہہ اٹھا سبحان اللہ ان لوگوں کو کب سے روکنا مناسب نہیں چنانچہ  
 وہ اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور کہہ میں نے ان کے اونٹن تلافی دے  
 ہوئے دیکھے اور ان کے کوٹان بھی حسب دستور چرے ہوئے ہیں میں  
 تو بیت النبی سے انہیں روکنا مناسب نہیں جانتا پھر ایک شخص گزر  
 بن شخص اٹھا اس نے کہا مجھے اس کے پاس جانے دو یعنی آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) قوم نے کہا جاؤ۔ جب وہ شخص آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا، تو آپ نے فرمایا اس کا نام مکر نہ ہے

لہٰذا آپ دیکھیں اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے دنیا کے بادشاہوں کی حقیقت یہی کیا ہے وہ جاری طرح ایک آدمی ہیں ان میں کوئی ذائقہ فضیلت نہیں اگر کوئی ان کی تعظیم  
 کرتا ہے تو دوسرے کا مطلب ہے دل میں نرا دل کو سننے دیتے ہیں اور یہ بھی کالیوں کی لڑجھاڑ کرتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہر مومن کے دل میں ہے اور مومن  
 جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی مساوت سمجھتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ کا نام علی بن علقمہ حارثی تھا وہ مفسیوں کا سردار تھا ۱۲ منہ ۱۵ منہ آپ کا مطلب یہ تھا

قَوْمٌ يَعْلَمُونَ الْبَيْتَ فَأَبْعَثُوا لَهُ قَبِيلَتًا  
لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يَكْبِتُونَ فَلَمَّا رَأَى  
ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَتَّبِعُنِي لَهُمْ لَذَاءُ  
أَنْ يُصَدِّدُوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى  
أَصْحَابِهِ قَالَ رَأَيْتُ الْبَيْتَ قَدْ قُلِدْتُ  
وَأَشْعَرْتُ فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدِّدُوا عَنِ  
الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ  
مَكْرُورُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي أَتِيَهُ  
فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا امْكُرُوا  
وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يَكْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَكْلِمُهُ إِذْ  
جَاءَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو قَالَ مَعْمَرُ فَأَخْبَرَنِي  
أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهَا جَاءَ سَهِيلُ  
ابْنُ عَمْرِو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَقَدْ سَهَّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرُ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَبَجَاءَ سَهِيلُ  
ابْنُ عَمْرِو فَقَالَ هَاتِ أَكْتُبْ بَيْنَنَا وَ  
بَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ  
سَهِيلُ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا  
هُوَ وَلَكِنْ أَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتُ

اور یہ بدکار ہے بہر حال وہ شخص آپ سے گفتگو کرتا رہا۔ دوران گفتگو  
سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے اپنے پاس۔

معمر کہتے ہیں مجھے ایوب نے بحوالہ عکرمہ بیان کیا کہ جب سہیل  
بن عمرو آیا، تو آپ نے (بطور نیک فال) فرمایا اب تمہارا کام سہل ہو گیا  
معمر بحوالہ زہری کہتے ہیں کہ سہیل نے خدمت نبوی میں عرض کیا، آپ  
کے اور ہمارے درمیان صلح نامہ تحریر ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب (منشی) کو بلایا اور فرمایا لکھو بِسْمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سہیل نے کہا بخدا میں رحمان کو نہیں جانتا کیا چیز ہے؟  
البتہ باسمک اللہم لکھو ایسے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ  
لکھتے آئے ہیں۔ مسلمانوں نے کہا واللہ ہم تو صرف بِسْمِ  
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہی لکھیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے منشی سے فرمایا بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ہی لکھو پھر آپ نے اس  
طرح سے کہلوا یا کتوہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاق کیا ہے۔ یہ فقرہ سنتے ہی سہیل  
بولاً، بخدا اگر ہم آپ کو رسول سمجھتے تو آپ کو کعبہ سے کبھی نہ  
روکتے نہ آپ سے لڑتے۔ یوں لکھو ایسے محمد نے محمد اللہ کا بیٹا  
ہے یہ صلح نامہ لکھوایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
واللہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو خیر یوں ہی لکھواتا  
ہوں محمد بن عبد اللہ۔

زہری کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ  
لکھوانے پر اصرار نہ کیا، کیونکہ آپ فرما چکے تھے میں ہر ایسی  
بات جو تعظیم حرمت اللہ سے متعلق ہوگی منظور کروں گا۔  
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے یہ لکھوایا

الحمد لله على ما قاله الشيخ في هذا الحديث من أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يشرع في صلح يثرب إلا بعد أن كان قد صلح مع بني النضير في السنة الثانية للهجرة، وهذا هو الصحيح.

کی روشنی قصور دارا۔ سنتے ہیں یا پھر گئی تھی ۱۱۔

كَتَبَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا  
إِلَّا بِسُحْرِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا بِاسْمِكَ  
اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَا قَا ضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَ  
لَكِنِ اكْتُبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ  
اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي  
خُطْبَةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أُعْطِيَتْهُمْ  
إِنَّمَا هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى أَنْ تَحْكُمُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَطُؤُوا  
بِهِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَا تَحْدَثُ الْعَرَبُ أَكْثَرَ  
أُخْدَاتٍ مُضْطَاطَةً وَلَكِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ  
فَكُتِبَ فَقَالَ سَهِيلٌ وَعَلَى آتَاءُ لَا يَأْتِيكَ مَنَّا  
رَجُلٌ وَذَنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا دَرَدَتْهُ إِلَيْنَا  
قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَوِّدُ إِلَى  
الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ  
كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهِيلِ بْنِ  
عَبْرٍ وَبَرَسُفٍ فِي قِيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ  
أَسْقِلَ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ  
الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سَهِيلٌ هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ

محمد بن عبد اللہ نے اس پر صلح کی کہ تم لوگ ہمیں بیت اللہ میں جانے دو ہم  
وہاں طواف کریں گے سہیل نے کہا یہ نہیں ہو سکتا اگر ہم اب نہیں  
جانے کی اجازت دے دیں تو تمام عرب میں یہ مشہور ہو جائے گا کہ ہم  
تم سے مرعوب ہو گئے۔ البتہ تم (حج کیلئے) آئندہ سال آنا۔  
اس کے بعد تحریر شروع ہوئی تو سہیل نے یہ شرط بھی رکھی کہ  
اگر ہمارا کوئی آدمی خواہ وہ مسلمان ہو تمہارے پاس آئے تو تم اسے  
ہمارے پاس واپس کرنے کے پابند ہو گے۔

مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو  
کرائے اور مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے؟

لوگ یہ باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ابو جندل بن سہیل  
بن عمر دباؤں میں بیڑیاں پہننے ہوئے آہستہ آہستہ چلتا ہوا آیا کہ  
کے نشیب کی طرف سے نکل بھاگا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو مسلمانوں  
کے سامنے ڈال دیا۔ سہیل نے کہا محمدؐ یہ پہلا شخص ہے جو شرط کے  
موافق نہیں واپس کر دینا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو صلحنامہ ہم مکمل بھی  
نہیں کر پائے (اس پر عمل نہیں ہو سکتا) سہیل نے کہا پھر تو ہم صلح  
بھی نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جندل کیلئے  
(خصوصی) اجازت دے دے مگر سہیل بولا نہیں میں اجازت  
نہیں دیتا، آپؐ نے فرمایا اجازت دے دے وہ بولا میں اجازت  
نہیں دیتا۔ (مکرر) بولا میں اجازت دیتا ہوں (مکرر اس کی وقعت  
نہ تھی) آخر ابو جندل کہنے لگا میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور کافروں کے  
حوالے کیا جا رہا ہوں کیا مجھے تم نہیں دیکھتے کس قدر مصائب اور  
عذاب جمیل کر رہا ہوں۔ واقعی وہ سخت عذاب دیکھ کر آیا تھا  
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور،

اگرچہ کہ بڑیاں پاؤں میں پڑی تھیں اس لئے مددی نہیں چل سکتا تھا ۱۲۔ اس لئے اور جو کوئی مسلمان ہو کر آئے گا اس کو لے لینا مگر ابو جندل کو جانے دے

مَا أَقَامْنِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرْكُوهَ الْإِلَٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمَنْ نَقْفُضُ لِكِتَابِ  
 بَعْدُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ إِذَا لَمْ أَصْلَحْكَ عَلَى شَيْءٍ  
 أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْزُهُ  
 لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجَازِيهِ لَكَ قَالَ بَلَى فَا فَعَلْتُ  
 قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مَكْرُوكٌ بَلَى قَدْ أَجْزَانَا  
 لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَمَى مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ  
 إِلَى الْمُتَكَبِّرِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا لَا تَرَوْنَ مَا  
 قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ عِدَّتِي عَدَا بَأْسًا شَدِيدًا  
 فِي اللَّهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاتَيْتُ  
 نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتُ  
 نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْتُ عَلَى  
 الْحَقِّ وَعَدُّوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى  
 قُلْتُ فَلِمَ تُعْطِي الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَا  
 قَالَ رَأَيْ رَسُولَ اللَّهِ وَكُنْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ  
 نَاصِرِي قُلْتُ أَوْ لَيْسَ كُنْتُ مُحَدِّثًا لَنَا  
 سَنَاتِي الْبَيْتِ فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُهُ  
 إِنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ  
 أَتَيْتُهُ وَمَطُوفٌ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ  
 فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا  
 قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْتُ عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّوْنَا عَلَى  
 الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالَ فَلِمَ تُعْطِي الدِّينِيَّةَ فِي  
 دِينِنَا إِذَا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُعْصَى رِيقَهُ وَ

عرض کیا کہ آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں  
 میں نے کہا۔ کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں؟ آپ نے  
 فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔  
 آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا  
 وہ میری مدد کرے گا میں نے کہا۔ آپ فرماتے تھے کہ  
 ہم کعبہ کے پاس بیٹھیں گے اور طواف کریں گے؟ آپ نے  
 فرمایا بیشک، مگر میں نے کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہو گا؟ میں  
 نے کہا حقیقت میں آپ نے یہ تو نہیں فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تو تم  
 کعبہ کے پاس ایک دن ضرور جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے  
 حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں حضرت ابوبکرؓ کے  
 پاس آیا اور میں نے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں؟ انہوں نے  
 فرمایا کیوں نہیں بیشک میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے  
 دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا بیشک میں نے کہا پھر  
 ہم اپنے دین کو کیسے ذلیل دیکھ سکتے ہیں؟ ابوبکرؓ نے کہا ہاں! وہ  
 اللہ کا رسول ہے، اپنے رب کی نافرمانی نہیں کر سکتا اللہ اس کی  
 مدد کرنے والا ہے جو آپ حکم دیں اس کو بجالاؤ کیونکہ خدا کی قسم  
 آپ حق پر ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا آپ ہم سے یہ نہ فرماتے  
 تھے کہ ہم خانہ کعبہ کے پاس بیٹھیں گے اور طواف کریں گے؟ ابو  
 بکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک آپ نے یہ کب کہا تھا کہ اسی سال  
 ایسا ہو گا؟ میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا۔ انہوں نے بھی یہی جواب  
 دیا تو ایک دن تم کعبہ کے پاس پہنچو گے طواف کرو گے حضرت ابوبکرؓ  
 کے تمام سوال و جواب ویسے ہی ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کر چکے تھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ صحیح معنوں میں محرم رات نبوت  
 اور خلیفہ نبی تھے

هُوَ تَامِرٌ فَاسْتَغِيكُ بِعُزْمَةِ قَوْلِ اللَّهِ إِنَّكَ  
عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُعَذِّبُنَا إِنْكَاسُنَا  
الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبِرُكَ  
إِنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامُ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ  
أَتِيهِ وَمَطُوفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ  
فَعَبِلْتُ لِدَاكَ أَحْمًا لَا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ  
مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَصْحَا بِهِ قُومُوا  
فَاتَّخَرُوا ثُمَّ اخْلَعُوا قَالَ قَوْلُ اللَّهِ مَا  
كَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ  
فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ  
سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ أَخْرَجُكُمْ  
وَتُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَتَحَرَّرَ  
بِذَلِكَ وَتَدْعُو حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ  
فَلَمْ يَكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ فَخَرَجَ  
بِذَنِّهِ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا دَاوَا  
ذَلِكَ قَامُوا فَتَحَرَّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ  
بَعْضًا حَتَّى كَانُوا بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَشَا  
ثُمَّ جَاءَ كَانِسُوكَ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ  
الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَّاتٌ فَامْتَحِنُوهُنَّ



حَتَّىٰ بَلَغَ بَعْضُهُم الْكُوفَ فَطَلَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشَّرِكِ فَتَزَوَّجَ  
 أَحَدَهُمَا مَعُودِيَةَ بِنْتُ أَبِي سَفْيَانَ وَالْأُخْرَى  
 صَفْوَانَ بِنْتُ أُمِّئَةٍ ثُمَّ رَجِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَكَّةِ يَنْتَهِي فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ  
 رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأُرْسِلُوا  
 فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدُ الَّذِي  
 جَعَلْتَ لَنَا قَدْ فَعَلَ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا  
 بِهِ حَتَّىٰ بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَزَلُّوا يَأْمُلُونَ  
 مِنْ تَبَرُّ لَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ  
 وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرَىٰ سَيْفَكَ هَذَا أَيَا هَذَا  
 جَيْدًا أَمْ سَيْفَكَ الْأُخْرَى فَقَالَ أَحَدُ  
 الرَّجُلَيْنِ لَجَيْدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ  
 أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأَمَكَّنَهُ مِنْهُ  
 فَضَرَبَهُ حَتَّىٰ بَرَدَ وَفَرَّ الْأُخْرَى حَتَّىٰ أَتَى الْمَدِينَةَ  
 فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعِدُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَىٰ  
 هَذَا دُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَنَقُوتُ  
 فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ  
 أَوْفَىٰ اللَّهُ دِمَّتِكَ قَدْ رَدَدْتُكَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ  
 انْتَحَىٰ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَمَهُمْ مَسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ  
 فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيُرَدُّهُ إِلَيْهِمْ

اس کے بعد (کہ سے) ایک شخص ابولبیر نامی مسلمان ہو کر حضور  
 کے پاس آیا وہ قریشی تھا قریش نے اسے واپس بلانے کیلئے دو  
 آدمیوں کو بھیجا اور یہ کہا کہ جو عہد ہمارے اور آپ کے درمیان ہوا  
 ہے اس کے مطابق عمل کیجئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ابولبیر کو ان دو شخصوں کے حوالے کر دیا وہ اسے لے کر گئے جب  
 ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے ٹھہر کر گھوڑیں جو ان کے پاس  
 تھیں کھانے لگے ابولبیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا  
 بخدا تیری تلوار تو بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے سونت کر کہا  
 بیشک عمدہ ہے میں اسے آزمایا جاؤں دوبارہ آزمایا جاؤں ابو  
 لبیر نے کہا ذرا مجھے دکھاؤ اس نے دے دی ابولبیر نے اسے مار کر  
 ٹھنڈا کر دیا دوسرا آدمی یہ واقعہ دیکھ کر خود بخود بھاگ کھڑا ہوا اور  
 مدینہ آ کر مسجد میں بھاگتا دوڑتا داخل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ  
 آپ کے پاس پہنچا تو عرض کیا بخدا میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی  
 نہیں بچوں گا اتنے میں ابولبیر بھی پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
 کا عہد اللہ نے پورا کر دیا آپ نے مجھے واپس کر دیا مگر اللہ تبارک  
 تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دی یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا بد نصیب ماں کے بیٹے! تو لڑائی مجھ کا ناجائز ہے اگر  
 کوئی اس کی مدد کرے یہ سن کر ابولبیر سمجھ گیا کہ آپ پھر اسے  
 واپس کر دیں گے چنانچہ وہ نکلا اور سیدھا سمندر کے کنارے  
 جا پہنچا ابوجندل بھی (جو مکہ میں تھا) ابولبیر سے مل گیا اس کے  
 بعد جو قریشی بھی مسلمان ہو کر نکلتا وہ ابولبیر کے پاس چلا جاتا حتیٰ کہ  
 اس کے پاس ایک دستہ جمع ہو گیا انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر  
 لیا کہ قریش کے کا جو قافلہ شام کے ملک کو جاتا اسے راستے میں



فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَقُلُّ  
 مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْمٍ فَلَحِقَ بِأَبِي  
 بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ  
 قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ  
 مِنْهُمْ عَصَابَةٌ قَالُوا لَيْسَ سَمْعُونَ لَبِيزٍ  
 خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا أَغْتَرَمُوا  
 لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ  
 فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ تُنَادِي وَابَا اللَّهِ وَالرَّحْمَ لَمَّا  
 أُرْسِلَ قَمَنَ آتَاهُ فَهُوَ أَمِنْ فَأَرْسَلَتْ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ  
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ  
 أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطِغْ  
 مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى  
 بَلَغَ الْحِمْيَةَ حِمْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ  
 كَانَتْ حِمْيَتُهُمْ أَيْدِيَهُمْ يُقِرُّوْنَ أَنَّ  
 نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ يُقِرُّوْا بِسُؤْلِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ فَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ  
 وَقَالَ عَقِيلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرِفَ  
 فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِجُّهُمْ وَبَلَغَبَا  
 أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُكْرَدَ وَأَنَّ  
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ

روک کر لوٹ لیتے۔ آخر قریش نے زبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اللہ تبارک تعالیٰ اور تعلقات ورشتہ داری کا واسطہ دیا کہ آپ ابو  
 بصیر کو بلا لیں۔ نیز آئندہ جو شخص آپ کے پاس آئے اسے بھی ہمارے  
 طرف سے امن حاصل ہوگا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم والہین  
 کرنے کے پابند نہ ہوں گے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو بلا لیا اور اللہ  
 تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي  
 كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطِغْ مَكَّةَ مِنْ  
 بَعْدِ مَا أَظْفَرَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ كُلُّ شَيْءٍ عَلَيْنَا۔ (الفتح)  
 وہی ذات جس نے عین مکہ میں تمہیں ان پر فتح مندی دی اور  
 کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے یعنی کفار کا وارنہ ہونے دیا  
 اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے (غرضیکہ جنگ کی نوبت نہ  
 آنے دی اور کام بھی بنا دیا) آخر آیت حِمْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ تک (میں معنوں نازل  
 ہوا) حِمْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ یعنی نادانی کی ہمت دھرمی اور ضد یہ کہ انہوں نے آپ  
 کی نبوت کا اقرار نہ کیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم جیسا مقدس اور  
 رحمت والا نام نہ لکھنے دیا۔ نیز مسلمانوں کو کعبہ میں جانے سے روک دیا  
 عقیل نے بحوالہ زہری از عروہ حضرت عائشہ روایت کیا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ہو کر آنے والی عورتوں کا امتحان فرماتے تھے  
 زہری کہتے ہیں اور ہمیں یہ حدیث پہنچی کہ جب اس آیت کا نزول ہوا کہ کفار  
 کی بیویاں جو ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجائیں تو مسلمان کافروں کو  
 وہ نہ پرہ واپس دے دیں جو انہوں نے ان عورتوں پر کیا ہے۔ نیز یہ بھی  
 اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مسلمان کافر عورتوں کو ککاح میں نہ لھیں۔ تو  
 (اس پر عمل کرتے ہوئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں

لہ خدا کی قدرت دیکھو جس شرط پر کافر بہت خوش ہوئے تھے اور مسلمان بخیمہ ای شرط پر کافرا نام ہوئے اور اس سے ہاتھ دھونا پڑا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی نے  
 کہا اس سے یہ مطلب ہے کہ ابو بصیر کا قصہ عقیل کی روایت میں زہری سے مرسل ہے اور زہری کی روایت میں موصول ہے مسور تک اور زہری کی متابعت  
 ابن اسحاق نے کی ہے اور عقیل کی اور اعمی نے ۱۳ منہ

مِنْ أَدْوَا جِهَهُمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ

لَا يَمْسُكُوا بِعَصَمِ الْكُوفِ فَإِنْ عَمِلُوا

أَمْرًا تَيْنَ قَرِيبَةً بَدَتْ أَيْ أُمَمِيَّةً وَابْنَةُ

جُرُولِ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةً مُعَوِيَّةُ

وَتَزَوَّجَ الْأَخْرَسِيُّ أَبُوجَهْمُ فَلَمَّا آتَى

أَنْ يُقَرَّوْا بِأَدَاءِ مَا أَتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ

عَلَى أَدْوَا جِهَهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ قَاتَلْتُمْ

شَيْئًا مِنْ أَدْوَا جِهِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقِبْتُمْ

وَالْعَقَبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ

هَاجَرَ امْرَأَةً مِنْ الْكُفَّارِ فَا مَرَّزُطُ

مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَتَّفَقَ

مِنْ صِدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرَتْ وَ

مَا نَعَلْتُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اذْذَلَّتْ

بَعْدَ ائِمَانِهَا وَبَلَغَتْ أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ يُرْسِلُ

الْتَفَقَى قَدْ مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُؤْمِنًا مَهْجَرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ

ابْنَ شَرِينَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْأَلُهُ أَتَابَعِيرٌ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ -

**بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ**

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

زُبَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا

سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ

یعنی قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جبرول خراعی کو طلاق دی چنانچہ قریبہ سے

معاویہ رضی اللہ عنہا اور دوسری عورت سے ابو جہسم نے نکاح

کر لیا جب کفار نے اس خرچ کے ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں

نے اپنی عورتوں پر کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر

تمہاری عورتیں کفار کے پاس چلی جائیں اور تم کو کافران کا خرچہ

نہ دیں، تمہاری باری آئے تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کفار کی جو

عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں اور ان سے کوئی مسلمان نکاح کرے

تو ان کا مہر ان عورتوں کو نہ دے بلکہ وہ مہر ان مسلمانوں کو دیا

جائے جن کی عورتیں کافروں کے پاس بھاگ گئی ہوں

یہاں تک ہمیں معلوم ہے کہ کوئی عورت ایمان لانے کے بعد

مرد نہیں ہوتی۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ حدیث بھی ہسم تک پہنچی ہے، کہ

ابولہبیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر ممدت صلح کے اندر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ اس وقت اخنس بن شریقی

نے (مکہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ غرض

ارسال کیا، کہ ابولہبیر کو آپ واپس بھیج دیں۔ پھر یہی حدیث

آخر تک بیان کی۔

## باب قرض کے متعلق شرطیں لگانا۔

لیث بن ابی الجعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن

ہشام از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے کا ذکر کیا، کہ اس

نے کسی دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں بطور

قرض مانگیں اس نے ایک مدت مقرر کر کے

اسے اس وقت تک رکھا کہ اس نے اسے واپس کر لیا۔ اس حدیث کا ذکر ابویوسف نے کیا ہے۔ ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۸

ان سے دے دیں۔

عبداللہ بن عمر اور عطار بن ابی رباح کہتے ہیں  
اگر قرض میں مدت مقرر کی جائے تو جائز ہے

## باب مکاتب کا بیان اور ان شرطوں کا بیان

جو کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔ جابر بن عبداللہ کہتے  
ہیں مکاتب غلام لونڈی اور ان کے مالکوں میں جو  
شرطیں ہوں وہ مغتبر ہوں گی۔ حضرت ابن عمر یا حضرت  
عمر نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل  
ہے جو خواہ سو بار بھی لگائی جائے۔ امام بخاری کہتے  
ہیں یہ قول دونوں سے مروی ہے یعنی عبداللہ بن عمر  
اور حضرت عمرؓ سے

(از علی بن عبداللہ از سفیان از یحییٰ از عمرہ) حضرت عائشہ فرماتی

ہیں کہ ان کے پاس بریرہ اپنی مکتبت میں امداد مانگنے کے لیے  
آئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تیری خواہش ہو، تو تیرے مالکوں  
کو اسکا روپیہ مکینت ادا کر دوں۔ لیکن تیری دلا میں لوں گی بعد ازاں  
جب آنحضرت تشریف لائے، تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے  
حضرت عائشہ کو فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے بیشک دلا راسی کو طے  
گی جو آزاد کرے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے  
اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ  
کی کتاب میں نہیں ہیں، جو شخص ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب  
میں نہیں ہیں، تو خواہ ایسی سو شرطیں بھی ہوں اس سے کچھ فائدہ نہیں

ہے۔

## باب اقرار میں شرط لگانا یا استثنائے ناجائز

يُسْلِفُهُ أَلْفٌ دِينَارٍ قَدْ قَعَهَا  
الْبُيُوتُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَقَالَ ابْنُ  
عُمَرَ مَنْ وَعَظَ عَمْرًا إِذَا أَحْبَبَكَ فِي  
الْقَرْضِ حَبَارَ-

بَابُ الْمَكَاتِبِ وَمَا يُجْزِئُ مِنَ  
الشَّرْطِ أَلْفٌ كِتَابُ اللَّهِ  
وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
الْمَكَاتِبُ شُرُوطُهَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ أَوْ عَمْرًا كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ  
كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِذَا اشْتَرَطَ  
مَالٌ فَشَرْطٌ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
يَقَالُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ عُمَرَ

۲۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَتْهَا  
بُرَيْقَةُ تَسْأَلُهُ فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا  
أَعْطَيْتُ أَهْلًا وَبُيُوتًا وَلَوْ لَا مَرِي فَكَلَّمَا جَاءَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكِرْتُ ذَلِكَ قَالَ الْكُفِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِغَايَهَا فَأَعْتَقَهَا فَكَلَّمَا الْوَلَدُ  
بَيْنَ أَعْتَقْتُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَابِقِ فَقَالَ مَا بَالُ أَهْوَامٍ يَكْتَسِرُ طُوقَ  
شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا  
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَلَإِنْ اشْتَرَطَ مَائَةً  
شَرْطًا-

## باب مَا يُجْزِئُ مِنَ

۱۔ وہ دونوں اگر کتاب القرض میں مذکور ہے ہیں ۱۲ من ۱۷ من کو سفیان ثوری نے کتاب الفرائض میں ومن کیا ۱۲ من ۱۷ من سے یہ قول بھی کتاب القرض میں گند چکا ہے ۱۸ من

أَوْ شَرَوْا طَوَائِفَ النَّفْسِ فِي الْإِفْرَادِ وَ  
الْعُرُوطِ الْحَقِّ يَتَعَاطَفُهَا النَّاسُ  
بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةٌ الْوَاحِدَةُ  
أَوْ ثَمَنَتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ  
سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكُرَيْبِ بْنِ الْحَكَمِ  
رَكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ  
كَذَا أَوْ كَذَا أَفَلَكَ مِائَةٌ وَرَهْجٌ فَلَمْ  
يَخْرُجْ فَقَالَ شَرِّهِمْ هُمْ شَرَطُوا  
عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرِهٍ فَهُوَ  
عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي سَيْرِينَ  
إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ لِيَنْ  
لَمْ أَتِكَ إِلَّا رُبْعًا فَلَمَّ يَبْنِي  
وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَبْحِثْ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ  
لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ

۲۵۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا مَنْ  
أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ -

### بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ

۲۵۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ

ہے۔ نیز ان شرطوں کا بیان جو عام طور پر مروج ہیں۔ نیز  
اس طرح کہنا ایک کے سوا سو یا دو کے سوا سو۔ رکو  
اس طرح نالوے اور اٹھانوے مراد ہوں گے۔ اس  
طرح کہنا جائز ہے، ابن عون نے ابن سیرین سے نقل کیا  
کہ کسی نے ایک اونٹ والے سے کہا کہ تو اپنے اونٹ  
لا کر باندھ دے۔ اگر میں نے فلاں دن تک تیرے ساتھ  
سفر نہ کیا، تو تجھے سو درہم دوں گا۔ چنانچہ وہ اس دن  
نہ گیا، تو قاضی شریح نے یہ حکم دیا کہ جس نے خوشی سے  
بغیر کسی کے جبر کے کوئی شرط اپنے اوپر عائد کی اسے پورا  
کرنا ہوگا۔ ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا کہ  
کسی نے نان بیچا اور خریدنے پر تقرر کیا کہ میں اگر بدھ تک تیرے  
پس نہ آؤں (اپنا مال قیمت دے کر نہ لے جاؤں) تو بیع باقی نہ رہے  
گی پھر وہ بدھ تک آیا قاضی شریح نے خریدار کے خلاف فیصلہ کیا  
اور کہا تو نے اپنا وعدہ کے خلاف کیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان اسماء حسنی کو محفوظ اور  
یاد کر لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

### بَابُ وَقْفٍ فِي شَرْطِ لَيْسَ كَالْبَيَانِ -

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن عبد اللہ الفزاری از ابن عون از نافع  
از ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت عمر بن خطاب کو ایک قطعہ زمین خیر

لہ قطعہ میں بیوقوف کر مال غنای میں بیوقوف کرنا یا صاف کر کے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی اگر کوئی کہا سو سکتے ہیں مگر ایک۔ ننانوے دینا ہوں گے اور جو بیوقوف کہا  
مگر دو، اٹھانوے دینا ہوں گے اگر ایسا استثناء یعنی تملک کا کثیر سے بالاتفاق درست ہے اختلاف اس متشناہ میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو جو ہر نے اس کو بھی جائز رکھا  
مگر لکھنے نا جائز کہا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب بیس یوں ہوا دھل کر ایک اور بعض نسخوں میں یوں ہے اصل رکابا یکسین لپنے اونٹوں کو لے جائے  
۱۲ منہ اس کو سیرین منصور لے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ أَنبِيَائِي وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ إِذَا أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَإِنِّي أَلْقَى  
صَلَاةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسْتُمْ أَمْرًا فِيهَا فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَكُمْ  
أَصَبْتُ مَا لَا قِطْعَ أَنْفُسٍ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ  
بِهِ قَالَ فَتَصَدَّقْ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ  
بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا بَيَّاعَ وَ  
لَا يَوْهَبَ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقْ بِهَا فِي  
الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنُ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا  
جُنَاحَ مَنْ وَرِثَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ  
وَيُطْعِمَ غَيْرَ مَمْتُولٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ  
ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرُ مَمْتُولٍ قُلْ هَذَا

میں ملا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے کے لیے آئے  
کہ اس زمین کا کیا جائے (عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے خیر میں  
ایک زمین پائی، جس سے زیادہ نفیس اور عمدہ مال میں نے کبھی نہیں  
پایا۔ آپ مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل  
زمین وقف کر دے اس کی آمدنی خیرات ہوتی رہے گی۔ راوی کہتے  
ہیں حضرت عمرؓ نے اسے وقف کر دیا اس شرط پر کہ وہ زمین بیع نہ  
ہو سکے گی نہ ہبہ اور نہ کسی کو ترکے سے ملے گی۔ جو آمدنی ہو وہ  
محتاجوں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، مجاہدوں اور  
مسافروں اور مہمانوں پر خرچہ کی جائے گی۔ جو شخص اس زمین  
کا متولی ہو وہ معروف طریقہ سے اس کی آمدنی سے کھائے  
کھلائے مگر دولت نہ بنائے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث  
ابن سیرین سے بیان کی۔ انہوں نے کہا غیر متمول کے معنی دولت  
جمع نہ کرنے والا۔

# کتاب الوصایا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وصایا کو کتاب کا درجہ دیا ہے اور اس کے تحت معاشرے کے اہم مسائل پر ابواب قائم کیے یہ مسائل میں جن کا اسلامی مملکت کی عدالت میں بے شمار دخل ہے۔ عام طور پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب کا درجہ اس طویل بحث کو دیتے ہیں جن سے کسی چھوٹے چھوٹے مسائل متنبط اور متخرج ہوتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی آپ نے وراثت، وقف، ہجرت، صدقہ کے اکثر مسائل نمایاں کے بیان میں شامل کر دیئے۔ یہ وہ مسائل ہیں جن کے متعلق اسلامی مملکت میں بے شمار مقدمات داخل ہوتے ہیں ان مسائل کی اہمیت موجودہ عدالتوں میں تو اس لئے کم ہے کہ وراثت کا نظام اسلام کے مطابق نہیں۔ خود وصیت بھی اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن اسلامی قانون و عدل میں وصیت کی اہمیت مسلمہ ہے۔ وصیت وہ آخری گفتگو ہے جو مرنے والا اپنے متعلقین کے متعلق ضروری سمجھتا ہے خصوصاً مال کی وادعہ ہش کے معاملے میں وراثت کے علاوہ مقداروں کا تعین کرتا ہے نیز ان کے متعلق رقم کا تعین کرتا ہے۔ یہ اس لیے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ مرنے والا خدا کے حضور خوف سے اپنے مقداروں کا تعین کرتا ہے، جو وراثت میں شامل نہیں ہوتے گھراس کی نظر میں من و یہ مقدار ہوتے ہیں بعض مرتبہ جن کے متعلق وصیت کی جاتی ہے، انہوں نے مرنے والے پر احسانات کئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ از روئے شریعت نقلی صدقے کے مستحق ہوتے ہیں بہر کیف چونکہ اسلام میں ہر طرح کا عدل و انصاف مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور حقوق اور فرائض کے متعلق قرآن و حدیث میں بڑی تاکید ہے اور ایمان بالغیب کی رو سے ذرہ ذرہ کے حساب کا اندیشہ ہر مسلم کا لازم ہے۔ خصوصاً حقوق العباد کے متعلق بڑی تاکید ہے اس لیے وصیت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف باب کی بحث تک محدود نہیں کیا بلکہ اس کی صحیح حیثیت متعین کرتے ہوئے اسے کتاب کی طویل بحث میں شامل کیا اور اس کے ضمن میں وراثت وقف، یتیم، صدقات اور شہادت کے مسائل شامل کئے۔

اس کتاب کے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف اتنا نہیں جتنا باقی مسائل میں پایا جاتا ہے۔ لیکن اختلاف سے خالی اس کتاب کے بھی مسائل نہیں۔ مثلاً شہادت کے مسئلے میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بعض مواقع میں دیگر فقہاء سے اختلاف ہے۔ لیکن امام اعظم کے اجتہاد کی بنیاد سرسرقہ قرآن پر مبنی ہے اور بہت وزن ہے جہاں کسی واقعہ کا ٹکراؤ نص قرآنی سے ہوتا ہے اس کی تاویل کرتے ہیں لیکن کلیہ کی بنیاد وہ قرآنی آیت کو قرار دیتے ہیں۔ مثلاً قرآن پاک نے شہادت کا اہم قاعدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کم از کم دو یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونا ضروری ہیں چنانچہ ارشاد رہا ہے۔ **وَأَشْهِدُوا ذَا شَهِدَتَيْنِ مِنْ ذَوِّ سَبَائِكَ فَإِنْ لَمْ تَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ قَرَأْتُمُ الْقُرْآنَ الشَّهَدَاتُ آءَانُ فَضِّلِ أَحَدَهُمَا فَتَدْبِرُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَىٰ۔** اس مرتع نص سے معلوم ہوا کہ امام اور میں شہادت کے لیے یہ ضروری ہے کہ شاید دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں قابل اعتماد ہوں صرف ایک مرد یا تنہا عورتوں کی گواہی ناقص اور غیر معتبر ہوگی۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن پاک کی اسی تحدیدنی حدود کی بنا پر یہ اصول استنباط کیا کہ عمومی معاملات مثلاً وصیت و نکاح و طلاق و غیرہ حقوق اور حقوق نسب، بیع و شلہ و ہارہ، اقالہ کفالہ، مضاربیت، مزارعت، شفعہ حبیبہ، ودیعت، عاریت اور نکاح و طلاق وغیرہ حقوق اور احکام میں دوسرا ایک مرد اور دوسری عورتوں کی شہادت ضروری ہے اور اس متعینہ و مقررہ عدد سے کم ہونا درست نہیں ہے چنانچہ اگر کسی حاکم یا قاضی نے فقط مدعی کی قسم اور ایک مرد کی شہادت پر کوئی فیصلہ صادر کر دیا تو وہ قابل نفاذ اور قابل عمل نہ ہوگا، بلکہ مسترد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت کا بطلان و نقض لازم آتا ہے اور قرآن کی آیت کا بطلان و نقض اور اس کی مخالفت قطعاً جائز نہیں کیونکہ شریعت کے اس ضابطہ کلیہ میں کسی تاویل یا تخصیص کی گنجائش نہیں ہاں اس کے مخالف کسی واقعہ میں مناسب توجیہ کر دی جائے گی۔ لیکن امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ مالی معاملات میں ایک مرد کی شہادت ہمراہ یمین مدعی کے معتبر بھی جائے گی اور قاضی یا حاکم وقت کو اس قسم کی شہادت پر فیصلہ کرنے کا شرعاً حق حاصل ہے اگرچہ اس سلسلے میں ان حضرات کا استدلال و احتجاج ایک واقعہ اور شخص آدمی کے حق میں وارد ہونے والی ایک ایسی حدیث سے ہے جسے قانونی اور اصولی کلیہ کی حیثیت نہیں دی جاسکتی لیکن ان کا یہ موقف مذکورہ آیت کے ظاہری و صریح الفاظ کے مخالف اور قرآن کے واضح قانون کلی کے غیر مطابق اور غیر اصولی ہے۔ مگر امام صاحب کا موقف اس معاملے میں واضح طور پر قرآن کے قانون کلی کے مطابق و موافق ہے، اور اس سے مستنصر نہیں ہے۔





مَا لَكَ عَنْ كَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ  
أَعُوذِي مُسْلِمًا لَهُ شَيْءٌ يُؤْتِيهِ فِيهِ يَبْكُ  
لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَدَّيْتَهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَكَ فَتَأْتِي  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي مُكَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ  
أَجْعَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ  
الْحَارِثِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بَدَأَ يُحَرِّثُ قَالَ  
مَا تَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِنْدَ مَوْتِهِ وَدَهْمًا وَلَا دِيْنًا وَلَا عَبْدًا  
وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَثَتْهُ الْبَيْضَاءُ وَ  
سَلَّحَتْهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا مَصَدَقَةً.

۲۵۵۳- حَدَّثَنَا خَلْدَوَيْلُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
مَالِكُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ  
سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَدْنَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ  
كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّبِيِّ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرَ بِالْوَصِيَّةِ  
قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانوں کو جن کے پاس وصیت کے قابل کچھ مال ہے مناسب نہیں کہ وہ دراتیں اس طرح گزارے، کہ اسلے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔  
امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بحوالہ عمرو بن زید بن ارماء بن عمر کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

(از ابوالہیثم بن حارث از یحییٰ بن ابی کبیر از زبیر بن معاویہ جعفری از ابوالاسحاق عمرو بن حارث از آنحضرت کے سائے) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت کوئی درہم یا دینار نہیں چھوڑا۔ نہ کوئی غلام یا لونڈی نہ کوئی اور چیز (یعنی مال کے لحاظ سے) صرف ایک سفید خچر اور اسلحہ اور ایک قطعہ زمین جسے آپ نے وقف کر دیا تھا۔

(از خلد بن یحییٰ از مالک) طلحہ بن مصریف کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن ابی ادنی سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی تو انہوں نے جواب دیا نہیں! (یعنی مال کوئی وصیت نہیں کی) میں نے عرض کیا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی؟ وصیت کا حکم کس طرح ملا؟ عبد اللہ بن ابی ادنی نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت غنی اللہ کی کتاب پر عمل کرنا۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ اور علیؓ کا یہ مذہب ہے کہ وصیت صحیح ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس مال و دولت یا اور کوئی شیء قابل وصیت ہو اور ظاہر حدیث سے عین کلمہ ہے مگر ذرا غلطی ہے کہ جس میں اللہ کا حق لازم ہو مثلاً حج یا زکوٰۃ وغیرہ اس پر وصیت کرنا واجب ہے ۲۔ یہی مذہب صحیح ہے کہ مال میں اپنے مذہب میں وقف کرنا صحیح ہے مگر وقت بھی اس کی تاکید فرمادی بعضوں نے کہا وجہا صدقہ کی چیزیں ہیں جن کی طرف پھرتی ہے میں فخر اور ہمت اور زمین سب کو وقف کرنا تھا اس حدیث کی مطابقت تو یہ ہے اس لئے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد ہی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۳۔ باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم رہا اور قرآن و حدیث پر چلتے رہے ان کی دن و دنیا بچتی رہتی رہتی ہے قرآن حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو مل لیا یا پھر چھوٹی چھٹی اور کراڑن پر غلبہ کر کے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی ہے کہ تیرہ عرب سے نکال دینا کافروں کی خاطر امارات کنیا میں سے تین باتوں میں بات راوی نے بیان کی شاید علیؓ بن ابی ادنی کو اس کی خبر ہوئی ہو دوسری رعایت

۱۔ یہی مذہب صحیح ہے کہ مال میں اپنے مذہب میں وقف کرنا صحیح ہے مگر وقت بھی اس کی تاکید فرمادی بعضوں نے کہا وجہا صدقہ کی چیزیں ہیں جن کی طرف پھرتی ہے میں فخر اور ہمت اور زمین سب کو وقف کرنا تھا اس حدیث کی مطابقت تو یہ ہے اس لئے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد ہی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۳۔ باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم رہا اور قرآن و حدیث پر چلتے رہے ان کی دن و دنیا بچتی رہتی رہتی ہے قرآن حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو مل لیا یا پھر چھوٹی چھٹی اور کراڑن پر غلبہ کر کے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی ہے کہ تیرہ عرب سے نکال دینا کافروں کی خاطر امارات کنیا میں سے تین باتوں میں بات راوی نے بیان کی شاید علیؓ بن ابی ادنی کو اس کی خبر ہوئی ہو دوسری رعایت

۲۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرَادَةَ أَخْبَرَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْعَثِ  
قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا وَكَانَ وَصِيًّا  
فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْتَدَقَّةً  
إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ تَجَرَّوْا قَدَّ عَابَا لَطَمَتِ لَقَدْ  
الْمُخَنَّتُ فِي تَجَرَّوْا فَمَا شَعَرْتُ أَنَّكَ قَدْ مَاتَ  
فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ -

**باب ۱۲** أَنْ يُتْرَكَ وَرَثَتُكَ  
أَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ يَكْفُفُوا النَّاسَ

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فِي وَآنَا بَيْتَهُ وَهُوَ يَكُونُ  
أَنْ يَكُونَتْ بِالْأَرْضِ لِقَى هَاجِرٍ مِنْهَا قَالَ  
يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَوْصَى بِنَا لِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّظْرُ قَالَ  
لَا قُلْتُ الثَّلَثُ قَالَ قَالِ الثَّلَثُ وَالْثَّلَثُ كَثِيرٌ  
إِنَّكَ أَنْ تَدَّعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ  
أَنْ تَدَّعَهُمْ عَالَةً يَبْتَ كَفُّونَ النَّاسَ فِي  
أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مِنْهَا أَنْ تَقْتَمِرَ تَفْقِيرَ  
قَائِمًا مَدْفُوعًا حَتَّى اللَّقْمَةُ الَّتِي تَرُدُّهَا  
إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يُرْفَعَكَ  
فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُفَكِّرَ بِكَ آخِرُونَ

(از عمرو بن زرارہ از اسماعیل، از ابن عون، از ابراہیم) اسود کہتے  
ہیں کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے ذکر کیا، کہ حضرت علیؑ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے وصی تھے، انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت علیؑ کو وصی کب بنایا؟ میں تو آنحضرت کو اپنے سینہ سے سہارا دیئے  
ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا اس وقت آپ میری گود میں جھک گئے  
میں نہیں سمجھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دصال ہو چکا ہے۔ تو آپ  
نے حضرت علیؑ کو کب وصی بنایا۔

**باب** انسان وراثت کیلئے مال چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر  
ہے کہ ان کو نادر چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کو کھانے کا ہاتھ بھیل جائے۔

از ابوالنعیم از سفیان از سعد بن ابراہیم از عامر بن سعید سعد بن  
ابی وقاص فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجتہ الوداع کے موقع  
پر) جب میں مکہ میں تھا میری عبادت کیلئے تشریف لائے آپ  
اس بات کو ناپسند جانتے تھے، کہ جہاں سے شخص ہجرت کر چکا ہو۔  
وہاں آکر انتقال کرے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عفرائے کے بیٹے  
پر رحم کرے (سعد بن خولہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں  
اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض  
کیا کیا آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا  
تہائی مال کی؟ فرمایا ہاں تہائی مال کی وصیت کر دے۔ تہائی مال بہت  
ہے۔ اگر تو اپنے ورثہ کو خوشحال اور کھانا پینا چھوڑے تو یہ اس  
سے بہتر ہے کہ انہیں تو محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے  
ہاتھ بھیل جائے، تو جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر گیا وہ خیرات ہے  
حتیٰ کہ وہ نوالہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے اور تعجب نہیں  
کہ اللہ تجھے عظیم اجر عطا کر دے۔ تیرے سبب سے بعضوں کو

**لہ** حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ باری سے لیکر وفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ پاس ہے میری ہی گود میں انتقال فرمائے اگر حضرت علیؑ  
کو وہی نئے منی اپنا خلیفہ مقرر کرتے جسے خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہے تو میری گود میں ہی انتقال فرمائے۔ ان سنیوں کا ماننا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفرائے کہتے تھے بعضوں  
کہا عفرائے ان کی ماں کا لقب تھا بعضوں نے کہا یہ راوی کا دوسرا ہے اور صحیح سنیوں کو یہ ہے کہ عفرائے کہتے تھے ۱۲ منہ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ الْإِبْنَةُ -

کے کوئی اولاد نہ تھی۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ كِلَذِهِ  
وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَأِنْ أَحْكَمُ بِهِنَهُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ

٢٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي عَتَّابٍ قَالَ لَوْ كُنْتُ النَّاسُ إِلَى الرَّبِّ لَرَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُكَلِّمُ  
وَالْقُلُوبُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ -

٢٥٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِئْتُ قَعَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا يُرَدِّيَ عَلَيَّ عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَوْصِيَ وَارْتِمَالِي رَابِنَهُ قُلْتُ أَوْصِيَ بِالتَّصْفِ قَالَ التَّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالتَّلْثُ قَالَ التَّلْثُ وَالتَّلْثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ قَالَ فَأَوْصِيَ النَّاسَ بِالتَّلْثِ وَجَادَ ذَلِكَ لَهُمْ -

تہائی کی وصیت کرتے ہیں جو ان کے لیے جائز ہے۔

## باب تہائی مال وصیت کرنے کا بیان۔

حسن بھری کہتے ہیں ذی کافر کی وصیت بھی تہا کی مال سے زیادہ  
میں نافذ نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انکے متعلق بھی اللہ کی آیات  
اور وحی کے مطابق فیصلہ کیجئے۔

(از فقیر بن سعید از سفیان از ہشام بن عروہ از حضرت عروہ)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر لوگ تہائی سے بھی کم  
یعنی چوتھائی کی وصیت کریں تو یہ بہتر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم فرماتے ہیں تہائی کی وصیت کرو اور تہائی بہت ہے یا تہائی بڑا حصہ ہے

(از محمد بن عبدالرحیم از زکریا بن عدی از مروان از ہاشم از علم  
بن سعد) عامر کے والد سعد فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے میری بیماری پر پیکی کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے  
لیے دوا فرمائیے۔ وہ مجھے الٹے پاؤں نہ بھرائے (مکہ میں نہ مارے جہاں  
سے حجرت کی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید اللہ تعالیٰ  
یہ بلا تجھ سے نال دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے۔  
میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وصیت کروں ایک بیٹی کے سوا  
میری کوئی اولاد نہیں، میں آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا  
آدھا مال بہت ہے، میں نے عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت  
کروں؟ فرمایا مال تہائی کی وصیت کر دو تہائی بھی بہت یا میری ہے  
سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس فرمان نبوی کی وجہ ہی سے لوگ

۱۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے اچھے ہو گئے ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر ادا ہوا یہم اور کئی اہل حق اور عبد اللہ اور عبد الرحمان اور عامر اور عمران اور صالح اور عثمان اور بارہ بیٹیاں ۱۲ منہ سے نیک کے ساتھ پلید کا لفظ باہتمام کرنا فضول ہے۔ یہیں بچھا ہوا یہم اگر کا یعنی حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کا کہتے ہیں (امام حسنؑ) کے ام میں داخل نہیں دتے۔

## بَابُ الْقَوْلِ الْمُؤَمَّرِ لَوْصِيَّةٍ

تَعَاهَدَ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لَوْصِيَّةٍ

مِنَ الدَّعْوَى -

۲۵۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عِمَدًا

إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنِ

وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مَتَّى فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا

كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي

قَدْ كَانَ عِمَدًا إِلَى فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ

فَقَالَ أَخِي وَإِنَّ أَمَةً أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ

فَتَسَا وَقَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ أَخِي كَانَ عِمَدًا إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ

أَخِي وَإِنَّ وَلِيدَةَ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ رَوَى

بِسُودَةَ بِنْتِ زَمَعَةَ أَحَقَّجِي مِنْهُ لِمَا سَرَأَى

مِنْ شَبَهِهِمْ لِعُقْبَةِ فَمَادَ أَنْتَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

مرتے دم تک حضرت سودہ کو نہ دیکھا رہے تھا اسلام کا پردہ (اسلام کا معاشرتی انصاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا نفسیات علم -

## بَابُ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرْيُفُ

بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيْنَتْ حَادَثٌ

## بَابُ وَصِيَّةِ كَرْنِ وَالِدِ ابْنِهِ وَصِيَّةِ كَرْنِ

میری اولاد کا خیال رکھنا اور میری دعویٰ کر سکتا ہے۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) عائشہ

رضی اللہ عنہا آنحضرت کی زوجہ مطہرہ میں، کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے

اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرنے وقت) وصیت کی کہ زعمک لوٹنی

نے جو لڑکا جنسا ہے وہ میرا ہے تو اسے لے لینا جس سال مکہ فتح ہوا۔

سعد نے وہ بچہ لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا

تھا کہ اسے لے لینا۔ (اس وقت عبد بن زعمک لڑکا ہو گیا اور کہا یہ لڑکا میل

بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور انہیں کے گھر پیدا ہوا ہے

بہر حال دونوں آنحضرت کے پاس گئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا

بھتیجا ہے میرا بھائی اس کے لیے وصیت کر گیا ہے عبد بن زعمک نے کہا وہ

میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنسا ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے عبد بن زعمک یہ تیرا ہے جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور

بدکار کے لیے پیچروں کی ستر ہے۔ (یعنی زانی کا زنا کا جرم اپنی جگہ پر مگر جو

بچہ جس عورت کے لپٹن سے ہو گا وہ اس کے قانونی شوہر کی اولاد سمجھی

جائے گی خواہ وہ اس کا حقیقی لطفہ نہ ہو، بلکہ کسی اور کا ہو)

۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ سودہ

رضی اللہ عنہا کو جو زعمک کی بیٹی تھیں حکم دیا کہ اس بچے سے پردہ

کیا کر، کیونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ اس لڑکے نے

مرنے دم تک حضرت سودہ کو نہ دیکھا رہے تھا اسلام کا پردہ (اسلام کا معاشرتی انصاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا نفسیات علم -

## بَابُ أَكْرَهِيَارِ ابْنِهِ سِرَّهَ كَوْنِي وَاضِحَ إِشَارَةٍ

کرے تو اس پر حکم صادر کیا جائے گا۔

میں سے زبیر باب نکلتا ہے کیونکہ عتبہ نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھو اس کو لے لیجو اور سودہ نے جو اپنے بھائی کے وصیت تھے اس کا دعویٰ کیا ۱۲ مرتہ

۲۵۵۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَبَادٍ

حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ يَهُوذَى  
رَضِيَ رَأْسُ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ مَنْ  
فَعَلَ بِكَ أَفْلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سَمِعَ الْيَهُودِيُّ  
فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجَعَلَ يَبْكُ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى  
اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرُمَتْ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ -

میں اس کا سر کل ڈال دیا گیا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ لِوَارِثٍ

۲۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ

وَرَقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ  
لِلْوَالِدَيْنِ فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ  
فَجَعَلَ لِلَّذِي كَرِهَ مِثْلَ حَقِّ الْأَنْثَبِيِّينَ وَجَعَلَ  
لِلْوَالِدَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الشُّدُنَ وَجَعَلَ  
لِلْمَرْأَةِ الشُّنَّ وَالرُّبْعَ وَاللَّذَّوَجِ الشُّطْرَ وَالرُّبْعَ

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَدَارَةَ عَنْ أَبِي  
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الصَّدَقَةَ

(از حسان بن ابی عباد از ہمام از قتادہ) حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک (الفارسی) لڑکی کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا جبکہ وہ قریب المرگ تھی لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا تجھے کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے؟ جب نام بیتے لیتے اس یہودی کی باری آئی تو لڑکی نے سر سے اشارہ کیا۔ چنانچہ اس جھبٹ یہودی کو پکڑا گیا، اس نے اقرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کے سر کو کچلنے کا حکم فرمایا۔ اور تعمیل ارشاد

بَابُ الْوَصِيَّةِ كَمَا وَصِيَّتْ كَرْنَادِرُ سِتِّ نَهْنِ

(از محمد بن یوسف از ورقاء از ابن نجیح از عطاء) ابن عباس

سے مروی ہے کہ رابنہ (اسلام میں) مال اولاد کا حق شمار ہوتا تھا۔ البتہ اولاد والدین کیلئے وصیت کرتی تھی۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے جو باپ مانسوں کو دیا اور مرد کو عورت کا دگنا حصہ دلایا اور ماں باپ میں ہر ایک کو چھٹے حصے کا حصہ دیا۔ بیوی کیلئے آٹھواں حصہ یا چوتھا حصہ۔ غلام کو آدھا یا چوتھا حصہ۔

بَابُ مَرْتَةِ وَقْتِ خَيْرَاتِ كَرْنَادِرُ

(از محمد بن علیہ از ابوالسامہ از سفیان از عمارہ از ابوزرعمہ) ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو خوشحال اور تندرست ہوئے مال کی محبت اور حرص

لے آپ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اٹامے سے تھا شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا گیا۔ گو قصاص کا حکم صرف شہادت کی بنا پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال حبس پر۔ غیر مسلم ابن قانون نے بھی شہادت وقت ترک کو بہت معتبر اور قوی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت یہی کہتا ہے اور عیوٹ سے پرہیز کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یہ معنوں صراحتہ ایک حدیث میں وارد ہے جس کو اب سنن وغیرہ نے ابوالمامنہ اور ابن عباس سے روایت کیا ہے مگر اس کے اسناد میں کلام ہے اس لئے امام بخاری اس کو نہ لائے۔ امام شافعی نے ائم میں اس کو متعارف نہ کیا ہے اور فخر الدین لازمی نے اس کا انکار کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی جیسا حصہ جب میت کی اولاد ہو جو کو آٹھواں حصہ۔ جب میت کی اولاد نہ ہو، وہ نہ چوتھا حصہ۔ اسی طرح قاتل کو آدھا حصہ اگر اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصہ ۱۲ منہ

أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ  
تَأْمَلُ الْغَنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا  
بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ  
كَذَا أَوْ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -

کے باوجود غنا اور تو نگر کی امید اور فقر و احتیاج کے خوف کے باوجود خیرات  
کے نیز خیرات میں اس قدر تاخیر نہ کرنا کہ طلق تک سانس آجائے یعنی موت کا  
وقت آجائے اور تو یہ کہے کہ فلاں کو بھی دینا فلاں کو بھی، حالانکہ تو خود  
بخود تیرے کہے بغیر فلاں فلاں کا ہو ہی گیا (اور تیرا احسان تو نہ رہا کہ،

نوخیرات نہ بھی کرے، تب بھی تیرے کام تو نہ آئے گا۔

**باب** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ  
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ  
وَيَذْكُرُ أَنْ تُشْرِيحُوا عُمَرُ بْنُ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَطَاوُسُ وَعَطَاءُ  
وَأَبْنُ أَدِينَةَ أَحَاذِلُوا إِقْرَارَ  
الْمُرِئِضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ  
أَحَقُّ مَا يَصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ  
أَخْرَجُوهُ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلُ  
يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَقَالَ  
إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكْمُ إِذَا آتَيْنَا  
الْوَارِثَ مِنَ الدِّينِ بَرِيًّا وَوَلَّيْهِ  
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ لَا تَكْشَفُ  
إِمْرَأَتُهُ الْفَرَازِدَ عُمَا أَعْلَى  
عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا  
قَالَ لِمَنْ لَوْ كَرِهَ عِنْدَ الْمَوْتِ  
كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ حَبَا - وَقَالَ  
الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَ لِي الْمَرْأَةُ عِنْدَ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ وصیت اور قرضہ  
کی ادائیگی کے بعد درنا کو حصے تقسیم کیے جائیں گے۔  
نقل ہے کہ قاضی شریح، عمر بن عبدالعزیز، طاووس  
عطاء اور عبدالرحمن بن اذینہ نے بیماری کی حالت میں  
قرض کا اقرار جائز سمجھا ہے۔ امام حسن بصری کہتے ہیں  
سب سے زیادہ آدمی کو سچا سوقت سمجھنا چاہیے جب  
دنیا میں اس کا آخری دن اور آخرت میں اس کا پہلا  
دن ہو۔ ابراہیم نخعی اور حکم بن عتبہ کہتے ہیں اگر بیمار  
وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو  
واقعی اسے بری الذمہ سمجھا جائے گا۔ رافع بن خدیج  
نے یہ وصیت کی کہ ان کی بیوی فرازیہ نے گھر کے دروازے  
میں جو مال بنا اور محفوظ کر لیا ہے وہ مال نہ کھولا جائے  
(یعنی اس سے نہ لیا جائے) امام حسن بصری کہتے ہیں  
کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں  
نے تجھے آزاد کر دیا تھا تو یہ درست سمجھا جائیگا (واقعی  
اسے آزاد سمجھا جائے گا)

شعبی کہتے ہیں اگر عورت مرتے وقت یوں کہے

۱۔ شریح اور عطاء اور طاووس اور ابن اذینہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور عمر بن عبدالعزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصول نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو دارمی نے  
وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرے کہ فلاں کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
یعنی کہ ان کی حدود سے مخرج نہ ہو یعنی نے کہا کہ خداوند کے رنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ ای کا مجھ حالے کا گو خداوند نے اس کی شہادت نہ دی ہو حافظ نے کہا  
یہ اثر صحیح کو موصول نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو دارمی نے وصل کیا اور عمر بن عبدالعزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصول نہیں ملا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو دارمی نے  
وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرے کہ فلاں کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو دارمی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ  
یعنی کہ ان کی حدود سے مخرج نہ ہو یعنی نے کہا کہ خداوند کے رنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ ای کا مجھ حالے کا گو خداوند نے اس کی شہادت نہ دی ہو حافظ نے کہا

مَوْنَهُمَا إِنَّ زَوْجِي فَمَنَّا وَقَبَلْتُ  
مِنْهُ حَاجَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ  
لَا يَجُوزُ إِفْرَارُهُ لِسَوْءِ الظَّنِّ بِهِ  
لِوَرَقَةٍ ثُمَّ اسْتَحْصَنَ فَقَالَ يَجُوزُ  
إِفْرَارُهُ بِأَلْوَدِيعَةٍ وَالْبِضَاعَةِ  
وَالْمُضَارَبَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُودُوا الظَّنَّ فَإِنَّ  
الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ  
مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُتَنَفِّعِ إِذَا  
أَوْثَقْنَا خَانَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ  
إِلَى أَهْلِهَا فَلَمَّا يَخْضَسْ وَارِدًا وَلَا  
غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

میرے خاوند نے مجھے مہرا کر دیا ہے اور میں نے چکی  
ہوں تو جو بزنس ہو گا۔  
بعض لوگ کہتے ہیں بیمار کا اقرار کرنا کسی مخصوص  
دارث کیلئے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے  
درست نہ ہو گا۔ پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ بیمار اگر امانت  
مضاربہ اور بضاعت کا اقرار کرے تو وہ اسے حالانکہ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچے رہو،  
بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (یعنی دوسرے  
وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے منافع کی نشانی یہ ہے کہ امانت  
میں خیانت کرے نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ  
تمہیں حکم دیتا ہے امانتیں امانت والوں کو ادا کرو۔  
اس میں وارث وغیرہ کی تخصیص نہیں کی۔ اس بارے  
میں عبد اللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مرفوعہ روایت کرتے ہیں۔

۲۵۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مُطَالِكٍ

(از سلیمان بن داؤد از الربیع از اسماعیل بن جعفر از نافع  
بن مالک بن ابی عامر از ابو ہریرہ از والد شش) حضرت ابو ہریرہؓ

ابو ہریرہؓ کے وارث خاوند سے مہرا کر دیئے گئے تھے۔ حافظ صاحب دو معنی اور قطعا کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے ومن کیا ۱۲ منہ ۱۵ عینی نے کہا صحیح نہ ہونے کی  
وہ نہیں ہے امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہے اور اس کی وجہ حقیقہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے دینا نے بھی یہی کہ اختیار کیا ہے اور شافعیہ  
اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ بعض وارثوں کا اقرار کسی وارث کے لئے صحیح نہیں ہے مگر یہی بخاری نے منقول ہے اور اس کا اسم اور سالم اور ثور سے بھی ایسا ہی منقول ہے ہاں میں مندرجے کہا کہ  
شافعی نے بھی یہی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام احمد بھی یہی قول ہے اور لا کہ بخاری سے جو حدیث کی جنہوں نے خاص خفیہ بطعن کیا جنہوں نے انصافی اور حاکمی اور نوکریا خفیہ اختیار کیا جو ہمار  
کا قرآن مطالعہ میں جلتے ہیں حافظ نے کہا شافعیہ کے نزدیک بھی یہی مباح ہے ۱۲ منہ ۱۵ عینی نے کہا امانت اور مضاربہ کا اقرار اس لئے صحیح ہے کہ وہ میں لزوم ہوتا ہے ان چیزوں  
میں لزوم نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں منقول کیا عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت ہی قرار نہیں دیتے پھر یہ استدلال کیا ہے اور اگر ان لوگوں میں سے بھی  
حدیث سے بدگمانی منہ ہے اسدیر گمان بدگمانی نہیں ہے۔ ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اوپر کتاب لایمان میں بھی موصولہ گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ بعض پر حسیہ  
کا وہن ہو کر اس کا اقرار کرنا چاہیے وہ نہ خیانت کا مرتکب ہو گا اور حسیہ قرار کرنا واجب ہوا تو اس کا اقرار میں ہو گا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے ناگہ ہی کیا ہے اور آیت سے نکلا  
کہ وہ بھی دوسرے کی گویا امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ چوں کہ وارث کے لئے اقرار کرنا صحیح ہو گا عینی کا یہی اعتراض کہ میں کو امانت نہیں کہہ سکتے اور آیت میں امانت کی ادائیگی ۷ حکم ہے ہر  
حجاب یہ ہے کہ یہاں امانت سے لغوی امانت مراد ہے یعنی دوسرے کا حق نہ فرمایا امانت اور دینا لغوی امانت ہے اس آیت کا نشان فعل اس آیت پر دلالت کرتا ہے کہ جو یہ نشان میں ملے وہ بھی  
کسی کی گویا امانت ہے اس کو جو حضرت عباس نے مانگا اس وقت سے آیت اتمی آئے ہے تو کوئی بھی نہیں کہہ دے دی تو یہ نشان کی غایت میں آئی ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نام مولانا

ابْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْدِي الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا  
حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أُؤْتِيَ خَانَ وَإِذَا  
وَعَدَ أَخْلَفَ .

**باب** تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِيَنَّ  
بِهَا أَوْ دِينَ .

وَيُذَكِّرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى بِاللَّيْلِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ  
وَقَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْكُومُ أَنْ  
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا  
فَإِنَّ آءَ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ  
الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَهْدَقَ الْأَعْنَ  
ظَهْرِيَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِأَدْنِ أَهْلِهِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ .

۲۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوَيْسٍ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي  
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ  
هَذَا الْمَالُ خِفَرٌ حُلُوةٌ فَمَنْ أَخَذَ بِلِسَانِهِ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ منافق کی تین  
علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کے پاس  
امانت رکھی جائے، خیانت کرے اور جب وہ وعدہ کرے خلاف  
کرے۔

**باب** التَّوَالُّفِ الْكَافِرَانِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ  
تُوصِيَنَّ بِهَا أَوْ دِينَ كِ تَفْسِيرُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ  
آپ نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (بیشک تمہیں اللہ حکم دیتا ہے  
امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو۔ لہذا امانت کا ادا کرنا  
(جو فرض ہے) نفل یعنی وصیت پورا کرنے سے زیادہ  
ضروری اور مقدم ہے۔ نیز آنحضرت کا ارشاد ہے کہ وعدہ  
مدفوق ہی ہے جس کے بعد آدمی مالدار ہی رہے (یعنی  
فقیر نہ ہو جائے) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں غلام  
اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتا آپ  
نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے

(رازمحمد بن یوسف از ازراعی از زہری از سعید بن مسیب و  
عروہ بن زبیر) حکم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کچھ مانگا کیا، آپ نے مجھے کچھ دیا۔ میں نے پھر سوا مانگا آپ  
نے پھر دیا اور فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا معلوم ہوتا ہے جو  
شخص بغیر حرص کے لے گا اس کے لیے برکت ہوتی ہے جو لالچ  
کرے اس کے لیے برکت نہیں بلکہ وہ ایسا ہے کہ آدمی کھانا کھائے

اس کو امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں نقل کیا۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے اس لئے کہ وصیت نفل صرف ہے جو  
اور شخص مدلول جو وہ مالدار نہیں ہے ۱۲ من سے اس کو ابن ابی شیبہ نے دو من کیا ۱۲ من سے یہ حدیث کتاب العقیق میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ من سے



نَفْسٍ يُؤْتِيهِهَا لَكَ فِيهِ وَمَنْ آخَذَهُ بِالشَّرَافِ  
نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ  
وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ يَدِ السُّفْلَى  
قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ لَا أَرُذُّ أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ  
الْأُنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ  
الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ رَأَى  
عُمَرُو عَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا  
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَغْوِي عَنْكُمْ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي  
قَسَمَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ هَذَا الْغَنَى فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَكَ  
فَلَمْ يَرْنَا حَكِيمًا أَحَدًا مِنَ الثَّلَاثِ بَعْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
۲۵۶۴ - حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو نُسَيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَحْكَمٌ  
رَاجِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاجِعٌ  
فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي  
بَيْتِ ذَوْجِهَا رَاجِعَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا  
وَالْحَادِثُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاجِعٌ وَمَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ  
رَاجِعٌ فِي مَالِ آبِيهِ -

اور سیر نہ ہو اور جو والا ماتم نچلے ماتم سے بہتر ہے۔

حکیم کہتے ہیں میں نے کہا یا حضرت! اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق پر مبعوث فرمایا۔ میں آپ کے سوا کسی سے نہ مانگوں گا حتیٰ کہ ہر جاؤں گا (پھر حکیم کا یہ حال تھا) حضرت ابو بکر ان کا سالانہ وظیفہ انہیں دینے کے لیے بلاتے وہ ۱۰ سے لینے سے انکار کرتے (اس طرح سے) حضرت عمر نے بھی انہیں اپنے عہد خلافت میں وظیفہ دینے کے لیے طلب کیا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا لوگو! تم گواہ رہنا، میں حکیم کو مال غنیمت میں اس کا حصہ دیتا ہوں، لیکن وہ نہیں لیتا۔ غرض حکیم نے مرتے دم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے سوال نہ کیا۔ اللہ ان پر رحم کرے۔

(از بشر بن محمد سختیانی از عبد اللہ از یونس از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے جس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔ ملک کا بادشاہ بھی حاکم ہے اور اپنی رعیت کے بابت اس سے باز پرس کی جائے گی۔ عام آدمی بھی اپنے گھر میں حاکم ہے اور گھر کی محدود رعیت کے متعلق اس سے سوال ہو گا۔ عورت خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور گھر کی رعیت میں مولا ہے۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں راجع ہے اور اتنی حد تک اپنی رعیت کا موصول ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیخبر فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے۔ (گویا اس سے اس مال کے متعلق پوچھا جائے گا)

۱۔ حدیث ابو بکر کا بارگاہ میں گزرتی ہے اس باب کی دو مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہر بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کا وہی درجہ نہیں لیا اور بنا قرآن و حدیث کے ہر ایک شخص سے تو مسلم ہو گا کہ دین و وصیت پر مقدم ہے ۱۱۔ حدیث ابو بکر کا بہتق میں گزرتی ہے اس کی مناسبت قرآن و حدیث سے بعضوں نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا کیا یا جو اسے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہے لیکن ایک صاحب مقدم کی اگر کہیں کہ وہ بنا قرآن و حدیث سے اس طرح دین و وصیت میں دن مقدم کیا جائیگا کہ نوکر دین کی ادائیگی فرض ہے اور وصیت کی قسم کا تبرع و غفلت ہے نہ

## باب ۲۱ اِذَا وَقَفَ آدَاؤُهُ

لِأَقَارِبِهِ وَمِنَ الْأَقَارِبِ - وَقَالَ

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي طَلْحَةَ أَجْعَلَهَا

لِفَقْرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا حَسَنَةً

وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ

مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ أَجْعَلَهَا

لِفَقْرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا

رَحْمَةً وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَكَانَ آدَاؤُهُ

لِأَيِّمِيٍّ وَكَانَ قَرَابَةً حَسَنَةً

وَأَبِي مَيْمُونٍ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدٌ

ابْنُ سَهْلٍ بَنِ الْأَسْوَدِ بَنِ حَرَامٍ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مَتَا بِنِ عَدِيٍّ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

وَحَسَنَاتُ بِنِ ثَابِتٍ بِنِ الْمُثَنَّى بِنِ

حَرَامٍ فَيَجْعَلُهَا بِنِ حَرَامٍ وَهُوَ

الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

زَيْدٍ مَتَا بِنِ عَدِيٍّ بِنِ عَمْرِو بْنِ

مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يَجْعَلُهَا

حَسَنَةً أَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بِنِ سَيِّدَةٍ

أَبَاءَ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ

أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِنِ قَيْسٍ بِنِ عُبَيْدِ بْنِ

زَيْدٍ بِنِ مَخْزُومٍ بِنِ عَمْرِو بْنِ

## باب اگر اپنے اعزاء و اقارب کیلئے وقف

اور وصیت کی (تو کیا حکم ہے؟) اقارب کون لوگ مراد ہیں؟

حضرت ثابت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا

تو یہ باغ اپنے ضرورت مند اقارب کو دے دے انہوں

نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا جو حضرت ابو

طلحہ کے چچا زاد بھائی تھے محمد بن عبداللہ انصاری

کہتے ہیں میرے والد نے بحوالہ ثمامہ، انس سے روایت

کیا جیسے ثابت کی روایت ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں

اپنے قرابت کے ضرورت مند لوگوں کو دے دے،

انس کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے وہ باغ حسان اور

ابی بن کعب کو دے دیا۔ وہ مجھ سے زیادہ ابو طلحہ کے

قریبی رشتہ دار تھا۔

حسان اور ابی بن کعب کی قرابت ابو طلحہ سے یہ

تھی کہ ابو طلحہ جس کا نام زید ہے سہل بن اسود بن حرام

کا بیٹا ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کا بیٹا ہے

گویا حرام کی شخصیت میں دونوں مل جاتے ہیں جو میری

جگہ ہے (یعنی دادا) یعنی حرام ابو طلحہ اور حسان کو ملا

دیتا ہے۔ ابی بن کعب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک میں

ابو طلحہ سے جا ملتا ہے۔ ابی کا سلسلہ نسب ابی بن کعب

بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن الغرض

عمرو بن مالک حضرت حسان، ابو طلحہ اور ابن ابی کعب

تینوں کے بزرگ ہیں اور تینوں اس کی اولاد میں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں کے

۱۔ اس میں اختلاف ہے شافعی نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے بعضوں نے کہا داخل ہوں گے امام ابو حنیفہ نے کہا عزیزوں سے محرم ناظرہ ائمہ اربعہوں کے باب کی طرف کے ہیں مابین کعب کے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من

مَا لِلَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ  
بَعْضَ مَحْشَاتٍ وَابْطُلَتْ وَابْتَدَأَتْ  
قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْطَى لِقْرَابَتِهِ  
إِلَى ابْنِهِ فِي إِسْلَامِهِ

۲۵۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِبْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ  
بِعَمَّ أَسْمَاءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا بِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ  
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَعَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا  
أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ بِنُ  
عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَادَى يَا  
بَنِي فَهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِيَطُوبَ قُرْبَى قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ  
**بَابُ ۱۲** هَلْ يَدْخُلُ لِلنِّسَاءِ  
وَالْوَلَدُ فِي الْأَقْرَابِ -

۲۵۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
وَأَبُو سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

کے لیے وصیت کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ جتنے  
مسلمان باپ دادا لکڑے ہیں وہ سب شامل ہوں گے

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ)  
حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا  
تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دے ابو طلحہ نے عرض کیا  
تعمیل ارشاد کرتا ہوں چنانچہ ابو طلحہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور  
چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی  
”اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مبادی کی۔ اسے نمبر یک اولاد اے عدی کی اولاد جو قریش کے  
خاندان تھے اور آپ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی ”وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ“ تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا معشر قریش (اے قریش کے لوگو!)  
**باب** کیا اقارب میں بچے اور عورتیں بھی شامل  
ہیں؟

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از سعید بن مسیب از ابوسلمہ بن  
عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے وَأَنْذَرُ  
عَشِيرَتَكَ نازل کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے  
لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور ملتا جلتا کلمہ فرمایا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جانوں  
کو نیک کاموں کے عوض خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارا

۱۔ اس کا نام نکاح فی منافیہ قرین اور تفسیر مردہ شعراء میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے کے باب میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ پہلے آپ نے  
قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو تمہیں آپ کی قوم کے لوگ تھے پھر اب ان سے اپنے چچے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور بیوی یعنی دادا کی اولاد کی اولاد کو پھر  
مخاطب ہوا اور اس سے امام بخاری نے یہ نکال کر قرابت والوں میں عورتیں بھی داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہؓ یا عمو جی کو بھی آپ نے مخاطب کیا اور بچے بھی اس لئے کہ حضرت  
فاطمہؓ جب یہ آیت اتاری کہ میں تمہیں آگے نے ان کو بھی مخاطب فرمایا ۱۲ منہ

قَالَ يَا مَعْشَرَ قَوْمِي أَوْ كَلِمَةً تَخَوُّهَا اسْتَرَوْا  
 أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي  
 عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا  
 عَمِي بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ  
 شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ  
 مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةَ مَنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِيَّتِي مَا  
 شَكَّتْ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا  
 تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ  
 شِهَابٍ -

کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے عبد مناف کے بیٹو! میں تمہارے کسی کام نہ  
 آسکوں گا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے  
 فاطمہ بنت محمد! میں اللہ کے سامنے تیرے کسی کام نہ آسکوں گا، البتہ تو  
 دنیاوی مال جو مانگتی ہے بیشک مانگ لے۔ اے صفیہ (رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی بیوی) میں اللہ کے سامنے تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔  
 اس حدیث کو اصبح ابن وہب نے بھی بحوالہ یونس از ابن شہاب  
 روایت کیا ہے۔

**باب ۲۷** هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَقْفُ  
 بِوَقْفِهِ وَقَدْ اسْتَطَاعَتْهُ الرِّجَالُ  
 عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْخُذَ كُلَّ وَقْفٍ  
 الْوَقْفُ وَغَيْرُهُ وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ  
 بَدَنَهُ أَوْ شَيْئًا لِلَّهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ  
 بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَنْتَفِعْ

**باب** کیا وقف کرنے والا اپنی وقف کردہ چیز  
 سے کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وقف میں یہ شرط لگاتے  
 ہیں، کہ جو شخص اسکا اہتمام کرے، وہ اس میں سے  
 (حسب دستور) کھا سکتا ہے بعض اوقات وقف  
 کرنے والا خود مہتمم ہوتا ہے۔ دوسرا شخص (گویا خود  
 مہتمم ہو) گا لکھا سکتا ہے نیزہ موت اسوقت بھی پیش آتی ہے جب کوئی شخص اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کی راہ میں وقف  
 کرے تو اس سے خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے طرح دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں گویا طرح کے وقف کچھ میں شمول کی ہوتی۔

۲۵۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ النَّعْمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ دَامَ رَجُلًا كَسْبُوقَ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَذْكِبُهَا  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّاهَا بَدَنُكَ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ  
 أَوْ الرَّابِعَةِ أَذْكِبُهَا وَنِكَاحُ أَوْ وَصِيَّكَ -

(از قتیبہ بن سعید از ابو عوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی  
 کا اونٹ مانگ رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) تو آپ نے فرمایا تو اس  
 پر سوار ہو جا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے آپ نے دوبارہ  
 یہی ارشاد فرمایا (مجانے دلیا ہی جو بڑے یدوسری یا تیسری بار فرمایا) تکفیت سوار ہو جا۔ ۲۵۶۷

۱۔ البتہ اٹھا سکتا ہے جس چیز کو خدا نے اپنا اور نیزہ دوسروں پر وقف کر دیا ہو یا وقف میں اس شرط کر لی ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو  
 اور خود ہی متولی ہو (مطلانی نے کہا شافعی کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا یا صلے ۱۲ منہ ۱۵ یہ کتاب الشرح میں موصولہ گذر چکا ہے) امام بخاری نے اس سے  
 یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے اس میں سے کھانے کی اجازت دی تو خود وقف کرنے والے کو بھی اس میں سے کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہوگا کس لئے  
 کہ بھی وقف کرنے والا خود اس جائیداد کا متولی ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ من میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کرنے والا فقیر نہیں  
 ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے ۱۲ منہ

۲۵۶۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيَا لَهَا ثَنِيَّةٍ أَوْ

فِي الثَّانِيَةِ

بَابُ ۱۲۳ إِذَا وَقَفَ هَيْئًا فَلَمْ

يَذْهَبْ لِمَا فِي غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لَكَ عَمْرُؤُا وَقَفَ وَقَالَ لَا حَاجَةَ لِي مِنْ وَلِيِّهِ أَنْ يَأْتِيَ كُلَّ وَلَدٍ لِي فَخَصَّ ابْنُ وَلِيِّهِ عَمْرُؤُا وَغَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِي طَلْحَةَ أَدَى أَنْ تُجْعَلَا فِي لَا قَرْبَيْنِ فَقَالَ أَفَعَلَ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ -

بَابُ ۱۲۴ إِذَا قَالَ ذَا سِرِّي

صَدَقَهُ اللَّهُ وَلَمْ يَبَيِّنْ لِلْفَقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيُضَعُّهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَى يَدَيَّهَا وَأَتَمُّهَا صَدَقَهُ اللَّهُ فَأَمَّا زَالِ النَّبِيِّ صَلَّى

(از اسماعیل از مالک از ابی الزناد از اشعری) حضرت ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ لٹکے لیے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میری قربانی کا جانور (وقفی) ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری بار میں فرمایا بکھت سوار ہو جا۔

باب اگر وقف کرنے والا وقف کردہ مال اپنے

ہی قبضے میں رکھے کسی دوسرے کے حوالے نہ کرے تو جائز ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے وقف کیا اور فرمایا جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں فرمائی کہ وہ خود متولی ہو یا دوسرا ملے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا میرے خیال میں تو میرے باغ اپنے رشتہ داروں کو دیدے انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

باب اگر کسی نے یوں کہا میرا گھر صدقہ سے اور

اس نے فقرا کا لفظ واضح طور پر نہیں کہا، تو جائز ہے وہ گھر خود بخود رشتہ داروں اور بے رشتہ فقیروں میں جاسے ہر ایک کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے عزیز ترین مال میرا گھر ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکال کر وقف کرنے والا میں نے مانور یہ مکان کو بھی قیاس کر سکتے ہیں اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتے ہیں ۲۔ اس میں اختلاف ہے جب وہ مال کا کوئی حصہ یا مال اور امام محمد کے نزدیک وقف میں وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک مال وقف کرنا چاہتے ہیں سے نکال کر دوسرے کے قبضے میں نہ دے دے جبہ کی دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے افعال ہیں ان سے ہم نے اپنے واقف کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا اس کا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے ۱۲ من ۱۳ من تو مسلم ہما حضرت عمرؓ خود بھی مال دے سکتے تھے کیونکہ حضرت ابی بکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کو اس میں سے کھا بھی درست ہو گا اور باب کا مطلب یہ نکال آیا ۱۲ من ۱۳ من حدیث بھی ابو موسیٰؓ کو رکھی ہے ۱۲ من

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ  
لَا يَجُوزُ رَحْمَتِي لَيْسَ وَالْأَوَّلُ  
أَمْرٌ

**باب ۲۵** إِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ أَوْ  
بُيِّنَا فِي مَدْفَنَةٍ عَنْ أُمَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ  
وَأَنْ لَمْ يُبَيِّنْ لَيْسَ ذَلِكَ

۲۵۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ كَثِيرٍ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ بْنُ سَمْعَانَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ  
ابْنَ عُبَادَةَ تَوَقَّعْتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَمْرٌ تَوَقَّعْتُ وَأَنَا غَائِبٌ  
عَنْهَا أَيْنَفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ حَاطِطَ الْحَرَمِ  
مَدْفَنَةٌ عَلَيْهَا

**باب ۲۶** إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ دَفَنَ  
بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ  
دَوَابِّهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۵۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مَرِئْتُ تَوْبَتُجِي أَنْ  
أَنْعَلِمَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ

جائز قرار دیا بعض لوگ کہتے ہیں (شاہد) کہ وقف اس  
وقف تک جائز نہیں جب تک یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں  
پر وہ وقف کرتا ہے۔ مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔  
**باب** اگر کوئی شخص کہے میری زمین یا باغ میری  
مال کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ جائز ہوگا۔ گو یہ واضح نہ  
کرے کہ کن لوگوں پر وہ صدقہ ہے۔

(از محمد از محمد بن یزید از ابن جریر از علی از عکرمہ) ابن عباس رضی  
کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا، وہ اس وقت موجود  
نہ تھے جب آئے تو انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہو گیا  
ہے اور میں اس کے انتقال کے وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف  
سے صدقہ کروں تو اسے ثواب پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا مال سعد نے  
کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخترف ان کی طرف سے غیر است  
ہے۔

**باب** اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی غلام لونڈی  
یا جانور کو صدقہ یا وقف کرے تو جائز ہے۔

(از یحییٰ بن بکر از لیت از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمن  
ابن عبد اللہ بن کعب از عبد اللہ بن کعب) کعب بن مالک کہتے ہیں کہ  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو میری توبہ قبول  
کی ہے اس کی خوشی اور شکرانہ میں میں نے اپنا (سارا) مال اللہ اور  
اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ خروہ دومہ الحدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملے ہوئے تھے ۲۵۴۱ خروافس باغ کا نام تھا یا مخترف کا معنی بہت سی دھاراں منہ ۲۵۴۰ مطلب یہ ہے کہ  
مال مختور یا مشترک کا بھی وقف درست ہے امام ابو حنیفہؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے ۱۲ منہ ۲۵۴۰ یک کعب بن مالک وہ شخص ہیں جو چند دوساتھوں میں سے ایک  
تہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں ملے تھے ایک حدیث میں ان پر عقاب رہا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اس کا مفصل قصہ انشا واللہ کتاب الحوائی میں آئے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَقْعَ  
مَلَائِكَةٍ فَمَوْخِيهِكَ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ فِي سَبِيلِي  
الَّذِي يَجْتَنِبُ—

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَ تَنفِقُونَ مِمَّا كَسَبْتُمْ قُلْ  
 لِيُغْنِيَ عَنِّي مَا أَنفَقْتُ وَلِيَذُرَّ الْبَاقِيَ  
 لِلَّذِينَ هُمْ أَقْرَبُ لِلْوَرْثَةِ قُلْ لَا أَجِدُ فِي  
 مَا أُوصِي بِهِ إِلَّا مِن صُلْحٍ مِن قَبْلِ اللَّهِ  
 وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ لَا يَتَجَاوَزُهَا  
 الَّذِينَ أَنفَقُوا مِمَّا كَسَبُوا وَتِلْكَ  
 حُدُودُ اللَّهِ لَعَلَّ يَتَّقُونَ

نے فرمایا اپنا کچھ مال گھر میں رکھ لے یہ تبرعے حق میں مفید ہو گا۔ میں نے عرض کیا خیر والا حصہ میں اپنے لیے روک لوں گا۔

**باب** اپنے وکیل کو صدقہ دینا اور وکیل اسے واپس کر دے۔ اسماعیل کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے حوالے سے بتایا کہ میں یہ حدیث حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں وہ فرماتے تھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ** تم اس وقت تک ثواب نہ حاصل کر سکو گے جب تک محبوب ترین مال خرچ نہ کرو گے تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا** نازل کی ہے اور مجھے اپنے پورے مال میں سے بہرہ زیادہ پسند ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ اس باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے جایا کرتے تھے اس کے سامنے میں بیٹھتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے۔ ابو طلحہ نے عرض کیا وہ اللہ اور رسول کی خدمت میں صدقہ ہے میں اس کے عوض آخرت میں بھلائی اور مفاد چاہتا ہوں۔ آپ جہاں چاہے خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شلباش یہ مال تو بڑا فائدہ مند ہے۔ ہم نے یہ مال تجھ سے قبول کیا، اور تجھ واپس بھی کر دیا۔ ترجمہ باب یہ ہیں سے نکلا ابو طلحہ نے آنحضرت کو اپنے صدقہ کا وکیل کیا آنحضرت نے صدقہ واپس کر دیا، تو اسے اپنے شتر

۱۰۔ یہی ہے ترجمہ اوطاعی نے صدقہ میں انکشاف مل اللہ علیہ السلام کو کہل کیا تھا آپ نے ان کو صدقہ کے لیے پوچھا اور اس کو اس نے منہ سے نکال دیا۔ اس حدیث سے

أَبَا طَلْحَةَ ذَٰلِكَ مَا لَكَ رَأْيٌ قَلِيلَةً  
مِنْكَ وَرَدَدْنَاكَ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ  
فِي الْأَقْرَبَيْنِ فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو  
طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ قَالَ وَ  
كَانَ مِنْهُمْ أَبِي وَحْسَانٌ قَالَ وَ  
بَاعَ حَسَانٌ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ  
مُغَوِيَةٍ فَقِيلَ لَهُ تَبِعْ مَدَقَّةَ  
أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ صَاعًا  
مِّنْ تَسْرِيسَ صَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمٍ كُلَّ  
وَكَانَ تِلْكَ الْحَدِيثُ فِي مَوْضِعٍ  
قَصِيرٍ بَيْنِي وَبَيْنَ جَدِّكَ الَّذِي بَيْنَكَ  
مُغَوِيَةٌ -

بَابُ ۲۸۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا  
خَفَرْنَا الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَ  
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَنزَلْنَاهُمْ  
مِنْهُ -

۲۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو الثَّغْمَانِ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ كَاسًا  
يَبْزَعُونَ أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّةَ نَسِخَتْ وَلَا وَاللَّهِ  
مَا نَسِخَتْ وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ

داروں میں خیرات کرے۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہ نے وہ  
باغ بطور صدقہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا حضرت انس  
کہتے ہیں کہ رشتہ داروں میں، جن میں باغ خیرات کیا  
گیا تھا۔ حضرت حسان اور ابی بھی تھے حضرت حسان نے  
اپنا حصہ معاویہ کی خلافت کے زمانے میں حضرت معاویہ  
کے ہاتھ بیچ دیا۔ لوگوں نے کہا، تم ابو طلحہ کا صدقہ بیچتے  
ہو۔ حضرت حسان نے جواب دیا کیا میں ایک صلح درہم  
کے عوض ایک صاع کھجور نہ دوں؟ (یعنی یہ تو بڑے  
فائدے کی بات ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باغ  
بنی جدیلہ کے مقام کے قریب تھا جسے حضرت معاویہ  
نے (بطور قلعہ) بنایا تھا۔

بَابُ ۲۸۵ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا  
خَفَرْنَا الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَىٰ وَ  
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَنزَلْنَاهُمْ  
مِنْهُ -

(از محمد بن فضل ابو النعمان از ابو عوانہ از ابو بشیر از سعید بن جبیر)  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ یہ آیت  
منسوخ ہے۔ نہیں بخدا یہ منسوخ نہیں ہوئی، بلکہ یہ ان آیات میں  
سے ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنے میں سستی کی ہے۔ مگر کہ لینے والے  
دوسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو خود وارث ہو اسے تو حکم ہے کہ

صلحہ میں اس قیمت پر کہاں سے لے گیا کھجور

چاندنی کے مندر کا یہی ہے کہتے ہیں عرف حسان کا حصہ اس باغ میں ہوا یہ لاکھ دہم کو خریدا چونکہ ابو طلحہ نے یہ باغ میں لوگوں پر وقف کیا تھا لہذا ان کو اپنا حصہ بخشنا  
درست ہوا بعضوں نے کہا ابو طلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت بشرط لکھا دیا تھا کہ اگر ان کا احتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مالی وقف کا بیع درست نہیں ۱۲ مسند  
مسند ادا کر دینا نہ ہو سکے تو ایسی بات کہہ کر نرمی سے مال دو جو لوگ خود وارث ہوں ان کو تو دینا ضروری ہے یتیم اور مسکین اور دو روئے کے ملے والوں کو جو وارث نہیں  
ہیں تو یہ حکم وقت کو مینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے وارث کا ولی ہیں کو یہ حکم تھا کہ نرمی سے ان کو جواب دے دہرہ یہ حکم ایسا لے اسلام میں تھا پھر  
صدقہ کا وہ جب جائز اور اللہ آیت سنو یہ جو کئی بعضوں نے لے لیا ابھی یہ حکم باقی ہے اور آیت منسوخ نہیں ہے ۱۲ مسند



وہ دوسروں کے حقوق ادا کر دے۔ دوسرا ترک کر لینے والا وہ ہوتا ہے جو خود وارث نہیں تو اسے حکم ہے کہ وہ لوگوں کو بطریق معروف یعنی میری سے کہہ دے میں تمہیں کچھ دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

هَٰذَا وَالْيَاثِرُ وَالْكَرْبُ وَالْكَرْبُ الَّذِي يَرُوقُ  
وَالْكَرْبُ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ  
يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيكَ -

**باب** جو شخص اپنا مال انتقال کر جائے اس کی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے۔ نیز میت کی طرف سے نذر پوری کرنے کا بیان۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام از والدش حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا میری ماں اپنا مال انتقال کر گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہ (موت کے وقت کچھ بات کرنے کی توفیق پاتی تو ضرور خیرات کرتی۔ کیا میں اس طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر دے۔)

**باب** ۲۵۴۲۔ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ  
يَتَوَقَّى فِتْنَةً أَنْ يَتَصَدَّقَ قَوْلَهُ  
وَقَضَاءُ الثُّدُورِ عَنِ الْمَيِّتِ  
۲۵۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي  
أُفْتَلِتَتْ نَفْسَهَا وَارَاهَا كَوْنُكَ كَلِمَتُ تَصَدَّقَتْ  
أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبد اللہ بن عباس از ابن شہاب) سعید بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرعی حکم معلوم کیا عرض کیا میری ماں مر گئی ہے اور اس پر خیرات واجب تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی جانب سے ادا کر دے۔

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي  
مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا -

**باب** وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از ابی الزبیر از عمرہ مولیٰ ابن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ قبیلہ کے تھے، ان کی ماں کا انتقال ہوا اور یہ گھر میں موجود نہ تھے۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے میں اس وقت

**باب** ۲۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْكَلٍ ابْنِ عَبَّاسٍ  
يَقُولُ أُنْبَاؤُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ  
أَخْبَأَتْ سَاعِدَةَ تَوَفَّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَاتَى

اس میں حدیث صحیحہ اور حدیث کوفہ میں اس کا ثبوت ہے۔ تمام اہل سنت اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ دوسری روایت میں ہے سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ قبیلہ کے تھے، ان کی ماں کا انتقال ہوا اور یہ گھر میں موجود نہ تھے۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے میں اس وقت

الَّتِي صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي أَهْمُ تَوْقِيَّتَ وَآثَارَ عَائِشَةَ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُنِي  
كُنِّي إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ خَاتَمَ نِكاحِ الْمُخْرَافِ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

**باب ۱۷۳** اَقْوَالُ اللَّهِ تَعَالَى وَآثَارُ  
النَّبِيِّ أَمَّا لَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا  
الْخَبِيثَاتِ بِالطَّيِّبِ - وَلَا قُلُوكُنَّ  
أَمَّا لَهُمْ إِلَى أَمَّا لَكُمْ إِنَّ كُنَّ  
حُوبًا كَبِيرًا إِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا  
تُقْسِطُوا فِي الْيَمْنِي فَإِنَّكُمْ حُوبًا  
طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ -

۲۵۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّ  
سَالَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي  
الْيَمْنِي فَإِنَّكُمْ حُوبًا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلِيَّهَا  
فَإِنْ غَبَّ فِي جَنَائِلِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ  
يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَهِيَ  
عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا إِلَيْهَا فِي  
إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمَّا بَيْنَكُمْ فَهِيَ  
سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ  
اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ مَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَيَسْتَفْتَوْكَ  
فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ قَالَتْ

موجود نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو کیا اسے فائدہ  
ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! عرض کیا تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں میرا باغ  
مخزاف میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے لہ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یتیموں کو انکے  
اموال دو اور پلید شے کو پاک کے عوض مت لو اور ان  
کا مال اپنے مال میں خلط ملط کر کے مت کھاؤ۔ یہ بڑا گناہ  
ہے۔ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ یتیموں کے متعلق تم انصاف  
نہ کر سکو گے، تو پسندیدہ عورتوں سے نکاح کر لو۔

(از ابو الیمان از شعب ابی ذرہری) عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے  
کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے اس آیت کے منہوم کے متعلق پوچھا  
وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَمْنِي فَإِنَّكُمْ حُوبًا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پردوش  
میں ہو وہ اس کی خوبصورتی اور مال داری دیکھ کر اسے نکاح میں لانا  
پا ہے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی اور لڑکیوں کا ہو نا چاہیے تو  
ایسی حالت میں جب تک پوسے انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے  
تو اسے نکاح کرنا منع ہوا، اور دوسری غیر عورتوں سے نکاح کرنے  
کا حکم ہوا۔ حضرت عائشہ نے مزید فرمایا کہ لوگوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی فَتَقْسِطُوا  
فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس  
آیت میں واضح فرمادیا ہے کہ یتیم لڑکی خوبصورتی اور مال دار ہو اور لوگ  
اس سے نکاح کرنا چاہیں اور ایسی لڑکی کا پوسہ مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ

ملہ بہیں سے باب کا مطلب نکاح ہے وقف اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ یعنی اپنی خیرات چیز یتیم کے مال کے مال میں شریک کر دی  
جس چیز نے لی ایسا نہ کر و کہو کہ یہ مال خیرات ہے لہذا اسے وقف کرنا حرام ہے اور تمہاری چیز کو خیرات چلا مگر حلال اور صحیح ہے ۱۲ منہ

فَبَيْنَ اللَّهِ فِي هَذِهِ إِنَّ الْبَيْنَةَ إِذَا كَانَتْ  
ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ  
يَلْحَقُوا بِسُنَّتِهَا بِأَكْمَالٍ لِمَتَدَلِّي فَإِذَا  
كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قُلَّتِ الْمَالُ الْجَمَالُ  
تَرَكُوهَا وَالتَّمَسُّوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ  
فَلَمَّا يَتَرَكُوهَا حِينَ يَرِغْبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ  
لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ  
يُقَسِّطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَقِ وَيُعْطُوهَا  
حَقَّهَا -

**باب ۳۲** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
ابْتُلُوا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ  
فَإِنْ اسْتَمْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا  
فَإِنْ قَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ  
وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا  
أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا  
فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ  
إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا  
عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ  
نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ  
وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ  
كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا حَسِيبًا  
يَعْنِي كَافِيًا -

**باب ۳۳** وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ

نیک خولصورت اور مالدار نہ ہوئی تو اسے چھوڑ دیتے دوسری عورت سے  
نکاح کرتے ایسے ہی جب وہ خولصورت اور مالدار ہے اور اس کا  
پورا مہر نہیں دیتے تو اسے بھی چھوڑ دیں ہاں اگر انصاف سے پورا  
مہر اور پورا حق دیں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

## باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

یتیموں کو از ماد جب وہ جوان ہو جائیں اور تم ان  
میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال ان کے سپرد کر دو اور  
ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان  
کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ۔ جو شخص خود مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال  
سے بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ حسب دستور اس میں  
سے کھا سکتا ہے۔ پھر جب تم یتیموں کے مال ان کے حوالے  
کرو تو گواہ کر دو اور اللہ تعالیٰ (حساب لینے میں) کافی ہے  
مردوں کیلئے اور عورتوں کیلئے حصہ ہے اس مال میں  
جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں خواہ وہ حصہ چھوٹا  
نکلے یا زیادہ بہر حال شرع میں حصہ مقرر ہے۔ حسیب کا  
معنی کافی ہے۔

**باب** مال یتیم کی ترقی کے لیے وصی کا محنت

۱۔ ہر جس سے کہ نہ کھائے نہ پئے کسی خیر کی کسر ۱۲ من ۱۲۰ جابلت کے زمان میں عرب لوگ ترکے میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا  
۲۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی رسم و اطوار کو دی اور عورت مرد سے حصہ میں حصہ رکھ کر دیا ۱۲ من

يَعْمَلْ فِي مَالِ لَيْتِيْمٍ وَمَا يَأْكُلْ  
مِنْهُ بِقَدَرٍ عَمَّا كَنِيْمَ -

٢٥٤٦- حَدَّثَنَا هُرُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ  
مَوْلَى يَحْيَى هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ  
ثَاقِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
يُقَالُ لَهُ تَنَمَّغٌ وَكَانَ أَخْلَدَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي اسْتَفْذَنْتُ مَا لَا وَهُوَ عِنْدِي نَفْسٌ فَأَرَدْتُ  
أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَصَدَّقْ بِأَمْلِهِ لَا بَيْعًا وَلَا يَوْهَبَ وَلَا يُورَثُ وَ  
لَكِنْ يُبْفَقُ كَسْرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَّقَهُ  
ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمُسْكِينِ وَالْفَقِيرِ  
وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ  
وَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ كُلَّ مَنَّهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤْكَلَ مِنْهُ  
فَقِيلَ مَسْئُولٌ بِهِ -

دولت بھی جمع کرنے پر گنہگار اعجازت نہیں۔

٢٥٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَغْفِرْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي ذَٰلِكَ لِيَتَّبِعَهُمُ  
أَنْ يُغْنِيَهُمْ مِنْ مَّالِهِ إِذَا كَانُوا مُحْتَاجِينَ قَدْ  
مَالَهُ بِالْمَعْرُوفِ-

بَابُ ١٣٣ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ  
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى

کرنا اور لقبہ راہنی محنت کے اس بیس سے اپنی ذات کے لیے استعمال کرنا۔

(از اردن از البوسید جو بنو ماشم کا غلام ہے از صخر بن جویریہ از نافع از ابن عمر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اپنے ایک مال کو وقف کر دیا (یہ زمین تھی) اس کا نام شمع تھا وہاں کھجوروں کا باغ تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اسے صدقہ کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بک سکے نہ ہبہ ہو سکے، نہ میراث میں لیا جا سکے البتہ اس کا میوہ اللہ کی راہ میں خرچ ہوا کرے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے صدقہ کر دیا اس طرح کہ اس کی آمدنی مجاہدوں پر اور غلاموں کے آزاد کرنے پر اور مساکین اور یتیموں اور مسافروں اور رشتہ داروں میں صرف کی جائے نیز جو اس کا اہتمام کرے اس میں سے جائز طریقہ سے خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اپنے دوستوں کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہیں جمع کر سکتا۔ غرضیکہ صرف ضرورت کے طور پر خود اور گاہے کوئی دوست آئے تو کھا سکتا ہے۔ لیکن اس میں سے معمولی

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از بشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ الْاِيَّةِ یہ آیت یتیم کے ولی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو لوگ یتیموں کا مال

طَلِبْنَا إِلَهُكُمَا يَا كَهْلُومَنَ فِي بُطُونِهِمُ

نَارًا سَيَصْلُونَ سَعِيرًا-

٢٥٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَرْكَلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ كَيْدٍ الْمَدَنِيِّ  
عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَبَّاتِ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشُّرُكُ بِاللَّهِ  
وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَكَمَ اللَّهُ الْأَبَا حَتَّى  
وَأَكْلُ الرِّبَا وَاعْلَاقُ مَا لَيْسَ بَيْنَهُمُ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ  
الرَّحْفِ وَقَدْ فُيَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

باب ۳۵ قول الله تعالى ويسئلو

عَنِ النَّبِيِّ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ

وَمِنْ تَحْتِ الطُّورِ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ

يَعْلَمُ الْفُسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ

شَاءَ اللَّهُ لَا عِشْقَ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حَلِيمٌ لَا غَنَمَ إِلَّا حَرَجَهُمْ

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُعَذِّبُ الْعَالَمِينَ

عَنْ تَائِفٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ مُعْمَرٍ عَلَى

أَحَدًا وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ

أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ

أَنْ يَجْتَمِعَ إِلَيْهِ نَصْحَاؤُهُ وَأَوْلِيَائِهِ

حدیث موصول ہے معلق نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن حرب

ہیں اور دوزخ میں داخل ہوں گے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از ثور بن زید مدنی از ابو الغیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کن گناہوں سے بچو! صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا گناہ ہیں؟ فرمایا شرک باللہ۔ جادو۔ قتل نفس محرمہ البیہ حق کے ساتھ قتل روا ہے۔ سود خوردی۔ مال یتیم کھانا۔ کافروں سے مقابلہ کے وقت بھاگنا پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد و یسئلونک عن الیتمیٰ قل اصلاہ

لَا خَيْرَ إِلَّا بِالْعِزِّ اے پیغمبر وہ تجھ سے یتیموں کے

متعلق پوچھتے ہیں، فرما دیجئے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کی خیر

خواہی اور بہتری کرنا اچھا ہے، اگر ان سے مل جل کر رہو تو

وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

جاسا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو ہمیں سب میں چھٹا سلتا ہے

گئے“ (سورہ طہ میں) ایک آیت کا لفظ ہے)

امام بخاری کہتے ہیں سلیمان بن حرب نے ہم سے

بحوالہ حماد بن اسامہ از الیوب از نافع بیان کیا کہ اگلین عمر

لوگوں کی شخص و صی بناتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ حضرت ابن

میرین کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ یتیم کے

یہیں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض جما

**۱۷** یہ حدیث موصول ہے مسلمان پنجویں ہے کیونکہ مسلمان بن حروب امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی ہے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس حدیث کا موصول ہونا کسی لفظ سے نہیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف کئی کئی لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے مسلمان سے سنا اور امام بخاری کی کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے ایسے معاموں میں حدیث نہ لیا اور نہ انہیں کہہ کیا کیونکہ مسلمان نے امام بخاری کی کئی روایتیں بطور تحدیث کے نہ لائی ہوگی بلکہ وہ کسی اور سے حفاظت ہوئے ہوں گے اور امام بخاری نے سن لی ہوگی نہ امت **۱۸** کیونکہ وہ نہیں کہ خبر گمراہی اور بدوش گمراہی سے غلو اب کا کام ہے اس لئے کہ مسلمان کا وہی بن جانا اس کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کا اہتمام



۲۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِلَةَ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ النَّصَارَةِ  
بِالْمَدِينَةِ مَا لَا مِنْ تَحِلٍّ وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ الْيَدِ  
بِزُجَاءَ مُسْتَقْبَلَةِ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ خَلْفَهَا وَلَيْفَتُهَا مِنْ مَاءٍ فِيهَا  
طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا تَرَاكَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ  
حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ  
حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي  
إِلَيَّ بِزُجَاءَ وَإِنَّهَا مَدْفُوعَةٌ لِلَّهِ أَزْجُو بِزُجَاءَ  
وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُهَا حَيْثُ أَرَادَ اللَّهُ  
فَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا لِي تَابِعُ أَوْ رَائِحُ شَيْءٍ ابْنُ  
مَسْلَمَةَ وَكَفَدَ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِلَيَّ أَلْهِ أَنْ  
تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ  
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ  
وَفِي بَنِي عِيْلِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ تَابِعُ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اش)

بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابو طلحہ مدینہ میں تمام انصاریوں  
سے زیادہ مالدار تھے اور کھجوریں ان کے ہاں بہت تھیں انہیں بڑھاؤ  
کا باغ جو مسجد کے بالمقابل تھا بہت مرغوب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اکثر اس میں تشریف لے جاتے وہاں کا پانی پاکیزہ پیا کرتے۔ انس نے کہا  
(جب آل عمران کی) یہ آیت آئی تُو تَنَالُوا الْبِرَّ الْآدْنَى تَوَابًا لَكُمْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ  
اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں تم کو مکمل نیکی اس وقت  
تک ملنی ناممکن ہے جب تک تم مرغوب ترین چیز خرچ نہ کرو۔ میرے پاس  
جس قدر مال ہے اس میں بڑھاؤ وہ مجھ زیادہ پسند ہے، اسے  
میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے اللہ کے ہاں اس  
کا ثواب اور بدلہ ملے گا۔ لہذا آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں  
آپ نے فرمایا شاباش! یہ تو مفید مال ہے یا خوب چلنے والا مال ہے  
راوی عبد الرحمن بن سلمہ کو لفظ کا شک ہے (یعنی رائج یا رائج) میں نے  
تیری بات سن لی میں بہتر سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو  
بانٹ دے۔ ابو طلحہ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں اپنا پنجہ  
انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ ابو یوسف  
ابن ابی عبد اللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے رائج دولت  
کیا ہے ۷

۲۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَبْرَتَا

رَوْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَامٌ إِنَّ أُمَّةً تُؤْفِقَتُ أَنْ يَنْفَعَهَا إِنْ تَمَدَّتْ عَنْهَا

رازمحمد بن عبد الرحیم از روح بن عبادہ از زکریا بن اسحاق از عمر  
بن دینار از عکرمہ ابن عباس کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مگر گئی ہے اگر میں اس کی طرف سے کچھ  
خیرات کروں تو اسے فائدہ ہوگا یا آپ نے فرمایا ہاں! اس شخص  
نے عرض کیا میں اسے ایک گھنا باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں

۷۔ یعنی بڑی ایسے مال کا طلبگار ہے ۱۲ منہ ۷ انہوں نے شک نہیں کیا۔ ترجمہ باب کی مناسبت ظاہر ہے کہ ابو طلحہ نے بڑھاؤ کو صدقہ کو اس کی حدود  
میان نہیں کیے کیونکہ ہر باغ شہر و معروف تھا بڑی اس کو دیا تھا اگر کسی زمین کو صدقہ یا وقف کرے جو شہر و معروف نہ ہو تو اس کے حدود بیان کرنا ضروری ۱۲ منہ

کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی طرف سے خیرات کر دیا۔

قَالَ كَعَمْرُو قَالَ فَإِنِّي مَخْرَجًا وَأَشْهَدُكَ أَنِّي  
قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

**باب ۳۸۱۔** إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ  
أَرْضًا مَشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ۔

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ أَبِي الْتَيَّاحِ عَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ  
ثَامِتُونِي بِحَاطَتِكُمْ هَذَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا تَطْلُبُ  
تَمَنَةً إِلَّا آتَى اللَّهُ۔

**باب ۳۸۲۔** التَّوَقُّفُ كَيْفَ يَكْتَبُ

۳۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا بَزْدٌ وَزَيْدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ قَاتَنٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
أَصَابَ عُمَرُ بِجَحْيٍ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَا لَا فَطَأَ النَّفْسُ  
مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ  
أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عَمْرَأَتُهُ لَا يَبَاعُ  
أَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُؤْرَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْفُقَرَاءِ  
وَالْبِقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالصَّبْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ  
لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِأَمْرٍ  
أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

**باب** اگر چند لوگوں نے اپنی مشترکہ زمین بوقسیم  
شدہ نہ کی وقف کر دی تو جائز ہوگا۔

(از مسدد از عبد الوارث از ابو التیاح) حضرت انس رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا  
حکم دیا۔ بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ بنی نجار  
نے عرض کیا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت نہیں لیتے۔ بلکہ یہ اللہ کے  
لیے چھوڑی ہے۔

**باب** وقف کی سند کیسے لکھی جائے؟

(از مسدد از زید بن زریح از ابن عون از نافع) ابن عمر  
کہتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیر میں ایک زمین دستیا  
ہوئی (جس کا نام شیخ تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
اور آپ سے عرض کیا کہ ایک زمین میرے ہاتھ لگی ہے لیا  
عمدہ مال مجھے آج تک نہیں ملا۔ آپ اس کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟  
آپ نے فرمایا تو چاہے تو مال جائیداد کو قبضے میں رکھ اور اس کا فائدہ  
خیرات کر۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ان شرط پر صدقہ  
کیا کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے، نہ وراثت میں کسی کو دی جائے۔ اس  
کی آمدنی فقروں، رشتہ داروں، غلاموں، مجاہدوں، مہمانوں، مسافروں  
میں خرچ کی جائے گی۔ نیز جو اس مال کا متولی بنے گا۔ وہ بھی اس میں

سے جائز طریقہ سے کھا سکتا ہے یا کسی دوست کو جائز طریقہ سے کھلا سکتا ہے، لیکن دولت بنانے اور جمع کرنے کا  
اسے ہرگز اختیار نہ ہوگا۔

۱۔ گویا بنی نجار نے اپنی مشترکہ زمین بوقسیم کر کے وقف کر دی تو اب کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ نے یہ زمین دس  
دینار کو خریدی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قیمت ادا کی اس صورت میں بھی باب کا مطلب یہی ہے کہ اگر آپ نے اس کو وقف کرنا چاہا اور آپ نے اس  
پر لکھا نہ کیا۔ واقعہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے قیمت اس لئے دی کہ دو تین بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا۔ ۱۲۔ منہ ۵۵۔ یعنی اصل جائیداد کو بیع یا ہبہ کر کے  
اسی کو وقف کہتے ہیں ۱۳۔ منہ ۵۵۔ اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمر نے وقف کی شرطیں لکھو اس مگر امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو  
ابو داؤد نے لکھا اس میں یوں ہے کہ حضرت عمر نے یہ شرطیں لکھیں کہ وقف کے وقت سے لکھو اس ۱۴۔ منہ



## باب ۱۴۳۱ التَّوَقُّفُ لِلْعَقِیْقَةِ وَ

الْفَقِیْرُ وَالضَّعِیْفُ -

۲۵۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَوْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَا لَا  
يَعْنِيهِ فَقَالَ لِقَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ  
قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقَتْ بِهَا فَصَدَّقَ بِهَا فِي  
الْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّعِیْفِ -

## باب ۱۴۳۲ وَقْفُ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

۲۵۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَسْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمْرًا بِمَسْجِدٍ وَقَالَ  
لِبَنِي النَّجَّارِ قَامُوا نِيَّاحًا يُطْلَمُ هَذَا أَقْلُوا لَا  
وَاللَّهِ لَا تَطْلُبُ قَسَمَةً إِلَّا إِلَى اللَّهِ -

## باب ۱۴۳۳ وَقْفُ الدَّوَابِّ وَ

الْكَرَامِ وَالْعُرُوضِ وَالْمَنَاصِبِ  
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَمِنْ جَعَلَ الْفَ  
دَيْنًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا  
إِلَى عِلَامِهِ تَأْجِيلًا يَجْرِيهَا وَ  
جَعَلَ رِيحًا صَدَقَةً لِلْمَسْكِينِ  
وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ  
مِنْ رِيحٍ ذَلِكَ الْأَلْفُ شَيْئًا وَارِنْ  
لَوْ يَكُنْ جَعَلَ رِيحًا صَدَقَةً فِي  
الْمَسْكِينِ قَالَ لَيْسَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

## باب ۱۴۳۴ مَالُ الْفَقِيرِ أَوْ مَهْمَانِ سَبَّحَ وَوَقَفَ كَيْفَا

سَكَنَ -

(از ابو امام از ابن عون از تافع از ابن عمر) حضرت عمر نے خیر  
میں کوئی جائیداد حاصل کی، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور واقعہ آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تو چاہے تو  
صدقہ کر دے (یعنی وقف) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جائیداد  
کو محتاجوں، مسکینوں، رشتہ داروں اور مہمانوں پر صدقہ (یعنی وقف) کر دیا۔

## باب ۱۴۳۵ مَسْجِدُكَ لِيَوْمِ زَمِينٍ وَوَقْفُكَ كَرْنَا -

(از اسحاق از عبد الصمد، انکے والد، ابوالتیاح) حضرت انس کہتے  
ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے کر مسجد  
بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے  
لے لو۔ انہوں نے عرض کیا، نہیں اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت نہیں  
لیتے بلکہ ہم تو اللہ کی طرف (اس کی قیمت ڈالتے ہیں)۔

## باب ۱۴۳۶ جَانُورٌ يَكُوْرُ سَمَانًا أَوْ لَقْدَ جَانُورٍ

سَوْنًا وَوَقْفُكَ كَرْنَا -

زہری کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں  
اللہ کی راہ میں نکالیں اور اپنے ایک غلام کو جو تجارت  
کرتا تھا وہ اشرفیاں دے دے دیں۔ ان کا منافع محتاجوں  
رشتہ داروں کے لیے خیرات کیا دے کیا وہ شخص اشرفیوں  
کے نفع میں لئے خود بھی کچھ استعمال کر سکتا ہے بلکہ جو  
یہ ہے کہ وہ منافع خیرات کرے یا نہ کرے کسی حال  
میں نہیں استعمال کر سکتا لے

۱۔ ان میں مالداروں اور سب کے لئے تو اب کا مطلب ہے ۲ یا ۳ منہ ۳۔ کہہ کر جب وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گو یا صدقہ کر دیں اب صدقہ کا مال  
اپنے حق میں کہہ کر نہ لے سکتا ہے۔ اس اثر کو ابن قریب نے اپنی موطا میں وصول کیا ۱۲ منہ

۲۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ قَرِيبٌ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْمِلَ عَلَيْهِ مَا رَجَا خَيْرُ  
عَمَلٍ أَكْفَدَ وَقَفَّهَا يَتْلُوهَا فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَاهَا فَقَالَ لَا  
تَبْنَعُهَا وَلَا تُرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ -

سنتے کو مت لوٹا کسی شکل میں مت لوٹا خواہ وہ دہ بارہ بیع کے ذریعہ ہو۔

### بَابُ ۱۱ نَفَقَةُ الْقِيَمِ الْوَقْفِ

۲۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُيُوسُفٍ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَتَيْهِمْ  
وَرَثَتِي دَيْنَارًا وَأَوْلَادُهُمَا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةٍ  
نِسَابِي وَمُؤْنَةٍ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ -

۲۵۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَنَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ مَنْ دَلِيكِهِ  
أَوْ يُوَكِّلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَسَوِّلٍ مَّا لَكَ

### بَابُ ۱۲ إِذَا وَقَفَ أَحَدُنَا

أَوْ بَنُوهُ أَوْ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ  
دَلَاءِ الْمُسْلِمِينَ - وَأَوْقَفَ الْكُفْرُ  
دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از تائف) ابن عمر سے روایت ہے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے التمر کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک گھوڑا  
دے ڈالا۔ یہ گھوڑا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے دیا  
کہ آنحضرت کسی مجاہد کو سواری کے لیے دے دیں۔ بعد ازاں حضرت  
عمر کو معاویہ بن ابی جحش شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اسے بازار میں بیچنے  
کے لیے لے کر لیا ہے۔ حضرت عمر نے آنحضرت سے اس گھوڑے کو بیچنے  
کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا اس گھوڑے کو مت خرید۔ اپنے

سنتے کو مت

### بَابُ ۱۱ نَفَقَةُ كَرْمِهِ جَانِبِ الدَّارِ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے  
وارث ہیں وہ میرا چھوٹا بیٹا اور میرا شرفی تقسیم نہ کریں بلکہ میری ازواج کا  
خرچ اور جائیداد کے انتہام کرنے والوں کے خرچ نکالنے کے بعد  
وہ ساقہ ہو سکے گا۔

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ابویوب از تائف) ان ابن عمر فرماتے ہیں کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف میں شرط لگائی کہ جو شخص اس جائیداد کا  
بند و بست کرے وہ خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اپنے دوست کو بھی  
اس میں سے کھا سکتا ہے، مگر اس میں سے دولت جوڑنے کا عمل نہ کرے۔

### بَابُ ۱۳ إِنْ كَرِهَ شَخْصٌ أَنْ يَتَّخِذَ

بَشْرًا لَكَالِي كَرِهَ شَخْصٌ أَنْ يَتَّخِذَ  
بَشْرًا لَكَالِي كَرِهَ شَخْصٌ أَنْ يَتَّخِذَ  
بَشْرًا لَكَالِي كَرِهَ شَخْصٌ أَنْ يَتَّخِذَ  
بَشْرًا لَكَالِي كَرِهَ شَخْصٌ أَنْ يَتَّخِذَ

لہ گو حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا اس پر اعتراض ہوا ہے کہ وقف میں تو اصل جائیداد رکھ لی جاتی ہے اور صدقہ  
میں اصل جائیداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لیے یہ قیاس صحیح نہیں اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا اس لیے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا  
ہو تو وہ شخص اس کو گھوڑا ملا تھا اس کو بیچنے کے لیے بازار میں کیوں نہ لے کر آ سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ سالوں کا ہو کر جو کوئی وقف جائیداد کا انتظام کرے اس کا  
موتی ہو وہ اپنی محنت کا واپسی معاویہ جانیاد میں سے ولایانے کا مستحق ہوگا ۱۲ منہ ۱۲ سالوں کا ہو کر جو کوئی وقف جائیداد کا انتظام کرے اس کا

وَقَالَ الرَّبُّ يُدْرِكُهُ يَوْمَ تَكُونُ  
الْأُفُفُ مِنَ الْبَنَاتِ وَأَنْ تَكُونِ  
غَيْرُ مَفْرُوقَةٍ وَلَا مَفْرُوقَةً فَإِنْ  
اسْتَعْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ  
وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ  
عُمَرَ سَكَنِي لِدَاوِلِ الْحَاجَةِ مِنْ  
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
خَوَّصَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ لَشَدِّمُ  
وَلَا أَشَدُّ إِلَّا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَفَرُ رُومَةٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرُوا  
أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ  
جَمَعَ حَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ  
فَجَمَعَتْهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا  
قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَفْقِهِ كَجَنَّتَاهُ  
عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْتِيَ كُلَّ وَقْدٍ

حضرت انس بن مالک نے مدینہ میں ایک گھر وقف کیا  
جب مدینہ میں آئے تو اسی میں نازل ہوئے۔ زیر بن عوام  
نے بھی اپنے گھر وقف کر دیئے تھے ان کی جس بیٹی کو طلاق  
دی جاتی تو کہتے اس میں وہ گھر خراب نہ کر، نہ تیرا کوئی نقصان  
کرے، اور جو خاندان والی بیٹی ہوئی اسے وہاں رہنے کا  
کوئی حق نہ ہوتا تھا۔

حضرت ابن عمر نے اپنے والد حضرت عمرؓ کے  
گھر میں رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا عبدان  
کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انکو الہ  
فتحبہ از الواسحاق از ابو عبد الرحمن، کہ جب حضرت عثمان  
غنی رضی اللہ عنہ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا، تو وہ بالا  
خانہ پر تشریف لائے اور ان سے فرمانے لگے کہ میں تم کو خدا  
کی قسم دیتا ہوں بلکہ صحابہ رسول اللہ کو قسم خدا دیتا ہوں اور  
پوچھتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اسے بہشت  
ملے گی میں نے اس کنوئیں کو کھود دیا کیا تمہیں معلوم  
نہیں آپؐ نے فرمایا جو شخص حیش العصرہ کا سامان کر  
دے اس کے لیے جنت ہوگی میں نے اس کا بھی  
سامان کر دیا۔

۱۔ اس کواری نے اپنی زمین میں دھل کر یا غدا والی بیٹی کو اس میں بیٹھنے کی لئے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاندان کے گھر میں رہتی ہے یہ اثر ترجمہ باب سے اس طرح مطابق ہوتا ہے  
کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری ہی ہوگی اور وصیت سے پہلے اس کو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس  
کی بن سہیلہ نے دھل کیا یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ دھن کے لئے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہو گیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ عبدان امام بخاری کے شیخ نے تو یہ لفظ بھی لکھا ہے اور اسی  
اور اسی لفظ سے اس کو وصل ہو گیا یہ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نہ کنوئیں خرید کر کے وقف کر دیا تھا کھدانا نہ کنوئیں ہے لیکن شاید حضرت  
عثمانؓ نے اس کو کچھ کچھ کرنے کے لئے کھدوایا ہو یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترجمہ مذکور نکالا اس میں یوں ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا دولہا بھی اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عہد کنوئیں ملے گا لفظ  
کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نہ کنوئیں خریدیں ہزار یا پچیس ہزار کو خریدا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حیش عصرہ یعنی کھن کا لفظ مراد وہ لکھ ہے جو جنگ تک جو کچھ آپؐ کے ساتھ گیا  
تھا اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ  
رضی اللہ عنہم وارضاه ۱۲ منہ

يَكُنَّهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُكَ فَهُوَ وَاسِعٌ  
لِكُلِّ -

حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں حضرت عثمان غنی کی یہ باتیں سن کر صحابہ کرام نے تصدیق کی نہ یہ دفعہ ختم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی موقوفہ جائیداد کے لیے فرمایا جو شخص اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور وقف کرنے والا خود بھی منتظم ہوتا ہے کبھی کوئی اور شخص منتظم ہوتا ہے تو ہر ایک کے لیے (وقف سے کھانا) جائز ہے۔

**باب** ۱۴۵۔ اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

(از مسند از عبد الوارث از ابو التیاح) از حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے بلوغ کی قیمت مجھ سے لے لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی اللہ میاں ہی سے لیں گے۔

**باب** ۱۴۶۔ اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو عادل شخصوں کی گواہی ہونی چاہیے اگر وہ تم ہو، اور وہاں موت کی مصیبت پہنچ جائے تو غیر شخص یعنی غیر رشتہ دار یا غیر مسلم بھی گواہ بن سکتے ہیں تم انہیں نماز کے بعد روک لو وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں اگر تمہیں ان کی صداقت پر شک ہے تو وہ قسم اس طرح کھائیں ہم اس گواہی کے عوض دنیا نہیں کمانا چاہتے خواہ رشتہ دار کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے نیز ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے ایسا کریں تو ہم خدا کے قصور دار اور گناہ گار ہیں پھر اگر یہ معلوم ہو کہ واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے تو دوسرے گواہ ان کی جگہ کھڑے ہوں (یعنی گواہی دیں) جھوٹے کے نزدیک رشتہ دار ہوں یا جن

۲۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَمَنُ نَفْسِي بِمَا أَطْلَقْتُمْ قَالُوا لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللَّهِ -

**باب** ۱۴۷۔ اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا تَطْلُبْ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةً بَيْنَهُمْ اِذَا كَفَرُوا اَحَدٌ مِّنْهُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَفَاةِ اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اَخْرَجَ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ حَضَرْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ الْمَوْتُ تَحْسِبُوهُمَا مِنْ بَعْدِ الْفَلَاةِ فَيَقْسِمَانِ بِاللَّهِ اِنْ اَرَبْتُمْ اَوْ تَبْتُمْ لَا نَشْهَدُ بِهٖ شَيْئًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا تَكُنْ لَكُمْ شَهَادَةٌ اِلَّا اِلَى اللَّهِ اِذَا اَلَيْسَ الْاَشْيَافُ اِنْ عُنِيَ عَلَى اَتْمَتَا اُسْتَحَقَّ اَحَدًا فَاَخْرَجَ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذَيْنِ اُسْتَحَقَّ

عَلَيْهِمُ الْاُولَیَا نَ فَيَقْسِمَانِ بِاللّٰهِ  
لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا  
وَمَا اعْتَدْنَا بِمَا لَنَا اِذَا الْاَبْلَاطُ لَبِينَ  
ذٰلِكَ اَدْنٰی اَنْ يَّاتُوْا بِالشَّهَادَةِ  
عَلٰی وَجْهِهَا اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ  
اَيْمَانُكُمْ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا  
اللّٰهَ وَاسْمَعُوا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِيْ عَلِيُّ  
اَبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَدَمَ  
حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِي دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ  
اَبْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ  
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبْنِ  
عَتَّابٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَغْدَا  
سَهْمٌ مَعَهُ فَبِهِمُ الدَّارِي وَعَدِي  
بْنِ بَدَّ اَعْفَمَاتِ السَّهْمِيِّ يَارَضِي  
لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بَلَدًا كَرَّمَا  
فَقَدُّوْا جَا مَاءً مِنْ فِضَّةٍ فَخَوَّصَا  
مِنْ ذَهَبٍ فَاحْلَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَا  
الْحَجَّامَ بِسَكَّةٍ فَقَالُوْا اَبْتَعْنَا مِنْ  
يَمِيْمٍ وَعَدِي فَقَامَ دَجْلَانٌ مِنْ  
اَوَّلِيَانَا فَعَلَقَا لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ  
مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْحَجَّامَ  
بِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ

(یا جن کو میت کے قریبی دورشتہ وار گواہ بنائیں) اور  
وہ اللہ کی قسم کھائیں۔ بیشک ہماری گواہی پہلے گواہوں  
کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور تم کوئی زیادتی کی بات  
نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم ظالم (یعنی سخت گنہگار) ٹھہرے۔  
یہ تدبیر ایسی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی  
زیادہ توقع پیدا ہوتی ہے یا اتنا ہو گا کہ وصی اور گواہوں  
کو ڈر رہے گا یہ کہ ایسا نہ ہوا ان کے قسم کھانے کے بعد  
بھرواٹوں کو قسم اٹھانے کی نوبت آئے (لہذا وہ اس  
خیال سے صحیح گواہی دینے پر مجبور ہوں گے اور یہی قطعاً  
انصاف ہے) اور لوگو! اللہ سے ڈرو اور اس کا حکم مانو۔  
اللہ قانون شکن لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا اگر قانون  
پر چلتے رہے تو ہدایت نصیب ہوگی ورنہ نہیں) (ریہا تنک  
قرآن تھا) امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے علی بن عبد اللہ  
نے بحوالہ یحییٰ از آدم ابن ابی لؤدہ از محمد بن ابی القاسم از  
عبد الملک بن سعید بن جبیر از والدش بیان کیا کہ ابن عباس  
نے فرمایا میں سہم کا ایک شخص تیم داری اور عدی بن بدر کیساتھ  
سفر کو نکلا وہ سہی ایسے ملک میں جا کر مگر گیا جہاں کئی مسلمان  
نہ تھا اس کے دونوں ساتھی اس کا منہ روک لے کر مدینہ منورہ  
میں آئے تو اس کے سامان میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا  
آنحضرتؐ نے ان دونوں کو قسم دی اور انہوں نے تعمیل انشاء  
کی یعنی قسم اٹھائی) بعد ازاں وہ جام مکہ میں ملا جن کے پاس ملا۔  
انہوں نے کہا ہم نے یہ تیم اور عدی سے خریدیا ہے اس وقت میت کے  
دو قریبی رشتہ دار (عموبن عامر و مطلب) کھڑے ہوئے انہوں  
نے قسم کھائی۔ ہماری گواہی تیم اور عدی کی گواہی سے زیادہ

۱۔ جی ہاں! یہ قیاسی ہے اس میں کام نہ لیا گیا بلکہ ۱۲ منہ ۱۳ تیم اور عدی بن بدر و عمرانی تھا ۱۳ منہ ۱۴ یہ شکام نامی بخاری کو گواہ تھا  
عہ شیخوں کے علم تھا ۱۵ جی ہاں! یہ قیاسی ہے اس میں کام نہ لیا گیا بلکہ ۱۲ منہ ۱۳ تیم اور عدی بن بدر و عمرانی تھا ۱۳ منہ ۱۴ یہ شکام نامی بخاری کو گواہ تھا

هَذَا الْاِيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَذَا مَا كُنْتُمْ

مقبر ہے۔ اور یہ گلاس ہماری میت ہی کا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت انہی کی شان میں نازل ہوئی کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے الفاظ بھی قرآن میں نازل ہوئے چنانچہ غروین عاص اور مطلب نے کہا اَلشَّهَادَةُ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَةِ نَبِيٍّ هَمَّا فِي وَطْأَتِهِمَا مِنْ قَبْلِ كَلِمَةِ الْقُرْآنِ فِي مِثْلِهَا فَانْزِلْ الْفَاظَ مِنْ كَلِمَةٍ نَوَاصٍ مَحَابَةٍ كَمَا مَقَامُ تَوَانٍ سَيِّئٍ بِيَدِهِ

**باب** میت کے قرضوں کو دوسرے دن تک عام موجودگی میں بھی ادا کر سکتا ہے۔

(محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے یہ شک بخاری کو ہے) بحوالہ شیبان از ابو معاذیہ از فراس از شعبی) جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ ان کے والد احد کی ٹالی میں شہید ہو گئے اور چھٹیائیں (جابر کی بہنیں) چھوڑ گئے، اور قرض بھی چھوڑ گئے۔ بہر حال جب ان کے باغ کی کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرت کے پاس آیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور بہت سافرض اپنے اوپر چھوڑ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں (آپ تشریف لائیں) تاکہ قرضخواہ آپ کی زیارت کریں (اور آپ کی برکت سے قرض میں تخفیف کریں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم کی کھجوریں الگ الگ ڈھیر کر میں گیا اور حسب ارشاد تعمیل کی، پھر آنحضرت کو بلا لے گیا۔ قرضخواہوں نے جب آنحضرت کو دیکھا تو او اور بھڑک اٹھے اور مجھے قرض کے مطالبہ میں زیادہ تنگ کرنے لگے۔ جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر ڈھیر پر بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا۔ آپ نے ماپ ماپ کر اس میں سے دینا شروع کیا۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے

**باب** قَضَاءُ الْوَصِيَّةِ  
دَيُونِ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ حُضْرَةِ الْوَرِثَةِ

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِبٍ أَوْ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاكَ أَسْتَشْهَدُ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْنَا دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ حُدَادُ الْكُحْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي أَسْتَشْهَدُ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْنَا دَيْنًا كَيْفَ يَأْكُلُ فِي أَحِبِّ أَنْ تَرَكَ الْغُرْمَاءُ قَالَ أَذْهَبَ فَبَيِّدَ رُكُلٍ تَمَرٍ عَلَى فَاحِشَةٍ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أَعْرَضُوا بَنِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَلَئِنْ أَدَايَ مَا يَصْنَعُونَ أَطْلَقَ حَوْلَ أَعْظَمِيهَا بَيْدًا رَأَيْتُ مَرَاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يُكَيِّلُ لَهُمْ حَتَّى آذَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَسْوِئَةٍ فَسَلِمَ وَاللَّهُ الْبَيِّنَاتُ دُرُكُهَا

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے لے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نرمی کریں گے وہ اور زیادہ پیچھے پڑے کہ ہمارا سب قرض ادا کرو۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابر کو پاس تشریف لائے ہیں تو اگر جابر ہر قسم سے کل قرض ادا نہ کر سکے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ضروری لے لیں گے یا نہ

حَقُّ اَقِيٍّ اَنْظُرْ اِلَى النَّبِيِّ وَالَّذِي عَلَيْهِ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّكُمْ  
يَنْقُصُ كَمَرَةً وَّاحِدَةً -

رہے اور میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے وہ دیکھا ہی رہا۔ گویا اس میں سے  
ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔

امام بخاری کہتے ہیں اغروابی کا معنی ھھجوا بی جیسے آیت فَاعْرِضْنا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ الْاَبَدِيَّةَ ہے۔

## کتاب الجہاد

امام بخاری رحمہ نے بجا طور پر جہاد کی طویل و عظیم الشان بحث کو کتاب کا درجہ دیا۔ حقیقت میں جہاد وہ اہم فرض ہے جس پر  
یوے اسلامی نظام کا انحصار ہے۔ اگر کسی ملک کی سرحدیں مضبوط و مستحکم ہوں گی تو اس کے اندر معابد، مدارس، عبادات اور ملاوت  
کے نظام سے قائم ہوں گے لیکن اگر کسی ملک کا دفاع کمزور ہے تو اس کا پورا ڈھانچہ ناقص اور ناتوان ہوگا۔ قرآن پاک نے سورۃ  
انفال، اعراف، توبہ، نساء، صف اور دیگر متعدد سورتوں میں جہاد و قتال پر طویل بحثیں کی ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور  
مشرکین کی چالوں اور سازشوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جہاد کی رغبت دی۔ کاہلی و سستی کی مذمت کی ہے۔ جہاد کے فضائل  
مختلف اسالیب بیان کئے ہیں کہیں فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجِبِّ اَھْدٰیْنِ فرمایا ہے تو کہیں اس کے اجر کو اجر عظیم سے موسوم کیا۔  
اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بے شمار فضائل بیان کئے ہیں۔ مجاہدین کی تعریف میں قرآن و احادیث اتنے  
رطب اللسان ہیں کہ کسی شخص کو مجال انکار نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنُ وُجَّہٌ اَوْ رُوْحٌ فِی سَبِّیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ  
مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا۔ جنہوں نے جہاد سے جی چرایا انہیں منافق فرمایا۔ اسی طرح قرآن نے مُخْتَلِفِیْنَ کو سزا دی کہ ان سے ترک ممالات  
الحکم دیا۔ غرض اسلام میں جہاد کو وہ حیثیت حاصل ہے جو لازم و ملزوم کی مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ نے فرمایا کہ اسلام کیلئے؟ جہاد اور جہاد کیلئے؟  
اسلام۔ علمائے دیوبند باوجودیکہ بڑے زاہد و عابد اور فقیہ و محدث تھے اور عمومی حالت ان کی ایک مدرس اور عالم کی تھی لیکن آپ ان کی  
تاریخ دیکھ جائیے وہ جہاد میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے قائم کر گئے۔ یہ تو موجودہ زمانے کا ذکر ہے۔ خیر القرون دیکھیں کسی صحابی کا تصور مجاہد  
کے بغیر نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمَنْ مَّاتَ وَكَمْ یَعْمُرُ کَمْ یُحْدِثُ بِہٖ اَنْفُسُہٗ فَقَدْ مَاتَ عَلٰی شَیْءٍ

لہ سبحان اللہ یہ آپ کا ایک کھلم کھلا معجزہ تھا یہ حدیث اور کئی بار گزر چکی ہے باب کا مطلب یوں نکلا کہ ہر فرد اللہ سے جڑے ہے آپ کے دھی تھے انہوں نے باپ کا فرض ادا کیا  
اس وقت دوسرے حادثات ان کے ہنس موجود تھے ان فرشتوں نے اپنا آپ نقصان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کئی بار مجاہد کر کے بلے بلی سادی کھجور  
نے انہوں نے کھجور کو کھجور کے طور پر نہ کیا۔

مِّنَ الْغَنَاقِ أَوْ كَمَا قَالَ - یعنی جو شخص اس مال میں مرا کہ دنیاوی زندگی میں اس نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد و غزوے کا اسے شوق پیدا ہوا تو وہ نفاق کی موت مرا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الجہاد میں اکتیس صفحات میں درج کئے ہیں جس میں کہیں شہادت کی تمنا ہے کا ذکر تو کہیں خندق کھودنے کا واقعہ ہے کہیں نفعہ فی سبیل اللہ کا ذکر ہے اور نفعہ فی سبیل اللہ بھی جہاد میں شامل ہے۔ کہیں قتال کا ذکر ہے کہیں گھوڑوں کی سواری کا ذکر ہے کہیں غزوے کے سفر کی تفصیل ہے کہیں نیک و بد کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے متعلق بیان ہے۔ غرض جہاد کی ایک ایک شئی ایک ایک پہلو۔ اور کلیات تو کلیات اس کی جزئیات کا بڑی شرح و بسط سے مفصل ذکر ہے۔ قتال روم، قتال الترك اور قتال یہود۔ نیز مختلف غزوات جنگ بدر، احد وغیرہ کے معمولی معمولی واقعات بھی بیان کر دئے گئے ہیں تحریریں علی القتال کو مستقل باب کا درجہ دیا ہے۔ غرض معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کی عبادات بے سرور ہیں اور نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کے بغیر جہاد و قتال بے مزہ اور بے کار۔ عبادت کی ان دونوں قسموں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔



# کتاب الجہاد والسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**باب** جہاد کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى الْاٰمِيَّةَ اللّٰہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال جنت کے لیے خرید لیے ہیں، وہ اللہ کے راستے میں (کافروں سے) قتال کرتے ہیں چنانچہ وہ (کافروں کو) قتل کرتے ہیں اور گاہے خود مقتول ہوتے ہیں تو رات، انجیل اور قرآن میں (جنت دینے کا وعدہ اللہ پر حق ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دے کا پابند اور وفا کرنے والا کون ہے) پس اے مسلمانو! اس بیع پر تم نے جو اللہ کیا تھا تک ہے تمہیں خوشخبری ہو۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کی حدود سے

مراد اس کے احکام کی اطاعت ہے۔

از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک بن مغول

از ولید بن غبر از ابو عمرو و شیبانی، عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا، والدین سے حسن سلوک۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر میں خاموش ہو گیا۔ اگر میں کچھ زیادہ بوجھتا تو آپ منور بتاتے۔

**باب** افضل الجہاد والسیر

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُفَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِيْ التَّوْرَةِ وَالْانْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمْ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهِ اِلٰى قَوْلِهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُودُ وَالطَّاعَةُ۔

۳۵۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ الْعَازِزِ اِذْ كَرِهْتُ اَنْ يَّعْبُدَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ فَسَكَتُ عَنْ

۱۔ مالک بن مغول سے جہاد کا حکم نہیں مگر انجیل میں توراہ کا حکم اور ان کی کتاب میں توراہ کے احکام ملے انجیل میں بھی موجود ہیں ۲۔ آیات میں آجیہ والحق کہو محمد و آلہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما امام بخاری نے نقل کر دی اس کو ابن ابی حاتم نے اسے تفسیر میں نکالا ۱۲۸۱



کرے۔ برابر روزے رکھتا جائے بھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے؟ (یعنی کوئی نہیں کر سکتا)۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کے لیے چلتا پھرتا ہے، تو اس کے ہر ہر قدم پر مجاہد کیلے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

### باب تمام لوگوں میں افضل وہ شخص ہے، جو

اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان قائم رکھو، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد قائم رکھو اگر تمہیں (حقیقت کی) علم ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دیگا۔ تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ کو بہشت میں عمدہ مکانات میں آرام کرائے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ الصف

تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ  
فَقَوْمٌ وَلَا تَقْتُلُ وَلَا تَصُومُ وَلَا تُقْطِرُ قَالَ وَ  
مَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ  
فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنْ فِي طَوْلِهِ فَيَكْتُبُ لَكَ  
حَسَنَاتٍ -

### باب ۱۴۹۹ افضل الناس

مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى  
تِجَارَةٍ تُفْعِلُكُمْ مِنْ عَذَابٍ  
أَلِيمٍ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَيُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَوْفُوا  
وَأَنْفُسَكُمْ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ  
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
وَيَدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينُ  
طَيِّبَتٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ  
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ -

### ۲۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(از ابوالیمان از شعبہ از زہری از عطاء بن یزید لثی) ابوسعید

خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! بہترین شخص کون ہے؟ آنحضرت نے فرمایا وہ مومن جو اپنے مال اور جان سے فی سبیل اللہ جہاد کرے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر کون

سب سے افضل؟ آپ کا یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کے لئے نکلتا ہے تو اس کا سونا بیٹھا چلنا گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہے تو جہاد کے برابر دوسری کون عبادت ہو سکتی ہے البتہ کوئی برابر عبادت میں معروف ہے ذرا دم نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے؟ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الہی جہاد سے بھی افضل ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایام عشرین عبادت کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر درست تمام اعمال سے افضل ہیں مثلاً جب کا فزون کا ذکر ہو تو جہاد سب عملوں سے افضل ہوگا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکر الہی سب سے افضل ہوگا ۱۲ مسند  
۱۳ حقیقت میں ایسا مسلمان ہوگا جس کا ذکر افضل ہوگا کیونکہ جان و مال دنیا کا سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہے تو کسی اللہ کی راہ میں قربان کرنے والا کبھی ہوگا مگر



ابن مالک أَمَّا سَمْعَةُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَخْتُمُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَقْلُبُ رَأْسَهُ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ عِزَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكُمُونَ نَجْمَ هَذَا الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمَلِكِ أَوْ عَلَى الْأَسْرَةِ شَاكٍ اسْتَحَقَّ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ بَيْنِي مِنْهُمْ قَدْ عَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ عِزَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ بَيْنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَزَكَّيْتُ الْبَحْرَ فِي زَمَانٍ مُعَوِيَّةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ -

وسلم کلمے کا ہے ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتی۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھی ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کی جو کھیں دکھیں۔ اتنے میں آنحضرت کو نیند آگئی پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے؟ ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا، وہ اس سمندر کے درمیان اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس طرح سوار ہیں جیسے تخت پر بادشاہ کی حالت ہوتی ہے یا تخت پر بادشاہ کی طرح۔ اسحاق راوی کو شک ہے، ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا، اللہ سے میرے لیے دعا فرمائیے وہ مجھے بھی ان مجاہدوں میں شریک کرے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی۔

دوبارہ آنحضرت سو گئے پھر نہتے ہوئے جا گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا مجھے دکھا گیا میری امت کے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں غازی ہو کر نکلیں گے جیسے آپ نے پہلے فرمایا میں نے عرض کیا میرے لیے یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شریک کرے! آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شامل ہوگی (یعنی مجاہدین اولین میں)

بہر حال حضرت ام حرام حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ خلافت میں سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے اتری تو اپنی ہوازی سے گر کر انزال قرار کر گئیں۔

۱۔ ام حرام رشتہ میں آپ کی خالہ ہوتی تھیں بعد میں بعضوں نے کہا محمد بن قیس لیکن اس پر آپ سے غلام تھے اور وہ اس کی خالہ تھیں پس جیسے آپام سلمہؓ پاس جایا کرتے تھے اس کی والدہ تھیں اس لیے ام حرام کے پاس بھی جاتے کہو کہہ کر میں یہ عادت ہے کہ محمد بن قیس غلام تھے کہو ان میں سے ایک آیا کرتا ہے خاص کر بعد عورتوں میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپام سلمہؓ حرام سے نہائی کرتے اگر نہائی بھی ہو تو آپ بعد میں دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ حادثہ اس وقت ہوا جب جہاد سے لوٹ کر آئے تھے تو ام حرام خود نہیں تھیں بلکہ اللہ کی راہ میں نکلیں اور بعض قرآن اور حدیث کی رو سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے تو ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی ۱۲ منہ

باب ۱۷۵۔ درجۃ المجاہدین

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُقَالُ هَذِهِ سَبِيلِي  
وَهَذِهِ سَبِيلِي -

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَدَّقَ  
بِمَصْنَعَانِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ  
جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي  
وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنْشِرُ النَّاسَ  
قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ  
لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ  
كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ  
فَأَسْأَلُوكَ الْفَرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ  
وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَأَيْكَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ  
مِنْهُ تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قَلِيلٍ  
عَنْ أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ -

٢٥٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا حَبِيبُ  
حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَا فِي  
فَصِيلَةٍ فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارَهُمَا أَحْسَنُ  
وَأَفْضَلُ لَمْ أَرْقُطْ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَا هَذِهِ

**باب التذکرہ کی راہ میں جہاد کمر نے والوں کے**

درجات ہبیل، مذکور اور مونٹ دونوں طرح متغل ہے

ازراکحی بن صالح از فلیح از ہلال بن علی از عطار بن یسار البہرہ  
عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس  
پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پر  
محبوب ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے خواہ وہ اللہ کے رستہ میں جہاد  
نہ کرے۔ اس ملک میں بیٹھا رہے جہاں وہ پیدا ہو جہاد کا موقع نہ  
آئے تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں یہ خوشخبری سنا دیں آپ نے  
جنت میں سو درجے میں جنہیں اللہ تعالیٰ کے مجاہدوں کے لیے تیار  
ہوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہوتا ہے جب تم اللہ سے سوال  
فر دوس کا کیا کرو وہ جنت کے درمیان ہے اور جنت کا بلند  
مقام ہے۔

سچے فرماتے ہیں میرے خیال میں اس کے اوپر عرش الہی ہے  
سے باقی جنت کی نہریں چھوٹی ہیں۔

س حدیث کو محمد بن فلیح بھی اپنے والد کے واسطے سے روایت فرماتے ہیں یوں ہے کہ ”اس کے اوپر عرش الہی ہے“۔

از موسیٰ از خبر یازار الوالرجار) سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور مجھے ایک درخت پر لے گئے پھر مجھے ایک ایسے خوبصورت مکان میں لے گئے جس سے زیادہ خوب صورت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے کہا یہ ہر دوں مکان تھے

۱۷۔ چونکہ حدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکور و معروف دونوں طرح لولا جاتا ہے۔ پہلی اور بنیادی سبیل دونوں طرح کہتے ہیں بعضے انھوں میں اس کا کیا تخی عبارت اس ہے وقال ابو عبد اللہ غزی واحدھا غا زھم و درجات لھم و درجات یعنی سورۃ آل عمران آیت ۱۶ میں جو غزی کا لفظ آیا ہے تو غزی غازی کی جمع ہے اور ہم درجات کا معنی ہم درجات چاہیے ان کے لئے درجے ہیں ۱۲ منہ ۱۷۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو ہاد نصیب ہے تو یوں کہ کر خالص اور اکرا کر لے لے اور اسی حال میں رہ جائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی جس کا اس کا درجہ ہو اور اس سے کہ جو کا ۱۸ منہ ۱۷۔ یعنی محمد بن قحی کی روایت میں شک نہیں ہے۔ بخاری نے اس صراحہ کی روایت میں ہے کہ میں سمجھا ہوں کہ بہشت کی منزلوں سے وہ جہاں بہشت کی پانی اور درود دعا اور شہداء و شہداء کی عمارتوں میں کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۱۲ منہ

اللَّهِ اَوْ فَدَاكَ الشَّهْدَاءُ -

**باب ۱۷۲** الْغَدُوَّةُ وَالرَّوْحَةُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَابِ قَوْسٍ مِنْ حَرْبِكُمْ

مِنَ الْجَنَّةِ -

۲۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ

رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

۲۶۰۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ

عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ

فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ

وَقَالَ لَغَدُوَّةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ

مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ -

۲۶۰۲ - حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدُوَّةُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

**باب ۱۷۳** الْحَوَارِ الْعَيْنُ وَمَقِيمُ

يَحَارِ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةٌ سَوَادُ

الْعَيْنِ وَشَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ

زَوْجَانَاهُمَا أَيْ كَفَانَاهُمَا -

لے ان کا نکاح کر دیا۔

**باب** صبح و شام اللہ کی راہ میں چلنے اور جنت

میں کمان برابر جگہ کی فضیلت۔

(از معلم بن اسد از وہیب از حمید) انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ

کی راہ میں صبح یا شام کوچلنا ساری دنیا اور اس کے اندر کی تمام چیزوں

سے بہتر ہے۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی از

عبدالرحمن بن ابی عمر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کمان برابر جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس

پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے اور فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام چلنا

ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(از قبیسہ از سفیان از ابومازم سہیل بن سعد روایت کرتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام چلنا دنیا و

ما فیہا سے بہتر ہے۔

**باب** بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی

صفت جنہیں دیکھ کر آنکھ شدد رہ جائے گی ان کی آنکھوں

کی سیاہی بھی تیز اور سفیدی بھی تیز ہوگی۔ اللہ کے اس ارشاد

کا ذکر و زکوٰۃ جُنَاہُمْ (سورہ دخان ۴۴، ۵۲) ہم

۲۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ عُمَيْدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَنَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ  
اللَّهِ خَيْرٌ كَيْسَرٌ أَنْ يُرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ لَهُ  
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَزِي مِنْ فَضْلِ  
الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ كَيْسَرٌ أَنْ يُرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا  
فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَسْبَنَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُوحًا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ أَوْ عَذْوَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ  
لِقَابٍ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٍ فِيهَا  
يَعْنِي سَوْطًا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ  
أُمَّرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا  
لَاَصْأَعَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا  
عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

### باب ۱۱ تَمَيُّي الشَّهَادَةِ۔

۲۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كُنْ لَا أَقْ  
رَجُلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تُطِيبُ أَنْفُسَهُمْ أَنْ  
يَتَخَفُوا عَوْنِي وَلَا أَحَدٌ مَا أَحْلَمُهُمْ عَلَيْهِ مَا

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابوالساق از ابو سعید حضرت  
انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
انتقال کر جائے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی کچھ نیکیاں موجود ہوں،  
تو وہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ اسے ساری دنیا و ما فیہا دینے کا  
اقرار کیا جائے لیکن صرف شہید ہی ایک شخص ہے جو دنیا میں آنا چاہتا ہے  
کیونکہ وہ شہادت کا ثواب اس قدر عظیم و لذیذ پاتا ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے  
کہ بار بار آئے اور شہادت پائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں کہ صبح یا شام اللہ کی راہ میں چلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور  
جنت میں کمان برابر جگہ یا کوڑے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور  
اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانک دے تو زمین سے  
آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہلک جائے۔ نیز حور کی  
اور مہنی (یعنی دوپٹہ) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ (دنیا و ما فیہا = دنیا اور  
اس کے اندر کی چیزیں)

### باب ۱۱ شہادت کی تمنا کرنا۔

(از ابوالیمان از شعب ابی ذرہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو  
بریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم  
ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مسلمانوں کے  
دلوں میں اس بات کا افوس نہ ہو کہ میں انہیں مجبور کر جہاد کو نکل  
جاؤں اور میرے پاس اتنی سوا دیاں نہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں  
تو میں ہر جہاد میں دستانے کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے

لے بعض عیب وین اور برہم سماج والے کافر اس قسم کی باتوں اور حدیثوں پر غصہ اٹھاتے ہیں اور طعن طرح کے ہستیا داس میں پیدا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر مرد کے چہرے  
میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے تو سونے سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی ایسی ہی آگاہی کی خوشبو سے زمین و آسمان ہر جگہ جاؤں تو خود دھندلے ہو کر رہ جائیں گی  
روشنی اور ایسی خوشبو میں آدمی کیسے ٹھہرے گا ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہو سکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے بہت سی چیزیں ہم دنیا  
میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھ سکیں گے اور ان کے دل سے ہر گز شک و شبہ نہیں رہتا ان کو ایسی طاقت دی جائے گی کہ وہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کر سکیں



کہتا ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں  
اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر چلایا جاؤں، پھر مارا  
جاؤں، پھر چلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر چلایا جاؤں  
پھر مارا جاؤں۔

تَخَفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تُعْزِرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ  
نَفْسِي بَيِّدَةٌ لَوْ دِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا  
ثُمَّ أَقْتُلُ۔

۳۶۰۔ از یوسف بن یعقوب مقلد از اسماعیل بن علیہ از ابوب از محمد  
بن بلال الشافعی النعمانی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ  
ارشاد فرمایا زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا، وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب  
لے لیا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن ابی رواحہ لے لیا، وہ شہید ہوئے پھر  
ان تینوں کے بعد خالد بن ولید نے جھنڈا لیا، حالانکہ میں نے انہیں اہل بیت  
بنایا تھا اللہ نے انہیں فتح دی آپ نے مزید فرمایا ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا  
کہ وہ (شہداء) ہمارے پاس رہیں (کیونکہ وہ بہت غم سے ہیں یا آپ  
نے یوں فرمایا کہ انہیں ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا۔ یہ کہتے ہوئے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انو مبارک بھی بہہ رہے تھے۔ گویا آپ کا

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي  
ابْنِ هِزَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خُطِبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ  
فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَهَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ  
ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ فَيْرَ امْرَأَةٍ فَفُتِمَ لَهُ وَقَالَ مَا  
يَسْرُحُ أَتَهُمْ عِنْدَنَا قَالَ ابْنُ أَبِي  
يَسْرُهُمْ أَتَهُمْ عِنْدَنَا وَأَوْعَيْنَاهُ تَذَرِ قَانِ۔

جو شش تمنا شوق شہادت تھا۔

**باب** راہ خدا میں سواری سے گر کر مرنے والا بھی

شہید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَمَنْ شَهِدَ نَفْسَ اللَّهِ وَرَسُولَ  
اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ  
فَتَحَاتُّ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ  
يُذَكَّرُ الْمَوْتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى  
اللَّهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

**باب ۵۱** فَضْلُ مَنْ يُخْرَجُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلُ  
اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ  
فَتَحَاتُّ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ  
يُذَكَّرُ الْمَوْتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى  
اللَّهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از یحییٰ از محمد بن یحییٰ بن حبان از

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

سلہ ویا یہ تھا کہ میں نے آپ سے سنا کہ ایک حکمران نے کہا زید بن حارثہ کو ان کا سر وارہ کر گیا۔ فرمایا اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سر وارہ کرنا اگر وہ شہید ہوں  
تو عبداللہ بن رواحہ کو آغا قاتل سے تیل سردا دیکھ لے جس میں شہید ہونے والے کو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا اور  
ناجس تھا اٹھایا اور کافر سے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح دی دوسری روایت میں آپ نے خالد بن ولید سے فرمایا سیف میں سیوف اللہ ہوتا ہے  
کیونکہ زید بن حارثہ آپ کے بہادر وادہ ہوتے تھے اور جعفر تو مجاہد تھا اور عبداللہ بن رواحہ خاص جانثار اور مخلص صحابی تھے آپ کو یہ مقتضائے بشریت  
ان کو یہاں پر رکھ دیا ان کے عمل والے اطفال کا خیال رکھے ۱۲



يُبَلِّغُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْأَكْثَرُ مِنْهُمْ قَرِيبًا فَقَدَّ مَرَفًا مَنُوكًا  
فَبَيْنَمَا يَحْدِثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِذْ أَوْمَأَ إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ  
فَأَنفَذَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَرَزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ  
ثُمَّ مَا لَوْ أَعْلَى بَقِيَّةٍ آمَحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا  
رَجُلًا أَخْرَجَهُ صَعِدَ الْجَبَلِ قَالَ هَسَامٌ فَأَرَاهُ  
أَخْرَمَةً فَأَخْبَرَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَسْمَهُمْ  
فَرَضِي عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَرْثَ  
بَلَّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا قَرَضِي عَنَّا  
وَأَرْضَنَا نَأْتُمُّ لِسْمِ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمُ الرَّبْعَيْنِ  
مَبَاحًا عَلَى رِغْلِ وَدَكْوَانٍ وَبَنِي كُحَيَّانٍ وَبَنِي  
عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَّانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ جُبْدٍ  
ابْنِ سَفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ مُشَاهِدٍ وَقَدْ دَمِيَتْ  
إِصْبَعُهُ فَقَالَ لَمَلَّ أَنْتَ إِلَّا إَصْبَعُ دَمِيَتْ  
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ

سہتے ہوئے میری خبر معلوم کرنا۔ بہر کیف وہ آگے گئے تو بنی عامر نے انہیں  
امن دیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام انہیں سنانے لگے اتنے  
میں انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس  
نے ایک برچھا مارا جو میرے ماموں کے بدن کے پار نکل گیا۔ انہوں نے کہا  
اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں سراد کو پہنچ گیا (شہادت پائی) پھر ان کے ساتھ  
بہر چھپے اور سب کو شہید کر دیا۔ صرف ایک لنگڑا شخص رہ گیا جو کسی پہاڑی  
پر چڑھ گیا بہام کہتے ہیں اس کے ساتھ اور ایک شخص بھی زندہ رہ گیا۔  
حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو خبر دی کہ وہ سب اللہ کو پیارے ہو گئے۔  
اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور اس نے انہیں راضی کیا۔ حضرت انس فرماتے  
میں کہ ہم ایک مدت تک یہ پڑھتے رہے۔ اَنْ بَلَّغُوا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ  
لَقِينَا رَبَّنَا قَرَضِي عَنَّا وَارْضَانَا اس کے بعد اس آیت کا پڑھنا موقوف ہو گیا ہر حال  
جب آنحضرت کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے چالیس دن تک رعل، ذکوان بن لیحان  
بنی غصیہ پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی بددعا کرتے رہے  
(فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے)۔

رازموسلی بن اسماعیل از ابو عوانہ از اسود بن قیس (جندب بن  
سفیان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تشریف رکھتے  
تھے آپ کی انگلی زخمی ہو گئی۔  
آپ نے فرمایا :-  
ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی۔  
اللہ کے رستے میں تو ابھی مکمل نہیں پہنچی

۱۔ حافظ نے کہا اس شخص بن عمر امام بخاری کے شیخ نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کے ایک بھائی یعنی حرام بن لیحان کو اور ستر آدمیوں کے  
ساتھ بنی عامر کو طرف بچھا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے اور آپ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے خوزان کی درخواست پر لیکن بنی سلمہ نے رستے میں دغا کی اور ان  
طرف کاروں کو ناحق قتل کیا بنی سلمہ کا سرور عامر بن طفیل تھا ۱۲ منہ ۱۔ یہ آیت بھی ان آیتوں میں سے ہے جن کی تلاوت غصہ ہو گئی ترجمہ یہ ہے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو  
ہم اپنے ملک سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی قسطانی نے کہا غصہ اللہ آیت کا چھوڑا جھٹ گواہ و جنب کو تلاوت کرنا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے منع کیا ہے اور  
بعضوں نے مانع نہ کیا ہے ۱۳ منہ ۲۔ یہ بنی سلمہ کی شاخیں ہیں ۱۴ منہ ۳۔ گویہ کلام موزوں ہے اس کو شعر نہیں کہیں گے کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد موزوں ہے اور بے اختیار  
جو کلام موزوں نہ ہو بلکہ اس کو شعر نہیں کہتے ۱۵ منہ ۴۔ یہی اہل قرآن ایک اور چیز ہے اس کی اور اس خوزان آلودگی سے فرار کرنا کوئی کار نامہ نہیں مکمل جان تو نے پیش نہیں کی ۱۶ منہ ۵۔ علیہ ذاق

## بَابُ مَا مِنْ مَّجْرُومٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۲۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجِبُكُمْ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجِبُكُمْ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ كَوْنُ الدَّمِ وَالزَّيْمُ زَيْمُ الْمَسْكِ-

بَابُ مَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى هَلْ تَرْتَابُونَ بَنِي الْأَحْذَى الْمُسْتَضِينَ - أَلَمْ يَكْفُرْ سَعْدُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجِبُكُمْ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجِبُكُمْ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ كَوْنُ الدَّمِ وَالزَّيْمُ زَيْمُ الْمَسْكِ-

ابھی چیزیں ہیں۔ (التوبہ ۱۵۳۱) جنگ تو ڈول ہے۔

۲۶۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُوَيْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ لِيَاكُ فَزَعَدْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سَبْعَالٌ وَدَوْلٌ فَكَذَلِكَ الرَّسُولُ يُبْتَلَى ثُمَّ يَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ

بَابُ مَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَفَّهَ نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ

## بَابُ رَاةِ خُدَاسٍ زَعْمِي هَوَا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اخرج حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا۔ وہ قیامت کے دن اسی طرح زخم خوردہ آئے گا، کہ رنگ تو خون کا ہو گا مگر خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَافِرَانِ هَلْ تَرْتَابُونَ بَنِي الْأَحْذَى الْمُسْتَضِينَ - أَلَمْ يَكْفُرْ سَعْدُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجِبُكُمْ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجِبُكُمْ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ كَوْنُ الدَّمِ وَالزَّيْمُ زَيْمُ الْمَسْكِ-

ابھی چیزیں ہیں۔ (التوبہ ۱۵۳۱) جنگ تو ڈول ہے۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس) ابوسفیان کہتے ہیں کہ (جب وہ اسلام نہیں لائے تھے) ہرقل (شاہ روم) نے ان سے کہا، میں نے تجھ سے سوال کیا تھا میں اس کے ساتھ جنگ کیسے ہوتی ہے؟ تو نے کہا لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، کبھی ادھر کبھی ادھر۔ اسی طرح پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ انجام اپنی کا بہتر ہوتا ہے۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَافِرَانِ هَلْ تَرْتَابُونَ بَنِي الْأَحْذَى الْمُسْتَضِينَ - أَلَمْ يَكْفُرْ سَعْدُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُجِبُكُمْ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجِبُكُمْ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ كَوْنُ الدَّمِ وَالزَّيْمُ زَيْمُ الْمَسْكِ-

لے یہاں اللہ کو غیب معلوم ہے کہ خداس کی رضا مندی کے لئے کون لڑتا ہے اور اس میں کیا اور نام دلی کا شائبہ ہے یا نہیں ہے؟ امام نووی نے کہا جو شخص انہوں میں سے کسی ایک کے لئے زخمی ہو جائے یا کسی ایک کو قتل کرے اس کے لئے بھی جیسی فضیلت ہے جیسے کہ وہ لڑنے میں ایک دلی سیاحیہ اللہ سے حسب نہایت موعود اور وعدہ لڑا دے گا۔ ان میں سے دو تین رمضان کے مہینے میں جب وہ نذرہ دار تھے مگر دقت اہل بدعات نے ہتھیار مار کر زخمی کیا ایک ہتھیار مارا کہ ان کی آنکھ پر کل پڑی مگر انہوں نے اندھا نہ کی اور غرض مرنے کے لئے اچھڑتے اللہ کی راہ میں بڑا کلمہ تصدیق ہوئی۔

۱۳۔ منہ ۱۳۔ ابھی چیزیں ہیں۔ (التوبہ ۱۵۳۱) جنگ تو ڈول ہے۔

وَمَا بَدَّلْنَا كُوَافِرِيكُمُ

۳۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ لُحْزَاسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ الْمُشْرِكِينَ لَيْنَ اللَّهِ أَشْهَدُ فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَيْزِينَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَ وَابْرَأُ لِيكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ قَامَتْ قَبْلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعْتُ قَالَ أَنَسُ فَوَجَدْتَهُ بِنِعْمَةٍ وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمِيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْتُهُ قَدْ قُتِلَ وَ قَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أَخْتَهُ بِنَانَهُ قَالَ أَنَسُ كُنَّا نَرَى أَوْ تَطَّلُنَا هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ قَبْلَهُ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَجَالَ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ

میں تبدیلی نہیں کی (الاحزاب ۳۳، ۳۴)

(از محمد بن سعید خزاز، از عبد اللہ از حمید از حضرت انس) دوسری سند (عمر بن زرارہ از زیاد از طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شامل نہ تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی جنگ میں جو آپ نے مشرکوں سے کی، میں غائب رہا بہر حال اگر اللہ تعالیٰ نے اب مجھے مشرکوں سے لڑنے کے لیے جنگ میں شریک کیا، تو اللہ خود شاہد کرے گا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ چنانچہ جب احد کی جنگ شروع ہوئی اور مسلمان ہجاک نکلے تو انس بن نضر کہنے لگے اے اللہ میں مسلمانوں کے اس کام سے معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں (وہ کافر ہیں ان کا کرنا ٹھیک نہیں) پھر جنگ کے لیے آگے بڑھے۔ سامنے سعد بن معاذ آئے، انس کہنے لگے سعد! میں تو بہشت میں جانا چاہتا ہوں قسم نضر کے مالک کی قسم تو احد کے پاس سے بہشت کی خوشبو پارہا ہوں سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے جو مردانگی اور بہادری دکھائی وہ میں نہ کر سکا۔ انس بن مالک فرماتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد) دیکھا اسی سے کچھ زیادہ ہی زخم تلوار برچھے اور تیر کے انس بن نضر کو لگے تھے اور جب وہ شہید ہوئے تو مشرکوں نے ان کے ناک ہاتھ کان اور پاؤں کاٹ ڈالے کوئی انہیں پہچان نہ سکا۔ ان کی بہن نے انکلیبوں کے پوروں کو دیکھ کر پہچان لیا۔

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بڑی حد تک، ہماری رائے اور ہمارا فتن یہ تھا کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر اور ان جیسے دوسرے بہادر مجاہدوں کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے ان کی طرح کارنامے سر انجام دیے تھے۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ انس بن نضر کی بہن ربیعہ نے

۱۔ مراد وہ عہد ہے جو احد کے دن کیا تھا ایسا العقبہ میں کہ حضرت علیؓ کا ساتھ دیں حال کو رقم تک جہاد سے منہ موڑیں گے۔ یعنی تو اپنا فرض ادا کر کے شہید ہو گئے جیسے انس بن النضر عبد اللہ انصاری عہد طلحہ وغیرہ بعض شہادت کے منتظر ہیں جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ ۱۳ مطلب یہ ہے کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں مشرک تو کھفت ناپاک کافروں وہ جو خالق پر پلڑے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان جن کو حق پر لایا جائے تھا وہ ہجاک نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری دعا میں معذرت کرتا ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں ۱۲ منہ ۱۳

إِلَىٰ أَخِيهِ الْأَيُّوبَ وَقَالَ إِنَّ أَخِيَّ هِيَ كَسَمَى الرَّبِّعِ  
كَسَرَتْ قَيْتَةَ أَمْرًا فَآمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّقْصَانِ فَقَالَ الْأَنْسِيُّ  
رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسَرُ بَيْنَهُمَا  
فَرَمَوْا بِالْأَرْضِ وَتَرَكُوا النِّقْصَانَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ  
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُكُ -

۲۶۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهَرِيِّ عَنْ وَحْدَتِ بْنِ سَمْعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ أَرَاهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَنِيٍّ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ  
ثَابِتٍ قَالَ لَمَعَتْ الْمُصْطَفَى فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْ  
أَيَّ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَحِدْهَا  
إِلَّا مَعَ خَزِيمَةَ بِنْتِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي  
جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ  
شَهَادَةً رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ -

بَابُ ۶۶ عَنِ الْمَاحِ قَبْلَ

الْفِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدَّادِ دَرَأَ الْكَمَا

تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا يَكْفُرُ

ایک عورت کا سامنے کا دانت ٹوڑ دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم  
دیا اس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا  
پیغمبر کر کے بھیجا دینے کا دانت تو نہیں توڑا جائیگا مگر (آفاق سے) اس عورت کے  
وارث دیت پر ارضی ہو گئے اور قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرت نے فرمایا  
اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی قسم کا بیٹھیں تو وہ قلمی قسم پوری  
کر دیتا ہے چنانچہ بن نضر نے ایسے کہا تھا جیسے کوئی دعوے سے کہتا ہے  
”ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔“

(ازالوایمان از شعیب از زہری) دوسری سند از اسماعیل از  
از برادرش از سلیمان، اسماعیل کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سلیمان نے محمد  
بن عقیق سے روایت کیا، انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے  
خازم بن زید سے روایت کیا کہ زید بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے کئی  
کئی درقوں سے نقل کر کے قرآن کو جمع کیا۔ سورہ احزاب کی آیت مجھے  
نہ ملے جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ آخر وہ  
آیت مجھے صرف ایک صحابی خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی اور بخیر  
وہ صحابی میں جن کی اکیلے کی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
مقدمہ میں دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دی تھی (زید بن ثابت کہتے  
میں جو آیت مجھے ان کے پاس سے ملی تھی اور جسے میں آنحضرت سے ہمیشہ سنا  
کرتا تھا) وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ

بَابُ جَنَکِ پہلے نیک اعمال کا سراخام دینا۔

ابوالدہ دار کہتے ہیں جو تم جنگ کرتے ہو وہ اپنے

عملوں کی بدولت کرتے ہو، آیات سے ایمان والو

اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ قرآن ایک شخص کی روایت پر ہی ہوا چکا ہو کہ یہ آیت سنی تو بہت سے آدمی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور ابی بن کعب اور طلحہ بن امیہ اور زید بن ثابت  
وغیرہ کے اتفاق سے کہی ہوئی کسی کے پاس نہ ملے ۱۲ منہ ۱۳ منہ خاص خزیمہ کے لئے آپ نے حکم دیا تھا ہوا کہ آپ نے ایک شخص سے کوئی بات فرمائی۔ اس نے انکار کیا۔ خزیمہ نے کہا  
میں اس کا گواہ ہوں آپ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی تھی اور گواہی دیتا ہے خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ آسمان سے جو حکم آتا ہے میں ان پر تو آپ کی تصدیق کرتے ہیں  
یہ کوئی قسمی بات ہے آپ نے خزیمہ کی شہادت پر نہ ہلکا کر دیا اور ان کی شہادت کے برابر رکھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ جو آیت کہ وہ آیت

سکھ پاس نہ ملی اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ہونے کی کسی کے پاس نہ تھی۔ ولینے میں کسی صحابہ سے ۱۲ منہ ۱۳ منہ

الَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَقُولُوا مَا لَا  
تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ  
تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ إِنَّ اللَّهَ  
يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ  
مَهْلًا كَاتِمًا لَهُمْ يُنْفِقُ مِمَّا رَزَقَهُ

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَّادٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقْتَنِعٌ بِالْحَدِيدِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلَمْ قَالَ أَسْلَمْ  
ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَقَاتَلَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ فَلِيلًا وَأُجِرَ كَيْفِيًّا۔  
**بَابُ ۱۶۱۱ مَنْ آتَاهُ سَهْمٌ مِنْ عَرَبٍ**  
فَقَاتَلَهُ۔

۲۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ  
خَتَّادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَمَّا الرَّبِيعَ  
بَنَتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنْتُ سَرَاقَةَ أَتَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
أَلَا تَحُدُّنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قَتِيلَ يَوْمَ يَدْرُ  
أَصَابَهُ سَهْمٌ مِنْ عَرَبٍ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ  
وَلَنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
قَالَ يَا حَارِثَةُ إِنَّهَا جَنَّتْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ

کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ  
بڑا گناہ ہے نہ کہ انہیں پسند کرتا ہے جو راہ خدا میں صف  
بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار میں۔

الصف ۲۰۶۱، ۲۰۶۲

(از محمد بن عبد الرحیم از شیبانہ بن سوار فزاری از اسماعیل از ابو اسحاق)  
حضرت ہزار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
شخص آیا جس نے لوہے سے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ  
کیا میں پہلے کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ  
نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر کافروں سے قتال کرو۔ بہر حال وہ مسلمان  
ہو گیا پھر اس نے جنگ کی اور شہید ہو گیا۔ آنحضرت نے فرمایا اس نے  
مخوڑا عمل کیا لیکن آخرت بہت حاصل کی۔

**باب** نامعلوم تیر گنے سے آچانک مرجانے والا۔

(از محمد بن عبد اللہ از حسین بن محمد ابو احمد از شیبان از قتادہ از  
انس بن مالک) ام ربیع بنت ہزار جو حارثہ بن سراقہ کی ماں سے وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ  
مجھے حارثہ کے متعلق نہ بتائیں گے؟ (انقال کے بعد ان کا کیا بنا؟)  
حارثہ جنگ بدر میں نامعلوم تیر گنے سے آچانک شہید ہوئے تھے۔  
اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اگر او کہیں ہے تو زیادہ رکوں۔ آپ  
نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ میں اور تیرا بیجا جنت  
کے فردوس اعلیٰ میں مقیم ہے۔

بعض نسخہ کا شخص مروی ثابت انصاری کا ابن اسحاق نے مفاری میں نکالا ابو ہریرہؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ عجلہ بناؤ تو وہ کہیں شخص سے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور  
بہشت میں رہی کیا۔ پھر کہتے تھے یہ شخص مروی ثابت ہے ۱۲ منہ



إِنَّكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَىٰ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۱۶۲ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ

كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا -

۲۶۱۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدِّينِ وَالرَّجُلِ يُقَاتِلُ

لِلدِّينِ وَالرَّجُلِ يُقَاتِلُ لِدِينِي مَكَانَهُ فَمَنْ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ

هِيَ الْعُلْيَا فَمَوْفَى سَبِيلِ اللَّهِ -

بَاب ۱۶۳ مَنْ غَزَتْ قَدَمَاهُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَوْلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا

كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ

اللَّهُ لَا يُصِيعُ أَجْرًا الْمُحْسِنِينَ -

۲۶۱۶ - حَدَّثَنَا اسْتَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَلْبٍ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي

مَرْزُومٍ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ وَافِعٍ بَيْنَ خَلْفِهِ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْسٍ هُوَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَزَى

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ وَأَمْسَكَ بِرِجْلَيْهِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَاب جو شخص کلمۃ اللہ کے بلند کرنے کے لیے

جنگ کرے اس کی فضیلت۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرہ از ابوالوالم) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک

آدمی تو مال غنیمت حاصل کرنے کی غرض سے جنگ کرتا ہے۔ دوسرا ماموری

کے لیے تیسرا مہماری جتانے کے لیے لڑتا ہے۔ فی سبیل اللہ لڑنے والا

کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو اس لیے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ

فی سبیل اللہ لڑنے والا ہے۔

بَاب اس شخص کا بیان جس کے دونوں ہاتھ پاؤں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ

اللَّهُ لَا يُصِيعُ أَجْرًا الْمُحْسِنِينَ -

الذاسحاق بن منصور از محمد بن مبارک از یحییٰ بن حمزہ از زید بن ابی

مریم از عیاب بن رافع بن خدیج ابو عبس عبد الرحمن بن جبیر فرماتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دو قسم جو اللہ کی راہ میں غبار آلود

ہوئے انہیں آگ نہ چھوئے گی یعنی ان قدموں والا جنہم میں نہ جلتے گا

سے کہ جو غزوی نے محاسن میں وصل کیا ۱۲ مس ۱۱ یعنی ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۲ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۳ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۴ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۵ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۶ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو

۱۷ مس ۱۱ اور ایک سال و چھ ماہ و چھ روز سے اعلاص پیدا ہوئے اور قلب میں قوت اور شجاعت ہو





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَيْنِ قَالَ هُمَنَا وَاحِدًا إِلَى بَيْتِ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۱۶۶۶ فُضِّلَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُدْرِكُونَ فِرْحَانٍ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ كَيْسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ وَإِنَّ اللَّهَ لَإِيْضَیْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ -

۲۶۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَاتَلُوا أَمْصَابَ بَيْرُةَ مَوْنَةَ ثَلَاثِينَ عَدَاةً عَلَى رِجْلِ وَدَّ كَوَانَ وَعَصِيَّةَ عَصِيَّةِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَسْلَمُوا نَزَلَ فِي الَّذِينَ قَاتَلُوا بِبَيْرُةَ مَوْنَةَ قُرْآنًا فَاتَّكَاهُمْ ثُمَّ سَمِعَ بَعْدَ بَلَاغِ أَقْوَمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَمَى عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ -

(یہ پہلے مع ترجمہ آچکی ہے)

۲۶۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَسَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

أَوْ بِنُوقَرَيْظَةَ كِي طَرَفِ إِشَارَةِ كِي حَضْرَتِ عَاثِ خُرَمَانِي مِیں كِه آپ بِنُوقَرَيْظَةَ كِي طَرَفِ تَشْرِیْفِ لے گئے (ان سہ جنگ كرنے كے سلیے)

باب اس آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اسے پیغمبر جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے انہیں مردہ مت سمجھیے وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں ہر وقت روزی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس پر خوش ہیں اور جو لوگ ان سے اب تک نہیں ملے ان کے متعلق بھی وہ خوش ہیں کہ انہیں خوف نہ ہو گا نہ وہ غم گین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہیں نیز یہ کہ اللہ مومنوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر مسلسل تیس دن تک صبح کے وقت بد دعا فرماتے رہے جنہوں نے بیئر معونہ والوں کو مار ڈالا تھا یعنی ستر قاری جو شہید ہوئے تھے ان کے قاتلوں پر بد دعا کرتے رہے۔ یعنی رعل ذکوان اور عصبیہ قبیلہ والوں پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جو مسلمان بیئر معونہ پر مارے گئے تھے ان کے متعلق قرآن کی ایک آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر وہ منسوخ ہو گئی تھی۔ وہ آیت یہ تھی۔ بَلِّغُوا أَقْوَمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَمَى عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) جابر بن عبد اللہ کہتے

میں کہ جنگ احد کے موقع پر صبح کو بعض لوگوں نے شراب پی لی تھی پھر

إِصْطَبَحَ تَأْتَلُ أَعْيُنُهُمْ فِيمَا كَانُوا مُشَاهِدَةً  
فَقِيلَ لِمُتَلَفِّئِنَّ مِنْ أَجْرٍ ذَاكَ الْيَوْمِ قَالَ كَلِيسَ  
هَذَا فَيَهِ -

باب ۷۷ اِظْلَالُ مُلَايِكَةٍ عَلَى الشَّهِيدِ -

٢٢١- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى رَأَى  
سَمْعَ جَابِرٍ يَقُولُ نَحْنُ يَا بَنِي آلِ النَّبِيِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ وَقَدْ مَثَلَهُ وَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَدْ هَبَّتْ  
أَكْشَفَ عَنْ وَجْهِهَا فِي قَوْمِي مَسْمُومَةٌ  
مَاتَتْ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمِّي وَأَخْتُ عَمِّي وَقَالَ  
لَمْ يَكُنْ أَوْ لَا يَكُنْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُطَلُّهُ  
بِاجْتِمَاعِهَا قُلْتُ لِمَ قَدْ أَفِيءَ حَتَّى رَفِعَ  
قَالَ رُبَّمَا قَالَ -

تو ہمدرد راوی نے جواب دیا، ماں ابی غنیہ (سفیان بن عیینہ) جنازہ اٹھایا نہیں گیا فرشتوں نے لاش پر سایہ کیئے رکھا۔

باب ۱۷۸ - تَمَنَّى الْمُجَاهِدَانِ  
يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا -

٢٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَ بْنَ مَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا أَحَدٌ قَدِ خُلِيَ الْجَنَّةُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى  
الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ

۱۰۰ یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شربِ دینی بھی ہو گیا ہو۔  
 دوسری اس حدیث کا مطالعہ وقتِ ترجمہ باب سے متعلق ہے بعضوں نے کہا شہید  
 مفرج نے کیا کیا ہے اس لئے مفرج سے کہ ہم بخانا لائے یہ حدیث لا کلاس روایا میں  
 جاء فیہ ردی کہ میں میری دنیا میں پہنچ دیا جاؤں میری عرض کیا یہ احوال میرے  
 اُمّہ انما منہ ۱۰۰ یعنی کتنی دفعہ کا لفظ زیادہ کیا ہے۔

کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے لوگوں نے حضرت سفیان راوی سے پوچھا کیا اس دن آخر وقت بھی شراب پی گئے؟ انہوں نے کہا، یہ ذکر اس حدیث میں نہیں ہے۔

باب شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

(از صدق بن فضل از ابن عینیہ از محمد بن منکدر) جابر فرماتے ہیں کہ میرے والد کی لاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی کا فوٹو نے ان کے ناک اور کان کا ڈالے تھے آپ کے سامنے جنازہ رکھا گیا میں بار بار اپنے والد کا جہر کھول کر دیکھتا تھا مجھے لوگوں نے منع کیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا شور سنا۔ معلوم ہوا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (مقتول کی بہن یا بھوپھی) آپ نے فرمایا تو کیوں رہی ہے ؟ یا آپ نے فرمایا، مت دو! عبد اللہ پر فشتے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے صدق راوی سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک (سایہ کے رہے)

لے بعض مرتبہ اس طرح بیان کیا ہے (یعنی جیت تک

## باب شہید کی یہ تمنا کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے

رازمحمد بن بشار ازغندر از شیعہ از ققاده حضرت انس بن مالک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ میں جاؤں اور واپس دنیا میں آنے کی تمنا کرے خواہ اسے ساری دولت عطا کر دی جائے۔ صرف شہید ایک ایسا بہتی ہے۔ میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی تمنا ہے۔

جنگلہ حد جب ہوئی اس وقت تک شراب مرام نہیں ہوئی تھی تو اس کے سینے میں کوئی حیات نہ اب سے کھلی کہ شراب کا نشہ تھیکہ کر کے مغز نہ ہو گا مگر جب شراب مرام ہو گئی تو اس کا نشہ دوبارہ آ گیا کہیں کو تو مرنے نہ نکلا اس میں لوں کے کہ اللہ کے جل جلالہ نے جاہلہ کے والد سے حکام کیا۔ پھر اسے اس وقت یہ آیت اتری وَلَا تَقْسِمُ بِاللَّهِ فِیْ حُبِّهِ قَدَآءُ اِنْ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ دُرّ احک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ

يَقْمِي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى اللَّهِ تَائِبًا فَيَقْتُلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ

لَنَا يَلِي مِنَ الْكِرَامَةِ -

**باب ۶۹** الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارَقَةِ الشَّيْطَانِ

الشَّيْطَانُ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ رَسُولِهِ رَبَّنَا مَنْ قُتِلَ مَنَاصَرًا

إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا

فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمَا فِي النَّارِ

قَالَ بَلَى -

ایسا ہی ہوگا -

۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

مُغْوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَوَحْدَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنْ مُوسَى

ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ كُنْتُ أَلْقِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشَّيْطَانِ

تَابَعَهُ الْأَوْكِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَرْدَادٍ عَنْ مُوسَى

ابْنِ عَقْبَةَ -

**باب ۷۰** مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ الْكَلْبِيَّ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رِجْوَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کرتا ہے۔ کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں (اچھی طرح) دیکھ لیتا ہے۔

**باب** بہشت تلواروں کی چمک میں ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ پیغام بھیجا

کہ مسلمانوں میں جو شخص (اللہ کی راہ میں) مارا جائے وہ داخل

جنت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے عرض کیا کیا ہم میں سے جو لوگ قتل ہوں وہ بہشت

میں نہیں جائیں گے اور کافر جو مارے جائیں گے وہ دوزخ

میں داخل نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں! ضرور

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابوالاسحاق از موسیٰ بن عقبہ)

سالم ابو النضر جو عمر بن عبید اللہ کے غلام ادبشی ہیں کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ

کو عبد اللہ بن ابی اوفی نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

”اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“

معاویہ بن عمرو کے ساتھ اس حدیث کو عبد الغفرنا دوسی نے

بھی بحوالہ ابن ابی الزناد موسیٰ بن عقبہ روایت کیا ہے۔

**باب** جس نے جہاد کے لیے اولاد کی تمننا کی۔

از لایث بن سعد از جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمن بن ہریر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کہتے ہیں کہ حضرت

سلیمان ابن داؤد نے کہا آج میں اپنی سویا تناؤں سے عورتوں

۱۔ اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الجہاد میں وصل کیا ہے ۱۳ منہ ۱۷ اس کو خود امام بخاری نے عمرو حبیبہ کے قصے میں وصل کیا ہے ۱۳ منہ ۱۷ یعنی بہشت لازم ہے جہاد

کو اور کوئی جہاد کہے وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ چونکہ تلوار ابی کا بڑا ہتھیار ہے اس لیے کسی کو خاص کیا اب جن جن ہتھیاروں سے لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ و تفنگ وغیرہ،

ان کے لئے بکھر بہشت ہے ۱۳ منہ ۱۷ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور امام مسلم نے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سَلِيمُ بْنُ  
دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طَوْفَ لِلنَّبِيَّةِ  
عَلَى مَائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تَسْمِعُ وَتَسْمَعِينَ  
مَعَهُنَّ تَأْتِي بِقَارِيسٍ يُجَاهِدُ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
فَلَمْ يُجِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً  
جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
تَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَسًا تَأْتِي  
أَجْمَعُونَ -

### باب ۱۷۷ الشجاعة في الجهاد

۲۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ  
حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَ  
أَشْجَعَهُمُ النَّاسِ وَأَجْوَدَهُمُ النَّاسِ وَلَقَدْ فُزِعَ أَهْلُ  
الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُ  
عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَا كَأَمْجَرًا -

۲۶۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
الْوُهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ

کے پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب جمع کروں گا) اور ہر  
ایک عورت بیٹھا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا  
ان کے ساتھی نے کہا انشاء اللہ لیکن حضرت سلیمان نے انشاء  
اللہ نہ کہا چنانچہ حضرت سلیمان کی تمام بیویوں میں صرف  
ایک حاطہ ہوئی اور اس نے بھی اچھوڑا چھوڑا چھوڑا چھوڑا  
کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر  
وہ انشاء اللہ کا کلمہ کہہ دیتے تو واقعی سب بیویاں لڑکے  
بننے لیں اور وہ تمام اللہ کے مجاہد اور شہسوار ہوتے ۔

### باب

جہاد میں بہادری اور بزدلی کا بیان ۔

(از احمد از عبد الملک بن زید از ثابت) از حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ  
خوبصورت، بہادر اور سخی تھے، ایک بار مدینہ والے دشمنوں کی آمد کی خبر سن  
کر کچھ لوگ اس سمت گئے جدہ دشمنوں کے آنے کا ڈر تھا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا  
کیا ہے دریا ہے ۔

دانا ابو الیمان از شعیب از زہری از عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم از  
محمد بن جبیر جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ وہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سارے میں بے کمان چلا جاتا ہے کہیں ملتا اڑتا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کوئی نفس نہیں تھکا  
آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا بھان اللہ شجاعت، ایسی سخاوت اور حسن و جمال ظاہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت ایسی کروہیوں کا پاس ایک ہی شب میں ہوا تھے  
دو ہی اس وقت جب آپ کی عمر شریف پچاس سے تجاوز نہ ساڑھے لاکھ ہو گئی تھی۔ رحم و کرم ایسا کہ مجبوری سائل کو محروم نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا جس نے معافی چاہی ہمان  
کرو یا عبادت و خدا ترسی ایسی کہ سات لاکھ عمر نماز پڑھتے ٹھٹھے پاؤں دم نہ کھٹے تدبیر اور دلالت ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شریک کی غلاست سے پاک کر دیا بڑے بڑے بہادروں اور  
اکھڑوں کو بیچ دیا ایسا کہ کمالات کو دیکھ کر کبھی کسی کو غیظ کی غیظی اور بے ہمت میں ٹھک نہ ملے۔ اسے یہودیوں اور نصرانیوں جب تک موی ۱۲ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی برحق جانتے  
ہو کر حضرت محمد کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلا وجہ انکار کرنا نری جٹ دھرمی ہے تو یہ کہہ کر اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ منہ

مَطْعِمَاتُهُ بَيْنَمَا هُوَ يُسَبِّرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَةً مِنْ حَنَنِينَ فَعَلَقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّ وَكَرَّ إِلَى السَّمَرَةِ فَخَطَفَتْ رِدَائُهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَغْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عِدَّةُ هَذِهِ الْعَصَاوِ نَعْمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ... ثُمَّ لَا تُجِدُونِي بِجَيْلَاءٍ وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ بدو لوگ آپ سے لپٹ گئے کوئی کچھ مانگتا کوئی کچھ انہوں نے آپ کو اتنا تنگ کیا کہ وہ آپ کو کسیر کے درخت کی طرف دھکیل دیا۔ آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی آپ اس وقت ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کاتبوں کی گنتی کے برابر بیل بکریاں ہوتیں تب بھی میں وہ تمہیں ہی بانٹ دیتا۔ مجھے (کسی حال میں) خیل پاد گئے نہ جھوٹا نہ بزدل۔

## بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

۲۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيُّ قَالَ كَانَ سَعْدُ يَعْلَمُ بِذِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغُلَامَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُدْخِلَ إِلَى أَرْحَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثَتْ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ -

باب بزدلی سے پناہ مانگنا۔  
(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک بن عمر بن میمون)  
اودی کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ کلمات تعلیم دیتے تھے جس طرح کسی اسکول کا استاذ بچوں کو لکھتا سکھاتا ہے سعد فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا پڑھ کر پناہ حاصل کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی (نامروری سے اور پناہ مانگتا ہوں بوزھاکھوسٹ ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے)  
عبد الملک کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۶۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ -

(از مسدد از معتمر وہ اپنے والد سے) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کلاہی سے، نامروری اور بڑھاپے سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

۱۔ بخاری کے ساتھ کتب اور صحت لازمی ہے جیسے فتاوت کے ساتھ صدق و شہادت ۱۳۱ھ لے لیکن اس قدر بڑھا ضعیف ہونے سے عقل اور حواس میں فتور آجائے عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی کوئی میں ضعیف اور نادان ہو جائے ایسا ہی بہت بڑھا ہو کر کسی ایسی حالت میں ہو کر رہتا ہے ۱۳۱ھ



۲۶۲۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ هِجَا هِدْمِ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ  
وَرَبِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا -

بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ

ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدَ وَيُقْتَلُ -

۲۶۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَفْعَلُ اللَّهُ  
بِمَنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ خِلَافَ الْحَقِّ  
يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ  
عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسَلِّمَهُ -

۲۶۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

الرُّهَوِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَبَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ بِبَيْتِ بَرٍّ بَعْدَ مَا أَفْتَحُوهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ اسْأَلُكَ فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ  
لَا تَسْأَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
هَـ أَتَاكَ ابْنُ قَوْقِلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ

(از عمر بن علی ازیکلے از سفیان از منصور از مجاہد طاووس) ابن

عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ فتح  
کے بعد ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے۔ وہ قیامت  
تک قائم رہے گی۔ نیز جب تم سے جہاد کیلئے کہا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو

باب کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کرے پھر مسلمان

ہو جائے۔ اسلام پر مضبوط رہ کر شہادت نصیب کرے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (میدان محشر میں) دو آدمیوں  
کے حال پیش کرے، (یہی اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو زیل ہے)  
حالانکہ وہ دونوں دنیا میں اس حال میں رہے کہ ایک شخص نے دوسرے  
کو قتل کیا ہوگا یعنی ایک قاتل ہوگا اور دوسرا مقتول مگر آخرت میں قاتل و  
مقتول دونوں بہشت میں داخل ہوں گے مقتول تو اس لیے کہ اس نے

اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ شہید ہو گیا اور قاتل اسلئے کہ اگرچہ اس نے بحالت کفر قتل کیا تھا مگر بعد میں اسے توفیق تو بہ نصیب  
ہوئی اور وہ مسلمان ہو گیا پھر اسے راہِ خلد میں جہاد کا موقع ملا تو وہ بھی شہید ہو گیا رہنما وہ بھی داخل جنت ہوگا،

(از حمیدی از سفیان از زہری از عتبہ بن سعید) ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ خیر  
میں تھے لوگ خیر کو فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا مجھے بھی مال غنیمت  
میں حصہ دیجئے اسعید بن عاص کا ایک بیٹا تھا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ  
اسے حصہ نہ دیجئے حضرت ابو ہریرہ نے کہا شیخ شخص (سعید بن عاص کا بیٹا)،  
نعمان بن قوقل کا قاتل ہے (ابن سعید بن عاص اس وقت تک اسلام نہ  
لایا تھا اس کا نام ابان ہے) ابان نے یہ سن کر کہا اس و برائی سے چھوٹے

۱۔ مسلمان ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کرنے سے کفر کے سبب گناہ اتر جاتے ہیں امام احمد اور بہام کی روایت سے یہ صراحت بخلاف ہے کہ دشمنوں میں ایک میں تھا ایک کا دل لگی ایک  
مسلمان دوسرے مسلمان کو غدار قتل کرے پھر قاتل تو یہ کہے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا اس میں عاص بن ہریرہ کا قول ہے کہ قاتل کو قتل کی تو یہ قبول نہیں اور مجبور علی و  
کہتے ہیں کہ اس کی توبہ معصی ہے روایت۔ ومن قتل مؤمناً متعمداً بطریق تغلیظ ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور غلو سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے واللہ اعلم البتہ ۲۔ نعمان بن مالک بن عبید بن  
ہاشم بن جہنم غنمی ان میں قاتل ان کے دادا اشکال لغت تھا وہ احد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے کہ جس انہوں نے اس دن یہ دعا کی یا اللہ سورن دے سے یہ عید میں بہشت میں



وَأَحْبَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الْمَرْءُ يَوْمَئِذٍ يَدِي عَلَى يَدَيْهِ كَمَا كَانَ يَوْمَئِذٍ يَدِي عَلَى يَدَيْهِ  
وَأَمَّا مَا كَانَ يَدِي عَلَيْهِ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَهْمَلَهُ  
أَمَلَهُ كَيْفَ هَمَلَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدُ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدُ  
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَلَاءِ  
وَأَدَاكَ حَوْلَهُ مَعَهُ بَيَانُ كَيْفَ هَمَلَهُ يَوْمَئِذٍ

سحیل بن سعید بن عمرو بن سعید بن ماضی ہے۔

### بَابُ مَا اخْتَارَ الْغَزْوُ عَلَى الْقَوْمِ

۲۴۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْبُنَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ  
أَبُو طَلْحَةَ لَا يَتَوَصَّلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ وَقَلَّمَ بَعْضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مُغْطِرًا الْأَذْيَمُ فِطْرًا وَافْتَحَ

میں اسے بھی چنداں ترجیح نہیں دی گئی، بلکہ صوم داؤدی کو ترجیح ہے کہ ایک دن افطار اور ایک دن صوم واللہ اعلم بالقواب۔

### بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعَ يَوْمٍ

الْقَتْلِ

۲۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ  
خَمْسَةٌ الْمَغْرُورُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغُرِّيُّ وَمَنْ جَافَ

ایک سالوں کا نام) سے تعجب ہے (یعنی ابوبہرہؓ سے تعجب ہے) بھی (کہ یہاں  
چرا کہ) پہاڑ کی چوٹی سے اتر آئے اور قتل مسلم کا مجھ پر الزام لگاتا ہے حالانکہ  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری وجہ سے اسے عزت دی (یعنی اسے شہید کیا)  
اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا (رجالہ کفر موت نہیں دی) عقبہ  
کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبہرہؓ کو قصہ دیا  
یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں یہ حدیث مجھ سے عمرو بن یحییٰ سعیدی نے اپنے  
دادا کے حوالے سے بیان کی انہوں نے ابوبہرہؓ سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعتہً فرماتے ہیں کہ سعیدی کا نام عمرو بن

### بَابُ

جہاد کو روزے پر ترجیح دینا (نفل روزے پر)

۱ (از آدم از شعبہ از ثبات بنانی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابوطحہؓ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفل روزے نہیں رکھتے تھے کیونکہ  
جہاد میں مصروف رہتے تھے (طاقت کم نہ ہو) جب آنحضرت کی وفات ہو گئی  
تو میں نے افطار کی حالت میں انہیں دیکھا سولہ عید الفطر کے اور  
عید الاضحیٰ کے علاوہ ساا سال روزے رکھتے، کیونکہ سنت نبوی  
میں اسے بھی چنداں ترجیح نہیں دی گئی، بلکہ صوم داؤدی کو ترجیح ہے کہ ایک دن افطار اور ایک

### بَابُ

راہ خدا میں قتل ہونے کے علاوہ

شہادت کی اور بھی سات اقسام ہیں۔

۱ (از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یزید از ابو صالح) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید  
پانچ شخص ہیں طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے مارنے سے مرنے والا  
دوب کر مرنے والا۔ مکان سے گر کر مرنے والا۔ اللہ کی راہ میں،

۱۱ حدیث میں دیگر الفاظ جو دہرے ہیں جیسے کہ یوسفؓ اس کی دہلی نہیں جوتی اس کا کھانا ملا ہے۔ یہ لوگ اس کو غزوئی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ حدیث میں قدم  
مندان کا لفظ ہے بعضوں نے کہا قدم مندان ایک پہاڑ کا نام ہے جو روس کے ملک میں ہے یعنی ابوبہرہؓ کی قوم میں ۱۳ منہ ۱۱ امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے ہیں اس کو سات صورتوں  
نکود نہیں ہیں لیکن انہوں نے اشارہ کیا اس حدیث کی طرف جو امام مالک نے موطا میں نکالی ہے جو ابن عساکر سے اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں  
اور جو کسی کا اسناد امام بخاری کی شرط میں تھا اس لیے اس کو نہ لکے دوسری حدیثوں میں جو محل کر مرنے والے یا ذات الجنب میں مرے یا عساکر میں جگہ میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت  
میں یا سفر میں یا اسانیت بخیر کے کھانے سے یا دوسرے کے کھانے سے وہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

الْهَدْمِ وَالشَّهِيدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

٢٤٣- حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ  
أَنَّ سُبْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الظُّلُمُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ -

**باب ٤١** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا  
يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ  
فَقُتِلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ  
وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً  
وَمَلَأَ وَعَدَ اللَّهُ الْمُحْسِنَ وَقُتِلَ  
اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ  
إِلَى قَوْلِهِ عَفْوَكَ أَرْحَمًا -

٢٧٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَبَاءَ يَقُولُ لَنَا نَزَلَتْ  
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا  
وَشَكَاهُ أَمْرًا مَكْتُومًا فَارْتَدَّتْ فَارْتَدَّتْ لَا يَسْتَوِي  
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الْقُرْبَى -

٢٢٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الرَّهْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ

شہید ہونے والا۔

(از بہترین محمد از عبد اللہ از امام از حفصہ بنت میمون) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یا اے معونؓ ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد مسلمانوں میں جہاد نہ کرنے والے اور جان و مال سے مجاہد فی سبیل اللہ برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے۔ تمام سے اچھا وعدہ کیا۔ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے سے بڑھ کر ثواب دیا ہے۔ - الآیہ -

(از ابو الولید از شعیب از ابی اسحاق) ہر ارضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا بِنَافِلٍ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ ہڈی لیکر آئے اس پر یہ آیت لکھی۔ عبد اللہ بن ام مکتوم آئے اور آنحضرت سے اپنے اندھے بن کا شکوہ کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَیْرُ أُولِی الْقُصْرِ إِلَّا بِنَافِلٍ۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد زہری از صالح بن کئیسی)

۱۔ تو اس سے بھاننا کہ دورِ رنج ہے طاعون ایک شہر و ریاست ہے یعنی محلے یا غل میں ایک دم ہجوم ماسخ اور تھارا کر آدمی دور و زمین مرجاتا ہے اگر نہ لوگ اس کو پہنچتے اور  
 بڑا لگ فیرو کرتے ہیں۔ ۲۔ پہلے یہ آیت دیں انہی کا دستوری الفاظ عددن منن المومنین والمجاہدین اخیر تک اس میں غیروالوئی الضمیر ذیہ الفاظ  
 دیکھئے ۳۔ منہ ۱۲۔ ابراہیمؑ نے جو لوگ معذرتیں جیسے کوئے لکھنے یا پتھر اندھے کو نکال لینا دیکھ وہ اگر مجھتے رہیں تو ان کا درد ہم کہ نہیں ہو سکتا کس لئے کہ وہ جہاد  
 کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ ابراہیمؑ معذرت دہانے کی وجہ سے قرآن فی الضمیر والی آیت نازل فرمائی شیعہ کیا محضین شان صحابہ ۱۳۔ عبدالرزاق

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِ  
 إِنَّهُ قَالَ دَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ  
 فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ  
 نَبِيَّ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 فَبَايَعَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَسْلُمُهَا عَلَى فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنِ اسْتَطِيعُ الْحَيَاةَ كَمَا هَدَيْتُ دَكَانَ  
 رَجُلًا أَعْنَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذَهُ عَلَى فُجْدِي فَتَنَلَنِي  
 عَلَى حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَفِّقَ فُجْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ  
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ أُولَى الْقَصْرِ

### بَاب ۱۷۹ الْقَبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۲۶۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 مُعَوِيَّةُ بْنُ مُعَمَّرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى  
 ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ الْكَفَرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي  
 أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْقِيَمَةُ هُمْ قَاصِدُونَ

### بَاب ۱۸۰ النَّحْرِ يُضَى عَلَى الْقِتَالِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ  
 عَلَى الْقِتَالِ -

۲۶۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 مُعَوِيَّةُ بْنُ مُعَمَّرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ  
 سَمِعْتُ أَلْسَانَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَى الْفَتْحِ فِي قَادَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے  
 کہا زید بن ثابت نے مجھ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ آیت  
 لکھوار ہے تھے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا الَّذِينَ  
 تَوَانُ كَاسِ ابْنِ مَكْتُومِ آئے آپ یہ آیت لکھوار ہے تھے تو ان مکتوم  
 نے عرض کیا کاش میں بھی جہاد کی طاقت رکھتا تو جہاد کرتا ابن ام مکتوم  
 نابینا تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اس وقت  
 ان کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی مجھ پر بے اختیار وزن معلوم ہوا حتی  
 کہ مجھے اپنی ران ٹوٹنے کا اندیشہ ہو گیا پھر وحی موقوف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے  
 یہ لفظ نازل کیا۔ غَيْرَ أُولَى الْقَصْرِ۔ پہلی آیت میں غَيْرَ أُولَى الْقَصْرِ  
 کا لفظ نہیں تھا۔ معذروں کو خیال ہوا کہ ان کے درجے قعود کی وجہ سے  
 کم ہو جائیں گے اس لئے دوسری آیت غَيْرَ أُولَى الْقَصْرِ نازل ہوئی گویا  
 اللہ تعالیٰ نے معذروں اندھوں کی دل جوئی کی۔

### بَاب ۱۸۱ کافروں سے جنگ کرنے وقت میکرنا ثابت قدم رہنا

از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسی بن عقبہ سلم  
 ابوالنضر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے (عمر بن عبد اللہ کو) خط  
 لکھا۔ میں نے ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ جب تم دُوب کافروں  
 سے جہاد کرو تو صبر کرو۔

### بَاب ۱۸۲ قتال کے لیے آسانا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حَرَّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ -

از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از حمید کہتے  
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف لشرف لے گئے دیکھ  
 تو ہمارے ہمین و انصار سرودی کے ایام میں صبح سویرے اسے کھود رہے  
 ہیں۔ ان کے پاس ہاتھ بٹانے والے غلام بھی نہ تھے۔ جب آپ کو ان

يَخْرُجُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ قُلْ لَكُمْ عَلَيْكَ

يَمْلِكُونَ لَكُمْ قُلُوبًا رَاى مَا يَهْمُ مِنَ النَّصِيبِ الْجَوْعِ

قَالَ اللَّهُ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ - فَاعْبُدُوا

لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا هَبِّبِينَ لَهُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

**بَابُ ۱۷۸ خُفْرَةُ الْخُنْدَقِ**

۲۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ لِمُهَاجِرَةٍ

وَالْأَنْصَارِ خُفْرَةٌ خُنْدَقٌ حَوْلَ الْمَدِينَةِ

وَيَقُولُونَ الثَّرَابُ عَلَى مُتَوَنِّهِمْ وَيَقُولُونَ !

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ

إِنَّهُ لَأَخْيَرُ الْأَخْيَرِ الْآخِرَةِ وَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ

وَالْمُهَاجِرَةِ -

۲۶۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتَ مَا

اهْتَدَيْنَا -

۲۶۴۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَخْزَابِ يَقُولُ

الثَّرَابُ وَقَدْ أَرَى الثَّرَابَ بَيَاضَ بَطْنِمْ وَهُوَ

يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا نَصَلْنَا وَ

کی مشقت اور بھوک معلوم ہوئی تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔ ترجمہ

اے اللہ بیشک زندگی حقیقت میں آخرت والی ہے۔ مولے

انصار اور مہاجرین کو بخش دے (تا کہ آخرت میں زندگی کا ٹھکانہ بنیں) انصار

اور مہاجرین نے ہم پر اس شعر کا جواب اپنے اس شعر میں دیا۔ ترجمہ

ہم وہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی بھر کے لیے بیعت

جہاد کر چکے ہیں۔

### باب خندق کو حودنا

(از ابو معراز عبد الوارث از عبد العزیز) از حضرت انس کہتے ہیں کہ

مہاجر اور انصار مدینہ کے گرد و نواح میں خندق کو حود رہے تھے اور مٹی

لا رہے تھے ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے ترجمہ۔

ہم وہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر زندگی بھر کیلئے

بیعت جہاد کر چکے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ ترجمہ

اے اللہ آخرت کا خیر کے علاوہ حقیقت اور خیر و بہتری کوئی نہیں

ہمیں انصار و مہاجرہ ہر دو کے لیے برکت چاہیے۔ یا اللہ انصار و مہاجرین

کو مالی اور جانی برکت عطا فرما۔

(از ابو الولید از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خندق کی کھدائی میں) خود بھی مٹی ڈھو رہے

تھے اور یہ مصرعہ فرما رہے تھے۔ ترجمہ اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہمیں ہدایت ملتی

تھی۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از ابو اسحاق) براء بن عازب کہتے ہیں کہ

جنگ اخزاب (خندق) کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

کہ آپ بذات خود مٹی ڈھو رہے تھے اور آپ کے شکم مبارک کے

سفید رنگ کو مٹی نے چھپا لیا تھا آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

ترجمہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے، نہ

لَا صَلَاحَ لَنَا وَلَا لَكُمْ إِلَّا بِالْحَيَاةِ وَالْأَمْرِ  
إِنْ لَا قِيَامًا إِلَّا الْإِلَهِ قَدْ بَعَا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا  
فِتْنَةً أَبِينَا

### باب ۸۲۲ اَمْرُ حَبَسَ الْعُدَّةَ وَالْعَزْوُ

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ  
غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ  
مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا فِي  
بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا دَارِيًّا إِلَّا  
وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُدَّةُ وَقَالَ مُوسَى  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلُ أَمْرٌ

خیرات دیتے نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون نازل فرما میں جنگ کے موقع پر  
ثابت قدم رکھ کفار ظلم سے ہم پر چڑھ آئے ہیں جب وہ ہیں فتنہ میں ڈالنے  
کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کا انکار کرتے ہیں۔

### باب ۸۲۳ حَبَسَ خُصَّ كُوجَهَادٍ سَعَى قَمِ كِي مَعْدُورِي رُوكِي

اذا محمد بن يونس از زهير از حميد انس بن مالك رضى الله عنه  
بيان كذا كذا اخبرته صلى الله عليه وسلم كذا كذا معهم في جنگ تبوك والى كذا  
دوسری سند از سليمان بن حرب از حماد بن زيد از حميد انس رضى الله عنه  
سے مروی ہے كذا كذا اخبرته صلى الله عليه وسلم كذا كذا معهم في جنگ تبوك میں  
تھے آپ نے فرمایا كچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ میں رہ گئے ہیں (یعنی جہاد  
میں نہیں آئے) مگر کوئی گھائی یا میدان ایسا نہ تھا جس میں وہ ہمارے  
ساتھ شامل نہ تھے صرف انہیں معذوری نے جہاد سے روک لیا ہے۔  
یعنی جنگ کی ہر گھائی اور میدان میں ہمارے جواب کے ساتھ وہ بھی  
شریک تھے کیونکہ وہ معذوری کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے ورنہ جہاد ضرور  
کرتے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے بحوالہ حماد از حمید از موسیٰ بن انس

ازوالد الش اخبرته صلى الله عليه وسلم سے یہی حدیث روایت کی امام بخاری کہتے ہیں کہ پہلی سند میں موسیٰ کا واسطہ نہیں زیادہ صحیح ہے

### باب ۸۲۴ اَفْضَلُ الْقَوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا اسْتَفْهُنُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ وَشَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الشَّعْبَانَ  
ابْنَ أَبِي عَتِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

اذا اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از ابن جریر از یحییٰ بن سعید و شہیل بن ابی صالح انہما سمعا الشعبان ابن ابی عتیاش عن ابی سعید قال قال النبی  
بن ابی صالح از نعمان بن ابی عیاش از ابی سعید رضی عنہ مروی ہے کہ میں نے  
اخرتہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص جہاد میں روزہ  
رکھے اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آگ سے ستر برس کے رستہ کی مسافت جتنا  
دور رکھے گا۔

۱۔ یعنی جب یہ کبریت اور شرک و کفر میں پھنسلے لی ملے دیتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن  
امام بخاری نے اگلی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح و متواتر ۱۲ منہ ۱۵ محدثین نے حدیث کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ باوجود حق میں اتفاق ہے مگر  
کہتے ہیں کہ پہلی سند صحیح ہے یعنی دوسری صحیح نہیں حالانکہ مضمون دونوں کا واسطہ موسیٰ و علا واسطہ موسیٰ ایک ہے۔ علیہ الرزاق

## باب ۸۱۸ - أَفْضَلُ النَّفَقَةِ فِي سُبُلِ اللَّهِ

۳۴۴- حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَحْفُظٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سُبُلِ اللَّهِ دَعَاكَ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةٍ بَابَ أَيْ قُلْ هَلْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَرَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ذَرْوَانِ تَكُونُ مِنْهُمَا

۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ عَلَى الْمُبَرِّقِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْقَمُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ ذَهْرَةً الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِأَحَدِهَا وَكُنِيَ بِأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَيَا قِي الْخَيْرِ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَوَّأَ إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَانَ عَلَى رُؤْسِهِمُ الطَّيْرُ ثُمَّ رَأَى مَسْجِدَ عَنْ وَجْهِ الرَّحْمَنَاءِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ أُنْفِقُ أَوْ خَيْرٌ هُوَ قُلْنَا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كَلِمَاتُ نَبِيِّ الرَّبِّعِ مَا يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يَلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَنَعَتْ فَإِنَّ هَذَا السَّائِلَ خَيْرٌ حَلْوَةٌ وَيَنْفَعُ صَاحِبَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ أَخَذَكَ بِحَقِّهِ فَمَجَّعَكَ

## باب ۸۱۹ - الشَّرْكُ رَاهٍ فِي جِهَادِ خَرِجٍ كَرْنِي كِي فَضِيلَتِ

(از سعد بن حفص از شیبان بن عبد الرحمن از یحیی بن ابی سلمہ (از الوصلم) از ابو ہریرہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص راہ جہاد میں ایک جوڑا کئی چیز کا خرچ کرے اُسے جنت کے ہر دروازے کے بہریدار بلائیے آئیے ادھر حضرت ابو بکرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص تو جس دروازے بھی جائے گا اسے نقصان نہ ہوگا انحضرت نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں ایک ہو جو بہشت کے دروازے سے بلائے جائیں گے۔)

از محمد بن سنان از قلیب از عطاء بن یسار (الوسعی غدیری سے مروی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ خوف ہے وہ برکات زمین کا خوف ہے کہ تم پر وہ کھل جائیں گی (مال و دولت کی فراوانی جہاد میں سست کر دے گی) پھر انحضرت نے آرائش دنیا ایک بات بھر دوسری بات بیان کی اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا بھلائی (دولت) سے برائی پیدا ہوگی؟ یہ سن کر آپ خاموش رہے ہمس نے خیال کیا شاید آپ پر وہی نازل ہو رہی ہے۔ لوگ اس طرح خاموش ہو گئے جیسے ان کے سر پر پرندے آ بیٹھے (اور وہ اسلئے نہیں بیٹے کہ یہیں وہ اڑ نہ جائیں)

پھر انحضرت نے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ کیا مال و دولت بھلائی نہیں؟ بھلائی نہیں؟ تین بار یہ فرمایا بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے، دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار دیتی ہے یا مرنے کے قریب بنا دیتی ہے۔ البتہ وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے جب اسکی دونوں کوکھیں بھریں تو سورج کے سامنے نظر آجوتا ہے (اور پشیماب نکالتا ہے) غذا ہضم ہونے کے بعد دوبارہ چرتا ہے۔ غرضیکہ ہضم اور اعتدال سے جیسے غذا ہضم نہیں ایسے ہی مال و دولت

لے مثلاً درویشی، دوا شرفیاں، دو کپڑے، دو گھوڑے، دو اونٹ، دو طواریں اور دو بندوقین وغیرہ ۱۲ منہ لے لیجی دنیا مال و دولت جو مردت سے زیادہ بھری عمرہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اس مردت میں مال و دولت آفت ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے گا

سب مفر نہیں، یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہر امیر و ثریا میں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے شہر و ملک اسے فتح کیا نہ حاصل کے جہاد اور بیویوں و بچوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحیہ مال کے اسکی مثال اس بیمار شخص کی ہے جو کھانسی سے مر رہا ہو چنانچہ یہ سال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بنے گا۔

**باب** جو غازی کا سامان تیار کر دے یا اسکے پیچھے اس کے گھربار کی خبر رکھے اس شخص کی فضیلت۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از مسین از یحییٰ از ابی سلمہ از بسر بن سعید) زید بن خالد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جہاد کے لیے کسی غازی کا سامان کر دے اسنے گویا خود جہاد کیا (مجاہد کے جہاد جتنا اجر اور ثواب پائے گا) تیر جس نے غازی کے گھربار کی دیکھ بھال اور خبر گیری کی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

(از موسیٰ از مہام از اسحاق بن عبد اللہ) انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے تھے البتہ ام سلمہ کے گھر تشریف لے جاتے تھے لوگوں نے سبب پوچھا آپؐ نے فرمایا مجھے اس پر رسم آتا ہے، اسکا بھال (حرام بن ملحان) میرے کام میں تبلیغ میں) شہید ہوا۔ نہ

**باب** لڑائی کے وقت خوشبو استعمال کرنا۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن حارث از ابن عون) موسیٰ بن انس سے مروی ہے کہ وہ جنگ یمامہ کا ذکر کر رہے تھے، فرمایا میرے باپ انس بن مالک ثابت بن قیس کے پاس آئے۔ وہ اپنی رائیں کھولنے خود بخود لگا رہے تھے حضرت انس نے ان سے پوچھا چچا آپ کو جنگ میں آنے سے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَلَكُمْ يَأْخُذُهُمْ بِحَقِّهِمْ فَهُوَ كَأَن لَّا يَكِلَ لَدُنِّي لَا يَشْبَعُ وَتَكُونُ عَلَيْهِ

**باب** افضل من جہاد غازیاً  
أَوْ خَلْفَهُ يَحْيَىٰ

۲۶۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَكَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاهَدَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَحْيَىٰ فَقَدْ غَزَا۔

۲۶۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ نَيْتِ امِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلَىٰ أَذْوَانٍ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرَاهُمَا قَتِلَ أَخُوهُمَا مَعِي۔

**باب** التَّحِيُّنُ عِنْدَ الْقِتَالِ  
۲۶۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ قَالَ أَنَسُ ابْنُ ثَابِتٍ بْنُ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَوْحِ يَدِهِ وَ

۱۔ ابو نعیم گزیدہ بیان کرتے ہیں کہ حرام بن ملحان ان سرنگوں میں جو بڑے عورتوں پر دغا سے مارے گئے تھے بعضوں نے کہا ام سلمہ آپ کی رضائی خالہ تھیں بعضوں نے کہا کہ یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو بفرم حضرت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس میں ہے کہ حرام بن ملحان انس کی مادر ہیں گئے تھے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھربار میں نظر فرما کر خبر گیری کی ۱۲ منہ ۱۳۔ جو یہ کہ کتاب اداس کے ساتھیوں سے ۱۴ منہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوتی یمامہ ایک شہر تھا جس کا جگہ طائف سے دو منزل پر ہے ۱۲ منہ ۱۵۔ انصاری کے خطیب تھے مشہور شخص ہیں ۱۲ منہ









## باب ۱۹۳۱ اِذَا رَمَى النَّاسُ وَالْجَمْعُ

۲۶۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا  
فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
لِأَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ أَصْحَابِهِ  
وَهُمْ مُعْرِضُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُخْجَرٍ فَرَأَوْا حِمَارًا  
وَحَيْثًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّارًا وَكَثَرَتْ كُوفُهُ حَتَّى  
رَأَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْبُحْرَادَةُ  
فَسَالَ هُمَانُ يَتَنَادُوا لَوْ كُنا سَوْطًا فَأَبَوْا قَتَادَةَ لَكِ  
فَحَمَلُ مَعْقَرَةٍ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا أَقْفَدُوا أَقْلَمًا أَذْرَوْهُ  
قَالَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قَالَ مَعَتَارُ جَلَّهْ فَلَخَذَهَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا -

۲۶۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ عَبَّاسٍ  
ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ  
لَهُ الْكُحَيْفُ -

۲۶۵۹- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
يَحْيَى بْنَ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ  
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مِهْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ

## باب ۱۹۳۲ كُفْرُ غَدَمٍ كَفَرْنَا

از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از ابو حازم از عبد اللہ بن ابی  
قتادہ (بوقنادہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور اپنے چند ساتھیوں  
سمیت حج احرام باندھے ہوئے تھے پیچھے رہ گئے لیکن حضرت ابو قتادہ احرام  
نہیں باندھے ہوئے تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گور خر دیکھا۔ حضرت ابو  
قتادہ اسے نہ دیکھ سکے چنانچہ انہوں نے (محمد ساتھیوں نے بوجہ احرام  
شکار کو نظر انداز کر دیا اور بوجہ احرام) ابو قتادہ کو بھی نہ بتایا کیونکہ بحال احرام  
دلائل علی القیدیہ حرام ہے حتیٰ کہ ابو قتادہ نے خود دیکھ لیا وہ اس شکار مارنے کو  
گھوڑے پر سوار ہو کے دوڑے اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا اپنے ساتھیوں  
سے کہا میرا گور اچھے سے دو انہوں نے انکار کیا (کیونکہ اعانت اللمصطیاء بھی  
حرام ہے) غرضیکہ ابو قتادہ نے گور ابھی خود اٹھایا اور گور خر پر حملہ کیا اور  
اگر دیا۔ ابو قتادہ نے خود بھی اس میں سے کھایا دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا

(جو محرم تھے یعنی بحالت احرام تھے) اور جنہوں نے بوجہ احرام شکار بازی میں ابو قتادہ کی ذرا بھی مدد نہ کی تھی

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا اس شکار کا کچھ گوشت ہے؟ (یہ معلوم کر دیا گیا ہو گا کہ صحابی نے آپ  
کے پیچھے شکار کیا ہے) ابو قتادہ نے کہا ایک ران کا ٹکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لے کر تناول فرمایا۔

(از علی بن عبد اللہ بن جعفر از معن بن عیسیٰ از ابی بن عباس بن سہل  
وہ اپنے والد اور انکے دادا) سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا اسے  
لیف کہتے تھے۔

(از اسحاق بن ابراہیم از یحییٰ بن آدم از ابوالاحوص از ابوالاسحاق از  
عمرو بن مہمون) معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ پیچھے گدھے پر سوار تھا اس گدھے کا نام عقیقہ تھا آپ نے فرمایا  
اے معاذ! تجھے معلوم ہے؟ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور

عَفِيرٌ فَقَالَ يَا مَعْزُودُ هَلْ تَذَرُنِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَيَّ  
عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ  
وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا  
يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشِيرُ لَهُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَلَا أَبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَكُونُوا

بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے ہمیں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا  
ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس  
کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس بندے کو جو  
اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں بنانا، عذاب نہ دے (یعنی دائمی عذاب  
معمول عذاب تو تو حید پرست گنہگار کو بھی ہو سکتا ہے)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سناؤں  
آپ نے فرمایا نہیں بس وہ ہی بات پھر دہرائی جائے گی جسے اس زمانہ میں اس منکر کی بدولت بے عمل ہو کر بیٹھ گئے اور جہاد وغیرہ اعمال کو افرق کر کے دے  
(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) انس بن مالک فرماتے ہیں  
ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے  
گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا آپ اس پر مدینہ کی چاروں طرف پھر کر  
آئے فرمایا ہم نے کوئی بات گھبراہٹ کی نہیں دیکھی۔ اور یہ گھوڑا گویا دیا ہے

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ فَرَسٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يَقَالُ لَهُ مَذْدُوبٌ فَقَالَ  
مَاذَا يَا مَعْزُودُ قَرَأْتُ وَحَدَّثَنَا مَلِكُ بْنُ

## باب گھوڑے کی نحوست

(از ابو الیمان از شعبہ از زہری از سالم بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عمر  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے نحوست تین چیزوں میں  
ہوتی ہے گھوڑے عورت اور گھر میں۔

بَابُ ۱۶۹ مَا يَذَرُ مَنْ شَرِّ الْقُرْسِ  
۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّومُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَ  
النِّسَاءِ وَالْأَدَارِ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو حازم بن دینار از سہیل بن سعد  
ساعدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو  
بیس عورت گھوڑے اور مکان میں ہے۔

۲۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ

۱۔ اور دوسرے افعال میں کوشش کم کر دی گئی ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کر دی یہ منہ ۱۵ یعنی اگر نحوست کوئی  
چیز ہو تو ان چیزوں میں نہ لگی جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ان کوئی چیز نہیں اگر کوئی چیز ہو تو گھر اور گھوڑے اور عورت میں ہر دو کی ادرا میں خیر اور  
مافک نے نکالا کہ وہ شخص حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھریں میں کہ حضرت عائشہؓ نے بہت  
غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نہیں فرمایا بلکہ اپنے جاہلیت والوں کا خیال بیان فرمایا تھا کہ وہ ان چیزوں میں نحوست کے قائل تھے علماء نے اس میں اختلاف  
کیا کہ واقعی ان چیزوں میں نحوست کوئی شے ہے یا نہیں انھوں نے انکار کیا ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث ہے کہ کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹ کوئی چیز ہے اور نہ تیرہ تیزی اور مصنون کہہ  
نحوست سے مراد ہے کہ گھوڑا غرات خرابی اور اس کا دل دھما دھما کرے یا گھر تنگ اور بے فائدہ لگندہ ہو۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے آپؐ ایک شخص بیان

فِي شَيْءٍ غَنَى الْمَرْءُ وَالْقَرَىٰ وَالْمَسْكَنَ -

**باب ۱۹۶۱** الْحَيْلُ لِنَثْلَةٍ وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى الْحَيْلُ وَالْبَغَالُ وَالْحَمِيرُ  
لَتَرْكَبُوهُنَّ وَزِينَةً -

۲۶۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّامِيِّ عَنْ  
آبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْحَيْلُ لِنَثْلَةٍ تَرَجُلُ أَحْبَرًا لِرَجُلٍ سَابِقًا عَلَى رَجُلٍ  
وَزُرْقًا مِمَّا الْكُنَى لَهُ أَحْبَرٌ فَرَجُلٌ رُبَّمَا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَأَعَالَ فِي مَوْجِهِ أَدْرُوسَةً فَمَا أَصَابَتْ فِي  
طَبْلِكَ هَذَا مِنْ الْمَرْجِمِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَأَنْتَ لَهُ  
حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَبْلِكَ مَا فَاسَدَتْ  
شَرًّا أَوْ فَتَرَقَيْنِ كَأَنْتَ أَدْوَاهُهَا وَأَشَادُهَا  
حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِمَرْفُوقَتِهِ مِنْهُ  
وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يُسْقِبَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَ  
رَجُلٌ رُبَّمَا فُخِّرَ أَوْ رِيَاءٌ وَنَوَاءٌ لَاهِلٍ لِسُلَامٍ  
فِيهِ وَرَزَعَةٍ ذَلِكَ وَسُرِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَمِيرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى ذِيهَا  
إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْحَا مَعَ الْفَادَةِ مَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
شَرًّا يَرَهُ -

**باب** گھوڑے رکھنے والے تین طرح کے ہیں۔ اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا اَلْحَيْلُ وَالْبَغَالُ وَالْحَمِيرُ اَلْآیَةُ گھوڑے  
نچراؤ رکھنے (اللہ نے بنا کر) سواری اور آرائش کے لیے

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح سمان)  
ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے  
ہوتے ہیں ایک شخص کیلئے باعث ثواب دوسرے کے لینے باعث ثواب نہ  
باعتذاب تیسرے کیلئے باعث عذاب باعث ثواب تو اس شخص کیلئے ہے جو جہاد  
فی سبیل اللہ کے لیے رکھے اور کسی چوراگاہ یا باغ اور رکھیت میں لمبی رسی کر  
کے باندھے تاکہ وہ خوب پیٹ بھر کر چرے پس جس قدر لمبائی میں گھوڑے  
چریں گے اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی، اگر انہوں نے رسی ٹٹلی اور  
ایک یاد و شیلے (مرا کچھ دور) چلے گئے تو ان کی لیدر پٹیاں اور نشانات قدم  
کے برابر نیکیاں شمار ہوں گی۔ اگر وہ ندی پر جا کر خود پانی پی لیں گے اگر چھپا لک  
کا ارادہ اس وقت پانی پلانے کا تھا بھی نہیں تو گھوڑوں کا پانی پی لیتا بھی مالک  
کے لیے نیکی شمار ہوگا۔ وہ شخص جس کیلئے گھوڑے باعث عذاب ہیں وہ شخص  
ہے جو فخر و ریا اور بدخواہی سلیمین کے لیے باندھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کے متعلق کچھ نہ فرمایا جس کے لیے نہ باعث ثواب نہ باعث عذاب کیونکہ  
ظاہر ہے جو گھوڑا تانگہ وغیرہ کا کاروبار کیلئے ہوا اس سے نہ ثواب نہ عذاب  
ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے گدھوں کے متعلق پوچھا آپ  
نے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا۔ بل تنہا

۱۔ اس آیت سے معلوم نہ گھوڑا اور نچراؤ رکھنے کے گوشت کی حرمت پر دلیل ہے حالانکہ یہ آیت حرمت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت کہیں اتنی ادنیٰ کے گدھوں کا گوشت  
غیر میں تمام امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ اگر نبی نہایت سے لے کر نبی کوئی گھوڑا رکھے تو جانتے ہی میں نہایت بکرا اور بظور نہ کہے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے ۱۲ منہ  
۲۔ اس روایت میں اس کا ذکر نہ ہوا جس کے لئے نہ ثواب میں نہ عذاب دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ شخص ہے جو حاجی ہو تو گدھ کی وجہ سے اور اس لئے کہ کسی سے سوار  
نہ لگائی جائے، ہاں یہ پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی تمکے ہاندے سے حجام کو ضرورت کے وقت سوار کرنے کوئی مسلمان رعایت ملے گی تو ان کو ۱۲ منہ ۱۳ اس بات آیت  
کو آپ نے بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ علوم آیات اور احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۴ اتنی نفی لے سے حصہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے گھوڑے کے چنے اور پٹیاں، نشانات قدم، رسی کی درازی اور اس کا جھوٹ جانا بیان کرنا ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جہاد کی اعلیٰ تکمیل  
دی اور اس کی اہمیت بتائی ہے ۱۳ بعد از ان

یہ بات آیت ہے (جس سے ہر چیز کے متعلق فیصلہ کیا جاسکتا ہے) اور تعین ثواب و عذاب ہو سکتا ہے) فَتَنُ يَعْصِلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا اَلَا يَرٰی  
(اُسے) جو شخص ذرہ برابر نیکی کمائے گا وہ بھی روز قیامت میں دیکر لگیا اور جو ذرہ برابر برائی کر لیا وہ بھی دیکھ لے گا اور دیکھنے سے مراد یہ  
ہے کہ ثواب یا عذاب پائے گا)

بَابُ ١٤٩٦ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةً  
غَيْرَهُ فِي الْغَزْوِ -

٢٧٧٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ لَنَا جِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ لَأُضَارِعَهُ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ مَعَكَ  
فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً  
أَوْ عُمَرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَّعِجَلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيَعْجَلْ  
قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكُ لَيْسَ  
فِيهِ شَيْءٌ وَالنَّاسُ حُلْفَى فَيُنَا أَنْ كَذَلِكَ إِذَا قَامَ  
عَلَى فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ  
اسْمَسَاكُ فَصَرَبَهُ بِسَوْطِهِ فَصَرَبٌ فَوَثَبَ الْبَعِيرُ  
مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا  
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ اصْحَابِهِ قَدْ خَلَّتْ إِلَيْهِ  
وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبِلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا  
جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يَطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ  
جَمَلُنَا فَبِعَثَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَانِي  
مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ

**باب** جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا زہریلے  
کیسے بنسے ساتھی کے جانور کو پھینا اور ہے جان سے مارنا نہیں

(۱) مسلم بن ابیہیم (از البعثیل) ابو التوکل ندی علی بن داؤد کہتے ہیں  
 میں جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس گیا ہیں نے ان سے عرض کیا آپ  
 نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو وہ مجھ سے بیان کیجئے آپ نے  
 فرمایا میں نے آنحضرت کے ساتھ کوئی سفر کیا تھا (غزوہ تبوک) البعثیل راوی  
 کہتے ہیں مجھ یا انہیں یہ سفر مہارت تھا یا سفر عمرہ بہر حال جب ہم مدینہ کو  
 واپس ہوئے لگے تو آپ نے فرمایا جس کو خواہش ہو وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر  
 والوں میں جلدی پہنچ جائے جابر فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم (جلدی) چل پڑے  
 میں ایک کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار ہوا لوگ پیچھے ہو گئے یہی  
 طرح (تیز رفتاری) جا رہا تھا۔ اتنے میں اونٹ ٹھکن کیو مہ سے رک گیا آپ  
 نے فرمایا جابر! اونٹ تمام لے پھر آپ نے اسے ایک کوڑا مارا وہ کوڑا  
 چل نکلا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔  
 غرضیکہ جب ہم مدینہ پہنچ گئے اور آنحضرت اپنے کسی صحابہ کے ساتھ مسجد  
 میں تشریف لے گئے تو میں آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے  
 ایک کونے میں باندھ دیا (بلاط محقر کا وہ فرش جو مسجد کے سامنے تھا)  
 میں نے آپ سے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر تشریف  
 لائے اونٹ کے گرد دھیر لگے ساتھ ساتھ فرماتے جا رہے تھے یہ اونٹ  
 ہمارا ہے ہمارا اونٹ ہے پھر آپ نے کہی اذقیہ بھیجے اور فرمایا یہ  
 جابر کو دے دو پھر مجھ سے لوجھا تو نے قیمت مکمل لے لی؟ میں نے عرض

لیکن اور درایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا۔ ابن حبان نے کہا غزوہ فات الرماح کا سفر تھا ۱۴ منہ ۱۰۰ روایت میں ہے آپ نے فرمایا: فرائس کو بٹھایا میں نے، مٹھایا پیرا، کھنڈر مثل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو کھجور کے پھل سے دی آجیے اس لکڑی میں سے اس کو کٹی ٹھونسنے دیجئے بعد اس کے فرمایا اس دوا جو حایین حارہ پر لگایا، قریب اب یہیں سے نکلتا ہے کہ آج پہلے آؤنٹ یعنی حارہ کے اونٹ کو مارا ۱۲ منہ ۱۰۰ روایت یہ تھا کافرش حوسری کے سامنے تھا ۱۴ منہ

اَسْتَوْفَيْتَ الشَّيْءَ قُلْتُ كَعَمَّ قَالَ الشَّقُّ وَالْجُلُّ لَكَ اُکْرِيَا جِي دَانْ اَبْ لَے فرمایا قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے یہ تیرا ہی ہے (مضور کی شفقت، محبت اور طریقہ امداد دیکھئے پیسہ دیتے وقت تجارت ظاہر فرمائی جب جا بڑے چلے گا اونٹ بھی حوالے فرما دیا مطلب یہ ہے کہ پیسے لیتے وقت جا بڑے کو ذرا بھی احساس امداد گیری نہ ہو اور بعد میں بدیدہ اور تحفہ کی صورت میں انکار کا موقع نہ ملے)

**باب** شریہ بخت اور نہ گھوڑے پر سوار ہونا۔  
راشد بن سعد کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نہ گھوڑے پر سوار ہونے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتے تھے۔

**باب ۱۷۹۱** الرَّكُوبُ عَلَى الدَّابَّةِ  
الشَّعْبَةُ وَالْفُحُولَةُ مِنَ الْخَيْلِ  
قَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ  
يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهُمْ أَجْرَى  
وَأَجْبَرُ

(از اصحاب میں محمد از عبد اللہ از شعبہ از قتادہ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ مدینہ میں (اجتماعی طور پر) گھبراہٹ محسوس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا جسے مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپ اس پر سوار ہوئے بعد میں کے چاروں طرف پھرنے کے بعد فرمایا ہم نے کوئی ٹوکنی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے سمندر محسوس کیا ہے۔

**باب** گھوڑے کو مال غنیمت کا کتنا حصہ ملے گا؟

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از عبید اللہ از نافع) ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگاؤ گھوڑا سوار کا ایک حصہ (گویا تین حصے سوار کو ملے اور پیدل صرف ایک حصہ لے گا) امام مالک فرماتے ہیں عربی اور ترک گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ہے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو اللہ تعالیٰ نے

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ خَبْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَرَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِيُطْلِعَنِي يَقَالَ لَهُ مَنَدُوبٌ وَكَفَرِيكِهِ وَقَالَ مَا رَأَيْتُمَا مِنْ فَرَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْتُمَا لَابْعُرَا۔

**باب ۱۷۹۸** سَهْمَا الْفَرَسِ

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَا لَكَ لِيَسْهُمَ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَادَيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلُ وَالْبَعَالُ

۱۔ یعنی اور محافظ اور قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس فقرہ کے لئے اصل کیا ایک روایت میں ہے کہ صحابہ شہزادوں وغیرہ میں ماویاں کو بہتر سمجھتے تھے اور مغفوف اور قلعوں پر حملہ کرنے میں نہ گھوڑے کو یعنی لے لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ نہ گھوڑے پر سوار ہی منقول ہے کہ اس طرح صحابہ سے صرف متعدد یہ منقول ہے کہ وہ ماویاں پر سوار ہوتے ہیں ۱۳ منہ اس حدیث کی مطابقت ترمذی باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نہ اور ماویاں دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا ان دو جہاد میں جو ضمیر ذکر ہے اس سے انکار کاغیر ہے نیز یہ نکالا کہ وہ گھوڑا تھا اب باب کا یہ مطلب کہ شہر یا جاؤ پر سوار ہونا اس سے نکالا کہ اگر اکثر ماویاں کی نسبت تیز اور شریر ہوتا ہے اگرچہ بعض ماویاں نرم سے زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہیں ۱۲ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتاری کے لئے جو کلمات فرمایا ہے اور جو لوگ ساکن کہتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ سمندر کی وسعت بھی مرتب المثل ہے اور تیز روی کی وسعت کے لئے بھی بحر لا نجا ترمذی کا۔ عبد الرزاق۔

وَالْحَبِيرُ لَمْ تَرْكَبُوها وَلَا يَسْمَعُ مِنْكُمْ قَرْسٍ | سواری کے لیے بنایا گیا نیز خواہ کتنے ہی گھوڑے ہوں،  
حصہ صرف ایک کا ایک سواری کو۔

**باب ۱۰۶۱** مَنْ قَادَ آتِبَةً غَيْرَ  
فِي الْحَرْبِ -

۲۶۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ أَفَرَدْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ حَنْدِينَ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِينَ كَانُوا اقْوَمَ مَا أَمَّا هَؤُلَاءِ لَمَّا  
لَقِينَا هُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَأَنْهَزُوا فَأَقْبَلَ الْمُشَاهِدُ  
عَلَى اخْتِنَائِهِمْ وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسَّهْمِ فَأَمَّا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ  
وَلَدَانَهُ لَعَلِّي بَعْلَتُهُ اللَّيْلُ فَأَمَّا هَؤُلَاءِ إِنْ أَبَا سَفْلِينَ اخْتَدُوا  
بِلَجَائِمِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ # أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -  
(ترجمہ میں پیغمبر برحق ہوں۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں)

**باب ۱۸۰** الرَّكَاكِي الْغُرُورُ لِلَّهِ آتِبَةً

۲۶۶۸- حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَافِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
تَكْدِيرِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجُلُهُ فِي الْغُرُورِ  
وَأَسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَأَمْسَكَ أَهْلًا مِنْ عِنْدِ  
مَنْحِبِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ -

**باب** اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور چڑھ کر  
چلائے۔

(از قتیبہ از سہل بن یوسف از شعبہ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ایک  
شخص نے براء بن عازب سے کہا آپ جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے، انہوں نے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو اپنی جگہ نہیں چھوڑی ہوا زن بڑے تیر انداز لوگ تھے۔ جب ہم نے ان  
پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان مال غنیمت پر متوجہ ہو گئے (اب دشمنوں  
کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسائے شروع کر دیا اور تیر اندازی  
کی تا ب نہ لاکر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے  
(اپنی جگہ ڈٹے رہے) میں نے دیکھا آپ اپنے سفید چمرے پر سوار تھے ابو سفیان  
اس کی گام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ  
رہے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

**باب** جانور پر رکاب یا غرز لگانا۔

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از عبید اللہ از نافع) عبید اللہ بن  
عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا پاؤں مبارک اونٹنی کی  
رکاب میں رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدی جوتی تو آپ ذو الحلیفہ کی  
مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (یعنی تلبیہ کہتے، البیک پکارتے)

۱۔ ائمہ اربعہ نے عراق کو طے کی تحفیں نہیں کی عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو براہِ حصہ لے گا یعنی سوار کو تن حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اہل امان کا یہی قول ہے لیکن  
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲ منہ مسئلہ ۱۲ منہ میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ مجھ سے فرمایا وہ سچ ہے اور اللہ کا وعدہ خدایا ہے وہ  
برحق ہے اس لئے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۳ منہ مسئلہ ۱۳ منہ کلام مولودوں ہے مگر جو تک ملا حصہ آپ سے صادر ہوا اس لئے آپ کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ منہ مسئلہ ۱۲ منہ  
وہیں رکاب لیفتوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے کی ہوتی ہے اور غرز چمڑے کی ۱۳ منہ



## باب ۱۸۰۱ ذکر الفرس الثوری

۳۶۶۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مَرَى قَاعًا عَلَيْهِ سَرَجٌ فِي عُنُقِهِ سَبِيحٌ

كَبِيرٍ تَمْلِكُ بِمِثْرِ سَوَارِ سَامَنَةَ تَشْرِيفَ لَأَنَّ اسْمَ بَنِي وَفَرَسٍ

## باب ۱۸۰۲ الفرس القطوفی

۳۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَعُوا مَرَّةً

فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَا يَطْلُقُ

كَأَنَّهُ يَقُطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ خُطْفَانِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ

وَجَدْتُ فَرَسَكُمْ هَذَا أَجْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ

لَا يُجَارَى -

## باب ۱۸۰۳ السبق بين الخيل

۳۶۷۱ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَمَرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْخَفِيَاءِ

إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ وَأَجْرَى مَا كَرِهَ لِقَوْمِهِ مِنَ الثَّنِيَّةِ

إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِي مَن

أَجْرَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُسَيْبُ

اللَّهُ قَالَ سَفْيَانُ بَيْنَ الْخَفِيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوُدَاعِ حَمْسَةً

أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةً وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي

زُهَيْرٍ مِيلٌ -

## باب گھوڑے کی نگلی پیٹھ پر سوار ہونا بغیر زین وغیرہ کے

(از عمرو بن عون از حماد از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اجس رات اہل مدینہ دشمن کے خطرے کی وجہ سے خوفزدہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم مدینہ کے چاروں طرف پھر کر اور پوری اطلاع اور چشم دید حالات دیکھنے

کے بعد نگلی پیٹھ پر سوار سامنے سے تشریف لائے اس پر بنی و فہرہ کے گلے میں نیوار لٹک رہی تھی۔

## باب سست گھوڑا

(از عبد اللہ بن حماد از زید بن زریع از سعید از قتادہ) انس بن

مالک سے مروی ہے کہ ایک بار مدینہ والوں کو دشمن کا خوف محسوس ہوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابطلہم کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا

جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریائی طرح تیز چلتے

پایا رچناچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی برکت اور آپ کے

تعلیفیہ کلمہ کی برکت یہ ہوئی کہ آئندہ اس جیسا تیز رفتار گھوڑا کوئی نہ رہا

(وہ سب سے تیز چلتا تھا)

## باب گھوڑہ دوڑ کا بیان

(از قبیسہ از سفیان از عبد اللہ از نافع) ابن عمر سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی حد جو شرط کیلئے تیار کئے

گئے تھے حفیاء ثنیۃ الوداع تک رکھی۔ ان گھوڑوں کی حد جو تیار نہیں کئے گئے

تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد زریق تک تھی۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبد اللہ

ابن ولید نے بحوالہ سفیان ثوری از عبد اللہ بن نافعؓ کیا (اس سند سے مقصد ہے

کہ سفیان ثوری کا سماع عبد اللہ سے معلوم ہو جائے)

سفیان ثوری کہتے ہیں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ میل کا فاصلہ ہے۔

اور ثنیۃ سے مسجد زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔

۱۔ بحوالہ ابن عمرؓ اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا

تیز اور جالاک ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے برابر نہیں چل سکتا ۱۲۔ حفیاء اور ثنیۃ الوداع درجن مقاموں کے نام ہیں مدینہ سے باہر شرط کے لئے تیار کئے گئے تھے ان کا اطلاق کیا گیا تھا کہ

کرتے ہیں کہ گھوڑے کو فاصلہ کرنا ایسا ہے کہ اس کو دیکھ کر دبا جائے اور ایک کوٹھی میں جموں وال کر رہے ہوں دیکھ کر غریب اپنے کمرے اور اس کا گشت کر کے چلے

## باب ۱۸۰۶ اِخْمَارُ الْخَيْلِ لِلْسَبْقِ

۲۶۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ قَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُفْتَمَرُوا  
كَانَ أَمَدُهَا مِنَ النَّبِيِّ إِلَى مَسْجِدِ زَيْنَبٍ وَأَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ يَهَا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ  
اللَّهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ -

بن عمر نے بھی ایسے گھوڑوں کی شواہد دی تھی۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث میں۔ حد سے مراد حد و انتہا ہے قرآن میں فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ سے بھی مراد حد ہے۔

باب ۱۸۰۷ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ  
الْمُفْتَمَرَةِ -

۲۶۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى  
ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي  
قَدْ افْتَمَرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ أَقْدَمُهَا  
ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمَوْسَى كَمَا كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ  
قَالَ سَبْعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ  
الَّتِي لَمْ تُفْتَمَرْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَ  
كَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ زَيْنَبٍ قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَ  
ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ كَحْوُوكَا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مَعَهُ  
سَابِقَ فِيهَا -

## باب ۱۸۰۸ گھوڑوں میں مقابلے کیلئے گھوڑوں کو تیار کرنا (تخارک کرنا)

(از احمد بن یونس ازلیث ازنا فح) عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں میں مسابقت کرائی گھوڑ دوڑ کرائی جو تربیت  
نہیں دئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے لے کر مسجد بنی زریق تک مقرر کی (ترجمہ  
باب لفظاً مشکل ہے مگر اس سے دوسرے پہلو کی طرف امام بخاری اشارہ کر  
گئے ہیں) اس حدیث میں دوسرا جملہ ہے جن کی اضمار یعنی تربیت ہوئی تھی ان  
کی حد ثنیہ سے ثنیۃ الوداع تک مقرر کی گویا اضمار یعنی تربیت ثابت ہوئی (عبداللہ  
بن عمر نے بھی ایسے گھوڑوں کی شواہد دی تھی۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث میں۔ حد سے مراد حد و انتہا ہے قرآن میں فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ سے بھی مراد حد ہے۔

باب ۱۸۰۹ جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے انہیں کہاں  
تک دوڑایا جائے۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ از ابوالاسحاق از موسیٰ بن عقبہ ازنا فح)  
ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی  
دوڑ کرائی تو انہیں حفیاء سے چھوڑا اور ان کی حد ثنیۃ الوداع تک رکھی میں نے  
موسے بن عقبہ سے پوچھا، ان میں کتنی تکسافت تھی؟ انہوں نے جواب دیا  
کہ چھ یا سات میل۔ آنحضرت نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کو دوڑایا تو انہیں  
ثنیۃ الوداع سے چھوڑا اور مسجد بنی زریق تھی۔ میں نے موسیٰ بن عقبہ کو  
سے پوچھا ان میں کیا مسافت تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میل کے لگ  
بھگ حضرت ابن عمر بھی گھوڑ دوڑ کر لانے والوں میں سے تھے۔

۱۔ بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب لکھا ہے کہ شرط کے لئے اضمار رکھنا ضروری ہوا اس صورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق جو جائے گی ۱۲ منہ ۲۵ اشارت کی تفسیر میں بیان ہو چکی ہے  
۲۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ  
امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لاکلاس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کا اضمار ہوا تھا آپ نے ان کی شواہد  
میں لکھیں نیز یہ بات جیسے اوپر گذرا ۱۲ منہ ۲۵ یعنی حفیاء و ادر ثنیۃ الوداع میں ۱۲ منہ

## باب ۱۸۰۶ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَاءَ  
عَلَى الْقَصُوءِ وَقَالَ الْمُسَوِّرُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
خَلَدَتِ الْقَصُوءُ آءَ -

۳۶۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعَوِيَةُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا يَسْفَرٍ يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعُضْبَاءُ -

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تَقْعُ الْعُضْبَاءَ لَا تَسْقُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تَسْقُ فَعَاءُ أَعْرَاجِي عَلَى  
قَعْوَةٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَاكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى  
عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ  
مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ حَتَّى يَكُونَ مَوْسَى عَنْ حَبَابٍ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۸۰۷ أَخْفَرْتُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ نَافِ مَبَارَكَةٍ

بیان حضرت ابن عمرؓ نے کہا اخفرت نے اسامہ کو قصور (اوٹنی)  
پر اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا مسور بن مخمر صحابی سے مروی ہے  
اخفرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصور خود نہیں رکے (بلکہ  
اللہ نے اسے روکا اور بٹھایا)

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ از ابو اسحاق از حمید) حضرت انس کہتے  
تھے کہ اخفرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹنی کا نام عضبہ تھا اسے

داڑھا مالک بن اسماعیل از زہر از حمید) انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ  
اخفرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عضبہ نامی اوٹنی کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھی حمید  
کہتے ہیں یہ لفظ کہتے تھے کوئی اوٹنی اس کے آگے نہ بھل پانی تھی چنانچہ ایک  
اعرابی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس اوٹنی سے آگے بھل گیا مسلمانوں کو اس بات  
سے بڑی کوفت ہوئی اور جب حضور کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ  
ایسا ضرور کرے کہ جو چیز دنیا میں بلند ہو جاتی ہے اسے ضرور کسی وقت نیچا  
دکھائے حضرت مولیٰ صحابی نے بحوالہ حماد ثابت از انس اخفرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کیا۔

## باب ۱۸۰۸ أَخْفَرْتُ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ نَافِ مَبَارَكَةٍ

اس کا حضرت انسؓ نے ذکر کیا اور ابو حمید کہتے ہیں  
کہ ایسہ کہ بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر

## باب ۱۸۰۹ بَعْلَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو  
مُحَمَّدٍ أَهْدَى مَلِكٍ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ

۱۔ یہ حدیث کتاب الحج میں موصول اگرچہ جی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ کہتے ہیں قصور اور عضبہ دو لڑکی ایک ہی اوٹنی کے  
نام تھے اسی کا نام بدعا بھی تھا اور شہبائی بھی وہی اترتے وقت آپ کو یہی اوٹنی سنبھالتی اور کوئی اوٹنی نہ اٹھا سکتی اس سے سوا اور بھی آپ کی کئی اوٹنیاں تھیں ۱۴  
۲۔ ابو حمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ اور خچر تھا اور جنگ جین میں آپ جس خچر پر سوار تھے وہ فردہ ابن نعاث نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴  
۳۔ بخاری نے قصور شین میں موصول کیا ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْمُهُ بَعْلَةُ بَيْضَاءَ.

بطور یہ پیش کیا ہے

۲۶۷۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ  
وَأَرْضَنَا تَرَكَهَا مَدْقَةً.

(از عمر بن علی از یحییٰ از سفیان از ابوالاسحاق) عمر بن حارث کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر، ہتھیار اور زمین کے  
کچھ ترک نہ چھوڑا تھا۔ یہ تینوں چیزیں بھی آپ صدقہ میں دے گئے تھے۔

۲۶۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
اسْمَعِيلَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمْ يَرَهُ إِلَّا أَبَا عَمَّارَةَ  
وَأَبِي بَكْرٍ يَوْمَ حَنْدِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَكَلَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَكَلَى سَرْمَاةَ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ  
هَوَازِنُ بِالْبُكْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ  
أَخَذَ بِلِحَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ  
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ بن سعید از سفیان از ابوالاسحاق فی اللہ عنہا)  
حضرت براء سے ایک شخص نے کہا اے ابوعمارہ (کنیت) ہم لوگ جنگ حنین  
میں پیٹھ دے کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں دکھائی ایسا ہوا کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ مڑی ہال  
غنیمت پر لگ گئے، ہوا زن کے کفار نے ان پر تیر اندازی شروع کر دی اس  
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان  
بن حارث اس کی گام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
یہ مصر پڑھ رہے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ کا بالکل شائبہ نہیں

اور عبدالمطلب جیسے بہادر سردار کا بیٹا ہوں

## بَابُ جِهَادِ النِّسَاءِ

## باب عورتوں کا جہاد۔

۲۶۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ  
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ

(از محمد بن کثیر از سفیان از معاویہ بن اسحاق انعاکشت بنت طلحہ)  
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کیلئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا

۱۔ حدیث اوپر کہ اب الزکوٰۃ میں وصول لا کر رکھی ہے۔ ایل ایک شہر تھا ساحل بحر پر معمر درمکہ کے پنجہ میں دیاں پر حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد  
شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع تھا دونوں کے بادشاہ کا نام ابوجحان بن ربیع تھا ۱۲ منہ ۱۳ اس کا نام دل ل تھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی شہر زندہ رہا تھا۔ زمین کی اتنی فک کا آدھا حصہ اور فادی القری کا تہائی حصہ اور خیر کا خمس میں  
آپ کا حصہ اور بنی نضیر میں سے جو آپ نے بنی تمیم کی انہی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے ۱۲ منہ ۱۳  
عبدالغالب کا جواب کے دادا نے عیسیٰ میں اسی کا نام زہرا دے رکھا تھا اس لئے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے نام نے پوچھا تھا ہم میں علیہ السلام کی بیٹا کون ہے ۱۲ منہ

مستورات کا جہاد حج ہے عبداللہ بن ولیم نے بحوالہ سفیان از معاویہ  
یہی حدیث نقل کی۔

رقیبہ نے بحوالہ سفیان از معاویہ سے یہی حدیث روایت کی۔  
سفیان نے بحوالہ حبیب بن ابی عمرو، عاکث بنت طلحہ سے اور انہوں نے  
عاکثہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہ روایت کی کہ آپ سے ازوان جملہ ہرات نے جہاد کرنے کے لیے اجازت  
مانگی تو آنحضرت نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے (مستورات کے لیے)  
**باب عورت کا دیا یا ہمندریں سوار ہو کر جہاد کرنا۔**

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابوالاسحاق) عبداللہ بن عبد الرحمن  
الضاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لہان کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے وہاں  
تکیہ لگا کر سو گئے پھر بٹتے ہوئے جا گئے۔ بنت لہان یعنی ام حرام نے پوچھا  
آپ کیوں نہیں رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمندریں جہاد  
کے لیے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال دنیا یا آخرت میں ایسی ہے جیسے  
بادشاہ تخت پر بیٹھیں، ام حرام نے کہا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ مجھے بھی ان  
لوگوں میں شامل کرے آپ نے دعا کی اے اللہ اسے ان میں شامل کر آپ  
پھر سو گئے پھر بٹتے ہوئے جا گئے، ام حرام نے ویسے ہی دوبارہ بھی پوچھا  
آپ منہ کیوں ہیں؟ آپ نے پھر وہی فرمایا۔ ام حرام نے پھر دعا کیلئے  
عرض کی اللہ مجھے ان میں شامل کرے۔ آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں  
میں سے (یعنی تیرے لیے پہلے دعا ہو چکی ہے اس خواب میں دوسرے  
لوگ دکھائے گئے ہیں) دوسرے لوگوں میں تو نہیں ہے۔ راوی کہتے  
ہیں حضرت انس نے کہا ام حرام نے حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ  
نکل کر کیا اور بنت قرظہ (یعنی فاختہ) حضرت معاویہ کی زوجہ کے ساتھ

إِسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ  
فَقَالَ جِهَادُكُمْ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهَذَا -

۲۶۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُعَاوِيَةَ بِهَذَا أَوْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ  
عَاكِثَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَاكِثَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ نِسَاءً  
عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ -

**باب غزو المذاق في البحر**

۲۶۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
ابْنَةِ لَهَانَ فَاتَّكَا عَنْدهَا ثُمَّ مَضَى فَقَالَتْ  
لَمْ تَضَعْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِرُكُوبِ الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلُ مِثْلِ  
السُّؤْلِ عَلَى الْأَسْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ  
اللَّهُ أَنْ يُجْعَلِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ أَجْعَلُهُمْ  
ثُمَّ عَادَ فَبُصِّحَتْ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلُ أَوْ مِثْلُ ذَلِكَ  
فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ  
يُجْعَلِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ كُنْتِ  
مِنَ الْآخِرِينَ قَالَ قَالَ أَنْتِ فَتَزَوَّجَتْ عِبَادَةَ  
ابْنِ الصَّامِتِ فَكَرَّكَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرْظَةَ فَلَمَّا  
قَفَلَتْ لَكِبَتْ دَابَّتَهُمَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ

۱۰ یہ سفیان از راوی کی جامع میں موصول ذکر کر رہے ۱۱ منہ ۱۲ تالیق نہیں ہے بلکہ قبیلہ اس کو بھی دعایت کیا ہے تو وہ موصول ہے ۱۳ منہ ۱۴ یہ دوسری روایت کے خلاف  
۱۵ ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اسی وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں شاید انہوں نے طلاق دے دی ہوگی اور ام حرام نے دوبارہ اس سے نکاح کیا ہوگا ۱۶ منہ

عَنْهَا قَامَتْ -

سمندر میں سوار ہو گئیں یعنی جس وقت مسلمانہمچری میں انہوں نے تیر رہ

قبض پر جہاں دیکھا جب واپس تشریف لانے کے لیے سوار ہونے لگیں تو اپنی سواری سے گر کر نیچے دب گئیں اور انتقال کر گئیں (اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے شہادت پوری ہو گئی)

باب جہاد میں کسی بیوی کو لے جانا کسی کو گھر چھوڑ

جانا (جائز ہے)

(از حجاج بن منہال از عبد اللہ بن عمر بنی از یونس از زہری و عوف بن نیر

سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ چاروں نے حضرت عائشہ کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت جب سفر کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں لکھتا اسے ساتھ لے کر تشریف لے جاتے۔ ایک جہاد میں قتل لڑی میں میرا نام آیا، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی۔ اور یہ واقعہ حکم پر درہ کے نازل ہونے کے بعد پیش آیا۔ (معلوم ہوا کہ پردہ کا یہ مطلب نہیں کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے)

باب عورت کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑی

میں شریک ہونا۔

داؤد بن عمر از عبد الوارث از عبد العزیز بن انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو مسلمان شکست کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ کو دیکھا وہ دونوں ٹخنوں سے اوپر کپڑا اٹھائے ہوئے تھیں ان کے پاؤں کے جھانچے نظر آ رہے تھے۔ (جلدی جلدی پانی کی مٹکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پانی پلا کر پھر لوٹ جاتی تھیں اور مٹکیں بھر کر لاتیں پھر لاتیں)

باب ۱۸۱ حَمَلُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

فِي الْغَزْوِ وَنَبْضِ نِسَائِهِ -

۲۶۸۱ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الشَّيْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاحٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلِّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ

مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يُخْرِجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ

فَأَتَيْنَهُنَّ يُخْرِجُهُنَّ سَهْمًا خَرَجَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا

فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ -

باب ۱۸۱ غَزْوُ النِّسَاءِ وَ

وَقَاتِلُهُنَّ مَعَ الرِّجَالِ -

۲۶۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

أُحُدٍ انْتَهَرَنَا النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بَدَتْ أَيْ بَكَرَتْ وَأَمَّا سَلِيمٌ

وَأَمَّا لَمْ يَشْهَرَتَا وَارَى خَدَّيْهِمَا سَوْقَهُمَا

تَنْقُرَانِ حَرْبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُرَانِ الْقُرْبَ

معلوم ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے جیسے بعضے جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے ۱۲ منہ

عَلَى مُتَوَنِّهِمَا ثُمَّ تَفَرَّقَا فِي أَقْوَاءِ الْقَوْمِ ثُمَّ  
تَرْجَعَانِ فَتَمْلَأْنِيَا ثُمَّ يَخْبِئَانِ فَتَفَرُّعَانِيَا  
فِي أَقْوَاءِ الْقَوْمِ -

**بَاب ۱۸۲ خَلَّ لِلنِّسَاءِ الْقُرْبَ**  
إِلَى النَّاسِ فِي الْعَزْوِ -

۲۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ  
أَخْبَرَ تَائِبُ بْنُ كُثَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَعْلَبَةُ  
ابْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ  
مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِّنْ نِّسَاءِ الْمَدِينَةِ  
فَبَقِيَ مِرْطٌ جَدِيدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ عِنْدَكَ  
يُرِيدُونَ أَمْ كُنْتُمْ مِدَّتَ عَلِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ  
سَلِّطْ أَخِي وَأَمْ سَلِّطْ مِّنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ  
وَمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَرْفَعُ لَنَا الْقُرْبَ يَوْمَ  
أُحُدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَرْفَعُ تَحِيْطُ -

**بَاب ۱۸۳ مَدَّ أَوَاةَ النِّسَاءِ**  
الْجُرْحِي فِي الْعَزْوِ -

۲۶۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
بِشْرِ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ  
الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوَدٍ قَالَ لَمْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَقْنِي وَفَدَاؤِي الْجُرْحِي وَتَرَدُّ  
الْقَتْلِ إِلَى الْمَدِينَةِ -

**بَاب** جہاد میں عورتوں کا مشکلیں اٹھا کر مردوں کے  
پاس جانا۔

داؤد بن عبد اللہ از الواس از ابن شہاب از ثعلبہ بن ابی  
مالک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں کو چاروں  
تقسیم میں ایک عمدہ چادر باقی رہ گئی آپ کے پاس کسی پیٹھے ہوئے نے کہا  
اے امیر المؤمنین یہ چادر آنحضرت کی لباسی کو دے دیجئے (جو حضرت علی کی بیٹی  
حضرت عمر کی بیوی تھیں یعنی علیا ام کلثوم) حضرت عمر نے کہا ام سلیط اس کی  
زیادہ حق دار ہیں وہ انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بیعت کی تھی حضرت عمر نے کہا یہ ام سلیط جنگ احد کے موقع پر بھٹکیں بھر بھر  
کر مہارے لیے لاتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں ترف کے معنی تحیط یعنی سیتی تھی

**بَاب** عورتوں کا جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور  
دوا دار کرنا۔

(از علی بن عبد اللہ از الشیر بن فضال از خالد بن ذکوان) ربیع بن معوذ  
کہتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی  
پلاتی تھیں، مرہم پیش کرتی تھیں جو لوگ شہید ہو جاتے ان کی لاشیں مدینہ  
میں لاتیں۔

۱۸۲۱ - حدیث صحیحہ بخاری جلد ۳ صفحہ ۳۶۳ - باب ۱۸۲ - خَلَّ لِلنِّسَاءِ الْقُرْبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْعَزْوِ -

۱۸۲۱ - حدیث صحیحہ بخاری جلد ۳ صفحہ ۳۶۳ - باب ۱۸۲ - خَلَّ لِلنِّسَاءِ الْقُرْبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْعَزْوِ -

## باب ۱۸۱۲ مَرَدُّ النَّسَاءِ الْجَوَارِحِ الْقَتْلَ

۲۶۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَعْقِلِ

عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ الشَّرِيعِ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ لَمْ  
كُنَّا نَعْرِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقَى  
الْقَوْمَ وَنَحْنُ مَعَهُمْ وَنُرَدُّ الْجَوَارِحُ الْقَتْلَ إِلَى الْمَدِينَةِ

## باب ۱۸۱۳ نَزْعُ الشَّهْمِ مِنَ الْيَدِ

۲۶۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتَيْهِ فَأَنْتَهَدَيْتُ إِلَيْهِ  
قَالَ أَنْزِعْ هَذَا الشَّهْمَ فَزَعْنَتْهُ فَزَارَ أَمْنَهُ الْمَاءُ  
فَذَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُكَ

فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ ابْنِي عَامِرٍ-

## باب ۱۸۱۴ الْحِوَالَةُ فِي الْغَزْوِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ-

۲۶۸۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ  
تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرًا فَلَمَّا  
قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِي مَالِيًا  
يَحْجُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ  
مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ  
لِأَحْرُسَاكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

## باب ۱۸۱۵ عَوْرَتِي لَأَشِيءُ أَوْ رَجُمُوا كَوْنًا لِمَا سَأَلْتُمْ

(از مسدد از بشر بن فضل از خالد بن ذکوان) ربيع بنت مسعود بنی النضر  
عنها کہتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتی تھیں ہم  
مجاہدوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی خدمت کرتی تھیں۔ شہرہار کی لاشوں اور  
زخمیوں کو اٹھا کر مدینہ لے جاتی تھیں۔

## باب ۱۸۱۶ زخمیوں کے بدن سے تیر نکالنا۔

(از محمد بن علاء الواسعہ از مرید بن عبد اللہ از ابو بردہ) ابو موسیٰ رضی  
اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا۔ میں ان کے پاس  
گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے میں نے اسے کھینچ کر نکالا تو پانی بہنے لگا۔ میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو خبر دی آپ نے دعا فرمائی اے  
اللہ عبدی ابی عامر پر مغفرت فرما۔

## باب ۱۸۱۷ جہاد فی سبیل اللہ میں پسرہ دینا۔

(از اسماعیل بن خلیل از مسہر اکیلی بن سعید از عبد اللہ بن عمر بن  
ربیع) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے زمین  
نہی جب مدینہ شریف لائے تو فرمایا کاش میرے نیک صحابہ میں سے  
کوئی آج رات میری نگہبانی کرے اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار اڑی آپ  
نے پوچھا کون ہے؟ آواز اُنی میں ہوں سعد بن ابی وقاص، میں آپ کا  
پسرہ دینے آیا ہوں آپ سٹو گئے۔

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند دہرہ کر آپ کا قاعدہ تھا جس کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ  
شہید ہوا ۱۲۷ منہ ۱۲۔ دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خزانے، اُٹھارسی تہذیبی حضرت عائشہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ پہرہ  
رکھتے تھے جب یہ آیت اتری واللہ اعلم بالصواب نے چونکہ پہرہ اٹھا دیا حاکم اور ابن ماجہ سے مروی نکالا جہاد میں ایک لڑت چوکی پہرہ دینا غیر از اول کی حیثیت  
اور جزا دلوں کے لئے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے ۱۳ منہ



۲۶۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو

بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَرْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصْغِيْدُ  
الدِّيْنَارِ وَالذِّهْمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخُمْصَةِ  
إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ  
يَرْفَعْهُ إِلَّا رَأَيْتُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَزَادَنَا  
عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَرْجٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّهْمِ وَعَبْدُ  
الْخُمْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخَطَ  
تَعَسَّ وَانْتَكَسَ وَلَا ذَا شَيْبِكَ فَلَا انْتَقَشَ  
طَوْبَى لِعَبْدٍ أَخَذَ بَعْتَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْتَبَرَةً قَدْ مَآءٌ إِنْ كَانَ فِي  
الْحَرَّاسَةِ كَانَ فِي الْحَرَّاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ  
كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَ  
إِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ  
إِسْرَافِيْلُ وَحَسْبُ بْنُ مُجَادَّةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ  
وَقَالَ تَعَسَّ كَأَنَّهُ يَقُولُ قَاتِلْتَهُمْ اللَّهُ طَوْبَى  
فَعَلَى مِنْ مِثْلِ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَأْخُذُ حَوْلَتِ إِلَى  
الْوَادِ وَهِيَ مِنْ طَيِّبٍ -

باب ۸۱ اَفْضَلُ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

۲۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفَةَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَابِطِ بْنِ الْبَنَاتِ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَّيْتُ جَبْرِيْلَ

(ابن یحییٰ بن یوسف از ابو بکر از ابو حصین از ابو صالح از ابو ہریرہؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دینار کا بندہ درم کا بندہ طیفہ  
اور خمیسہ کا بندہ ہلاک اور شرمسار ہو جائے جن کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو یہ  
چندیس ملیں تو راضی ورنہ ناراض۔

اس حدیث کو اسرائیل نے ابو حصین سے مرفوع نہیں کیا اور عمرو  
بن مرقوق نے ہم سے بڑھا کر بیان کی۔ انہوں نے کہا ہمیں عبد الرحمن بن  
عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ابو صالح سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ  
سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا دینار  
درم خمیسہ کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر اسے دیا جائے تو راضی ورنہ ناراض، ایسا  
شخص تباہ اور سرنگوں ہو اگر اسے کاٹا لگے تو پھر نہ نکلے مبارک ہے وہ بندہ  
جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی بھاگ تھامے، بال بکھیرے، قدم خاک  
آلودہ جار یا ہو اگر اسے کہا جائے چہرہ دے! تو وہ چہرہ دے۔ اگر اسے کہو  
پچھلے شکر میں رہو تو وہ وہاں رہے (غرضیکہ اطاعت امیر سے سرش اڑے)  
اس کا یہ حال ہو کہ اگر وہ اندرانے کی اجازت مانگے تو نہ ملے۔ اگر کسی کی سفارش  
کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے (جو اس کے غربت و افلاس کے)  
امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن مجادہ نے ابو حصین  
سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں جو آیا ہے۔ (سورہ  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے۔

یعنی خدائے تعالیٰ انہیں گمراہ نہیں ہلاک کرے۔ طوبیٰ بروزان فعلی طیب  
سے نکلا ہے یعنی ہر پتھری پاکیزہ چیز۔ اصل میں طیبی تھا۔ یا کو واؤ سے  
بدل دیا طیب سے ہے۔

باب جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت۔

(از محمد بن عروہ از شعبہ از یونس بن عبید از ثابت بن ثعلبہ)

بن مالک کہتے ہیں میں جبریر بن عبد اللہ کے ساتھ رہا وہ میری خدمت  
کرتے تھے (راوی کہتے ہیں) حالانکہ جبریر بن عبد اللہ حضرت انسؓ



۲۶۹۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَاحٍ عَلَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ  
كُلُّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَأَائِهِ مُجَاهِدَةً عَلَيْهَا أَوْ  
يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَنَاعَةً صَدَقَةٌ وَالْكَلْبَةُ الْكَلْبَةُ وَكُلُّ  
حُلُوفٍ يُنْشِبُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلَّ الْفَرَسُ نَوْمَهُ نَفَقَةٌ

**باب ۱۸۱۹ فضل رباط يوم في سبيل**

اللَّهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اصْبِرُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ-

۲۶۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوَّطٌ أَحَدُكُمْ  
مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالرَّوْحَةُ  
يُودِحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوَّلُ الْغَدَاةِ خَيْرٌ  
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا-

**باب ۱۸۲۰ مَنْ عَزَا بِصَبِيٍّ لِلْغُدَّةِ**

۲۶۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي بِنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِي طَلْعَةَ الْفَتَمِ غَدَاةً  
غَلَبَتْهَا فَكَلَّهَا مَنِيٌّ حَتَّىٰ أَخْرَجَ إِلَىٰ خَيْبَرَ فَخَرَجَ فِي  
أَبْوِطْلَىٰ مُرَدٍّ فِي وَائِئَا غَلَامَهُ وَاقْصَعْتُ الْمُحَلَمَ

اذا اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام از ابو ہریرہ کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑے یا عضو پر ایک ایک صدقہ لازم  
ہے جو شخص کسی کو اپنی سواری پر بٹھا کر مدد کرے یا اس کا سامان لادے  
تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ لہٰذا بات کہنا۔ نماز کے لیے ایک ایک قدم اٹھانا  
صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔

**باب ۱۸۱۹ الشکر کی راہ میں ایک دن موپے میں رہنے**

کی زبردست فضیلت۔ الشکر کا ارشاد آیا یٰۤاَیُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ-

از عبد اللہ بن منیر از ابو النضر از عبد الرحمان بن عبد اللہ بن دینار از

ابو حازم (مہمل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن موپے میں جہادی خدمت سر  
انجام دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک کوڑے یعنی جگہ تمام  
دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں شام یا صبح کے وقت  
نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے لہ

**باب ۱۸۲۰ جہاد میں بچے کو خدمت کیلئے رات بیدار کرنا**

از قتیبہ از یعقوب از عمرو (الس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے  
ایک لڑکا میری خدمت کے لیے تجویز کر۔ تاکہ میں خیر کا سفر کروں  
چنانچہ ابو طلحہ مجھے اپنی سواری پر بٹھا کر بچلے اس وقت میں قریب  
بلوغ تھا آپ جب سفر میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالنے تو میں آپ کی خدمت

لے کر مکہ دنیا فانی اور بے ثبات جہاد و بہشت باقی اور دائمی ہے۔ کوئی نہ کوئی لے جان کیا ہے کہ کدواں لڑ جہاد ہے اور بہشت ادنیٰ آلہ اس کے بدل جو بہشت میں جگہ ملے گی جب  
وہ ساری دنیا سے افضل ہے تو دوسرے آلات کا قرب کتنا ہو گا خود قیاس کیا جا سکتا ہے کہ نظر جہاد کی تیاری کے لئے سامنے کسی ہمت حال کی کس قدر فضیلت ہو گی علیہ الرزاق  
عہ قرآن نے فرمایا تفصیل سے کہا۔ میرے رہو۔ دشمن سے میری زیادہ رہو۔ رسول میں مجھ پر تو لڑا کہ جہاد ہے اس قدر دلچسپی ہے کہ ایک ایک نکتہ واضح کر دیتا ہے ۱۲ عبد الرزاق۔



## باب ۱۸۲۱ مَکُؤُبا لِّلْجُحْرِ

۲۶۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو التَّحَفَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَنْتَهِى بَيْنَهُمَا قَائِلٌ وَهُوَ يَصْحَاكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَصْحَاكُ قَالَ يَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبُحُورَ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُمْ ثُمَّ تَامَ فَاسْتَبَقَظَ وَهُوَ يَصْحَاكُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ بَيَّنَّ أَوْفَلْنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عِبَادُكَ بَيْنَ الْقِسَامَةِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغُرُوفِ فَلَمَّا رَجَعْتُ قُرْبَتُ دَاخِلَةً لَتَرْتُكِهَا فَوَقَعَتْ فَأَذَقْتُ عَنْقَهَا-

## باب ۱۸۲۲ أَمَّا اسْتَعَانَ بِالْقُسَمَاءِ

وَأَمَّا الْحَبَشِيُّ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ قَالَ لِي قَبِيرٌ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ أَتَسْبَحُونَ أَمْ تُبَغِّضُونَ هُمْ وَزَعَمْتَ مُبَغِّضًا لَهُمْ وَهُمْ أَتَبَاعُ الرُّسُلِ

## باب سمندر میں سوار ہونا (جہاد کے لیے)

(از ابو النعمان از حماد بن زید از یحییٰ از محمد بن یحییٰ از حبان) انس بن مالک کہتے ہیں مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیلولہ کیا اور رہتے ہوئے بیدار ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں نہیں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ بادشاہوں کی طرح تخت پر سواہتے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرے، آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہوگی مگر آپ سو گئے اور رہتے ہوئے بیدار ہوئے غرضیکہ دو تین بار آپ نے قیلولہ فرمایا اور رہتے ہوئے اٹھنے کی یہ وجہ فرمائی ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں شامل کرے آپ نے جواباً ارشاد فرمایا تو پہلے لوگوں میں شامل رہیجی مگر پھر الیا ہوا کہ عبادہ بنت صامت نے ام حرام سے عقد نکاح کیا۔ وہ انہیں جہاد روم میں لے گئے جب وہ جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت انہیں بطور زوری جالور پیش کیا گیا مگر وہ سوار ہوتے وقت گر پڑیں اور ان کی گردن لوٹ گئی (انتقال لگیں)

## باب جنگ میں کمزوروں (جیسے عورتیں، بچے،

بزرے، اندھے، مغرور، مریض) اور نیک لوگوں سے مدد دینا دعا کرنا (ابن عباسؓ نے کہا اجماع سے بوسفیاً نے بیان کیا کہ قیصر روم نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ امیر لوگوں نے اس نبی کا اتباع کیا یا کمزوروں نے تو نے کہا کمزوروں اور غریب لوگوں نے قیصر کہہ رہا

ہے کہ درحقیقت پیغمبروں کے ماننے والے آغاز میں ہی لوگ ہوتے ہیں۔

لہٰذا کہتے ہیں تا رہے کہ ام حرام نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالب صرف مجاہدین لیا گیا ان کے ان جہاد سے قدم چڑھ کر سمندر میں مارے ہیں سے بھی ایک عورت نے جہاد سفر فرمایا اور فوراً عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے خداوند تعالیٰ ان میں شامل کرے۔ دوسرا کہتے ہیں مسلم ہوا کہ عورتیں روم سے خود کاٹ گئیں نہیں سمجھتی تھیں اس لئے فوراً مجاہدوں میں شمولیت کی درخواست کی۔ تیسرا کہتے ہیں واقعہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالکل وہی مزاج رکھتے تھے فوراً فرمایا اُنہیں میں سے گویا آپ بھی عورتوں کے جہاد کے لئے کسی بات کے سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے ۱۲ عبد البرزاق۔

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مَطْلُحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعِبِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ رَأَى سَعْدُ ثَلَاثَ لَهْ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونِ  
وَلْتُرْزُقُونَ إِلَّا بَضْعًا كُفْرًا۔

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَسَمٍ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي  
زَمَانٌ يُغْزَوُ دَعَاؤُ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ  
مَنْ مَحِبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ  
نَعَمْ فَيُفْتَمُّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَقَالُ فِيكُمْ  
مَنْ مَحِبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَمُّ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ  
فِيكُمْ مَنِ مَحِبُّ مَحَابِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَمُّ۔

**باب ۱۸۳** لَا يُقَالُ قَاتِلُ شَهِيدٍ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِنَ يُجَاهِدُ

فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِنَ يُكَلِّمُ

فِي سَبِيلِهِ۔

میں دشمنی ہوتا ہے۔

(از سلیمان بن حرب از محمد بن طلحہ از طلحہ) مصعب بن سعد کہتے

ہیں کہ ایک بار حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ دشمنوں  
اور دولت میں، دوسرے صحابہ پر فضیلت رکھتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا یہ خیال تمہارا صحیح نہیں تمہیں جو مدد دہوتی ہے یا  
روزی ملتی ہے وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے ملے۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو از جابر) ابوسعید خدری کہتے ہیں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آجیگا کہ لوگ فوج و فوج  
جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہو جو لوگ کہیں گے ہاں تو اس  
کی دعا سے فتح حاصل کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ نبی کے صحابہ کے  
متعلق پوچھا جائے گا کہ ہے کوئی صحابی ان مجاہدوں میں؟ جواب ملے گا  
ہاں تو اس کی دعا سے فتح حاصل کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ  
پوچھا جائے گا کہ اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے صحابہ کرام  
کے فیض یافتہ لوگوں یعنی تابعین کی زیارت کی ہو؟ جواب ملے گا ہاں چنانچہ  
اس کی دعا کے ذریعہ فتح حاصل کی جائے گی۔

**باب** یقینی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے کیونکہ

نیت اور انجام کا حال معلوم نہیں حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ اللہ

تسلے خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ

۱۔ ان لوگوں پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم ان لوگوں کے طفیل میں فتح جاتی ہو تو ان کا درجہ سے زیادہ چھوڑ دیا جائے۔ جب سہاگن، ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ جب جنگ کے لئے جائے تو وہ لڑنے کے لشکر رکھے۔  
دعا و انکار اور وہ غائی جنگ کا کرنا ۱۸۳۔ اس حدیث میں یہ فضیلت ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی دوسری حدیث میں ہے کہ سب تابعین میں نبی نے انہیں اللہ انھیں کوئی  
کے ان کے امتداد و پیغام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے چھٹے سادہ اللہ اگر ایسا ہو تو جو صحابہ بدترین فلاں شخص ہیں کیا یہ صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت  
ساتھ ہی آخر تھا جتنا ایک دفعی درویش صالح کی صحبت میں آخر ہوتا ہے کسی درویش کا یہ مال نہیں گذرا کہ اس کے مرتبے ہی اس کے سالہا سالہ عرفی ہو گئے ہیں۔ رافضیوں کے بقول صحابہ کا زائد شر لڑنے  
بڑا ہے نہ کہ یہ القرون میں رافضی اللہ اس کے رسول سے نہیں ملتا۔ درحقیقت اس کے بغیر کی تو ہیں کہ تھے کہ کثرت ملنے پر جس میں افواہ ۱۸۳۔ جب ایک حدیث سے ثابت نہ ہو جیسے طبی  
طور پر کسی کو بشری نہیں کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم فرمایا کہ وہ بشری ہیں امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے کلام ابنی جگہوں میں لکھتے ہوئے لایا ہے یہ ایسا  
کہ جو لوگوں کو کہ جو خدا کی راہ میں کسی دہشتدے دوسری دعائیں میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کو بھی مارا گیا ہے دہشتدے میں ہے ۱۸۳۔ حدیث اور کتاب الجہاد میں وصول لڑنے کی ہے ۱۸۳۔

۳۶۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّامِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَى هُوَ الْمُشْرِكُ  
فَاقْتُلُوا قُلُوبًا مَا لَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى عُسْكَرِهِ وَمَا لَ الْأَخْرُودَ إِلَى عُسْكَرِهِمْ وَفِي الْأَخْرُودَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ  
شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا بِفَتْحِهَا بِسَيْفِهِ  
فَقَالَ مَا أَجْزَعُ مِنَّا الْيَوْمَ مَا أَحَدٌ كُنَّا أَجْزَأَ فَلَاحُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِيَّاهُ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَفَأَصْحَابُ  
قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كَلْبًا وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا اشْرَقَ  
أَسْرَعَ مَعَهُ فَقَالَ فَجَرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا  
فَاسْتَجْعَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَ  
وَبَابَهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ  
نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ  
قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ إِنْفَاقًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ بِهِمْ فَخَرَجْتُ  
فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جَرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَجْعَلَ الْمَوْتَ  
فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَبَابَهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ  
ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ  
عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَطَاقَ الرَّجُلُ لَيَعْمَلَ عَمَلِ أَهْلِ  
النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ

(دار قتیبہ از یعقوب بن عبد الرحمن از ابو حازم) سہل بن سعد سہمی

سے مروی ہے کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا آمنہ  
سامنا ہوا اور لڑائی ہوئی۔ جب آپ نے اپنی فوج کی طرف منہ پھیرا اور مشرک  
اپنی فوج کی طرف پھرے آپ کے لشکر میں ایک شخص ایسا تھا جو اکیلے دو کیلے  
دشمن کو دیکھ کر اس کا پیچھا کر کے حملہ کر دیتا کرتا۔ حضرت سہل نے کہا کہ آج لوگوں کی  
ہمارے کام اتنا نہیں آیا جتنا فلاں شخص۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جان لو وہ دوزخی ہے۔ یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے  
ساتھ ساتھ رہتا ہوں۔ دیکھتا ہوں وہ دوزخ کا کیا کام کرتا ہے جب حال  
وہ اس کے ساتھ نکلا جب کہیں وہ ٹھہرتا یہ صحابی بھی ٹھہرتا ہے جب وہ دوڑتا  
تو یہ بھی دوڑتا، اتنے میں وہ شخص کہیں مجروح ہوا اور سخت زخم آئے زخموں  
کی تاب نہ لائیں اس نے موت کی جلدی کی اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا  
اور لوگ اپنے سینہ پر دونوں چپاتیوں کے درمیان پھرتا ہوا پرندوں والا دور  
خود کشی کر لی۔ جو شخص اس کے ساتھ گیا تھا وہ وہاں سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے پیغمبر  
ہیں آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
نے جس شخص کے لیے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں نے تعجب  
کیا تھا، تو میں نے کہا تھا میں اس شخص کا حال معلوم کرنے کے لیے  
جاتا ہوں چنانچہ وہ شخص سخت زخمی ہوا، اس نے موت میں جلدی کی۔  
اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور لوگ سینہ سے لگائی کھچر اس پر زور  
دیا اور طح اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک شخص بہشت والوں جیسے کام کرتا ہے حالانکہ  
وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص لوگوں کی نظر میں دوزخیوں کے سے کام  
کرتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (حافظ اس کا اچھا ہوتا ہے)

(یہ غرض یہ کہ یقیناً وہ دوزخی نہیں کہا جاسکتا اس لفظ سے اللہ تعالیٰ نے اکرام انسانیت کا  
طریقہ قائم کیا اور اگر کسی کے دوزخی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کا اکرام کون کرتا؟ اور اگر کسی کی  
اندھی تقلید تھی ممنوع ٹھہری دوزخ کسی کے متعلق بہشت ہونے کا یقین ہوتا تو اس کی

أَهْلُ الْجَنَّةِ -

بَاب ۱۸۲۳ التَّحْرِيمُ عَلَى الرَّجُلِ قَوْلُ  
اللَّهِ تَعَالَى وَاعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ  
مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْجَحْلِ تُرْهَبُونَ  
بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ -

۲۶۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا  
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ  
قَالَتِ آبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا أَرُمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي إِسْمَاعِيلَ  
قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ  
قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُمُوا فَإِنَّا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ -  
۲۷۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ  
صَفَفْنَا الْقُرَيْشَ وَصَفَّوْنَا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ

تقلید سے انکار کون کرتا ؟ عبدالرزاق

باب تیر اندازی کی رغبت دینا اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے تیار کرو کافروں کے مقابلہ کے لیے اپنی طاقت کی مطابق  
سامان قوت اور گھوڑے باندھ کر تاکہ اللہ کے دشمن کو مغلوب  
رکھو ۱۸۲۳

۱) از عبد اللہ بن مسلمہ از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید (سلمہ  
بن اکوع کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمہ حبشہ کے چند لوگوں کے  
پاس سے گزرے وہ تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے بنو  
اسماعیل (اسماعیل کی اولاد یعنی عرب لوگو) تیر اندازی کرو تمہارے باپ  
اسماعیل تیر انداز تھے اور میں اس گروہ کے ساتھ ہوں (تیر اندازی کی مشق  
دو گروہ کر رہے تھے۔ یہ سن کر دوسرے گروہ نے تیر اندازی کی بجائے بوک  
دی آپ نے فرمایا تیر اندازی کیوں نہیں کرنے ؟ انہوں نے عرض کیا آپ  
تو دوسرے گروہ میں شامل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں دونوں غریق  
کے ساتھ ہوں لیکن تیر اندازی جاری رکھو (مجھڑو نہیں)

۲) از ابو نعیم از عبد الرحمن بن غنیم از حمرہ بن ابی اسید ان کے والد  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں جب ہم قریش کے  
خلاف صف آرا رہے اور قریش ہمارے خلاف صف آرا رہے فرمایا  
جب وہ تمہارے قریب آجائیں (تیر کی زد پر) اس وقت تیر مارو

۱۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جب دشمن کے خاتمے کا مال معلوم نہیں نہ اس کی نیرت کہ وہ خالص خدا کے لئے لڑا ہے یا مال و دولت اور نافرمانی کے لئے تو کسی کو قطعاً نہیں نہیں کہہ  
سکتے قرآن و سلف اور خلف نے اس مسئلہ کو کمال لگا دیا اور مال کے باطل سے مارا جائے نہیں کہا سچا اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ شہید کو غسل نہ دینے کے خلاف ہے لہذا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی  
طور پر شہید یا کسی نہ کہنا چاہیے اور احکام شریعت جاری کرنے کے لئے اس کو شہید کہیں گے ۱۲ منہ ۱۔ مریضہ کے بعد میں طور پر کسی کو شہوت یا دوزخی نہیں کہا جاسکتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکار  
یہ اسباب کا طریقہ قائم کر دیا اور نہ اگر کسی کے دوزخ ہونے کا یقین ہو تو اس کا اکرام کون کرتا ؟ یہی طے نہ کی اندھی تقلید کی گنجائش ہے وہ کسی کے متعلق پیشی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کی تقلید سے کار  
کون نکلتا ؟ عبدالرزاق ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق دیکھئے کسی کی دشمنی نہ فرماتے۔ میرزا باقر نقوی اور اس کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مقابلہ نہ کسی جماعت کے ساتھ نہ کسی  
ہذا اتفاقاً عداوت پر دوسرے کے خلاف نہ تھے لیکن چونکہ دوسرے گروہ نے آپ کی کھڑی شریعت کا احساس کیا لہذا آپ نے دوزخ کی شمولیت کا اعلان فرمایا اور کسی کی دشمنی نہ ہونے کی وجہ سے بلکہ خلاف  
۳۔ یہ بات لاکر امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا کہ زید بن ابی اسید نے فرمایا۔ ہمارے زمانے میں نہ زنجی اور تپ اندازی سے جہاں تک جہاں پر ان  
کو نہ دوق اور تپ کا نشانہ نہ دے اور عمدہ عمدہ نفیس اور خوب تیار کئے میں مصروف رہنا چاہیے ۱۲ منہ ۴۔ یعنی دونوں کا خیر خواہ ہوں اور دونوں کے لئے دعا کروں ۱۲ منہ



بِالنَّبْلِ۔

اپس قرآن مجیم کی اس آیت سے مراد ہر زمانے کے اسلحہ جنگ سے

ہے جو اس زمانے میں کام آئے اور مثلاً ٹینک، ٹوپ، جٹی، بجری اور ہوائی جہاز راکٹ وغیرہ۔

باب برحیجے کی مشق کرنا۔

باب ۱۸۲۵ اللہ بوالبحارۃ فخرہا۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ مُوسَى خَابِرًا وَهَاشِمٌ

عَنْ مُعْمَرٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ

وَالْبَيْهَقِيِّ يُلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمِجْرَاهِمَ دَخَلَ عُمَرُ فَاهْوَى إِلَى الْخَصْلَى

فَحَصَمَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعَهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلَى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعْمَرٌ وَابْنُ الْمُسَيْبِ

بَابُ الْمَجْنُونِ وَمَنْ

يَتَرَسَّسُ بِتُرْسٍ صَاحِبِهِ۔

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ

حَسَنَ الرَّحْمِيِّ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَارَفَ الْمَشْرِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ

۲۷۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

أَبْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ

داؤد بن ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از عمر از زہری از ابن مسیب البوسریہ

فرماتے ہیں کہ جبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برحیجے کی مشق

رہے تھے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ آئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جگے اور

ان پر کنکر مارے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اسے عمر! انہیں کھیلنے دے۔

راوی علی نے بحوالہ عبدالرزاق، بمعمر روایت کیا ہے کہ یہ کھیل مسجد میں

ہو رہا تھا۔

باب دُجال کا استعمال اور دوسرے کاٹوسالؓ

استعمال کرنا۔

داؤد بن محمد بن عبداللہ از داؤد بن انا سحاق بن عبداللہ بن

ابی طلحہ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دلوں کی ایک سپر سے آکر کرتے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے۔ جب

وہ تیر مارنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک اٹھا کر دیکھتے، کہ

ان کا نشانہ تیر کہاں تک جاتا ہے۔

(از سعید بن عقیل از یحییٰ بن عبدالرحمان از ابو حازم) از سہل بن

الشرعہ کہتے ہیں کہ (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ

۱۔ بہان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے کمالات عطا فرمائے تھے آپ جنوں سنگ سے بھی بچھا دیتے تھے اور فوج کی کمانڈری بھی خود

ہی کرتے تھے مجدد اور سلطان جنرل اپنی فوج کو کسی وقت فیر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن زدہ ہوا جگھے ورنہ کوئی بارود بے فائدہ ضائع کرنا اور انوں کا کام ہے ایسا

ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمن کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیری بارش نہ کرو ورنہ تیر برباد جائیں گے بلکہ طہنان سے کھڑے رہو جب دیکھو کہ وہ تیر

کی زد میں آئے پہنچے ہیں اس وقت تیر مارو ۱۲ منہ ۱۳۔ بعض نسخوں میں یہ نہیں ہے بھڑا ہے یعنی اپنے برچھے سے اور حافظ اور عینی کے نسخوں میں یہ لفظ نہ تھا

انہوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے۔

قسط طانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ کئی نسخوں میں یہ لفظ اس حدیث میں بھی مذکور ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں

دُجال کا استعمال ماننے پر اور یہ توکل کے خلاف نہیں ہے ۱۲ منہ

لَمَّا كَسَرَتْ بَيْعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رِجْلَا عَيْشَةَ وَكَانَ عَلَى يَتِّخِطُ بِأَلَمٍ بِالْمَجِيءِ وَكَانَتْ قَاطِمَةً تَفْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ مِنْ يَدَيْ عَنَى مَنَاءً كَثْرَةً فَعَدَّتْ رِجْلَيْ خَصِيرَةٍ فَخَرَّقَتْهُمَا وَالصَّقَّتْهُمَا عَلَى نَجْوَحِهِمْ فَرَقَّ الدَّمُ

۲۷۰۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ أَحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّخَعِ مِنْهَا أَقَاءُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا لَمْ يُوجِفْ مُسْلِمُونَ عَلَيْهِ يَجْعَلُ وَلَا رِكَابَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْسَبُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرْبِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرُمَاتِي (ترجمہ باب یہ ہے کہ اسلحہ میں ڈھال بھی لگئی اور وہ اپنے اور دوسرے مجاہدوں کے کام آئی)۔

۲۷۰۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدِ سَمِعْتُ يَقُولُ إِذْ فُتِدَ الْوَاقِي وَارْتَحَى

بَابُ الْوَارِثَةِ

کے سر مبارک پر ٹوٹ گیا رکھار نے پھر پھینکے تھے آپ کا منہ خون آلود ہو گیا آپ کا دندان مبارک شہید ہو گیا، تو حضرت علی بار بار اپنی ڈھال میں پانی لاتے (ترجمہ باب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخم دھوئیں سیدۃ النسا نے حیب دیکھا کہ اس طرح خون مزید بہہ نکلا ہے تو چٹائی کا ٹکڑا اجلا کر زخم میں لگا دیا اور اس طرح خون بند ہو گیا۔

داؤدی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از زہری از مالک بن اوس بن حدثان (حدثان) عمرو بنی النضر عنہ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کے مال اور باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر جنگ کے عطا فرمادیئے تھے مسلمہ مالوں نے انہیں حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ استعمال نہیں کئے تھے (جنگ نہیں کی تھی) لہذا یہ مال (حسب شرع) خصوصی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے آپ اس میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچ جاتا، وہ اسلحہ، ہالوروں اور جنگ کے سامان میں خرچ فرماتے۔ (ترجمہ باب یہ ہے کہ اسلحہ میں ڈھال بھی لگئی اور وہ اپنے اور دوسرے مجاہدوں کے کام آئی)۔

(از مسدد و از یحییٰ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبد اللہ بن شداد از حضرت علی رضی اللہ عنہ) دوسری سند (از قبیسہ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبد اللہ بن شداد از حضرت علی رضی اللہ عنہ) وہ فرماتے تھے ہمیں نے سعد کے بعد کسی شخص کو نہیں دیکھا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنے کو یا اپنے والدین کو قربان کیا ہو۔ (جنگ احد کے موقع پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد سے یوں فرماتے ہوئے میں نے سنا اِذْ فُتِدَ الْوَاقِي وَارْتَحَى اُمِّی ہلے سعد تو تیر اندازی کرنا تجھ پر میرے ریاں باپ فدا ہوں) باب ڈھال کا بیان ۳۷

۳۷ اختیار میں ڈھال بھی لگئی اس طرح حدیث باب کے مطابق ہو گئی ۱۲ منہ ۱۲ مگر صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں آپ نے حضرت زبیر سے بھی لوٹ دیا یہ کہ ریاں باپ تجھ پر صدقے خیر حضرت علی کس کی خبر نہ ہوئی ۱۲ منہ ۱۲ باب اوپر گزر چکا ہے تو یہ بخاری بھی بعضوں نے کہا عمل نہیں ہے درج ہے چنانچہ کا ڈھال مراد ہے اور اسے من کا ذکر ہوا جو اسے کی ڈھال کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

۴- حَدَّثَنَا إِبْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ  
عُمَرُوَةَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَخَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ بَيْتِ ابْنِ  
تُغْيِيَانِ بَعْثَ بَعَاثٍ فَأَصْطَجَعَ عَلَى الْفَرَّاشِ  
وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَقَدْ خَلَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَتَتْهُ هَرْنِي وَ  
قَالَ مَرَّ الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ عَلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي مَا  
ذَلِكَا عَمِلَ غَمَزْتُمَا فُحْرَجَا قَالَتْ وَكَأَنَّهُ  
يَوْمَ عَيْدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِاللَّدُنِّ وَالْحِجَابِ  
فَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّا قَالَ تَشْتَهِيَانِ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ  
فَأَقَامَنِي وَرَأَيْتُ خَدَّيْ عَلَى خَدِّهِ وَنَظَرْتُ  
وَوُثِّقْتُ بَيْنِي أَرْدَاكَ حَتَّى إِذَا مَلِكْتُ قَالَ  
حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ هَبْنِي قَالَ أَحْمَدُ  
عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ -

بَابُ الْحَمَامِلِ وَتَعْلِيْقِي  
السَّيْفِ بِالتَّعْنُقِ -

(ابن السَّيْلِ اِذَا بِنِيبِ اِذَا عَمَرُوا اِذَا اَلْاَسْوَدِ اِذَا عَمَرُوا) حضرت عائشہ رضی

فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس دو انصاری  
لوگیاں جنگ بُہات کے متعلق اشعار لکھ رہی تھیں آپؐ رخ انور کو پھر کر ستر  
پر آرام فرما ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور  
فرمایا: پیغمبر خدا کے نزدیک شیطانی آواز کا کیا کام ہے؟ یہ سن کر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو گالے دے۔ جب حضرت ابو  
بکرؓ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے خود ہی ان دو لوگوں کو اشارہ کیا  
اور وہ چلی گئیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ عید کا دن تھا جیسی اپنے سپر اور بچوں  
سے کھیل رہے تھے یا تو بس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست  
کی یا آپؐ نے خود ہی فرمایا تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض  
کیا، جی ہاں! چنانچہ آپؐ نے مجھے اپنی پشت کی طرف کھڑ کیا۔ میرے  
رخسار حضور انور کے رخسار پر تھے۔ آپؐ خشیوں سے فرما رہے تھے اے  
بنی ارفدہ! کھیلو اور تماشا کرو۔ میں تماشا دیکھنے دیکھنے خود ہی تھک  
گئی۔ آپؐ نے پوچھا اس میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اچھا۔  
احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عمل کے بجائے  
فلما غفل روایت کیا ہے۔

باب تلوار گلے میں لٹکانا۔

۱- یہ طریق اوس اور خزیمہ الفدا کے دو بیہوشوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی ۱۲ منہ ۷۵ و دوسری روایت میں ہے دفن بجا رہی تھیں ۱۲ منہ ۷۵ دوسری روایت میں اتنا  
لایا وہ ابوبکرؓ اور قرآن ایک عیونی ہے (یعنی تہوا خوشی کا دن) یہ ہماری عیونی معلوم ہوا خوشی اندر سے دس دن بھیجے شادی بیاہ عید، عقیدہ، ولیمہ، ختمہ وغیرہ میں  
گاہا بجا درست ہے ایک جماعت غیر مقلدین نے اس کو امتیاز کیا ہے مگر منافی اس کو مطلقاً سرام کہتے ہیں۔ اور شیخ ابن قیمؒ بھی حرمت ہی کی طرف گئے ہیں۔  
لیکن ابن حزمؒ اہل اہل کی طرف گئے ہیں اہل اہل پر اہل اہل کو بھی قیاس کیا ہے بالکل یہ مسئلہ اختلافی ہے اس میں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے ایک  
جماعت صوفیہ نے بھی غنا اور حرام کو شرط کے ساتھ وہ شرط یہ ہیں کالنے والا مرد ہوا اور اجنبی عورت نہ ہو مضامین فحش اور خلاف شرع نہ ہو، لیکن اس سے لڑ  
اداس کے رسول کی محبت پیدا ہوا حضرت نے انصاری لوگوں سے فرمایا جو کافی بجاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے نکلیں تھیں ان علموا ان اللہ علیہ وسلم  
اور قرآن شریف میں جو اہل الحدیث آج سے بہت سے تابعین نے اس سے گناہا بجا مارا لیا ہے مگر یہی آیت میں آگے یہ ہے فیصل بلہ عن سبیل اللہ ایسے غنا کر کو سننے  
نہیں کرنا خواہ اللہ کی راہ سے کیا اور کفر و فسق و فجور کی طرف لے جائے ۱۲ منہ ۷۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۷۵ بنی ارفدہ جشیوں کو کہتے ہیں کہ کن کی زبان  
پر جشیوں کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ۷۵ یعنی جب ابوبکرؓ غافل ہو گئے مطلب دلوں کا ایک ہے ۱۲ منہ

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَهُ النَّاسِ وَقَدْ فُزَّعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ فَجْرِ حُنَيْنٍ فَخَرَّ النَّبِيُّ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اسْتَبْرَأْ الْخَبِيرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَا يَبِي طَلْحَةَ عُرِي وَفِي عَصِيْدِ الشَّيْفِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا أَلَمْ تُرَاعُوا أَتَمَّ قَالَ وَحَدَّثَنَا هُجْرٌ أَوْ قَالَ إِدْرِيسُ بْنُ كَثِيرٍ

تَحْفَظُ بَيْنَ تَوَارِكِهَا سَوِيَّةً تَحْتَهُ آيَةُ خَرَابَةٍ تَحْتَهُ كَمُحْذَرٍ مِنْ كَيْدِ زَيْدٍ بَعْدَ مَا يَكُونُ

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَتَوَلَّى لَقَدْ فَتَحَ الْفَتْوحَ قَوْمٌ بِهَا كَانَتْ حِلْيَةُ سَيُوفِهِمُ الذَّهَبُ الْفِئَةِ (أَمْ كَانَتْ حِلْيَةُ سَيُوفِهِمُ الْفُلُكُ وَالْأَفْكَ وَالْحَدِيدُ)

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّمَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مَعَهُ قَادِرٌ لَهُمُ الْقَاتِلَةُ فِي دَاخِلِ الْعِصَا وَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) انس رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک بار مدینے میں رات کے وقت دشمن کے ڈر سے گھبراہٹ محسوس ہوئی لوگ دشمن کی آواز کی طرف چل دیئے آنحضرت لوگوں کو مدینے کی سرحدیں دیکھ بھال کرواپس آتے ہوئے ملے ان سے پہلے ہی آپ اکیلے روانہ ہوئے تھے۔ اب آپ بات کی تحقیق کر کے آرہے تھے، گویا جب لوگ دشمن کے مقابلہ کیلئے جا رہے تھے آنحضرت دشمن کی دیکھ بھال کر کے واپس آرہے تھے۔ آپ ابو طلحہ کے گھوڑے پر بٹکی پیڑ سوار تھے گلے میں تلوار لٹکا رکھے تھے کہ کچھ درزیس کچھ درزیس بھر فرمایا یہ گھوڑا تو دریا کی طسرح تیز رفتار ہے۔

بَاب ۱۸۲۔ تَوَارِكُ زَيْدٍ رُكَّانَا (سونا چاندی لگانا)

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از اوزاعی از سلیمان بن جبیر) ابو طلحہ

وہ فرماتے ہیں کہ فتوحات انہیں نصیب ہوئیں، جن کو تلواروں میں سونا چاندی نہ تھا بلکہ چمڑا سیسہ اور لوہا ان کی تلواروں کا زیور تھا۔ لے

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

بَاب ۱۸۳۔ مِنْ عِلَّةِ سَيْنِهِ

بِالشَّجَرِ فِي الشَّيْءِ عَنِ الْقَادِرِ لَقِي

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ كَيْتَظَاوَنَ  
بِالشَّجَرِ فَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْتَ سَمَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ رَمَيْنَا نَوْمَةً  
فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَكَ أَغْرَابِي فَقَالَ إِنَّ  
هَذَا الْخَطْرُ عَلَى سَيْفِي وَإِنَّا لَكُوفُ اسْتَيْقَظْتُ  
وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي  
فَقُلْتُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَّاسٌ -

### بَابُ اسْبَاغِ الْبَيْضَةِ

۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا أُحِدَ فَقَالَ جُرَيْجٌ وَجَّهَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَرَى  
رُبَا عَيْنًا وَهَشَمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ  
فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ لَدُنَّ  
وَعَلَى يَمِينِكَ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ  
إِلَّا كُثْرَةً أَخَذَتْ حَبِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى  
سَادَ رَمَادُ الثَّرَى لِرُزْقَتِهِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ -

### بَابُ ۱۸۳۲ مَنْ لَمْ يَزْكُرْ

السَّلَامَ عِنْدَ الْمَوْتِ -

سے لگادی۔ ہم لوگ سو گئے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں  
بلارہے ہیں۔ آپ کے پاس ایک اعلیٰ بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا اس  
بدولے میری تلوار مجھ پر سنت لی۔ میں سورما تھا جاگتا تو دیکھائی تلوار  
اس کے ہاتھ میں ہے اور کہہ رہا ہے مجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا  
ہے؟ کون بچا سکتا ہے؟ میں نے تین بار کہا اللہ بھرا آپ نے اس بدو  
کو کوئی سزا دی اور وہ بیٹھا رہا۔

### باب خود پیننا۔

۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا أُحِدَ فَقَالَ جُرَيْجٌ وَجَّهَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَرَى  
رُبَا عَيْنًا وَهَشَمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ  
فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ لَدُنَّ  
وَعَلَى يَمِينِكَ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ  
إِلَّا كُثْرَةً أَخَذَتْ حَبِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى  
سَادَ رَمَادُ الثَّرَى لِرُزْقَتِهِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ -

### باب مرنے کے بعد تمہارا وغیرہ اور نذرست

نہیں ہے۔

۱۷- ابن حوقل نے منازکی میں ایوں روایت کیا کہ کافروں نے اسے گنوا جس کا نام دھڑو تھا یہ کہہ کہ ان وقت محمد اکیس پڑے ہیں ان کو مارے وہ ایک تلوار لے کر آیا اور اپنے بٹنے  
کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچا رہے آپ نے فرمایا اللہ یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبرائیلؑ آئے پیچھے اور اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے  
اٹھائی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچا رہے اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے فرمایا خیر ملا جا کہتے ہیں وہ گنوا و سلمان بڑ گیا اٹھ اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی کہ وہی نے کہا ان گنوا کا نام  
خورش بن حارث تھا ۱۲- جبریلؑ پر خیر تو اسے قہقہہ دیا اور دانت عقبہ بن ابی وقاصؑ کو کڑا اور خود علیؑ بن ہشام نے جیسے اوپر لکھا ہے ایک مطلب یہ بھی لکھا ہے کہ خود کا استعمال  
جانتے ۱۳- نہایت کی ایک رسم یہ بھی کہ جب کسی مرے تو اس کے ہاتھ لڑو لڑو لڑو اس کا سبب جلا دیتے اس کے جلا دینا دلالتے امام بخاری نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ سب کام  
میں میں نہ کرے میں اس کا مواضع میں نہیں لیکن جو کچھ اللہ کی راہ میں ہے وہاں لے اب نہ ہندستان میں اس رنگ سے کہ خداوند کے فرمانے پر عورت ہاتھ کی چڑیاں توڑتی ہے ۱۴- منہ

۲۷۱۱ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو  
ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحًا وَبَغْلَةً وَارْمًا جَعَلَهَا  
صَدَقَةً -

باب ۱۸۳ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ  
الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْطِطْلَالِ  
بِالشَّجَرِ -

۲۷۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ وَابْنُ سَلَمَةَ  
إِنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
عَنْ سَيِّدَانِ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدَّوْلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعَصَا  
فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعَصَا يَسْتَظِلُّونَ فِي الشَّجَرِ  
فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ  
فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَيْقِظَ وَعِنْدَهُ  
رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَنَالَ مَنْ  
يَنْتَعِلُ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفُ فَهَا هُوَ دَا  
جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعَاوِبَهُ -

باب ۱۸۳ مَا قَرِئَ فِي الرِّمَاحِ  
وَدُرِّكَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از ابوالاسحاق) از عمرو  
بن حارث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سولے ہتھیار سفید خج  
اور زمین کے جسے صدقہ کر گئے تھے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

باب اگر اکم دو پہر کے وقت کہیں  
پڑاؤ ڈالے تو لوگ اس سے الگ ہو کر درختوں  
کے سایہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سنان بن ابی سنان و ابی طلحہ  
از حضرت جابر رد و سری سند از موسی بن اسمعیل از ابراہیم بن سعد از  
ابن شہاب الزہری از سنان بن ابی سنان از دولی) حضرت جابر فرماتے  
ہیں کہ انہوں نے آنحضرت کے ساتھ جہاد میں شمولیت کی۔ اتفاقاً دو پہر  
کسی غار یا جنگل میں آگئی۔ لوگ متفرق ہو کر درختوں کے سایہ میں پھیل گئے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت تلے آرام فرما ہوئے آپ نے  
اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور خود سو گئے۔ بیدار ہو کر دیکھتے ہیں  
کہ ایک شخص آپ کے پاس کھڑا ہے جس کا آپ کو علم نہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونپی اور کہا تم مجھ سے  
کون بچا سکتا ہے ہمیں نے کہا اللہ اس نے تلوار میراں میں کر لی اب  
یہ بیٹھ جائے چنانچہ آنحضرت نے اسے سزا دی

باب بھالوں یعنی نیزوں کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری روزی کھالے

تَحْتَ ظِلِّ دَرْجِي وَجُعِلَ الدِّلَّةُ وَ  
الْمَصْفَاةُ عَلَيَّ مَنْ خَالَفَ أَصْرِي.

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
قَانِغٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
إِنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابِ  
مُحَمَّدٍ وَمِنْ غَيْرِ مُحَمَّدٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحِشْمًا  
فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِمْ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَنَاوَلُوهُ  
سَوْطَةً فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُحْمًا فَأَبَوْا فَأَخَذَهُمْ  
شِدَّةً عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ  
الْبَقِيَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُ فَلَمَّا أَذْرَكُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ  
قَالَ إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ وَعَنْ زَيْدِ  
ابْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
فِي لَحْمِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ  
هَلْ مَحْكَمٌ مِنْ لَحْمٍ شَيْءٌ۔

کے ساتھ تلتے تھے۔ اور جو شخص میرے احکام کی  
مخالفت کرے اس کے لیے ذلت اور سستی لازم کروں گا  
(از عبد اللہ بن ابی یوسف از مالک از ابو النضر خولی عن ابن النضر  
از نافع خولی از ابو قتادہ الفزاری) از حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے کے کسی راستے میں تھے کہ آنحضرت  
سے پیچھے رہ گئے، ان کے ساتھ احرام باندھے ہوئے اور کئی کئی کھانے  
کرام تھے ابو قتادہ غیر محرم تھے (احرام نہیں باندھے ہوئے تھے)  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک گوز خر سے دیکھا آپ اپنے گھوڑے پر  
سوار ہوئے (اس کا شکار کیلئے لیے) اپنے ساتھیوں سے کہ اکوڑا اٹھا  
دنیا انہوں نے نہ اٹھایا (بحالت احرام شکاری کو مدد دینا صحیح نہیں)  
حضرت ابو قتادہ نے خود کوڑا اٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا اچھا مجھے مبالغہ  
دنیزہ (نیزہ) اٹھا دیکھے انہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا چنانچہ ابو قتادہ نے  
خود ہی نیزہ اٹھالیا پھر حضرت ابو قتادہ نے گوز خر پر حملہ کیا اور اسے شکار  
کر لیا۔ اب بعض ساتھیوں نے اس کا گوشت کھایا بعض نے اس خیال  
سے کہ بحالت احرام شکار ممنوع ہے گوشت نہ کھایا جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ سے پوچھا کیا احرام والا شخص گوشت  
کھا سکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہو کھانا ہے جو اللہ تمہیں کھانا

حضرت زید بن اسلم بحوالہ عطاء بن یسار از حضرت ابو قتادہ کا گوز خر کا بھی واقعہ بیان کرتے ہیں جیسے ابو النضر نے روایت کیا اس  
میں یہ جملہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت باقی ہے؟

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی زرہ اور  
جنگی قمیص (رومہ) کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
خالد بن ولید نے تو ابی زریں فی سبیل اللہ وقف کر دیں

**باب ۱۸۲۵** مَا قِيلَ فِي وَرَعِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَبِيضِ الْمَحْبُوسِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَّا خَالِدٌ فَقَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

اس حدیث کو امام احمد نے منقول کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیش سپر گری ہے جو منہ پر کوئی نہ لکھانا اور دولت کمانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری امٹ کی سوداگری چاہے ۱۲ منہ  
۱۲ منہ سے تر ہے اب منقول ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ کا نام بخاری نے کتاب الذبائح میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ابو یوسف کتاب الذبائح میں منقول ہے لہذا یہی ہے ۱۲ منہ

۴۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هَبْدٌ

الْوَحَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ  
الْأُحْمَرِ آتَى أَشَدَّكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ  
سُئِلْتُ لَمْ تُعْبِدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ ابْنُ بَكْرِ يَدِي  
فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أُنْحَتِ عَلَى رِجْلِكَ  
وَهُوَ فِي الدَّرْعِ فُخِّرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُمْ أَجْمَعُ  
وَيُؤَلِّفُونَ الدُّبُرَ لِلْسَّاعَةِ مُوَعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ  
أَدَى وَأَمْرٌ وَقَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْيَوْمَ مَدِينَةٍ

(از محمد بن ثنی از عبد الوہاب از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ

عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن ایک خیمہ میں تھے آپ نے یوں دعا فرمائی اے اللہ میں تجھ سے تیرا اقرار اور تیرا وعدہ چاہتا ہوں، اے اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو میرے آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جاسکے گی ۛ

حضرت البکر صدیق نے آپ کا ماتہ تمام لیا اور کہا اے اللہ کے رسول بس کیجئے آپ نے اللہ سے دعا کرنے میں انتہا کر دی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زرہ پہنے ہوئے خیمہ سے باہر تشریف لائے  
اور یہ پڑھ رہے تھے۔ سَبِّهْتُمَا الْجَمْعُ وَيَوْمَ لَوْنِ الدَّيْبِ۔ (ترجمہ مختصر)  
گی۔ بَدِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔ (ترجمہ)  
نہایت سخت اور تلخ ثابت ہوگی)

٢٤١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ تُوِّفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَدُعَا مَرْمُوفَةٌ عِنْدَهُ هُوَ وَدِي شَاشِينَ  
سَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَدُعَا مِّنْ حَايِيدٍ  
وَقَالَ مَيْلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
وَقَالَ دَهْنَةٌ دُعَا مِّنْ حَدِيدٍ -

(۱) از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از ابراہیم از اسود حضرت عائشہ  
 فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت آپ کی زرہ یہودی کے پاس  
 تیس صاع جو کے عوض گروہی تھی۔ اور یعلیٰ نے اعش سے روایت کی  
 ہے لوہے کی زرہ یعلیٰ نے بحوالہ عبدالواحد، اعش روایت کیا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے پاس لوہے کی زرہ گروہی ہوئی تھی

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابن طاووس وہ اپنے والد سے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵۱۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ كَلْبٍ وَعَسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

۱۔ یعنی تو اپنا وعدہ اپنے فعلوں کو ہم سے پورا کرو ورنہ یہ تھا کہ باوجود قاضی ہاتھ کے گایا کا فرد پر فرتح ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے وعدے پر کمال یقین تھا مگر مسلمانوں کی یہ سروسامانی اور کارفروں کے سامان جنگل و کثرت کو دیکھ کر بہت متعجب نہ ہو بلکہ شریعت آپ کو ترک و بدو ۱۲ منہ ۵۷ یعنی دنیا میں آج تیرے خالص پوسنے والے ہیں بس سو تردد آدمی ہیں اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دیتا تو تیری مرضی چونکہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے والا نہیں تو قیامت تک شرک ہی شرک رہے گا اور تجھے کوئی نہ بوجے گا اسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو لیا جاتی ہے جو پورے ذکر و فکر کے نتیجے میں آدھی رات کو کسی کی مجال نہیں کہ بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض کرے ۔ حضرت مولانا علی شاہ رام نے بھی ایک دعا روا دی ہے کہ اے حق! تمہارا نام بتاتا ہوں پس کیا عیب ہے؟ ﴿الذیۃ﴾ ۱۲ منہ ۵۸ یہیں سے ترجمہ باب النکاح ۱۳ منہ ۵۹ یہیں سے ترجمہ باب النکاح ۱۴ منہ ۶۰

سنی نمبر ۱۵۱ اور اس نے آٹھ کراہت پہنچائی جس کا حوازی نکلا ۱۲ منہ



هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَثَلُ الْبَغِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ نَحْلَيْنِ عَلَيْهِمَا  
جَبْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى  
تَرَاقِيهِمَا فَكَلِمَا هَذَا الْمُتَصَدِّقُ بِمَصَدِّقَةِ السَّعَةِ  
عَلَيْهِ حَقٌّ تَعْفَى أَثَرَهُ وَكَلِمَا هَذَا الْبَغِيلُ بِالْقَدَّةِ  
انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ  
عَلَيْهِ وَانْقَبَضَتْ يَدَاكَ إِلَى تَرَاقِيهِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيُخَيَّرُ هَلْ أَنْ يُوسِعَهَا  
فَلَا تَقْسِرُ -

نے فرمایا اور خلیل اور سرقہ یعنی زکوٰۃ دہندہ کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جن  
پر لوہے کے دو کمرے ہوں۔ ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں  
جب زکوٰۃ دہندہ زکوٰۃ دیتا ہے تو اسکا کمرہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ  
زمین پر گھسٹتا جاتا ہے بخیل جب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کمرہ سمٹ  
جاتا ہے ایک چھلہ دوسرے چھلے سے بھر جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے  
جبر جلتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یہ بھی سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ بڑا زور لگاتا ہے کہ کسی طرح یہ کمرہ  
ڈرا ڈھیلا ہو جائے مگر وہ ڈھیلا نہیں ہوتا تو ترجمہ باب اس حدیث سے  
عجیب نکتہ کی شکل میں ظاہر ہوا ہے کہ چونکہ سختی قابل ستائش شخصیت ہوتا

ہے اس لیے اس کا یہ فعل کہ وہ زرہ پہنتا ہے قابل ستائش ہے۔ لہذا بطور سندا سے اس باب میں شامل کیا گیا ہے  
یہ پہلو بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل کو بھی زرہ پوش فرمایا۔ مگر اس کی زرہ پوشی کی طرف تھیک اس  
طرح تو جہ نہ دی گئی جس طرح شجاع کو شیر کے ساتھ تشبیہ دینے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ شجاع کے بھی شیر کی طرح  
بچنے دم وغیرہ اعضاء ہوتے ہیں جو اور انسان میں نہیں ہوتے

### باب ۱۸۳۶ الْجَبْتَانِ فِي السَّفَرِ وَالْحَدَّةِ

۲۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ  
الْوَجْدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ مُسْلِمٍ هُوَ  
ابْنُ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَغِيرَةُ بْنُ  
شُعْبَةَ قَالَ إِنْ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَظِيَّتْهُ بَأَاءٌ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ شَامِيَةٌ  
فَصَفَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ  
فَخَرَجَ يَدِيهِ مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَ نَاصِبَتَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا  
مِنْ تَحْتِهَا فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خَفَّيْهِ -

### باب سفر اور جنگ میں جبہ پہننا۔

داؤد موسیٰ بن اسماعیل از عبد الوحد از اعش از ابو القاسم مسلم بن صحیح  
از مسروق از مغیرہ بن شعبہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جنگ (جہوک میں) رفت حاجت کے لیے تشریف لے گئے واپس  
تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا۔ آپ  
ملک شام کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے کلی کئی ناک میں  
پانی ڈالا ہمنہ دھویا۔ پھر آپ ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ  
تنگ تھیں لہذا آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال کر دھویا۔ سراور  
موزوں پر مسح کیا۔

### باب الطرائی میں لڑائی کی پہنتا سہ

### باب ۱۸۳۷ الْحَرِيرُ فِي الْحَرْبِ

لہ میرٹھا دیکھا یا لڑکے میں لڑکچہ کے مطالبے پر کہ کئی مال کو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش و کرشا دہ کر جاتا ہے اور بخیل مال کو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے بڑا بڑا کچھ سے بھی تو دل تنگ کر دیتا ہے ہوتا ہے  
لہ میرٹھا دیکھا یا لڑکے میں لڑکچہ کے مطالبے پر کہ کئی مال کو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش و کرشا دہ کر جاتا ہے اور بخیل مال کو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے بڑا بڑا کچھ سے بھی تو دل تنگ کر دیتا ہے ہوتا ہے  
لہ میرٹھا دیکھا یا لڑکے میں لڑکچہ کے مطالبے پر کہ کئی مال کو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش و کرشا دہ کر جاتا ہے اور بخیل مال کو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے بڑا بڑا کچھ سے بھی تو دل تنگ کر دیتا ہے ہوتا ہے

۲۷۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَسَاخِدَ شَهْرًا أَنْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْصٍ مِنْ حُرِّيٍّ حَكْمَةً كَانَتْ بِهِمَا -

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَدَانٍ  
وَحَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
عَوْفٍ وَالْأَخِيَّ بْنَ قَيْسٍ وَالْأَخِيَّ بْنَ قَيْسٍ سَمِعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
الْحَمْدُ فَإِنْ رَخَّصَ لَهُمَا فِي الْحُرِّيِّ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا عَوْدًا

۲۷۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

أَخْبَرَنِي قَتَادَةَ أَنَّ أَسَاخِدَ شَهْرًا قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالْأَخِيَّ  
بْنِ الْعَوَّامِ فِي حُرِّيٍّ -

۲۷۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ آدَ  
رَخَّصَ لِحَكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا -

## بَابُ مَا يُدْرِكُ فِي السَّيْرِ

کھانا درست ہے۔

۲۷۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ  
جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَخْتَرُ مِنْهَا  
ثُمَّ دَعَى إِلَى السَّلَوةِ فَصَلَّى وَكَمَّ بِمَوْضِعٍ -

۱۱ (از احمد بن محمد بن مقدم از خالد از سعید از قتادہ) از حضرت انس بن

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف  
اور زبیر بن عوام کو خارش کی وجہ سے ریشمی قمیض پہننے کی اجازت دے  
دی تھی۔

۱۱ (از ابو الولید از ہمام از قتادہ از انس) دوسری سند (از محمد بن سنان

از ہمام از قتادہ) انس فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی آپ نے انہیں ریشمی لباس میں ملبوس ہونے  
کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں  
جہاد میں یہ کپڑا پہننے ہوئے دیکھا۔

۱۱ (از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف اور  
زبیر بن عوام کو ریشمی لباس میں ملبوس رہنے کی اجازت دے  
رکھی تھی۔

۱۱ (از محمد بن ابیہ از غندر از شعبہ از قتادہ) از حضرت انس رضی اللہ عنہ

وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف  
اور زبیر کو کچھ کی وجہ سے اس کو (ریشم پہننے کی) اجازت دی ہوئی تھی۔

## باب چھری یا چاقو وغیرہ سے کوئی چیز کاٹ کر

۱۱ (از عبد الصمد بن عبد اللہ از ابیہ بن سعید از ابن شہاب از جعفر

بن عمرو بن اُمیہ) ان کے والد عمرو بن اُمیہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت چھری سے کاٹ کاٹ کر  
کھا رہے تھے پھر آپ کو نماز کے لیے اطلاع دی گئی تو آپ نے نماز  
پڑھی، نیا وضو نہیں کیا۔

۱۱ یہ حدیث لا کے امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کہ بیان کیا کہ اجازت دیا وہی ہوئی اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اجازت  
سفر میں دی اور دوسری روایت میں اجازت کی علت جو کہ مذکور نہیں اس ردایت میں کچھ دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جو کچھ پڑھی ہوں گی پھر جو کچھ کی وجہ  
سے کچھ پیدا ہو گئی ہوگی کہتے ہیں ریشمی کپڑا غار شربت کھو دیتا ہے اور جو کچھ کو مار ڈالتا ہے ۱۲ منہ

۲۴۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ رَأً لَقِيَ السَّكَّيْنِ-

بَابُ ۸۳۹ قِيلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ

۲۴۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ

يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسَدِ

الْعَسْقَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ

وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمًى وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَهُ

وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَصَدَّ ثَنَّا أُمِّ حَرَامٍ

أَتَاهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جَيْشٌ مِّنْ أُمَّتِي يَعْبُرُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبَ أَكَالَتُ

أُمِّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَمَنْتَ

فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ

جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَعْبُرُونَ مَدِينَهُ قَبْلَ رَوْفٍ مَّغْفُورٍ

لَهُمْ قُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا-

بَابُ ۱۸ قِتَالُ الْيَهُودِ

۲۴۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرْ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُونِ الْيَهُودَ

حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَدَأَى الْحَجَرُ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ

اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَى فَاقتله-

(از ابوالیمان از شعبی) زہری نے بھی اسی حدیث بیان کی اتنا اور  
ہے کہ آپ نے چھری ڈال دی (نماز سے پہلے)۔

باب جنگ روم کا بیان۔

(از اسحاق بن یزید دمشقی انیسویں صدی کے زکریا بن خالد بن حنبل)

عمیر بن اسود غسانی وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے عبادہ اس

وقت حِمص کے ساحل پر ایک مکان میں اترے ہوئے تھے۔ ام حرام (جو

ان کا زہد بیٹی) ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر کہتے ہیں ام حرام نے ہم سے

حدیث بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

تھے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو جہاد کے لیے سمندر پر سوار ہو گا اس پر

بہشت واجب ہوگی۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اس میں

شامل ہونے کی سعادت حاصل کروں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی اس

میں شامل ہوگی۔ پھر آنحضرت نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو حِمص روم

کے شہر (مقطیفہ) موجودہ استنبول پر جہاد کرے گا، وہ خدا کی جانب

سے مغفور ہوگا (ام حرام کہتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی

اس میں شامل ہوں گی؟ فرمایا نہیں۔

باب یہود سے جنگ کرنے کا بیان۔

(از اسحاق بن محمد فردی از مالک از نافع) از عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے (آخر زمانے

میں) ان میں کوئی پتھر کی آریں جا کر چھپ جائے گا، تو پتھر پھیل اٹھے گا اسے

بندہ خدا! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے اسے قتل کر ڈال۔

یہ حدیث کتاب الفتن میں مذکور ہے یہاں امام بخاری نے اس کو اس کے اصل کے ساتھ رکھ رکھتے ہیں۔ وہ بھی یہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بھائی نے  
کہ پہلا جہاد حضرت معاذ کے ساتھ ہوا جو یہودیوں کے ساتھ جنگ کر کے لوٹ آیا اس ام حرام شریک تھیں اس میں دوسرا جہاد جو قطیفہ پر ہوا ابن عمر بن مسعود اس لشکر کے سردار تھے اس  
میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے ابن عباس، ابن زبیر اور ابوالجوزی انصار بنی النضر وغیرہ یہ حدیث میں جہاد۔ حضرت ام حرام تاکہ اسے قتل نہ کر دے جہاد  
میں شمولیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی جو شہر میں حضرت معاذ کی کمان میں ہوا جس جہاد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی فرمائی ہے  
وہ جہاد جو قطیفہ پر ہوا اور یہودیوں کی کمان میں ہوا، اس میں حضرت ام حرام تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی فرمائی کہ اس میں نہیں ہوگی ظاہر ہے جس کی شہادت ہے کہ  
یہودیوں کے ساتھ جنگ میں کیے شامل ہونے کی کفر و کفر کا مشق ملاحظہ کیجئے کہ جہاد میں شمولیت کے لئے تمنا کرتی ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود بالکل صحیح ہے چنانچہ آج کے آلات  
جہاد اور اس کے شہر کی اطلاع دے دیتے ہیں اور خود دلہ اسے آ کر دیکھ لیتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود

٢٢٢٦ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
جَبْرِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاءِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى  
يَقُولَ الْحَبَشِيُّ دَاءُ الْيَهُودِ يَأْ مَسْلِكُهُ هَذَا  
يَهُودِيٌّ وَإِنِّي قَاتِلُهُ -

باب ۱۸۴۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

٢٤٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَازِمٌ  
قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُعَيْبٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ  
أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ  
بِقَالِ النَّبِيِّ إِنَّ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا  
عِوَاذَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَحَانِ الْمَطْرُوقَةُ-

٢٤٢٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَقُومُوا لِسَاعَةٍ حَتَّى تَقَاتِلُوا أَوَّلَ الْتُرُكِ صِفَارِ  
الْأَعْيُنِ حُمُرُ الْوُجُوهِ ذُلْفَا الْأَنْفُوفِ كَأَنَّ  
وُجُوهُهُمْ الْمِحَابِطُ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُوا لِسَاعَةٍ  
حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَبْعَالُهُمُ الشَّعْرُ

لاز اسحاق بن ابراہیم از حیران رخسارہ بن قفقاع از البوز رحمہ البوسرہ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم  
نہ ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو گے، حتیٰ کہ وہ پتھر بول اٹھیں گے  
جس کی آڑ میں یہودی بیٹھا ہوگا۔ اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی چھپا  
ہے اسے قتل کر۔

**باب** ترکوں سے جہاد۔

(اِنَّ الْاِنْعَامَ لَازِمٌ اَزْ اَحْسَنَ) اُن عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے ایک یہ  
 بھی ہے کہ تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی اور لمبے بالوں والی قوم سے قتال  
 کرو گے نیز جن کے چہرے چوڑے چوڑے ہوں گے ان ڈھالوں کی طرح  
 جن پر چمڑا لگا ہوا ہو سہ۔

(از سعید بن محمد از یعقوب وہ اپنے والد سے اور وہ صالح سے  
اور وہ اعرج سے) ان حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں سے نہ لڑو  
گے جن کی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناک موٹی پھیلی ہوئی خیرے ایسے جیسے چڑیا  
لگی ہوئی ڈھالیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم بالاد  
جو تے پہنے والی قوم ہے نہ لڑو گے (ترک قوم سے مراد روسی چینی، تاتار جو  
کافر ہیں اور ان علاقوں کے ہیں) ظاہر ہے صرف ترکی نام کا ملک مراد نہیں کیونکہ

مسلمان ہے پھر وہ اب محدود و محدود ملک ہے حالانکہ مقصد حدیث ایک خاص قوم ہے جو یافتن نوح کی اولاد سے اور اس میں بھی کافر لوگ مراد ہیں ورنہ انڈونیشی اور ملیشیائی بھی اس میں شامل ہیں بلکہ ہر ما آسام تک اس شکل کے لوگ ہیں)

## باب ۸۲۲ قتال الذین ینتعلون الشعر

## باب بالدار جوئے پہننے والی قوم سے قتال

۲۴۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا تَعَالَهُمُ الشَّعْرُ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَتْ وُجُوهُهُمُ الْمَحَابَاتُ الْمَطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزَّوَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ صَنَادًا لَا عَيْبَ دَلْنَا الْأُنْوَافُ كَانَتْ وُجُوهُهُمُ الْمَحَابَاتُ الْمَطْرَقَةُ.

باب ۸۲۳ عَنْهُ مِنْ صَفِّ أَحْصَابِهِ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ.

۲۴۲۰- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ قَرَرْتُمْ يَا أَبَا عَمْرٍاءَ بَنِي مُخَنِّبٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَحْصَابِهِ وَكَانَ أَحْضَاءُ هُمْ حَصَرُ الْكَلْبِ يَسْلُجُ فَأَتَوْا قَوْمًا رُفَاءَ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَنْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ قَرَرْتُوهُمْ رُفَاءَ مَا يَكَادُونَ يُعْطُونَ فَأَقْبَلُوا هَذَا لَكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِيهِ أَبُو سَفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَانْزَلَ

داؤد علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم بالدار جوئے پہننے والی قوم سے قتال نہ کرو گے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم بہتہ دھالوں کی طرح منہ والی قوم سے قتال نہ کرو گے۔

سفیان کہتے ہیں کہ ابوالزناد نے بحوالہ اعرج، ابو ہریرہ انا اضافہ کیا کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک موٹی، منہ ایسے جیسے بہتہ چڑا لگی ہوئی دھالیں

باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اتارنا اور باقی ماندہ لوگوں کا صف بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا

داؤد عمرو بن خالد از زہری از ابواسحاق حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا اے ابوعمارہ! حضرت برادر رضی اللہ عنہ کی کفایت کیا تم جنگ حنین میں نہ سارا کر گئے تھے؟ انہوں نے کہا ہمیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند نوجوان بہتے صحابہ جگے کیونکہ وہ صحابہ ہوازن اور بنی نضیر کے بڑے تیر اندازوں کے مقابلہ میں آئے ایسے تیر انداز جن کا تیر خالی نہ جاتا تھا۔ ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جو خطر نہ ہوئے مسلمان (جباگ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے آپ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس خچر کی جباگ تھا مجھے چلا رہے تھے آپ نے یہ حال دیکھا تو نیچے اتارے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرمایا اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں پیغمبر رقی ہوں میں عبدالمطلب

وَأَسْتَفْتِيَهُمْ قَالُوا أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ + أَنَا ابْنُ  
عَدِي الْمَطْلَبِ - ثُمَّ صَبَّ أَصْحَابُهُ -

**باب ۱۸۴** اللَّهُ فَأَعْلَى مَشْرِئِينَ  
بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ -

۲۴۳۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ  
حَكِيمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيسَى بْنِ  
كَانٍ كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَزْوَاجًا  
شَقَلُوا عَنْ السَّلَاحِ الْوَسْطَى حِينَ تَابَتِ الشَّمْسُ -

۲۴۳۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ  
اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بَيْنَ هِشَامٍ وَاللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ  
ابْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْغَةَ  
اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُتَضَعِّفَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ ارْضُ  
عَلَيْهِمْ سَيْنِينَ كَسَفَى يُوسُفَ -

۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ  
عَلَى مُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُمَّ مَنِّزِلِ الْكِتَابِ بَرِيْعِ  
الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ  
اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ -

جیسے بہادر سردار کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف قائم کی اور  
کفار کو شکست دی۔

**باب** کفار و مشرکین کے لیے شکست و فساد کی بد  
دعا کرنا۔

(از ابوسعید بن موسیٰ از عیسیٰ از ہشام از محمد از علی بن رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ جب جنگ احزاب کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بد دعا فرمائی تے اللہ ان (کفار و مشرکین) کے گھروں کو آگ سے بھرنے دے  
انہوں نے اس نماز عصر سے پہلے کراہ جائے رکھا، حتیٰ کہ سورج غروب  
ہو گیا۔

(از قبیسہ از سفیان از ابن ذکوان از اعرج) از ابو ہریرہ سے  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے قنوت میں یہ فرماتے تھے  
اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو کفار سے، پھیرادے، یا اللہ! ولید بن ولید  
کو پھیرادے، یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو پھیرادے۔ یا اللہ! کنز و سلمانوں  
بچوں عورتوں کو پھیرادے۔ یا اللہ! مضر کے کفار کو خوب پسند دے یا اللہ  
ان پر ایسا سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر  
پر پڑا تھا۔

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از اسماعیل بن ابی خالد) از عبد اللہ  
بن ابی اوفیٰ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب  
میں مشرکوں کے لیے بد دعا کی اور فرمایا اے کتاب کے اتارنے والے  
جلد حساب لینے والے اللہ! ان کافروں کے گروہوں کو شکست دے  
یا اللہ! انہیں شکست دے ان کے قدم اکھاڑ دے۔

۱۔ جو زندہ ہیں ان کے گھر جوڑ گئے ہیں ان کا قبرس ۲۱ منہ مفر ۱۔ قبیلہ کا نام ہے جو سخت کافر تھے مسلمانوں کو کساتے تھے آنحضرت کے پاس آئے کئی سخت فکرتے تھے ۲۱

٢٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِي فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَنَحَرَتْ جُرُورُنَا حَيْهَ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوا فِجَاءً وَآمِنَ سَلَاها وَطَرَحُوهَا عَلَيْهِ فِجَاءً فَاطْمَأَنَّا فَالْقَتَهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لَا بِي جَهْلُ بْنُ هِشَامٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ وَابْنِي خَلْفٍ وَعُقَيْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبٍ بَدْرٍ قَتَلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَ نَسِيتُ السَّابِقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَ قَالَ شُعْبَةُ أُمَيَّةُ أَدْرَأَى وَالْقَصِيحُ أُمَيَّةُ

اُمیہ یا ابی اور صحیح اُمیہ ہے۔

٢٤٣٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَبِيبًا وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
عَاصِمَةَ أَنَّ إِلِيَهُمْ وَدَّخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَالَعَنَهُمُ  
فَقَالَ مَا لَكَ فُلْتُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ  
فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ-

باب ۱۸۴۵۔ اهل دین و عبادت المسلم

أَهْلُ الْكِتَابِ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

١٨٣٥- حَدَّثَنَا اسْلَحُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

از عبد اللہ بن ابی شیبہ از حفص بن عون از سفیان از ابواسحاق انعمو  
 بن میمون عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ کے سامنے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو جہل اور قریش کے چند دیگر  
 لوگوں کو شرارت سوچھی کہ کسی کو بھیج کر ایک اونٹنی کی جو مکے کے ایک کنائے  
 میں دھج کی گئی تھی اور چری منگوائی اور آپ پر ڈال دی را آپ سجدے میں ہی  
 رہے حضرت فاطمہؑ آپس تو انہوں نے وہ اٹھا کر پھینک دی (جب  
 آپ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا اے اللہ تو کفار قریش سے سمجھ لے  
 اے اللہ تو کفار قریش سے سمجھ لے، اے اللہ کفار قریش سے تو سمجھ  
 لے۔ ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ  
 از ابی اسحاق خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے سمجھ لے حضرت عبد اللہ بن مسعود  
 فرماتے ہیں قسم خدا کی میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں مرا پڑا دیکھا  
 ابواسحاق راوی کہتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا۔ یوسف  
 بن اسحاق نے بحوالہ ابواسحاق روایت کیا ہے کہ اس میں ابی بن خلف  
 کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں شک کا اظہار ہے

(از سلیمان بن حرب از حماد از ابوب از ابن ابی ملیکہ) از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور التام علیک (تجبر پر موت ہو) کہنے لگے (بجائے السلام علیک) میں نے ان پر لغت کی۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا۔ کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو دیکھا ہے کہ اؤ علیکم یعنی جو کچھ تمہو پر کہتے یہودی تم پر جرح یعنی موت) ۳۱

باب اول کتاب کو راہ ہدایت دنیا یا تعلیم کتاب

دینا۔

از اسحاق از یعقوب بن ابراهیم از ابن شهراب از ابن شهراب

أَبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدَةَ بْنِ  
مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ خَايَرَهُ أَنِّي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ  
تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ -

**باب ۱۸۳۱** اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُشْرِكِينَ  
بِالْهُدَى لَيْتًا لَفَهُمْ -

۲۷۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَدَّمَ طِفْلٌ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنِسَى وَ  
أَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دُوسًا عَصَتْ وَابْتِ قَادَحُ  
اللَّهُ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دُوسٌ قَالَ اللَّهُمَّ  
اهْدِ دُوسًا وَابْتِ بِهِمْ -

**باب ۱۸۳۲** دَعْوَةُ الْيَهُودِيِّ  
وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى مَا يَفْتَتِلُونَ  
عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَيْسَرِي وَقَيْصَرَ  
وَالدَّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ -

از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ از عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ روبرق کو خط لکھا جس میں اسے  
دعوت اسلام دی، نیز اسے یہ لکھا اگر تو قبول نہ کرے گا تو میرے کسانوں  
کا وبال بھی تجھ پر پڑے گا۔

**باب** مشرکین کی دلوئی کے لیے دعائے  
ہدایت کرنا۔

(از ابو الیمان از شعب ابی الزناد از عبد الرحمن) حضرت ابو  
ہریرہ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو سی اور اس کے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قبیلہ دوس نے اللہ اور اس  
کے رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لیے بد دعا کیجیے  
لوگوں نے (جلدی میں) کہہ دیا قبیلہ دوس ہلاک ہو جائے مگر حضور  
نے فرمایا اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے (میرے پاس) آئے۔

**باب** یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینا اور  
شرائط جنگ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا  
قیصو کسریٰ کے نام اور جنگ سے پہلے دعوت اسلام  
دینا۔

۱۔ ابو ہریرہؓ بھی دوس قبیلہ کے تھے لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی آپ نے دعا فرمائی ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہو گئے کوئی نہ سمجھ کر پیغمبر  
صلا نے بعض لوگوں کے لئے بد دعا بھی فرمائی حالانکہ اولیاء اللہ نے کسی شخص کے لئے بد دعا نہیں کی تو اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہوا۔ اولیاء اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفایت قرار  
اور بھی جو ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں جو حکم الہی عمل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے اس سے وہ  
نکتہ بھی من ہو گیا کہ بعض مذہبوں نے دعا کا مرتبہ اتنی زیادہ کیا ہے کہ جو کچھ بوجھل ہو شایع کا یہ کام ہے کہ ایک لوگ کہے یہ ہم اپنے لوگوں کے باپ سے مذہب پیروں کے باپ ہیں پیغمبر کو ہر مذہب کا کا اتنا  
تقریب تو ہے کہ اولیاء اللہ کے پاس تک بھی نہیں پہنچ سکتے پیغمبر تو کچھ کہتے ہیں مرضی و اشارہ الہی کرتے ہیں جب دعا کا حکم ہوتا ہے دعا کرتے ہیں جب بیرون سکوت کی وضعی پڑتی ہے تو غامض شریعت میں  
حضرت ایشیہؓ اٹھارہ برس تک جبے مائی مرضی پائی اس وقت دعا کی حالت کلام یہ ہے کہ نبوت کا مرتبہ ولایت کے مرتبے سے کہاں ملے علیؓ ہے اور جس نے ولایت کو علیؓ سمجھا ہے اس نے غرض منطقی کی ہے  
۲۔ ان بخاری نے پیغمبروں شاہد حضرت علیؓ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ بڑوں سے یہاں تک کہ وہ ہر اشیاء میں ہوا میں اور باب کی حدیث سے بھی یہ اثر نکلتا ہے کہ آپؐ دیکھ والوں کو  
اسلام کا طرف لا ۱۲۱۱ سنہ ۷ھ بعضوں کے نزدیک یہ ضرور ہے کہ لڑائی سے پہلے ہمارا کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت نہ پہنچی تو ہر دوسرے دنہ ہر دوسریں یہ مطلب  
باب کی حدیث سے نکلا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضرور نہیں وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غرض منطقی کو غفلت میں مار کر لا ۱۲۱۱ سنہ



۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُمِبَ إِلَى التَّوْهِ  
قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونُوا  
مُخْتَوِّمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَاتَبَ فِيهَا  
إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

اللَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ كَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَعَهُ إِلَى  
عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى  
فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَقَهُ فَحَسَدَتْ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ  
الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدْ مَاتَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يُبْعَثَ قَوْمًا مَلِكًا مَسْرُومًا

باب ۱۸۳۸ دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنَّبُوءَةِ  
وَأَنْ لَا يُغْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَدِيَابًا  
مَنْ دُونَ اللَّهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا  
كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْوَحْيَ

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسْرَةَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْهِ عَنْ

الْأَمَلِ بْنِ جَعْدٍ أَزْشَمٍ أَتَقَادَهُ) النَّسَبُ فِي الشَّعْبَةِ وَهِيَ فَرَمَاتُ مِثْلِ

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا  
تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ روم کے لوگ اسی خط کو مستند سمجھتے  
میں جن پر ہر ہولندہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا اس انگوٹھی کی سفیدی  
کا منظر آج بھی میری آنکھوں میں ہے کہ آپ کے ہاتھ میں گویا اب بھی موجود ہے  
آنحضرت نے اس انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرایا تھا۔

دار عبد اللہ بن یوسف از لیت از عقیل ابن شہاب از عبد اللہ  
بن عبد اللہ بن عتبہ از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسری کی طرف بھیجوایا اور قاصد کو حکم فرمایا کہ یہ  
خط بحرن کے حاکم کو دے وہ کسری کو پہنچا دیگا۔ چنانچہ حاکم بحرن نے  
کسری کو وہ خط دیا اس نے پڑھا تو ہوا زوال۔

ابن شہاب کہتے ہیں میرے خیال میں سعید بن مسیب اس  
حدیث میں باوجود فرماتے ہیں کہ خیبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران  
والوں کے لیے بددعا کی اللہ کرے وہ بالکل بچاؤ ڈالے جائیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت اسلام

دینا نبوت ماننے کی دعوت دینا۔ نیز یہ کہ وہ ایک دوسرے  
کو خدا نہ بنائیں اللہ کا ارشاد کسی بندے کو یہ شایان نہیں  
اللہ سے کتاب و شریعت عطا فرمائے پھر لوگوں کو  
کہے تم میرے بندے بن جاؤ الی آخر الآیہ

از ابراہیم بن حمزہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن  
شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوت اسلام

۱۔ بعدی آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ پھر وہ یوں کہ تم اللہ کے رسول ہو کر میرے بندے بن جاؤ وہ تو یوں کہ تم اللہ کے رسول بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کا کتاب پڑھتے رہے ۱۲

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دُخْيَةِ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ مُصَرِّى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرٌ لَمَّا كَتَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ قَارِسَ مَشَى مِنْ حِمَصَ إِلَى أَيْلِيَاءَ مُسْكِرًا لَمَّا أَبْلَاهُ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ قَرَأَهُ انْمَسُوا إِلَيَّ هَهُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِنَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ مَوَّانَجَادًا فِي الْمَدِينَةِ فَقَامَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَأَنْطَقَ بِي فَبَا صَحَابِي حَتَّى قَدُمْنَا أَيْلِيَاءَ فَادْخَلْنَا إِلَيْهِ فَادْأَوْحَا لِسَ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ النَّجَاجُ وَادْأَوْحَلَهُ عَظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لِيَتَوَسَّجَانِيهِ سَلَامٌ إِلَيْهِمَا قَرِيبٌ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ بَنِي قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَمُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرِيبًا بَيْنَكُمَا وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَا ابْنُ عَمِّي وَكَأَيِّنْ فِي التَّكْذِيبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَا فِي غَيْرِي قَالَ

کامکتوب ارسال فرمایا اور یہ خط دجیلکی کے ہاتھ پہنچا۔ وجہ سے فرمایا کہ وہ خط حاکم بصرہ کے حوالے کرے۔ وہ قیصر کو پہنچا دیا۔ قیصر کی یہ حالت تھی کہ جب اللہ تعالیٰ ایران کی فوجوں کو اس سے ہٹا دیا یعنی نجات دلائی تو وہ اس شکرانہ کی ادائیگی کیلئے جس سے بیت المقدس کی جانی گیا بہر کیف جب قیصر کو مکتوب نبوی موصول ہوا تو اس نے ٹہر کر کہا یہاں آنحضرت علیہ السلام کی قوم کے کسی شخص کو تلاش کر ڈیو یاں سے آپ کا مال پوچھو گا۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اس وقت کئی قریش کے لوگوں کے ساتھ ملک شام میں بغرض تجارت و جود تھے اس زمانے میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادو شریکین مکلاں صلح تھے ابوسفیان نے کہا ہم کو قیصر کا قاصد شام کے کسی مقام میں ملا وہ مجھے ادو ہیرے ساتھیوں کو لے کر چلا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو ہمیں قیصر کے پاس لے گئے۔ دیکھا تو وہ دربار میں بیٹھا ہے۔ سر پرتاج ہے ارد گرد سرداران حکومت ہیں اس لیے اپنے ترہمان سے کہا ان لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا جو خود کو پیغمبر کہتا ہے کون قریبی رشتہ دار ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں ان سب میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں قیصر نے پوچھا تم میں اور اس میں کیا رشتہ ہے میں نے کہا وہ میرا چچا زاد بھائی ہے اور اس وقت عبد مناف کی اولاد میں اور کوئی قافلہ موجود نہ تھا قیصر نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور اس نے حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے شانے کے برابر کھڑا کر دیا جائے چنانچہ تعمیل حکم ہوئی، پھر اس نے اپنے ترہمان سے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان) کے ساتھیوں سے کہو میں (قیصر) اس (ابوسفیان) سے اس پیغمبر کا حال پوچھوں گا اگر یہ غلط کہے تو ٹوک دینا ابوسفیان کہتے ہیں کہ نبی اگر اس دن مجھے اپنے ساتھیوں کی شرم نہ ہوتی تو یہ

قَمِعُوا دُونَهُ وَآمَرُوا مَعْنَاهُ فَبَجَلُوا خَلْفَهُ  
 ظَهَرُوا عِنْدَ كَيْفِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَمَانِهِ قُلْ لِمَنْ حَمَانِهِ  
 لَأَنِّي سَأَلْتُ هَذَا التَّوَجَّلَ عَنِ لَدُنِّي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ  
 فَإِنْ كَذَبَ فَكَيْدُ بُوهُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ لَوْلَا  
 الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنِّي أَنْ يَأْتِيَ مَعْنَاهُ عَسَى  
 الْكَذِبَ لَكِنْ بَنِي حِينَ سَأَلْنِي عَنْهُ وَلَكِنِّي  
 اسْتَفْهَيْتُ أَنْ يَأْتِيَ الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَّقْتُهُ  
 ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ  
 فَيَكْفُرُ قُلْتُ هُوَ فَيَتَأَدُّ وَنَسَبُ قُلْ فَهَلْ قَالَ هَذَا  
 الْقَوْلَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَأَقُولَ كُنْتُمْ  
 تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ  
 قُلْتُ لَأَقُولَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَاحٍ  
 قُلْتُ لَأَقُولَ فَأَشْرَأُ النَّاسَ يَتَّبِعُونَ كَهْ أَمْرُ  
 مُنْعَفَا وَهُمْ قُلْتُ بَلْ مُنْعَفَا وَهُمْ قَالَ فَيَزِيدُنَّ  
 أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ  
 أَحَدٌ مِّنْهُمْ لِيَدِينَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا  
 قَالَ فَهَلْ يَعْبُدُونَ قُلْتُ لَا وَهَلْ الْآنَ مِنْهُ فِي مَدِينَةٍ  
 فَتَنْعَمُ نَحْنُ أَنْ يَعْبُدَ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَلَمْ  
 يُمْكِنِي كَلِمَةً أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصَهُ بِهِ  
 لَأَذْهَبَنَّ أَنْ تَوْشَّرَ عَنِّي غَيْرَهَا قَالَ فَهَلْ كَانَتْ لَهُ  
 أَوْ كَانَتْ لَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ  
 وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دَوْلًا وَلَا سَبِيحًا لَا سَيِّدَ أَلٍ  
 كَلْبَتَا أَمْرًا وَنَدَى عَلَيْهِ الْآخَرَى قَالَ فَمَاذَا

اک مہتری غلط بیانی پر مجھے جھٹلا دیں گے تو قیر کے دریافت کرنے پر میں  
 ضرور جھوٹ بولتا اور آنحضرتؐ کے خلاف کہتا، مگر مجھے یہی شرم آئی کہ مجھے  
 جھٹلا دیں گے لہذا میں نے سچ سچ کہہ دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان  
 سے کہا اسے کہو اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ ذات کیسی ہے؟ میں نے  
 کہا وہ بڑا شریف ہے۔ کہنے لگا اچھا یہ دعوائے نبوت تمہارے مقابل  
 میں پہلے بھی کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا تم نے  
 اسے دعوائے نبوت سے پہلے بھی جھوٹ بولتے سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں  
 کہنے لگا اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گنرا ہے؟ میں نے کہا  
 نہیں۔ کہنے لگا اس کے پیرو بڑے لوگ (روحو سار) ہیں یا غریب لوگ  
 میں نے کہا غریب لوگ۔ سوال کیا اس کے پیروؤں کی تعداد بڑھ رہی  
 ہے یا گھٹ رہی ہے؟ میں نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں۔ کہنے لگا کوئی  
 اس کے دین میں اگر کچھ اسے برا جان کر بھیجی گیا ہے؟ میں نے کہا  
 نہیں کہنے لگا کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم  
 سے اور اس سے ایک عرصے تک صلہ ٹھہری ہے۔ دیکھیے میں خوف ہے  
 کہ وہ دغا بازی کرے گا۔ ابو سفیان کہتے ہیں اس کے سوا مجھے ساری  
 گفتگو میں مخالفت کا کوئی اور کلمہ شامل کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا جس  
 پر مجھے اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے کا ڈر نہ ہوتا۔ کہنے لگا اچھا تم نے  
 اس سے یا اس نے تم سے کبھی جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں ہوئی ہے  
 اس نے کہا لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا دونوں کی طرح  
 کبھی ادھر کبھی ادھر یعنی کبھی وہ غالب کبھی ہم غالب۔ اس نے کہا اچھا  
 وہ تمہیں کیسے احکام دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ حکم دیتا ہے کہ صرف  
 خدا کو پوجو۔ اس کا نثر یک نہ بناؤ۔ ہمارے باپ دادا جن چیزوں کی  
 پرستش کرتے آئے ان کی پرستش سے منع کرتا ہے۔ ہمارے خیرات

عہ قیر کوئی کچھ نہیں تھا نہ باگل وہ بادشاہ تھا اور بادشاہ بھی اعلیٰ قسم کا۔ اس نے فوراً سمجھ لیا ہو گا کہ یہاں خود ابو سفیان بھی گذشتہ حالات سے غباری  
 اور قناری کر رہے ہیں وہ شخص جس میں ہمیشہ خیریاں خریدیں دیکھی گئی ہیں اس سے دغا بازی اور غدار کی کا خوف نہیں ہوتا بلکہ خیر خواہی اور نیکی کا یقین  
 جتنا ہے۔ محمد بن یزید

يَا مُرُكُمُ قَالَ يَا مُرُكُمُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَكَ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ بِهِ نَسَبًا وَلَا نَهْنًا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا  
 وَيَا مُرُكُمُ يَا الصَّلَاةَ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعَفَافِ الْوَفَاءِ  
 بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ أَلَا مَانَةٌ فَقَالَ لِيَرْجِعَانِي حَيًّا  
 قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِيَّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبٍ فِيكُمْ  
 فَرَعَمْتُ أَفْئَةً وَنَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تُبْعَثُ  
 فِي نَسَبٍ تَوْهَمُهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ  
 هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ  
 أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قُلْتُ رَجُلٌ يَا تَمُّ  
 يَقُولُ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ  
 بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا  
 فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعُ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ  
 وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ  
 مِنْ مُلِكٍ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ  
 مُلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلِكُ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ  
 النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ صُنْفَاءٌ وَهُمْ فَرَعَمْتُ أَنْ  
 صُنْفَاءٌ وَهُمْ أَتَّبِعُوهُ وَهُمْ أَتَّبَعُوا الرَّسُولَ وَ  
 سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يُتَمَّ وَ  
 سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَ إِلَهِ يَنْبَغِي أَنْ  
 يَدْخُلَ فِيهِ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ  
 حِينَ تَخْلُطُ بِشَأْنِ الْقُلُوبِ لَا يَسْخَطُ أَحَدٌ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ يُعِيدُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ  
 لَا يُعِيدُونَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَأَقَاتَلْتُمْ  
 فَرَعَمْتُ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَرَأَتْ حُرِّيَّتَكُمْ وَحُرِّيَّةَ لَكُمْ

پاکدامنی، الفحائس عہد، ادا کے امانت کا حکم دیتا ہے۔ جب قصیر سیاتیں  
 پوچھ چکا تو اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کی  
 ذات پوچھی، تو نے کہا وہ اعلیٰ مرتبہ کا غور ہے، واقعی تمام پیغمبر اپنی قومیں  
 اعلیٰ نسب سے جڑے ہوئے رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا یہ دعویٰ تم لوگوں میں  
 اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا؟ تو نے کہا نہیں، میرا مقصد تھا اگر اس  
 سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو یہ اس کی بات کی پیروی کر رہا ہوتا  
 میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعوے سے پہلے تم نے کسی سے جھوٹ  
 بولتے دیکھا؟ تو نے کہا نہیں، اس سے میں یہ سمجھا کہ جب وہ بندوں پر  
 جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ بولے گا۔ میں نے تجھ سے پوچھا  
 اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گنرا ہے؟ تو نے کہا نہیں اس  
 سے میں نے یہ دل میں کہا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی  
 بادشاہ بولے تو شاید وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت چاہتا ہے میں  
 نے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیروکار میں یا غریب لوگ؟ تو نے کہا  
 غریب لوگ تو درحقیقت پہلے پیغمبروں کے بھی شروع میں اسی طرح کے  
 لوگ پیروکار ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا پیروکار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے  
 ہیں؟ تو نے کہا بڑھ رہے ہیں ایمان کی بھی یہی کیفیت گزرتی ہے حتیٰ کہ  
 وہ تمام اور کامل ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کیا کوئی اس کے دین میں  
 اگر دین کو ————— برا سمجھ کر مرتد ہوا ہے؟ تو نے کہا نہیں واقعی  
 ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے، تو وہ پیغمبروں  
 تکلیفی کوئی اسے برا نہیں جانتا میں نے پوچھا کیا وہ دعا کرتا ہے؟ تو نے  
 کہا نہیں پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دعا نہیں کر سکتے میں نے پوچھا کیا  
 تنہا ہی اس سے جنگ ہوئی ہے؟ تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور انجام دلوں  
 طرح ہوتا ہے کہی وہ تم پر غالب کہی تم اس پر غالب۔ یہ حقیقت ہے اللہ  
 تعالیٰ دنیا کی مصیبتیں ڈال کر اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر آخر میں ہی کھلتا  
 ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ نہیں کیا احکام دیتا ہے؟ تو نے کہا اللہ کی



مَقَاتِلَهُ عَلَى أَصْوَاتِ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ  
عُظَمَاءِ الرُّومِ وَلَكِنْ لَعَطَهُمْ فَلَا أَدْرَى مَاذَا  
فَالُوا وَأَمْرَيْنَا فَأَخْرَجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ  
مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ أَمْرٌ  
أَمْرًا بَيْنَ آبِي كَبْشَةَ هَذَا أَمَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ  
يَخَافُكَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا  
مُسْتَنْقِئًا بِأَنْ أَمْرًا سَيُطَهَّرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ  
قُلُوبَنَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنَا كَارِيءٌ -

۲۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ حَيْبَرَ لَا تُعْطِيَتِ الرَّايَةُ  
رَجُلًا يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَدَيْهِ فَقَامُوا أَبْرَحُونَ  
لِذَلِكَ آيَهُمْ يُعْطَى فَغَدَا وَكُلُّهُمْ يَبْرَجُونَ  
يُعْطَى فَقَالَ آيِنٌ عَلَى فُقَيْلٍ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ  
فَأَمَرْتُ عِيْلَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَلَبَّى أَمْرًا  
حَتَّى كَانَتْ لَهُ تَكُنٌ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ ثَقَاتُهُمْ  
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى  
تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ  
وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ  
يَهْدِي بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ضرور غالب ہو کر رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں  
بھی اسلام داخل کر دیا، حالانکہ اس سے پہلے مجھے اسلام سے نفرت  
تھی۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ یعنی از عبد العزیز بن ابی حازم از والدش)  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا، آپ جنگ خیبر میں فرماتے تھے میں کل  
جہنم ایسے شخص کے ہاتھ دول گا جس کے ہاتھ اللہ فتح نصیب  
کرے گا۔ یہ سن کر لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ  
کے جہنم امتلا ہے۔ صبح کو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس حاضر ہوئے ہر شخص امیدوار تھا کہ اسے جہنم ملے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی علی کہاں ہے  
کہا گیا کہ اس کی آنکھیں کھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے بلاؤ۔  
وہ آئے آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب مبارک لگا یا وہ اچھے ہو  
گئے گویا کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ حضرت علی نے پوچھا کیا ہم ان سے  
اس وقت تک لڑتے رہیں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو  
جائیں؟ آپ نے فرمایا ذرا توقف کرنا جب تک ان کے مقام تک  
نہ پہنچ جائے۔ پھر انہیں دعوت اسلام دے۔ اور جو بائیں انہیں ضرور بتانے کی ہیں وہ بتا دے۔  
ترجمہ باب قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پر آئے تو وہ سرخ اونٹنوں سے بہتر ہے

۱۔ یہ حدیث پہلے بار کتاب بدر الوہی میں نہ تھی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ ۱۱۱ ایک روایت میں ہے کہ وہ ظرا حاکم کرنے والا ہے بھانجے والا نہیں۔ بھائی ہنکار  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابو بکر صدیقؓ کو جہنم دے کر بھیجا لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہ ہوا تب یہ فہرست فرمائی کہ

۲۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغَيِّرْ حَتَّى يُصِيبَهُمْ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَتَا بَعْدَ مَا يُصِيبُهُمْ فَانْزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا حَدَّثَنَا ثُنَيْبُ بْنُ حَدَّادٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَانَا -

۲۴۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَبَاءَ هَآئِلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَهُ قَوْمًا يَلِيْلًا يُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصِيبَهُمْ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بَسَاجِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَبِيرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَوَّبَتْ خَيْبَرُ لَنَا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبِيحُ الْمُنْدَرِينَ -

۲۴۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصِمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ -

از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے جنگ کرتے تو صبح تک ان پر حملہ نہ کرتے۔ اگر آواز اذان آجاتی تو حملہ نہ کرتے۔ اگر اذان نہ سنتے تو صبح کو حملہ کرتے حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم بخبر میں رات کو جا کر پہنچے۔

دوسری سند قتیبہ نے بحوالہ اسماعیل بن جعفر از حمید از انس سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جہاد کرتے (پھر آخر تک مذکورہ حدیث ہے)

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از حمید حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر کی طرف تشریف لے گئے وہاں رات کے وقت پہنچے آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہ کرتے، بہر حال جب صبح ہوئی تو صبح کو ہی دی بھاؤ سے لو لکھیاں لے کر نکلے (زارعت پیشہ تھے) جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، واللہ محمد مع الشکر آگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیر (راج) برباد ہو گیا ہم لوگ مسلمان، جب کسی قوم کے میدان میں اتر آئے ہیں تو کفار کی زمینیں ڈرایا گیا، صبح منجھیں ہوتی ہے، کیونکہ وہ ڈرائے جانے کے باوجود مسلمان نہ ہو سکے

از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب از ابویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے، میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرو جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہیں کہتے جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں راقر از وحید و سلام اللہ علیہ تو مجھ سے وہ ماں بچا لیتے ہیں، البتہ قصاص یا قتل ہو، تو کسی کو قتل کی سزا دینا باوجود کلمہ بھی ہوگا۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہوگا



دَعَا عُمَرَوَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے اخذ فرمایا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

**باب ۱۸۴۰** مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً قَوَّيَ

بَغْيُهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْحُدُودِ

۲۴۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَافُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَدَّى بِغَيْرِهَا -

۲۴۳۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوَهَا إِلَّا وَدَّى

بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ اسْتَقْبَلَ

سَفَرًا بَعِيدًا أَوْ مَقَارًا اسْتَقْبَلَ غَزْوَةً وَكَثِيرٌ

فَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَابَهُ

عَدُوَّهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ

وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

**باب ۱۸۴۱** لِرَأْيِ كَامِقَامٍ جَيِّدٍ أَوْ نِيرٍ مَحْرُكَةٍ

سَفَرٍ كَرِهُتُمْ بِهِ -

(از یحیی بن یکرج از لیث از ابن شہاب) از عبدالرحمان بن

عبداللہ بن کعب از ابن مالک کہتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب اپنے والد

کعب کو رجب وہ اندھے ہو گئے تھے) کہنے لگے چلا تے پھرتے تھے وہ

کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا کہ جب وہ غزوہ

تبوک میں) اخذ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تو کہا اخذ فرمایا

جب کسی جہاد کا قصد فرماتے تو (صلی اللہ علیہ وسلم) دوسرا مقام بیان کرتے۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از یونس از زہری) از عبدالرحمان بن

عبداللہ بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا

فرماتے تھے کہ اخذ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کم ایسا اتفاق ہوا کہ کسی جہاد

کا ارادہ کریں اور صحیح مقام نہ چسپائیں (یعنی اکثر وہ صحیح مقام چسپاتے تھے

اور دوسرا مقام بتاتے کہ دشمن کو خبر نہ ہوا اور وہ مغالطہ میں رہتے)

جب غزوہ تبوک جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی تھی، اور سفر بھی دور

دار جنگل کا دیش تھا۔ اور دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس لیے آپ

نے صاف صاف مسلمانوں کو کہہ دیا، کہ میں تبوک پر جانا چاہتا ہوں تاکہ

وہ دشمن کے مقابلے کے مطابق تیاری کر لیں اور جس طرف جانا چاہتے

تھے وہ بھی کہہ دیا۔

عبداللہ بن مبارک نے بحوالہ یونس از زہری سے اور وہ علیہ السلام

بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایسا بہت کم ہوا کہ اخذ فرمایا

۱۔ ایسے مقام پر جس میں دشمن کو مغالطہ دینا جو اس طرح صحیح مقام چسپانا اور قصداً دوسرا مقام بیان کرنا درست ہے دوسری حدیث سے الحرب خدمت تائید کرتی

۲۔ عبداللہ بن مالک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو کتاب النکوحۃ میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری رحمہ نے

منقول کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ تاکہ دشمن کو خبر نہ دے وہ اپنا بندوبست کرے ایسے مقام میں جھوٹ بولنا درست ہے ۱۲ منہ



کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلے ہوں۔

عبداللہ بن محمد نے بحوالہ ہشام از معمر سے انہوں نے زہری سے اور از عبدالرحمان بن کعب بن مالک اور ان کے والد سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں۔

### باب طہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا۔

از سلیمان بن حرب از عماد از ابوب از ابو قتلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعت نماز ادا کی اور آخر کی دو التماس میں پہنچ کر دو رکعت پڑھیں (تقصیر کیا) اور میں نے لوگوں سے سنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا اسلام پکار رہے تھے۔

### باب چاند کے آخر میں سفر کرنا۔

کریب نے ابن عباس سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج وداع کے لیے مدینہ سے اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذوالحجہ کے چار دن گزر چکے تھے۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ ابن سعید از عمرہ بن عبدالمطلب)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب ہم حجۃ الوداع کے لئے آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے اس وقت ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں، ہمارا ارادہ صرف حج کا ہی تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص اپنے ساتھ قرانی لایا ہو وہ

كَانَ يَقُولُ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ الْأَيَّامَ الْخَمْسَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْبِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

### باب الخروج بعد الظهر

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَمْدٍ يَتَمُ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِيَذِي الْخَلِيفَةِ رُغَيْتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصِيرُ حُونَ بِهِنَّ جَمِيعًا۔

### باب الخروج آخر الشهر

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَطْلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْخَمِيسَ بَقِيَّتَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمِيسَ لَيَالٍ بَقِيَّتَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَالْأَوَّلَى

۱۔ ایک حدیث میں ہے ایک التلویم السبت والجمعاء میں ہے کہ ان کے سفر کے لئے نکلا: مسنون رکھا ہے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی ہمارے سفر کے لئے نہیں تھے بعض غلط سمجھتے ہیں کہ ان کے عروج میں سفر کرنا چاہئے نہ نزل میں ۱۲ منہ ۱۳ یہ حدیث کتاب الحج میں موصولہ گذر چکی ہے ۱۲ منہ

جب طواف اور سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ لوگ ہمارے پاس گائے کا گوشت لائے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی جانب سے گلے قربانی کی ہے۔  
بھی بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم عمرہ رضی اللہ عنہا نے تنجہ بالکل صحیح صحیح روایت بیان کی۔

إِذَا نَحَرَ فَلْيَتَذَكَّرْ نَوَافِلَ مَا مِنْ مَكَلَةٍ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَجْعَلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ الْفَخْرِ يَلْحَمُ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَخْبِي فَمَا كَرِهْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَائِمِينَ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّكَ وَاللَّهُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِمْ -

## تم الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر انشاء اللہ تعالیٰ



تم انہیں بکڑ کر صرف قتل کرو ان سارے

**باب** امام (اسلامی حاکم خواہ صدر جمہور یا عادل بادشاہ) کی اطاعت کرنا۔

(از مسند داہلی) عبداللہ از نافع از ابن عمرو ؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (دوسری سند از محمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا از عبداللہ از نافع) از ابن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلم حاکم کی) بات سننا اور حکم ماننا لازم ہے (واجب ہے) جب تک خلافت شرع نہ ہو اگر خلاف شرع حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیئے اور نہ ماننا چاہیئے

**باب** امام (مسلم حاکم بادشاہ یا صدر) کے ساتھ جو کہ لڑنا جنگ کرنا اور اسے اپنا بچاؤ کرنا۔

(از ابوالہیثم از شعیب از ابوالزناد از اعرج) از ابوہریرہ ؓ وہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہیں (دنیا میں) بیس (آخرت میں) سب سے آگے ہوں گے۔

اسی سند سے روایت ہے آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے مسلم حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے مسلم حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی امام (حاکم اسلام) دین کی ڈھال ہے اس کی (زمین یعنی اس کے

بالتَّائِقَاتِ النَّارَ لِيُعَذِّبَ بِهَا رِثَاةَ اللَّهِ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

**باب** ۱۸۵۲ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ

۲۴۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَافِظٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

**باب** ۱۸۵۱ يَتَأْتَلُ مِنْ وُدِّهِ الْإِمَامُ وَيُتَّقِي بِهِ

۲۴۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَبَ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمْعَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ وَهَذَا الْأَسْنَادُ مِنْ أَطَاعَتِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهُ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْإِمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعِصِ الْإِمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ

مسلم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے پہلے آپ نے اسی لئے سے حکم دیا تھا پھر وہی آئی ہوگی تو آپ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ قسطلانی نے کہا یہ سوا کچھ مل کا ہیں انکا رہنما مکہ وہ ہے اسی حدیث کی دوسری سند میں کہتا ہوں حضرت علی ؓ سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور غرض یہ کہ حدیث میں جو آپ نے گرم سلاخیوں میں چاوا ہیں وہ قصاص تھا یا منسوخ ہے فائدہ اٹھانے کے لئے ۱۲ منہ کے کوبہ دوسری حدیث میں ہے لاطاعۃ المملوک فی معصیۃ اللہ یا علیؓ بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ سننا چاہیئے۔ اگر کوئی بادشاہ خلاف شرع کام کا حکم دے تو اس کو بھجانا چاہیئے مانے تو ہر روز نہ سب لہان کو لے کر لے لانا یا بادشاہ کو معزول کرنا چاہیئے۔ امام حسینؓ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ یہ کہلاؤ کہ کام شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرنے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی بل سنت اپنے امام کے طریق پر قائم رہیں اور قاتل نہ رہیں گے۔ ۱۲ منہ کے بیسنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہونی چاہیئے کسی کو ظلم نہیں کرنے پاتا دشمنوں کے حملے سے اسی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا چاہیئے اس کی مدد کرنی چاہیئے۔

جَنَّةٍ يُقَاتِلُ مِنْ دَرَائِهِ وَيُثَبِّتُ بِهِ فَإِنْ أَمَرَ  
يَتَقَوَّى اللَّهُ وَعَدَلْ فَإِنَّ لَكَ فِي ذَلِكَ أَجْرًا وَابْتَ  
قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ -

میں ماخوذ نہ ہوگی اگر وہ اسے مغضوب نہ کر سکتی ہو)

١٨٥٤ البَيْعَةُ فِي الْحَرْبِ أَنْ

لَا يَغْرُؤُا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى لِسَانِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ

المؤمنين اذ ينادي بعونك تحت الشجرة

٢٤٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَدُّوهُ

عَنْ تَافِيعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُرَيْضٍ رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ

الْمُقْبِلِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ مَنَا اِثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي

أَوَلَمْ يَكُنْ مَا كُنْتَ رَحِيمًا مِّنَ اللَّهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا

عَلَّا يَشْعُرَ بِهِمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ زَيْدٌ بِأَعْيُنِهِمْ

عَلَى الْمَسْئُودِ

۲۴۵۳ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَصَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

مِنْ زَيْدٍ قَالَ لَكَ امْكُنْ وَمِنْ الْحِصَّةِ آتَاهُمُ فَقَالَ لَهُ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

مُؤْمِنًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ وَنَبِيٍّ مِّنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرَافِقًا مِّنَ الرَّافِقِينَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ يُقْرَأُونَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْعِلَاسِ

[illegible]

٢٥٣ - حَدَّثَنَا اُمِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْدٌ

سنا کہ جو کمرہ جنگ کرنا چاہتا تھا اور اسے بچا کر دینا یا قاتل مسلم التوں کو، بچا نا چاہیے اگر وہ قتل  
 لہی کا حکم دیکھا اور عدل والفاظ قائم کرے گا تو اسے ان باتوں کا اجر و ثواب ملے گا اگر  
 بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (روایت اس کے گناہ

## باب میدان جنگ سے پیٹھ نہ دکھانے پر ہجرت کرنا

بعض کا قول ہے موت پر بیعت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَنْ يَبْتَغِ الْفَلَاحَ يَرْفَعْ رَأْسَهُ يَوْمَ الْمَوْتِ﴾

راضی ہوا اللہ مومنوں سے جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے معیت کر

اسے حق

(ان موسے بن اسماعیل از جویریہ از نافع، از ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ ہم

کے دوسرے سال لوٹ کر آئے، تو ہم سے اس بارے میں دو آدمیوں کی

ایک جیسی نہ ہو سکی کہ یہی وہ درخت ہے جس کے نیچے بیعت کی تھی اس میں اللہ

نہ جومرہ کہتے ہیں، میں نے نافع سے لوجہ آراۃ نے صیغہ سے کس

تاریخی کہ موت برے انہوں نے کہ انہیں صدمہ و شات بر (یعنی شہادت

طی طرحہ انحصاراً از سر

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہب از عمر و بن یحییٰ از عماد بن تمیم) از عبد اللہ

میں کہ جب حرمہ کا زمانہ آتا تو اس کے پاس ایک شخص آتا اور کہنے لگا

ملک لوگوں سے موت پر سخت کمر سے تھکے انہوں نے کہ موت پر

فَضِّلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ رَسُوْلَهُ كَرَّمَ وَجْهَهُ

سرگرمیوں اور کاموں کے جلد بانی

پسے دم کوئی بیگ ہے چھپے؟

الذی بنی البریم از بریدین ابی بیدار اسمہ کی سند سے وہ ہے یہ ہیں

**۱۰** دعا یا اس کے گناہ میں نہ کڑی جائے گی، اگر دعا یا مجبور ہوا اور اس کو معزول نہ کر سکی تو ۱۲ منہ ۱۰ مراد وہ سب سے جو صواب ہوئے حمید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھا یہ ایک

[illegible]

لیبیات کو تے جلنے میں کل شجرہ منان کھجور کا پتہ ہے اس کو لٹوا دلا ۳۲ لاہ نہ لکھ یعنی طوائف کیں ثابت قدم رہیں گے جھاگئیں گے نہیں۔ دولوں کا مطلب ایک ہی ہے جسے آگے کی روایت میں آتا ہے

۱۲۔ **ع** معین علی کی پیشکش سے بچنے کے لیے اس نے رحمت بیان کیا۔ یہاں تک کہ اس شخص نے وہ دیکھ کر حیران ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس نے رحمت اور

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى غِلَاةِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَا النَّاسُ

قَالَ يَا ابْنَ الْكُوفَةِ أَلَا تَبْأُجِبُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُمْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيَضًا فَيَا بَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ

يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَبَايَعُونَ يَوْمَ مَعِينٍ

قَالَ عَلَى الْمَوْتِ -

۲۵۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ

الْحُنَيْنِ يَقُولُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيَيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاكْرُمُوا الْأَنْصَارَ وَارْزُقُوا هَاجِرَةَ

۲۵۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ

ابْنَ قُسَيْبٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ شَيْخٍ قَالَ

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَآخِي فَقُلْتُ

بَايَعْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا

فَقُلْتُ عَلَا مَرْتَبَايَعْنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ -

باب ۸۵- عَزَمُوا الْمَارَ عَلَى

النَّاسِ فِي مَا يُطِيقُونَ -

۲۵۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

لَقَدْ أَنَا فِي الْيَوْمِ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمِيرٍ مَا دَرَيْتُ

۱- یہی اس وقت حاکم تھا اس کا قصہ یہ تھا کہ عبداللہ بن خطلمہ اور کئی مدینہ والے یزید کو دیکھنے گئے اس کی حسد کات ناشائستہ یعنی خلاف شرع باتیں تو ہمدیسہ والوں

نے اس کی بیعت تو کر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کر لی یزید نے مسلم بن عقبہ کو ہمدیسہ والوں کے حکم پر روانہ کیا ۲- اس نے

کے سامنے میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے

تو بیعت نہیں کرتا ہمیں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا

بھیڑ میں چپاچپ میں نے دوبارہ بیعت کی یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا

آپ نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۳- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۴- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۵- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۶- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۷- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۸- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۹- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۰- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۱- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۲- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۳- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۴- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۵- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۶- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۷- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۸- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۱۹- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۰- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۱- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۲- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۳- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۴- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۵- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۶- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۷- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۸- انھوں نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

مَا أُرِدُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَيْتَ رَجُلًا مُبَوِّيًا لَشَيْطَانٍ  
يُخْرِجُهُ مَعَ أَمْرَانَا فِي الْمَغَارِ فِي قِعْزَمٍ عَلَيْنَا  
فِي أَشْيَاءَ لَا نُحِبُّهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي  
مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَسَى أَنْ لَا يُعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ الْأَمْرَةِ  
حَتَّى نَفْعَلَهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَرَى آلَ بَيْتِي مَا أُنْفِقُ  
اللَّهُ وَلَا أَشْكُ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَّاهُ  
مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا يُجِدُوهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَيْرَ مِنَ اللَّهِ نَمْلًا إِلَّا كَالْتَّخَشُّرِ  
صَفْوَةٍ وَبَقِيَ كَذِبًا -

پر ہمیز کار لوگ وصال پا گئے اور عام قسم کے لوگ رہ گئے  
**باب ۱۸۵۸** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلَمَ يُقَاتِلُ أَوْ لَ  
الْهَمَارَ أَخْرَجَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ  
۲۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُغْوِبَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ مُوسَى  
ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الْبَيْتِ لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظَرُ  
حَتَّى مَا لَبِثَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ لَيْسَ لَهَا  
لَا تَتَمَوَّلُوا الْقَاءَ الْعِدُوَّ وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا

مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کیلئے نکلا۔ اب وہ افسر ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو سہی  
سے نہیں ہو سکتیں۔ میں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں تھے کیا جواب دوں ہاں کہتا  
ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ جس کام کے لیے ایک  
بار بھی فرما دیتے ہیں ہم کر گزرتے اور تم میں سے ہر شخص اس وقت تک ٹھیک رہے گا  
جب تک خدا سے ڈرتا رہے گا جب کسی قسم کا شک پیدا ہو جائے تو کسی اور سے پوچھ  
لے۔ وہ اس کی تشفی کر دے گا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ تمہیں نہ  
ملیں گے (جن سے تشفی ہو یعنی صحابہ کرام)۔

خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زمانہ گزر گیا، اس کی مثال  
ایسی ہے جیسے کسی گڑھے کا نقصا صاف پانی پی لیا اور میلا لگا لایا پانی  
باقی رہ گیا۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر صبح کو جنگ شروع  
نہ کرتے تو توقف فرماتے اور زوال شمس کے بعد جنگ شروع  
فرماتے۔

(از عبد اللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابوالاسحاق از موسی بن عقبہ از سالم  
ابوالنضر جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی تھے وہ فرماتے ہیں کہ عمر  
بن عبید اللہ کو عبد اللہ بن ابی اوفی نے خط لکھا میں نے وہ پڑھا کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے بعض جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا سوچ ڈھلا  
تک انتظار کیا سو رچ ڈھلا تو کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو! دشمن سے لڑنے کی  
آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو پس جب لڑنے کی نوبت آئی جب اسے تو  
ڈٹ جاؤ (جھاگو نہیں) اور یہ سمجھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے  
(یعنی شہید ہوتے ہی داخل بہشت ہو گئے) پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اے

اے اللہ! اگر جواب کوہ مشکل نہ تھا مگر یہ عہود و زمانہ کہ قرانی سے ڈرے اگر کہیں یہ کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے تو لوگو! سرفروزی کا یہ زمانہ کہ شر کے کاموں میں بھی اپنے افسران کی افواہی شروع  
کر دینے اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائیگا اگر کہیں کہہ رات افسر کی مانتا ہر صبح تو شر کے خلاف جہاد ہے کیونکہ شریعت کی رو سے جہاد ایک ممکن ہوا اور محبت نہ ہو پس تک افسر کی  
اطاعت لازم ہے ۱۸ منہ سلم عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ان کا مطلب یہی ہے کہ افسر کا حکم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی اطاعت لازم اور ضروری ہے ۱۸ منہ  
سلم عبد اللہ بن مسعود نے قرآن کے موافق حکم و احکام اور ان کے انکار کرنا کہ تم نہ لائے اور یہ نہیں کہ فلاں عالم سے پوچھو یا فلاں عالم سے عیب عامی کا کام نہ ہے کہ جس کی عالم کو دیندار  
اور ہمیز کار اور خدا ترس سمجھے اس سے دین کا سامنا ہو پھر ۱۸ منہ

الشرکاب کے نازل کرنے والے! بادل کے برسانے والے! انہیں کے لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے میں ان پر غالب فرما۔

لَقِيَهُمْ قَاصِرُونَ أَوَّا مَلَكُوا آتَا الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مَثَلُ الْكِتَابِ فَجُزِّ السَّخَابِ وَهَارِيزِ الْأَحْرَابِ أَهْزِهُمْ وَانْمِرْنَا عَلَيْهِمْ۔

**باب ۱۵۹** امام مسلم حاکم، سے اجازت حاصل کرنا جہاد میں نہ جانے کی اجازت حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے بیشک مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی اجتماعی امر میں ہوتے ہیں تو بغیر اجازت وہاں سے نہیں چل دیئے (آخر آیت تک) امر جامع جیسے جہاد

**باب ۱۵۹** اسْتِیْدَانِ الرَّجُلِ الْأَمَامَ وَقَوْلُهُ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَئِكَ

مجلس مشورہ۔

(از اسحاق بن ابراہیم الزہری از مغیرہ الزہری) از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں شریک تھا آپ میرے پیچھے سے آکر مجھ سے ملے میں اس وقت ایک پانی لافٹ والے اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ تھک گیا تھا اور چل نہیں سکتا تھا آپ نے فرمایا جاہر تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا تھک گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچھے گئے اور اسے ڈانٹ دیا اور اس کے لیے دعا کی پھر تودہ دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اب تو خوب ہے آپ کی برکت سے اچھا ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اسے بیچتا ہے مجھے شرم آئی کیونکہ ہمارے پاس کوئی اور پانی لادنے والا اونٹ نہ تھا۔ مگر میں نے کہہ دیا بیچنا ہوں۔ فرمایا میرے ہاتھ بیچ ڈال پس میں نے بیچ دیا اس شرط پر کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا جب میں سوار ہو کر مدینہ کے قریب پہنچا، میں نے عرض کیا میری حال میں ہی شادی ہوئی ہے مجھے گھر تک جانے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ کو چلا۔ جب میں مدینہ پہنچ گیا، تو میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا۔ میں نے جو کچھ اس کے متعلق کیا تھا وہ بیان کیا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی کہ ایک

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَابِرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَا حَقِّي فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاكَ نَافِخٌ لَنَا قَدْ أَتَى فَلَاحِجًا دَيْسِيرٌ فَقَالَ لِي مَا لِبُعَيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيْبَى قَالَ فَمُتَلَفٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ يَبْنِي يَدُ الْوَالِدِ قَدْ آمَهَا دَيْسِيرٌ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى لِبُعَيْرِكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِعْتَهُ قَالَ لَا فَاسْتَبَعْتُهُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَافِخٌ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعَيْنِهِ قَالَ قُلْتُ فَبِعَيْنِي أَيْتَا عَلَى أَنَّ لِي قَمَاطًا طَهْرًا حَقِّي أَبْلَغُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَزُورٌ سَكَنَ نَشَاؤُنَا فَادْنِ لِي فَقَدْ مِتُّ الْتَا سَالِي الْمَدِينَةِ حَقِّي أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَقَالَ لِي عَيْنُ الْبُعَيْرِ قَاخَبَرْتُكَ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَتَى قَالَ

عہ ذیل کی آرزو نہ کرو یعنی از خود مسلح ہونے کو لیکن اگر دشمن اتنا ذلیل ثابت ہو کہ اس کی پیٹھ پر سواری کرنا مقابلیہ میں ڈٹ جاؤ لیکن مسلح کی بھی شرط طوطی ہی یہ نہیں کہ برقیہ پر مسلح ہو۔ عبد الرزاق





سَلَّمَ فَرَسًا لَّيْ فِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا أَقْنَانِي مِنْ  
شَيْءٍ قَدَانٌ وَحَدَّثَنَا وَكَبَّرُوا-

**باب ۱۸۳** الشُّرْعَةُ وَالرَّكُضُ

فِي الْفَزَعِ-

۲۷۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْمٍ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَنِظَلٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَزَعُ النَّاسِ  
فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا  
لَّيْ فِي طَلْحَةَ بَطْنِيًّا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحَدَّثَهُ فَرَسُهُ  
النَّاسَ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَ عَوْرَاتِي  
لَبَحْرٍ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ-

**باب ۱۸۴** الْخُرُوجُ فِي الْفَزَعِ وَحَدَّثَنَا

**باب ۱۸۵** الْجَعْدُ عَلَى الْحَمَانِ

فِي السَّبِيلِ- وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِرَبِّهِ

عُمَرُ الْغَزْوُ قَالَ لَئِي أَجِبْتُ أَنْ أُبَيِّنَكَ

بَطْنًا فَعَلْتُ مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَعَهُ اللَّهُ

عَلَيْكَ قَالَ لَنْ غِنَاكَ لَكَ مَا لِي أَجِبُ

أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هَذَا الْوَجْبِ

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ

هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَمْ يُجَاهِدُوا

فَمَنْ فَعَلَهُ فَقُضِيَ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَقٌّ

تَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ

وَمُجَاهِدٌ إِذَا دَفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ

بجہال کرو واپس آئے) فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا لو  
دریا ہے (تیز رفتاری میں)

**باب** ڈر کے وقت تیزی اور سرعت کرنا اور گھوڑا ڈالنا

(از فضل بن سہیل از حسین بن محمد از جریر بن حازم از محمد) انس بن مالک  
وہ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) لوگ خوف زدہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ابولہب کے سست رفتار گھوڑے پر سوار ہوئے اور تنہا اسے دوڑاتے ہوئے شہر  
کے باہر چلے گئے آپ کے پیچھے لوگ سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے آئے  
واپس آئے) فرمایا تمہیں کسی قسم کا خطرہ درپیش نہیں، خوف مت کرو، یہ  
گھوڑا دریا ہے اس دن سے یہ گھوڑا کسی سے پیچھے نہ رہتا تھا (ملک تیز رفتاری بن گیا)

**باب** حالت خطرہ میں تنہا نکلنا-

**باب** کسی کو اجرت دے کر اپنی طرف سے جہاد کرنا

اور اللہ کی راہ میں سواری دینا حضرت مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن

عمر سے کہا میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں چاہتا

ہوں کچھ روپے سے تیری مدد کروں، میں نے کہا اللہ کے

فضل سے میں مالدار ہوں حضرت ابن عمر نے فرمایا تیری مال داری

تیرے لیے ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا حال اس طرح (یعنی جہاد

میں) خسر ہو جائے

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو

بیت المال سے جہاد کیلئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے

(یعنی رقم کھا کر بھی جہاد نہیں کرتے یہ ان کی انتہائی مذموم

سرکرت ہے) جو ایسا کمزور ہے کہ اس سے مال واپس لے

لہ اس کو خود امام بخاری نے غزوہ فتح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۷۷ شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لے کر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن مالکیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے مگر

جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان آقاؤں میں تو جائز ہے البتہ غازی کی عانت اور امداد کو مہمہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ ۷۷ روپیہ کھا کر بیٹھا ہے

میں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ

يَهْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلْهُ مَا هُنَّ

وَصَعْنُهُ عِنْدَ أَهْلِكَ -

لیں گے۔

حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

الشرک راہ میں جہاد کیلئے) تجھے کچھ دے تو وہ چیز تیری ملکیت ہوگی، تو جو چاہے کر سکتا ہے چاہے اپنے گھروالوں کو دے (یہ بھی جائز ہے)

(الجمہدی از سفیان از مالک از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا پھر اسے

بازار میں فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا

کیا میں اسی گھوڑے کو خرید لوں؟ (جسے میں نے فی سبیل اللہ دیا تھا؟) آپ نے فرمایا

اسے مت خریدا اپنے صدقے کو واپس مت لے۔

۲۷۲۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ

مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدُ

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَلَلْتُ

عَلَى قَرَبِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَمَا لَنَا لَيْتَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا بُدَّ لَهُ وَ

لَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ

۲۷۲۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَلْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حَلَّ عَلَى قَرَبِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ

يُشْتَاكَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَّ

لَا بُدَّ لَهُ وَلَا تَعُدُّ فِي صَدَقَتِكَ -

۲۷۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أَهْلِي مَا

تَخَلَّفْتُ عَنْ سِرِّيَّةٍ وَلَكِنْ لَا أَحِدٌ مَعَهُ وَلَا أَحَدٌ

مَا أَحْبَبْتُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَكُنْ مَعَهُ عَتَقٌ وَلَوْ دُونَ

أَنِّي قَاتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَحْبَبْتُ ثُمَّ قَاتِلْتُ

ثُمَّ أَحْبَبْتُ -

بَابُ ۱۸۶۶- الْأَجِيرُ -

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سُلَيْمٍ يَنْفُسُهُ

باب مزدوری کے جہاد میں شریک ہونے والا

امام حسن بصری اور محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ

اس کتاب میں ۱۸۶۶ باب ۱۸۶۶- الْأَجِيرُ -

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سُلَيْمٍ يَنْفُسُهُ

لَا تَجِدُ مِنْ الْمُغْنَمِ وَاحِدًا عَلَيْهِ بَنٌ  
قُلَيْسٍ قَرَسًا عَلَى التَّصْنِيفِ فَلَكُمْ سَهْمُ  
الْقُرَيْسِ أَرْبَعُ مِائَةٍ دِينَارًا فَاحْذَرُوا  
مِائَتَيْنِ وَأَعْطُوا حَاجَةَ مِائَتَيْنِ

اسے مائے جس کا گھوڑا تھا۔

منور بھی مال غنیمت میں حصہ دار ہو گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک  
شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ مال غنیمت اس شرط حصہ کا وہ  
تقدار ہو گا۔ پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار مقرر ہو چنانچہ  
عطیہ بن قیس نے دو سو دینار خود لے لیے اور دو سو دینار

۲۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ بَنِي  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَسَدْتُ عَلَى بَنِي قُرَيْشٍ وَأَوْثَقَ أَعْمَالِي  
فِي نَفْسِي فَأَسْتَأْجِرُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَمَّرَ  
أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَأَنْزَعَ يَدَاكَ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ  
ثِيَابَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَاهَا  
فَقَالَ أَيْدِي فَمِ يَدُكَ إِلَيْكَ فَتَقَعَمُهَا كَمَا يَقَعَمُ الْفَخْلُ

اگر وہ اپنا ہاتھ تیرے حوالے کر دیتا اور نکالنے کی کوشش نہ کرتا تو تو اوغھ کی طرح اسے چبا ڈالتا۔

باب ۱۸۶- مَا قِيلَ فِي لُؤَاءِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قُلَيْسَ بْنَ سَعْدٍ  
الزَّمَنِيَّ كَانَ صَاحِبَ لُؤَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَحْمِلَ قُرْجُلًا -

باب ۱۸۷- أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيَّانُ

(از سعید بن مریم از لیب از ابن شہاب از ثعلبہ بن ابی مالک قرظی) از  
قیس بن سعد الفزاری رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا کرتے  
تھے، انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں گن گھی کی وہ

۱۸۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْكَثِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قُلَيْسَ بْنَ سَعْدٍ  
الزَّمَنِيَّ كَانَ صَاحِبَ لُؤَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَحْمِلَ قُرْجُلًا -



۲۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّانٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّانٍ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ

بِحَوَامِجِ الْكَلْبِ لَمْ يَكُنْ بِاللَّحْمِ فَذَبْهَا أَمَا تَأْتِيكُمْ أَتَيْتُمْ

مَقَاتِلَهُمْ خَرَابَتَيْنِ الْأَرْضُ فَوُصِفَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَفِلُونَ بِهَا

۲۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الْبُزْهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ

أَرْسَلَ إِلَيْهِ هُمَ يَا لَيْلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ

كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّغَبُ وَالْفَقْعَتِ الْأَهْوَاتُ وَأَخْرَجْنَا

فَقُلْتُ رَضَخْنَا فِي حَائِنٍ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ

رَافِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُكَ مَلِكُ بَنِي الْأَنْصَرِ-

بَاب ۸۶۹ اخْلَا لِرَاوِدٍ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ الْقَتْلُ

۲۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ

هِشَامٌ وَحَدَّثَنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ

قَالَتْ صَنَعْتُ سَفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَهْجَرَ إِلَى

الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ يُجِدْ لِسْفَرَتِهِ وَلَا لِسِقَاتِهِ

(از بکیر ابن کثیر از زینب شہاب از سعید بن مسیب)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے (مختصر الفاظ میں طویل مفہوم) اور مجھے رعب

مدہ دی گئی میں ایک بار سو رہا تھا کہ زمین کے ترانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ پر

رکھ دی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے

اور تم نے نزلے نکال رہے ہو۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عبد اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس

رضی اللہ عنہما حضرت ابوسفیان نقل کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان دو دیگر مشرکین شام

میں تھے۔ ہر قل نے انہیں بلایا پھر انہیں حضور کا خط مل گیا اب وہ پڑھ رہے تھے کہ

ہر قل کے دربار میں بہت شور مچا کیونکہ ہر قل نے حضور کی صداقت کا اعلان کر دیا تھا راولو

سفیان کہتے ہیں ہمیں دربار سے باہر نکل جانے کا حکم ہوا میں نے اپنے ساتھیوں مشرکین

مکہ جو میرے ساتھ تھے سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا درجن بند ہو گیا زرد رنگ کی خوم بلبلو شاہ

بھی اس سے ڈرتا ہے۔ شام کا ملک جہاں ہر قل تھا مدینہ سے ایک ماہ کی راہ ہے

آنحضرت کا رعب ہر قل پر پڑا یہی معنی ہے نصرت یا لوعب مسافر کا شہرہ کا

باب جہاد میں زاد سفر ساتھ رکھنا اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ارشاد ہے سفر خرچ ساتھ رکھو اور بہترین سفر خرچ تقویٰ ہے

(از سعید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش حضرت فاطمہ)

سے اور وہ حضرت اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ کی طرف ہجرت کرنا چاہتے تھے تو حضرت ابوبکر کے گھر میں آنحضرت کے

لیے زاد سفر تیار کیا گیا مگر تو شہ باندھنے کیلئے کوئی کپڑا نہیں تھا نہ پانی کا شکریرہ

باندھنے کے لیے کچھ تھا۔ بہر حال حضرت ابوبکر سے میں نے کہا بخدا باندھنے کو،

کوئی کپڑا نہیں صرف میری کمر باندھنے کا پٹا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا اسی کے

ساتھ اس روایت میں ایک پیشہ کی رو سے یہ مذکور ہے لیکن حاکمی روایت جو امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی اس میں اس کی مراد ہے ۱۲ منہ خزانوں سے اور اگر کسی اور تفسیر

کے تزانے میں جن کو مسلمانوں نے لونا یا زمین کی پیداوار یا مالکداری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپ نے جسے بشارت دی تھی وہی بشارت ہو مسلمانوں کے ناپ کے

بعد وہ ابلیس مر شام فتح کیا ۱۲ منہ ابوبکر نے آنحضرت کے رضائی والد تھے ابوسفیان نے جو اس وقت تک کا تو تھا تھوڑی راہ سے آپ کو ابوبکر کے بلایا گیا ۱۲ منہ شام کا ملک جہاں اس

وقت ہر قل تھا مدینہ سے ایک چوبیس کی راہ ہے جو باب کا مطلب نکال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینہ کی راہ سے ہر قل پر پڑا اس حدیث کی شرح اور پڑھ کر دیکھی ہے یہ مالک کہ

تاج کے سفر میں ان کی ہے مگر الفاظ عام ہیں اور یہی طرح جہاد کا سفر ہے ۱۲ منہ

مَا نَرِيْطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَيِّ بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ تَشْبِيْهُمَا  
أُرِيْطُهُ إِلَّا لِنَاطِقِيْ قَالَ فَتَشْبِيْهُهُمَا بِأَتْنَيْنِ فَأُرِيْطِيْهِ  
بِوَاجِدِ السَّقَاءِ وَبِأَذْخِرِ الشُّعْرَةِ فَقُلْتُ فَلَيْزَالِكَ  
سُمِّيَتْ ذَاتُ النَّطَاقَيْنِ .

دونکڑے کر لے ایک سے تشبیہ باندھوے اور دوسرے سے توشہ چنانچہ میں نے  
ایسا ہی کیا اور اس دن سے میرا نام ذوالنطاقین (دو کمر والی) پڑ گیا۔

۲۷۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ  
قَالَ عَمْرُوٌّ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ مَعَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ .

(از علی بن عبد اللہ از شیبان از عمرو از عطاء) از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قربانیوں کا گوشت بطور  
نزاوہ مدینہ تک استعمال کرتے تھے۔

۲۷۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ  
يَسَارٍ أَنَّ سُؤْدَةَ ابْنَ الْعُمَانِ أَخْبَرَتْ أَنَّ خَرَجَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا  
كَانُوا بِالْقَهْمَبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ  
فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَذَاعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَلَا طَعْمَةٍ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَكُنَا فَاكُلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَضُفْ وَصَلُّنَا .

(از محمد بن شعیب از عبد الوہاب از یحییٰ از بشیر بن یسار) سودہ بن نعمان وہ فہلے  
میں کہ وہ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب قہمبار  
میں پہنچے (جو خیبر کے نزدیک ایک مقام ہے) تو عصر کی نماز وہاں پڑھی پھر آپ نے  
کھانے نہ ملوائے تو صرف تنوآپ کی خدمت میں حاضر کیے گئے مہم نے اسی کو  
کھایا اور کھانپ کر فراغت حاصل کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ  
نے گلی کی مہم نے گلی کی اور نماز مغرب پڑھی۔

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا يَشْرِبْنُ مَرْحُومٌ حَدَّثَنَا حَاتِمُ  
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ  
قَالَ خَفَّتْ أَرْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا أَقَاتُوا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْرِيلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ  
فَلَقِيَهُمْ عَمْرُوٌّ أَخْبَرُونَا فَقَالَ مَا بَقِيَ لَكُمْ بَعْدَ

(از یشریبن مرحوم از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید) سلمہ کہتے ہیں  
کسی سفر میں لوگوں کا زاد سفر ختم ہو گیا۔ اور وہ سخت احتیاج میں پڑ گئے تو آنحضرت  
کے پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت  
دے دی۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ انہیں ملے، لوگوں نے یہ واقعہ بیان کیا تو  
حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا اونٹ کاٹ کر گزراہ کیسے کر دو گے؟ ہاں حضرت عمرؓ

۱۵- یعنی دو کمر والی یہ ان کا لقب پڑ گیا۔ ایسی سعادت کس کو نصیب ہوتی ہے۔ حجاج بن یوسف ظالم اسامہ کو حقیر سے ذات النطاقین کہنے لگا اسامہ نے  
وہ دندان شکن جواب دیا کہ منہ چا تا رہ گیا ۱۲ منہ ۱۷ اگرچہ یہ جاؤ کا سفر تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو اب کی مصالفت ہو گئی ۱۲ منہ ۱۷  
سے تیرہ باب نکلا کہ آپ جہاد کے سفر میں توشہ یعنی ستورہ لے گئے تھے ۱۲ منہ ۱۷ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

إِبْلِكُمْ قَدْ خَلَّ عَنْهُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبْلَاغِهِمْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى النَّاسَ تَوَنُّ  
بِفَضْلِ أَرْوَاحِهِمْ قَدْ عَاوَزَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ  
بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَأَخَذَ النَّاسُ حَتَّى قُرِعُوا ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ -

معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

### باب ۸۷۰ خَلَّ الزَّادُ عَلَى الرَّجُلِ

۲۷۷۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ خَبَرَنَا عَبْدُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا  
وَحُمْنُ ثَلَاثِينَ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَفِيَ زَادُنَا  
حَتَّى كَانَتِ الرَّجُلُ مِثْلَ كُلِّ يَوْمٍ تَكْرَرَةً قَالَ قَالَ  
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ كَانَتِ الشَّرُّ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ  
قَالَ لَعَنَ وَحَدَّثَنَا فَقَدْ هَاجَرْنَا فَقَدْ هَاجَرْنَا هَاجَرْنَا  
الْبَحْرَيْنِ فَذُكِرَتْ فَهِيَ الْبَحْرَيْنِ فَكَلَّمَا هَاجَرْنَا هَاجَرْنَا  
عَنْ رَجُلٍ مِمَّا أَحْبَبْنَا -

دن تک پیٹ بھر کر کھاتے رہے۔

### باب ۸۷۱ إِرْدَانِي الْمَرَاةَ خَلْفَ

أَخِيهَا -

۲۷۷۱ - حَدَّثَنَا عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو نَاصِرٍ  
حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ  
عَاصِمَةَ هَاجَرْنَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ  
بِأَجْرِهِمْ وَعَمْرُوهُ وَلَمْ أَرِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي

اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا  
رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھالیں گے تو پٹنے کے لیے گزارہ کیسے ہوگا؟ یہ  
سن کر آپ نے فرمایا لوگوں میں منادی کر دے کہ اپنے بچے ہوئے زاد راہ  
لے کر حاضر خدمت ہوں (سب صحابہ کرام زاد راہ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر  
ہوئے) آپ نے دعا فرمائی اور برکت کے لیے بارگاہ الہی میں عرض کی پھر آپ نے  
ان کے برتن منگوائے لوگوں نے برتن بھر لیے جب لوگ فارغ ہوئے تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

### باب ۸۷۲ اپنے کترصوں پر زاد راہ اٹھا کر لے جانا

(از صدیق بن فضل از عبدہ از شمام از وہب بن کیسان) حضرت جابر رضی  
کہ ہم جہاد کیلئے روانہ ہوئے۔ ہمارے تعداد سفر میں تیس سو یعنی ہسم اپنا زاد  
راہ گردن پر لیے ہوئے تھے راستے میں ہمارا تو شہ ختم ہو گیا حتیٰ کہ کسی خوراک  
دن بھر میں ایک کھجور رہ گئی۔

ایک صحابی نے کہا اے ابو عبد اللہ (جابر کی کنیت) ایک کھجور بچہ زندہ  
کیسے رہتے تھے؟ جابر کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا ہمیں اس ایک کھجور کی قدر  
اس وقت معلوم ہوئی جب وہ بھی نہیں رہی، بہر کیف ہم چلتے چلتے سمندر کے کنارے  
پہنچے۔ دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی نکال کر باہر پھینک دی ہسم اٹھارہ

### باب ۸۷۳ عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے ایک سواری پر

بیٹھنا۔

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیک) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صحابہ کرام  
تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہے ہیں، میرا فقط حج ہوا  
ہے۔ آپ نے فرمایا تو جا (ادبیر الجہاد) عبدالرحمان تجھے اپنے ساتھ (اونٹ پر)



وَلِيُؤَدِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يَخْرُجَ  
مِنَ النَّعِيمِ فَأَنْظَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا عَلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ -

کر کے آگئیں۔

۲۷۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ أُرِدَّ عَائِشَةَ وَأَعْمُرَهَا مِنَ النَّعِيمِ -

**باب ۱۸۷۲** الْإِرْدَاءُ فِي الْغَزْوِ  
وَالْحَجَّةِ -

۲۷۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَاتَّبَعَهُ لِيَمْرُؤَ خَوْنٍ يَمَامِيًّا  
الْحَجْرَ وَالْعَمْرَةَ -

**باب ۱۸۷۳** الرِّدْفُ عَلَى الْيَمَامَةِ -

۲۷۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْفُوْنٍ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ  
ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى  
حِمَارٍ عَلَى الْكَافِ عَلَيْهِ قُطَيْفَةٌ وَأَرْدَفَ أَسَمَةَ وَرَأَاهُ -

۲۷۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي بِمَا فَعَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ  
عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرَدِّقًا أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهَمْعًا بِلَالًا وَ  
مَعَ عُمَيْنَ بْنِ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَرِ حَتَّى آتَا خَرَفَةَ الْمُسَيَّبِ

بٹھائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان کو فرمایا  
اسے تنیم سے عمرہ کرا لا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بلند حصہ میں  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آمد کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ عہدہ

دارعبداللہ بن محمد مندلی از ابن عیینہ از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس  
عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم  
دیا کہ حضرت عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنیم سے عمرہ کرا لاؤں۔

**باب** جہاد اور حج میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بٹھانا۔

دارققیہ ابن سعید از عبد الوہاب از ایوب از ابو قلابہ انس رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ میں حج کے سفر میں ابو طلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھے  
لوگ لبیک پڑھنے میں حج اور عمرہ دونوں کے کلمات پکارتے تھے (جسے قرآن  
کہتے ہیں)

**باب** دو آدمیوں کا ایک گدھے پر سوار ہونا۔

دارققیہ از صفوان از یونس بن زید از ابن شہاب از عروہ از اسامہ  
بن زید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر  
چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیا۔

دارققیہ بن کثیر از لیث از یونس از انس (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلند کی مکہ کی جانب سے اسلمہ کو اپنی  
سواری کے پیچھے بٹھائے ہوئے وارڈ شہر ہوئے، ان کے ساتھ حضرت بلالؓ  
تھے عثمان بن طلحہ کلید بردار بھی تھے دگدھے یا اونٹنی پر قیاس کیا کیونکہ گدھا  
بھی سواری ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا

اس حدیث میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کی قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہیں سے ترجمہ باب کھانا کس لئے کھاؤ مٹی بھی ایک جانور ہے۔ یہ اس پر  
دو آدمیوں کا جہاد اور حج کا سفر مذکور ہے جہاد کی قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہیں سے ترجمہ باب کھانا کس لئے کھاؤ مٹی بھی ایک جانور ہے۔ یہ اس پر

فَأَمَرَكَ أَنْ يَأْتِي بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ  
وَعُثْمَانُ فَخَنَكْتَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ  
النَّاسَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ  
فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ  
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ  
إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَسَيَّيْتُ  
أَنْ أَسْأَلَهُ كَمَا صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ -

بَاب ۱۸۴ مَنِ اخَذَ بِالزَّكَاةِ

وَنَحْنُ

٢٤٨١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامٍ مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ  
صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يُعْدِلُ بَيْنَ  
الْإِنْسَانَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيُحِيلُ  
عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَ الْكَلْبَةُ  
الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ  
صَدَقَةٌ وَفَرِيضُ الْأَدْيِ مِنَ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ -

باب ۱۸۷ کواہیۃ السفر

بِمَقَامٍ جَفَّ إِلَى آخِرِ أَهْلِ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ  
يُرَوَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ كَافِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَأَلَ النَّبِيَّ

اور عثمان (علیہ بردار) کو حکم دیا کیسے کی گنجی لا رو کجی لے آیا، آپ نے کعبہ مبارک کھولا اندر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ اساتذہ بلال اور عثمان بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے یہے پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے پر لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمر اندر داخل ہوئے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے وہ جگہ بتائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعات پڑھیں؟

## باب

یا بعد و کرنا

(از اسحاق از عبد الرزاق از معمر از جہام) از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ستر چوبیس ہزار حصوں میں سے ایک حصہ صدقہ خیرات کرنے کا ہے دو حصوں میں سے ایک حصہ صدقہ خیرات میں شامل ہے کسی کی مدد کر کے سواری پر چڑھانا یا اس کا سامان اس پر لا دینا یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔ اچھی پاکیزہ بات کرنا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لئے تمام قدم صدقے میں شامل ہیں۔ رستے میں سے نیا دینے والی چیز مٹانا بھی صدقے میں شامل ہے۔

## باب قرآن لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنا

منع ہے)

محمد بن بشر از عبد اللہ از نافع از ابن عمر الیہا ہی مروی ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن  
اسحاق نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

**۱۷** شہنشاہی کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں کافروں کی بے حرمتی نہ کریں بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر جو جس کے مغلوب ہونے کا ذریعہ ہو تو منع نہیں ہے اسی طرح قرآن کا جہنا کافروں کے ہاتھ میں نہ جانا منع ہے ۱۲ منہ ۱۷ اس کو اسحاق بن راہوی نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

عَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَاحُهُ فِي كِتَابِ  
الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ -

۲۷۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ كَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَاقَرِيَ الْقُرْآنُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

**بَابُ الْتَكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ**

۲۷۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ وَقَدْ خَرَجُوا بِالسَّاحِجِ عَلَى  
أَعْتَاقِهِمْ فَلَمَّا دَارَوْا قَالُوا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْمُحْدِثُ  
مُحَمَّدٌ وَالْمُحْدِثُ فَلَبَّوْا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ خَيْرٌ  
إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَذَرِّينَ  
وَأَصْبَحْنَا حُمُرًا فَطَبَعْنَا هَاهُنَا ذِي الْمَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ الْحُومِ  
الْحُمُرِ فَإِذَا كُنْتُمْ لِقَاءَ دَرِيْمَا فِيهَا تَابَعُوا عَلَى عَنِ سُفْيَانَ  
رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ -

وہم اور صحابہ کرام نے دشمن ممالک میں سفر کیا اور صحابہ کرام  
حافظ قرآن تھے۔

از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از نافع (عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس بات سے کہ قرآن لے کر دشمن کے ملک کا سفر  
کیا جائے۔

**باب** لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

از عبد اللہ بن محمد از سفیان از ایوب از محمد از حضرت انس انہوں نے  
فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خبر میں داخل ہوئے اس وقت  
یہودی گردلوں پر کرا لیں لیے ہوئے (اپنے کھیتوں کی طرف) جا رہے تھے وہ  
کہنے لگے محمد لشکر سمیت آپہنچے احمد لشکر سمیت آپہنچے آخر ہماگ کر قلعے میں چلے  
گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیر خراب ہوا بیشک جب  
ہم کسی قوم کے میدان میں داخل ہوتے ہیں جنہیں پہلے کفر کے انجام سے مطلع  
کیا گیا ہو تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔

خبر میں ہیں گدھے ملے ہم نے ان کا گوشت رکھانے کی غرض سے،  
پکایا آپ نے منادی فرمادی اللہ اور اس کا رسول گدھوں کے گوشت تم کو  
منع کرتے ہیں یہ منادی سن کر مائٹریاں لٹادی گئیں جو کچھ ان میں تھا سب گر  
دیا گیا عبد اللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے

روایت کیا اس میں یہ الفاظ تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

**باب** چلا کر تکبیر کہنا منع ہے۔

**باب** مَا يَكْرَهُ مِنْ رَفْعِ

الْقَوَائِدِ فِي التَّكْبِيرِ

۲۷۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُرْفَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ إِذَا

از محمد بن یوسف از سفیان از عاصم از ابو عثمان (از ابو موسیٰ اشعری  
کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچے  
تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ریا و از بلینہ کہتے۔ ہماری آوازیں بلند ہوتیں تو آپ

اس سے امام بخاری کی یہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا یا نہ لے کر کہ مصحف کی ادب بات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں کیا ہے  
یہاں اسللال امام بخاری کی شان سے ہے کہ جو کہ مصحف کے ملک میں لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع کیا ہے اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا  
ہوا قرآن نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہے ۱۲ منہ

أَشْرَفْنَا عَلَىٰ وَادٍ هَٰلِكًا وَكَثِيرًا إِنْ نَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
ارْجِعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا  
عَائِلًا لَكُمْ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ  
وَتَعَالَى جَدُّهُ -

### باب ۸۷۸ التَّيْبِيمُ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

۲۷۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْحَجْدَلِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا إِذَا أَصْبَدْنَا كَثَرْنَا وَإِذَا  
تَوَلَّيْنَا سَبَّحْنَا -

### باب ۸۷۹ التَّيْبِيمُ إِذَا عَلَا شَرًّا

۲۷۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدِيٍّ عَنْ سُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمٍ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا إِذَا أَصْبَدْنَا كَثَرْنَا وَإِذَا انْقَضَوْنَا  
سَبَّحْنَا -

۲۷۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ أَبِي رَمَةَ عَنْ مَسْلُومِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنَ الْحَجَّةِ أَوْ الْعُمْرَةِ وَلَا أَفْلَهُ  
إِلَّا قَالَ الْعَزُورُ يَقُولُ تَعَالَى أَوْفَى عَلَى نَبِيِّهِ أَوْ قَدْ فُي  
كَبَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَيُّونَ تَأْتِيُونُ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّكَ تَسْبِيحًا  
سَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَنَمَ  
الرَّحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَاحِبُكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ

نے فرمایا لوگو! اگر تم کسی بہرے اور پوشیدہ کو نہیں پکار رہے ہو وہ  
(خدا) تو تمہارے ساتھ ہے وہ سننے والا اور قریب ہے (باب برکت ہے اس کا  
نام اور بلند ہے اس کی شان)

### باب کسی نشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ پڑھنا۔

از محمد بن یوسف از سفیان از حسین بن عبد الرحمن از سالم بن ابی جعد  
از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر  
کہتے کسی بلندی میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

### باب بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از حصین بن عبد الرحمن از سالم بن ابی جعد  
کہتے ہیں کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے جب کسی بلندی میں اترتے  
تو سبحان اللہ کہتے۔

از عبد اللہ از عبد الغفر بن ابی سلمہ از صالح بن کیسان از سالم بن عبد اللہ  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے  
والپس ہوتے (یا غالباً ایوں کہا جب جہاد سے واپس ہوتے) تو آپ کھائی یا  
نکریلی زمین پر پہنچتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَيُّونَ تَأْتِيُونُ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّكَ تَسْبِيحًا سَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ  
وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَنَمَ الرَّحْزَابَ وَحْدَهُ  
صالح کہتے ہیں میں نے کہا کیا عبد اللہ بن عمر (راوی) نے آئیوں کے بعد انشاء اللہ  
کا لفظ نہیں کہا؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ شَاوَا اللَّهَ قَالَ لَا-

**باب ۱۸۸** يَكْتَبُ لِلْمُسَاوِثِ

مَا كَانَ يَحْتَمِلُ فِي الْإِقَامَةِ-

۲۷۸۸- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ

أَبُو سَمْعِيلَ الشَّكْسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ وَصَاحِبَ

هُؤُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ

فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مَوْصِيٍّ رَأَى

يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَاقَرَ كَتَبَ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَحْتَمِلُ

مِثْلًا مِثْلًا-

**باب ۱۸۹** السَّيْرُ وَحَدَّةُ

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ يَقُولُ نَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَّبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ

الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَذَّبَهُمْ فَأَنْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُلَ نَبِيٌّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيٌّ الزُّبَيْرُ

قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ الْبَاصِرُ-

۲۷۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ كَثْمٍ

**باب** مسافر کو اس عبادت کا ثواب ملنا جو وہ گھر میں رہ کر انجام

دیتا تھا اگرچہ وہ سفر کی وجہ سے سفر میں ادا نہ کر سکے

(از مطر بن الفضل از یزید بن ہارون از عوام از ابی ہریم ابو اسماعیل سلکی از ابو

برہہ کہتے ہیں کہ میں اور یزید بن ابی کبشہ کسی سفر میں آگئے تھے یزید سفر میں رونے

رکھتا تھا تو ابو برہہ نے ان سے کہا میں نے (اپنے والد) ابو موسیٰ اشعری سے کئی

بار سنا ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہو جائے

تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ بحالت سفر یا صحت اعمال کا ثواب

حاصل کرتا ہے لے

**باب** تنہا سفر کرنا

(از حمیدی از سفیان از محمد بن مکرر از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن کسی کام کے لیے لوگوں

کو بلا یا تو میر نے کہا لیک یا رسول اللہ! آپ نے مجھ بھی بلا یا تو حضرت زبیر رضی اللہ

عنہ نے جواب دیا لیک یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا

ایک حواری (گہرا وفادار خادم) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کہتے ہیں حواری

کا معنی مددگار ہے (وہ کام کفار کی خبر لانا تھا جس کے لیے زبیر تنہا گئے)

(از ابو الولید از مامی بن محمد از والدش) حضرت ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حکم نازل ہے کہ جو کافر فوج مسافر ہو یا کسی کی بیماری کی وجہ سے فوج سے علی ما جو ہو جائے تو اس حدیث کی رو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملے گا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی ایسا کر پڑے تو قیام کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا ۳۲۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو مروی ہے کہ یہ حدیث میں ہے کہ اگر مسافر شیطان ہے اور دو دشمنان ہیں اور تین جماعت ہیں امام بخاری کی فوج اس باب کے لئے ہے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے باسوی و غیرہ لکھے گئے سفر کرنا درست ہے بیٹوں نے کہا اگر وہاں کوئی کافر نہ ہو تو لکھے سفر کرنے میں قیامت نہیں اور ممالک کی حدیث اس پر معمول ہے جب ذر مو ۱۲۸۱- مسند ۵۰۰ کام ہے حکاک کافروں کی خبر کو لانا ہے جو خندق کے باہر گھر سے پڑے تھے ۱۲۸۱- مسند ۵۰۰ بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ سفیر پوشاک پہنتے تھے نہ کہ با حواری وہ جو خلاق کے لائق ہو یا زبیر یا عمر یا اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زبیر اکیلے کافروں کی خبر لائے گئے

الشرعیہ وسلم نے فرمایا۔

دوسری سند۔ از ابو نعیم از عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر از والدہ الشہ  
عبد اللہ بن عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ تنہا سفر کرنے کی خرابی  
کو جانتے جیسے میں جانتا ہوں تو رات کو کوئی شخص تنہا سو اسفر نہ کرتا۔

## باب سفسر میں جلدی چلنا۔

ابو حمید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
مدینہ کو جلدی جانا چاہتا ہوں جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے  
ساتھ جلد روانہ ہو۔

از محمد بن ثنی از یحییٰ از شہام از والدہ الشہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے  
سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے؟ یکے  
کہتے ہیں عروہ نے یہ بھی کہا کہ میں سن رہا تھا لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا بہر حال  
حضرت اسامہ نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذرا تیز چلتے (اوٹنی پر سوتے  
تھے) جب کشادہ جگہ دیکھتے تو (اوٹنی کو) دوڑاتے تھے۔ بعض اوٹن کی ایک چال کا  
نام ہے جو اوٹن کی ایک دوسری چال سے زیادہ ہے۔

از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم، ان کے والد کہتے ہیں کہ میں  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا۔ انہیں صفیہ بنت ابی  
سہید کی سخت بیماری کی خبر ملی لہذا وہ تیز چلنے لگے جب شفق غروب ہو گئی (قریباً آٹھ بجے)  
تو اوٹنی سے اترے مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا (عشاء کے وقت) اور فرمانے لگے میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے، کہ جب آپ کو تیز چلنا اور جلدی  
سفر کرنا منظور ہوتا تو مغرب میں تاخیر کرتے اور مغرب و عشاء ملا کر پڑھ لیتے۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ كُنَّا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ  
مَا أَعْلَمَ مَا سَارَ دَاكِبٌ بِإِلَى وَحْدَةٍ -

## باب الشرحۃ فی السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ  
فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ

۲۴۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ  
كَانَ يَخْبِي يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَقِي عَنْ مَسِيرٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ  
كَانَ يَسِيرُ الْعَتَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَبَوَّكَ نَحْصًا وَالنَّحْصُ  
فَوْقَ الْعَتَقِ -

۲۴۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْمَ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ  
مَكَّةَ فَلَمَّا بَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةً وَجَّعَ  
فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ  
ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَ الْمَغْرِبَ وَالْعَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا  
وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
جَدَّ بِهِ السَّيْرَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا -

۱۵ یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہ سے پوچھا تھا میں سن رہا تھا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے نص اور عنق دونوں اوٹن کی چالیں ہیں عنق

زیادہ دھیمی اور نص اس سے ذرا تیز ۱۲ منہ ۱۵ یہ صحابہ یقین ثقیف کے قبیلے سے تھے ابن ابی عبد اللہ ان کا بھائی تھا جس نے عمر بن سعد اور قتیبہ بن

حسین سے غزوہ بدر میں شرکت کی اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا۔ کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی عابدہ اور زہدہ تھیں ۱۲ منہ ۱۵ یہ بھی ترجمہ ہے کہ وہ

۲۷۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّبْرُ قِطْعَةٌ  
مِنَ الْعَذَابِ يَنْتَعِمُ أَحَدُكُمْ نَوْمَهُ وَقِطْعًا وَشَرَابَهُ  
فَإِذَا أَقْبَضَهُ أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُجْعَلْ إِلَى أَهْلِهِ -

**باب ۱۸۳** إِذَا اسْتَحَلَّ عَلَى فَرَسٍ  
قَرَأَهَا نَبَأًا -

۲۷۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ قَاتِرِ بْنِ عَفْوَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْأَخْطَابِ سَمِعَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَوْلَ جَدِّكَ يُبَايِعُ  
فَإِذَا دَانَ يَتَّبِعَانِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَا تَبْتِغُهُ وَلَا تُعَدِّ فِي صَدَقَتِكَ -

سے بھی منع فرمایا

۲۷۹۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ

ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ يَقُولُ  
سَمِعْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَائِلًا نَاعَةً أَوْ قَائِلًا نَاعَةً  
كَانَ عِنْدَهُ قَارِدٌ أَنْ أَشْرَبَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّ كَرِيحَهُ  
يُرْغِصُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْرَبْ  
وَلَا تَبْدِدْ دَهْرَهُ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هَيْبَتِهِ كَانَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

**باب ۱۸۴** الْجِهَادُ بِأَذْرِ النَّوَالِ بْنِ

۲۷۹۶- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

حَدِيدُ بْنُ أَبِي كَثِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ  
وَكَانَ لَا يَهْتَمُّ فِي حَدِيثِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابی (جو ابوبکر کے غلام تھے) از ابو صالح (جو ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر مذاب کا ایک  
ٹکڑا ہے نہ پوری نیند لے سکتے ہیں نہ صبح کھانا پینا نصیب ہوتا ہے۔ لہذا جب کوئی  
(سفر میں) اپنا کام مکمل کر لے تو فوراً گھر واپس آجائے۔

**باب** الشہر کی راہ میں سواری لے پھر اسے فروخت ہوتا  
ہو یاد رکھیے۔

از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن ابی از عبد اللہ بن عمر حضرت عمر بن خطاب  
نے الشہر کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا۔ پھر اسے بازار میں فروخت ہوتے  
ہوئے دیکھا۔ انہوں نے خریدنا چاہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا  
آپ نے فرمایا تم خریدو۔ صدقہ واپس نہ لو اگرچہ صدقہ کو وہ خرید کر واپس لینا  
چاہتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے

از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از والدش (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
فرماتے تھے میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ کسی کو سواری کے لیے دیا مگر اس شخص  
نے گھوڑے کو بیچ ڈالنا چاہا یا اسے خراب اور نکما کر دیا تو میں نے خیال کیا کہ  
واپس مول لے لوں میں سمجھا شخص ازراں فروخت کر دیگا میں نے آنحضرت سے  
دریافت کیا آپ نے فرمایا اگر ایک روپیہ میں بھی گھوڑا ملے تو مت خریدو نہ صدقہ نہ  
کر اسے دوبارہ لیے والا کتنے کی طرح ہے جو حق کر کے اسے کھا جاتا ہے۔

**باب** مال باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا نہ

(از آدم از شعبہ از حبیب بن ابی ثابت) عباس شاعر جس پر حدیث کی  
روایت کرنے میں کوئی تہمت نہ تھی (یہ اس لیے کہا کہ شاعر پر مبالغہ کرنے کا گمان  
غالب ہوتا ہے اس لیے عباس شاعر کے متعلق تردید کر دی) وہ کہتے ہیں کہ  
عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص

۱۷ منہ مال باپ کی اطاعت اور ان سے ملو کہ نہ فرض میں ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے اس لیے مجبور علماء کا قول یہی ہے کہ اگر مال باپ پیمان ہوں  
اور جہاد کی اجازت نہ دی تو جہاد میں حصہ دار ہوں۔ اگر جہاد فرض میں ہو جائے تب مال باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں اور داد و ادائیگی مانا تانی کا حکم بھی مال باپ کا ہے ۱۷ منہ





وَوَجَّهَتْ أُمُّ آدَمَ فِي حَاجَتِهِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَحُجَّ مَعَهُ  
أُمُّ آدَمَ.

بیوی کے ساتھ حج کرنا۔

**باب** الْجَاسُوسِ وَفَوَائِدِهِ  
تَعَالَى لَا تَخْذُلُوا عِدُوَّيَّ وَعِدَّوَكُمْ  
أَوَّلِيَاءَ - النَّجَسُ مِنَ النَّبِطَةِ -

کھوج لگانا خفیہ راز معلوم کرنا۔

۲۷۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَنِي  
حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بَنُو الْأَسْوَدِ  
قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا  
ضَمِيرَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا فَانْطَلِقُوا  
تَعَادَى بَنُو خَيْلِنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا  
كُنْ بِالنَّعِيمَةِ فَقُلْنَا أَخْبَرَنِي الْكِتَابَ فَهَآلَكَ  
مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتَقْرَأَنَّ الْكِتَابَ وَ  
لَتُلْقَيْنَ الْكِتَابَ فَأَخْرَجْتَهُ مِنْ عِقَافِهَا فَاتَيْنَا  
بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ  
مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا مِمَّنْ أَمْسَرَ كَيْفَ  
مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخَافُهُمْ بَعْضُ مَرْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

**باب** جاسوسی کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے  
اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔  
جس کا معنی کسی بات کو کھوج لگانا کھوج لگانا

(از علی بن عبد اللہ نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے  
دو بار یہ حدیث سنی عمرو بن دینار نے حسن بن محمد سے روایت کیا، انہوں نے سفیان  
بن ابی رافع سے انہوں نے حضرت علی سے سنا) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اور زبیر  
اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا فرمایا روضہ خاخ تک جا  
پہنچو وہاں تمہیں ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی جس کے پاس ایک خط ہو گا وہ  
اس سے لے لینا۔ یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے روضہ خاخ میں  
پہنچے دیکھا تو واقعی ایک عورت اونٹ پر سوار جا رہی ہے ہم نے اسے کہا  
خط نکال دے عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا یا خط نکال  
ورنہ تیرے کپڑے اتار دیں گے مجھ کو اس نے اپنے جوڑے سے خط نکال  
کر دیا، ہم وہ خط لے کر حضور کی خدمت اقدس میں پہنچے اس میں لکھا تھا حاطب  
بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بعض ارادوں کا ذکر تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیعاف فرمایا حاطب یہ کیا بات ہے؟  
وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرے معاملے میں یعنی سزا دینے میں جلدی نہ فرمائیے  
میں قریش میں یوں ہی شامل ہو گیا ہوں حقیقی اہل قریش میں نہیں دوسرے مہاجرین  
جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی مکہ میں رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے

۱۔ یعنی کافروں کی جاسوسی کرنا معنی ہے جیسے حاطب نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کے آنے کی خبر دے دی تھی البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور جنگ کا کام بغیر جاسوس کے پورا ہی نہیں سکتا ۱۲ منہ ۱۳ اس آیت سے امام بخاری نے کافروں کی جاسوسی کی ممانعت نکالی  
کیونکہ مومن جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کو فائدہ نہیں پہنچتا ۱۴ منہ ۱۵ ایک تہہ جہلوں سے نہیں تو کپڑے اتار دے ۱۶ منہ ۱۷ معنوں خط کا تھا امام احمد  
قریش کے لوگوں کو مسلم دین سے کرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکھے کے کہتے تھے کہ تم لوگوں کو بھی اللہ آپ کی مدد کرے گا اپنا وعدہ پورا کرے گا اب ہم اپنا

لَا تَجِئْ عَلَيَّ إِنِّي لَكُمُ أَصْلٌ فَأَنزَلْنَا مَا فِي قُرْآنِهِ  
وَلَمَّا كُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِيتَ  
الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قِرَابَاتُ بَيْتِكَ يَحْمُونَ بِهَا  
أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ كَانَتْ ذَٰلِكَ  
مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتِيَهُمْ جُنْدٌ هُوَ كَيْدًا  
يَحْمُونَ بِهَا قِرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا  
إِزْدَادًا وَلَا رِصًى بِالنَّكْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ  
صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ عَنِّي أَصْرِبُ عَنْقُ هَٰذَا  
إِنَّمَا فِيهِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْءًا وَمَا يَدْرِي  
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدْ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْءٍ  
فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ كُفْرَكُمْ  
قَالَ سَعْدُ بْنُ وَأَيُّ اسْتَأْذَنَ هَٰذَا -

### بَابُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْءٍ رَأَى بِأَسَارِي وَأَتَى بِالْعَبَائِسِ  
وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ تَوْبٌ فَظَنَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمْعَهُ تَمِيمًا تَوَحُّبًا وَابْتِغَاءً عَبْدًا لِلَّهِ مِنْ أَتَى  
يُظَلُّ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِيَابًا

ان ہماجرین کے ہی رشتہ دار محفوظ ہیں۔ میں نے چاہا اب: کہ میری رشتہ داری  
اہل مکہ سے نہیں تو میں ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کی  
حفاظت کریں (ان سے سختی نہ کریں) میں نے یہ کام بوجہ کفر نہیں کیا نہ مردوں کی  
نہ مجھے اسلام کے بعد کفر سے لپٹی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سب کو  
مخاطب کر کے) فرمایا احاطہ سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے  
اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی  
میراثہ یک ہو چکا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کا اجماعی طرح واقف تھا  
اور فرمادیا کہ بدروالو جو پاؤں کر، میں نے تمہیں بخش رکھا ہے  
سفیان کہتے ہیں کیا بہترین سند ہے اس حدیث کی سہ

### بَابُ قَيْدِ لَوْ كُفِّرَ بَيْنَانَا

(ابو عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ الزعمرد) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
کہتے ہیں کہ جب یوم بدر ہوا اور کفار کے قیدی حاضر کیے گئے تو حضرت عباس  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا جو اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے ہمیشہ کے  
گئے ان کے بدن پر کڑا نہ تھا دنگلے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن  
کے موافق کوئی کڑی تلاش کیا دیکھا تو عبد اللہ بن ابی کاتر نے ان کے بدن پر ٹھیک آیا  
آپؐ نے وہی کڑی انہیں پہنایا یہی وجہ ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کے مرنے پر

۱- حضرت عمرؓ نے قانون شرعی اور عائدہ سیاست اور

کہ راوی کے مطابق رائے دی جو کوئی بی قوم یا سلطنت کی مشورہ کو غیر پہنچانے وہ نہ لے موت کے قابل ہو لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت  
معلوم کر دیتا حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی ۲- شاید کہ لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے علم کے موافق فرمایا اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں کاغذین  
تھا ۳- یعنی مغفوری میں تہا راءم شرک ہو چکا۔ اعمال جیسے جاہولیتہ کمرہاں کا یہ طلب نہیں کہ اگر تم شرک یا کفر بھی کرو گے تو کچھ نقصان نہ ہو گا یہ مطلب ہے کہ کماں  
کے ساتھ جو خطائیں تم سے سرزد ہوں گی وہ سب حاف کمرہاں میں لگی ادا اللہ تعالیٰ کی اس کا غلبہ ہو گا کہ ان بد شرک و کفر میں نہیں ٹپس کے ایسا ہی چھوڑ دے وہاں ایمان پر قائم  
بلکہ یہ کہ علم میں مصروف ہے ان کا خاتمہ چھوڑا۔ رضی اللہ عنہم۔ اس حدیث سے لافضیر کا نہ لانا ہوتا ہے جو حدیثی طریقہ لافضیر کا نہ لانا ہوتا ہے نسبت مجھے خیال کرتے ہیں حالانکہ کچھ بھی  
ہیں ۴- علیؓ نے را کہ اندر پر سرزد ہو اگر کس آف زور پریشش بسوزد۔ ۵- منہ ۶- جس کے راوی سب ثقہ اور مجتہد ہیں ۱۲- منہ

قَدْ لَكَ نَزْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيضَهُ الَّذِي  
أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَلِّفَهُهُ -

## باب ۱۸۸ فصل من أسلم على يَدَيْهِ رَجُلٌ -

۲۸۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ سَعِيدٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَهْلُ  
الْبَيْتِ عِنْدَ الرَّجُلِ يُقِيمُ مَعَهُ يَدَيْهِ يَحْيَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ كَيْفَتَهُمْ أَيُّهُمْ  
يُعْطَى عَدَا أَهْلَهُمْ فَاكْتُمُوا يَرْجُوهُ فَقَالَ آيُنَ عَلَى فَيْفِيلٍ  
يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصُقْ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ  
حَتَّى لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أَقَاتِلْهُمْ  
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَنْفِدْ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ  
بِأَسْحَابِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَآخِذْهُمْ بِمَا  
يُحِبُّ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَسْهَبَ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلٌ خَيْرٌ  
لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اتار کر عبد اللہ بن ابی کو پہنا دیا تھا۔  
ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی کا یہ ایک احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم پر تھا۔ آپ نے اس احسان کا بھی بدلہ اتار دیا۔

## باب فصل من أسلم على يَدَيْهِ رَجُلٌ -

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری  
از ابو حازم) سہل ابن سعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر فرمایا کہ کل  
میں ایسے شخص کے ہاتھیں جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوگی، وہ اللہ و رسول  
سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات  
بھر بے خیال کرتے رہے دیکھیں کل کسے جھنڈا دیا جاتا ہے؟ صبح ہوئی تو ہر ایک امیدوار تھا  
بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا اس کی آنکھیں  
دکھیں ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی وہ ٹھیکہ ہو گئے گویا انہیں محلیف ہی نہ تھی، آپ نے  
جھنڈا ان کے حوالے کیا انہوں نے پوچھا آیا میں ان سے قتال جاری رکھوں جب  
تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ بن جائیں؟ آپ نے فرمایا خاموشی سے چلا جا  
اور ان کے مقام پر اتر کر انہیں دعوت اسلام دے انہیں واجبات اسلام کی واقفیت  
دے۔ بخدا اگر اللہ تیری (تبلیغ کی) وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت (اسلام) دے دے  
تو وہ تیرے حق میں سرخ قیمتی، اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔

۱۔ یہ سب سے بڑا بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا ہے کہ وہ دین کو قبول کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
کلی برکت ہے اور جب یہ ہو کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس پر جاری رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
پس از خلاف شرع کام دیکھ کر رستگاری کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
کسی اور جگہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
مسائل اور عقائد سے اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
کو میں سعادت اور نجات دے گا ایسا ہی بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیا ہے کہ وہ دین کو قبول کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
یا اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
سے کہیں بڑھ کر ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو  
دین کی بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اپنے آپ کو

## باب ۱۸۹۰ التَّائِبُ فِي السَّلاهِ

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَصْحَبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَكُونُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلاهِ سِلَ -

## باب ۱۸۹۱ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ بَيْنَ -

۲۸۰۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ سَمِعَ أَبَاكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يَكُونُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُفْهِسُ عَلَيْهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُفْهِسُ أَدَبُهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنٌ أَهْلُ الْكِتَابِ لَدِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيُعْتِمِدُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَعْطَيْتُكُمْ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَكَفَى كَانَ الرَّجُلُ يَرُحِلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ -

## باب ۱۸۹۲ أَهْلُ الدِّارِ يُبَيِّتُونَ

فِي مَنَاصِبِ الْيُودِ وَالنَّصَارَى بَيَاتًا كَيْلًا - لَيْبَسَتْنَهُ لَيْلًا بَيَّيْتُ

## باب قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا

(از محمد بن بشار از عبد الرحمن بن زیاد) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیروں پہنے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔

## باب یہود و نصاریٰ کے مسلمان ہونے کا ثواب

(از علی بن عبد اللہ از سفیان بن عیینہ از صالح بن یحییٰ الیوشن از شعبی از ابو بردہ از والدش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دگنا ثواب ملے گا ایک وہ جس کی باندی ہو اور اسے پھر تعلیم و تربیت دے پھر اسے آزاد کر کے بیوی بنادے دوسرے وہ یہودی یا نصرانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشت سے پہلے بھی مؤمن تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا تیسرے وہ غلام جو حقوق اللہ کی نگہداشت کے ساتھ ساتھ اپنے آقا کی بھی خیر خواہی و وفا داری کرے۔ یہ حدیث بیان کر کے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بغیر محنت کے سنا دی حالانکہ اس سے کم حدیث سننے کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے تھے۔

## باب کفار پر شبنون مارنے سے (بلرارد)

عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو حرج نہیں ہے

قرآن میں بَيَّاتًا - لَيْبَسَتْنَهُ - بَيَّيْتُ

۱۔ تو بہشت سے مراد اسلام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا کہ اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنجیروں پہنے تھے یعنی پہلے کفر کی قید کو کرنا جو بوجہ کر کے یہود و نصاریٰ کے مسلمان ہونے پر بہشت پائی ۱۶ منہ ۲۔ یعنی خدا کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دل سوزی سے بجالائے ۳۔ یعنی غفلت میں مثلاً رات کے وقت عورت بچے کی تیز نہ ہو سکے یا بغیر عورتوں بچوں کے ہانسنے کے مردوں تک نہ پہنچ سکیں ایسی حالات میں عورتوں اور بچوں کا مارا جانا کوئی گناہ نہیں لیکن قصداً عورتوں اور بچوں کا مارنا منع ہے جیسے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے ۱۲ منہ

کپیڈو۔

سب کا مادہ ہڈی ہے جو یونیٹوں کا ہے مراد اس سے

رات کے وقت لے

٢٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَنَّا مَه قَالَ مَرَرْتُ بِالْقُبَّةِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا جُوءٍ أَوْ يُوْدَانٍ وَ  
سُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
فِي صَابٍ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ  
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ نِعَمَ عَبْدَ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدَّارِ يُبَيِّتُ كَانَ  
عَمْرُو يَحْدِثُنَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ وَنَهْمُ  
وَلَوْ يَقُولُ كَمَا قَالَ عَمْرُو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

دادا کی اولاد میں ہے

باب ۱۸۹۳ قتل الصبیان فی الحرب

٢٨٠ هـ - حدثنا أحمد بن يوسف بن خمر بن أبي الليث  
عن كافي عن عبد الله بن خمر بن أبي الليث  
في بعض معارف النبي صلى الله عليه وسلم مقتولة  
في كافر رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل النساء والعبيد.

**باب** لڑائی میں بچوں کو قتل کرنا۔

(ازاحمد بن یونس ازلیث ازنافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

[illegible]

## باب ۱۸۹ قتل النساء فی الحرب

۲۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ لِأَبِي  
أَسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَوَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
وَجَدَ بَابًا مَرُومًا مَقْفُولَةً فِي بَعْضِ مَقَاذِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ -

باب ۱۸۹ لا يُعَذَّبُ  
بِعَذَابِ اللَّهِ -

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَيْسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ  
فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَدًا فَلَدًا فَاحْرِقُوا هَاهُنَا النَّكَارَ  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنِّدُوا  
الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا فَلَدًا فَلَدًا  
إِنَّ النَّكَارَ لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ كَانَ وَجَدْتُمْ هَاهُنَا  
۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا طَحَّرَ قَوْمًا فَلَمَّ ابْنُ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَتَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ لَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتْلَتُهُمْ  
ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ مِنْهُ فَاحْلُوهُ  
وسلم خ فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈلے (اسلام سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے) اسے قتل کروالو۔

## باب ۱۹۰ الزانی میں عورتوں کو قتل کرنا۔

از اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ سے  
عبداللہ نے بحوالہ نافع وابن عمر یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ایک جہاد میں ایک عورت کو قتل کیا ہوا دیکھا گیا تو آپ نے عورتوں اور  
اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا؛ حضرت ابواسامہ نے جواب فرمایا ہاں) لہ

باب ۱۹۱ جس چیز سے اللہ عذاب دیتا ہے اس سے کسی  
کو عذاب نہ دینا لہ

از قتیبہ ابن سعید از لیث از بکر از سلیمان ابن یسار (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا اگر تم  
خلال فلاں شخص کو پاؤ تو اسے جلادینا جب ہم ٹکٹے لگے تو فرمایا میں نے تمہیں  
پہلے فلاں شخص کو جلانے کا حکم دیا تھا مگر آگ وہ چیز ہے کہ اس کے ذریعہ  
سے عذاب دینے کا سوا اے خدا کے اور کوئی حجاز نہیں لہذا اگر تم ان دو شخصوں کو  
دیکھو تو صرف قتل کرنا۔ آگ کے علاوہ یعنی تلوار وغیرہ سے)

از علی بن عبد اللہ از سفیان از یوب از مکرمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ  
لوگوں کو آگ سے جلوا یا یہ بات حضرت ابن عباس کو معلوم ہوئی انہوں نے کہا اگر  
میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جگہ خلیفہ ہوتا تو کہیں ان لوگوں کو جلانے کا حکم نہ  
دیتا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس چیز سے عذاب دے گا یہی  
آگ (اس سے کسی کو عذاب مت دو۔ البتہ میں قتل کروادیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ

لہ ابواسامہ کا جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی سنن میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابواسامہ نے اقرار کیا کہ ۱۲ منہ سے بعض سے  
غاصہ طافا منہ مانا ہے کہ بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جانور کھلے جسے حضرت علی اور خالد بن ولید نے قتل کیا ہے پہلے کہا یہ ممانعت تحریری نہیں بلکہ بطور واقعہ کے ہے۔ پہلے زمانے میں تو  
آلات حرب توپ اور رندہ و قیادہ دیا گیا ہے اور تیار ہونے والا اور کم وغیرہ سب آگ ہی آگ ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے لہذا مسلمانوں کو کسی ان کا استعمال درست  
ہے ۱۲ منہ سے حدیث اور پر گزری ہے اور ان شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۳ منہ سے یہ لوگ سبائے تھے عبداللہ بن سبا یہودی کے تالیدہ جو مسلمانوں کو خراب کر  
ڈالنے کے لیے قریظین مسلمان ہو گیا تھا اور ان کا ذکر تھا اس دو دو غلطی کے بعد اہل کو یہ تعلیم دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آدمی نہیں ہیں خدا میں بعض کہتے ہیں یہ تو ان کی پرستش کرتے تھے رافضیوں  
میں ایک فرقہ نصیری ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بزرگ اور امام جعفر صادق راگو خدا کے خود کو کہتے تھے لاجل طاقتہ الامام سے ۱۴ منہ





النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الظَّلَبَ فَمَا  
تَرَجَّلَ إِلَيْهَا رُحَتِي أَنِّي بِهِمْ فُطِمْ أَيْدِيَهُمْ وَ  
أَرْجُلُهُمْ ثُمَّ أَمَرْتُ بِمَا رَأَيْتُ فَجَعَلْتُ فَعَلَهُمْ وَهَذَا  
وَطَرَحَهُمْ بِأَحْزَرَةٍ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يَسْتَسْقُونَ  
حَقِّي مَا نُوَا قَالَ أَبُو قَلْبَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَخَارِبُوا  
اللَّهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

## بَاب ۱۸۹

۲۸۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْبَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرِصَتُ نَمْلَةٍ بَيْنَ مَنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمْرٌ يَقْوِي  
النَّسْلَ فَأُحَرِّقُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قُرِصَتَكَ نَمْلَةٌ  
أُحَرِّقُ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَيِّمُو

## بَاب ۱۹۰ عَرَقِ الدُّوْدِ وَالْخَيْلِ

۳۸۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا قَائِسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي حَبْرٌ قَالَ  
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَجُوا فِي مَوْدِي  
الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْنَنَا فِي خَشَعِمْ كَيْسِي لَعَبَةُ الْيَمَانِيَّةِ  
قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَشَعِمْ وَمِائَةٌ قَارِيسٍ مِّنَ أَحْسَنِ  
وَكُنَّا أَصْحَابُ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ

حاضر ہوا۔ آپ نے سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا۔ اگلی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ  
مگر قمار کر کے پیش کر دیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں  
کو اے پھر لو ہے کی سلاخیاں گرم کر کر ان کی آنکھوں میں بھروائیں اور انہیں مدینہ  
کی پتھری (گرم) زمین میں ڈلوادیا۔ وہ پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں دیا جاتا  
تھا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں ان لوگوں نے خون کیا جو رکی کی التہ اور اسکے  
رسول سے لئے (مزدہ ہوئے) اور ملک میں فساد کی کوشش کی (تھی) انہیں اتنی سنگین سزا ملی

## بَاب ۱۹۱

(ابو یحییٰ بن کثیر از لیبث از یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب والی سلمہ)  
آنحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے  
کہ کسی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو چھوٹی سی کانا، اس نبی نے ان تمام چیزوں کے  
آبادی کو جلانے کا حکم دیا اور وہ جلاد می گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو وہی بھی تجھے  
ایک چھوٹی سی کانا تھا تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلاد دی جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی  
تسبیح کیا کرتی تھیں سے

## بَاب ۱۹۲ گھروں اور گھوڑوں کے دانتوں کو جلانا۔

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس بن ابی حازم از جریر بن عبد اللہ بن کثیر)  
میں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ذوالخلفہ کو تباہ کر کے مجھے آرام  
نہیں دیتا؟ ذوالخلفہ حبشہ میں کا کعبہ کہا کرتے تھے جس پر کہتے ہیں ہمیں یہ  
فرمان نبوی سن کر اہمس کے ڈیرہ موسو سواروں کے ساتھ چلا وہ بہترین گھر مسلوں تھے  
میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر  
ایک ہاتھ راحتی کر آپ کی انگلیوں کا نشان مبارک میں نے اپنے سینے پر

۱۔ تالیف بیا بیان فرمایا کہ جریر بن کثیر نے کہا کہ وہ دوسرے لوگوں کو بھرت ہوا اور تباہ کیا خدا ان کے ظلم سے محفوظ رہا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے شکل ہے کہ وہ  
اس میں تو گرم سلاخی آنکھوں میں پھرتے کا کہ ہے جو آگ میں جگر کہیں نہ کہ ہے کہ ہونے سے بھی مسلمانوں کا گئے سے مذہب یا تھا اور شاید انہی نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے کچھ  
طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو قرسی نے روایت کیا۔ اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہوں کے ساتھ ایسی ہی ملک کیا تھا ۱۲۴ منہ ۱۲۵ یہاں کوئی ترجمہ نہ کہ وہ نہیں گویا ہے یہ باب کی ایک  
فصل ہے ۱۲۶ منہ ۱۲۷ کہتے ہیں یہ بخاری کی جی پر ہے کہ نہ کہ وہ جس کو اس نے تالی نے بالکل تباہ کر دیا تھا، انہوں نے عرصہ کیا پرہیز کا واسطہ بنایا جس میں تو قصور یہ قصور نہ کرنے کے لوگ اور اس کے بچے جالہ زب ہی  
تھے کہ سب کو لاکر آیا۔ یہ کہہ کر درخت کے تلے اسے اکھڑے ہوئے ان کو کانا انہوں نے غصہ ہو کر چھوٹوں کا سامان ملایا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے عرصہ کو جالہ جواب دیا کہ کہنے کیوں یہ قصور  
ہوئے ان کو لاکر کیا نام بخاری نے اس حدیث سے کچھ لاکر آگ سے مذہب کرنا درست ہے جیسا کہ ہم نے پہلے کیا قسطا نے کہا اس حدیث سے دلیل لی اس نے جو مودی جالہ ملانا یا نہ کہ جالہ جالہ  
قرسی میں تو چھوٹی اور قریب کسی کو لاکر ان کی حدیث دار ہے ۱۲۸ منہ ۱۲۹ ذوالخلفہ ایک منہ خدا تھا جس میں کوئیں میں شمر دلوں نے کچھ کے قابل تیار کیا تھا ۱۳۰ منہ ۱۳۱ عرصہ قبول میں نہ کہ



فَقَرَّبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَشْرَاصًا يَمِينِي فِي صَدْرِي  
وَقَالَ اللَّهُمَّ كَبِّدْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا فَانْطَلَقَ  
إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَبْرِ قَالَ لِي  
بَشَاتِكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرْكِبَهَا كَمَا تَهْتَا جَمَلًا جَوْفِي  
أَوْ جَرَبًا قَالَ فَبَادَكَ فِي خَيْلٍ أَحْسَنَ وَرَجُلًا هَيَّ  
خَادِشًا وَلَوْ لَدُنَّ كَيْطَرُ كَرْدِيَا يَهْرَبُ كَيْتَبِينَ أَخْفَرْتَ لَمْ  
۲۸۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَقَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْلَ بَغْيَا لَتَغْيِيرِ

### بَابُ قَسْرِ النَّاسِ مِنَ الشُّرَكِ

۲۸۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
زَكِيَّاءَ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنِ الْبَرَاءِ  
بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ  
حَصْنَهُمْ قَالَ قَدْ خَلْتُ فِي مِرْبِطِهِ وَأَيْتَ لَهُمْ قَالَ وَ  
أَغْلَقُوا أَبَابَ الْحَصْنِ ثُمَّ أَتَوْهُمْ فَقَدْ وَاحِمًا زَالِمًا فَخَوَّجُوا  
يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجَتْ فِي مَنْ خَرَجَ أَرِيَّهُمْ أَنِّي أَطْلُبُهُ  
مَعَهُمْ فَوَجَدُوا أَيْمَارًا فَدَخَلُوا فَدَخَلَتْ وَأَغْلَقُوا أَبَابَ  
الْحَصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَقَاتِلَ فِيهِمْ فِي غَوْضٍ حَيْثُ أَرَاهَا قَلْبًا  
ثَامًا أَخَذَتْ الْمَقَاتِلَ مِنْهُ فَفَتَحَتْ بَابَ الْحَصْنِ ثُمَّ دَخَلَتْ  
عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَمَكَّنْتُ الْقِسْوَتِ  
فَقَرَّبْتُكَ فَصَنَمًا فَخَرَجْتَ ثُمَّ رَجَعْتَ كَأَنِّي مُغِيثٌ فَقُلْتُ

نہاں دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ دعا بھی فرمائی اے  
اللہ اسے ثابت قدم رکھ اور اسے راہ تباہی والا اور راہ بتایا ہوا بنادے غرضیکہ  
حضرت جبریل وہاں گئے ذوالخلفہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص کو آپ کے پاس  
بھیجا تاکہ وہ آنحضرت کو اس واقعے کی اطلاع دے جس شخص کو جبریل نے قاصد بنا  
کر بھیجا تھا اس نے خدمت اقدس میں عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو  
سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو آپ کے پاس اس وقت آیا جب ذوالخلفہ کو کھوکھلا یا  
خادش والے اونٹ کی طرح کر دیا گیا ہے جبریل کہتے ہیں آنحضرت نے جس

(امجد بن کثیر از سفیان از موسی بن عقبہ از نافع) از ابن عمر رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا ڈالے

### باب سومتے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

داؤد بن مسلم از یحییٰ بن زکریا ابن زائدہ از الدش از ابو اسحاق ہزارین  
ما رب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصاریوں کو بلوغ  
کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ان میں سے ایک شخص اس کے قلعہ میں گھس گیا، جہاں جانور  
باندھ جاتے تھے وہ وہاں بیٹھا رہا۔ البورافع کے آدمیوں نے قلعہ بند کیا پھر وہ  
اپنے کسی گم شدہ گدھے کی تلاش میں نکلے عبداللہ کہتے ہیں (جو چھپے ہوئے تھے ہیں  
میں ان کے ساتھ گیا میں انہیں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں بھی ان میں  
سے ایک ہوں اور ان کے ساتھ مل کر گدھا تلاش کر رہا ہوں بہر حال گدھا  
انہیں مل گیا وہ پھر قلعے میں آئے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے رات  
کے وقت دروازہ بند کر لیا۔ انہوں نے چابیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں۔  
میں اس ناز میں تھا جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں اٹھالیں اور قلعے کا  
دروازہ کھول دیا پھر میں نے البورافع کے مکان کا دروازہ کھول دیا (جو قتل تھا)  
اور اس کے پاس گیا وہ نیند لے رہا تھا میں نے اسے پکارا اس نے جواب

۱۰ ملے ہوا دھن کے باغات بیتیاں کہتے اور گھر ملانا درست ہے اور انا بھی اولیث اور ابوتر نے اس کو کدوہ جانا ہے ۱۳ منہ یہ جب ہے کہ اس کو دعوت اسلام پہنچ  
چی ہو اور وہ کفر اور مشرک برا دے یا اس کے ایمان لانے سے مالوسی ہو چکی ہو میرے البورافع یہودی تھا جو کتب بن اشرف کی طرح پیغمبر  
آپ کو پکارنا اور مشرک کہنے کا آپ سے لڑنے کے لئے برا کھوت کرنا تھا ۱۳ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم کہتا تھا



سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا کرو

ابو ہامر نے ابو المغیرہ بن عبد الرحمن از ابو الزناد از اعرج از ابو ہریرہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا  
کرو لیکن جب مقابلہ واقعی آن پڑے تو پھر ڈٹ جاؤ۔

## باب الرائی لکراور فریب کا نام ہے

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از مہام) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسری ہلا آؤ گی اب کوئی کسری نہ ہو سکے  
گھاؤ قیصر ہلاک ہو جائے گا پھر کوئی قیصر نہ ہو سکے گا۔ یعنی ایران اور جو مسلمانوں  
کے قبضے میں آجائیں گے وہ ان کے خزانے اللہ کی راہ تقسیم کیے جائیں گے نیز حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو مکرو فریب کا نام دیا ہے

(از ابو بکر بن اصرم از عبد اللہ بن مبارک از معمر از مہام بن منبہ) آنحضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو دھوکہ کا نام  
دیا۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از عمرو) از جابر بن عبد اللہ وہ فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ دھوکہ ہے

## باب جنگ میں جھوٹ بولنا

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از معمر بن دینار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

کُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَخَذَهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ أَبِي أَوْفَى ثَأَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَمْنُوا الْفَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا  
مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي تَرْتَادٍ عَنْ الْأَعْرَجِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَسْتَسْرِ الْفَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُكُمْ فَاصْبِرُوا

## باب ۱۰۳۱۹ الْحَرْبُ خَدَعَةٌ

۲۸۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَاكُ كَسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ  
كَسْرَى بَعْدَهُ وَتَقْسِمُ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَيَكُونُ  
الْحَرْبُ خَدَعَةً

۲۸۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْحَمًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّانٍ عَنْ مَنِئِبَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خَدَعَةً

۲۸۱۸- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدَعَةٌ

## باب ۱۰۳۲۰ الْكُذِبُ فِي الْحَرْبِ

۲۸۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

(بقیہ صحیح بخاری) اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جب دشمن سے ملے پھر بڑے دلی قی فرمایا دشمن سے ملے پھر بڑے دلی قی فرمایا دشمن سے ملے پھر بڑے دلی قی فرمایا  
جب ترشہ کھڑا ہو تو کھڑے ہو اور نہ رو کر نہ پشیمان نہ ہوں کہ میں نے اسے کھڑا کیا یا اللہ کتاب (قرآن) آنا دے والے بادل چلنے والے فوج کو کھڑا کرنے والے ان کو کھڑا کرنے والے ان کو کھڑا کرنے والے ان کو کھڑا کرنے والے  
ہم کو فتح دے اور میں نے یوں کہا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ معنی لفظ) میں غازی میں کھڑا ہونے اور دشمن کو دھوکا دینا ضروری ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ  
میرے لئے یا دغا باز نکالے وہ تو ہمارے ہے نہ یہ اور کھڑا اور میرے جھوٹوں نے یوں تو کھڑا کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیے ہالی چھ لڑائی میں آدمی کو ایک ہی بار دھوکا اور فریب دیا جائے دوسری بار معلمت آدمی  
ہو شیا ہو جاتا ہے ۱۲ منہ غزوہ خندق میں ساروں کے خلاف یہود اور قریش اور غطفان سب متفق ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بن مکر کو بھیج کر ان میں نا اتفاقی لڑائی اس وقت  
یہ فرمایا کہ لڑائی کھڑا کر فریب کا نام ہے یعنی اس میں داؤں کرنا اور دشمن کو دھوکا دینا ضروری ہے ۱۲ منہ تم نہ کہ لغات میں ہے کہ میں نے جگہ جھوٹ بولنا درست ہے۔ مگر کاپی جھوٹ سے اس کا معنی کہنے  
کو اور لڑائی میں اور دوسروں میں نہ کہنے کو یہ خلاف ہے اس میں کہ میری جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تمہیں یعنی ایسا کلام کہنا جس سے غلطی کی معنی سمجھ دھوکہ جھوٹ بولنا کہیں متکلم  
دوسرا امر یعنی اور دھوکہ جو ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مقاموں میں تو فرماتے تھے کہ آپ ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال انہوں سے معلوم کرتے





تو ہم ان کی نہیں مانتے جب وہ فساد برپا کرتے ہیں تو ہم  
مداخلت کرتے ہیں

آپ یہ اشعار بلند آواز سے پڑھ رہے تھے  
**باب** جو گھوڑے پر لہجہ طرح جم سکے (اس کے لیے دعا کرنا)

داؤد بن عبد اللہ بن نمیر از ابن ادریس از اسماعیل از قیس (جریر رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے گھر میں آنے سے نہیں روکا۔ اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا آپ نے مسکرایا  
میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک  
لگایا اور دعا کیا یا اللہ اسے گھوڑے پر جم کر بیٹھنے کی توفیق عطا فرما دے اور اسے  
سیاہی راہ سے واقف بنا دے:

**باب** چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا عورت کو اپنے والد کا  
خون دھونا۔ دھال میں پانی بھر کر لانا۔

داؤد بن عبد اللہ از سفیان از ابو حازم سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ  
سے لوگوں نے پوچھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں فوجی ہوئے تھے تو  
اس زخم کی کیا دوا لگائی تھی؟ سہیل نے کہا لوگوں میں اب اس بات کو کوئی شخص مجھ  
سے زیادہ جاننے والا نہیں رہا یعنی اب میرے سوا اس بات کا کوئی عینی شاہد نہیں  
حضرت علی ابنی دھال میں پانی لا رہے تھے حضرت فاطمہ الزہراء آپ کے منہ سے  
خون دھو رہی تھیں۔ انہوں نے ایک چٹائی لیکر اسے جلایا۔ پھر آپ کے زخم میں بھس  
دیا

**باب** جنگ میں جگر اکڑنا بری بات ہے افکری نافغان  
کرنے والے کو سزا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپس میں بھوٹ نہ  
ڈالو جگر نہ کرو کیونکہ اس طرح تم کمزور ہو جاؤ گے تمہاری ہوا  
اکھڑ جائے گی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ بَعَّوْهُ عَيْنَنَا  
لَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا  
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ -

**باب** ۱۹۰۸ مَن لَمْ يَشَيْتْ عَلَى الْخَيْلِ

۲۸۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي  
إِلَّا تَبَسُّمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا دَأَى  
إِلَّا تَبَسُّمُ فِي وَجْهِهِ وَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ لِي لَا أَقْدُبُ  
عَلَى الْخَيْلِ فَهَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ كَتَبْتَهُ  
وَأَجَلُهُ هَذَا دِيًّا مَهْدِيًّا -

**باب** ۱۹۰۹ دَوَاءُ الْجُرحِ بِاخْرَاقِ

الْخُمَيْرِ وَغَسْلُ الْمَرْءِ عَنْ أَبِيهِمَا اللَّهُ  
عَنْ وَجْهِهِ وَحَمْلُ الْمَاءِ فِي النُّرْسِ

۲۸۲۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ  
السَّاعِدِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ دَوَّى جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ حَدَّثَ أَعْلَمَ بِهِ مَنِّي  
كَانَ عَلَى يَدَيْهِ بِأَلْمَاءٍ فِي نُرْسِهِ وَكَانَتْ يَدِي فَاظْمَأَتْ  
تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ خُمَيْرًا فَأَخْرَقَ ثُمَّ  
حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب** ۱۹۱۰ مَا يَكُونُ مِنَ النَّتَائِرِ

وَالْإِخْرَاقِ فِي الْحَرْبِ عَقُوبَةً مَن  
عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ  
تَعَالَى وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

وَجَعَلَهُمْ دَعَاؤَ تَنَادَا الرَّسُولِ الْخُرْبُ.

میں کسرو ہو جاؤ گے۔

۲۸۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَادًا وَآبَا مُوسَى إِلَى لَيْمٍ فَقَالَ لَيْسَ رَأَوْا لَكُم مَرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا وَلَا تَطْلُبَا وَلَا تَحْزِنَا

۲۸۲۵- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَوْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ فَقَالَ إِنَّ رَبَّنَا يَوْمَنَا تَحْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَا كُنْتُمْ هَذَا أَحْسَى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ تَأْتِيَوْمَنَا هُوَ مِنَ الْقَوْمِ طَوَّاتَا هُمْ فَلَا تَبْرَحُوا أَحْسَى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهُمْ مَوْهُومٌ قَالَ فَأَنَّا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ لِيَشْتَدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَا خِلْمُهُنَّ وَأَسْوَقَهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَمْعَدُ جَبْرِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ الْغَنِيْمَةُ أَيْ قَوْمُ الْغَنِيْمَةِ ظَهَرَ أَمْعَدُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ أَسْتَيْمُكُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَأَيِّتَنَّ النَّاسَ فَلَنَنْصِبَنَّ مِنْ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صَرَفَتْ وَجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُهْزَمِينَ قَدْ كَادَ يُدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْوَجِهِمْ

قتادہ کہتے ہیں ربح سے مراد یہاں جنگ ہے یعنی جنگ

(از یحییٰ از وکیع از شعبہ از سعید بن ابی بردہ از والدش) سعید کے ماجد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ اور ابو موسیٰ اشعری کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا لوگوں سے آسانی کرنا سختی نہ کرنا انہیں خوش رکھنا متنفر نہ کرنا۔ اتفاق سے رہنا، اختلاف نہ کرنا۔

(از عمر بن خالد از زہیر از ابواسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احدین عبد اللہ بن جبیر کو پچاس پیادوں کا فوج بنایا اور تاکید فرمادی جب تک میں تم کو آنے کا پیغام نہ بھیجوں اپنی جگہ سے نہ سر کرنا خواہ میں تم کو دیکھ کر چریاں میں اچک رہی ہوں۔ نیز اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہم نے دشمنوں کو شکست دی تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں تم کو آنے کا پیغام نہ بھیجوں (جنگ شروع ہوئی) مسلمانوں نے کفار کو شکست دی۔ براء کہتے ہیں میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے بھاگ رہی تھیں ان کی پٹلیاں اور پازتیں (جھانچیں) نظر آرہی تھیں چنانچہ کفار کی شکست دیکھ کر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا مال غنیمت! مال غنیمت! تمہارے لوگ فتح ہوئے اب انتظار کیا؟ حضرت عبد اللہ بن جبیر نے کہا کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گئے؟ انہوں نے کہا تم تو وہاں جاتے ہیں اور مال غنیمت لیتے ہیں جب وہاں لوگوں کے پاس پہنچے تو کفار نے اس مرتبہ مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل کر دی تھی۔ اس طرف اس آیت کا ارشاد ہے۔ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْوَجِهِمْ غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا کفار نے ہمارے ستر آدمی شہید کر دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے جنگ بدر میں ایک سو

۱ یعنی اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے ۱۲ منہ ۱۲ ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور ہندے ہمارا گوشت اچھا چک کر کھا لیں ہوں یہ مقام جہاں آج علی بن ابی النضر بن جبیر کو مقرر کیا تھا جہاں ناکہ مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقیقے حمل ہو سکتا تھا اگر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خدا لڑنے دلیکا لڑنے کا شکر کر کے ہر وقت کے حمل کر سکتے تھے اور مسلمانوں کو شکست نہ ہوتی ۱۳ منہ ۱۳ آپ فرماتے تھے اللہ کے بندوں اچھا لگے کیوں جاتے ہو میرے پاس آؤ کافروں پر حملہ کرو ۱۴ منہ ۱۴

فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيرٌ  
 إِشْتَرَى عَشْرَ رَجُلًا فَأَصَابَهُمَا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمَشْرِكِ  
 يَوْمَ بَدْرٍ رَافِعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَ  
 سَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَهَؤُلَاءِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ يُجِيبُوكَ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ إِنْ أَبِي مُخَافَةَ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْمُخَطَّابِ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ لَأَنَّهُ قَتَلُوا  
 قَتَلُوا أَهْلًا مَلَكَ عَمْرُؤُهَا فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا  
 عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ عَادَدْتَ لَأَخِيَاءَهُمْ كُلَّهُمْ وَ  
 قَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يُسَوِّدُكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ بَدْرٍ وَ  
 الْحَرْبُ سَبْعَالٍ أَهْلُكُمْ سَتَجِدُونِي فِي الْقَوْمِ مُثَلَّةً  
 لَكُمْ أُمُومًا وَلَمْ تَسْؤُنِي ثُمَّ أَخَذَ بِرِجْلَيْهِ أَعْلَى هُبَلٍ  
 أَعْلَى هُبَلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
 تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا  
 اللَّهُ أَعْلَى وَاجْلُ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعِزَّةَ وَلَا عِزَّةَ لَكُمْ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيبُوا لَهُ  
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ لَهُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ  
 مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ -

چالیس کفار کو ختم کیا، ستر کو قید کیا اور ستر کو بغیر جنگ قتل کیا۔ ابوسفیان نے  
 تین بار آواز دی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں ہیں؟ (یعنی زندہ ہیں؟) آنحضرت  
 نے منع کر دیا کوئی جواب نہ دے پھر اس نے تین بار آواز دی، کیا ابو قحافہ کا بیٹا  
 (ابوبکر زندہ) ہے؟ پھر تین بار یوں کہا کیا خطاب کا بیٹا (عمر) (زندہ) ہے؟ ابوسفیان  
 پھر اپنے ساتھیوں میں گیا اور کہنے لگا یہ لوگ سب قتل ہو چکے ہیں حضرت عمر اپنے  
 نفس پر قابو نہ رکھ سکے فرمایا اللہ کی قسم خدا جن کے تو نے نام لیے وہ سب کے  
 سب زندہ ہیں، ابھی تیرا برادر آنے والا ہے اس وقت ابوسفیان بولا بدر کے دن  
 کا آج بدلتھیں مل گیا، اور جنگ تو ذول کی طرح ہے کبھی ادھر کبھی ادھر رہتا ہے  
 مردوں کے کان کاٹے گئے اگرچہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا، اگرچہ میں نے اس  
 کو برا نہیں سمجھا پھر جھوم کر کہنے لگا۔ اَعْلَى هُبَلٍ۔ اَعْلَى هُبَلٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم اس کو جواب نہیں دیتے؟  
 عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ آجَلُ۔ اللہ  
 آجَلُ۔ اللہ اعلیٰ اور جلیل القدر ہے، پھر ابوسفیان نے یہ کہا اِنَّا الْعَرَبُ وَالْأَعْرَابُ مَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ  
 پَسْ عِزَّتِي ہے تمہارے عسکری کہاں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہم جواب نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض  
 کیا ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اللہ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ (اللہ ہمارا مالک  
 ہے تمہارا مالک کوئی نہیں)۔

۱۔ یعنی گوشہ کر کے لا جو امروادی اور بدولی کی دلیل ہے میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس سے ناخوش بھی نہیں ہوں کچھ ہر مشرکوں نے غفقت  
 سے سامان کو جو شہید پہلے ناکیں اور کان کاٹ لی تھیں اور پیٹ پھاڑ ڈالے تھے اور امیر حمزہؓ و جو تیرہ زبان کاٹنے کا فرق کو مانے تھے دھوکے سے مانے گئے دھنسی نے چھپ کر ان پر فدا کیا وہ مگر  
 گئے۔ ابوسفیان کی بیوی سہندہ لینے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے اس کی خوشی کا شکر کیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چھایا۔ دن کی خوش پر عسکری ہوئی اور فخریہ اشعار پڑھے ۱۳ منہ  
 ۲۔ ہیل ایک بت کا نام تھا کہ جسے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے پہل کو مبارکباد دی کہ آج تیرے غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا پرست لوگ غلبہ ہوئے  
 وہاں عقل مہل ہے جیسے جے جان کو کیا خبر ۳ منہ ۴۔ یعنی بزرگ اور بڑا جلال سے صیغہ الفعل التفضیل ۱۳ منہ ۵۔ عسکری بھی ایک بت کا نام تھا ۱۲ منہ ۶۔  
 حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبد اللہ بن جبر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے اختلاف کیا اور ان کا کہنا نہ مانا اور سچے سے ہٹ گئے اس لئے ستر اٹائی  
 ۱۳ منہ





الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَآتَانِي أَجَلَهُمْ أَن يَهْزُوا سِقْيَهُمْ  
فَابْعَثْ فِي رِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْمَرِ مَا كُنْتَ  
فَأَسْمَحُ مُقَرَّرُونَ فِي قَوْمِهِمْ -

**باب ۱۹۱۳** قَالَ خُذْهَا وَ  
وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ - وَقَالَ سَلِمَةُ  
خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْمَرِ -

۲۸۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَاقِ بْنِ أَبِي  
قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرَةَ أَوَلَيْكُمْ  
يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُولَ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُهَيْبٍ بْنُ سَلَمَةَ  
أَخِي وَبَنَاتٍ بَعْلَتُهُ فَلَمَّا عَشِيَ أَتَاهُمْ كُنُوزٌ فَجَعَلَ  
يَقُولُ أَنَا الْغَنِيُّ لَا كَذِبَ ۖ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
قَالَ فَمَادُودُ بْنُ كَاسٍ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ -

**باب ۱۹۱۴** إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ  
عَلَى حُكْمٍ رَجُلٍ

۲۸۲۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ بْنِ سُلَيْمٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ  
عَلَى حُكْمٍ سَعْدِ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُرَيْبًا مِنْهُ فُجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَيَّ

کرا نہیں دودھ یا پانی نہیں پینے دیا جلدی ان کے پیچھے فرج روانہ کیجئے آنحضرت  
نے فرمایا، اکوع کے بیٹے تو غالب ہو چکا اب مجھ کو دے وہ لوگ اپنی قوم میں  
پہنچ گئے ان کی دواں مہمانی ہو رہی ہے۔

**باب** وار کرتے وقت یہ کہنا اچالے میں فلاں  
کا بیٹا ہوں (جائز ہے تکبیر ممنوع میں شامل نہیں مسلم نے  
ڈاکو پر تیرہ چلائے) کہلے میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

(از عبد اللہ از اسحاق) از ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت  
براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو عامرہ! جنگ میں تم بھاگ گئے تھے والہا حق  
کہتے ہیں میں سن رہا تھا حضرت براء نے جواب دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تو نہیں بھاگے حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی خیمہ کی گام  
تھامے ہوئے تھے جب شرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ فرماتے لکے انا اھل بیت  
کذب ۖ انا ابن عبد المطلب میں بغیر ہوں اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں میں عبد  
مہاد رسوا کا بہادر رہا ہوں۔

حضرت براء فرماتے ہیں اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر کوئی شخص نظر نہ آیا۔

**باب** کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو  
کر اپنے قلعے سے اتر آئیں۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابو امامہ سہل بن خنیف)  
از حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو قریظہ یہودی (جو مدینے  
کے ایک قلعہ میں تھے) سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعے سے) اتر آئے تو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو طلب فرمایا آپ قریب ہی قیام فرماتے تھے سعد  
گدھے پر سوار ہو کر آئے قریب پہنچے تو آپ کے حاضرین سے فرمایا اپنے سردار  
کی طرف کھڑے ہو جاؤ صحابہ کرام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

۱۰ وہابی اپنے منہ پر ہونے والے فوج کے لوگ ان کو ہالیں گے اور بکریاں لائیں گے ابن سعد کی روایت میں ہے سلمہ نے کہا میرے ساتھ سوا دی دیکھے تو میں ان کو بے سامان اور باکی کرتا کر لانا ہوتا  
۱۱ یہ ایک فرما ہے کہ صحابہ و صحابہ فرماتے ہیں اس سے سلام ہوا کہ واقعی وہ اس وقت اپنے قبیلہ یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے ۱۲ منہ یہی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو ادھر گزری اس کو امام مسلم نے کمال مطلب ہے  
۱۳ کہ کراچی کے وقت جیسے دشمن برادر کر کے تو اس کا کہنا جائز ہے اور یہ اس فرماؤں کے میں داخل نہیں جو منہ ہے ۱۴ منہ تو اس مسلمان کا حکم نافذ جو جائے گا اگر فاکر منظور کرے ۱۵ منہ  
۱۶ اس حدیث کی شرح آگئے ان کے حضور نے اس حدیث سے قیام ان کے دربار میں رہت ہوئے یہ دلیل ہے کہ یہ حدیث ان کو رسوا سے اترنے کے لئے دوسرے کے مدد کا کوئی اس لئے آپ نے فرمایا ہے



بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذِكْرًا وَلِيَحْيَىٰ هَذِهِ لِيُقَالَ لَهُمْ بِنُوحِيَّانَ فَفَرُّوا إِلَهُمْ قَرِيبًا مِّنْ رَّابِعِيٍّ  
 رَجُلٍ مَّكْلَمُهُمْ رَامٍ فَاقْتَصَوْا أَثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا  
 مَا كَلَّمُوا تَسْرًا تَرَوْهُم مِّنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا  
 تَسْرِيَّتُهُمْ فَاقْتَصَوْا أَثَارَهُمْ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ عَامِمٌ وَ  
 أَصْحَابُهُ كَجَوَّارٍ إِلَى قَدِيدٍ وَأَحَاطَ بِهِمْ الْقَوْمُ فَقَالُوا  
 لَهُمْ نَزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَ  
 الْإِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا فَخَالَ عَامِمٌ بَنُو  
 ثَابِتٍ أَمِيرَ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَتَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلَ لِيَوْمٍ  
 فِي ذِمَّةٍ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ قَرَمَوْهُمْ  
 بِاللَّيْلِ فَقَتَلُوا عَامِمًا فِي سَبْعَةِ قَنَازِلٍ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةٌ  
 رَهْطٌ بِالْعَهْدِ الْإِيثَاقِ مِنْهُمْ خَبِيبُ الْأَنْصَارِ  
 وَابْنُ دَثَنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْتَكُوا مِنْهُمْ  
 أَطْلَقُوا أَوْ تَارَكْتَهُمْ فَأَوْثَقُوا لَهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ  
 الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبَكُمْ إِنْ  
 فِي هَؤُلَاءِ لَأَسْوَدٌ يُرِيدُ الْقِتْلَةَ فَجَرَّ رُودَهُ وَعَاكُجُوهُ  
 عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَأَاطَلَقُوا الْخَبِيْبَ  
 وَابْنَ دَثَنَةَ حَتَّى بَاغَوْهُمَا بِسِكَّةٍ بَعْدَ وَقْعَةٍ  
 بَدْرًا فَبَاغَتَاهُ خَبِيبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ وَقَتْلُ  
 ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ كَانَ خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ  
 عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا  
 فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمِيْرٍ أَنَّ بَنَاتِ الْحَارِثِ  
 أَخْبَرْنَهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا

دے دی۔ انہوں نے دوسو تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے۔ یہ لوگ ان کا نشان  
 ڈھونڈتے پہلے ایک جگہ انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں جو وہ مدینہ سے ساتھ لائے  
 تھے۔ تعاقب کرنے والوں نے (گھٹلیاں یا کھجوریں) دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ مدینہ  
 کی کھجوریں ہیں اور عامم رضی اللہ عنہ اور اس کی ٹولی کے پیچھے ان کے نشانات  
 قدم چل چکے تھے جب عامم رضی اللہ عنہ نے ان کفار کو دیکھا تو ایک پہاڑی پر پناہ لی  
 کفار نے انہیں گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو  
 ہم اقرار کرتے ہیں ہم تم کو نہیں مار گے۔ یہ سن کر عامم بن ثابتؓ نے جو جاسوسی گروہ  
 کے سردار تھے کہا خدا کی قسم میں کافر کی امان پر نہیں اترنا چاہتا آئے اللہ ہماری  
 بابت اپنے نبی کو خبر دے دے اس کے بعد کفار نے حضرت عامم کی ٹولی پر تیر اندازی  
 شروع کر دی حضرت عامم سمیت سات آدمی شہید ہو گئے تین جو باقی بچے وہ  
 کفار کے اقارب پر بھروسہ کر کے اتر آئے۔ انہی میں حضرت خبیب الضماری رضی اللہ  
 عنہ بھی تھے اور ابن دثنہ بھی نیز ایک شخص اور تھے۔ جب وہ کفار کے قبضے میں آ گئے  
 تو انہوں نے دھوکہ دیا اور کہا ان کے چلے کھول کر ان کی مشکیں کسیں تیل انھیں  
 (مسلمانوں کا) کہنے لگا یہ دغا ہے میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا میں ان ہی کی پٹری  
 کرتا ہوں جو شہید ہوئے کفار نے انہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لیے کھینچنے  
 کی جبری کوشش کی مگر اس صحابی نے انکار کیا۔ آخر کفار نے اسے شہید کر دیا  
 فقط خبیب اور زید بن دثنہ کو بچنے لے گئے ان دونوں کو مکہ میں (بطور غلام)  
 فروخت کر دیا یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے حضرت خبیب کو حارث بن  
 عامر کے بیٹوں نے خرید لیا۔ جنگ بدر میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کے  
 باپ حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ غرض کہ حضرت خبیبؓ چند ایام تک ان کے  
 پاس قید رہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عبید اللہ بن عیاض نے بیان کیا انہیں  
 حارث کی بیٹی (زینب) نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے

اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا اور اپنے باپ کے بدلے اس کو قتل کیا ۱۲ منہ ۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب کا قاتل جواب دے کہ معذرت ہے یا رسول  
 اللہ کیوں روایں کہوں آپ حاضر ناظر اور عالم غیب تھے تو جاسوسی ٹولی نے کیوں کہا اللہ احب خبر عتباتیہ۔ آپ تو مافوق طرے۔ یہ بھی جواب دے کہ ستر صحابہ جو شہید ہوئے تھے جنہیں  
 اپنے بطور مسلمان سمجھا تھا انہیں حضور نے کیوں روایا مالا مکان کے غم میں آپ ان میں سے ایک ہیں مگر یہ کہ جسے کفر صحابہ کا قاتل ہے بطور زمانہ

مُؤَيَّدٌ لِنَفْسِهِ يَا فَا مَارْتَهُ فَاحْدَا اِبْنَا لِي وَ اَنَا  
 عَاقِلَةٌ حِينَ اَنَا قَالَتُ فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسًا عَلَى  
 قَعْدَةٍ وَالْمَوْسَى بِيَدِهِ فَفَرَعْتُ فَرَعًا عَرَفْتُهَا  
 حُبَيْبٌ فِي وَجْهِ فَقَالَ مُنْشَيْنَ اَنْ اُقْتَلَهُ مَا  
 كُنْتُ لَا فَعَلَ ذَلِكَ وَاللّٰهِ مَا زَايْتُ اَسِيرًا اَقْطَعُهَا  
 مِنْ حُبَيْبٍ وَاللّٰهُ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمَ مَا يَأْتِي كُلُّ مَنْ  
 قَطِيفٍ عِنْدِي فِي يَدِهِ وَ اِنَّهُ لَكُنْتُ فِي الْحَدِيدِ مَا  
 يَمْكُهُ مِنْ ثَمَرٍ وَ كَانَتْ تَقُولُ مَا اِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰهِ  
 نَزَقَهُ حُبَيْبًا قَالَتْمَا عَرَجُوا مِنْ الْحَوْمِ لِيَتَلَوُّهُ  
 فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ حُبَيْبٌ ذَرُونِي اَزْكُمُ رُكْعَتَيْنِ  
 فَتَرَكُوهُ فَوَكُمُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَطْمَئِنَّا  
 مَا بِي جَوْعٌ فَطَوَّلْتُهُمَا اَللّٰهُمَا خَصِمُ عَدَدَا  
 مَا اَبَا لِي حِينَ اُقْتُلُ مُسْلِمًا  
 عَلَى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرُوعِي  
 وَ ذَا لِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَ اَنْ يَكُنْ  
 يَبَارِكُ عَلَى اَوْصَالِ شَيْءٍ مِّنْكُمْ  
 فَقَتَلَهُ اَبْنَا الْحَارِثِ فَكَانَ حُبَيْبٌ هُوَ سَنَ الرَّكْعَتَيْنِ  
 لِكُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قَتَلَ صَابِرًا فَاسْتَمْتَابَ اللّٰهُ لِعَاثِمِ  
 ابْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ اُصِيبَ فَاحْبَبَ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمُ اَحْبَبَ اَبَةٍ حَبْرَهُمْ وَمَا اُصِيبُوا وَ بَعَثَ نَاسًا  
 مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ اِلَى عَامِرٍ حِينَ حُدِّثُوا اَنَّهُ قُتِلَ  
 لِيَوْمَ بَشَرِي مِنْهُ يُعْرَفُ وَ كَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ  
 عَطَا تَمِيمٍ يَوْمَ مَبْدَرٍ فَبَعِثَ عَلَى عَامِرٍ مِّثْلَ الظِّلَّةِ

لگے تو حبیب نے مجھ سے ایک استرہ مانگا تاکہ مونے زیر ناف مونڈیں میں نے دے  
 دیا۔ اس وقت میرا ایک بچہ حضرت حبیب کے پاس آیا مجھے علم نہ ہو سکا میں نے  
 دیکھا تو بچہ (ابو الحسین) حضرت حبیب کی ران پر بیٹھا تھا اور استرہ ان کے ہاتھ میں تھا  
 میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی حضرت حبیب میری گھبراہٹ کا سبب بھانپ گئے مجھے فرمانے لگے  
 کیا تجھے اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو مار ڈالوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔ زینب  
 کہتی ہے میں نے حضرت حبیب کی طرح کوئی نیک بخت قیدی نہیں دیکھا خدا کی قسم  
 میں نے ایک روز دیکھا حالانکہ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ لوہے میں جکڑے ہوئے  
 تھے انکو رکاوٹ نہ ان کے ہاتھ میں تھا وہ کھا رہے تھے۔ ان دنوں مکہ میں میوہ  
 بالکل نہ تھا۔ زینب کہتی تھی یہ رزق الہی تھا جو حبیب کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا بھال  
 جب حضرت حبیب کو قتل کرنے سے حرم پاک سے باہر نفعیم میں لے گئے تو انہوں  
 نے کفار سے کہا مجھے مہلت دو میں دو رکعتیں نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے اجازت  
 دی حضرت حبیب نے دو رکعتیں ادا کیں ایک قسم کی مرتے وقت بھی تبلیغ ہو رہی ہے  
 کہ مسلمان مرتے وقت بھی خدا کو نہیں بھولتا، پھر آپ نے فرمایا اگر تم یہ خیال نہ کرتے  
 کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تو میں بھی نماز پڑھتا ہوں نے دعا کی اے اللہ ان کفار  
 کو جہنم میں کر ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

جب میں مسلمان ہوں اور شہید ہو رہا ہوں تو مجھے اس بات کی کیا پروا  
 ہے کہ کس کروٹ گرتا ہوں میری موت را خدا میں ہے۔ اگر وہ چاہے تو  
 تن کے ٹکڑوں کے جوڑوں میں برکت عطا فرمائے (یعنی میری قربانی قبول کرے)  
 ابن حارث نے حضرت حبیب کو شہید کیا۔ یہ حضرت حبیب بھی پڑھنے والے  
 نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ مسلمان جب اس طرح قیدی ہو کر مارا جائے لگے تو  
 وہ ایک دو گانہ ادا کرے اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی بھی دعا قبول  
 کی تھی جس دن وہ مارے گئے تھے (اے اللہ اپنے نبی کو ہماری حالت کی  
 اطلاع دے) اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتایا کہ عاصم

۱۔ زینب یہ کہ اب غیب کو تو سامہ ہو گیا ہے کہ یہ قتل کیا جاتا ہے تو جان سے اٹھتا ہوں اس وقت بچہ کی کہ لٹلے تو کیا تھا اور استرہ میں اس کے ہاتھ میں ہے ۲۔ یہاں سے اولیاء اللہ کی  
 کرامت ثابت ہو رہی ہے حضرت عمر کی کسی ایسی ہی کرامت تھی کہ وہ اپنے منہ سے ۳۰۰۰ قیدی بھی اس کی رضا مندی اور ان کی راہ میں مارا جاتا ہوں ۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے  
 مال کی فکر نہ تھی ۴۔ یہ کہیں سے اس میں نہ رکھنے سے وہ لڑائی میں ۵۔ ایک قسم کی کمرے وقت بھی تبلیغ ہو رہی ہے یہ مسلمان غوا کوئے وقت میں نہیں سمجھتا نیز اشعار علیہ دار اور انگریزوں

مِنَ الدُّبْرِ فَمَنْهُ مَنْ رَسُو لَهُمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ  
 أَن يَنْقَطِعُوا مِنْ دَعْوَةِ شَيْبَا -

کا گروہ کس عل میں مبتلا ہوا ہے -  
 حضرت عائشہ کی شہادت کے

حضرت عاصم کی شہادت کے بعد قریش کے چند کفار نے کسی کو حضرت  
 اے ان کی شناخت ہو سکے۔ ہوا، یہ تھا کہ حضرت عاصم نے قریش کے ایک  
 س کا ایک حقیقہ قائم کر دیا جنہوں نے قریش کے ناپاک ارادے سے  
 عاصم کو پکڑ لیا اور وہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نکال سکے۔

باب ۱۹۱۷ مَحَالِ الْأَسْرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٨٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوا الْعَافِي يَغْفِرُ الْعَوِيَّةَ  
وَاطْحِمُوا الْحَبَائِعَ وَاعْوَدُوا الْمُرِيضِينَ -

٢٨٣٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي  
 صَحْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ  
 الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا وَالَّذِي خَلَقَ الْحَبَّةَ  
 وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَهْمًا يُؤْتِيهِ اللَّهُ رَجُلًا  
 فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي هَذِهِ  
 الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِي كِتَابِ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا  
 يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بَكَافِرٍ-

ز قتل کیا جائے۔

بَاب ۱۹۱۸ فِدَاءُ الْمُشْرِكِينَ

۲۸۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا

**باب** مشرکوں سے فدیہ لیتا۔

داز اسماعیل بن ابی اویس از اسماعیل بن ابراہیم بن عتبہ از موسیٰ بن

[illegible]

أَسْعَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا  
مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَتَلْتُمُوهُ لِرَبِّ بْنِ  
أَحْنَتَا عَنَّا بِرِزْدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدْعُونَنِي مِمَّا دَرَكْتُمَا  
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُهَبِّدٍ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَائِلٍ مِنَ  
الْبَحْرَيْنِ فَنَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَعْطِنِي فَإِنِّي قَاتِلْتُ نَفْسِي وَقَاتِلْتُ عَقِيلًا فَقَالَ  
حُذِّ قَا عَطَاهُ فِي تَوْبِهِ -

۲۸۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ  
وَكَانَ جَاءَهُ فِي إِسَارَى بَدْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ -

بَابُ الْخُرُوفِ إِذَا دَخَلَ حَارَ  
الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ -

۲۸۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَلِيسِ  
عَنْ أَيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَخُذُّ كَاتِفَةً أَنْقَلَتْ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ  
فَقَتَلُوهُ فَتَقَلَّهْ سَلْبَةً -

عقبہ از ابی شہاب) از انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند انصاریوں نے  
آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ اجازت دیں تو ہم اپنے  
بھانجے عباس کو ان کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں ایک درہم بھی مت  
چھوڑو۔

ابراہیم نے محو العبد العزیز بن صہیب حضرت انس سے روایت کیا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے مال آیا۔ اس وقت حضرت عباس آپ کے پاس  
آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ میں نے اپنا اور عقیل  
(بھتیجے) کا فدیہ ادا کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا لو اور ان کے کپڑے میں تمہارا مال  
دی۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از محمد بن جابر از الدش) جبریل  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ وہ (جب اسلام نہ لائے تھے) بدر کے قیدیوں کو  
چھڑانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے فرماتے تھے میں نے  
سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھی۔

باب اگر عربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بغیر امان  
لیے چلا آئے (تو اسے مار ڈالنا درست ہے)

(از ابوالنعمان از ابوعمیس از ایاس بن سلمہ بن اکوع از والدش) سلمہ بن اکوع نے  
کہتے ہیں کہ مشرکوں کا ایک جاسوس جب وہ سفر میں تھا آپ کے پاس آگیا  
اور صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا پھر وہاں سے چلا گیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اسے ڈھونڈو اور قتل کر دو۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے  
اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا فخر  
کا سامان دے دیا۔

۱۔ حضرت عباسؓ کے بھائی تھے ان کی والدہ سلمہ انصاریہ تھیں بلکہ حضرت عباسؓ کے والد علیؓ کا بھائی تھے کیونکہ ان کی ماں سلمیٰ ہی بخاری سے  
تھیں جب باب کھلے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھائی کہہ دیا ۱۲ منہ ۵۰۰ پڑا فدیہ لو آپ جانتے تھے حضرت عباسؓ پر مالدار ہیں اور مسلمان اس وقت مال کی بہت امتیاز تھے  
تھے تو بچہ چاہا کہ آپ نے کوئی رعایت نہیں کی مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی آپ نے نہ مانا۔ عدالت اور تعویض اس ۱۲ منہ ۵۰۰ ابراہیم بن مہمان کی یہ روایت ابواب  
المساہم میں مرفوعہ گذری ہے ۱۲ منہ ۵۰۰ میں سے ترمذی باب نکلتا ہے ۱۲ منہ



**باب ۱۹۲۰** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ  
وَلَا يَسْتَرْشِدُوْنَ

۲۸۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ حَصَيْنٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ وَادُصِّبَ بَيْنَ مَكَّةَ وَاللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَكُوْنُ لَهُمْ بَعْضُهُمْ وَأَنْ يُّقَاتِلَ  
مِنْ دَرَأِهِمْ وَلَا يَكْفُوْا إِلَّا طَقَهُمْ-

**باب ۱۹۲۱** هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى  
أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمَعَ مِلَّةِهِمْ-

**باب ۱۹۲۲** جَوَازُ الْوَفْدِ  
الْبَحْرِيِّ كَرَأَيْسِ أُنْ سَخْرِي سَلُوكِ كَرْنَا-

۲۸۳۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْحَيْسِ وَمَا يَوْمُ  
الْحَيْسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضِبَ دُمْعَةُ الْحَصْبَاءِ  
قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَجَعَلَهُ يَوْمَ الْحَيْسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابِكُمْ كُتُبُ  
لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَصْلُوْا أَبْعَدًا كَأَنْتُمْ أَقْنَدًا دَعُوا  
وَلَا يَلْبِغُنِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازَعُ فَقَالُوا أَهْجَرِ رَسُولُ

**باب ۱۹۲۰** ذِي كَافِرُوں کو بچانے کے لیے لڑنا انہیں غلام  
یا لونڈی نہ بنانا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از حصین از عمر بن مسمون) عمر  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اسے یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ  
اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذی کافر سے جو عہد ہو ہے وہ پورا  
کھے ان کے بچانے کے لیے دوسرے کفار سے جنگ کرے۔ انہیں طاقت سے  
زیادہ تکلیف نہ دے (یعنی حسب مقتدرہ و جزیرہ لے ان کی طاقت سے زیادہ جزیرہ نہ لے)

**باب ۱۹۲۱** کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے؟ نیز ان کے  
ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

**باب ۱۹۲۲** کفار کا وفد خود دوسرے ممالک سے

(از قبیسہ از ابن عبیدہ از سلیمان الاحول از سعید بن جبیر) از ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعات کا دن، افسوس جمعات کا دن کیسا تھا! پھر ابن عباس  
روئے گئے حتیٰ کہ النسویں نے زمین کو ترک کر دیا اس کے بعد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہماری جمعات کے دن سخت ہو گئی۔ آپ نے صحابہ سے رجوع شریف میں موجود  
تھے فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھواؤں جس پر عمل کر کے لو  
تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے صحابہ نے باہم کچھ اختلاف کیا حالانکہ خبر صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے اختلاف مناسب نہیں تھا تو عوامیہ کہنے لگے کیا واقعی آنحضرت ہمیں چھوڑ چلے  
ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا مجھے مت چھوڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے

ذی وہ کافر مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیرہ دیتے ہیں۔ ایسے کافروں کی جان ملک کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر وہ قتل و غارتگری کا خاص تب تو  
ان کو ان کا ذمی غلام بنانا درست ہے۔ ان کو وہ دیکھتے ہیں جو وہ جماعت چاہے ملک ان کو کفر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی  
اور باب میں استشفاع اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان حدیثوں کو ان کے بیان کی حدیث بیان کی حدیث کے ساتھ عہدہ سلوک کرنے کا اس میں صاف ذکر ہے اب  
ذمیوں کی سفارش تو اس کا قائل امام بخاری نے آپ کے اس فرمانے سے نکالی کہ دشمنوں کو جزیرہ عہد کر کے باہر کر دینا معلوم ہوا ان کی سفارش نہ کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ کیا یعنی خرچ  
کامیابی اس حدیث میں ذکر ہے اور اللہ اعلم انہ سے ہرگز معنی نہیں کہ یہاں یہود کا حال اس کے بعد ہرگز یہ کہ یہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان کے لائق نہیں آپ بخاری نے ہر بیان پر  
میں نے ایک زبان اور یہود کوئی سے معذرت کے بعض روایتوں میں صحیح استشفاع کا ہے لیکن کیا یہ صحابہ کی باتیں ہیں یا ان کی آپ کی کوئی پوجہ کو گویا ان کو کلام کا اس سے جو کہتے تھے  
کہ انہیں باہر لے جائیں انہوں نے مخالفین کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیاں کیا انہوں نے جلتے ہوئے غلط فہمیوں کے ہاں یہ کلام حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرآن مجید میں ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا جو  
کتاب بھی ملے کے مخالف تھے اس صحت میں ہرگز معنی نہیں کہ آپ دنیا کو چھوڑنے والے آپ فاطمہ کے حضرت عمرؓ کو گمراہی دینے میں یہ خیال کیا تھا کہ آپ کو موت نہیں  
آتی اس حال میں کہ انہیں کلمہ کی کیا ضرورت ہے قرطانی نے کہا ظاہر ہے کہ آپ ان کو کلمہ کی طرف لکھوا رہے تھے جیسے ام سلمہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے

ذی وہ کافر مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیرہ دیتے ہیں۔ ایسے کافروں کی جان ملک کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر وہ قتل و غارتگری کا خاص تب تو ان کو ان کا ذمی غلام بنانا درست ہے۔ ان کو وہ دیکھتے ہیں جو وہ جماعت چاہے ملک ان کو کفر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی اور باب میں استشفاع اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان حدیثوں کو ان کے بیان کی حدیث بیان کی حدیث کے ساتھ عہدہ سلوک کرنے کا اس میں صاف ذکر ہے اب ذمیوں کی سفارش تو اس کا قائل امام بخاری نے آپ کے اس فرمانے سے نکالی کہ دشمنوں کو جزیرہ عہد کر کے باہر کر دینا معلوم ہوا ان کی سفارش نہ کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ کیا یعنی خرچ کامیابی اس حدیث میں ذکر ہے اور اللہ اعلم انہ سے ہرگز معنی نہیں کہ یہاں یہود کا حال اس کے بعد ہرگز یہ کہ یہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان کے لائق نہیں آپ بخاری نے ہر بیان پر میں نے ایک زبان اور یہود کوئی سے معذرت کے بعض روایتوں میں صحیح استشفاع کا ہے لیکن کیا یہ صحابہ کی باتیں ہیں یا ان کی آپ کی کوئی پوجہ کو گویا ان کو کلام کا اس سے جو کہتے تھے کہ انہیں باہر لے جائیں انہوں نے مخالفین کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیاں کیا انہوں نے جلتے ہوئے غلط فہمیوں کے ہاں یہ کلام حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرآن مجید میں ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا جو کتاب بھی ملے کے مخالف تھے اس صحت میں ہرگز معنی نہیں کہ آپ دنیا کو چھوڑنے والے آپ فاطمہ کے حضرت عمرؓ کو گمراہی دینے میں یہ خیال کیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آتی اس حال میں کہ انہیں کلمہ کی کیا ضرورت ہے قرطانی نے کہا ظاہر ہے کہ آپ ان کو کلمہ کی طرف لکھوا رہے تھے جیسے ام سلمہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے



اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُونِي فَإِنِّي  
 أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصِي عَنَّا مَوْتِ  
 بِلْدَتِ أَخِي وَأُمِّهِ مَشْرُوكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ أَوْ جَزِيرَةِ  
 الْفُؤَادِ بِمَوَاطِنٍ أَوْ جَزِيرَةٍ وَسَيِّدَتِ الثَّالِثَةُ  
 وَقَالَ أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ  
 الرَّحْبِ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ  
 وَالْيَمَامَةُ وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَرَجُ أَوَّلُ  
 يَمَامَةٍ -

### بَابُ الْفَتْحِ لِلْوَفُودِ

۲۸۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
 عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
 ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرَ حَلَّةً اسْتَبْرَقَ ثَبَاعُ فِي  
 السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِئْ هَذِهِ الْحَلَّةَ فَتَبْعَلْ بِهَا  
 لِلْعِيْدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَحْدَلٍ لَكَ أَوْ لِسَمَاءٍ  
 يَلْبَسُ هَذِهِ مِنْ لَحْدَلٍ لَكَ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ  
 أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبَّةٍ  
 دِينَارٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ  
 إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَحْدَلٍ لَكَ أَوْ لِسَمَاءٍ يَلْبَسُ  
 هَذِهِ مِنْ لَحْدَلٍ لَكَ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ هَذَا فَقَالَ  
 يُبْعِثُهَا أَوْ تُصَدِّقُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ -

جو تم کرا ناچاہتے ہو۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تین باتوں کی  
 وصیت کی، ایک یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ دوسرے یہ کہ تیسری  
 ممالک کے وفود سے اسی طرح حسن سلوک کرنا جس طرح میں کرتا تھا انواہ  
 وہ وفود غیر کتابی ہوں یا اہل کتاب (تیسری بات راوی کہتے ہیں) میں بھول گیا  
 یعقوب بن محمد کہتے ہیں میں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے جزیرہ عرب  
 کی تحدید پوچھی فرمایا مکہ، مدینہ، یمامہ، یمن، یعقوب یہ بھی کہتے ہیں کہ تمامہ  
 (یعنی مدینہ کا علاقہ) عسرج سے شروع ہوتا ہے۔

### باب بیرونی وفود سے ملنے کے لیے آراستہ ہونا۔

(راوی بن بکر از لیتھ از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ حضرت  
 ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لٹھی جو بازار میں  
 فروخت ہوتے ہوئے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے  
 اور عرض کیا یا رسول اللہ اعید کے دن اور بیرونی وفود جب آتے ہیں ان سے  
 ملاقات کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا لباس  
 ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں خیر کچھ عرصہ گیا حضرت عمر خاموش رہے  
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لٹھی قباحت حضرت عمر کو بطور تحفہ ارسال  
 فرمائی وہ اسے آنحضرت کے پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا  
 تھا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر آپ نے یہ  
 قبلہ مجھے کس لیے ارسال فرمائی آپ نے فرمایا اس لیے کہ تو اسے بیچ کر قیمت  
 اپنے کام لار یا فرمایا تو اسے اپنے کسی کام میں استعمال کر) (علاوہ خود پہننے کے  
 چنانچہ حضرت عمر نے اپنے ایک مشترک رشتہ دار کو بطور تحفہ دے دیا۔)

۱۔ عرب میں کہیں مشرک نہ رہتے پائس دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں وہ دین نہ رہیں عرب کا ملک ہول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جادہ سے شام تک ہے اور اس کو جزیرہ  
 اس لئے فرمایا کہ زمین طرف سے عندئہ اس کو گھیرے ہونے ہے یہ وصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمائی اور کافروں کو عرب کے ملک سے بالکل نکال باہر کیا۔ ۲۔ وہ یہ بھی کہ تمامہ  
 کے لشکر روانہ نہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا ۱۳۔ منہ ۱۴۔ اس کو تعلیم کا قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۵۔ منہ ۱۶۔ عوج ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے ستر میل  
 کے فاصلہ پر ۱۷۔ منہ

## باب ۱۹۲ کَيْفَ يُرَوَّى الْإِسْلَامُ عَلَى النَّبِيِّ -

## باب ۱۹۲ بچے کو اسلام کی دعوت کس طرح دی جائے؟

۲۸۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ آتَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أَطْمَبِيِّ مَعَالَةٍ وَقَدْ قَارَبَ أَبُو مَيْمُونِ ابْنَ صَيَّادٍ يُجْتَلِمُ فَلَمْ يُشْعِرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَتَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطِّ عَلَيْهِ لَا مَرَأِي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَيْفًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ خَسَا فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَأَيْتُ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَنِي خَيْفَهُ أَخْبَرْتُ عَنْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَكُنْ تُسَلِّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ

(ابن عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از سالم بن عبد اللہ) اذان ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ دیکھا تو وہ بنی مغالہ (ایک انصاری قبیلہ) کے محلوں کے پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بالغ ہونے والا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو اسے معلوم نہ ہوا کہ آپ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور سوچ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں (عرب لوگوں) کے رسول ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں طرح کی خبریں آتی ہیں آپ نے فرمایا پھر تو میرا معاملہ منظر ملط ہوا آپ نے مزید فرمایا اچھا تیرے لیے میں ایک بات چھپائے ہوئے ہوں (تو بتا) ابن صیاد نے کہا وہ دھج ہے۔ آنحضرت نے فرمایا دو ہوتو اپنی حد سے بڑھ بھی نہیں سکتا دکا ہوں اور شیطان کی معلومات سن ہوتی ہیں) حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں آپ نے فرمایا (کوئی ضرورت نہیں) اگر وہ واقعی دجال ہے تو تو اسے مار نہیں سکتا اگر وہ دجال نہیں تو پھر ناحق خون کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

دوسری روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (اسی سند سے) یہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں ان درختوں میں گئے جہاں ابن

لہ میں سے ترجمہ باب نکلا کہ یہ ہے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اور اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۳ منہ ۱۵ سحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام آپ کو اپنے مسیاد سے چند باتیں دریافت کرنا منظور تھیں آئیے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لیے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد پر اسے نہیں پتا اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکلے گا اور صاف طور سے انکار نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا تصور کیا تو صحتاً فی الشکاء جلی حقان تھیں۔ تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دھان کے لفظ میں سے اس نے صرف دھج بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے جی سنا فی ایک دھج بتلے پھر بچوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات شیطان کا مصلح ہو جانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپ نے یہ آیت سمجھا کر یا تعجب میں چھپائی ہو کہ ۱۳ منہ



**باب ۱۹۲** قَالَ لَيْسَ صَلاَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ اسْلِمُوا اسْلِمُوا -

قَالَ الْمُقَابِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

روایت کی۔ باب الجہاد میں آئے گی

**باب ۱۹۲** إِذَا اسْلَمَ قَوْمٌ فِي

دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَصْحَابٌ فِيهِمْ

۲۸۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ

ابْنِ عَفَّانَ عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَيْنَ تَذُلُّ عَدَا فِي حُجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا

عَقِيلٌ مَّا نَزَلْنَا ثُمَّ قَالَ لَنْ نَذُلُّنَا عَدَاً إِخْفِيفْ

بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى

الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى

بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايَعُوهُمْ وَلَا يُؤَدُّوهُمْ قَالَ

الزُّهْرِيُّ فَالْخِيفَةُ الْوَادِي

۲۸۴۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اِسْتَعْمَلَ مَوْلَى لَهُ يُدْعَى هَيْكِيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هَيْكِيُّ

اَعْمَمُ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ

فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخَلَ رَبُّ الْقُبُورِ

وَرَبَّ الْغَنِيِّمَةِ وَلَا تَأْتِ وَفَعَمَ ابْنُ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنُ

عَفَّانَ قَاتِلَهُمَا إِنَّ تَهْلِكَ مَا شِئْتُمَا يَرْجِعَا إِلَى ذَرْعِ

وَأَخْلَ وَذَلِكَ رَبُّ الْقُبُورِ وَرَبَّ الْغَنِيِّمَةِ إِنَّ تَهْلِكَ

مَا شِئْتُمَا يَا بَنِي بَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا

تم مسلمان ہو جاؤ تم دجزیرہ اور عذابِ آخرت یا عذابِ دنیا

سے محفوظ رہو گے سیدہ تغری نے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

عنہ روایت کی۔ باب الجہاد میں آئے گی

**باب** اگر چند کفار دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان

ہو جائیں تو ان کی جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ انہی کو ملے گی۔

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زری از علی بن حسین از عمر بن عثمان

بن عفان) از اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جمعۃ الوداع میں

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل آپ مکہ میں پہنچ کر کہاں قیام فرمائیں

گے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے آپ

نے پھر فرمایا ہم کل بنی کنانہ کے حنیف یعنی محصبت میں اتریں گے، جہاں قریش

کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ قریش

نے مکہ پر حلیفہ عہد کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید نہ فروخت کریں گے، نہ

انہیں اپنے گھروں میں آنے دیں گے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

ہمارے حوالے نہ کر دیں) زہیر کہتے ہیں حنیف وادی کو کہتے ہیں یعنی نالہ یا نیلہ۔

(از اسامہ بن علی از مالک از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام حنیفی نامی کو سرکاری چراگاہ پر مقرر کیا اور اسے فرمایا

اے حنیفی مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روک رہنا دان پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا،

اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس چراگاہ

میں تھوڑی اوشنیوں اور تھوڑی بکریوں والوں کو اوشنیاں بکریاں چرانے دینا

(یعنی غریب آدمی کو چراگاہ استعمال کرنے سے مت روکنا) عبد الرحمان بن

عوف اور عثمان بن عفان کے جالور کو یہاں چرنے نہ دینا کیونکہ بالضرر اگر

ان دو آدمیوں کے مویشی ہلاک بھی ہو گئے تو یہ لوگ کھجوروں کے بانغات اور کھیتی

سے کام چلا سکتے ہیں البتہ تھوڑی اوشنیوں اور بکریوں والوں کے اگر مویشی

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ أَفْتَاتُكُمْ هَذَا لَا أَجْأَلُكَ فَاثْمَارُ  
وَالْكَوْثَرُ أَيْسَرُ عَلَى مَنِ الدَّهْرُ الْوَرَقُ وَإَيْسَرُ اللَّهُ  
إِثْمَهُمْ كَيْدُونَ آتَى قَدْ ظَلَمْتُمْهُمْ أَتَاهَا لَيْلَادُهُمْ  
فَقَاتِلُوا عَلَيْهَا فِي الْحَايَلِيَّةِ وَأَسْكُمُوا عَلَيْهَا  
فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَنَاءُ  
الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ  
أَكْرَمِي سِرِّهِمْ جِهَادُكَ جَالُورُ نَفْعِي جَنِّهِمْ بِرِيسِ جَاهِدُوا

بلان کئے تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لائینگلاؤ کہیں گے اے اے المؤمنین کیا تم اپنا نہ تھا  
کیا میں انہیں مجبور دوں گا؟ لہذا ہمیشہ اے المؤمنین کے مجھ ان بچوں کی کفالت بہر حال کرنی  
ہوگی میرے لیے پانی اور گھاس جیسا کہ ان نسبت سونا چاندی جیسا کہ نے زیادہ آسان ہے  
خدا کی قسم جالوروں ولے سمجھتے ہیں کہ میں نے سہکاری چراگا محفوظ کرنے سے ہاں پر ظلم کیا  
تھے شہر انہی لوگوں کے میں نہانہ جاہلیت میں ہی لوگوں نے اپنے ان شہروں کیلئے جائیں دیں،  
اے دین پروردہ اسلام لئے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
اگر میری سہر دگی میں جہاد کے جالور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدوں کو سوار کرتا رہوں، تو میں ان کی بالشت بھر زمین بھی محفوظ نہ کرتا۔

## باب

امام کا لوگوں کے نام لکھنا۔

۲۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيفَةَ  
قَالَ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُ إِلَى  
مَنْ تَلَقَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكُنْتُ نَالَ  
أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةً رَجُلًا فَقُلْنَا لَخَفَا وَكُنْ أَلْفًا  
وَوَخْمِصِمِائَةً فَلَقَدْ رَأَيْنَا ابْتِئَالَنَا حَتَّى ارْت  
الرَّجُلُ كَيْصَلَى وَحَدَا وَهُوَ خَائِفٌ -

دا محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابو وائل (حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان ہوئے ہیں ان کے نام  
لکھو۔ حدیفہ کہتے ہیں میں نے نام لکھے تو ایک ہزار اور پانچ سو تعداد ہوئی اس  
وقت ہم کہنے لگے اب ہمیں کیا ڈر ہے؟ ہم ڈر ہزار میں۔ حدیفہ کہتے ہیں کہ  
ایک زمانہ یہ بھی آگیا ہے کہ  
ہم اپنے آپ کو مبتلا (یعنی بلا میں گرفتار) دیکھتے ہیں ہم میں کوئی ڈرتے  
ڈرتے تنہا نماز پڑھ لیتا ہے۔

۲۸۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْزَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَا هُمْ خَمْسِمِائَةً وَقَالَ أَبُو  
مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ -

دا عبدان از ابو حمزہ از اعمش (یہی حدیث منقول ہے اس میں تعداد پانچ  
سو تہائی لگتی ہے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک تعداد  
ہوئی (بہر حال نام نویسی کا جواز نکلا)  
دا ابو نعیم از سفیان از ابن جریج از عمرو بن دینار از ابو معاویہ از ابن عباس

۲۸۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
لے یہ اور ہے عرب کا فہم کے وقت کہتے ہیں لَا آتَاكَ ۱۲ منہ لے  
حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی ایسی ہی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد و منقولہ وغیرہ منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد ہی کی ملک میں رہتی ہے گو وہ کافر دار الحرب  
میں ہے ۱۲ منہ کہتے ہیں یہ اسم لہزی جنگل کے وقت کہ گئی یا جنگ خندق کے وقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ لے حدیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہر ملک میں تو ہم ڈر ہزار کا شمار ہونے پر بلکہ ڈر ہونے لگے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی تو ڈر کے واسطے اپنی نماز  
ایکے ڈر لیتا ہے اور نہ سے کوئی نہیں کمال سکتا۔ یہ حدیفہ رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز زمین تھی  
دیکر تڑکا نماز اللہ! آخر بعضے متفق لوگ ول وقت ایکے نماز پڑھ لیتے کچھ جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ ذکر کیلئے کہ ولید کو تنہا کیں اور اس کو اول وقت نماز  
پڑھنے کے لئے مجبور کریں۔ خیر ولید کا زمانہ نبوی غنیمت تھا گو اخیر وقت ہی لیکن نماز کے لئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو اس فقیر اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر سادھم  
میں نماز کا نام نہیں لیتے البتہ ان کے لئے پرہیزانہ کے نماز تو ان پر ہادی جاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ان کے نماز اور ولید بن داود بن ہاشم اور مسلمان مرنے مرنے سے علی اللہ اور علی اللہ علیہ  
رحمائی بکھلتے ہیں خاک ہے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی یہ ۱۲ منہ لے صلح حدیبیہ کی روایت کو امام مسلم اور ابی داؤد بن ماجہ نے بحال ۱۲ منہ لے یعنی اگر ان کے جائز رہا ہیں گے

بلکہ جیسے پہلے کوئی رمنہ سرکار کی طرف سے محفوظ تھا ویسے یہ اب بھی رہتا باب کا ترجمہ جس سے نکلتا ہے کہ  
حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی ایسی ہی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد و منقولہ وغیرہ منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد ہی کی ملک میں رہتی ہے گو وہ کافر دار الحرب  
میں ہے ۱۲ منہ کہتے ہیں یہ اسم لہزی جنگل کے وقت کہ گئی یا جنگ خندق کے وقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ لے حدیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہر ملک میں تو ہم ڈر ہزار کا شمار ہونے پر بلکہ ڈر ہونے لگے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی تو ڈر کے واسطے اپنی نماز  
ایکے ڈر لیتا ہے اور نہ سے کوئی نہیں کمال سکتا۔ یہ حدیفہ رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز زمین تھی  
دیکر تڑکا نماز اللہ! آخر بعضے متفق لوگ ول وقت ایکے نماز پڑھ لیتے کچھ جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ ذکر کیلئے کہ ولید کو تنہا کیں اور اس کو اول وقت نماز  
پڑھنے کے لئے مجبور کریں۔ خیر ولید کا زمانہ نبوی غنیمت تھا گو اخیر وقت ہی لیکن نماز کے لئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو اس فقیر اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر سادھم  
میں نماز کا نام نہیں لیتے البتہ ان کے لئے پرہیزانہ کے نماز تو ان پر ہادی جاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ان کے نماز اور ولید بن داود بن ہاشم اور مسلمان مرنے مرنے سے علی اللہ اور علی اللہ علیہ  
رحمائی بکھلتے ہیں خاک ہے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی یہ ۱۲ منہ لے صلح حدیبیہ کی روایت کو امام مسلم اور ابی داؤد بن ماجہ نے بحال ۱۲ منہ لے یعنی اگر ان کے جائز رہا ہیں گے

ابن جُرَیجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا أَوْ مَرَأَتِي حَاجَةٌ قَالَ ارْجِعْ فَجِئْ مَعَ امْرَأَتِكَ

**باب ۱۹** إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْدِّينَ بِالزَّجُلِ لَفَاجِرٍ۔

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَحْدَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ عَدَدَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَلَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قَتْلًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قُتِلْتُ إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّكَ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قَتْلًا شَدِيدًا أَوْ قَدْ مَاتَ فَقَالَ لِبَنِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّارَ قَالَ فَكَيْدًا بَعْضُ النَّاسِ لَنْ يُوَكَّلَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنْ بِهِ جِرَاحٌ شَدِيدٌ أَفَلَمْ تَكُنْ مِنَ الَّذِينَ لَمْ يَصِدْ عَلَى الْجَوَارِحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدَ لِي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِأَلَا قِتَادِي بِالنَّاسِ لَكِنَّهُ لَا يَدُ خَلِّ نُجَّةَ الْإِنْفُسِ مُسْلِمَةٍ وَلَئِنْ اللَّهُ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

سوان سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہایا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں جانے کے لیے لکھا گیا ہے لیکن میری بیوی حج کو جا رہی ہے آپ نے فرمایا تو وہاں چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ پہلے حج کر

**باب** بعض اوقات اللہ تعالیٰ فاجر آدمی سے بھی دین کی مدد کر لیتا ہے۔

دا الزوالیمان از شعیب از زہری، دوسری سند (از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے آپ نے ایک شخص کے متعلق جو بظاہر مدعی اسلام تھا، فرمایا یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہو گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا جہنم کو روانہ ہوا۔ اس پر بعض لوگوں کو شک تھا قریب تھا اور وہ اس اثناء میں مصروف گفتگو تھے کہ خبر آئی کہ فلاں شخص مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی تکلیف سے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا خود کشی کر لی، یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں یہ منادی کی۔

بُہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی کسی اس دین کی امداد فاجر آدمی سے بھی کر لیتے ہیں ۵۔

۱۔ اس سے ۶۱ فرس کا جواز نکلا اور یہی وجہ ہے کہ ۱۲۷ھ تک کفار سے یہاں کا ذمہ اور ۱۲۸ھ میں یہ واقعہ جنگ مکہ ہے اور ان شخص کا نام زید تھا جو بظاہر مسلمان تھا لیکن منافق تھا مگر انہوں نے جنگ خبیر کے بعد مسلمان بن گئے وہ جنگ مکہ کے ساتھ ہو سکتے ہیں تو وہ زید اور جہاد اور جنگا بعد منوں نے کہا غزوہ خیبر اور ۱۲۷ھ میں ابو ہریرہؓ کا لڑائی ختم ہونے کے بعد تھے ۲۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں یا کیا شیطان نے ان کے دل میں دوسرا ڈالا اور بظاہر یوں بہکا یا کہ ان شخص جو اللہ کی راہ میں لڑ کر جا ملے کیونکہ دوزخی ہو سکتا ہے ۱۲۷ھ میں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہیں گئے کیونکہ وہ فاسق ہے ایک نوحہ ہے اور جنگ خیبر میں سفیان بن اسیر آپ کے ساتھ تھے وہ مشرک تھے دوسرے یہ کہ شیخیں بظاہر تو مسلمان تھیں

باب ۱۹۲۹ - مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ

مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ۔

٢٨٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ أَهْلِيهِمْ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ  
الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ  
أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحٍ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا  
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأُصِيبَ عَلَيْهِ مَا يَسُرُّ فِي  
أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَلَقَدْ عَيْنِيهِ  
لَتَذُرُّ قَانِ -

وہ ہمارے پاس رہتے۔ آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور انکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

سازمان - ۱۹۳۰ - العون بالمقدود -

٢٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ  
ابْنِ أَبِي لَيْثٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ ذُو كَوْنٍ  
وَعَصِيَّةٍ وَبَنُو حِجْيَانَ فَرَعَوْهُمَا أَنَّهُمْ قَدْ اسْلَمُوا وَ  
اسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَسْأَلُكُمْ لِسَبْعِينَ  
الْقُرَاءَ يَحْبِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَأَنْطَلِقُوا  
بِهِمْ حَتَّى يَلْعَوْا بِأَمْرٍ مَعُونَةٍ عَدُوًّا بِهِمْ وَقَتْلُوهُمْ  
فَفَعَلَتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رَجُلٍ وَذُو كَوْنٍ وَبَنُو حِجْيَانَ  
وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَسْأَلُكُمْ قَرُّوْا بِهِمْ  
قُرْآنًا أَلَا يَلْعَوُا قَوْمَنَا يَا سَيِّدُ فَقُلْنَا رَضِيَ قَوْمِي

**باب** دشمن کا خوف ہو اور ضرورت کی وجہ سے کوئی شخص حکم علی

سے اجازت لیے بغیر فوج کی قیادت سنبھال لے تو یہ جائز ہے۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از ابوب از حمید بن ہلال) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا کہ جنگ یتیمیں، سرداری کا جھنڈا زید بن حارث نے تھا، وہ شہید ہوئے، پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبالا، وہ بھی شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم اسلام لیا، وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا) پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنبالا لڑا لاکہ انہیں سردار بننے کا حکم نہیں دیا گیا تھا انہوں نے بوجہ ضرورت خود ہی پرچم تھا لیا تھا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور فرمایا مجھے باجوگ شہید ہوئے انہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ

باب نمبر کی فوج روانہ کرنا۔

(از محمد بن بشار از ابن عدی و ذہبی بن یوسف از سعید از قتادہ) حضرت انسؓ  
 کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رعل، ذکوان، عُصَیہ اور بنو لحیان  
 قبیلوں کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ہماری  
 قوم کے لوگ کافر ہیں ہم مدد چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر  
 الفارابوں کو بھیجا حضرت انس کہتے ہیں ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے (وہ قرآن  
 بہت پڑھتے تھے) دن کو گھڑیاں چن لاتے (بیچ کر فخر پر غیرات کرتے) رات کو  
 نماز میں مشغول رہتے۔ بہر حال وہ لوگ جب قاریوں کو لے کر ہرمعون پر پہنچے  
 تو انہوں نے غداری کی اور قاریوں کو شہید کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ  
 واقعہ سن کر نہایت غمگین ہوئے اور ایک ماہ تک رنماز میں تقنوت پڑھتے اور  
 رعل، ذکوان، بنو لحیان کے لیے بد دعا کرتے رہے۔ قتادہ کہتے ہیں حضرت انسؓ  
 نے جان کہا صحابہ کرام ان قراء کے متعلق یہ آیت ایک مدت تک پڑھتے رہے اَلَا تَعْلَمُوْنَ

**۱۷** یہ راوی کا شک ہے ۱۲ منہ ۱۷ کیونکہ وہ بہشت کے جزے کوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک رکھتا ۱۲ منہ ۱۷ کہتے ہیں یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو عام میں ملے گا اس میں کیا اس میں سلیم کے راوی کی پیروی کیے اور عل اور ذکوان اور بنی حیان نے عام اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیا خبیث کو بھیجا میں کا قصہ اور پھر کیا اور حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کو دونوں آفتوں کی خبر شایدا یک ساتھ پہنچی اس لئے آپ نے دونوں پر مدعا کی ۱۲ منہ ۱۷ اس کا بخاری نے اس کو بیان کیا اس لئے کہ قضاۃ کا سامع اس رضی اللہ عنہ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ۱۷

عَتَا وَارْضَا نَا ثُمَّ دُفِعَ بَعْدَ ذَلِكَ -

دو کمر اپنے رب سے مل گئے ہیں وہ ہم سے راضی ہو چکا ہے اور میں (جنت کے انعامات سے) خوب راضی کرنا ہے صحابہ کرام کہتے ہیں ایک مدت تک یہ آیت قرآنی پڑھنے کے بعد اس کا پڑھنا بند ہو گیا۔ (میرا حال ان سر شہداء کے کرام کی عظمت اس سے ظہور ہوتی ہے کہ آیت عاف ان کے لئے مستقل طور پر نازل ہوئی دوسرا کوئی اور (وہ نہیں)

**بَاب ۱۹۳۱ مَن غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا -**

۲۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رُوْحُ ابْنُ مُجَادَّةٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ أَيَّامٍ مَعَاذَ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**بَاب ۱۹۳۲ مَن قَتَلَ مِنَ الْغَنِمَةِ فِي غَزْوَةٍ وَسَفَرَةٍ - وَقَالَ رَافِعٌ**

۲۸۵۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُحَيْرِ أَنْ تَحِثُّ قَتْلَهُ غَنَائِمَ حَتَّى يَنْتَهِى -

**بَاب ۱۹۳۳ إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ -**

قَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ قَوْسٌ لَهُ فَآخَذَهُ الْعَدُوُّ وَظَهَرَ عَلَيْهِ

**بَاب** جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں دن منہسرا رہے۔

(از محمد بن عبد الرحیم از روح بن عبادہ از سعید از قتادہ از انس بن مالک از ابو طلحہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام پر تین راتیں ٹھہرے رہتے روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبد اللہ نے بھی بحوالہ قتادہ از انس از ابو طلحہ روایت کیا۔

**بَاب** سفر اور جہاد میں مال غنیمت تقسیم کرنا۔

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم کو اونٹ اور کبیریاں ملیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم ہیں) ایک اونٹ کے برابر دس کبیریاں دیں (یعنی اگر کسی کو ایک اونٹ دیتے تو دوسرے کو دس کبیریاں دیتے)

(از ہدبہ ابن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا جہاں آپ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا جعرانہ مقام سفر تھا وہاں مال غنیمت تقسیم کیا)

**بَاب** اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ لے جائیں اور پھر مسلمان غالب آجائیں اور کوئی مسلمان اپنا مال حاصل کر لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو مال عبید اللہ از نافع از ابن عمر نقل کیا کہ ان کا یعنی ابن عمر کا گھوڑا بھاگ نکلا اسے کافر پکڑ کر لے گئے پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے (ابن عمر کا گھوڑا مل گیا) وہ گھوڑا

اس روایت کو امام بخاری رحمہ نے کتاب الزیاح میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ حنین ایک وادی ہے کہ سے تیس میل پر جہاں پر طبری لڑائی ہوئی تھی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کتاب نے جعرانہ میں میں سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ



الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي ذَمِّ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنِ عَبْدِ

لَهُ فَحَقَّقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ

فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ

الْبَيْعَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ الرَّازِيِّ عَمَرَ

أَبْنِ فَحَقَّقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ قُرْسًا لَابْنِ عُمَرَ فَحَقَّقَ

بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ -

۳۸۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

كَانَ عَلَى قُرْسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ

الْعَدُوُّ وَقَالُوا هُزِمَ الْعَدُوُّ وَرَدَّ خَالِدٌ قُرْسَهُ -

بَاب ۱۳۳ مَنِ عَقَّبَ بِالْفَارِ سَبْعِينَ

وَالرَّطَابَةَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاتَّخِذُوا

الْسِّنِّيَّةَ وَأَلْوَانَكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ -

۳۸۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ

حَدَّثَنَا حُظَيْلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ

مِينَاء قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ دَجَّنَا بِهَيْبَةٍ لَنَا وَطَعَنْتَ مَا تَأْمِنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عبداللہ بن عمرؓ کو دیا گیا۔

عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام (جنگ یرموک میں) بھاگ گیا

وہ روم کے کفار سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام بھاگ گیا)

خالد بن ولیدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ غلام

(انکے مالک) عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ کو دلا دیا۔

(از احمد بن بشیر از یحیی از عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم

کے کفار میں مل گیا پھر خالد بن ولیدؓ ان کفار پر غالب آئے تو وہ غلام عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما

کو واپس کر دیا اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا اور کفار روم کے ہاتھ

لگا۔ جب حضرت خالدؓ ان پر غالب آئے تو وہ گھوڑا بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو

واپس کر دیا۔

(از احمد بن یوسف از ہیراز موسیٰ بن عقبہ از تافع حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں

کہ جب مسلمانوں اور کفار روم میں جنگ ہوئی تو وہ گھوڑے پر سوار تھے ان ایام

میں سپہ سالار خالد بن ولیدؓ تھے جنہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے مامور کیا تھا۔ وہ گھوڑا

دشمن کے قبضے میں چلا گیا۔ جب دشمن کو شکست ہوئی گھوڑا ملا تو خالد بن ولیدؓ نے ان

کو یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو وہ گھوڑا واپس کر دیا۔

باب فارسی یا اور کوئی بھی زبان بولنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے

ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قومی زبان میں معبود کیا۔ ۱۵

(از عمر بن علی از ابو عامر از حنظلہ ابن ابی سفیان از سعید بن میناء) جابر

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک

کبریٰ کا بچہ اور ایک صانع جو کا آٹا بکوا یا ہے۔ آپؐ اور چند صحابہ کرام (جابر یا بچہ)

میری دعوت میں تشریف لے چلیے۔ یہ سن کر آپؐ نے زور سے پکارا جابر نے

۱۵ امام بخاری کا اس باب کے لالے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک زبان کا ایک خدا اور بولنا درست ہے کیونکہ کتبہ زبانیں اللہ کے طرف سے ہر جنس لگوں جو یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی ہے کتبہ زبان

دور دیکھنے پر غور اور اطل ہے ۱۲ منہ ۱۵ اور دوسری بات یہ ہے کہ قذوف تین اسقہ ۱۵ گدگد کو فیہا سقہ ۱۵ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان پیغمبر کی زبان ہے کیونکہ اس قوم میں جو پیغمبر آیا ہو گا وہ اپنی

کی زبان بولتا ہو گا ان تین سے ثابت ہوا کہ انگریزی یا ہنگری یا روسی یا فرسی یا جرمنی زبانیں مکینا اور بولنا درست ہیں اور جس نے کوئی زبان کہنے سے منع کیا اس کا قول غلط ہے ۱۲ منہ

شَعِيرٌ دَعَا لَكَ أَنْتَ وَتَقَرُّ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا هَلْ الْخُنْدَقِي إِنَّ جَابِدًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فُحِيَ هَلَاءُ بِكُمْ-

۲۸۵۴- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَبِيضٍ أَصْفَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهُ سَنَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِأَجْبَشِيَّةٍ حَسَنَةً قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَلْعَبُ بِهَا قَوْمَ الْبُكُورِ فَوَبَّرَ فِيَّ ابْنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي وَاحْخَلِقِي ثُمَّ ابْنِي وَاحْخَلِقِي ثُمَّ ابْنِي وَاحْخَلِقِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَقِيَّتِي حَتَّى ذُكِرْتُ

مہتابارے لیے سورہ تیار کی ہے۔ اور جلدی چلیں۔

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از خالد بن سعید از والدہ) ان سے حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید روایت فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ زکوٰۃ پہنچنے حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا سُنہ، سُنہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ یہ حبشی زبان کا لفظ جس کے معنی ہیں اچھی ہے اچھی (حسن سے سنہ بنا ہو گا) ام خالد کہتی ہیں پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں کنڑوں کے درمیان تھی) کھیلنے لگی میرے والد نے مجھے جھڑکی دی آپ نے فرمایا زنجی (ہے) کھیلنے دے۔ پھر آپ نے مجھے یوں دغا دی کہ کپڑا پرانا کر اور مچھروں پر کپڑا پہن پھر پرانا کر اور دوسرا کپڑا پہن پھر پرانا کر اور دوسرا کپڑا پہن یعنی تیری عمر دراز ہو تو بے شمار کپڑوں کے جوڑے استعمال کرے)

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ حضرت ام خالد اتنا عرصہ زندہ رہیں

یعنی اتنی طویل عمر پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مبارک کی بدولت کہ ان کا (طویل العمری کا) ذکر اور سپر چاہو نے گا۔

۲۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحْسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الشَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَهَا دَسِيسِيَّةٌ كَمْ كَيْفَ أَمَا تَعْرِفُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

باب ۱۹۳ الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا عَلَ بَوْمِ الْقِيَامَةِ ۲۸۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي

(از محمد بن بشار از غندر از شعیبہ از محمد بن زید از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا کُخ کُخ (جی جی) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (نبو ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ کا مال) نہیں کھاتے؟

باب مال غنیمت میں خیانت کرنا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے

مال غنیمت میں خیانت کی وہ قیامت کے دن اپنی چوری ساتھ لائے گا

(از مسدد از یحییٰ از ابو حیان از ابو زرعمہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

ترجمہ باب بیہوش سے نکلتا ہے سورہ فارسی لفظ ہے اس کا معنی دعوت ہمارا ۱۲ منہ ۱۵ ترجمہ باب بیہوش سے نکلتا ہے کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی لفظ ہے بعض نسخوں میں حتیٰ دکن سے پہلے ام خالد نے دونوں زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنچتے پہنچتے کالا ہو گیا ۱۷ منہ ۱۵ کُخ کُخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانسنے کے لئے کہتے ہیں حب وہ غلاظت کا کوئی کام کر میں ۱۲ منہ

حَتَّىٰ تَحْدِثُنِي أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ الْعُلُوكُ فَعَظُمَتْهُ وَعَظُمَ أَمْرُهُ قَالَ لَا أَفِينُكَ أَجْدُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثَغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ قُوسٌ لَهُ حَمَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَأَوْسَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفُوقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَتَّانٍ قَرَسٌ لَهُ حَمَمَةٌ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر کیا چنانچہ آپ نے اسے گناہ کبیرہ قرار دیا نیز اس کی سزا بھی بہت بڑی ظاہر فرمائی آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر کھری لادے دیکھو وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھو جو ہنہارنا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تو دنیا میں (اللہ کا حکم) تجھے پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو جو بڑا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ اسیری فرمادے سنئے (میری گردن اونٹ سے چھڑا دیے) میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا میں نے تجھے (حکم الہی) پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور (مجھ سے) کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں جواب دوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھے احکام الہی پہنچا دیئے رکھو پوری (گناہ ہے) یا اپنی گردن پر کٹرے کے ٹکڑے لادے ہو جو ہول سے اڑ رہے ہوں اور کہیں یا رسول اللہ میری خبر لیجئے میں کہوں میں اب تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھے (ادامہ دلوایں) بتا دیئے تھے۔

الباب سخیانی نے بھی ابو حیان سے یہی روایت کیا ہے گھوڑے لادے دیکھو جو ہنہار رہے ہوں۔

## باب مال غنیمت میں ذرا سی خیانت کرنا

عبد اللہ بن عمرو (صحابی) نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چپرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (بہ نسبت اس

باب ۱۹ القلیل من الغنول  
وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ تَحْقِرُ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ -

روایت کے میں میں جلانے کا ذکر ہے)

۲۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى ثَعْلٍ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذْ هَبُوا أَنْظِرُوا إِلَيْهِ

رازی علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از سالم بن ابی جعد از عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال پر ایک شخص مسمی کر کرہ متعین تھا وہ مسمی کر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص دوزخ میں گیا لوگوں نے اسے جا کر روک دیا اس کے سامان کی تلاش لی، تو مال غنیمت میں کھل ملا جسے اس نے خیانت کر کے رکھ لیا تھا۔

۱۔ عرب کی روایت کو امام مسلم نے ول کیا مگر وہ قَدْ أَكَلَتْكَ سے یہ مفہوم ہے کہ یہ بے باطنی ملاوٹ کے احکام الہی بتا دیئے تھے جو بالواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے جاری ہے۔ علی بن ابی طالب سے اس کی روایت ہے۔ ۲۔ اس کی روایت ہے حضرت عمر سے اس کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ما) جب کسی کو دیکھو جس نے لوٹ کے مال میں خود کی تو اس کا سامان ملاوٹ اور دام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث جلی ہے۔

فَوَجَدُوا عَبَايَةَ قَدْ عَلَّمَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ

سَلَامٍ كَرَّرَهُ يُعْنِي بِقِيَمِ الْكَافِي وَهُوَ مُضْبُوطٌ كَذَا

**بَابُ ۱۷۰ مَا يَكُونُ مِنَ ذَمِّ الْإِثْلِ**

وَالْعَنَمِ فِي الْمَعَارِيزِ

۲۸۵۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُذَمٌ وَأَصْبَحْنَا بِلَدًا وَ

غَمًّا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْرَبِيَّةٍ

النَّاسُ يَهْجُرُونَ أَفْضَمُوا الْقُدْرَ فَأَمْرًا لِقُدْرَةَ كَهْنَةٍ

ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْعَنَمِ بَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا

بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ تَبِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى

إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذَا إِلَيْهَا أَمِ

لَهَا أَوِ ابْنُ كَأَ وَابْنُ لَوْحِشٍ فَمَا نَدَّ عَلَيْهِمْ فَأَصْنَعُوا

بِهِ هَكَذَا فَقَالَ حَدَّثَنِي إِذَا تَرَجُّوْا وَنَهَافَ أَنْ تَتَلَفَى

الْعَدُوَّ وَغَدَاؤُكَيْنِ مَعْتَمِدِي أَخَذَ بَعْمٌ بِالْقَصَبِ

فَقَالَ مَا أَنْهَرَكُمُودُ كَرَأْسُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلُّ لَيْسَ

السَّيِّئِ وَالْطُّفَرُ وَسَاحِدٌ فَمِنْكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السَّيِّئُ

فَعَظُمَ وَأَمَّا الطُّفَرُ فَمَدَى أُنْجَبَشَتْ

میں وجہ بتاتا ہوں۔ دانت تو بڑی ہے (جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے بچس ہو جائے گی)

اور ناخن جیشوں کی چھریاں ہیں۔

**بَابُ ۱۷۱ الْبَشَارَةُ فِي الْفَتْوحِ**

**بَابُ ۱۷۱ فَتْحُ كَيْ خُوشْ خَبَرِي دِنَا**

۱۷۱- ابن ابی شیبہ کا نام کرہ و فتح کا ف اول ثانی اول ہضون نے کرہ و کبر و ف اول ثانی نقل کیا ہے معنون نے فتح کا ف اول و کبر و ف ثانی ۱۳ منہ ۱۷۱ کے کلا کا مطلب یہ ہے کہ تلواریں ہم جہاد میں

کوں نے کاٹ نہیں کئے کہ کل برسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تو اویں کندہ منڈی ہو جائیں تو کیا ہم کھپانچے سے کاٹ لیں اس میں بھی دھار ہوئی ہے ۱۳ منہ ۱۷۱ یعنی ہانس کی کھپانچے سے جس سے تیرنچا ہے ۱۷۱

جس میں اس وقت کا فتح تو آپ نے ان کی مشاہدت سے منہ فرمایا ۱۳ منہ







## باب ۱۳۳۱ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ

مِنَ الْعَزْوِ -

۲۸۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَيْخَانَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّاتِقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ كَثَرَتْ لَنَا قَالِ الْيَهُودُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَأْتِيَهُمْ عَائِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

۲۸۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبَشٍ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَتْ جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِيكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةُ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى رُجُلَيْهَا فَاتَّخَذَهَا قُلْفًا هَا عَلَيْهَا وَأَمْلَمَ لَهَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاتَّخَفْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ الْيَهُودُ تَأْتِيَهُمْ عَائِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ -

۲۸۶۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ هُوَ وَابُوطَلْحَةُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ

## باب ۱۳۳۲ جِهَادٌ سَعَى وَتَمَّ وَتَمَّ وَتَمَّ

از موسی بن اسماعیل از جویریہ از نافع (از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر کہتے ہم رجوع کرنے والے ہیں، تو بکر کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، حمد الہی کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ فتح و نصرت پورا اور سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی، کافروں کے لشکر کو اسی نے تباہ و شکست دی ہے۔

از ابو معمر از عبد الوارث از یحییٰ بن ابی اسحاق (از حضرت انس بن مالک) کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسافان سے واپس تشریف فرما ہوئے ہم آپ کے ساتھ تھے جب آپ غزوہ بنی لحيان میں جو سلمہ حبشیہ میں ہوا، آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حبشہ کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھایا ہوا تھا۔ اس کا پاؤں پھسلنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے، یہ حال دیکھ کر ابو طلحہ نے فوراً خود کو گمراہ کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے آپ پر پڑ کر سے (آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ نے فرمایا پہلے عورت کو تکیا خبر لے۔ چنانچہ ابو طلحہ اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر آئے اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال دیا۔ پھر دونوں کے لیے سواری درست کی و دونوں سواری ہوئے ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب میں مدینہ دکھلائی دینے لگا تو آپ نے یہ کلمات پڑھے اَبُوؤنَاسِ تَأْتِيَهُمْ عَائِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ترجمہ یہ ہے ہم رجوع کرنے والے ہیں، تو بکر کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، حمد الہی کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ فتح و نصرت پورا اور سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی، کافروں کے لشکر کو اسی نے تباہ و شکست دی ہے۔

از علی الزہری بن مفضل از یحییٰ بن ابی اسحاق (از انس بن مالک رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ وہ اور ابو طلحہ جب جنگ سے واپس ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آپ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہ بھی تھیں

ہم لوگ ظاہر میں بلے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کہنے میں رہے تھے اور شکست دینے والا ہے نعمان سے کچھ ہوتا ہے نہ سب سے نہ کثرت فوج سے ۱۲ منہ سے - یاد کی غلطی سے جمع ہوں ہے کہ جب آپ خبر سے لے کر کہ حضرت صفیہ آپ کو جنگ غیر میں ہیں جو ہم میں ہوئی جنگ بنی لحيان سے میں ہوں تو حضرت صفیہ آپ کے ساتھ کہاں سے آئیں ۱۲ منہ سے - اس سے یہ فرض بھی کہ حضرت صفیہ و ابو طلحہ نہ پڑے ۱۲ منہ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةٌ مُرَدُّهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا يَبْعُولُ الطَّرِيقَ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَأَةٌ وَرَأَتْ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ حَسِبَ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ لَبِيعِ بْنِ قَاتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ يَا لَسَدَةً قَالَ لَمْ أَطْلَعْ ثَوْبَةً عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا قَالَ لَمْ ثَوْبَةً عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهَا عَلَى رَاحِلَتِهَا فَمَافَرَكِيهَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُكُمْ تَائِبُونَ عَائِدُونَ لِسِرِّتِنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

**بَابُ ١٩٣ الصَّلَاةُ إِذَا أَقْدِمَ**

مِنْ سَفَرٍ -

٢٨٧٩- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُوَيْنٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ السُّبْحَ فَصَلِّ  
رُكْعَتَيْنِ -

٢٨٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ

آپ! انہیں اوٹنی پر اپنے ساتھ جھائے ہوئے تھے۔ رستے میں اوٹنی کا پاؤں پھسلا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین دونوں نیچے آ رہے حضرت انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ نے یوں کہا کہ انہوں نے بھی اپنے آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی، آپ نے فرمایا انہیں لیکن تم عورت (حضرت صفیہ) کی خبر لو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کئی امدن پر ڈال کر حضرت صفیہ کی طرف گئے اور وہی کپڑاں پر ڈال دیا (انہیں پردہ دینے کے لیے) حضرت صفیہ کھڑی ہوئیں حضرت ابوطلحہ نے اوٹنی کو مضبوط کسا (بالاں وغیرہ مضبوط باندھا) حضورؐ اور ام المومنین دونوں سوار ہوئے اور چلے۔ جب مدینہ کے حاشیہ پر آئے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (راوی کو شک ہے تو آپ نے فرمایا: اَرَبُّ دَنْتَ مَسَايِبُكَ عَايِدُكَ لِرَبِّكَ حَامِدُكَ هَمُّ رَجُوعِكَ كَرْنُكَ) میں تو یہ کرنے والے ہیں ہم عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے۔ مدینہ پہنچنے تک گانا یہی کلمات پڑھتے رہے۔

## باب سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

(از سلیمان بن حرب از شعبہ ارحم رب بن ثمار) از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا میں جیسا اور دو کعبین (نفل) پڑھ۔

درازا بواصم از این جریج از این شہاب از عبد الرحمان بن عبد اللہ بن

**۱۱** یعنی ایک دوکان سے اس عسکر پر کار کا اللہ تعالیٰ نے سرفر سے مع اور دایس پہنچایا۔ افسوس لوگوں نے سنت پر عمل کیا تو چھوڑ دیا اور وہاں حرات میں چھنس گئے کوئی سفسر سے آئے وقت تیل آگنی بھیجتا ہے اور کوئی بھیضا صدقہ نکالتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّ  
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقَامَ مِنْ سَفَرٍ  
مُتَعَدِّدًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُصَ -

باب ۱۹۴۵ القام عند القدوم

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُطِرُ مِنْ دُعْشَاةٍ

خاطر روزہ نہ کہتے تھے۔

٢٨٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَأَبُو كَيْسٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ  
فَخَرَجُوا رَأَوْكَ بَقَرَةً وَزَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدَرَاهِمًا  
وَدُهْمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ مَرَّ الرَّأْيَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ  
فَأَكُلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ  
النَّبِيَّ فَأُصَلِّ رُفْعَتَيْنِ وَدَرَنَ لِي ثَمَنُ الْبَعِيرِ-  
٢٨٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رُفْعَتَيْنِ مَرَّةً  
مَوْضِعَ نَاحِيَةٍ بِالْمَدِينَةِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ١٩٤ - فَرْصَةُ الْخُمْسِ -

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ بِهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِمَا كَفَرَ بِهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

دو دنوں حضرت کعب بنی النضر عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں جا کر بیٹھنے سے پہلے دو کتیں داخل ہو جاتیں۔

## باب سفر سے واپس پہنچنے پر دوسروں

کو کھانے کی دعوت کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مہمانوں کی

(از محمد انوکج از شعبہ از محارب بن ڈالار) از جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ ذبح کیا یا ایک گائے ذبح کی۔

معاذین معاذ نے کھجور الشعیرہ احراب سے اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (جابر سے) ایک اونٹ دو ادقیہ ایک درہم یاد و ادقیہ دو درہم کے عوض خریداجب آپ مقام ضر میں پہنچے تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ سب لوگوں نے اس کا گوشت اٹھایا۔ پھر جب مدینہ میں آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جادو کرتے (نفل) پڑھو اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھے دلوادی۔

(از ابو الولید از شعبہ از محارب بن ذنار) از جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔  
صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک طرف (مدینہ سے مشرق کی طرف تین میل دور)۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**بابِ نغمہ** کے فرض ہونے کا بیان۔

از عبد ان از عبد الله از اول نس از زهری از علی بن حسین از حسین بن علی

بُوئِسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ  
عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِقَةٌ  
مِنْ تَعْيِينِي مِنَ الْمُغَلَّةِ يَوْمَ مَبْدَلٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْطَا فِي شَارِقَا مِنْ أَحْمَسَ فَلَمَّا أَذِنْتُ  
أَنْ أَتَيْتُ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَعَدْتُ لَهَا هَوَاطًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعَ أَنْ يَبْرَحَ لِي  
مَعِيَ فَنَاتِي بِأَذَى خَرَأْتُ أَنْ أَبْعُدَ مِنَ الصَّوْغَاءِ  
وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عَرَبِيَّةٍ فَبَيَّنَا أَنَا أَحْبَبُ  
لِشَارِقِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْنَابِ وَالْعَرَائِرِ وَالْحَبَالِ وَ  
شَارِقَايَ مَتَاعًا لِي جَنْبَ حُجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ  
رَجَعْتُ حِينَ جَعَلْتُ مَا جَعَلْتُ فَإِذَا شَارِقَايَ قَدْ  
اجْتَبَتْ أَسْمَتَهُمَا وَبَقِرَتْ نَوَاحِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ  
أَكْبَادِهَا فَلَمْ أَمْلِكْ عِنْدِي حِينَ دَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ  
مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ  
ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذِهِ الْبَيْتِ فِي نَشْرِيْعٍ  
الْأَنْصَارِ فَأُطْلِقَتْ حَقٌّ أَدْخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعِنْدَ كَزِيدِ بْنِ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا زَيْتُ كَأَنِّي  
قَطَعْتُ أَحْمَرَةً عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبَتْ أَسْمَتَهُمَا وَ  
بَقِرَتْ نَوَاحِرُهُمَا وَهَؤُودًا فِي بَيْتِ مَعَهُ شَرِبَ  
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ فَأَرْتَدَّى  
ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَأَتْبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت میں جو حصہ مجھے ملا اس  
میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مس میں سے  
جوان اونٹنی مجھے عنایت فرمائی۔ بعد ازاں جب حضرت فاطمہؑ کو وداع کر کے  
اپنے گھر لانے کا ارادہ ہوا تو بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ طے کیا کہ وہ  
میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اڈا خرگھاس لائیں اسے سناروں کے ہاتھ  
پیچیں۔ نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا بہر حال میں اپنی اونٹنیوں کا  
سامان اگٹھا کر رہا تھا مثلاً پالان تھیلے رسیاں وغیرہ اور اونٹنیاں لیکر انصاری  
مرد کے حجرے کے بازو بیٹھی تھیں۔ جب میں سامان فراہم کر کے واپس ہوا تو  
دیکھتا کیا ہوں کہ دونوں اونٹنیاں جن کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے ہیں اور  
کوئی بھار کر کلبجیاں بکال لی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر میں بے اختیار رونے لگا میں نے  
پوچھا کہ یکس کا کام ہے؟ لوگوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا اور وہ اس گھر  
میں موجود ہیں انصار کے ساتھ شراب پینے میں مست ہیں، میں دیاں سے چلا  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپ کے پاس زید بن  
حارثہ بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر معلوم کر لیا کہ  
میں کس بڑے رنج و غم میں مبتلا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج  
جیسا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں  
پر ظلم کیا ہے ان کے کوہان کاٹ ڈالے ان کے پیٹ بھار ڈالے  
اور اس گھر میں بیٹھے یاروں کے ساتھ شراب نوشی کر رہے ہیں  
یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر  
پیدل چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے آپ  
اس گھر پر پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اندر جانے کی اجازت  
چاہی گھروالوں نے اجازت دی، وہ لوگ شراب پی رہے تھے

۱۲۱۲ء یا دہشتی اس سال میں کتبہ جو عبد اللہ بن جحش کی، ختمی فرقہ نے مال لٹا دی یہ جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت بکس کا حکم نہیں آتا تھا۔  
نیکو عبد اللہ بن جحش نے غنیمت کے چار حصے فروغ والوں میں تقسیم کئے اور باقیوں میں بھی دے دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھ چھوڑا اور انسانی کو یہ تقسیم نہ لائی اندر آن کر لیا گیا  
یہ محرم ۱۲۱۲ء

آپ نے حمزہ کو ان کی اس حرکت پر ملامت کرنا شروع کی دیکھا تو وہ بالکل مست ہیں، آنکھیں سرخ ہیں حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کی ناف کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہوئے دبیٹے پوتے غلام ہی ہوتے ہیں شراب اس وقت تک حرام نہیں تھی لاشہ میں بے ادبی کے کلمے حضرت حمزہ کے منہ سے نکل گئے یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہ لاشہ میں چور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے تھے

از عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عمرو بن زبیر، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء ابو بکر ہمدانی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ترکہ مانگنے لگیں یعنی اس ترکہ میں سے ان کا حصہ دیدیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بغیر جنگ یا مال غنیمت آپ کو دلائیں جیسے باغ فدرک وغیرہ حضرت صلیق نے جواب دیا میں کس طرح تمہارا حصہ تقسیم کر سکتا ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توفرمایا ہے کہ ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ رخصت ہوئیں اور انہوں نے ابو بکر سے ترکہ ملاقات کی اور

فَإِذَا جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذْنُو لَهُمْ فَإِذَا أَهْمُ تَشْرِبُ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَمْزَةٍ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةٌ قَدْ تَمَلَّحَتْهُ عَيْنَاهُ فَظَنَرَ حَمْزَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى سَرْتِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَظَنَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ لَا بِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَدْ تَمَلَّحَ فَكَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقْبَيْهِ الْفَقْهَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

۲۸۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهُمَا مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَأَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورَثُ مَا تَرَكَنا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بَدَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ

۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس وقت بالکل نشہ میں تھے اور شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوا تھا لاشہ میں آدمی کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اس لئے بے ادبی کا کلام ان کے منہ سے نکل گیا۔ جو کہا میرے باپ کے غلام ہوئے اس معنی کر کہا کہ حمزہ حضرت ابو بکر کے بیٹے تھے اور ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد کے باپ تھے بلیا کو اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ۲۔ اس الی شہاب کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ سے اونٹنیوں کا تادان دلایا۔ غلام اس پر راجح ہے کہ حرام چیز سے اگر کسی کو شہم ہو جائے تو اس کا حکم مجنون کا سا ہے۔ اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے۔ لیکن اگر کسی کا مال



اَنِ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَنِي ذِكْرًا  
مِّنْ حَدِيثِهِمْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلَى مَالِكٍ  
اَبْنِ اَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ  
بَيْنَا اَنَا وَجَابِلِسُ فِي اَهْلِي حِينَ مَنَعَمَ النَّهَارُ لَإِذَا  
رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا قَتِيْبُ فَقَالَ اَحِبُّ اَمِيْرُ  
الْمُؤْمِنِيْنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ  
فَإِذَا هُوَ جَابِلِسُ عَلَى رِجَالٍ سَبْرِيْلِيْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
فِرَاشٌ مُّكْنِيٌّ عَلَى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِي اِنَّكَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ  
اَهْلُ اَيَّانَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَفْعِ فَاْقِضُهُ فَاَقِضُهُ  
بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَذَلِكَ اَمَرْتُ بِهِ فَاَعْرَفُوْا  
قَالَ اَقِضْهُ اَيُّهَا الْمُرُؤُفُ بَيْنَا اَنَا وَجَابِلِسُ عِنْدَكَ  
اَنَا كُ حَاجِبُهُ نَزَلْنَا فَاقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالرُّبَيْعِ وَسَعْدِ بْنِ ابِي وَقَّاسٍ  
يَسْتَاذِفُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنْ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا  
وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَزِيْدُ اَسِيْرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ  
وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا  
فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقْعِزْ  
بَنِيَّ وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْضَعَانِ فِيمَا اَقَاءَ اللّٰهُ  
عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّصِيْرِ  
فَقَالَ الرَّحْمَةُ عُثْمَانُ وَاصْصَابُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
اَقْعِزْ بَيْنَهُمَا وَارْخُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخِرِ قَالَ عُمَرُ  
تَكُنْ كَمَا نَشُدُّكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ يٰ اَذِيْهِ تَقُوْمُ السَّمَاوُ  
وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود  
مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی مالک نے  
کہا ایک دن ایسا ہوا کہ میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب  
دن چڑھ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کا قصد  
میرے پاس آیا کہنے لگے امیر المؤمنین تجھے بلاتے ہیں چلو میں اس  
کے ساتھ ہوں حضرت عمر کے پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بویا  
بچھائے اور ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے بیٹھ تھے۔  
بورے پر بچھونا نہ تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا انہوں  
نے کہا مالک! تمہاری قوم میں سے چند گھروالے ہمارے پاس  
(مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ مال دلایا ہے تم لو اور  
ان میں بانٹ دو میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین یہ کام کسی اور  
سے لیں تو بہتر ہے۔ انہوں نے کہا تم ہی لے لو اور بانٹ دو اس  
میں کوئی حرج نہیں بہر حال ابھی میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ان  
کا دربان میرا آیا اور کہنے لگا عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن سحر  
اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آئے ہیں آپ کی اجازت  
چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا آنے دے خیر وہ آگئے انہوں نے  
سلام کیا اور بیٹھ گئے میرا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علی  
اور عباس آئے ہیں انہوں نے کہا آنے دے وہ بھی آئے  
دونوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عباس کہنے لگے امیر  
المؤمنین! میرا اور ان کا دل کا مل جھگڑا ہے فیصلہ کر دیجئے دونوں  
صاحبان جائیداد میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر  
کو بنی نصیر کے مال میں سے دلائی تھی۔ حضرت عثمان اور ان کے  
ساتھی کہنے لگے ہاں امیر المؤمنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک  
کو دوسرے کی طرف سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے کہا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْرِكُمْ مَا تَرَكْنَا مَدَقَةً تَرِيدُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ  
 ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى بَنِي وَغَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَشُدُّكُمْ  
 اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَلَا لَدَّ قَالَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ  
 فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ  
 رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْغَنِيِّ وَبَشَّرَهُ  
 ثُمَّ يُعْطِيهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ بَيَّرْتُ فَكَانَتْ هَذِهِ غَايَةُ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا أَحْتَا نَهَا  
 دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ قَدْ أَعْطَاكُمْ مَوْهًا وَ  
 بَشَّرَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً  
 سَتَبْهَرُ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُ  
 يَجْعَلُ مَا لِلَّهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَبَّاسٍ أَتَشُدُّكُمْ  
 بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ  
 نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا وَلِيُّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ  
 فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ وَاللَّهُ يَفْخَرُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارِكًا شَدِيدٌ  
 تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا تَوَقَّى  
 أَبَا بَكْرٍ فَقَبَضَهَا سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي مَا رَأَيْتُ أَحَدًا

بھیر و ذرا سانس لو میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم  
 سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ  
 (یا نہیں) ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں  
 وہ صدقہ ہے یہ سن کر حضرت عثمان اور ان کے ساتھی بولے  
 بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس وقت حضرت  
 عمرؓ حضرت علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہنے لگے  
 اب میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا  
 فرمایا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں اس معاملہ کی شرح بیان کرتا  
 ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں سے اپنے پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خاص رعایت رکھی ہے جو اور  
 کسی کے لیے نہیں رکھی پھر یہ آیت پڑھی۔ وَمَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
 رَسُولِهِ مِنْهُمْ لَحْوَ تَوَيْبَ جَانِدَا دِی (بنی نضیر، فدک، خیمہ، خاص  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں مگر خدا کی قسم یہ جانیدا دیں آنحضرت  
 نے تم کو چھوڑ کر اپنے لیے جمع نہیں کی نہ خاص اپنے خرچ میں لائے  
 بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیا  
 یہ جو جانیدا بیج رہی اس میں سے آپ اپنی بیبیوں کا سال بھر کا  
 خرچہ کیا کرتے بعد ازاں جو باقی رہتا وہ اس کے مال میں شریک  
 کر دیتے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) غرضیکہ آنحضرتؐ  
 تو اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے۔ حاضرین عثمان اور ان کے  
 ساتھی تمہیں خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا بے  
 شک ہم جانتے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا  
 کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا  
 بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اللہ نے اپنے پیغمبر

سے اس رعایت کے خلاف نہیں ہے کہ وفات کے وقت آپ کی ذرہ ان جو کہ بلا کر دی گئی جو آپ نے اپنی بیبیوں کے خرچہ کے لئے لئے تھے کیونکہ آپ سال بھر کا خرچہ ان جانیدا دیں

میں سے نکالے۔ پھر دوسرے مضاف پیش آئے تو بیبیوں کے خرچہ اس میں صرف کر گئے اس لئے قرآن لینے کی ضرورت پیش آئی ۱۲ منہ



فِيهَا بِنَا عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَوَلَّى اللَّهُ بِعِلْمِ آتِي فِيهَا  
لَصَادِقٌ بَأْسَرٌ رَاشِدٌ قَابِضٌ لِلْحَقِّ لَمْ يَجُثْ أَتِي  
تُكَلِّمَاتِي وَكَلِمَتُكُمْ وَأَوَّاهُ وَآمَرُكُمْ وَأَحَدٌ  
جَنَّتِي بِمَا عَتَبْتُ تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ أَرْشِيكَ  
وَجَاءَنِي هَذَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيًّا نَصِيْبُ امْرَأَتِهِ مِنْ  
أَيْبِنَا فَقُلْتُ لَكُمْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا مَدَقَّةً فَكُنَّا  
بَدَأَ إِلَى أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ أَدْفَعُهَا  
إِلَيْكُمْ عَلَى أَنْ عَلَيْنَا عَنْهُمُ اللَّهُ وَمِثْقَالُ  
لَتَعْمَلَدِنْ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ  
فِيهَا مِنْدُ وَلَيْتُنَا فَقُلْتُمَا أَدْفَعُهَا إِلَيْنَا قَبْلَ ذَلِكَ  
وَدَفَعُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعُهَا  
أَبِينَا بِذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ  
وَعَتَبَ بِهِ فَقَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعُهَا إِلَيْنَا  
بِذَلِكَ قَالَ لَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمَسَانِ مِثْقَالَ قَضَاءٍ  
غَيْرَ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ الْإِنْبَى بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ  
وَالْأَرْضُ لَوْ أَقْضِي فِيهَا قَضَاءٌ غَيْرَ ذَلِكَ  
فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيْنَا فَإِنِّي أَكْفِيكُمْهَا

کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابو بکر صدیقؓ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
جانشین ہوں اور انہوں نے یہ جائیدادیں اپنے قبضے میں لیں اور جو  
کام آنحضرتؐ ان کی آمدنی سے کرتے تھے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے کہ  
ابو بکرؓ سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابو بکرؓ کو بھی اٹھا لیا میں  
ابو بکرؓ کا جانشین ہوں میں نے اپنی حکومت کے آغاز میں دو برس  
تک ان جائیدادوں کو اپنے ہی قبضے میں رکھا اور جیسا آنحضرتؐ  
اور ابو بکرؓ کرتے رہے ویسا ہی میں پھر کرتا رہا خدا اس بات کا گواہ  
ہے کہ میں ان جائیدادوں کی نسبت سچا بنیک سیدھی راہ پر اور حق  
کے تابع رہا پھر تم دونوں میں سے کس پاس آئے اور ایک ہی بات کہنے  
لگے تم دونوں ایک تھے عباسؓ تم نے کہا کہ میرے بیٹے کے مال  
سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی علیؓ نے کہا یہ میری بی بی کا  
حصہ اس کے باپ کے مال میں سے مجھے دو۔ میں نے تم دونوں  
سے یہ کہا کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں  
کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھے  
یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائیدادوں کو تمہارے قبضے  
میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا کہ مجھ کو اگر تمہاری خوش ہو تو میں یہ جائیدادیں تمہارے  
سپر دے کر دیتا ہوں لیکن اس عہد پر کہ تم اس بدنی سے وہ سب کام کرو گے جو حضورؐ اور ابو بکرؓ  
اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی خلافت کے آغاز سے کرتا رہے تم نے درخت  
کی کہ جائیدادیں دے دیں وہ میں نے اس شرط پر دیدیں حافریں عثمان اور  
انکے ساتھی کہہ میں نے یہ جائیدادیں اس شرط پر انکے حوالہ کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں  
حضرت عمرؓ نے کہا تو پھر کس بات کا فیصلہ جانتے ہو؟ کیا جائیداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہو؟ قسم اس خدا کی جسکے حکم سے زمین اور

۱۔ یعنی حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمہؓ الزہراءؓ رضی اللہ عنہا کا حصہ مانگا جو ان کو لینے والے بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچا تھا۔ اگر کہ حضرت  
فاطمہؓ کے وارث امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہما تھے مگر حضرت علیؓ کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علیؓ ہی تھے ۲۔ من مملکۃ یہاں کوئی یہ اس امر میں نہ کہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
و سلم نے فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کی بنا پر یہ جائیداد حضرت فاطمہؓ کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ ناراض تھی کہ اس کو حضرت  
عمرؓ نے حدیث شریف کے خلاف کیوں کر کیا اور ابو بکر صدیقؓ کے طریق کو کیوں کر توڑا کیا کہ حضرت عمرؓ نے یہ جائیداد کو تقسیم نہیں کیا کیونکہ اس کا منقطع لینے والا حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو کیا  
حضرت عمرؓ کو مناسب سمجھ لے کر خلافت کا سہم ہونے لگے تھے ان جائیدادوں کی گنتی کی زیادہ فہم نہ تھی دوسرے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو بھی ضرورت نہ تھی مگر حضورؐ کا حصہ تھا اور حضرت  
علیؓ کا طریقہ یہ کہ ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ کی طرف سے اس حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی طرف سے منظور نہ کی اور کیے منظور کر کے تھے ۱۲۔ من



آسمان قائم ہیں، میں تو اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ ہاں یہ اور بات ہے اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا (انتظام کروں گا)

**باب ۱۹۳** مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا

از ابو النعمان از حماد از ابو حمزہ وضعی (از ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبد القیس کا وفد آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان میں قبیلہ مضر کے کفار آباد ہیں۔ لہذا ہم صرف شہر حرام میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں (شہر حرام جس میں کفار لوٹے مار نہیں کرتے) ہمیں ایسی بات بتائیے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی اس پر عمل کرنے کو کہہ دیں آپ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں آپ نے انگلیوں پر گنا۔ ایمان باللہ یعنی شہادت اس بات پر کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس دینا اور تمہیں منع کرتا ہوں کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتن، سہرا لکھی بتن اور روغنی بتن سے۔

**باب ۱۹۴** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

از واج مطہرات کا نان و نفقہ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اسرج از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میکہ و ارث میرے بعد ایک اشرفی بھی تقسیم نہ کریں میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میری از واج مطہرات اور میرے کارندوں کا خرچ بحال کر باقی سب صدقہ ہے۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابو اسامہ از ہشام از ولد ش وہ حضرت ماکہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت

**باب ۱۹۳** آراء الخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا حَبَّادٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ النَّضْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ مَرَّ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَهَذَا النَّحْيِ مِنْ رَبِيعَةَ بَنِيْنَا وَبَنِيْنَا كَفَّارٌ مُضَرٌّ فَلَسْنَا نَقْبِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدَعُوهُ لِيَدُ مِنْ وَرَاءَ قَالِ أَمْرُكُمْ يَا دُبْعُ وَأَنَّهُمْ كُمْ عَنْ أَدْبَعِ الْإِيمَانِ يَا اللَّهُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدَ بَيْتِهِ وَقَامِ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةَ وَمِثَارَ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدَّ وَابِلِلَّهِ الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهُمْ كُمْ عَنِ الدُّبَاةِ وَالتَّقْيِيرِ وَالْحَنْتِ وَالْمَرْفُوتِ۔

**باب ۱۹۴** نَفَقَةُ نِسَاءِ النَّبِيِّ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

۲۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ أَبِي الزَّكَاءِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَّبِعُكُمْ وَرَثَتِي بَنِيْنَا قَالُوا تَرَكْتُمْ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَائِلَتِي فَمُرُوا صَدَقَةً۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَائِلَةٍ



كُنِيَّتِي وَبَيْنَ سَهْمِي وَنَحْوِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَيْعًا لِي فَضَعُفَ الْيَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَضَعَتْهُ ثُمَّ سَنَّتُهُ بِهِ -

۲۸۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرَيْبِ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ مَعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَتَقَلَّبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قُرْبَى قَرْنِ بَابِ الْمَسْجِدِ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسَالِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا ذَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّاءِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَبْقِيَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا -

۲۸۸۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيَاضَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى

حلق اور سینے کے درمیان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے وقت میرا اور آپ کا تھوک بھی ملا دیا۔ فرماتی ہیں کہ موت کی وقت عبدالرحمانؓ ایک مسواک لیکر آئے آپ اسے (ضعف مرض کی وجہ سے) چبانے سکے، میں نے چبا کر آپ کے دانتوں پر ملی۔

(از سعید بن غیر از لیث از عبدالرحمان بن خالد بن شہاب) علی بن حسین فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت صفیہ نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے جب وہ (صفیہ) واپس جانے کے لیے اٹھیں تو آنحضرت بھی ان کے ساتھ (ان کو گھر پہنچانے کے لیے) کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں ام سلمہؓ کا دروازہ تھا، تو وہاں دو انصاری گزرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا سلام کر کے آگے چلے گئے آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھیرو یہ عورت میری بیوی ہے، وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کا فرمانا ان پر شاق گزرا آپ نے فرمایا شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں کچھ (دوسوسہ) نہ ڈالے۔

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از سعید الترمذی از محمد بن یحییٰ بن حبان از واسع بن حبان) عبداللہ بن عمر رضی اللہ

۱۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ۱۲ھ کے کربلا کے روز کو یہ واقعہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا کہ ہم آپ پر بدگمانی کریں گے ۱۳ھ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ایک مکانہ عورت کو سناٹے کیسے جاتا ہے اس دوست کی وجہ سے دنیا ہوجاتے آپ نے ان کا ایمان بجا لیا یہ غیر کی نسبت ایک ذرہ سی بدگمانی کو نہایت کڑی اور با ایمان ہے انفس ہمارے زیادہ میں ایک شخص نے چاہنے کو کہ ان کہتے ہیں حضرت عباسی علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف کیا گیا یہی انہیں منسوب ہیں اور انہیں ان کا خوش میں بنایا ظاہر ہیں موصوفائی کا یہاں کہہ کر مجھ پر عجیب رو ہے وہیں میں پہلے شکار کے لئے اپنی ناک لگائی ایسے ہی لیجئے مولود جہاں تیس سنت جماعت کہتے ہیں ان فضیول کے دو کا یہاں کہہ حضرت علیؓ پر احوال بیت کو ام کی نسبت وہ وہ کلمے زبان سے نکالتے ہیں اور اپنے زباناں میں لکھتے ہیں کہ سب اللہ وہی کا ہے کہ کہنے کے خارجی مرد وہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اس حدیث سے باب کا مطلب ام بخاری نے اس لفظ سے محالاکہ دروازے کو ام المومنین سلم کا دروازہ کہا ۱۳ھ





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى سَيِّدًا مِّنْ عَنِّ مُحَمَّدٍ عَنِ أَبِي بَرْزَةَ  
قَالَ أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَاكِشَةً إِذَا رَأَى غَلِيظًا مِّمَّا يَصْنَعُ  
بِالنِّسَبِ وَكِسَاءً مِّنْ هَذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمَلْبَدَةَ  
۲۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَدْحَ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ  
الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ عَائِشَةُ سَرَّ أَيْتُ  
الْقَدْحِ وَشَرِيتُ فِيهِ -

۲۸۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَفِيُّ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ  
كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُلَعَةَ أَنَّ لَدِيَّ  
حَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ  
حَدَّثَنِي أَنَّهُمْ جَاءُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ  
يَزِيدَ بْنِ مَعُوذٍ مُّقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمُسَوِّرُ بْنُ هُرْمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَأْتِ  
لَكَ مِنْ حَاجَةٍ تَأْتِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ  
هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ  
لَنْ يُعْطِيَ نَبِيًّا وَلَا يُغْلِبَ الْإِسْلَامُ أَبَدًا أَحْتَمِلُ تَبْلَغُ  
نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطِيبَ ابْنَةِ أَبِي جَهْلٍ  
عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَمِيعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِخْطُطُ النَّاسِ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا  
وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُّحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِثِّي وَأَنَا  
أَخَوُفُ أَنْ تُفَاتِنِي فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِّنْ

سلمان بن مغیرہ نے بحوالہ حمید اور ابو بردہ اتنا زیادہ کیا کہ  
حضرت عائشہؓ نے ایک مومنانہ بند نکالا جو کین میں مبتلا پہلے اور ایک  
کھیل اپنی کھیلوں سے جن کو تم ملے (مومنا یا پیوند دار) کہتے ہیں۔  
از عبد اللہ از ابو حمزہ از عاصم از ابن سیرین (از حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا یہاں مبارک ٹوٹ گیا جہاں سے ٹوٹا وہاں سے چاندی  
کی زنجیر سے جڑ والیا۔ عاصم کہتے ہیں نے وہ پیالہ دیکھا اور  
تبر کا اس میں پانی پیا۔

از سعید بن محمد جریمی از یعقوب بن ابراہیم از والدش از  
ولید بن کثیر از محمد بن عمرو بن طلحہ دولی از ابن شہاب (وہ کہتے  
ہیں کہ حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ جب میں یزید بن معاویہ  
کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ  
میں آیا تو ان سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہنے لگے کہ آپ  
کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمائیے میں بجالاؤں۔ میں رلی  
بن حسین نے کہا مجھے کچھ ضرورت نہیں۔ تو مسور نے کہا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ کے پاس ہے وہ آپ مجھے دے  
دیں میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ لوگ (بنو امیہ) آپ سے زبردستی  
نہ چھین لیں بخدا اگر آپ مجھے دے دیں گے تو مرنے تک اسے  
مجھ سے کوئی نہ لے سکے گا دھچکا واقعہ سنایا) حضرت علی نے ابو جہل  
کی بیٹی (حمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا۔ جبکہ حضرت فاطمہ بھی موجود تھیں  
میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن ہنارک سے  
سنا کہ آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے (میں ان دنوں جوان تھا  
فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی  
گناہ میں نہ پڑ جائے یعنی سوکھن کی وجہ سے شوہر کی نافرمانی

لے یعنی علیؓ و دوسری جہولہ کیل و حضرت فاطمہؓ کو کچھ عداوت سے جو ہر جہت کے دل میں ہوتی ہے کنا میں بتلا ہوا کچھ شکار کا ذکر تا میں ان کی نافرمانی کریں یا سوکھن کو برا بھلا کہہ سکیں نہ

بَعِيَ عَبْدُ اللَّهِ مِثْلَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِهِ إِذَا  
قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي كَوْنِي لِي وَلا تَنْ  
لَسْتُ أَحَرَمُ حَلَاكًا وَلَا أَجِلُ حَرَامًا وَلَكِنَّ اللَّهَ  
لَا تَجْعَلُ مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
بُنْتُ عَدُوَّ اللَّهِ أَبَدًا-

۲۸۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُثَنَّى بْنِ أَبِي الْحَخْفِيَّةِ  
قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ فَذَلِكَ أَعْلَمُ فَذَكَرَهُ يَوْمَ جَاوَةَ  
نَاسٌ فَشَكُوا سَمَاعَةَ عَنْهُ فَقَالَ لِي عَلِيُّ أَذْهَبُ  
إِلَى عُمَرَ فَأُخْبِرُهُ أَتَمَّهَا صَدَقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرُّ سَمَاعَةَ يَكْمُلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ  
بِهَا فَقَالَ أَغْنَيْهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأُخْبِرْتُهُ  
فَقَالَ مَدَّهَا حَيْثُ أَخَذْتُمَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُثَنَّى بْنَ الْقَوَاقِ عَنْ ابْنِ الْحَخْفِيَّةِ قَالَ أَرَسَكُنِي أَبِي  
حَدَّثَنَا الْكِتَابَ قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَإِنَّ  
فِيهِ أَمْرًا لِيَعْلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ-

کرتھیں یہ سون کو برہملا کر پس پھر آپ نے قبیلہ بنی عبدالمطلب کے ایک داماد یعنی ماس  
بن ریح کا ذکر کیا اس کی رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی  
وہ سچ ہی جو وہ کہتا پورا کیا میں یہ چیز نہیں کہتا کہ جو چیز نکاح خانی (حلال ہے اسے حرام  
کروں یا حرام کو حلال کروں بلکہ یہ مقصد ہے کہ خدا کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن  
کی بیٹی دونوں ایک جگہ (ایک مرد کے پاس) کبھی اکٹھی نہ ہوں گی لہ

از قتیبت بن سعید از سفیان از محمد بن سوقة از منذر ابن  
حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علیؑ حضرت عثمان کو برا بھلا کہنا چاہتے  
تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں و محصلین کو  
کی شکایت کرنے ان کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا  
عثمان کے پاس جا یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا، کہہ کہ یہ پروانہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا ہے۔ تم اپنے عاملوں کو حکم دو کہ اس  
کے موافق عمل کریں جب میں وہ پروانہ لیکر حضرت عثمان کے پاس آیا  
تو انہوں نے کہا ہمیں اس کی حاجت نہیں دیکھو تمہارے پاس  
اس کی نقل موجود ہے میں نے جا کر حضرت علیؑ سے بیان کیا انہوں  
نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا ہے وہیں رکھ دے لہ  
حمید کی بحوالہ سفیان از محمد بن سوقة از منذر ثوری از حمید بن حنفیہ  
کہتے ہیں کہ والد (حضرت علیؑ نے) مجھے ایک پروانہ دے کر حضرت  
عثمان کے پاس بھیجا، اور کہا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق زکوٰۃ کا بیان ہے۔

۱۔ دوسری روایت میں ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ علیؑ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ابوہریرہؓ کی بیٹی سے نکاح کر لیں جب حضرت علیؑ نے آپ کا بارشاد سننا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا  
اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ رہیں انہوں نے دوسری بی بی نہیں کی تو طلاق نے کہا آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ یہ بی بی اور عدو اللہ کی بیٹی میں سے کڑا حرام ہے صحابین  
مقرر نے یہ قسمیں لے لیاں کہ امام زکریاؑ امام زکریاؑ کے فضیلت معلوم ہو کہ وہ کس کو کہتے ہیں حضرت فاطمہؓ الزہراءؓ کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ  
پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیان کا ایک ٹکڑا فرمایا اس حدیث سے علماء نے جناب فاطمہؓ الزہراءؓ کو سنا ہے وہاں کی عورتوں سے افضل کہلے  
بعضوں نے کہا حضرت علیؑ کے لئے بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ ان سے انہی ہیں ۱۲ منہ ۱۲ ہوا تھا کہ محمد بن حنفیہ کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمانؓ بنی النضر کو برا بھلا کہا  
انہوں نے کہا خاموش لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے باپ بھی حضرت علیؑ حضرت عثمانؓ کو برا بھلا کہتے تھے تب محمد بن حنفیہ نے یہ قسم بیان کیا یعنی اگر حضرت علیؑ ان کو برا کہنے والے ہوتے تو  
اس موقع پر کہتے ۱۲ منہ حدیث کی مناسبت ترجیحاً باب سے یہ ہے کہ آپ کا لکھا ہوا پروانہ حضرت علیؑ پاس ملا انہوں نے اس سے کام لیا۔ امام بخاریؒ نے مذکورہ اور بعضا اور  
بابوں کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کی ہیں حالانکہ ترجیحاً باب میں ان کا ذکر ہے ممکن ہے کہ انہوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ رضی اللہ عنہم کی حدیثوں کے  
طریقہ پر درجہ ہاں میں مذکور ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے یہ کہ وہ ذات کے وقت آپ کی خدمت ایک یہودیؓ پاس گئے تھے ابن عباسؓ کی حدیث سے یہ ہے کہ آپ نے جملہ سود کو ایک ہونے  
سے جتے تھے۔ اس کی حدیث کتاب الطہارت میں گذری اس میں حضرت ابن عباسؓ کی قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سونے مبارک ہیں اللہ ہی اللہ یا بی بی بنو  
کوفہ اس کے لئے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان سند کے بیان کرنے سے یہ فرض ہے کہ سفیان کا سنا ہے محمد بن سوقة سے اور محمد بن سوقة کا سنا ہے ابن عباسؓ سے اور اجماع معلوم ہو جائے ۱۲ منہ



**باب ۱۹۵۱ الدلیل علی أن الخمس**

لِنَاذِرٍ سُوِّدَ لِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَامْسَاكِينَ وَرَايَا النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصَّدَاقَةِ وَ  
الْأَزْوَاجِ حِينَ سَأَلْتُهُ قَاطِعَةً وَ  
شَكَتُ إِلَيْهِ الطَّعْنَ وَالرَّحَى أَنْ  
يُجِبَ مَهَا مِنْ النَّسَبِ فَوَكَّلَهَا إِلَى اللَّهِ

جوانا گوندھا اور خکی پینے میں ہوتی تھی تو آپ

۲۸۹۳- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلَى أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مُشَلَّكَةً  
مَا تَلَفَ مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِسَبْيٍ فَأَنَّتَهُ  
كُنْسَالَهُ خَادِمًا فَأَمَرَ نَوَافِقُهُ فَنَزَعَتْ لِعَاشِقَةٍ  
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ  
عَاشِقَتُهُ فَأَنَّا نَاوَقَدَ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا  
فَذَهَبْنَا لِلنَّقَوْمِ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا سَافَحِي وَحَدَّثِي  
بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى مَدْرَجِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى  
خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا  
فَقَبِضَا اللَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحِدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
وَسَمِعْنَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَا  
ثَلَاثِينَ بَارِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَثَلَاثِينَ بَارِ سُبْحَانَ اللَّهِ ثُمَّ رَوَاهُ الْإِسْرَافِيُّ

ستینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرے

**باب** اس بات کی دلیل کہ مال غنیمت کا پانچواں

نے ان کا کام توکل الہی پر قرار دیا۔

(از بید بن محبت) از شعبه از حکم از ابن ابی لیلی، از علیؑ کہ فرماتے  
 ہیں کہ حضرت فاطمہؑ کو چکل پیسنے کی تکلیف بہت تھی جب انہیں معلوم  
 ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں تو وہ ایک  
 نوٹڈی یا غلام خدمت لینے کے لئے آپ کے پاس تشریف لائیں  
 اتفاق سے آپ اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے حضرت عائشہ  
 سے بیان کر دیا حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ذکر کیا حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس وقت (رات کے وقت) ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اپنے  
 بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اٹھنا چاہا۔ آپ  
 نے فرمایا لیٹے رہو! آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان میں  
 بیٹھ گئے، میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر پائی  
 آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے  
 سنی تھی (نوٹڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ سونے کیلئے تو چوتیس بار اللہ اکبر  
 پڑھو یہ اس سے بہتر ہے جو تم مانگتے ہو۔

۱۰ اللہ فرمے کہ ان کے لیے اس طاقت و دنیا کی نعم کو ہمارے لیے امتیاز ہے کہ ہم ان کو اپنی نظر پر یہ حدیث تو مجرب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں بیان ہے کہ ان کے لیے صف

والہ اور بیواؤں کو معقم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہو سکا کہ تم کو دہلی اور



## باب ۱۹۲ قول اللہ تعالیٰ فَاَنَّ

لِللّٰهِ خُمُسُهُ يَعْزِي لِلرَّسُولِ قَسَمٌ  
ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَنَا قَاسِمٌ وَمَخَازِنُ  
اللّٰهُ يُعْطِي -

۳۸۹۴- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سُكَيْمٍ وَمَنْصُورٍ وَتَدَادٍ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ  
اَبِي الْحَجْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَلِدَ لِي حِلٌّ  
مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَارَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا  
قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ اِنَّ الْاَنْصَارَ  
قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَانْتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ سَالِمٍ وَلِدَ لِي غُلَامٌ  
فَارَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا  
تَكْنُوا بِكُنْيَتِي فَاَنِّي اَنَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ  
بَنَبِيِّكُمْ وَقَالَ حَصْبَانٌ بَعَثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَنَبِيِّكُمْ  
قَالَ غَيْرُهُ وَاُخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَدَادٍ قَالَ  
سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي

## باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے یعنی رسول  
اسے تقسیم کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں بانٹنے والا خزانچی ہوں اور اللہ دینے والا ہے

(از ابو الولید از شعبہ از سلیمان ومنصور از قتادہ از سالم بن  
ابی حجد) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہماری انصاری قوم میں ایک شخص  
کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا۔ شعبہ نے منصور  
سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچے کو اپنی گردن پر  
اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، اور سلیمان کی روایت  
میں ہے اس انصاری کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا تو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری  
کنیت مت رکھو کیونکہ میں اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا  
ہوں (اس لیے میری کنیت ابو القاسم ہے) میں تمہیں تقسیم کرتا ہوں  
حصوں کی روایت میں ہے کہ میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ تم میں  
تقسیم کروں عمرو بن مَرْزُوق نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از سالم از  
حضرت جابر روایت کیا کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا  
چاہا (تو اس کے باپ کو ابو قاسم کہا جاتا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابو قاسم ۱۹۵۰ اور محتاجوں کی آسائش اور فخر کی مقصد کسی حضرت امام سفیان ثوری کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جبکہ دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پیل چل رہے تھے لوگوں نے کہا  
امام صاحب آج تو عید کا دن ہے حسب لوگوں کے یہ کہ عید کا کوہا ہے اور یہ پیل ایک ٹوکہ لے پیل چل رہے ہیں یہ کیا معاملہ انہوں نے جواب دیا میں پیل کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی  
نماز کے لئے نماز تھا گیارہ میں ایک بیوہ کا لڑکا اس کا اسم میرے بیٹے کی طرح تھا اور وہ نماز کے بعد کھڑا ہوا تھا اس کا ج سب بچوں کے لئے مٹھائیاں کھولنے کے آگے میں کھڑا ہوا کھولنے کے بعد مٹھائیاں  
مال اس کو دلی و باقی تھی لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف کر دی پیل چل رہے تھے اور اس کی خدمت سے کچھ کھولنے کے لئے مٹھائی اس کے لئے خریدنے کا۔ جو ان اللہ اللہ  
بہرہ دی اس کا نام ہے ۱۳۰۰ عید کا شہرہ مختلفہ صفر (۱۹۵۰) قرآن شریف میں جس کے مصداق ہے مذکور ہیں اللہ اور رسول اور اللہ والے اور تقسیم اور سکین اور سافر اور علیہ کا مذہب  
یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا تقسیم کے لئے ہے اور جس کے پانچ ہی حصے تھے جیسے کہ ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حکم وقت کے کا اور باقی چار حصے غلے و مال و اور سکین اور محتاجوں اور سافر اور کھیت  
میں خرچہ ہونے اور ابوالدین کہتے ہیں کچھ حصے کے جائزے اللہ کا حصہ کہیں میں رکھ دیا جائے گا مال کی خدمت میں صرف ہو گا بعضوں نے یہ کہا بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اب پھر اس میں اختلاف ہے کہ رسول  
اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی تقسیم آپ کی طرف مخصوص ہے ۱۳۰۰ منہ یہ حدیث آگے موصولہ مذکور ہوگی ۱۳۰۰ منہ اس میں لکھ دیا  
ہے یہ کہ آپ کی کنیت لکھا ہے ناجائز ہے مطلقاً ابی ظاہر کا یہی قول ہے۔ امام مالک کہتے ہیں آپ کی حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تشریح ہے جو تحریر بعضوں نے کہا عیاد  
احمد کے نام کے ساتھ اللہ ابو القاسم کنیت رکھتا منہ ہے نہ صرف کنیت ۱۳۰۰ منہ یہ ذکر کے شیخ ہیں۔ اس کو انہیں نے مستخرج میں دلیل کیا ۱۳۰۰ منہ

وَلَا تَحْكُمُوا بِكُنْيَتَيْ

۲۸۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ عُلَمَاءُ

قَوْمِهِ الْقَاسِمُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا تَكْنِيكَ أَبَا

الْقَاسِمِ وَلَا تُنْعِمَكَ عَيْنًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ

الْقَاسِمَ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا

لَا تُنْعِمَكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ وَسُئِلُوا بِاسْمِي وَلَا تَحْكُمُوا بِكُنْيَتِي

فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ-

۲۸۹۶- حَدَّثَنَا جَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

يُوسُفَ بْنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

سَمِعَ مَعَاذِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مَنْ يُدْرِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهَهُ فِي الدِّينِ وَ

اللَّهُ مُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ

ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرًا لِلَّهِ

وَهُمْ ظَاهِرُونَ-

۲۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْتَانَ حَدَّثَنَا فُكَيْهٌ

حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ

نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت مت رکھو۔

از محمد بن یوسف از سفیان از سالم بن ابی الجعد

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں (یعنی انصار)

میں ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اسکا نام قاسم رکھا

انصار کہنے لگے ہم تو تجھے ابو قاسم نہیں پکاریں گے نہ تیری آنکھ ٹھنڈی

کریں گے۔ یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے اس

کا نام قاسم رکھا ہے تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابو القاسم

نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے آپ نے فرمایا

انصار نے تھیک کہا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت

رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں۔

از حبان از عبد اللہ از یونس از زہری از حمید بن عبد الرحمن

از معاویہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ

بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں، اللہ دینے

والا معطٰی ہے اور میں بانشئہ والا (قاسم) ہوں یہ امت ہمیشہ اپنے

مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔ (یعنی

قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

از محمد بن سنان از فضیل از بلال از عبد الرحمن بن ابی عمرہ

از ابو ہریرہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

سہ، ابو القاسم پکار کر تجھ کو خوش نہیں کرتے جیسے تو جانتا ہے کہ لوگ تجھ کو ابو قاسم کہیں اس لیے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے، اس سے سفیان ثوری کی حدیث ملے گی

اس کی روایت دی کہ انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہتا تھا اس میں راویوں نے شیعہ سے منکرا دیا کہ جیسے ملیک روایت اور تدری، انہوں نے یہ کہا کہ انصاری نے محمد نام رکھنا چاہتا تھا

اس سے حدیث کا ذکر اور بلال بن ابی مرثد بن ابی مرثد نے یہ جو فرمایا اس سے صحیح اسلامی ہمت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اس لیے

یہ بہت ملے کہ دوسری صدیوں سے مسلمان برابر مغلوب ہو رہے ہیں اور انصاری اور دوسرے مخالفین ان پر غالب ہو رہے ہیں اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً انصاری کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب

افغانستان کے چند جنگل اور بڑا لڑا لے رہے ہوں کہ جہاں انصاری کا اندرون ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اب بھی ایک جماعت اہل حق کی بلا عرب اور فارسی افغانستان میں ہے چلیے دشمنوں پر غالب ہوں

کی حکم نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمشیر و سنان سے ہو اور خواہ جہت و زبان سے مسلمان آج کل کو جنگ میں مغلوب ہو رہے ہیں پر جہت و فکر میں کسی

مخالف فرق سے مغلوب نہیں ہیں بلکہ سب پر غالب ہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ جو مغلوب ہیں وہ بچے مسلمان نہیں ہیں اور جو بچے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ

امرا ابی سے وہ وقت مراد ہے جب انصاری کا حملہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس وقت تک بلال پر مسلمان غالب رہے والی شرا علم ۱۲ منہ

أَمْرُهُمْ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ وَأَنَا قَاسِمٌ أَمْنُكُمْ حَيْثُ أَمَرْتُ.  
 ۲۸۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نَعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيِّتِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ مَنُونٌ فِي مَالٍ لِلَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

**باب ۱۹۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْتُ لَكُمْ أَعْلَامَكُمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدَّكُمْ اللَّهُ مَغَازِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُ وَنَهَا فَجَعَلَ لَكُمْ هَذِهِ وَهِيَ لِلْعَامَةِ حَقِّي بِنَبِيِّهِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.**

۲۸۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْخِلَ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْذَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۹۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَهْلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا أَهْلَكَ قَيْصَرَ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَ ذَلِكَ لَيْ نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ لَتَنْفُتَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

تمہیں دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں واللہ تعالیٰ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جسکے لیے اللہ حکم کرتا ہے دیتا ہوں دار عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی الیوب از ابوالاسود از ابن ابی عباس یعنی نعمان) خولہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو بے جا ضائع کرتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے یعنی دوزخ ہے۔

**باب ۱۹۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تمہارے لیے مال غنیمت حلال میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ نے تم کو بہت مال غنیمت دینے کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی نہیں دلا دی۔ مال غنیمت سب کا حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمادیا کون کون اس کے حقدار ہیں۔**

دار مسدد از خالد از حصین از عامر) عروہ باری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے ناقیامت خیر و برکت اور ثواب والبتہ کر دیا گیا ہے۔

دار ابوالیمان از شعیب از ابوالزنناد از اعرج) از ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اسکے بعد دوسرا کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو دوسرا قیصر نہیں ہوگا قسم ہے اس ذات کی جسکی قبضہ میں میری جان ہے کہ تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۱۔ جیسے ہائے نمل کے بادشاہ از زرب جو غریب رعایا کی محنت کا پسہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور کھیل تماشا اور نفسانی خطوط پر صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن بڑا محاسب دینا ہوگا۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ ہمارے مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ حضرت مجدد صاحب نے بھی اپنے ایک مکتوب میں ایسا خیال ہی لکھا ہے کہ کہہ کاروں کا قیامت میں محاسب ہونا سن ۱۱۸۷ھ یعنی قرآن مجید سے اس کی رو سے تو سرمایہ غنیمت ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہوگئی کہ یہ غنیمت کا مال ان لوگوں کا حصہ ہے جو غنیمت حاصل کرے اس سے پہلے ان کا حصہ حکام وقت مسلمانوں کے عمومی مصالح کے لئے نکال لے گا امام بخاری کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کو مل کر کئے کا کافی سمجھتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں ۱۱۸۷ھ میں جو کدو گئے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے دوم اہل ایران دونوں طاقتوں کے خزانوں کو مال غنیمت بنایا مگر

۲۹۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كُفْرِي فَلَا كُفْرِي بَعْدَهُ وَلَا ذَا هَلَكَ قَبِيحُهُ فَلَا قَبِيحَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنَفِقُنَّ كُنُوزُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(از اسحاق از جریر از عبد اللہ) (از جابر بن سمرہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ مر جائیگا تو دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قبیرہ مر جائے گا تو دوسرا قبیرہ نہ ہوگا قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان کے خزانے اللہ کی راہ میں (مجاہدوں میں) خسر چر کیے جائیں گے۔

۲۹۰۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغْلِقُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يَخْرُجُ إِلَّا أَجْهَدًا فِي سَبِيلِهِ وَتَقْدِرُ كَلِمَاتِهِ بَأَن يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُخْرِجَهُ إِلَىٰ مَكْنَزٍ لَّا يُخْرُجُ مِنْهُ مِنْ أَجْرٍ أَوْ عَذَابٍ.

(از اسماعیل از مالک از ابو الزناد از اعرج) (از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور جہاد ہی کی نیت سے اللہ کا کلام اس کا مددہ سچا جان کر نکلا ہو تو اللہ اس کا مناسن ہے یا اسے شہید کر کے بہشت لے جائے گا یا اسے ثواب اور مال غنیمت دلا کر اسے اس کے گھر پہنچائے گا۔

۲۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيِّدُنا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْتُ لِي الْفَنَاءَ.

(از محمد بن سنان از ہشیم) (از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے مال غنیمت حلال ہے۔) (میکر اور مسیری اہمت کے لیے)

۲۹۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَسْبُكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بَنِي مِثْنَةَ الْأَنْبِيَاءَ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَنْدَعِي رَجُلٌ مَلَكَ بَعْضُ أُمْرَائِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُدْعِيَ بِهَا وَلَسَّ يَدِينِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنِي يُونُسَ وَلَمْ يَزِدْ فَمَسَّ قَهْرًا وَلَا أَحَدٌ إِشْرَاقًا غَمًّا أَوْ خَلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا ذَهَابًا غَزَا أَفْدَنَا

(از محمد بن علو از ابن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی المثل کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جہاد کیلئے نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے مقاربت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں اور چھت ابھی نہ ڈالی ہو۔ یا جس نے رطلہ بکریاں یا اونٹنیاں خسریدیں ان کے جننے کا منتظر ہو وغیرہ وہ

لے اور اگلی باتوں کے لئے حلال نہ دیتی پوری جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو مال لوٹے اور ان کو لوٹتی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے جب آپ کی پیغمبری پر اعتراض دیا تو ثابت ثابت اس سے زیادہ روش ہے تو اللہ نے اگر آپ کو نسا استیجاد ہے خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ اگلی شریعتوں میں متعدد بیابان کو جائز تھا حضرت علی علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا ملاکہ نہ صحیح نہیں ہے نہ خلیفہ نہیں ہیں دوسری بی بی کرنا منست نہیں ہے پھر اگر ان لیا جائے تو جیسے اہل حکم اللہ نے حضرت نبی علیہ السلام کی شریعت میں منوع کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے نہ ماننے کی اور اس پر طعن کرنے کی کلام ہے



۲۹۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُظ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ أَعْرَابِي  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمُعْتَمِ  
وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَدِّكَ وَيُقَاتِلُ لِيَدِّكَ مَكَانَ مَنْ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ بِحِلْمَةٍ اللَّهُ  
فِي الْعُلَمَاءِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب ۱۹۵۶ فُسِمَ الْأَمَامُ مَا يَقْدُمُ  
عَلَيْهِ وَيَخْتَارُ لِمَنْ لَمْ يَجْعَلْهُ أَوْ عَابَ

۲۹۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتُ لَهُ أَقْبَبَةً  
مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ تَقْسِمُهَا فِي ثَلَاثٍ مِنْ  
أَصْحَابِهِ وَغَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِلْمُخَرَّمَةِ بْنِ نُوْفَلٍ فَجَاءَ  
وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمُسَوِّرُ بْنُ الْمُخَرَّمَةِ فَقَامَ عَلَى بَابِ  
فَقَالَ دَعْنِي فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ  
فَأَخَذَ قَبَابَةً فَتَلَقَّا قَبَابَةً وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَادِهِ فَقَالَ  
يَا أَبَا الْمُسَوِّرِ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ يَا أَبَا الْمُسَوِّرِ خَبَأْتُ هَذَا  
لَكَ وَكَانَ فِي خَلْفِهِ شِدَاةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي  
قَالَ حَاتِمُ بْنُ دُرْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
عَنِ الْمُسَوِّرِ قَدْ مَاتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْبَبَةً تَتَابَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ-

” (امحمد بن بشار از غندظ  
اشعری رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس آیا کہنے لگا کوئی شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے  
کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ لوگوں میں اسکا جرح چاہو کوئی اس لیے کہ لوگ  
اسکی بہادری کی داد دیں۔ یا رسول اللہ فرمائیے مجھابہدنی سبیل اللہ کون ہے؟  
آپ نے فرمایا وہ ہے جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا نام بلند ہو وہی جہاد  
فی سبیل اللہ ہوگا۔

باب امام کے پاس جو تحفہ کفار کی جانب سے  
آئے اسے بانٹنا یا اس شخص کیلئے جو موجود نہ ہو چھپا رکھنا

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد بن زید از ایوب) عبد اللہ  
بن ابی ملیک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
چند ریشمی قبائیں جن میں سنہری تسمے لگے ہوئے تھے بطور تحفہ  
آئیں آپ نے چند اصحاب میں تقسیم کر دیں اور ایک قبائے محمد بن نوفل  
کے لیے رکھ دی پھر محمد بن نوفل کے لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو رہے اپنے بیٹے  
سے کہا اندر جا، میرے نام سے آنحضرت کو اطلاع دے آنحضرت  
نے محمد بن نوفل کی آواز سن لی آپ وہ قبائے لیے ہوئے اور اسکے تسمے سامنے کیے  
ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا اے ابو موسیٰ میں نے یہ قبائیرے لیے  
چھپا رکھی تھی اے ابو موسیٰ میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی محمد  
کے مزاج میں ذرا تیزی تھی۔ اس حدیث کو ابن عیینہ نے بھی ایوب سے  
روایت کیا۔

حاتم نے بحوالہ ابن وردان، ایوب سے انہوں نے ابن  
ابی ملیک سے اور انہوں نے مسور سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں (تحفہ) آئیں پھر یہی روایت  
بیان کی ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اسے ابن ابی ملیک سے روایت کیا ہے۔

۱۔ طبیعت میں غنہ تھا جلدی سے گرم ہو جاتے جسے اکثر شہساز کہتے ہیں مسلم کہتا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں ان کا لینا امام کو درست ہے اور اس کا انقباض  
ہے جو جلدی سے گرم ہو جاتے جسے اکثر شہساز کہتے ہیں مسلم کہتا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں ان کا لینا امام کو درست ہے اور اس کا انقباض

باب ۱۹۵ - کَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ .

وَمَا آتَى مِنْ ذَٰلِكَ فِي تَوَاتُرِهِ -

۲۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَسْوَدٍ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
كَانَ الرَّجُلُ يُعْبِلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِطَاءَ  
حَتَّى أَفْتَحَ قُرْبُطَهُ وَالنَّبِيُّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُرِيدُ عَلَيْهِ

باب ۱۹۵ برگة الغازی فی مصالح

حَبِيبًا وَمِيَّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
فَسَلِّمْ وَوَلَاةَ الْأَمْرِ-

٢٩٠٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ

لَا يَأْتِيُ اسْمَاءَ أَحَدِكُمْ مِنْ عُرْوَةٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ نَوْمَ

الْحَمْدُ دَعَانِي فَقَهْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
أَتُوقِعُونَ لِي فِي الْغَدِ الْمَوْعِدَ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعِدُونَكَ

إِلَّا سَأْتِلُوكُمْ مَفْظُوكُمْ وَإِنْ مِنْكُمْ أَكْبَرُهُمْ كَيْفَ

أَفَرَأَيْتُمْ دَيْنَنَا مِنْ مَالِ النَّاسِ يَكْفُلُ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
مِنْ مَالِنَا فَأَقْضِ دَيْنِي وَأَوْصِي بِأَثْلُكِ وَتِلْكَ

**باب** بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیداد آپ نے کیسے

تقسیم کی اور انہیں اپنی ضرورتوں میں کیے خسر چھ کیا۔

دار عبد اللہ بن ابی اسود از معتز والدش حضرت انسؓ سے

ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص چند کھجور کے درخت آ پیے  
سے خاص کرنا تھا، جب آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح

## باب الثم نے غازی کی زندگی اور موت میں

کے مال میں برکت دی خواہ وہ غازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد میں شامل ہوا یا شاہان اسلام کے جہاد میں۔

داز اسحاق بن ابراہیم دیکھتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا

سے ہشام بن عروہ نے محوالہ اپنے والد کے عبداللہ بن زبیر سے بیان کی اور انہوں نے کہا ہاں، عبداللہ بن زبیر نے کہا حسب

**۱۰** جب ہاجرہ بی اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر ادا وادار و محتاج تھے انھما نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت لگوانے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات میں بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کئی باغات ہاجرہ بنی قریظہ کے اور ان کو یکم دیا آپ کا اب انصار کے باغات اور دولت انہوں نے کم کر دیئے تھے ان کو دایم کیسہ وادو کی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے اس میں سے جہاز کا سامان کیا جاتا اور دوسری ضروریات مثلاً آپ کی بٹیوں کا خرچہ وغیرہ پونے لکھ جاتے امام کاخاری نے یہ حدیث ذکر کی کہ آپ نے قبضے کی طرف اشارہ کیا جس سے اب کا مطلب کوئی نیکو نام ہے ۱۲ منہ **۱۱** جس دن حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں بنی حاکم پر ملا اس جنگ میں حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے ہمارا تختہ یہ واقعہ سنا ہے میں ہمارا ۱۲ منہ **۱۲** فرزنی بیچنا تھا کہ وہ برحق ہے اور دوسرا فریق ناقص تو جو فریق ہمارا لگاؤ و ظلم ہوا اور جو ناقص پرہد ظالم تھا اب قصوں نے کہا چرخش اپنے خیال میں ظلم تھا اولیٰ دشمن کے خیال میں ظالم ہوا یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ نے اسے قاتل حضرت علیؓ کے شہساز شریک ہو گئے تھے حضرت عائشہؓ جزا و سزا کے ساتھ ملے یہ جانتے تھے یہ قاتل کو ملے کر دیئے جائیں تاکہ ان کو قتل کی سزا دی جائے حضرت علیؓ نہ فرماتے تھے کہ جب تک اچھی طرح دریافت اور تحقیق نہ ہوئے میں کوئی بیہوشی تہلہ نہ نام لینے پر لوگوں کو تکبیر کہہ کر ملے کر دیں تم ان کا ناقص فرم کر دیے یہی جھگڑا ملتا جو چھما گئے سطل نہ ہوا۔ دونوں طرف والوں کو خوش تھا اور بنی ہاشم نے فری ہنگامی بنی ہاشم کی مخالفت کو فی الحقیقت کی مخالفت تسلیم کر چکے تھے لیکن اب ان سے بیعت کیجئے تھے ۱۳ منہ







فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أَرَى  
أَمْوَالَكُمْ تَسْعُرُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ  
إِنْ كَانَتْ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَةُ أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكَ  
تُطْبِقُونَ هَذَا فَإِنْ تَجَزَّيْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا  
قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ أَهْلًا لِنُفَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةً  
أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْأَلْفِ وَالسِّتِّ مِائَةِ أَلْفٍ  
فَمَقَامٌ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُؤَدِّهِ  
بِالْعُقَابَةِ فَإِنَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ  
أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمَا  
كُلَّكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُ مَوْحَا  
فِي أَلْفِ تَوَخُّوْنَ إِنْ أَتَيْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ  
قَالَ فَاقْطَعُوا إِلَيَّ قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكَ مِنْ  
هَهُنَا إِلَى هَهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَطْعَتِي دِينَارًا  
فَأَدَّاهَا وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ فَقَدِمَ  
عَلَى مُعَوِيَةَ وَعِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ عَثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ وَابْنُ زُمَعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَوِيَةُ كَمْ قَوْمَتِ  
الْعُقَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةُ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ  
أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ  
أَخَذْتُ سَهْمًا بِالْأَلْفِ مِائَةٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَثْمَانَ قَدْ  
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زُمَعَةَ قَدْ  
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ  
سَهْمٌ وَنِصْفُ فَقَالَ أَخَذْتُ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَمِائَةِ أَلْفٍ  
قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِهَيْبَةَ مِنْ مُعَوِيَةَ  
بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَائِهِ  
قَالَ بَيْنَ الزُّبَيْرِ قِسْمٌ بَيْنَنَا وَإِنَّا قَالُوا وَاللَّهِ

رہتے حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے انکا قرض شمار کیا تو  
بائیس لاکھ نکلا پھر حکم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے پوچھا میرے  
بھائی زبیر پر کتنا قرض نکلا؟ عبداللہ نے چھپایا اور کہا ایک لاکھ کسی  
مصلحت سے اظہار مناسب نہ سمجھا، حکیم نے کہا میرے خیال میں  
اس رقم کی ادائیگی مشکل ہے عبداللہ نے کہا اگر بائیس لاکھ کا قرض ہو  
تو حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم یہ قرض ادا کر سکو گے اگر تم سے ادا نہ  
ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ تیراویں سی  
عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ بیچا اور کھڑے ہو کر کہا جن لوگوں کا قرض حضرت زبیر سے  
ہو وہ غابہ میں آکر ہم سے ملے عبداللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیر پر قرض  
تھے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کر دیتا  
ہوں عبداللہ بن جعفر بہت سختی تھے عبداللہ بن زبیر نے کہا ہم معاف کرنا نہیں چاہتے  
عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہوں عبداللہ بن زبیر نے کہا  
میں یہ بھی نہیں چاہتا تب عبداللہ بن جعفر نے کہا غابہ کی کچھ زمین میرے قرض  
کے عوض مجھے دے دو عبداللہ بن زبیر نے کہا اچھا اتنی زمین یہاں سے وہاں  
تک لے لو بہر حال عبداللہ بن زبیر نے غابہ کی زمین اور وہاں کے گھر سب فروخت  
کئے اور پورا قرض ادا کر دیا ساڑھے چار حصے غابہ کی زمین کے بچے رہے اس وقت  
عبداللہ بن زبیر حضرت معاویہ کے پاس گئے انکے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر  
بن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت ملی؟ عبداللہ بن زبیر نے کہا  
ہر حصے کے عوض ایک لاکھ ہمارے لئے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں؟ عبداللہ نے  
جواب دیا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیر نے کہا ایک حصہ لاکھ روپے میں میں لیتا ہوں  
عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں کہ میں عبداللہ بن زبیر نے کہا ایک حصہ لاکھ کے  
عوض میں لیتا ہوں حضرت معاویہ نے کہا اب کیا باقی رہا؟ عبداللہ بن زبیر نے کہا ڈیڑھ  
حصہ رہ گیا معاویہ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کے عوض وہ میں خریدتا ہوں عبداللہ بن جعفر نے  
جو حصہ لیا تھا وہ حضرت معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں بیچا غرضیکہ عبداللہ بن زبیر نے  
جب والد کا قرض ادا کر چکے تو اب زبیر کے بیٹے (دوسرے) کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم

لَا أُقِيمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أَتَاوِي بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعِ سِنِينَ أَلَا  
مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الْبُرْدِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ قَالَ  
فَبَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يَتَاوِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ  
سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ لِسُوقٍ  
وَرَفْعُ الثَّلَاثِ فَاصْطَبَّ كُلُّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتًا  
فَجَمِعَ مَالَهُ مَحْشُونُ أَلْفِ أَلْفٍ وَمِائَتًا أَلْفٍ -

**باب ۱۹۵۹** إِذَا بَعَثَ إِلَيْكَ مَامًا مَسْلُومًا  
فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمْرٍ بِالْمَقَامِ هَلْ يُبَيِّمُكَ

سے حقہ دیا جائے گا یا نہیں ؟

۲۹۱۰ حَدَّثَنَا مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
عَنْ بَدْرِ بْنِ رَبِيعَةَ كَانَتْ لِنَحْتَةِ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ مُعَلِّمٌ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ جَبَلٍ مِمَّنْ شَرِبَ  
بَذْرًا وَسَهْمَةً -

**باب ۱۹۶۰** فَمِنْ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ

الْمُحْتَسِبُ لِنَبِيِّهِ أَوْلَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ  
هُوَ أَذِنَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَصَافِيهِمْ فَتَحَمَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنْ النَّعْيِ وَ

کچھ عجلہ العزیز نہ دینے کہ ہم تمہارا کی جب تک حج کے چار سو یعنی چار سال نہ گزر جائیں  
اور اس ہر سال حج کے موقع پر یہ منادی نہ کر لوں کہ حضرت زبیرؓ پر جبکہ قرض ہو وہ ہمارے  
ہیں آئے ہم ابھی ادا کرتے ہیں اس وقت تک ترک تقسیم نہیں ہو سکتا چنانچہ عبد اللہ بن  
زبیرؓ ہر سال ایسے ہی منادی کرتے رہے جبکہ زبیرؓ کے ملا کوئی قرض نہ آیا تو عبد اللہؓ نے ترک تقسیم  
کر دیا حضرت زبیرؓ کی چار سو یاں تھیں باوجودیکہ رویت کا تیسرا حصہ نکال لیا پھر بھی زبیرؓ کو  
بارہ بارہ لاکھ دیئے اور کل جائیداد حضرت زبیرؓ کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی بلکہ

**باب** اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا اپنے  
شہر میں بھیرے رہنے کا حکم دے کیا اسے بھی مال غنیمت

داز موشی بن اسماعیل از ابو عوانہ از عثمان بن مویہ (حضرت ابن عمرؓ  
فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہ تھے اس کی وجہ یہ تھی  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے کساح میں تعین و روہ بیمار  
تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درجہ دیکر روانہ ہوتے وقت ان سے  
فرمایا تھا تمہیں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا جنگ بدر میں شامل ہونے والے  
کو ملیگا، اور اتنا ہی مال غنیمت میں حصہ بھی ملے گا۔

**باب** اس بات کی دلیل کہ خمس مسلمانوں کی

ضروریات کیلئے ہے۔ ایک واقعہ ہے کہ مجازن کی قوم نے  
اپنے رضاعی رشتے کی وجہ سے جو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے حاصل تھا آپ سے درخواست کی کہ ان کے  
مال اور قیدی و پس کیے جائیں آپ نے لوگوں سے معاف  
کرا لیا یعنی لوگوں سے کہا ان کا حق چھوڑ دو اور یہ بھی

لے بھرنے کے لیے باقی کی غلطی ہے کہ ہر بی کو ۱۲ لاکھ ملے کیونکہ اس وقت میں آٹھ سو حصہ ۸۰۰۰۰۰ ہو گا اور وصیت امت قرض کو ملا کر کل جائیداد کی مقدار پانچ کروڑ ۹۹ لاکھ  
ہوئی ہے تو جمع یہ ہے کہ ہر بی کو ۱۲ لاکھ ملے اس وقت میں ۱۲ لاکھ جمع ہیں اس ۹۹ لاکھ جو بچے گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور مالک کے بابت  
تھے کیونکہ کسی سال تک تقسیم میں نہ ہوئی ۱۲ منہ ۱۲ لاکھ امام ابو حنیفہؒ نے ہی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص مال کے حکم سے کہیں کی چیزیں گنیا کرے اس کا خمس حصہ مال غنیمت میں لگایا گیا  
اور شافعی اور مالک اور امام احمدؒ کے خلاف فتنے ہیں وہ کہتے ہیں غنیمت کے مال میں وہی لوگ حصہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوئے و لاں حدیث کے باب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص  
تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۱۲ منہ ۱۲ لاکھ وہ ناظر یہ تھا کہ علیہ سیدہ آپ کی اتنا مجازن کی قوم میں سے تعین و درگاہ نام جاری نہ ہو جیہ تعین کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے  
مگر ان سماں نے مغازی میں لاکھ لاکھ مجازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ نے پی لیا ۱۲ منہ



أَحَبُّ أَنْ يُطَيَّبَ فَلْيُفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ  
يَكُونَ عَلَى حَتَمٍ حَتَّى تُعْطِيَهِ إِيَّاهُ مِنْ أَدَلِّ مَا يَنْبَغِي  
اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيُفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَنْفَعُوا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَدْنَى مِنْكُمْ مَرَفَى ذَلِكَ  
مَنْ لَمْ يَأْذَنْ قَارِجُ حَوْثٍ يَرْفَعُ إِلَيْنَا عَرَفَاتٍ  
أَمْرُكُمْ فَرَجِعَ النَّاسُ فَكَلَسَهُمْ عُرْكَاءُهُمْ ثُمَّ  
رَجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ  
إِنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذْنُوهُ لَدَى اللَّهِ بَلَّغْنَا عَنْ  
سَبِيهِ هَوَازَنَ -

۴۹۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْثٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ  
وَحَدَّثَنِي الْقِسْمُ بْنُ عَامِرٍ الْكَلْبِيُّ وَأَبُو جَدْرٍ  
الْقِسْمِيُّ أَخْفَظُ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى  
فَأَتَى دُرَّاءُ بْنُ جَابِرٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ  
أَخْبَرَ كَانَهُ مِنَ الْمَوَالِي قَدْ عَاةَ لَطَاعَةً فَقَالَ إِنِّي  
رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ رَكِبَهُ فَخَلَفَتْ لَأْكُلُ فَقَالَ  
هَلُمَّ فَلَا حَدَّ لِي عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ كُنَّا سَمْعُورَةً  
فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْبَبْتُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ  
وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا إِبِلٍ  
فَسَالَ عَنَّا فَقَالَ آيِنَ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيِّونَ فَأَمَرَنَا  
بِحُسْنِ دَوْدٍ غَزَا لَدَى قَلَمْنَا أَنْطَلَقْنَا قَلَمْنَا مَا صَنَعْنَا  
لَا مِبَارَكَ لَنَا فَرَجِعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ

اور اگر دیں گے لوگوں نے عرض کیا ہم خوشی سے راضی ہیں، آپ! ایسے  
ان کے قیدی واپس کر دیجئے آپ نے فرمایا مجھے کیسے معلوم ہو کہ  
تمہیں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں مسلمانوں کی تعداد زیادہ  
تھی، لہذا لوگوں کو دھم اپنے اپنے تعقیبوں سے اپنی اپنی مرضی اور رائے  
بیان کر کے انہیں ہمارے پاس بھیجو لوگ واپس ہونے تعقیب اپنے  
اپنے قبیلے کے لوگوں سے گفتگو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے انہوں نے عرض کیا کہ لوگ برضا و رغبت قیدی واپس  
کرنے پر تیار ہیں اور اجازت دیتے ہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں  
یہی واقعہ پہنچا ہے۔

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد) ابو ایوب کہتے ہیں کہ مجھے  
سے ابو قلابہ وہ اور قاسم بن عاصم کلبنی دولوں نے جدا جدا بیان  
کیا اور مجھے قاسم بن عاصم کی روایت ابو قلابہ کی روایت سے زیادہ  
یاد ہے۔ قاسم اور ابو قلابہ دولوں نے زحدم سے روایت کیا  
زحدم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے پاس بیٹھے تھے اس میں مرغی  
کا ذکر آیا۔ وہاں تیمم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ بھی حاضر تھا جو ظاہر غلام  
معلوم ہوا تھا حضرت ابو موسیٰ نے اسے بھی کھانے پر بلایا وہ کہنے لگا میں  
نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا لہذا مجھے نفرت پیدا ہو گئی میں نے قسم  
کھائی ہے کہ مرغی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا ادھر آؤ میں  
تم سے حدیث بیان کرتا ہوں، میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ حضور  
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں آپ سے غزوہ تبوک میں جانے اور  
سامان لادنے کو سواری طلب کرتا تھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں  
تمہیں سواری نہیں دوں گا میرے پاس سواری کہاں ہر جہر اتفاق  
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ

أَنْ تَحْلِلَنَا فَحَلَلْتَ أَنْ لَا تَحْلِلَنَا أَفَسَدْتَ قَالَ  
لَسْتُ أَنَا حَالِكُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَالِكُكُمْ وَإِنِّي وَ  
اللَّهُ إِن شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَارِي غَيْرَهَا  
خَيْرٌ مِنْهَا إِلَّا أَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَحَلَلْتُمَا -

آگے آپ نے پوچھا یہ شعر یوں کہہاں چلے گئے ہر دم حاضر خدمت تھے آپ ۱۲  
نے عمدہ موٹے تانے سفید کوٹان والے پانچ اونٹ ہمیں عنایت فرمائے  
جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے (اپس میں) کہا اس کام میں ہمیں برکت اور  
بھلائی نہیں ہم واپس حضرت کی خدمت میں آئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ تم اچکے پس  
پہل بار آئے سواری کی درخواست کی تو آپ نے تم کو ملے میں سواری نہیں دینی بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے  
(یعنی تم نہیں لوٹی بخیر اگر میں خدا کی بات کی تم کو مال و کھراڑے کے خلاف کرنا تبہ نظر آئے تو وہی بہتر کام مگر گروں کا تو تم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔)

۲۹۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ سَرِقَةً فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ  
تُحَيِّدِ غَنَمٍ مَوْلَا بِلَا كَثِيرٍ أَفَكَدَتْ سَهْمًا مِنْهَا شَيْ  
عَشْرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَهُمَا بَعِيرًا وَنَفَلُوا بَعْضُ الْبَعِيرِ  
۲۹۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدَانَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ مَنْ  
يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنفُسِهِمْ حَاصَّةً سِوَى قِسْمِ  
عَامَّةِ الْجُنْدِ -

داؤد ابن الشرب یوسف از مالک از نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے  
میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبد اللہ  
بن عمر بھی تھے وہاں بہت سے اونٹ مال غنیمت میں سے ملے ہر ایک  
کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ  
مزید العام میں ملا۔

داؤد بن یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن ابی عمر  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض فوجوں میں جن کو روانہ فرماتے  
بعض کے خاص لوگوں کو عام لشکر کے حصوں کے علاوہ کچھ زیادہ  
العام دلاتے۔

۲۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا هَجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَهَمْنَا بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَهَا جِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا  
وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْزَةَ وَ  
الْأُخَرُ أَبُو رُوَيْحَةَ قَالَ فِي بَعْضِهِمَا قَرَامًا قَالَ فِي

داؤد بن محمد بن علاؤ ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ  
از ابو موسیٰ اشعرمی رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے جب  
ہمیں یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) روانہ ہو گئے ہیں ہم بھی  
ہجرت کرنے کی نیت سے آپ کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے روانہ  
ہوئے میں تھا اور میرے دو بھائی تھے میں سب میں چھوٹا تھا  
میرے بھائیوں کا نام ابو بردہ اور ابو ریحہ تھے، راوی کو شک ہے

۱۔ ابو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو ساریاں نہیں دیتے اور یہ کہ آپ کو یا نہیں دلا یا گویا فریب سے ہم اونٹ لے آئے  
ہے کام میں بھلائی کیونکہ جو کہتے ۱۲ امنہ ۱۱۔ ابو موسیٰ کا یہ مطلب تھا کہ تو نے مجھ کو قسم کھائی ہے کہ میں نہ دلاؤں گا یہ قسم ابھی نہیں ہے مگر میں حلال جالوز سے فراغت سے تھا اور تم کا کفارہ ہے  
۲۔ اہل یامانہ کی مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعرلوں کو اپنے حصے میں سے یعنی جس میں سے یاد دلا دئے ۱۲ امنہ ۱۱۔ اظہار ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام  
جس میں سے دیا ہو گا انھیں لشکر کے سردار کا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ آپ نے سنا ہو گا اور اس پر سکوت فرمایا تو جمع ۱۲ امنہ

ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي  
فَوَكَّبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى الْفَخَّاشِيِّ  
بِالْحَبَشَةِ وَوَأَفَقْنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَصْحَابَهُ  
عِنْدَكَ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقْبَحُوا  
مَعَنَا فَأَقْبَحْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَأَوَاقْنَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ  
فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ أَحَدٌ  
عَابَ عَنْ قَوْمٍ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لَيْسَ تَنْهَدُ مَعَهُ  
إِلَّا أَصْحَابُ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ  
لَهُمْ مَعَهُمْ -

۲۹۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ الْمُثَنَّدِ رَسِمَ جَابِرٌ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ  
أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَفَلَمْ يَجْعَلْ  
قَبْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ  
الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ  
لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ  
أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا فَانْتَبَهَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا أَوْ كَذَا الْفَخَّاشِيُّ  
قَالُوا وَجَعَلَ سَفِينًا يُحْشَوْنَ بِكَفْيِهِ جَمِيعًا  
ثُمَّ قَالَ لَنَا هَكَذَا أَوْ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُثَنَّدِ  
وَقَالَ مَرْثَةٌ فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ  
يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ

کہ ابو موسیٰؓ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے اور یوں کہا تین یا چوں  
آدمی اور تھے ہر کیف ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاقاً ہمارا  
کشتی حبشہ کے ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچی وہاں میں حضرت  
جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء ملے جعفر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیج دیا ہے اور فرمایا ہے ہمیں پھر سے رہو تم  
لوگ بھی جہاز سے ساتھ رہو ہم ان کے ساتھ رہے ہم سب ملکر مدینہ کی  
طرف روانہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب  
آپ خیر فتح کر چکے تھے آپ نے خیر کے مال غنیمت میں سے ہمیں بھی  
حصہ دلویا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلویا جو جنگ خیر میں حاضر نہ تھا  
صرف ان لوگوں کو دلویا جو جنگ میں موجود تھے ہمیں جو کشتی میں رہے تھے  
نیز جعفر اور ان کے ساتھیوں کو حصہ دیا ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی  
اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) فرمایا جب  
بحرین سے روپیہ آئے گا تو میں تجھے اتنا اتنا، اتنا تین بار لپ بھر کر  
فرمایا۔ وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کا وصال ہو گیا جب ابو بکرؓ کی خلافت  
میں بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا  
منادی نے یہ منادی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا  
ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب میں نے  
جا کر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ  
فرمایا تھا تو حضرت ابو بکرؓ نے مجھے تین لپ بھر کر روپیہ دیا۔ علی بن مدینی  
نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے دونوں لپ  
سے بتایا پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے ہم سے ایسا ہی  
بیان کیا ہے اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا، کہ جابر نے کہا میں  
ابو بکر صدیق کے پاس آیا ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے

لہ ظاہر ہے کہ بعد آپ نے مال غنیمت میں سے دلویا جس میں سے پھر ایک مناسب کیونکہ روگے مگر جب ان کا مال غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے  
اسا تقسیم کرنا جائز ہے اور پھر ہر طریقہ اولیٰ جائز ہو گا جو غرض امام کے یہ روکنا چاہتا ہے پس اب کا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

الْأَقْلَبُ فَقُلْتُ سَأَلْتُهَا فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُهَا  
فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُهَا فَلَمْ تُعْطِنِي فَأَتَانَا  
تُعْطِينِي وَإِنَّمَا أَنْتُ بَعْلُ عَمِّي قَالَ قُلْتُ تَجْعَلُ  
عَلَيَّ مَا مَنَعَكَ مِنْ مَرْثَةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ  
أُعْطِيكَ قَالَ سَفِينٌ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُحَمَّدٍ  
ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالِي حَتَّى لَيْتَ قَالَ عَدَّهَا  
فَوَجَدَ فِيهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ فَخَذْتُ مِنْهَا  
مِائَتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي بَيْنَ أُمِّكَ وَوَأَخِي دَأَى  
أَدْوَا مِنْ الْبُخْلِ -

کار و سپہ مانگا انہوں نے نہ دیا، پھر مانگا پھر نہ دیا پھر بیت تیسری بار  
انہی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایک بار آپ سے مانگا آپ  
نے نہ دیا دوسری بار مانگا آپ نے نہ دیا اور پھر تیسری بار مانگا آپ نے نہ  
دیا۔ یا تو آپ دیجئے یا فرما دیجئے کہ آپ بخلی کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر نے جواب دیا تو کہہ رہا ہے کہ میں بخلی کرتا ہوں میں  
میں نے جو تجھے پہلی ہی بار نہیں دیا میری نیت دینے کی تھی۔

سفیان نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا بحوالہ محمد  
بن علی کہ حضرت جابر نے فرمایا حضرت ابو بکر نے مٹی بھر کر روپے مجھے دیے  
اور فرمایا گیس لے میں نے گتے تو پانچ ستو متھے انہوں نے فرمایا پانچ پانچ

سواو لے۔ ابن منکر کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا بخلی سے بدتر کون سی بیماری ہے۔ ۹۔

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمُ حَدَّثَنَا  
قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ  
عِنْدَهُ بِالْجِعْرَانِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَعْدِلْ فَقَالَ  
لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ -

از مسلم بن ابیہم از قرہ بن خالد از عمرو بن دینار جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے آپ  
سے کہا، انصاف کیجئے۔ آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو  
بذقیب ہوا (یا میں نے زیادتی کی بمعاد اللہ)۔

باب ۱۹۶۱ قَامَتِ الْيَتَامَى صَلَّاهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ  
أَنْ يُخَمَّسَ -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان  
فرماتے ہوئے قیدیوں کو رہا کر دیا اور خمس بھی مٹا  
کر دیا۔

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از اسحاق بن منصور از عبد الرزاق از معمر از زہری از محمد بن  
جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
بدا کے قیدی آئے تو آپ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور

۱۵ حضرت ابوبکر کا پہلی بار میں نہ دینا کسی صحت سے تھا کہ جابکہ کو مسلم جہاں کہ اس کا دنیا کی جان پر بطور قرض لانہ نہیں بلکہ بطور احسان کے دینا ہے ۱۲ منہ ۱۵ شقیقت کا لفظ  
دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضر اور بصیغہ محکم پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بذقیب ہو گا کہ تو میرا تابع ہے جب پر شد و متبور عادل نہ ہو تو میرا  
کیا شکاں اور یہ حدیث آئندہ اسے طور سے مذکور ہو گا۔ باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے مطابق کسی کو کم کسی کو زیادہ دیا ہو گا جب تو ذرا بخیر  
نے اقرار کیا کہ باقی جائز ہے تو برابر برابر جب جابر بن عبد بن تیمم ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ باب کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے  
پہلے وہ کافروں کو بھیج دے یا ان کے قیدی مفت آنا دے اور اس سے خفیہ اور مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم کے بعد عبادت میں کی ملک ہو گا ہے اگر ناشافی  
لے کہ اگر کوئی شخص ان کی ملک ہو جائے ۱۲ منہ



سَلَّمَ قَالَ فِي أَسَاوِي بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُونَ عَدُوِّي  
حَيًّا لَمْ تَكُنْ بَيْنِي فِي هَؤُلَاءِ اللَّتْنِي لَتَرْتَهُمْ لَهْ -

باب ۱۹۶۲ - وَمِنَ الَّذِينَ لَبَّيْكَ أَكْ

الْخُسَّ لِلْإِصْمَاعِيَّةِ وَمَا لَهُ يُعْطَى بَعْضُ

قِرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مِمَّا تَسَمَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى الْمُطَلِكِ

بَنِي هَاشِمٍ مِنْ مُحْسِنٍ خَيْرٌ وَقَالَ

عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَنْعُهُمْ بِذَلِكَ

وَلَمْ يُخَصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجَ إِلَيْهِ

فَمَا كَانَ الَّذِي أُعْطِيَ لِمَا يَشْكُو

إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ

فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلُقَا أَعْمَهُمْ

اگر حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

۲۹۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَلَّبِ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ

عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَلِكِ تَرَكْنَا وَنَحْنُ

وَهُمْ مَنَّا بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُوا الْمُطَلِكِ هَاشِمٌ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ

قَالَ الْكَثِيبُ حَدَّثَنِي يُوسُفُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا سَلَّمَ يَطْرُقُ مَدِينَا يَشْتَرِيهَا بِجَدِيدِ الْجَنْجِ سَبْعِينَ كَفْرًا كَفَرِي حَالَتِ فِي مَرْكِهَا

سفاش کرتا تو میں نہیں اسکی سفاش پر چھوڑتا اس شخص کا آنحضرت پر کچھ احسان تھا۔ اگرچہ وہ غلام تھا اور جنگ بدر سے پہلے مر گیا تھا

باب امام کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جس

رشتہ دار کو چاہے جس میں سے دے چاہے نہ دے

اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے خمس

میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور دوسرے

قریش کے خاندانوں کو نہ دیا، حضرت عمر بن عبد الغفر کہتے

ہیں کہ آنحضرت نے عمومیت کے ساتھ سب قریش کے

لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی قریبی رشتہ کو خصوصیت کے ساتھ

محتاج سے پہلے دیا خواہ وہ محتاج یا ضرورت مند دور کا

رشتہ دار تھا اگر اسے دیا، اصل بات یہ ہے کہ آپ نے جن لوگوں کو

دیا، وہی دیکھ کر دیا کہ وہ آپ محتاجی کا شکوہ کرتے تھے نیز یہ بھی دیکھ

کر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا

اگر کہ حضور کی جانب سے ایسی اور طرف داری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی قوموں سے نقصان پہنچا



الَّتِي سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ عَدِيَتْهُنَّ وَلَا لِبَيْتٍ  
تَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ عَبْدُ شَمْسٍ هَاتِمٌ وَالْمُطَلِبُ  
إِسْحَاقُ لَا مِرَّةً وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مَرْوَةَ وَكَانَ تَوْفَلٌ  
أَخَاهُم لَا بَيْتَهُمْ -

**باب ۱۹۶۳** مَنْ لَمْ يُغَيِّسِ الْأَسْفَدَ  
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ  
أَنْ يُغَيِّسَ وَحُكْمُ الْأَمَامِ فِيهِ -

۲۹۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمُنْجِذِ  
عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ حَبِيبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ  
فَتَطَرْتُ عَنْ كَيْفِيَّتِي وَشَمَائِلِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ  
الْأَنْصَارِ رَحِلَيْشِي أَتَانِي مَهْمَا تَسَلَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ  
أَصْلَمَ مِنْهُمَا فَمَسَرَفِي أَحَدَهُمَا فَقَالَ يَا عَمْرُ هَلْ  
تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا جَاءَتْكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ  
أَخِي قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ لَيْسَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَنْ رَأَيْتُهُ لَا  
يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادًا حَتَّى يَهْوِيَ إِلَّا جَعَلَ مِثْلًا  
فَتَجَعَّبْتُ لِذَلِكَ فَعَمَزَنِي الْأَخْرَقُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا  
فَلَمْ أَتَسَبَّبْ أَنْ تُظْهِرْتُ إِلَيَّ أَبِي جَهْلٍ يَقُولُ فِي النَّاسِ  
فَقُلْتُ أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُ كَلْبِنَا الَّذِي سَأَلْتُمُنِي عَنْهُ  
فَأَبْتَدَاهُ لِيَسِفَّهُمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ  
أَنَصَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ عبد شمس اور ہاشم اور مطلب حقیقی بھائی تھے  
ان کی ماں مانکہ بن مرہ تھی اور نوفل ان کے باپ کی طرف سے بھائی تھا  
(ماں دوسری تھی)

**باب** مقتول کے بدن پر جو سامان ہو کر پڑے  
تھیسا وغیرہ) وہ تقیم میں شریک نہ ہوگا، نہ اس میں سے  
خمس لیا جائیگا بلکہ قاتل کو ملے گا امام الیہا لکم دینے کا بیان

(از مسدد و از یوسف بن ماجشون از صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن  
از ابن عوف از والدش) صالح کے جد امجد یعنی عبد الرحمن بن عوف  
فرماتے ہیں میں جنگ بدر میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے دائیں بائیں  
نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں دو کم سن انصاری لڑکے (معاذ بن عمرو معاذ بن  
عمر) میں نے یہ تمنا کی کاش میں ان سے زیادہ عمر والوں کے ساتھ ہوتا  
خیر ان میں سے ایک نے اشارے سے پوچھا اچھا تم ابو جہل کو پہچانتے  
ہو؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے! مگر تجھے اس سے کیا مطلب؟ اس نے  
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے  
خدا کی قسم اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا بدن اسکے بدن سے جڑ نہ ہوگا  
جس کی موت پہلے آئی ہو اس کے مرنے تک یا ادھر یا ادھر مجھے اس  
کی یہ (بہادار) نہ گفتگو سن کر تعجب ہوا۔ اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا  
اور مجھ سے یہی پوچھا خیر تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا  
کہ لوگوں میں گستاخ بر رہا ہے میں نے ان بچوں سے کہا دیکھو وہ ان  
پہنچا جس کے متعلق تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواریں لے  
کر چھپے اور تلواریں مار کر اسے گمراہ یا (یعنی ہلاک کر ڈال) اور واپس ہو

۱۔ عین بحار میں صاحب لغزانی نے اس کو امام بخاری نے تاریخ میں نقل کیا ۱۲۸۷ھ  
یہ جگہ تو معلوم نہیں ہے دل کی بھی کیا حالت ہرمان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں پیشتر شجاعت کے شیرازہ دہر رسول سے زیادہ دلیر تھے ۱۲۸۷ھ  
ابو جہل مرد و دو حال میں تھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایسا نہیں دیکھا جو کہ یہ مدینہ والے تھے لہذا ان کی سرت نہیں پہچانتے تھے ایمان کا جوش ان کے  
دلوں میں دھڑکن تھا انہوں نے یہ خیال کیا کہ ماریں تو مجھے صوفی کہنا دیں یہی مرد و دو کا کام تمام کریں ۱۲۸۷ھ



عَنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ كَلَاهَا اللَّهُ إِذَا لَا  
يَعْمَدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلْبَهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ  
فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَتَيْتُ مُحَمَّدًا فِي بَيْتِي سَلَمَةً فَإِنَّهُ  
لَا وَلَ مَالٍ تَأْتِيكَهُ فِي رَسُولِهِ

الوقتہ کو لڑائی کر دیجئے (یعنی مجھ سے سامان نہ لیں) یہ سن کر حضرت  
صدیق اکبر نے عرض کیا واہ خدا کی قسم آنحضرتؐ بھی ایسا نہیں کریں گے کہ  
اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف  
سے لڑے اس کا سامان آنحضرتؐ تجھے دے دیں (یعنی اسکے مقتول کا  
سامان اس کا حق ہے) آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں  
آخر آپؐ نے اس کافر کا سامان مجھے دلایا میں نے ایک زرہ بھی اور

بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ لیا اسلام کے زمانے میں یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی۔

**باب ۱۹۴** مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي مَوْلَاهُ قُلُوبَهُمْ  
وَعَدَرَهُمْ مِّنَ الْخُمْرِ نَحْوَهُ رَوَاهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض کفار کو بھی  
بطور تالیفِ قلوب کے خمس میں سے کچھ دے دیا کرتے  
تھے اس کو عبد اللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کیا ہے

۲۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِرَاقٍ قَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي شِمْرًا  
سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا  
الْمَالُ خَصْرٌ حُلُوفُ مَنْ أَخَذَهُ بَسِطَا وَهُوَ نَفْسُ بَوْرِكَ  
لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِالشَّرَافِ نَفْسٌ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ  
فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَدَأُ الْعُلْيَا  
خَيْرٌ مِّنَ بَدَأِ الشُّفَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا أَبْعَدَ لَوْ شِئْنَا  
حَقًّا فَأَرَقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو عَوْنَكِي مِمَّا  
لِيُعْطِيهِ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ هَيْئًا ثُمَّ

(از محمد بن یوسف از ازرائی از زہری) سعید بن مسیب اور عروہ  
ابن زبیر سے مروی ہے کہ ابن حرام نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپؐ نے عنایت فرمادیا میں نے دوبارہ مانگا  
آپؐ نے عنایت کر دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے حکیم! یہ مال برا بھلا ہے میری  
ہے جو اسے دل کی سیریشی سے لے اسے تو برکت ہوتی ہے اور جو مانگ  
مانگ کر امید رکھ کر لے اسے برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی  
ہوگی جو کھانا ہے مگر سیر نہیں ہوتا بیماری کی وجہ سے) اوپر والا ہاتھ دینے  
والا نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض  
کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے  
آئندہ میں مرنے تک اس شخص کا مال (مانگ کر) کم نہیں کروں گا۔ چنانچہ  
حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے عہد میں حکیم کو بلاتے کہ انہیں ان کی خواہ  
(جو محابہ دین کے لیے بیت المال سے مقرر تھی) دیتے مگر وہ لینے سے

لے مراد اوقتا دہنا ہیں ۱۲۸ھ میں ۱۲۸ھ کو فرمانام بخاری نے بخاری میں وصل کیا ۱۲۸ھ میں سے تہہ باب بخاری کیونکہ حکیم نے مشرف باسلام ہوئے تھے اپنے تالیف قلوب کے لئے مانگو  
دوبارہ روایت دیا ۱۲۸ھ میں

رَبِّكُمْ وَمَا يُعْطِيهِ قَالِي أَنْ يُبَكِّلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ  
الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرَضُ عَلَيْكُمْ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ  
لَكُمْ مِنْ هَذَا النَّعْيِ قِيَامِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَنْدُ أَحَدٌ  
أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَقُّ نُوْتِي -

۳۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْنِينِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَانَتْ عَلَيْكَ إِعْتِكَافٌ يَوْمَ فُتِحَ الْيَمَامَةُ  
فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّقِيَ بِهِ قَالَ فَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ  
مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ  
قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ  
فَجَعَلُوا يُسْعَوْنَ فِي السَّكَنِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
أَنْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ أَذْهَبُ فَأَرْسِلَ الْجَارِيَتَيْنِ  
قَالَ تَأْخُذُكُمْ يَوْمَ يَعْتَقِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْجَعْرِ مَاتَهُ وَلَوْ أَعْمَرَ لَمْ يَفُتْ عَلَى عَبْدِ  
اللَّهِ وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ

انکار کر دیتے حضرت عمرؓ نے بھی ان کو منحواہ دینے کے لیے بلایا مگر انہوں  
نے انکار کر دیا آخر حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے عمومی خطاب کرتے ہوئے  
فرمایا اے دیکھو مسلمانو! تم گواہ رہنا میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے  
ان کا حصہ مقرر کیا ہے دیتا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کرتے ہیں الغرض حضرت  
حکیمؓ نے آنحضرتؐ کے بعد اپنی وفات تک کبھی کسی سے سوال نہ کیا۔

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب) نافع سے مروی ہے کہ  
حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے  
اسلام لانے سے پہلے یہ نذر مانی تھی ایک دن اعتکاف کروں گا آپ  
نے فرمایا اپنی نذر (منت) پوری کر۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے حصے میں  
جنگ خنین کے قیدیوں میں دو لونڈیاں آئیں انہیں مکہ میں کسی کے پاس  
چھوڑ دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خنین کے قیدیوں کو مفت  
چھوڑ دینے کا حکم صادر فرما دیا قیدی گلی کوچوں میں رہ رہ کر ہوسکے دوڑنے  
لگے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہؓ سے فرمایا  
معلوم کر دینا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خنین کے قیدی مفت چھوڑ دیئے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا  
تو بھی ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے حضرت نافع رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرانہ سے عسکر کا احرام  
نہیں باندھا۔ اگر آپ احرام باندھتے تو حضرت عبداللہ کو ضرور معلوم

۱۔ وادے ہمت مردانہ ان کا نام ہے اگرچہ حکیم کو اپنی ہمتاؤں میں مانگے مگر لینا دست تھا مگر چونکہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ میں آپ کو کسی سے کچھ نہ لوں گا تو آپ ہی بتا رہے ہیں اور یہ مانگے کسی سے  
مفت کوئی دوسرے بیہودہ لیا یہ کمال احتیاط اور ورع کی بات ہے جبکہ وہ یہ خیال ہوا کہ اگر میں کسی سے رو بہ ریل کوئی مانگے تو اللہ کے حبیب ہی شائیں کس کو لینے کا مادہ ہو جائے اور عرض پیدا ہو کر لگنے  
لگے تو میں کوئی جگہ سے کاٹ دیتا ہوں ہرے حضرت صوفیہؓ در علم کا میں اختلاف ہے کہ اگر ان مانگے لگے کہ جسے لے لے تو اس سے اس کو کچھ بھیجے لے تو اس کا لینا افضل ہے یا نہ لینا اور یہی محنت مشقت  
سے کمنا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی حالت اور وقت اور موقع کے اعتبار سے اس میں حکم دینا چاہیے اگر حاجت اور ضرورت ہو تو طلب کیجئے کہ یہ مال حلال ہے یا لایا گیا ہے تب لے لینا افضل ہے اگر  
حاجت نہ ہو یا طلب کیجئے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے حضرت مرقاؒ منظر جان جاننا سیکھنا یا سیر نہ ہو کہ نے ایک لاکھ دینہ نقد بھیجا سب جان کر دیا اس نے سونے کی آپ پہن لیتے تو فرعون  
اور اس کے نوکرین کو کھینچنے فرمایا کیا میں تمہارا داروغہ ہوں کہ تمہارا مال تعمیر کروں یہاں سے اپنے گھر تک فقیر داس بلشتے جاؤ سب تسلیم ہو جائے گا۔ بادشاہ دہلی نے جاگیر کا سند عرب کر کے مرزا  
نہا پڑ بھیجی سند کو پاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ کھانا لکھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کُلْ مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ يَوْمَ الْبَعْثِ فَإِنْ كُنْتَ مِنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِنَّكَ فِي عَذَابٍ مُتَسَاوِينَ  
ایسا خیال نہ کرنا باوجود اس کے کہ مرزا صاحب اپنے بعض مریدوں کے جو غرض تھے وہ یہ بھانڈا نذرانہ قبول کر لیتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ کہیں نہ کچھ نہ مانگے نہ لائے یہ خدا کا طرف دہش ہوتا ہوں حکم دیا کہ نہ لینا پڑے  
ورنہ دایک دینا ۱۷۰۰ سنہ ۱۱۰۰ھ میں سے ترمذی صاحب نے ہے کہ آپ نے حضرت مرقاؒ سے ملنا لیا کہ ان کو عرض میں سے دو لونڈیاں ہیں ۱۲۰۰ سنہ دوسرے بہت لوگوں نے نقل کیا ہے کہ آپ جب خنین اور طائف  
سے فارغ ہوئے تو آپ نے جبرانہ سے عسکر کا احرام باندھا اور اشاعت مقدم ہے نفی ہے ممکن ہے کہ علیؓ رضی اللہ عنہ کو اس خبر کو انہوں نے نافع سے بیان کیا ہو ۶۲۰ سنہ





دو اگر مجھے ان جنگل درختوں کے شمار کے مطابق اونٹ میں تب بھی میں وہ سب نہیں بانٹ دوں گا تم مجھے غیل، دور و غلو اور کچھ دل نہ پاؤ گے۔

دراخیجی بن کبیر از مالک از اسحاق بن عبد اللہ (النس بن مالک بنی النضر) فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ ایک موٹے حاشیہ والی بحرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک بدوی نے آپ کو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپ کے شانے کو کھینچا اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا پھر اس بدوی نے کہا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دلاؤ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور نہیں دیئے پھر حکم دیا اسے کچھ دے دو سہ

دراخمان بن ابی شیبہ از جریر از مضر از ابو وائل از عبد اللہ بن مسعود بنی النضر فرماتے ہیں جب خنین کا دن ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا جیسے افتوح بن حابس کہ انہیں سواونٹ دیئے اور عیینہ بن جحس کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے۔ اور کئی بزرگان عرب کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ عنایت فرما دیا اس وقت ایک شخص (منافق) کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف ہے نہ اللہ کی رضا کا خیال ہے میں نے یہ سن کر کہا میں اس بات کی آنحضرت کو ضرور خبر دوں گا چنانچہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور طبع کیا آپ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اللہ تمہارے پر رحم کرے انہیں عوام کے ہاتھوں اس سے زیادہ تکلیف پہنچی مگر انہوں نے صبر کیا۔

الْأَخْرَابُ يَسْأَلُونَكَ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى السَّعَةِ فَخُفِّضْ رِدْءَهُمْ قَوْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اعْطُونِي رِدْءَ آتِي فَلَوْ كَانَتْ عِدَّةُ هَذِهِ الْبَعْضَةِ لَعَمَّا لَقَسْتُمْ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَعِدُونِي بِخَيْلٍ وَلَا كَدٍّ وَلَا رَجَبًا قًا۔

۴۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا مَا لِكُ عَنْ إِبْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدْءُ تَجْرَانِي غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكُهُ أَهْوَاءِي فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى مَخْخَعَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدْءِ مِنْ شِدَّةِ جَذَبِهِ ثُمَّ قَالَ مَرُّنِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَ الْفَالَتِ إِلَيْهِ فَنُفِخَكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

۴۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَبَ بْنَ حَابِسٍ مَائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَيْيَنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَكْثَرَ مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَأَثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا عُدَلُ فِيهَا أَوْ مَا أُرِيدُ فِيهَا وَجَبَ اللَّهُ فَعُلْتُ وَاللَّهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَعْدِلُ إِذَا أَلَمَ بِعَدْلِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى أَقْبَلُ أَوْ دِي بَاكَ ثُمَّ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ۔

ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے کہ امام انصاری نے مال غنیمت میں لوگوں کو کچھ بے تقسیم کر کے ۳۰ منہ خران لکھتی تھی میں نے وہاں کی چادر بنو تھیں اب تک میں نے یہ چادر بن کر منظر میں آؤں یہ اپنی گھڑی اور بولی ہوئی چیزیں کل کی طرح کر اگر عید بن پڑو سے لگتی جا میں تو کھال چھل جائے ۲۰ منہ ۳۰ منہ بھان انصار بن اخلاق کا کیا کہند ۱۰ منہ ۳۰ منہ آپ نے اس منافق کو سزا دی کہ وہ کھانا کھا کر ہر ایک شخص کو بھان انصار بن سوزنے اس کی بات سنی اور لکھ دی کہ وہی گواہی پر حرم ثابت نہیں ہو سکتا آپ نے اس کو سزا دینا مصلحت نہ سمجھا ہو عرضی قرا لکھنا انھوں نے محفوظ رکھے ان مردوں نے پیغمبر علیہ السلام کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ انہیں انصاف کر کے سزا دینا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا ۱۲ منہ

۲۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَعْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعَادَةَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ أَقْلُ النَّوْثَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ لَقِيَ أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مَرِيَّةٌ عَلَى ثَلَاثِي فَرَسِي وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ نَبِيِّ النَّصِيرِ

۲۹۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كَافِعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَلِيَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ لِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْفُوا عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نَصْفُ الشَّعْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَرْتُكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْتُمْ فَأَقْرَبُوا حَقَّ أَجْلَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارْتَحَا

نکال دیا

بَابُ ۱۹۶ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ كُنَّا مَحَاجِرِينَ قَصَرَ خَيْبَرَ فَرَحِمَى إِنْسَانٌ بِحِجْرٍ فِيهِ شَعْرٌ فَزَوْتُ لِإِخْدَانٍ فَاتْلَفْتُ فَإِذَا الثَّيْبُ صَلَّى

بَابُ ۱۹۷ اگر دال الحرب میں کھانے پینے کی چیزیں ملیں۔

۲۹۳۳۔ رَاوَالُوْلِيدِ از شعبه از حمید بن ہلال از عبد اللہ بن معقل، وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اندر سے کسی شخص نے چربی کا ایک تھیلہ مچینکا میں اس کے لینے کو لپکا دیکھا کہ یہاں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ میں شرمایا

۱۔ حافظ نے کہا میں نے اس تھیلے کو وصول نہیں پایا اس کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے ابواسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے کہ مرسلاً

۲۔ منہ ۱۲۔ یہ دونوں باتیں ہیں تیسرا ایک بندر کا ہے اور اسی کا نام ہے منہ ۱۲

۲۹۳۴۔ رَاوَالُوْلِيدِ از شعبه از حمید بن ہلال از عبد اللہ بن معقل، وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اندر سے کسی شخص نے چربی کا ایک تھیلہ مچینکا میں اس کے لینے کو لپکا دیکھا کہ یہاں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ میں شرمایا

۲۹۳۵۔ رَاوَالُوْلِيدِ از شعبه از حمید بن ہلال از عبد اللہ بن معقل، وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اندر سے کسی شخص نے چربی کا ایک تھیلہ مچینکا میں اس کے لینے کو لپکا دیکھا کہ یہاں ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ میں شرمایا



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ -

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَافٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ لَمَّا أَهْبَبُ

فِي مَعَارِنِنَا الْعَسَلُ وَالْعَيْبُ فَنَأْكُلُهُ فَلَا نَرْفَعُهُ -

۳۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِيُّ زِيَادٌ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَمَا بَنَّا مَعَاذَ اللَّهِ لِي خَيْرٌ فَمَا كَانَ

يَوْمَ خَيْرَ وَقَعْنَا فِي لُحْمِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَعَرْنَا هَا أَفَلَمَّا

غَلَبَ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ أَكْفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحْمِ الْحُمْرِ

ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَمْنَى الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُ لَحْمَ الْفُحْشِ قَالَ وَقَالَ آخِرُونَ حَرَمَهَا

الْبَنَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَمَهَا الْبَنَةُ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع التبر کے نام سے جو ترجمہ پران نہایت رسم والا ہے۔

بَابُ ۱۹۶۶ الْحَزْبِ وَالْمَوَادَّةِ

مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْحَرْبِ وَقَوْلُ اللَّهِ

لَعَالَى قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا

حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَبْغُونَ دِينَ

الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى

يُعْطُوا الْجُزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

باب جزیرہ اور کافروں سے ایک عرصہ تک لڑائی

ذکر نے کا بیان۔

اللہ تعالیٰ (سورہ براءت میں) فرماتے ہیں۔ قَاتِلُوا الْكُفْرَ

اَلْكِتَابِ بِوَكْرِ ذَا دِيْنِ اِيْمَانٍ رَكْعَتَيْنِ نَقِيْمَتِ كَفَرِ دِيْنِ اِيْمَانٍ

کو حرام سمجھتے ہیں جن کو خدا نے اور اس کے رسول نے حرام بتلایا

ہے اور نہ سچے دین کو قبول کرتے ہیں ان سے یہاں تک لڑو کہ

وہ ماتحت ہو کر رعیت بن کر حبزیرہ دینا منظور کریں۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبداللہ کو منع نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو

رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے پہلے کوئی قباحات نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ اسی نے مجتہدوں کا بھی گھر لوگ کھانے کے گوشت میں

اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی۔ اس کا مفصل بیان آگے آئے گا ۱۲ منہ

يَعْنِي آوَادَهُ وَالْمُسْكَنَةَ مُصَدَّرًا لِّلْمُسْكِنِ  
 أَشْكَنَ مِنْ قُلَانٍ أَحْوَجَ مِنْهُ وَلَمْ  
 يَذْهَبْ إِلَى الشُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي أَخْبَارِ  
 الْحَزْبِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ  
 وَالنَّجَعِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي  
 نَجِيحٍ قُلْتُ لِحَاوِلٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ  
 عَلَيْهِمُ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرٍ وَأَهْلُ الْيَمَنِ  
 عَلَيْهِمُ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ  
 قَبْلِ الْبَسَارِ

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ  
 سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُو  
 ابْنِ أَدْرِيسٍ فَخَذَّ شَهْمًا بِجَالِهِ سَنَةً سَبْعِينَ عَامًا حَجَّ  
 مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِهِ لَبَسَ كَرَّةً عِنْدَ دَرَجِ زَمْرَةٍ  
 قَالَ كُنْتُ كَأَنِّي أَتِيْتُ بِجَزْءٍ بَيْنَ مَعَاوِيَةَ وَعِمْرِئِ النَّخَعِ فَأَتَانَا  
 كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَرِيبًا بَيْنَ  
 كَلِّ ذِي الْحِجْوِ مَرْنِ الْمُجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْحَزْبِيَّةَ  
 مِنَ الْمُجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ جُحُوسِ هَجْرٍ  
 ۲۹۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ خَلِيفَةُ  
 لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَدَلًا أَخْبَرَ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ

صَاغِرُونَ كَمَعْنَى أَذْلَاءٍ عَيْنِ ذَلِيلٍ۔ مسکنہ مسکین کا  
 مصدر ہے۔ اَشْكَنَ مِنْ قُلَانٍ کا معنی ہے فلاں سے زیادہ  
 ضرور تمند۔ مسکنت کا سکون سے کوئی تعلق نہیں۔ نیز یہود و  
 نصاریٰ، مجوسی اور عجمیوں سے جزیرہ لینے کا بیان۔  
 سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن جحج سے روایت کی ہے۔  
 وہ کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے دریافت کیا کفار شام سے چار دینار  
 (جزیرہ) لیا جاتا ہے اور کفار یمن سے ایک ہی دینار، اس کی کیا وجہ  
 ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ کفار شام نسبتاً مالدار ہیں (اس لئے  
 ان سے زیادہ جزیرہ لیا جاتا ہے)

(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ شکسہ ہجری میں جس  
 سال مہصب بن خیر نے نصرے والوں کے ساتھ فتح کیا تھا  
 حضرت جابر بن زید زمرہ کی سیڑھیوں کے پاس عمرو بن اوس کے پاس  
 بیٹھا تھا کہ بجالہ (تاہی) نے ہم سے حدیث بیان کی فرمائے لگے کہ میں  
 جزیرہ معاویہ کا جو اخف بن قیس کے چچا تھے فتنی تھا۔ ہمارے پاس عمر  
 رضی اللہ عنہ کا مکتوب گرامی ان کے وصال سے ایک سال قبل تشریف لے  
 گیا تھا میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو جاد کر دلو اور عمر نے اپنے پیروں سے جزیرہ قبول نہیں  
 کیا تھا کہ عبد الرحمن بن عوف کو ہی دی کہ حضور نے مجھ کے محبوبوں سے جزیرہ لیا تھا۔  
 راز البالیان از شعب ابی ہریرہ از عروہ بن زبیر از مسور بن مخمر عمر  
 بن عوف انصاری جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک  
 ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح  
 کو بحرین کے علاقہ میں بھیجا کہ وہاں سے جزیرہ وصول کر کے لے آئیں وہ  
 یہ ہوا تھا کہ آنحضرت نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور علاء بن حضرمی

۱۔ اس کو علی بن زرق نے اصل کا معلوم ہوا کہ جزیرہ کی کمی بیشی کے لئے امام کو اختیار ہے لیکن ہم حکم سال میں ایک دینار لیتا چاہتے ہیں اگر غریب آدمی ہے اور متوسط سے دو اور اگر مالدار سے چار دینار  
 جو ہر سال ہوا کہ بنی مذہب ہے اب جزیرہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے ایک کافر بھی لے سکتے ہیں یا مال کتاب جو یا مشرک دینا امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جزیرہ انہو کافروں  
 سے قبول کیا جائے گا جو مال کتاب ہوں یا ان کے مال کتاب جو نہیں ہو لیکن عامر کہیں بھیجے بہت راست و سوجھ بوجھ سے جزیرہ قبول کیا جائے جسے قید کے لئے قتل کر دیا جائے ۱۲

الْخَوَاجِرَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحُجْرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا لَمْ أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ وَ  
أَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ  
بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقَدُومِ إِي  
بُعْدَةَ قَوَافَتْ صَلَوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْعَجْرَ انْصَرَفَ فَنَقَعُوا  
لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
رَأَاهُمْ وَقَالَ أَطَعُوكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ  
جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا  
وَأَمِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ  
وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا  
بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَنَاقَسُوهَا كَمَا  
نَاقَسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ -

٢٩٣٤ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ مُسْلِمٍ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيُّ حَدَّثَنَا يَكُوبُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْزِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِشَةَ  
قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْكَأَسِ فِي أَهْلَاءِ الْأَمْصَارِ رِيقَاتِ لَوْنِ  
الْمُشْرِكَينَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ الرَّسُولُ شَرُّكُمْ  
فِي مَعَارِئِ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مِثْلُهَا وَمِثْلُ مَنْ فِيهَا  
مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدَا الْمُسْلِمِينَ مِثْلُ مَا قَوْلُهُ رَأْسُ

کو دلوں کا حاکم بنا دیا تھا حضرت ابو عبیدہ مخسّرین سے مال لے کر آئے انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو سب نماز صبح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ شریک ہوئے جب آپ نماز صبح پڑھا کر تشریف لے جانے لگے تو انصار سامنے آگئے آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرے خیال میں تم ابو عبیدہ کی خبر سن کر آئے ہو کہ وہ کچھ مال لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھے ڈرنہیں کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ اگر تمہیں دنیا کی ایسی کشائش ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہوئی تو تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے چلنے لگو گے اور لڑائی جھگڑا کرنے لگو گے اور یہ حسد تمہیں بھی ان کی طرح کر دے گا۔ ۱۰

دا ازفضل بن یعقوب از عبداللہ بن جعفر رقی از عمر بن سلیمان از عبید بن عبید اللہ از زکریا بن عبد اللہ خرنی و زیاد بن جبیر جبیر بن حنیسہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں کی طرف جہاد کے لیے بھیجا جب ہر زمان (مدائن کا حاکم) اسلام لے آیا تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان تین شہروں (فارس، اصفہان، آذربائیجان) میں سے کہاں سے جنگ کا آغاز کیا جائے اس نے عرض کیا جی ہاں ان علاقوں اور ان کے رہنے والوں کی جو مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی ہے جب کہ ایک

۱۷۔ سید جان اللہ کیا عمدہ فصیحوت و فراخی میلاںوں کی جتنی دولتیں اور ریاستیں تیار ہو گئیں وہ اسی آپس کے رشک و حسد اور نا اتفاقی کی وجہ سے اور آپ ایک مسلمان اس سے باز نہیں آئے اگر آپ بھی اتفاق سے نہیں رہیں گے اور اس حال پر ایک دو سپہ سالار سے ملنے کی بجائے تندرگ گڑا رہیں گے اور یہ لوگ جو ان کے محتاج ہو رہے ہیں ۱۲۰۰۰۰ روپے کا کھانا کھانے کے لئے عورتوں کی خدمت و کفایت پر لایا گیا ہے یہ سب کچھ اپنی اپنی طرف سے دیا جا رہا ہے نہ کہ کسی ایک طرف سے دیا جا رہا ہے۔ ایک فوج گراں اس کو تقاضا کیلئے نہ لائی کی کہ اس میں جنگ سخت واقع ہوئی کہ میں اس مسلمانوں کے نام کی فوجی شخصوں میں سے کسی ایک شخص ماننے کے لیے بھیجے گا۔ اسی دن دعوت محمدی کرب اللہ اور حضرت خطاب و غیرہ لیکن اللہ نے اسے کافروں پر ایک تیزان بھیجی ان کے ڈیرے خیمے سب اکٹھے اور ہر مسلمانوں نے ہمدرد کیا وہ ہر ایک نے اپنی اپنی گرامی پھولان و ترن نامی اماں اور مسلمانوں کی فوج کا قب کرتی ہوئی دلائی بھیجی وہاں اس کو سب خزانہ تھا وہ کھینچ کر آگیا اس نے امان چاہی اور جو بھی مسلمان ہو گیا ان کو اسی شہری و راجہ فوج کے لئے رکھے اس کے حضرت شیخ اباس وعادہ کرنا حضرت عوالت نے اس کو نعمت اور صاحب نام ہو کر اس سے ملنے کے لئے ۱۲۰۰۰۰



إِذَا لَمْ يَتَلَّ فِي أَوَّلِ لَيْلٍ أَنْظَرُ حَتَّى تَهْبِلَ الْأَضَاءُ  
وَتَخْرُ الصَّلَوَاتُ - نعمان نے کہا تمہیں اللہ تبارک و تعالیٰ ایسی متعدد جنگوں میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تمہیں رٹرائی میں

تاخیر میں نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا آپ کا دستور تھا کہ اگر صبح سویرے  
جنگ کا آغاز نہ فرماتے تو پھر زوال شمس تک ٹھہرے رستہ حتیٰ کہ ہوائیں چلنے لگیں نمازوں (ظہر و عصر) کا وقت

آہنچتا ہے

**باب** اگر حاکم شہر سے صلح ہو جائے تو وہ تمام شہر  
والوں کی جانب سے صلح سمجھی جائے گی۔

داؤد بن بکار از وہیب از عمرو بن بکیر از عباس ساعدی  
از ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
تبوک کا جہاد کیا۔ ایہ کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے  
ایک سفید غنچہ بطور تحفہ دیا۔ آپ نے بادشاہ کو ایک چادر (بطور خلعت)  
پہنائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا۔

**باب** آنحضرت نے جن کافروں کو امان دی  
ان سے امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا ذمہ کا مطلب ہے  
عہد و قرار، ان کا معنی ہے رشتہ داری۔

داؤد بن ابی ایکس از شعبہ از ابو حمزہ از جویریہ بن قدامہ  
تیمی کہتے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (جب زخمی ہونے کے  
بعد آپ کا آخر وقت تھا) کہا ہمیں کچھ وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا  
میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمہ قائم رکھا وہی پیغمبر کا ذمہ ہے یعنی  
ذمیوں کو مت ستانا، نیز وہی تمہارے اہل و عیال کے رزق کا

**باب** ۱۹۶۷۔ إِذَا دَعَا الْأَمَامُ  
مَلَكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَغْيِهِمْ

۲۹۳۸۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَكْرَجَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ  
عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَايَةَ بْنِ لَسَاءٍ عَنِ ابْنِ مُسَيْدٍ  
السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكَ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَغْلَةَ بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكُتِبَ لَهُ  
بِحُرْمِهِ -

**باب** ۱۹۶۸۔ الْوَصَايَا بِأَهْلِ

الدِّمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ وَالِدِمَةِ الْعَهْدُ وَالْإِلَاقَةُ الْقَرْيَةِ -

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتُ قَلْبَةَ  
الْيَمِينِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَوْصَانَا  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِدِمَةِ اللَّهِ فَإِنَّ  
دِمَةَ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقَ عِيَالِكُمْ -

ذریعہ ہے دیناریہ سے تمہارے کنبے پلتے ہیں)

ملہ دوم روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھل گئے اور اللہ کی مدد اترے کہتے ہیں اس پر جب جنگ شروع ہوئی اور بخت جنگ کے بعد کافروں کو نذر موت ہوئی اور اللہ تعالیٰ  
جو کافروں کی فوج کا سردار تھا مجھ پر سے لگا اس کا پٹ بھٹ گیا یہ واقعہ شہر بار ۱۲ کا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ یعنی وہی وہی ورنہ کا حاکم ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت  
ترجمہ باب سے مشکل ہے لیکن امام بخاری نے اپنی عبارت کے وافی اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکالا اس میں یوں ہے کہ جب آپ تبوک کو جا رہے تھے تو  
یوحنا بن زبیر نے اہل کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جزیہ دینا قبول کیا آپ نے اس سے صلح کر لی اور یہ سنا لکھ دی یہ امان ہے اللہ اور محمد پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن زبیر  
اور اہل والوں کو اس روایت سے ترجمہ باب صاف نکل آئے ہیں یوں کہ جو کہ لڑائی میں جیل سے سبکی تو سارے اہل والے اس اور صلح میں آگئے ۱۲ منہ -

## باب ۱۹۶۹ مَا أَقْطَمَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُحْرَيْنِ وَمَا  
وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبُحْرَيْنِ وَالْجَزِيرَةِ  
وَلَمَنْ يُقْسِمُ الْفَقِيءُ وَالْجَزِيرَةُ -

۲۹۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَنُحَيْلُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ دَعَا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ  
بِالْبُحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا  
مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَلِكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ  
عَلَى ذَلِكَ لَهُمْ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّمَا سَتَرُونَ  
بَعْدَ ذَلِكَ أَثَرَهُ فَأَصْبَرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي -

۲۹۳۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

ابْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ  
قُحَيْدِ بْنِ الْمُسْلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَوْ  
قَدْ جَاءَ تَامَالُ الْبُحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا وَ  
هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَفَلَا تَقْبِضُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبُحْرَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِدَّةٌ فَلْيَا بِنَحْيٍ قَاتِلَتُهُ فَقُلْتُ لِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ  
الْبُحْرَيْنِ لَأُعْطِيتُكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا أَفَقَالَ  
لِي حُفَّاءٌ فَخَوَّتُ حَتَّى قَالَ لِي عَدَّهَا قَعْدَةً

## باب ۱۹۷۰ أَخْفَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابَحْرَيْنِ مِنْ

جَابِرِ بْنِ عَطَاءٍ كَرْنَا وَبَحْرَيْنِ كِي أَمْدَنِي أَوْ جَابِرِ بْنِ عَطَاءٍ كِي لَوْ كُفَّ دِينَكَ  
وَعَدَهُ كَرْنَا نِزَاسَاتِ كَابَحْرَيْنِ كَرْنَا كَابَحْرَيْنِ كَرْنَا كَابَحْرَيْنِ كَرْنَا كَابَحْرَيْنِ  
وَصَوْلُ هُوَ وَهَ كَن لَوْ كُونِ مِثْلِ قَسِيمِ كِي جَابِرِ

از احمد بن یونس از زبیر از یحیی بن سعید انصاری حضرت  
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں  
کو طلب فرمایا کہ انہیں بحرین کی جاگیریں لکھ دیں یہ جاگیریں درلیہ معاش تک  
محمد و دہوتی تھیں آج کی طرح عیاشی کا ذریعہ نہ ہوتی تھیں انہوں نے کہا  
بخارہم تو اس وقت تک جاگیریں نہیں لینگے جب تک آپ ہمارے بھائی قریشی حضرات کو  
بھی ویسی ہی جاگیریں نہ لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے  
یہ جاگیریں نہیں ملتی ہیں لیکن انصاری ہی ہمارا کرتے رہے کہ قریش کیلئے مندرجات لکھ

دیجئے تب آپ نے انصاری سے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی مگر تم مجھ سے  
راختر میں ملاقات تک صبر کیے رہنا کسی قسم کی باہمی لڑائی جھگڑا نہ کرنا

داؤد بن عبد اللہ از اسماعیل بن ابی ہیم از روح بن قاسم از محمد  
بن منکدر حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو تجھے آنا  
اتنا دوں گا تو میں جھولیوں جب آپ کا وصال ہو گیا اور بحرین کا روپیہ  
آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے  
کا وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں ان کے پاس گیا میں  
نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا اگر بحرین  
کا روپیہ ہمارے پاس آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا حضرت ابو بکر نے فرمایا  
اچھا ایک لپ (یعنی دونوں ہاتھ بھر کر) لے لے میں نے ایک لپ روپوں کی  
پھر فرمانے لگے انہیں گن میں نے گنا تو وہ پانچ سو بیسے حضرت ابو بکر نے  
مجھے ڈیڑھ ہزار روپے عنایت فرما دیئے (یعنی یہ تین لپیں) ابی ہیم بیان  
نے بحوالہ عبد العزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

فَإِذَا هِيَ خَصْمَانِ فَأَعْطَانِي الْكُفَّاءَ وَخَصْمَانِ وَقَالَ  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُطَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ  
 أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالْحَيِّينِ  
 فَقَالَ أَتَمُّوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرُ مَالٍ أَتَى بِهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي رَأْيِي فَأَدَيْتَ نَفْسِي وَ  
 فَأَدَيْتَ عَقِيلًا قَالَ خُذْ حَتَّى تَأْتِيَ ثَوْبَهُ ثُمَّ ذَهَبَ  
 يُقِيلُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أُمِرْتُ بِبَعْضِهِمْ بِرُقْعَةٍ أَلَى  
 قَالَ لَا قَالَ فَأَرَقَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَنَزَّلْ  
 ذَهَبَ يُقِيلُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أُمِرْتُ بِبَعْضِهِمْ بِرُقْعَةٍ  
 عَلَى قَالَ لَا قَالَ فَأَرَقَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَنَزَّلْ  
 ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا ذَالَ يُنْبَعِ  
 بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْهِمَا عَجَبًا مِنْ حِرْمِهِ فَمَا قَامَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَرُهَا دُرْهُمٌ  
 ديكھتے رہے۔ حتی کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئے، آپ نے حضرت عباس کی حرص پر تعجب کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ اس جگہ سے

اس وقت تک نہ اٹھے، جب تک ایک درہم بھی رہ گیا (یعنی تمام مال تقسیم کر کے لے گئے)

## بَابُ إِثْمٍ مِنْ قَتْلِ

مُعَاهِدَةِ الْبَغْدَادِيِّينَ

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الْوَاحِدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَأْحَةَ الْجَنَّةِ وَ  
 إِنْ رِيحَهَا تَوَحَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا -

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھرتیوں سے (خراج کا) روپیہ آیا آپ  
 نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ یہ ان تمام روپیوں سے زیادہ تھا جو آنحضرت  
 کے پاس اب تک آچکے تھے۔ اتنے میں حضرت عباسؓ تشریف لائے اور  
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا (جنگ بدر میں)  
 عقیل کا فدیہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اچھا لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے  
 میں لپ بھر بھر کر ڈال دیئے پھر اسے اٹھانے لگے تو مال اٹھ نہ سکا انہوں  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ اٹھوادے آپ  
 نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی  
 اٹھوادے دیجئے آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس روپیہ  
 میں سے کچھ نکال ڈالا۔ پھر اٹھانے لگے تب بھی نہ اٹھا سکے دوبارہ عرض  
 کیا یا رسول اللہ! کس سے فرمادیجئے کہ اٹھوادے آپ نے انکار فرمایا پھر  
 حضرت عباسؓ نے عرض کیا تو آپ خود ہی اٹھوادے دیجئے۔ آپ نے فرمایا  
 نہیں آخر انہوں نے کچھ رقم اور نکال دی اور باقی روپے اٹھا لے گئے  
 مثالوں پر ڈال لیے اور چل پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار انہیں  
 دیکھتے رہے۔ حتی کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئے، آپ نے حضرت عباس کی حرص پر تعجب کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ اس جگہ سے

## بَابُ كَيْفَ دَمَى كَاتِبٍ كُفِّرَ بِمَا قَتَلَ

کا گناہ

از قیس بن حفص از عبد الواحد از حسن بن عمرو از مجاہد بن عبد اللہ بن  
 عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دمی کا قتل کرے  
 ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور بہشت کی خوشبو  
 چالیس سال کی مسافت سے ہی محسوس ہوئے لگتی ہے (یعنی  
 وہ شخص جنت سے اتنا دور ہوگا)

## باب ۱۹ اخراج الیہود من

جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبَكُمْ مَوَآ

أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ بِهِ -

۲۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْتُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا كُنْ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ

فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمُدَّرَاسِ فَقَالَ اسْلُمُوا

تَسْلُمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَ

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ

مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَلَا لِفَا عِلْمُوا أَنَّ

الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ -

۲۹۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَوْمَ الْخَبَاسِ مَا يَوْمَ الْخَبَاسِ

ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ انْحَطَّ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ

مَا يَوْمَ الْخَبَاسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ فَقَالَ اللَّهُ وَفِي مَكْتَبِ الْكُتُبِ

لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَادَعُوا وَ

لَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَادَعُوا فَقَالُوا مَا لَهُ أَهْجَرَ

فَاسْتَفْهَمُوهُ فَقَالَ دُرُوْنِي فَإِنِّي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ

يَسْتَأْذِنُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرَجُوا

## باب ۲۰ یہودیوں کو جسزیرہ عرب سے نکالنے

کا بیان حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں تمہیں یہاں اس وقت تک لے پنے

دیتا ہوں جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں رکھے لے

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری از والدش) از ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صبح مسجد میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اثنا میں فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلیں چنانچہ

ہم لوگ یہودیوں کی طرف چل پڑے اور ان کے مدرسہ میں آ پہنچے آپ نے

ان سے فرمایا ویکھو اسلام قبول کر لو تم (مع اہل و عیال) محفوظ ہو جاؤ گے

یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ہمیں چاہتا ہوں

کہ تمہیں اس ملک سے نکال دوں پھر تم میں سے اگر کسی شخص کو جائیداد کی

قیمت وصول ہو سکے تو وہ بیچ دے اگر نہ بیچو (تمہاری مرضی) زمین تو سب

اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

(از محمد از ابن عیینہ از سلیمان احوال از سعید بن جبیر) ابن عباس

رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جمعرات کا دن! اہل مے جمعرات کا دن! پھر خوب

روئے ان کے آنسوؤں سے زمین کی کنکر یاں بھیگ گئیں سعید کہتے ہیں

کہ میں نے دریافت کیا، اے ابو عباس! جمعرات کے دن کا کیا مطلب

ہے؟ کہ آپ استقر روتے) فرمایا اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیماری نے شدت اختیار کی تھی آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تمہیں ایک

کتاب (یعنی وصیت نامہ) لکھوا دوں اس کے بعد تم (اگر اس وصیت کی مطابق

عمل کرتے رہے) تو تم گمراہ نہ ہو سکو گے اس پر لوگوں نے جھگڑا شروع

کر دیا حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا نامناسب ہے جو لوگ

لکھوانے کے حق میں تھے کہنے لگے کیا آنحضرت خلاف عقل لکھوائیں گے؟

لہٰذا یہی جب تک اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق کتاب و ضارعت میں موصولہ گزرتی ہے ۱۲ منہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ کی وفات ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں نہ تو وہاں سے نکال دیا ۱۲ منہ کہنے لگے کیا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ ۱۲ منہ ۱۳ منہ لکھواؤ ۱۲ منہ لکھواؤ اس فقرے پر جو کرنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتنا عظیم و عظیمی کر رہے ہیں کہ ساری زمین انشاء اللہ اس کے رسول کی ہے جس چاہے کہ اس ارشاد کی حفاظت کے لئے جانیں وقف کریں نام و نیا یہ فقیر کہیں معجزہ اس کے اہل و عورتوں میں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے احکام کو اپنے اہل و عورتوں پر جاری و ساری کر دینے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں ۱۲ منہ لکھواؤ



الْمُسْلِمِينَ مِنْ خَيْرِ نَفَرٍ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوُقُوفَ بَيْنَهُمْ  
مَا كُنْتُ أَجِيزُهُمْ وَالْكَافَّةُ خَيْرٌ لَّيَّمَا أَنْ سَكَتَ  
عَنْهَا وَرَأَى أَنَّ قَالَهَا فَسَبَّيْتُهُمَا قَالَ سَفِينٌ هَذَا  
مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ -

قاصد یہاں آمیں ان کی اسی طرح سے خود طر تو اضع کرنا جس طرح میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بہتر تھی یا تو سعید نے  
اس کا ذکر نہیں کیا یا یہیں بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں یہ جملہ (تیسری بات کچھ بہتر تھی) سلیمان احوال کا خیال ہے یہ سنہ  
**باب ۱۹۷۲** إِذَا غَدَا الْمُشْرِكُونَ  
بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْطَى عَنْهُمْ -

۲۹۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الَّتِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
لَنَا فَيَحْتِ خَيْرٌ أَهْدَيْتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَجْمَعُوا إِلَى مَنْ كَانَ هُمْ مَنَا مِنْ يَهُودٍ فَجَعَلُوا  
لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ  
صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ  
كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ قَالَ  
فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ  
فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ  
كَذِبْنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ  
الْكَافَّةِ لَوْ أَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا لَأَكُونُ خَلْفَهُمْ قَالُوا  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا  
يُخْلِقُكُمْ فِيهَا أَبَدًا أَنْتُمْ قَالُوا هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ  
شَيْءٍ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ

۱۰ باب میں یہودیوں کا ذکر ہے ایک مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی بھی آگئے ۱۲ منہ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے روانہ کر دیا یا کسی  
محافظت کرنا یا لوزی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا ۱۴ منہ

میرا آپ سے پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سن کر فرمایا مجھے  
تنہا چاہیے میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جہاں  
تم مجھے بلاتے ہو۔ میرا آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم دے دیا  
مشرکوں کو عسب کے جسزیرہ سے نکال دینا باہر کے جو

قابل معافی ہے یا نہیں ؟  
باب اگر مشرکین مسلمانوں سے غداری کریں تو

دار عبد الرحمن یوسف ازلیث از سعید از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ جب خبیر فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک کبریٰ فتح  
بھی گئی دیکری بھی ہوئی تھی جس میں زہر ملا ہوا تھا (یہ زہب بنت حارث  
یہود نے بھیجی تھی) آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں جمع  
کر و خنایچہ آپ کے سامنے تمام یہودی جمع کیے گئے آپ نے ان سے  
فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں کیا وہ تم مجھے سچ بتاؤ  
گے ؟ انہوں نے کہا جی ہاں ! آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے ؟ انہوں  
نے کہا فلاں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے۔ تمہارا باپ وہ نہیں  
بلکہ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں۔ آپ  
نے فرمایا میں ایک بات اور پوچھتا ہوں۔ کیا تم سچ بتاؤ گے ؟  
انہوں نے کہا جی ہاں ! اے ابو القاسم اگر ہم غلط کہیں گے تو آپ  
مجھ جائیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں غرضیکہ آپ نے دریافت فرمایا دوزخ میں  
دہشیدہ کون لوگ رہیں گے ؟ انہوں نے جواب دیا ہم کچھ دنوں کیلئے دوزخ  
جائیں گے پھر ہم مسلمان ہماری جگہ دلائ آ جاؤ گے آپ نے فرمایا تم ہی ہمیشہ رہو گے  
خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہ جائیں گے پھر آپ نے فرمایا اچھا  
ایک اور بات پوچھتا ہوں کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے ؟ انہوں نے کہا جی ہاں !

۱۰ باب میں یہودیوں کا ذکر ہے ایک مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی بھی آگئے ۱۲ منہ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے روانہ کر دیا یا کسی  
محافظت کرنا یا لوزی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا ۱۴ منہ

قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّيْءِ سِمًا فَقَالُوا لَوْ اَلْنَعْمُ  
قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ قَالُوا اَرَدْنَا اَنْ نَكُنْتَ  
كَادِيًا لِّصَرِيحٍ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَوْ يَصْرُكَ -

ابوالقاسم آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے کہا  
جی ہاں ملایا تھا آپ نے فرمایا اس فعل کھیلے تمہیں کس چیز نے اکسایا تھا؟ انہوں نے جواب  
دیا ہم نے خیال کیا کہ اگر آپ کو عولے نبوت میں جھوٹے ہونگے تو آپ کے وجود سے

راہو کر ہم آرام حاصل کریں گے اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

## بَاب ۱۹۳ دُعَاءُ الْاِمَامِ عَلٰی

مَنْ شَكَّ عَنْهُ ا-

۲۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ  
يَزِيدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا عَنِ الْقَوْلِ  
قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قُلْتُ اِنْ فَلَانًا يَدْعُو اِنَّكَ قُلْتَ  
بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبْتَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَتَلَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ  
يَدْعُو عَلَى اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ اَرْبَعِينَ  
اَوْ سَبْعِينَ يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْفَرَّاءِ اِلَى اَنَاسٍ مِنْ  
الْمُسْلِمِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هُوْلَاءُ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ  
فَمَا دَانِيَتْهُ وَحَدَّ عَلَى اَحَدٍ مَّا وَحَدَّ عَلَيْهِمْ -

ابوالنعمان از ثابت بن یزید عامر احوال کہتے ہیں کہ میں نے  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا فتوت کب پڑھنی چاہیئے؟ انہوں نے  
فرمایا رکوع سے پہلے میں نے عرض کیا فلاں شخص (محمد بن سیرن) تو کہتے  
ہیں کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا ہے انہوں نے فرمایا  
نہیں وہ غلط کہتا ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک ماہ تک فتوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں  
پر بددعا کرتے رہے۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر درودی کو شک سے  
قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا دتا کہ وہ دین کی تعلیم دیں یہ بنی سلیم  
کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو شہید  
کر دیا حالانکہ ان مشرکین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ

ہو چکا تھا اس واقعے کے بعد قینارنج وغصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا لہ

## بَاب ۱۹۴ اَمَانُ النَّسَاءِ وَبَنَاتِهِنَّ

۲۹۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ  
عَنْ أَبِي لَيْسَةَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَنَّ اَبَا مُسْرَّةَ  
مَوْلَى اُمِّ هَانِئٍ بَذَتْ اَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُ

باب اگر عورتیں امان اور پستانہ دیں۔  
دا از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالنضر یعنی غلام عمر بن عبد اللہ  
از ابوہریرہ یعنی غلام ام ہانی بنت ابیطالب) از حضرت ام ہانی بنت ابی طالب  
فرماتی ہیں کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ کے پاس  
گئی میں نے دیکھا آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ کو پرہ

لہ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس یوم کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ ستر اندی بی بی کی روایت میں ہے آپ نے اس سے کچھ عرض نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کا میلہ ان  
سے نہ لیا مگر معاف کر دیا مگر جب لشکرین ہار صحابی بنی النضر نے انہوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا مگر انہوں نے ان کے قصاص میں اس کو قتل نہ کیا۔ زہری نے کہا وہ یوم دن  
مسلمان ہو گئی تھی لہذا آپ نے اس کو سپرد کر دیا ۱۲ منہ لہ کیونکہ یہ لوگ قاری اور دعا مگر تھے اگر یہ زندہ رہتے تو ان سے ہزاروں بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا۔ بنو ہذیل نے کہا ہے عالم کی  
امت آپ کو ہی مستبنت ہے اگر حال ہزار ہا مہربانیں تو ان کا صدر نہیں ہوتا مگر

يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ بِنْتُهٖ تَسْتَمِرُّهُ فَسَلَّكْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ  
مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئِ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ  
مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى  
ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَمِعًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ زَعَمْتُ أَنَّكَ قَاتِلُ رَجُلٍ لَقَدْ  
أَجْرَتْهُ فَلَنْ يَنْ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ  
أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضَعْفٌ -

### باب ۱۹ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

وَجَوَارِهِمْ وَاحِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَدْنَاهُمْ

۲۹۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنْ أَبِي رَاهِمٍ الْيَمَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ  
مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ  
الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْخِرَاجَاتُ وَأَسْئَانُ الْإِبِلِ وَ  
الْمَكْدَانَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْنِ إِلَى كَذَا أَفَمِنْ أَحَدِكُمْ فِيهَا  
حَدًّا إِذَا دَوِيَ مُعَدِّيًا فِيهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمَلَكُوتِ  
وَالْقَائِلِ جَمْعَيْنِ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ  
مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ  
الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ وَمَنْ أَحْضَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ  
مِثْلُ ذَلِكَ -

کیے ہوئے تھیں، میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں  
نے جواب دیا، ام لانی بنت ابی طالب آپ نے فرمایا خوش آمدید ام لانی  
غل کے بعد آپ نے ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر (چاشت کی) آٹھ رکعتیں  
(نفل) پڑھیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ امیری ماں کے بیٹے علیؑ  
کیتے ہیں نبیؐ کے غلام بیٹے کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اسے پناہ دے  
چکی ہوں، آپ نے فرمایا ام لانی! جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے  
پناہ دی۔ یہ واقعہ چاشت کے وقت کا تھا لہ

### باب ۱۹ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ

کافر کو پناہ دے تو سب مسلمان اسے قبول کر لیں۔

دا از محمد از وکیع از اعمش از ابراہیم تمیمی ابراہیم تمیمی کے والد زید  
بن شریک تمیمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو  
فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کا ہم مطالعہ  
اور تلاوت کرتے ہیں۔ اور دوسری یہ کاپی ہے جس میں زخموں کے قصاص کا  
اڈٹول کی عمروں کا (جو دیت میں دیئے جاتے ہیں) بیان ہے اور یہ بیان  
ہے کہ مدینہ غیر بہار سے لے کر غلام مقام تک حرم ہے خصوصاً اس جگہ  
وہیں میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور  
تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفلی نیز یہ بیان  
ہے کہ کوئی (لو فدی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے  
اس پر بھی ایسی لعنت ہے نیز مسلمان مسلمان سب برابر ہیں۔ ہر ایک  
کا ذمہ یکساں ہے جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے اس پر بھی ایسی ہی لعنت ہوگی۔

۱۰- میر دامانی کے ناوند جعدہ ان کے بیٹے تھے یہ سمجھیں نہیں آتا کہ حضرت علیؑ نے اپنے بھائی کے لیے بعضوں نے کہا فلاں بن سہیل سے عاص بن ہشام مخزومی مراد ہیں۔ غرض حدیث  
سے یہ ظاہر عورت کو پناہ دینا درست ہے اگر مرد کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے چاہے اس انسان کو منظور کرے چاہے نہ کرے ۱۲- منہ ۱۰- معام ہر ایک کا اپنے غلو الجاہل  
یا درود مروی کتابیں جو حضرت علیؑ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کی کوئی اصل نہیں حضرت علیؑ کی کوئی قرآن مجید کو پڑھتے جو ہم سب پڑھتے ہیں، اگر رسولوں کی تزیین بعضی تقدیم و تاخیر میں فرق ہو  
توہ اوہ بات ہے باقی جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علیؑ کا ایاب میں سے، دونوں اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا اور یہ قرآن جو راجح ہے ناقص ہے یا اس قرآن کو بایں عثمانی قرار  
دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ یہ حدیث اور بھی باب حرم المذنب میں گذر چکی ہے ۱۲- منہ





۲۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرٌ حَتَّى كَانَ يُجِئُ إِلَيْهِ  
أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ-

باب ۱۹۸ مَا يُحْدِثُ مِنَ الْغَدْرِ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ  
يَتَّخِذُوا عَلَيْكَ حَسْبًا اللَّهُ الْأَعْيُنُ  
دھوکے کی فکر مت کر

۲۹۵۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ  
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ بَسْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ  
سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدِيمٍ  
فَقَالَ أَعِدُّ دَسْتًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتَحْهُ  
بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتًا يَأْخُذُ فِيكُمْ فَمَنْ لَعَنَ ثُمَّ  
اسْتَقَامَ الْمَالُ حَتَّى يُطِيعَ الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ  
فَيُطْلَ سَاحِطًا ثُمَّ فَتَنَهُ لَا يَمُوتُ بَيْتِي مِنَ الْعَرَبِ  
إِلَّا دَخَلْتَهُ ثُمَّ هُدِنَ لَكُمْ بَيْتُكُمْ وَبَيْنَ بَيْتِ الْأَصْفَرِ  
فَيَعْدُونَ فَيَأْتُونَكُمْ فَيُحْتَمَتُ ثَمَانِينَ غَايَةً ثُمَّ  
عَلَى غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ لَمَّا-

باب ۱۹۸ كَيْفَ يَنْبَغِي إِلَى أَهْلِ  
الْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِنَّمَا تَأَخَّذُ مِنْ

دائرجہاد میں لڑنے والی اہل الجہاد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ  
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا یعنی کہ آپ کو یہ خیال ہو تا تھا کہ آپ نے  
فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا یہ جادو کا اثر  
تھا اللہ تعالیٰ نے جلدی ہی اسے رفع فرما دیا۔

باب

وَمَا يُحْدِثُ مِنْ الْغَدْرِ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ (اگر  
کافریہ چاہیں کہ وہ تجھے دھوکہ دیں تو اللہ تجھے کافی ہے) ان کے

دائرجہاد میں مسلم از عبد اللہ بن ملاح ابن زبیر کہتے ہیں عبد اللہ  
از الوادیس از عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں انحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوا آپ چترے کے نیمہ میں قیام فرما  
تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے جو علامتیں واقع ہوں گی میری رحال  
ہوگا بیت المقدس فتح ہوگا موت کی بیماری جیسے کبریوں میں بیماری پڑتی ہے  
یعنی طاعون کثرت مال کہ آدمی سوا شرفیاں لے کر بھی خوش نہ ہوگا۔  
ایک بلا عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی۔ تمہارے اور نصاریٰ کے  
درمیان صلح ہوگی اور ہجرہ و عہد شکنی اور غداری کریں گے اور اسی چترے  
لیکر تمہارے ساتھ لڑنے آئیں گے اور ہر جہت سے تلے بارہ ہزار فوج  
ہوگی دگو یا کل ۸۰ × ۱۲ = ۹۶۰۰۰۰ نولاکھ ساٹھ ہزار) ۱۷

باب عہد کیسے والیں کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کہ قوم سے کہ وہ خیانت کریں گے

۱۷ اس کا پورا قصہ باب طبر میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے ۱۳۰۴ ص ۱۷ پہلی دوسری نشانی تو ہو چکی تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہو چکی یعنی طاعون عمواس جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات  
پر آتا تھا جس میں ہزاروں مسلمان مر گئے چوتھی نشانی بھی ہو چکی مسلمان روم اور ایران کی فتح سے ہی مالدار ہو گئے تھے۔ پانچویں نشانی کہتے ہیں کہ ہو چکی ہے یعنی حضرت عثمان اور  
بنی امیہ کا جو چوتھی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی دوسری ہدایت میں ہے مٹی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہوا دجال کا نکلنا یہ سب چھ مہینے کے اندر ہوں گی اس حدیث  
سے امام دارقطنی نے یہ نکالا کہ مازی کا قرون کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے ۱۲ منہ ۵ بیت المقدس تنازعہ میں ہے کہ اس کی فتح قیامت کی نشانی ہے کاش  
مسلمان اس کے حاصل کرنے کی کوشش اور کر لیتے اور پوری جہاد ہو کر لے لیتے ۱۲ عہد ۱۲۰۴

قَوْمٍ حَيَاتٍ قَائِلِينَ اَلَيْسَ عَلٰى سَوَاءٍ اَلَيْسَ

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ فَمِنْ يَوْمَ ذِي الْحِجَّةِ يَمْنَى لَا يَجْعَلُ  
بَعْدَ الْعَامِ مِثْرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَوْمَ الْحَجِّ  
اَلَا كَبُرَ يَوْمَ الْحَجِّ وَقِيلَ اِنَّمَا اَلَا كَبُرَ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ  
النَّاسِ لِحَجِّ الْاَصْغَرِ فَنَبَّأَ اَبُو بَكْرٍ اِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ  
الْعَامِ فَلَمْ يَحْجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوُدِّ اِلَّا الَّذِي حَجَّ فِيهِ  
الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْرًا.

ولم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہ ہوا۔

بَاب ۱۹۸۲۔ اَتَوْهُ مِنْ عَاهَدْتُمْ

فَدَرَوْهُ اَلَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنْهُمْ  
ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرْثَةٍ  
وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ۔

۲۹۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَنِ اَلْعَمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْثَةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
سَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مَنَانًا فَتَنًا خَالِصًا  
مَنْ رَادَّ اَحَدًا كَذَابًا وَاَوْعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ  
عَدُوًّا اَخَاصَرَهُ فَجَرَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ  
مِنَ التَّقَاتِ حَقَّقَ يَدَ عَهْدِهَا۔

۲۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سَفِيانُ

ثَوَابُكَ مَقُولٌ طَرَفِيَّةٌ سَے انہیں واپس کر دے۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از حمید بن عبد الرحمان) ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی ان لوگوں کے  
ساتھ بھیجا، جو دسویں تاریخ ذوالحجہ کو منیٰ میں منادی کرتے تھے، لوگو! اس  
سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہ آئے نہ کوئی ننگا نا نہ کعبہ کا طواف  
کرے اور حج اکبر نام ہے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کا۔ اس حج کو حج  
اکبر اس لیے کہتے ہیں کہ لوگ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں۔ یہ سب کیف  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس  
کر دیا اور اس (دوسرے) سال حجتہ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ

بَاب عہد کر کے دغا دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ہے، وہ لوگ جن سے تو نے عہد کیا پھر وہ ہمیشہ  
عہد توڑتے آئے ہیں اور (دغا بازی سے) باز نہیں آئے۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعش از عبد اللہ بن مرہ از مسروق) از  
عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن شخصوں  
میں یہ چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہو گا۔ جب بات کرے تو  
جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے، تو خلاف کرے، جب عہد کرے تو دغا  
دے، جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے جس شخص میں ان چار  
خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت بھی ہوگی تو جب تک اسے چھوڑے  
دے اس میں نفاق کی خصلت سمجھی جائے گی۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از ابی ہریرہ تمیمی از والرش از

سلف معقول طور سے یہ ہے کہ ان کو کچھ بھی سمجھائی سہارا تھا یا عہد ٹوٹ گیا یا نہیں کہ وقت ان پر چلا کر بیٹھے۔ ہمارے زمانے میں تمام مذہبی طاقتیں انہماقاً عداوت کو مانتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے  
قرآن شریف میں بیان فرمائی ہے کہ انہیں کچھ نہیں کہتے ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ کچھ کچھ ہی کا نام ہے اور جو جو ہم میں سے کچھ کچھ ہے جس میں نہ کام نہ جواز نہ ہے اس کوئی نہیں سمجھتی  
ضعیف ہوا یہ اس باب میں آئی ہیں جس میں جو عداوت کا دن جو کوئی نہ دوسرے جنوں سے افضل ہے مگر یہ ہوا یہ قابل اعتبار نہیں ہے ۱۳۔ اس میں کچھ کچھ اور کچھ کتاب الایمان  
میں گذر چکی ہے یہاں اس کو لانا ہم بھی دینی سے بیزار ہے کہ عہد شکنی اور دغا بازی نفاق کی خصلت ہے ایماندار آدمی ہرگز ایسا نہیں کرنے کا ۱۴۔

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ  
قَالَ مَا كُنْتُ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ  
وَمَا فِي هَذِهِ الصَّغِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةُ سَحَرٌ مَا بَيْنَ عَائِشَةَ إِلَى كَذَا أَقْعَمَ أَحَدٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ  
وَالنَّاسُ جَمْعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَ  
ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدٌ لَا يُسْعَى بِهَا أَدْنَا لَهُمْ فَسَنُ  
أَجْفَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ  
جَمْعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ  
قَالَ قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ  
الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ جَمْعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ  
لَا عَدْلٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ  
حَدَّثَنَا اسْتَنْقِ مِنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تُحْتَنَبُوا دِينًا وَلَا دِينَهُمَا فَقِيلَ  
لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَأَنَّكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِيَّا  
الَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيَّاكَ عَنْ قَوْلِ لَصَادِقِ  
الْمُصَدِّقِ قَالَ لَوْ أَعْمَدَا لَقَالُوا نَتْنُهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ  
وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الدِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ نَافِي أَبِي هُرَيْرَةَ

## باب ۱۹

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ  
شَهْدَتَ صَفِيٍّ قَالَ لَعَنَهُ فَمُحَمَّدٌ

یزید بن شریک (بی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پس بھی قرآن لکھا ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے یہ ورق لکھا ہے جس میں آپ نے یہ فرمایا ہے ”مدینہ عامر (دہراڑ)  
سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے یا  
بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے  
نہ اس سے فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل۔ پناہ دینے میں مسلمان مسلمان  
سب برابر ہیں۔ ادنیٰ مسلمان (مثلاً غلام یا عورت) بھی کسی کافر کو پناہ دے  
سکتا ہے جو شخص کسی مسلمان کا لکھا ہوا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور  
سب لوگوں کی لعنت ہوگی نہ اسکا نفل قبول گا نہ فرض“

ابو موسیٰ کہتے ہیں ہم سے ہاشم بن قاسم نے بحوالہ اسحاق بن سعید  
ازوالدش نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ  
نے فرمایا کہ تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں  
سے ایک دنیا یا ایک درہم بھی تمہیں نہ ملے گا۔ لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ تم  
کیا سمجھتے ہو ایسا کیسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس  
کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے میں نے تو اس کے فرمانے سے معلوم  
کیا ہے جو خود بھی سچا تھا اور جس سے بھی کہا سچ کہا تھا۔ لوگوں نے کہا  
بیان تو کیسے کرے؟ وہ سے ایسا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ اور اس  
کے رسول کا ذمہ توڑ دیا جائے گا؟ مسلمان دغا بازی کریں گے؟ اللہ تعالیٰ  
کافروں کے دل سخت کر دے گا وہ جزیہ نہ ادا کریں گے (بلکہ لڑنے کو تیار ہوں گے)

## باب

عبدان نے بحوالہ ابو حمزہ بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ اعمش  
کہتے تھے میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں  
دجو حضرت علی اور معاویہ کے درمیان ہوئی حاضر تھے؟

۱۔ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ورق اپنی تلوار کے خلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا اس میں مضمون لکھا تھا ۱۲ منہ ۵۰ اس کو ابونعیم نے مستخرج میں  
وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ ہمارے زمانے میں بھی حال ہے کافروں سے جزیہ وصول کرنا تو درکنار کافر مسلمانوں پر طرہ کے حکم کر رہے ہیں ہزاروں طرح کے جس ان سے  
وصول کر رہے ہیں ان کو رعایا بنا کر رکھا ہے اور اس کا سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان دہی ترجمان سے مسلمانوں کی اپنی بد اعمالیاں اور نافرمانیاں ہیں ۱۲ منہ



انہوں نے کہا ہاں!

میں نے سہل بن خنیف صحابی سے سنا وہ کہتے تھے  
تم اپنی رائے غلط سمجھو کیونکہ تم دونوں فریق مسلمان ہو  
اور آپس میں جنگ کرتے ہو میں نے اپنے آپ کو  
ابو جندل کے واقعہ کے دین دیکھا صلح حدیبیہ میں اگر  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیر سکتا  
تو پھیر دیتا۔<sup>۱۱</sup>

دار عبد اللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم، یزید بن عبد العزیز اپنے والد  
حبیب بن ابی ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو وائل نے کہا ہسم  
جنگ صفین کے موقع پر موجود تھے تو سہل بن خنیف کھڑے ہو گئے اور  
کہا اے لوگو! اتم اپنے آپ کو غلط سمجھو دیکھو ہم صلح حدیبیہ کے روز  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ٹرنا بہتر سمجھتے تو ضرور ٹرتے  
دیکھو کہ کفار کا مقابلہ تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کفار باطل پر نہیں؟ آپ نے فرمایا  
کیوں نہیں بیشک پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے جو لوگ شہید کیے جائیں  
کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے؟ اور مقابل کے جو ماے جائیں وہ  
دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک، تو عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اور  
اس وقت تک کیوں نہ لڑیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ نہ  
کر دے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا خطاب کے بیٹے!  
میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ مجھے کبھی بیکار نہ کرے گا یعنی میرے کام  
میں اللہ کی جانب سے بھلائی نہاں ہے حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے  
پاس گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حضرت

سہل بن خنیف یقول انہم وادانکم  
رایتنی یومہ ائی جندل ولواستطیع  
ان اردنا امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم لرددتہ وما وضعنا  
اسیافنا علی عواقبتنا لامر نطیعنا  
الا اسهلن بنا الی امر نعرفہ غیر  
امرنا هذا۔

۲۹۵۶- حدثنا عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ بن یحییٰ  
ابن آدم حدثنا یزید بن عبد العزیز عن ابیہ حدثنا  
حبیب بن ابی ثابت قال حدثنی ابو وائل قال کنا  
بصفین فقام سہل بن خنیف فقال ایہا الناس  
اتہموا انفسکم فانا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یومہ ما لحدیبیہ ولو کدنا لکنا اقلنا  
فما عمر بن الخطاب فقال یا رسول اللہ انکنا  
علی الحق وھم علی الباطل فقال بلی فقال انیس  
قتلنا فی الجحیم وقتلناھم فی النار قال بلی قال  
فعلی ما نعطي الذینہ فی دیننا انرحمہ ولکنا  
یمکر اللہ بیننا وبنہم فقال ابن الخطاب لانی  
رسول اللہ وکن یتصیی اللہ ابدا فاطلاق عمر  
الی ابی بکر فقال لہ وقل ما قال للبحی علی اللہ  
علیہ وسلم فقال انہ رسول اللہ وکن یتصیی  
اللہ ابدا فاذلت سورۃ الفتح فقرأھا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علی عمر لانی اخرھا فقال عمر

۱۱ یعنی قریش سے خوب لڑنا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنا مناسب نہ جانا اور ہم آپ کے حکم  
تابع رہے اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے میں کیونکہ مسلمانوں کو ماروں یہ سہل نے اس وقت کہا جب لوگوں  
نے ان کو ملاحت کی کہ صفین میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفَيْتُمْ هُوَ قَالَ نَعَمْ

ابوبکر صدیق نے بھی وہی کہا کہ وہ اللہ کے رسول میں اللہ تعالیٰ انہیں

بیکار نہ چھوڑیں گے پھر سورہ فتح نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے تلاوت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آخر تک سنائی حضرت عمرؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ صلح (درحقیقت) فتح ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے

۲۹۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى أُمِّ حَنْنٍ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَلَائِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصْلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلَّيْهَا -

دازقتیبہ بن سعید ازحاتم ازہشام بن عمروہ ازوالدش حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میری والدہ جو مشرک تھی اپنے والد سمیت اس زمانے میں میرے پاس آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کفار میں صلح تھی تو میں نے آنحضرت سے دریافت کیا یا رسول اللہ میری والدہ آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سلوک کر ملے

## بَابُ ۱۹ الْمُصَالِحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ

آيَاتٍ أَوْ وَفَتْ مَعْلُومٍ

## باب تین دن یا معین مدت کے لیے صلح کرنا

دازاحمد بن عثمان بن حکیم ازشریح بن مسلمہ ازابرہیم بن یوسف ابن ابی اسحاق ازوالدش حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو کفار مکہ سے مکہ آنے کی اجازت چاہی انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور محتیا رغلانوں میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے پاس نہ ملائیں یہ شرطیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیں اور صلح نامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے اس فقرہ پر قریش نے کہا اگر ہم آپ کو رسول تسلیم کرتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں؟ بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے یوں لکھیے کہ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد ابن عبد اللہ نے صلح کی ہے آپ نے یہ سن کر

۲۹۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْتَحْقَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي اسْتَحْقَاقٍ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ لِيَسْتَأْذِنَهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَشْطَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجَلْبَانٍ سَلَامٍ وَلَا يَدْخُلَ بِنِيٍّ وَلَا حَاةٍ فَقَالَ قَدْ كُتِبَ الشَّرْطُ بَيْنَهُمْ عَلَى النَّبِيِّ أَبِي طَالِبٍ فَكُتِبَ هَذَا أَمَّا قَاضِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا أَوْفَيْتُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ تَنْصَحْ

سہل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں سے منہ بٹھایا جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کر لی تو تم مسلمانوں سے لڑنے کے لئے کیوں پلے پڑتے ہو جنوب سوحن تولد یہ جنگ جائز ہے یا نہیں اور اس کا انجام کیا ہوگا جنگ صفین جیسے ہوئی تو تمام جہان کے کافروں نے یہ جرس کرنا دیا نے بجائے کہ اسلام لوں کا زور آپس میں بیچ چھو لگا ہم سب بال بال بچے رہیں گے ۱۲ھ میں کربلا کی ہولناکی کا طعن اب سے ہوں ہے کہ جب قریش نے محمدؐ کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا مسلمانوں کی حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ ان کا والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ ان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح تھی لہذا آپ نے ہمارا لواہیات دی کہ اپنی

کَلْبًا يَغْتَاكُ وَلَكِنَّ اَكْتُبُ هَذَا مَا قَا ضَى عَلَيْهِ  
 مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ اَنَا وَاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ وَاَنَا وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَكَانَ لَا  
 يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِحَبِيٍّ اَهُمُّ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ  
 عَلَى وَاللَّهِ لَا اَمَحَاهُ اَبَدًا قَالَ قَا رَنِيهِ قَالَ  
 قَا رَاهُ فَصَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدًا  
 فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى لَذِيكَامُ اتَوَلَّيْنَا فَقَا لُوْا مُرُ  
 صَا حَبِكَ فَلَا يَزِيْجُلُ فَاذْكُرْ ذِيكَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَمْرُؤُا رَتَحَلَّ -

**باب ۱۹۸۵** الْمَوَادِعَةُ مِنْ غَيْرِ

وَقِيَّةٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اُقْرَؤْكُمْ مَا اَقْرَؤْكُمْ اللَّهُ بِهِ -

**باب ۱۹۸۶** ظَهَرَ جَيْفُ الْمَشْرُوكِيْنَ  
 فَاَلْبُرُّ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ شَمْنٌ -

۲۹۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي  
 اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْمَعِيلَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَمًا سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ  
 الْمَشْرُوكِيْنَ اِذَا جَاءَ عَقِبُهُ بَنُو اَبِي مَعْصِيَةَ بَسَلَى  
 جَزْوًا فَقَدَّاهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا خدا کی قسم میں محمد بن عبد اللہ اور خدا کا رسول ہوں۔ حضرت براہ  
 رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کھٹکانہ جانتے تھے  
 آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹاؤ حضرت  
 علی نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اسے کبھی نہ مٹاؤں گا۔ آپ نے فرمایا  
 اچھا مجھے دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے؟ انہوں نے دکھایا، آپ نے اپنے  
 ہاتھ سے اسے کاٹ دیا۔ خیر جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر  
 چکے تو مشرک لوگ حضرت علی کے پاس آئے کہنے لگے اب آپ اپنے ساتھی  
 (یعنی حضور) سے کہیں کہ شرط کی مطابق (دیں جائیں حضرت علی نے  
 آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا بہتر نہانچہ آپ نے مکہ سے کوچ کیا ہے

**باب** غیر معین مدت کے لیے صلح کرنا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تمہیں اس  
 وقت تک پہنچے دیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں رکھنا چاہے۔

**باب** مشرکوں کی لاشیں کنوئیں میں پھینک دینا  
 لاش کی قیمت نہ لینا

دا از عبدان بن عثمان از والدش از حضرت شعبہ از ابواسحاق از عمرو  
 بن ميمون (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور  
 دیکھے کے پاس) سجدے میں تھے آپ کے گرد قریش کے کئی مشرک  
 بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوہری لایا اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دی آپ نے سجدے  
 سے اس وقت سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت سیدۃ النساء اطہرہ الزہراء

سہ یفرماتا حضرت علی کا عدول و مخالفت کے طور پر نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیر خواہی اور جوش ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے کوئی گنا، حضرت علیؓ پر نہ ہوا  
 یہاں سے شعبہ حضرت کو بت لیتا چاہتے کہ جبے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضورؐ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے خلاف کیا دیا ہے حضرت عمرؓ نے بھی قصہ قراس میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب بھیجے ہیں میں مخالفت کی دونوں کی نیت بخیر تھی ۱۲ منہ سے کار پا کاں لا قیاس از خود مگر یہ ایک جگہ حیران کرنا اور دوسری جگہ  
 بظنی مرتبہ ایمانی بدلتی ہے ۱۱ منہ سے ترقی باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ کہنے مکہ میں تین دن رہنے پر ۱۲ منہ سے حدیث اور موصو لاً گذر چکی ہے ۱۳ منہ سے امام  
 بخاری نے باب کی حدیث سے دوسرا مطالبہ صرح نکالا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بدر کے متو لیں کی لاشیں مکہ کے کافروں کے ہاتھ پر بیٹھتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے رئیس تھے اور  
 ان کے اقربا بہت مالدار تھے مگر کہنے ایسا ارادہ نہ لیا اولاد لاشوں کو انہ سے کوئی نہیں لیا اور بعضوں نے کہا امام بخاری دوسرے مطلب کی حدیث کو ایک شرط پر نہ بھونکے کی وجہ سے نہ لائے  
 لیکن انہوں نے اس پر اشارہ کر دیا کہ جس کو اس نے معاف کیا ہے غرض کہ میں نے اللہ کی لاش کے بدل جو خندق میں گیس آیا تھا اور وہیں مارا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم کو ہم دیتے رہے لیکن آپ نے فرمایا ہم کو اس کی قیمت دلا کر نہیں ہے نہ اس کی لاش۔ زہری نے کہا مشرک دس ہزار درہم اس لاش کے بدل دیتے پر مدعی تھے ۱۳ منہ

فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا  
السَّلَامُ فَاخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ  
مَنْعَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْبَلَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ  
أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ  
ابْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَأُمَيَّةَ بْنَ  
خَلْفٍ وَأَبِي بَنْ خَلْفٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا أَبَوْمَ  
بَدْرًا لَقُوا فِي بَيْتٍ غَيْرِ أُمَيَّةٍ وَأَبِي قَاتِلَةٍ كَانَ  
رَجُلًا مَحِيضًا فَلَبَّاسًا جَرَدَهُ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ قُلْ  
أَنْ يَكْفَى فِي الْبَيْرِ -

### بَاب ۱۹۸ اثْمُ الْغَادِرِ لِلْبَيْرِ

وَالْفَاجِرِ -

۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو أُولَیْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوْ آخِرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ الْحَدِيثُ  
يُنْصَبُ وَقَالَ الْأَخْزَبِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ -  
۱۹۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَدَّادٌ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ  
لَوْ آخِرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لَعَذِّبَهُ -

۲۹۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنِمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

تشریف لائیں اور انہوں نے وہ اوجھری پشت مبارک سے اٹھا کھینک  
دی اور یہ کام کرنے والے کے لیے بددعا کرنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ اس قریش کے گردہ کو تو خود سمجھ لے  
یا اللہ ابو جہل بن ہشام عقبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط اُمیہ  
بن خلف یا ابی بن خلف سے تو خود سمجھ لے (انہیں ہلاک کر) (حضرت عبداللہ  
بن مسعود کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا کہ دھچکے نام اوپر بیان  
ہوئے) یہ سب بدر کے دن ذلیل ہو کر مارے گئے اور ایک کنوئیں میں  
پھینک دیئے گئے۔ سولے امیہ یا ابی کے کیونکہ یہ بد بخت موٹا آدمی  
تھا جب اس کی لاشیں کھینچنے لگے تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی  
اس کا بوڑھوڑا لگ ہو گیا۔

### بَاب ۱۹۹ ثَوْبُ عَهْدِ كُنَى كَرَى اس کا گناہ خواہ

نیک سے عہد شکنی کرے یا بد سے۔

(از ابوالولید از شعبہ از سلیمان از اعمش از ابوالواکیل از حضرت عبداللہ  
بن مسعود) اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت ثابِت سے بھی روایت کی پھر انہوں  
نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عہد شکن)  
باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔ ایک راوی کہتا ہے وہ جھنڈا  
کھڑکایا جائیگا اور وہ لوہا کی کتا ہے اس بندے کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ یہ غایب تھا  
(از سلیمان بن حرب از حماد از یوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے  
تھے کہ (قیامت کے دن) عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی  
(بد عہدی) کے نشان کے طور پر قائم ہوگا۔

(از علی بن عبد اللہ از جریر از منصور از عبادہ از طاووس) حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا  
اب مجھ پر فرض نہیں ہی، البتہ جہاد اور (جہاد کی) نیت تا قیامت

فَتَحْرِمُ مَكَّةَ لَا جَهْرًا وَلَكِنْ جَهَادًا وَنِيَّةً وَلَا إِذَا  
اسْتَنْفَرْتُمْ مَخَافَتَهُ وَقَالَ يَوْمَ قَتَلْتُمُوكَ  
إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَأَنَّهُ لَمْ يَجْعَلِ الْقِتَالَ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي دَلَّ  
يَحِلُّ لِي الرِّسَالَةُ مِنْ مَهْرًا فَهُوَ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ  
لِلَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفْقَرُ  
مَهْرُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَ  
لَا يُحْتَلَى خَلَاءُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِلَّا إِذَا خَرَفَاتِهِ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ  
إِلَّا إِذَا خَرَفَ.

فرض رہے گی، اسی دن آپ نے یہ ارشاد فرمایا اس شہر (مکہ) کو اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے تخلیق کائنات کے دن سے ہی صاحب احترام بنایا ہے  
اور اقامت اسی طرح محترم رہے گا اللہ کی دی ہوئی حرمت کی وجہ  
سے نہ وہاں کا کٹنا (جو تکلیف نہ دے) کا دنا جائے نہ وہاں سے کٹ جائے بلکہ  
کو ستایا جائے، نہ وہاں کی گری بڑی چیز اٹھائی جائے البتہ شخص نکل سکتا  
ہے جو اس کے مالک کو معلوم کرنے کے لیے شہر کرے اور ریل  
جائے تو اسے دے دے دور نہ واپس وہیں ڈال دے) نیز حرم محترم  
کی ہری گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ! آخر دگھاس کا نام، کاٹنے کی اجازت دی  
جائے۔ وہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے اور گھر کی چھتوں ڈالنے  
کے کام آتی ہے (مرفیقہ رفاه عامہ کی چیز ہے) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اچھا! آخر کی اجازت ہے۔

## تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي عَشَرَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ تَوْفِيقِهِ وَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فِي كُلِّ أَنْ وَشَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۱۔ یہ حدیث اور کئی بار گزری ہے اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ منکر باوجود اس کے کہ حرمت والا  
شہر تھا اور وہاں لوگوں نے کسی کے لئے درست نہیں کیا مگر چونکہ مکہ والوں نے وفایا اور حضرت علیہ السلام کے ساتھ جو عبد اللہ بن مسعود اور وہ لوگوں والا  
بنی کر کی مدد کی خیر امداد تو اللہ تعالیٰ نے اس حرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں ان کا مارنا اور قتل کرنا اپنے پیغمبر کے لئے درست کر دیا اس سے یہ نکلا کہ دغا بازی بہلا  
گناہ اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ باب کلہی مطلب ہے ۱۳ منہ

## تیرھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## کتابُ بَدْعِ الْخَلْقِ

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر شروع ہوئی

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ إِلَهُكُمْ يَوْمَ تَنْبَأُ الْبَشَرُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ  
پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ ربیع بن خثیم اہمام حسن  
بہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہر چیز  
آسان ہے (ابتدائی پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) اُنہیں اور  
ہمیں دونوں طرح آیا ہے جیسے کہیں اور کہیں دونوں طرح  
ہے اور صَبَّحَ اور صَبَّحَ اور صَبَّحَ اور صَبَّحَ اور  
قرآن میں آفَعَيْتُمْ آیا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کیا  
ہمیں پہلی بار بنانے نے عاجز کر دیا؟ حینَ آفَعَيْتُمْ  
وَأَنْشَأَ لَكُمْ جَسَدًا فَإِنْ تَكُونُونَ فِيهِ لَكُمْ آفَاقُ يَوْمَ تَأْتُوا الْقُلُوبَ وَنُفُوسًا مُّذْ بَدَأْتُمْ فِيهَا أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَرًا وَأَضْعَفُ لُغَةً

**باب ۱۹** مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالَ الرَّبُّ رُبَّمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَارٍ أَوْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ أَوْ مِنْ طِينٍ أَوْ مِنْ لَبَنٍ وَلَيِّنٍ وَمِيتَةٍ وَمِيتَةٍ وَمِيتَةٍ وَأَفَعَيْتُمْ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ لَكُمْ جَسَدًا فَإِنْ تَكُونُونَ فِيهِ لَكُمْ آفَاقُ يَوْمَ تَأْتُوا الْقُلُوبَ وَنُفُوسًا مُّذْ بَدَأْتُمْ فِيهَا أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَرًا وَأَضْعَفُ لُغَةً

تہا ہے مادے کو لُغُوب (جوت مرآن میں ہے اس) کے معنی ٹھکن اور عاجزی آطَوَارًا (سورہ نوح میں)  
کے معنی مختلف صورتیں شکلیں (یعنی لُغَةُ عُلُقہ اور مُضْمَرہ وغیرہ اقسام و مدارج میں) عربی محاورہ ہے  
عَدَا طَوْرًا یعنی فلاں شخص اپنے رتبہ سے بڑھ گیا یہاں اطوار کے معنی رتبہ کے ہیں۔

۱۔ اس کو طری نے وصل کیا منذر ثورہ ربیع بن خثیم سے ۱۲۷ھ اس کی بھی طری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲۷ھ قرآن شریف  
من سورہ ہم میں وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ إِلَهُكُمْ يَوْمَ تَنْبَأُ الْبَشَرُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ  
اور سورہ نور کے لفظوں کی جو اس میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسان زمین آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ مالہ ہی بیان میں ہے

۲۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
صَفْوَانَ ابْنِ حَصِينٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَيْمٍ  
أَبْتَرُوا قَالُوا بَشَرْنَا فَأَعْطَانَا فَتَخَيَّرَ وَجْهَهُ  
فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ أَقْبِلُوا  
الْبُشْرَىٰ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَيْمٍ قَالُوا قَبِلْنَا  
فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَيْنَ  
الْخَلْقِ وَالْعُرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عَمْرُو  
رَاحِلَةٌ تَفْلَتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقْمُرْ

دو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید موقوف اخذ کرتا

۲۹۶۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ  
بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّكَ حَدَّثَنَا  
عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَاكِ تَاهَةً  
نَاسٌ مِّنْ بَنِي تَيْمٍ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَىٰ يَا بَنِي  
تَيْمٍ قَالُوا بَشَرْنَا فَأَعْطَانَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ  
عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَىٰ  
يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَيْمٍ قَالُوا قَدْ  
قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا اجْعَلْنَا لَكَ نِسَاءً لَّكَ عَنْ هَذِهِ  
الْأُمَرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ عَمْرُو وَكَانَ

۱۔ اے ان کو سلام لانے کی وجہ سے آخرت کی جہان کی خوشخبری دہاتی جو قرآن مجید ہے انہوں نے اپنی کھڑکی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ لے آئیے

کی کہ کھڑکی اور نقات دیکھ کر یہ سمجھا کہ آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقوام بن حاشیہ تھا خود لا جھکی آدی تھا ۱۴ منہ سلہ یعنی اللہ کے واسطے چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش  
عرش آسمان زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے عرش خداوند کریم کی ذات اور صفات کے برابر یعنی سب چیزیں  
مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش کو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہریشہ جل و علاؤ کے ساتھ ہے اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہو جوا لہ کے سوا مادے اور  
ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ منہ

دا محمد بن کثیر از سفیان از جامع بن شداد از صفوان بن محرز عمران

بن حصین سے مروی ہے کہ بنی تیمیم کے چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے بنی تیمیم تمہیں خوشخبری ہو  
انہوں نے عرض کیا آپ خوشخبری دے رہے ہیں تو کچھ ہم پر بخشش بھی ہو  
جانی چاہیے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تغیر ہو گیا پھر اہل یمن آئے آپ  
نے فرمایا بنی تیمیم نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تم قبول کر لو انہوں نے  
عرض کیا ہم نے قبول کیا پھر آپ ۱۴ ابتداءً آفرینش اور عرش کا ذکر  
فرمانے لگے اس وقت ایک آدمی آیا اور کہا اے عمران تیری اونٹنی نکل  
بھاگی ہے

عمران کہتے ہیں کاش میں ایسی مقدس محفل سے نہ اٹھتا!

دا عمران بن حفص بن غیاث از والدہ الش از حضرت اعمش از جامع

بن شداد از صفوان بن محرز عمران بن حصین کہتے ہیں بنی تیمیم کی خدمت میں حاضر ہوا  
اور اپنی ناقہ دروازے پر باندھ دی بنی تیمیم کے لوگ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اے بنی تیمیم خوشخبری قبول کر لو مگر بنی تیمیم نے دوبار کہا آپ نے  
خوشخبری دی ہے تو کچھ عطا بھی فرمائیے! البذازاں اہل یمن آپ کی خدمت  
میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے بھی فرمایا خوشخبری قبول کر لو یمن والو کیونکہ  
بنی تیمیم نے اسے قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے قبول کیا  
پھر کہنے لگے ہم آپ کے پاس تخلیق کائنات کا حال دریافت کرنے آئے ہیں آپ  
نے فرمایا (سب سے پہلے) ذات خداوندی قہی اور اس کے ماسوا کو تیرے قہی اس کا  
عرش پانی پر تھا لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین  
پیدا کیے یہ نکلوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی

۱۔ اے ان کو سلام لانے کی وجہ سے آخرت کی جہان کی خوشخبری دہاتی جو قرآن مجید ہے انہوں نے اپنی کھڑکی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ لے آئیے  
کی کہ کھڑکی اور نقات دیکھ کر یہ سمجھا کہ آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقوام بن حاشیہ تھا خود لا جھکی آدی تھا ۱۴ منہ سلہ یعنی اللہ کے واسطے چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش  
عرش آسمان زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے عرش خداوند کریم کی ذات اور صفات کے برابر یعنی سب چیزیں  
مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش کو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہریشہ جل و علاؤ کے ساتھ ہے اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہو جوا لہ کے سوا مادے اور  
ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ منہ

عَرَّشَهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الدِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَحَقَّقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَارُ  
يَا ابْنَ الْخَصَمَيْنِ فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ تَقْطَعُ  
وَوَيْلُهَا الشَّرَّابُ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ دِدْتُ إِيَّاهُ كُنْتُ  
تَرَكْتُهَا وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ رِزْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ  
يَقُولُ مَا مَفِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقَامًا فَأَخْبَرَكَ عَنْ بَدْعِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ الْمَنَارِ  
مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَلَسِيَ  
مَنْ نَسِيَهُ -

۲۹۶۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي  
أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي التَّيْمَانِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَاهُ يَقُولُ اللَّهُ شَمَّحَ بَنِي آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي

حصین کے بیٹے تیری اوثنی جگہ لگی، میں یہ سن کر چلا گیا میں نے دیکھا وہ کافی  
دور ریت میں پہنچی ہوئی ہے خدا کی قسم میری یہ حسرت رہی کاش میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مجلس میں ہی بیٹھا رہتا اور اوثنی کی طرف توجہ نہ کرتا۔  
اس حدیث کو عیسیٰ ابن موسیٰ نے قیس بن مسلم سے بحوالہ طارق بن شہاب  
روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر ہم لوگوں کو سنانے کے لیے کھڑے ہوئے  
اور اتارے آفریش سے لے کر اس وقت تک کہ حالات بیان فرمائے جب  
بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے جنہیں یاد رہا یاد رہا  
جو بھول گئے وہ بھول گئے۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ ز ابو احمد ز سفیان ز ابو الزناد از اعرج)  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
فسر مائے میں آدم کا بیٹا مجھے گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہیں  
کہ وہ مجھے گالیاں دے اور وہ مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے ایسا مناسب

لہ تعزیر و یا فی قافزہ آسمان اور زمین کے پہلے سے ہمارے ان کو بھی اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا لیکن فلاسفہ کے چونے سے کہتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کون تھا تو یہ سب کچھ کہاں سے  
آگیا اور انہوں نے اپنی دانست میں یہ غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی نہ کوئی موجود چیز باطل معدوم ہو سکتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدے انسانی قدرت  
اور طاقت پر چل سکتے ہیں خدا کی قدرت پر قطع نظر اس کے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اگر تم ان سے پروردگار کے ساتھ بیٹھو گے اور دیکھتے رہتے تو اللہ  
تبارک و تعالیٰ کچھ اتفاقات کے لائق ہوتا اشمہد اخلق السموات والارض قطع نظرا سے کہ ہماری مخلوقات معدوم تھیں یعنی یکساں طرح کا وجود اس کے علو میں کچھ بھی صرف وجود خارجی تھا  
اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ان کو وجود خارجی کا بھی لباس پہنا دیا اور جب چاہے سکایہ وجود خارجی ان سے کچھ لینے کا صرفہ وجود علوی نہ جانے کا گویا سب اشیاء کا وجود خارجی اس کے وجود  
کا ایک سایہ ہے وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ نکالتا ہے پھر جب چاہتا ہے وہ سایہ نکالتا ہے وحدت وجود کے معنی میں کہ اس وقت استقلال وجود اللہ سبحانہ ہی کا ہے۔  
دوسری مخلوقات اس کے پروردگار سے وجود میں آ رہی ہیں اور سایہ اور نور ہمیشہ اس پر نور کاغذ پر چڑھا ہے جس کا سایہ پروردگار کی آواز کا عکس جتنا کمزیر میں چلتا ہے وہ آواز کاغذ پر خود آواز اس  
آئینہ میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق چلی در خدا سے دونوں میں تھا وہ نہیں ہے جیسے مادہ و تدبیر سمجھتے ہیں جو مادہ و تدبیر وجود ہی اہل اسلام میں گذرے ہیں ان سب کی وحدت  
وجود سے یہ غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خداوندیکہ ہم کا وجود باقی سب موجودات ہی وجود کے کسر و رطل ہیں کچھ یقینیتیں عباد میں ہیں اللہ تعالیٰ رب الارباب ہے دینے جو چیزیں  
سے جس قدر کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے تو جہات کئی میں چاہا اس طلب کو کھول دیا ہے فصوص الحکم میں جو بعض الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ کے ان کے قلم سے نکلے ہیں ان کا بھی یہی مطلب  
ہے کہ وجود ہمارا من و وجہ وجود الہی کا عین چلتی ہی وجود کا سایہ ہے دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں در نہ ہم اپنی بقا و بقا معاد اللہ تعالیٰ سے ہے پھر وہ ہمارے ہیں ان کا یہ طلب کچھ  
ہو جس زمانہ کے علی اور جابر درویش پکارتے پھرتے ہیں کھٹا اور بندہ ایک ہی اور بے اور چھ سب ہمارے ہیں کیونکہ ایسا ہی کہے گا جو ہم میں کئی شریعت کا منکر ہے کن کو دن اور نہ سب  
سے کوئی قلم نہ جو شریعت محمدی الین سے یہ گمان نہیں ہو سکتا وہ تو مسلمان اور اہل سنت میں سے تھے اگر بالفرض شیخ کے کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو  
تو ہم اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف مگر اتفاقات نہ کریں گے اور آدمیوں کی طرح شیخ بھی ایک عالم تھے وہ کچھ معلوم تو خود تھے ہم کو دین کے مسائل اور اعتقاد قرآن شریف اور  
حدیث و فقہ سے کتنا ناچاہتیں تو فصوص سے نہ تو جہات سے ۱۲۷۸ اس کو طریقی نے اصل کیا منہ





۲۹۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي  
كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
أَنَا بِنِ خُصُومَةٍ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ  
فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ  
الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّفَهُ مِنْ  
سَبْعِ أَرْضِينَ -

۲۹۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ  
شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ خَسِفَ بِهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ -

۲۹۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ  
عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَزَمَانُ قَدْ اسْتَدْرَكْتُمَا  
يَوْمَ خَلَقَ السَّمُوتُ وَالْأَرْضَ أَلَسْنَا عَشْرَ  
شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ثَلَاثَةٌ مَوَالِيَاتٌ  
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ  
مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ -

۲۹۷۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَلِيٍّ ابْنِ مَبَارَكِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَارِزِينَ كَ مَعَالِدٍ مِ كُجُو لُكُو لُ  
نَزَاعَ تَهَادَ هَضْرَتَ مَآشَه رَضِيَ اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے ذکر کیا انہوں  
نے فرمایا اے ابوسلمہ! زمین کے ہنگاموں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے روز  
محشر اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَبَارَكِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَارِزِينَ كَ مَعَالِدٍ مِ كُجُو لُ  
نَزَاعَ تَهَادَ هَضْرَتَ مَآشَه رَضِيَ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا  
وہ قیامت تک سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَبَارَكِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَارِزِينَ كَ مَعَالِدٍ مِ كُجُو لُ  
نَزَاعَ تَهَادَ هَضْرَتَ مَآشَه رَضِيَ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا  
وہ قیامت تک سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَبَارَكِ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَارِزِينَ كَ مَعَالِدٍ مِ كُجُو لُ  
نَزَاعَ تَهَادَ هَضْرَتَ مَآشَه رَضِيَ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا  
وہ قیامت تک سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

لہ ہوا یہاں تک کہ لوگوں کی جہاں درجہ التیقہ میں ان کو بھی تھا کہ محرم ہر صفر کر دیتے کہیں ہی الحج کو محرم نہ ہو کچھ عیب نہ تھا کہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیج  
پہنچا تھا وہاں سے کہ محرم آئے سے ہی مطلب ہے کہ محرم میں ان دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کی تھی جسے اس حساب سے اب صحیح حدیث قائم ہوا ہے

نَبِيِّنَ عَمْرٍو بْنِ نَقِيلٍ إِنَّهُ خَاصَمْتُهُ أَرَوَى فِي  
حَقِّ ذَعْبَتِ إِنَّهُ أَنْقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرَدَانَ فَقَالَ  
سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لِسَمْعَةَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ  
شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ -

قَالَ ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

يَا ۤأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّجُودَ وَقَالَ

فَتَادُّهُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا  
بِمَصَازِيحٍ خَلَقْنَا هَذِهِ السُّجُومَ لِيُزَيَّنَ  
بِهَا رَبُّنَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَجَعَلْنَا السَّيَّاطِينَ  
وَمَلَائِكَتَهُنَّ أَتَيْنَ بِهَا كُنُفٌ تَأْكُلُ  
فِيهَا بَعَثْنَا لِكَافِرٍ أَصْحَابًا  
نُصِيبُهُ وَنُكَفٍ مَا لَا يَعْلَمُ لَهُ نَبِيٌّ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيَّرًا  
وَالْأَبَ مَاتَا كُلُّ الْأَنْعَامِ  
الْأَنْعَامُ الْخَلْقُ بَرَزَهُمْ حَاجِبٌ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْفَأَقَامُ تَأْقِفَةٌ  
وَالْغُدُبُ الْمُلْتَقَةُ فَرَأَسًا هَرَادًا  
كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

ان سے ایک زمین میں ججڑا کیا، راوی کہتی تھی زید نے سعید راوی کے ولید (نے) میری زمین چھین لی ہے۔ یہ مقدمہ مروان کے پاس گیا (وہ حکم دینے لگا) حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھلا میں کیسے اس کا حق دبا سکتا ہوں؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فسر ماتے تھے شوخص بالشت بھڑبین بھی ظلم سے لے گا وہ قیامت کے دن - مات زمینوں تک اس کے گلے میں طوق بنیں گی۔

ابن ابی الزناد نے مشام سے بول روایت کی انہوں نے اپنے والد سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (پھر یہی حدیث درج بالا بیان کی)





۲۹۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ إِذَا جُمُ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
مَكْرُورَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۹۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ الْفَيْسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ  
أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ  
وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ  
فَإِذَا دَايَمْتُمُوهَا فَصَلُّوا -

۲۹۷۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ كَيْسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ  
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا  
لِحَيَاتِهِ فَإِذَا دَايَمْتُمُوهَا فَادْكُرُوا اللَّهَ -

۲۹۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَلَّمَ  
وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا  
ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ

داز مسدد از عبد العزیز بن مختار از عبد اللہ وانا ج از ابوسلمہ  
بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن تاریک  
یعنی بے نور ہو جائیں گے۔

(ابو یحییٰ بن سلیمان از عبد اللہ بن وہب از عمرو بن حارث ابو جحان  
ابن قاسم از والدش) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کے مرنے سے گرھن ہوتے ہیں  
نہ کسی کے جننے سے بلکہ وہ تو اللہ کی جملہ نشانیوں میں سے دو نشانیاں  
میں جب تم انہیں حالت گرہن میں دیکھو تو نماز پڑھو (صلوۃ کسوف اور  
خسوف)

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از زید بن اسلم از عطارد بن لیث)  
عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زلیلت  
کی وجہ سے وہ گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں گرہن ہوتا دیکھو تو اللہ  
کو یاد کرو (صلوۃ الخسوف والکسوف پڑھو)

(از یحییٰ ابن کثیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دن سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز شروع کی) تکبیر کہہ کر لمبی قرأت کی پھر رکوع  
میں لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سمیع اللہ لیتے حید کہہ کر کھڑے رہے پھر  
لمبی قرأت کی مگر وہ پہلی قرأت سے کچھ کم تھی۔ بعد ازاں طویل رکوع فرمایا  
مگر وہ پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر طویل سجدہ کیا۔ دوسری رکعت

لے اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کرے مشرکوں کو تنبیہ کرے لگا کر تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو ۱۲ منہ ۱۵ یعنی گہن کی نماز اس حدیث کی شریعت ادیب گندہی ہے ۱۲ منہ

قَالَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى  
مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ  
أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا  
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ  
وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي  
كُسُوفِ الشَّمْسِ الْقِرَاءَتَهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ  
اللَّهِ لَا يَخْصِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهَا فَانْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ -

۲۹۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَائِسٌ عَنْ أَبِي  
مَسْعُودٍ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَكْصِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا  
لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا -

**باب ۱۹۹۲** مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ بُشْرًا  
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ قَاصِمًا نَقْصِفُ  
كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِعَ مَلَأَقِحَ مُلْتَقَةٍ  
إِعْصَارٍ رِيحٍ عَاصِفٍ تَهْبُتُ مِنَ  
الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَسُودٍ فِيهِ نَارٌ  
صَوْبُ نَارٍ لَشَرِّ امْتَفِرْقَةٍ -

نَشْرًا سے مراد منشر یعنی الگ الگ ہے۔

میں بھی ایسا ہی کیا۔ پھر سلام پھیرا۔ اتنے میں سورج صاف  
ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا فرمایا  
سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں وہ کسی  
کی موت و حیات کے باعث گرہن نہیں ہوتے اور جب تم  
انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز کے لیے بڑھو۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسماعیل از قیس) ابو مسعود سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند  
نہ کسی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں نہ کسی کی زندگی کی وجہ  
سے، یہ تو اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں جب تم انہیں (کالت  
کسوف و خسوف) دیکھو تو نماز پڑھو۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا فرمان وہی خدا ہے جو اپنی

رحمت (دبارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں

بھیجتا ہے۔ (قرآن میں) قاصم کے لفظ سے مراد سخت

ہوا ہے جو ہر چیز کو روند ڈالے۔ لواقیع کا معنی ملا قح

یعنی ملتقمہ کی جمع (یعنی حاملہ کرنے والی) اِعْصَارِ گولہ

جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے

اس میں آگ ہوتی ہے صر سے مراد سردی

۱۔ ابو عبیدہ کا قول ہے اور جمع ہے لا قح کی یعنی وہ ہوائیں جو اپنی اٹھانے ہوئے چلی ہیں گویا حاملہ ہیں سلا نا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی  
کا معنی ہوا کی نائبات کی ہے جسے ٹھیک بتا ہے کہ وہ علم نائبات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا درخت کا مادہ اتر کر یا د درخت پر لے جاتی ہے اور اس وجہ سے درخت خمیدہ  
ہے گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے پس یہ پٹ رکھتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ یہ ایک قرأت ہے وہو الکنی کیسئل الریح بشر ابی کنی کی رحمت  
جو سورہ اعراف میں ہے بعضوں نے کہا بخیر ۱ کے بدل گشت ۱ پٹھا ہے یعنی ہر طرف سے جدا جدا چلنے والی ہوائیں ۱۲ منہ

۲۹۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ شَاوِبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

۲۹۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

وَأَزَادَ مِنْ شُعْبَةَ زَكَمٍ (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصابا یعنی مشرق کی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم ماد، دبور یعنی مغرب کی ہوا سے تباہ کی گئی۔

(از ابی بن ابراہیم از ابی جریج از عطاء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل کو دیکھتے

تو کہیں اندر آتے کہیں باہر جاتے کہیں آگے آتے کہیں پیچھے جاتے آپ کا

چہرہ متغیر ہو جاتا۔ پس جب بارش ہوتی تو آپ کو تسلی ہو جاتی حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا مجھے معلوم

نہیں ہوتا شاید وہ بادل نہ ہو جسے دیکھ کر ماد کی قوم نے کہا آیت

ہے جب قوم ماد نے بادل دیکھا جو ان کے میدانوں کی طرف آ رہا تھا

تو انہوں نے کہا اب باران رحمت ہوگی حالانکہ وہ تو عذاب تھا جس کو

جلدی طلب کرتے تھے طنزاً۔ وہ تو ایک آندھی تھی جو دردناک عذاب لے کر واقع ہو گئی (آخر آیت تک۔

## باب فرشتوں کا بیان

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودی یہ سمجھتے ہیں

کہ فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے بڑے

دشمن ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لکن

الذات فرشتہ سے مراد فرشتے نہیں۔ جنہوں نے کہا ہم صف بنا

کر کھڑے ہوئے ہیں تسبیح و تحمید و تہلیل کرتے ہیں (یہ جملہ فرشتوں کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے نقل کیا)

(از حدیث ابن خالد از جہام از قتادہ)

دوسری سند۔ امام بخاری فرماتے ہیں مجھ سے خلیفہ

۲۹۷۹- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۔ یہ آیت سورہ احقاف میں ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ مفسر اصول بیان ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانے وہ اللہ کے معزز بندے ہیں ان کے جسم لطیف ہیں وہ ہر کیے میں غلغلہ ہو سکتے ہیں۔ جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں جنوں میں اچھے متھے مومن کا فرسب طبع کے ہوتے ہیں مگر فرشتے سب اللہ کے نیک و صالحہ ہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ جنمے ہیں نبی و روادوں نے جہاں اور ایمان کا انکار کیا ہے، ان کی تاویل کی ہے فرشتوں کا بھی انکار کیا ہے جو مردہ ۱۲ منہ ۱۱۔ یہودی نبی جبرائیل علیہ السلام کو پناہ دینے سمجھتے اور کہتے کہ وہی ہماری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جاتا ہے یا ہمیشہ غلاب لے کر ہمیں آتا کرتا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب الجہود میں منہ ۱۲ منہ ۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ الصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ یہ قطبانہ دھننے والے ہیں اللہ کی پالی کو لئے والے ہیں اس اثر کو بخاری نے منہ ۱۲ منہ ۱۱۔



زُرِّيْعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهَيْشًا مَحْدُوْنًا قَتَا دَهْ  
 حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَمَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ  
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا  
 عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّكِيمِ وَالْيَقْطَانِ وَذَكَرَ  
 بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيَتْ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَلِي  
 حِكْمَةً وَلَمَّا نَافَا فَشَقَّ بَيْنَ النُّجْرَانِ إِلَى مَرَاثِلِ الْبَطْنِ  
 ثُمَّ غَسَلَ الْبَطْنُ بِنَاءً زَمَزَمَ ثُمَّ مَلَأَ حِكْمَةً وَ  
 إِنْبَاءً ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَأْبَةِ أَبْيَضٍ دُونَ الْبَغْلِ وَ  
 قَوَى الْحِمَارُ الْبَرَاءَى فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ جَبْرِئِلَ حَتَّى  
 أَتَيْتُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِلُ  
 قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ  
 قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ  
 عَلَى أَدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ  
 وَنَبِيِّ فَأَتَيْتُ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا  
 قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ  
 أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ  
 الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَتَحِيَّ فَقَالَ  
 مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخِي وَنَبِيِّ فَأَتَيْتُ السَّمَاءَ  
 الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جَبْرِئِلُ قِيلَ  
 مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ

بن خیاط از زید بن زریح از سعید بن ابی عمرو و ہشام دستوال از قتادہ  
 از انس بن مالک از مالک بن صفصعہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میں ایک بار بیت اللہ کے پاس درمیانہ حالت میں تھا نہ خوب  
 بیدار تھا نہ خوب سویا ہوا، آپ نے اس مرد کا ذکر کیا جو دو مردوں کے  
 درمیان تھا، آپ نے فرمایا سونے کا ایک تھال ایمان و حکمت سے  
 بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا، میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک شق کیا گیا  
 پھر آب زمزم سے میرا پیٹ دھویا گیا، پھر ایمان و حکمت سے جو تھال میں  
 تھے، میرا پیٹ بھر دیا گیا، بعد ازاں ایک جانور میرے سامنے لایا گیا  
 یعنی براق جو پھر سے ڈرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، میں جبرئیل کے  
 ساتھ چلا، پہلے آسمان پر پہنچا وہاں دریافت کیا گیا کون ؟ جبرئیل  
 نے فرمایا میں (جبرئیل) سے کہا گیا وہ مدعو کیے گئے ہیں، انہوں نے کہا ہاں  
 کیا محمد دریافت کیا گیا کیا وہ مدعو کیے گئے ہیں، انہوں نے کہا ہاں  
 کہا گیا مرحبا خوش آمدید، میں حضرت آدم علیہ السلام سے ملا انہیں  
 سلام کیا یہ پہلے آسمان پر تھے، انہوں نے کہا آؤ (پہلے) بیٹے اود  
 ینبرو ہاں سے ہم آگے بڑھے، دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی  
 یہی پوچھا گیا کون ؟ جبرئیل نے کہا میں (جبرئیل) ہوں، پوچھا گیا  
 تیرے ساتھ کون ہے ؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا  
 وہ بلائے گئے ہیں ؟ انہوں نے کہا ہاں ! تب کہا گیا مرحبا خوش  
 آمدید میں یہاں دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ  
 علیہما السلام سے ملا، دونوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر

۱۔ شریک روایت میں ہے کہ سوا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور محمد بن یحییٰ آپ کو جاتے ہیں ہوا اور یحییٰ بن علی کا خطاب بھی میداری کا حکم رکھتا ہے حضرت نے  
 کہا آپ کو وہاں معراج ہوا ایک مار خواب میں ایک بابائیل میں اس صورت میں کوئی شکل نہ رہے گا ۱۲ منہ سلہ ہوا یہ تھا کہ آپ اس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب کے  
 حرم میں تھے کہ فرشتے جب آپ کو لینے کے لئے آئے تھے انہوں نے کہا یہ شخص مرا ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انہوں نے آپ کو لے لیا امام مسلم کی روایت میں  
 اس کہ راحت ہے ۱۲ منہ سلہ یہ جبرئیل اور جبرئیل فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہنچتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبرئیل علیہ السلام نے جو کہدار سے کہا دروازہ کھول۔  
 اس نے پوچھا کون ہے جبرئیل نے جواب دیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔ اسی طرح ہر آسمان پر ہوا یہ خوبسہ روئے کے منہ میں خاک ان میں کا ایک مہدی (مخیر مہدی) بولتے  
 کہتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلنے بند ہوتے ہیں ضرور سنتی ہی وہاں کھولنے بند کرنے کو کہتے ہیں کہ وہاں سے اس قسم کے بہت سے  
 کفریات نکلتے ہیں اور عام مسلمانوں کو بہکا رہے نہ پڑھا نہ لکھا نہ معلوم کیوں کہ یہ رفاہ مراد معلوم قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرتا جا رہا ہوں معلوم اس سے کہل پوچھے جب  
 مسلمان مسلمان ہی نہ ہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ ؟ تو انہیں بدل اور بدلنا نہیں کہ کھلے اور غرض جو جا ۱۲ منہ

فَإِن نَعِمَ قَبْلَ مَرْحَبَا بِهِ وَلِنَعِمَ الْمَسْحِيُّ  
 حَبَاءً فَأَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبَا  
 بِكَ مِنْ آخِرٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ  
 مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ  
 مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ  
 مَرْحَبَا بِهِ وَلِنَعِمَ الْمَسْحِيُّ حَبَاءً فَأَتَيْتُ عَلَى  
 أَدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبَا مِنْ آخِرٍ  
 وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا  
 قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ  
 قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبَا  
 بِهِ وَلِنَعِمَ الْمَسْحِيُّ حَبَاءً فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ  
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبَا بِكَ مِنْ آخِرٍ وَ  
 نَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا  
 قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ  
 قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبَا بِهِ وَلِنَعِمَ  
 الْمَسْحِيُّ حَبَاءً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
 فَقَالَ مَرْحَبَا بِكَ مِنْ آخِرٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا حَاوَزْتُ  
 بَنِي فِئِيلَ مَا أَبْكَكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْعَلَاةُ  
 الَّذِي بَعَثَ بَعْدِي نَذْرًا خَلَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ  
 أَفْضَلُ مِنْكَ خَلَّ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ  
 السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ  
 مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
 إِلَيْهِ مَرْحَبَا بِهِ وَلِنَعِمَ الْمَسْحِيُّ حَبَاءً فَأَتَيْتُ  
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبَا بِكَ  
 مِنْ ابْنِ وَنَبِيٍّ فَرَفِعَ لِيَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ فَسَلَّمْتُ

پھر رسم تیسرے آسمان پر پہنچے، وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے جبرائیل نے  
 کہا میں ہوں۔ پوچھا گیا ساتھ کون ہے؟ کہا گیا محمد۔ پوچھا گیا کیا وہ  
 بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو کہنے لگے مرحبا خوش آمدید، اور  
 یہاں میں یوسف علیہ السلام سے ملا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش  
 آمدید بھائی پیغمبر۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون  
 جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرائیل۔ پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ کہا محمدؐ تو انہوں  
 نے کہا مرحبا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبرائیل نے کہا ہاں کہنے لگے مرحبا خوش آمدید اور میں  
 ادريس علیہ السلام سے ملا۔ ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر۔ پھر ہم  
 پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرائیل۔  
 پوچھا گیا تیرے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا گیا کیا وہ بلائے  
 گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تب وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید اور  
 میں ہارون علیہ السلام سے ملا انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی  
 پیغمبر۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل  
 نے کہا میں ہوں جبرائیل۔ پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں  
 نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے  
 کہا ہاں، کہا گیا مرحبا خوش آمدید، میں وہاں موسیٰ علیہ السلام سے  
 ملا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر جب میں  
 آگے بڑھا تو وہ روئے لگے کسی نے پوچھا روئے کیوں ہیں؟  
 انہوں نے کہا تمہارے مرض کی پروردگار اس نوجوان کی امت  
 میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں جائے گی۔ پھر ہم ساتویں  
 آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے جبرائیل نے کہا میں ہوں۔  
 جبرائیل پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے جواب ملا محمدؐ پوچھا گیا کیا  
 وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہا گیا مرحبا خوش آمدید  
 پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا میں نے انہیں سلام کیا  
 انہوں نے کہا خوش آمدید بیٹے پیغمبر پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔

نے جبرائیل سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے ہیں تو پھر ان کی کبھی باری نہیں آتی۔ سدرۃ المنتہی بھی مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے بیڑے میں ہزاروں کے مشکوں کے برابر ہیں اور پتے ایسے کہ ان کی شکل مانتی کے کان کی طرح اس کی جڑ سے چار نہریں نکل رہی ہیں دو چھپی ہوئی ہیں دیکھ میں نے جبرائیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا چھپی ہوئی نہیں بہشت میں جاری ہیں دسلیل اور کوثر اور کھلی ہوئی نہریں نیل اور فرات ہیں۔ بعد ازاں (اللہ کی جانب سے) مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر میں واپس کے سفر کیلئے آگے بڑھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نکلیں پہنچا۔ انہوں نے کہا کیا حکم لے کر آئے ہیں نے کہا دہر روز پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا دھائی لوگوں کا حال میں تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی، اور آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہے واپس اللہ کے پاس جاسیے اور تخفیف کی درخواست کیجئے۔ چنانچہ میں واپس گیا غرض حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا یعنی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے مزید کمی کے لیے کہا میں اللہ میاں کے پاس گیا اور دس کم کرا کے تیس نمازیں رہ گئیں پھر اسی طرح ہوا تو اللہ میاں نے بیس نمازیں مقرر کیں پھر ایسا ہی واقعہ ہوا اور اللہ میاں نے دس نمازیں کر دیں اور میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے اسی طرح کہا پھر پانچ نمازیں رہ گئیں میں تھرت موہی کے پاس آیا انہوں نے کہا کیا حکم لائے میں نے کہا پانچ نمازیں رہ گئیں۔ آپ نے پھر بھی یہی کہا کہ یہ بھی تیری امت کی طاقت سے باہر ہے واپس جاؤ تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا دو واپس جانے سے شرم آتی ہے

جَبْرِئِيلُ فَقَالَ هَذَا الْيَكِيَةُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ إِخْرَمًا عَلَيْهِ وَرَفَعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَنْبَقَهَا كَأَنَّهُ قِلْدٌ مَهْجُورٌ وَرَفَعَهَا كَأَنَّهُ إِذَا انْفُذَ فِي أَمْلَهاً أَرْبَعَةُ أَمْهَارٍ تَهْرَانِ بِاطْنَانٍ وَتَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جَبْرِئِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَهُنِ الْجَنَّةُ وَالْمَأْتِ الظَّاهِرَانِ فَالْثَّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ قُرِضْتُ عَلَى تَحْسُونِ صَلَوةٍ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ قُرِضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةٍ قَالَ آتَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ مَا لَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعْجَزةِ وَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلَّهُ فَوَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَأَلْتُ فَنُودِيَ أَيْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَفْتُ عَنْ عِبَادِي وَاجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا أَوْ قَالَ هَبْنَاهُ عَزْفًا كَذَلِكَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے امام بخاری نے اس حدیث کو اس باب میں اس لئے ذکر کیا کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے۔ یہ حدیث اور بھی گزر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت پھر صبح بخاری نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ منہ ۱۱ ہجری ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ۱۲ منہ ۱۱ دوسری حدیث میں ہے کہ یحیون اور یحیون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپ کا یہ ہے کہ دنیا میں بیٹھے اور شیریں پانی کی نہریں سدرۃ المنتہی کی جڑ سے نکل رہی ہیں وہاں سے نکل کر زمین میں گئی ہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ-

اس وقت بارگاہ الہی سے آواز آئی۔ میں نے اپنا ارادہ پورا کر دیا کہ پانچ نمازیں فرض

اپنے بندوں سے بہت تخفیف کی، ایک نیک کا ثواب دس کے برابر دوں گا۔ (گویا پانچ نمازیں قرب دس مساوی پچاس) ہم نے بحوالہ قتادہ،  
حسن بصری، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط بیت المعمور کا قصد کیا (معراج کی حدیث بیان نہیں کی)

۲۹۸- حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ الْقَادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ

أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّ آرَبَ عَيْنٍ

يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ

مُفْضَعًا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَجْعَلُ اللَّهُ مَلَكًا

فِيؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ

عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَشَقِيَّ أَوْ سَعِيدٍ

ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ

لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ

إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ

أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ

بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ-

۲۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

داز حسن بن ریح از ابوالاحوص، اعمش از زید بن وہب

بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ

صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ

میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے، پھر چالیس دن تک وہ خون کی شکل میں اتنے

ہی عرصہ میں تبدیل ہوتا ہے پھر اس خون کا مضغہ گوشت اتنے ہی دنوں

میں تیار ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو متعین کرتا ہے

کہ وہ چار باتیں لکھے اس شخص کے اعمال، روزی، عمر، نیک و بد ہونا

پھر اس میں روح چھوئی جاتی ہے۔ پھر کوئی شخص تم میں ایسا واقع ہوتا

ہے جو نیک کام کرتا رہتا ہے (دنیا میں) بہشت اس سے ایک ہاتھ کے

فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے اور وہ روزنیوں کا کام

کر بیٹھتا ہے۔ کوئی شخص ساری عمر برے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے

ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے۔ پھر تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے اور

وہ بہشتیوں کے کام کر بیٹھتا ہے (اور مستحق بہشت ہو جاتا ہے)۔

داز محمد بن سلام از مخلد از ابن جبرئیل از موسیٰ بن عقبہ از

معراج کی حدیث بیان نہیں کی مطلباً، امام بخاری کا یہ ہے سعید بن ابی عمرو و دریشام و ستافی نے بیت المعمور کا قصد اس حدیث میں گھسیٹا ہے جو علی و مروی ہے گویا امام کی

روایت زیادہ صحیح ہے مگر امام حسن بصری نے ابو ہریرہ سے سنا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ترمذی اور کئی سن میں نے کہا کہ حسن نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا ۱۲۸ منہ دوری روایت

میں ہے کہ سیر و رحلت سے محبت کرتا ہے تو رکنا پانی رحمت کی رنگ دے میں سے ساما جاتا ہے ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صلیت جوڑتا ہے ۱۲۸ منہ نفس اطرہ

جوئی پلید یعنی جاہلیت سے بعد اس سے متعلق ہوتا ہے ایک لکڑی لکڑی کے ٹکڑے سے جو حضرت یونسؑ کی کہانی سے لیا گیا ہے کہ وہ اس کے خلاف ہے چار چھینے سے پہلے چل

میں جان پڑ جاتی ہے جس نے اگر کوئی بات بارے ہو بوقوف حدیث میں جلد کا لفظ ہے اس سے مراد مدوح انسانی ہے یعنی نفس اطرہ مرد کہ جس کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانات سے امتیاز رکھتا

ہے نہ دوزخ نہ جہنم وہ تو لفظ ہی اندر جو دوسری ہے ۱۲۸ منہ یہ شیعہ کی طور پر ہوا انرا زانیہ کل بہشت میں جلتے کے قریب ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہشت سے ایک ہاتھ فاصلہ پر ہو۔

۱۲۸ منہ قیمت تو بچنے کے کہاں لٹوئی ہے گندہ ہے دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رکھا ۱۲۸ منہ معلوم ہوا کہ اعتبار نماز پر ہے آدمی کیسے ایچے کا کہتا ہو مگر جن محل پر مغرور ہو جائے



سَلَّمَ وَالْأَعْرَبُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ  
عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ مَسْجِدِ الْمَلِكَةِ يُكْتَبُونَ  
الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ إِمَامُهُمْ طَوُّوا الصُّلُفَ  
وَجَاءُوا يَسْتَمْعُونَ الدُّعَاءَ -

۲۹۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ  
مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ  
أَنْشُدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ  
إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدْ لَكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجَبْتُ  
اللَّهُمَّ آيِدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ -

۲۹۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَسَّانَ أَهْجُمُهُمْ أَوْ هَاجِرُهُمْ  
جَبْرِئِلَ مَعَكَ -

۲۹۸۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَكْبَرِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ كَانَ إِذَا نُظِرَ إِلَى عُيَاذِ سَاطِعٍ فِي سَكَنَتِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے  
پر جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، فرشتے متعین کئے جاتے ہیں جو کہتے رہتے  
ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا، جو نبی امام خطبہ پڑھنے کے لیے (منبر پر)  
بیٹھا تو وہ (فرشتے) اپنے جبریل علیہ السلام کو مسجد میں آتے ہیں اور خطبہ سننے  
لگ جاتے ہیں سبحان اللہ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری) سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے دیکھا کہ حسان بن ثابت  
وہاں اشعار پڑھ رہے ہیں (حضرت عمر خفا ہوئے) حضرت حسان رضی اللہ  
عنہ نے جواب دیا میں تو اس وقت بھی یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا  
جب آپ سے بہتر ہستی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس مسجد میں  
تشریف فرما تھے پھر حضرت حسان نے ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا انہیں  
قسم دی (سچ فرمائیے) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ (جب میں اشعار پڑھ رہا تھا) حسان! (مشرکین و معترضین کی ہجو کا) میری  
طرف سے جواب دے اے اللہ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد کر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا واقعی میں نے (آنحضرت کے اس لہجہ کو) سنا ہے  
(از حفص بن عمر از شعبہ از عدی بن ثابت) براء بن عازب سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسانؓ سے فرمایا (مشرکین  
کی) ہجو کو یا ان کی ہجو کا جواب ہجو سے، حضرت جبریل (علیہ السلام)  
تیرے ساتھ ہیں

(از اسحاق از وہب بن جریر از والدش از جریر بن عازم از  
حمید بن ہلال) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں نبی  
ﷺ غم کی گلی اور کو پیچ دہ گرد و غبار دیکھ رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی۔

۱۔ یہ حدیث آٹھ جہاں سے گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو فضیلت کے اخیات کے لئے لائے ۱۲ منہ ۱۱۵۰ ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ کہ اس میں روح القدس کا آیتا  
ہے یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ۱۲ منہ ۱۱۵۰ پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کے دھوکے ان کی ساری حقیقت کھول کر  
رکھ دی۔ ایک شعر حسان رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّسْجِدٍ سَيِّئٌ أَوْ قَتْلٌ أَوْ هَيْبٌ عِمْ تَوْبَرِدُ زَمَانِ كِي تَارِي فِي  
معروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تمہاری ہجو کرنے میں۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں وہ مشرکین ہیں اللہ اور رسول کی تعریف ہو یا مشرکوں اور مشائخ  
فجار اہل بدعات کا رد ہو یا جہاد اور اہل اسلام کی ترغیب و تحریص ہو پھر خدا درست لکھ تو اب ہے ۱۲ منہ ۱۱۵۰ غم غم خیز قبیلہ کی آیتا نے جو انھار میں

عَمَّ زَادَ مُوسَىٰ مَرْكَبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

شکر کی گرد و غبار دیکھ رہا ہوں۔

۲۹۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اَلْحَرَمُ عَنْ هِشَامِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوُحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِي الْمَلَكُ

أَحْيَا نَافِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْخُبْرِ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَ

قَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَىَّ وَيَقْصِلُ

الْمَلَكُ أَحْيَا نَافِي رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَرْغِي مَا يَقُولُ۔

تمام الفاظ یاد کر لیتا ہوں (وہ الفاظ جو خدا کی جانب سے وہ نقل کرتا ہے)

۲۹۸۸۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

انْفَقَ رَوْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْ مَخْرَجَهُ الْجَنَّةَ

أَوْ قُلْ هُمْ فَقَالَ أَيْ تَبْكُرُ ذَاكَ الَّذِي لَا قُوَّةَ عَلَيْهِ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَىٰ أَنْ يَكُونُ مِنْهُمْ

ہوگا، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اس شخص کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی خوش

قیمت شخصوں میں سے ہوگا سبحان اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا کیا مقام ہے! آنحضرت کی توقع یقین اعلیٰ کے برابر ہے)

۲۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ

هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ دَعْنِي

السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى

يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

موسے کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے

شکر کی گرد و غبار دیکھ رہا ہوں۔

(از فروہ ازلی بن سہرا زہشام بن عروہ از والدش حضرت عروہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشامؓ نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟

آپ نے فرمایا مختلف شکلوں سے بعض اوقات فرشتہ گھٹنے کی آواز جیسا داز

سے آتا ہے جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز ختم ہو جاتی

ہے وحی کی یہ قسم مجھ پر بہت شاق گذرتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ وحی

کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے۔ میں اس کے

تمام الفاظ یاد کر لیتا ہوں (وہ الفاظ جو خدا کی جانب سے وہ نقل کرتا ہے)

(از آدم بن ابی ایاس از شیبان از یحییٰ بن کثیر از ابوسلمہ) حضرت

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے

تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا خرچ کرے (مثلاً

دور و پلے دو کپڑے دو جانور) اسے (قیامت کے دن) بہشت کے

دربان آواز دیں گے ادھر آؤ اے فلاں! (یعنی اس دروازے سے

بہشت میں داخل ہو ورنہ شیک بہشت کے ہر دروازے سے جانے کا حقدار

ہوگا، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اس شخص کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی خوش

قیمت شخصوں میں سے ہوگا سبحان اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا کیا مقام ہے! آنحضرت کی توقع یقین اعلیٰ کے برابر ہے)

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از ہری از ابوسلمہ) حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے

عائشہ! دیکھو یہ جبرائیلؑ کھڑے ہیں تجھے سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے

جواب دیا اس پر یعنی جبرائیلؑ پر بھی سلام ہو اور رحمت اور برکات۔

(آنحضرتؐ سے عرض کیا) آپ ہی دیکھ رہے ہیں میں تو نہیں دیکھ رہی

(جبرائیل کو)

۱۔ حدیث اور شروع کتاب میں گزرنے والی حدیث ۲۹۸۷۔ ۲۹۸۸۔ ۲۹۸۹۔ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر ہے اور اس کے شکر کا ذکر ہے وہ شکر بھی

فرشتوں کا تھا۔ علیہ السلام



(از ابوالعزم از عمر بن ذر)

دوسری سند از یحییٰ بن جعفر از وکیع از عمر بن ذر از الشہاب  
از سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جبرائیل سے آپ مجھ سے زیادہ کیوں نہیں ملا کرتے جتنا اب ملتے ہیں؟  
چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ہم تو تیرے مالک کا جب حکم ہوتا ہے اس وقت  
اترتے ہیں۔ ہمارے آگے پیچھے سب کچھ اس کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔

از اسماعیل بن ابی اویس از سلیمان بن بلال از یونس بن یزید از  
ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن مقبہ بن مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل ایک محاورے  
میں تیرے آن پر حلاوتیں ان سے کہتا رہا مجھے دوسرے محاوروں پر بھی پڑے  
کی اجازت دیجئے۔

از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از یونس از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام  
لوگوں سے زیادہ مخفی تھے خصوصاً جب ماہ رمضان میں جبرائیل ہرات  
آپ سے ملتے اور قرآن پاک کا دور کرتے بغرض کہ جب آپ کی وجہ تیرے  
کی ملاقات رہتی تو آپ بھلائی کرنے میں چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی  
ہوتے تھے۔

عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ ہم سے معمر نے بھی اسی درج  
بالا سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور  
حضرت فاطمہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرائیل

۲۹۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَجِيمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ  
ابْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْرَيْلَ  
أَلَا تَنْزُدُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَنْزُدُنَا قَالَ فَتَزِلُّنَا وَمَا  
تَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا  
خَلْفَنَا الْأَيَّةُ -

۲۹۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْرَأَيْ جِبْرِيْلَ عَلَى حَرْفٍ قُلَّمِ  
أَنْزَلَ اسْتَبِيْدُهُ حَتَّى اسْتَهْمَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ -

آخر سات محاوروں تک اجازت مل گئی ہے

۲۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا  
يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ  
جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ لِكُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ  
الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرُّوحِ الْمُرْسَلَةِ  
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ  
وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۔ اس حدیث کی شرح انشاء اللہ آگے آئے گی مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی لہجیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب ایک ہے یعنی عربی پر بعضہ الفاظ کے اور بعضہ حروف میں کچھ  
اختلاف ہے محاورہ ایک محاورہ ہے تو جہنم کا دوسرا محاورہ جو۔ جی طے کا کچھ دوسرے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر سنی کرتے کے لئے قرآن کو سات عرب کے محاوروں پر پڑھا  
کی اجازت دی ۱۲ مرتبہ



آپ سے قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے

از قتیبہ بن سعید از لیث (ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے نماز عصر میں کچھ تاخیر کی عمروہ بن زبیر نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل اترے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی، حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا جو کچھ آپ فرما رہے ہیں سمجھ کر کہیں بھلا جبرائیل نے حضور کی امامت کی، حضرت عمروہ نے کہا (سند لیجئے) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرائیل اترے انہوں نے میری امامت کی، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پھر تیسری نماز پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز پڑھی۔

ابو مسعود یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی نگلیوں لگتے تھے (از محمد بن بشر از ابن ابی لدی از شعبہ از جیب بن ابی ثابت از زید بن وہب) البوزر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل نے کہا کہ جو شخص آپ کی امت میں اس حال میں انتقال کرے کہ وہ شکر نہ کرتا ہو تو وہ ایک نہ ایک روز بہشت میں ضرور داخل ہوگا یا فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ حضرت البوزر نے یہ سن کر فرمایا، اگر چہ وہ نہا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا ماں خواہ وہ نہا یا چوری کرتا ہو

(پھر بھی وہ جنت میں داخل ہوگا)

(از ابو الیمان از شعبہ از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور فجر و عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں۔ جو فرشتے رات رہے وہ صبح آسمان پر چلے جاتے ہیں اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے تم نے کس حالت میں چھوڑا؟ (میرے بندوں کو) فرشتے جواب دیتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَخَارِصُهُ الْقُرْآنَ -

۲۹۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا خَرَّ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُوهُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلِّ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ يَا عُمَرُوهُ قَالَ سَمِعْتُ لَبِيبَ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَتْنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ -

۲۹۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ لَنَا قَالَ وَدُنْ دُنْ وَإِنْ سَوَّقَ قَالَ إِنْ

(پھر بھی وہ جنت میں داخل ہوگا)

۲۹۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَامُونَ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَوَاتِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يُعْرِجُونَ إِلَيْهَا الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ

لے یعنی ہر سال ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوتی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ہمارے وہ کیا کچھ ہیں کہ زمین ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے حضرت طاہرہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے علامات النبوة اور فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ

بِهِمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ دِينَكُمْ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ  
يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمُ بُكُورًا

**باب ۱۹۹** إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لِي

وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ قَوَّافَتٌ

أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى غُفْرَةً مَا

تَقَدَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ

**۲۹۹۶** حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا

ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ تَامَةَ حَاتِلَةَ

أَنَّ الْقَيْسَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةً فِيهَا

تَسَائِيلُ كَمَا تَمُوتُ نَمْرُوقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ النَّبَايِنِ

وَجَعَلَ يَتَخَيَّرُ وَجْهَهُ قُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الْوَسَادَةِ قَالَتْ وَسَادَةٌ جَعَلَهَا

لَكَ لِتَضَطَّعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ

لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَإِنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ

يَعْدُّ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحِبُّوهُ مَا خَلَقْتُمْ

ان میں جان بھی تو ڈالو جن کی تسکین نہائی میں ؟

**۲۹۹۷** حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ

كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَسَائِيلٌ

**۲۹۹۸** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

جب ہم ان کو چھوڑ کر یہاں آئے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے جب ہم  
ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

**باب ۲۰۰** (ذیہ حدیث) جب تم میں سے کوئی شخص آمین

کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، دونوں کی آواز

ایک ساتھ نکلے تو گزشتہ گناہ آدمی کے معاف ہو جاتے

ہیں۔

دا محمد از محمد از ابن جریر از اسماعیل بن امیہ از نافع از قاسم بن

محمد حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

ایک تکیہ تیار کیا جس میں تصویریں تھیں۔ گویا وہ نقشی تکیہ معلوم ہوتا تھا

آپ شریف لائے تو دروازے پر کھڑے رہے داند نہ آئے آپ کا

چہرہ متغیر ہو گیا میں نے عرض کیا ہمارا کیا خطا ہے یا رسول اللہ !

آپ نے فرمایا اس تکیہ کی کیا شکل ہے؟ میں نے عرض کیا میں

نے یہ آپ کے آرام فرمانے کے لیے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا

کیا تجھے معلوم نہیں فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں

صورت ہو اور صورت بنانے والا (خو لو گرافر، فوٹو کھینچنے والا) قیامت

کے روز عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اللہ میاں فرمائیں گے تصویر ساز

دا محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از معمر از زہری از عبد اللہ

بن عبد اللہ (ابن عباس) کہتے تھے میں نے حضرت ابوطحیہ سے سنا وہ کہتے تھے

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اس

گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر یا صورت ہو۔

(از احمد از ابن وہب از عمرو از کثیر بن اشجہ از زید بن خالد جہنی)

بعض نسخوں میں یہاں باب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں وہ فرشتوں کا اثبات جلا آتا ہے جو لگے باب کا مقصود ہے اور

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ  
بُسْرَيْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُمَيْ  
حَدَّثَنَا وَمَعَ بُسْرَيْنَ سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ  
الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ  
حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ مَوْرَدَةٌ قَالَ بُسْرَيْنُ  
زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَعَنَا كَأَنَّا فَادَا نَحْنُ فِي بَيْتِ بُسْرَيْنَ  
فِيهِ نَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ  
يُحَدِّثْنَا فِي النَّصَاوِيرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِنْ لَرَقُمْ  
فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْكَ -

بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبید اللہ خولانی سے بھی  
روایت کیا یعنی زید بن خالد جہنی کے اس روایت میں دونوں تلمیذ میں  
ایک بسر بن سعید، ایک عبید اللہ خولانی، دونوں کو زید بن خالد جہنی نے  
حدیث سنائی، عبید اللہ اور خولانی وہ ہیں جنہیں ام المؤمنین ميمونہ رضی اللہ  
عہا نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے  
جس میں صورت ہو بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت  
کرنے کے لئے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں ہیں۔  
میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا حضرت زید نے ہم سے وہ حدیث بیان نہیں  
کی تھی جس میں تصویروں کی ممانعت ہے؟ تو عبید اللہ خولانی نے کہا حضرت  
زید نے اس حدیث میں ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کیا تھا کہ ان تصویروں میں کوئی  
مرج نہیں جو کپڑوں پر منقوش ہوں کیا تو نے نہیں سنا تھا تو میں نے کہا نہیں! عبید اللہ نے کہا میں نے تو سنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا کہ

۲۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ  
فَقَالَ إِنْ لَمْ تَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ مَوْرَدَةٌ وَلَا كَلْبٌ -  
۳۰۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ  
الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ  
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلُ  
الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

(انجلی بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از سالم) ان کے والد حضرت  
عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل نے ملنے  
کا وعدہ کیا تھا مگر حسب وعدہ وہ نہ آئے آپ نے وجہ پوچھی تو کہا ہم  
دفرشتے اس گھر میں نہیں جلتے جس میں مورت ہو یا کتا۔  
(از اسماعیل از مالک از اسمی از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام کہے سَمِعَ اللَّهُ لَنْ حَمْدَهُ تو  
تم کہا کرو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کیونکہ تمہیں کے الفاظ فرشتوں کے الفاظ کیساتھ  
ہم وقت بیکے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے مگر چہرہ علماء و جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جانتے ہیں بشرطیکہ وہ پٹھے یا عمامہ  
یا پٹے پر بنی ہوں اگر فرش پر بنی ہوں یا تو شک یا شک یا شک یا شک کو لوگ روندتے ہیں تو حسام نہیں ہے لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روکیں گے مگر من سب دار اور  
بے سبب و بروت میں کوئی فرق نہیں مگر بعض سلف اس کے قائل ہوتے ہیں کہ سب دار تصویر منع ہے یعنی عجم اور بے سبب منع نہیں قسطانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے۔  
اور بعض سلف میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے کو مانا گیا ہے کہ اس سے بھی اس مذہب کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ

(از ابی ہریرہؓ بن منذرؓ از محمد بن قلیحؓ از والدش از ہلال بن علیؓ از جابر بن عبد اللہؓ)

بن ابی عمرؓ (ہذا ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کے انتظار میں رہے اسے نماز کا ہی ثواب ملتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یا اللہ اے بخش دے، یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ تمام نماز متعلق نہ ہو جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔ اس کے لیے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں اور وہ ثواب نماز سے مالا مال رہتا ہے۔

(از علی بن عبد اللہؓ از سفیان از عمرو از عطاء از صفوان بن یعلیٰ)

ان کے والد (علیؓ) کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ وَنَادَا يَا مَالِكُ. حضرت سفیان کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے وَنَادَا يَا مَالِكُ

(از عبد اللہ بن یوسف از ابن وہب از زینس از ابن شہاب از)

حضرت عمروؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی یا رسول اللہ آپ پر جنگ احد سے کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے؟ (کیونکہ اس جنگ میں آپ زخمی ہوئے) آپ نے فرمایا عائشہ! میں نے تیری قوم (قریش کی طرف سے جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میری دل جانتا ہے، سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے جس دن میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یلیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا (وہ طائف کا رئیس تھا) اس نے میری دعوت اسلام قبول نہ کی یہیں مغموم ہو کر واپس آ رہا تھا۔ جب میں قرن ثانی کے مقام پر پہنچا تو ورا آرام ہوا۔ میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو بادل کا ٹکڑا اچھ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور اس میں جبریلؑ موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی

۱۔ ۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مُحَمَّدُ بْنُ يُوَيْسٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي مُهْرَبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَوةُ تُحِبُّهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يُقِفْ مِنْ صَلَوةٍ أَوْ يُجِدِثَ.

۲۔ ۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَا يَا مَالِكُ قَالَ سَفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَا يَا مَالِكُ -

۳۔ ۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أَحَدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِي مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَضُّوا نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ عَبْدِ كِلَابٍ فَلَمْ يُجِئَنِي إِلَى مَا أُرِيدُكَ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَآنَا بَقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ كَأَنَّهَا خَلَّتْ بَنِي فَنَنْظُرُ فَإِذَا فِيهَا

۱۔ یہ مالک کی ترمیم ہے ترمیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو۔ مالک دوزخ کے دائرہ کا نام ہے وہ بھی ایک فرشتے ہیں تو اب کا مطلب یعنی فرشتوں کا ثبوت مکمل آیا۔ منہ ۱۲ عقیدہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف۔ شمال منہ نبوت میں ابوطالب کی وفات کے بعد آپؐ وہاں تشریف لے گئے تھے پہلے وہاں کے لوگوں نے آپؐ کو بلا بھیجا تھا۔ اس کے آپؐ کے مخالف ہو گئے آپؐ وہاں سے بھدرا دے دئے وہاں سے لوگ تھے تو ان مردودوں نے آپؐ کو پتھر مارنے جس سے آپؐ سخت زخمی ہو گئے۔ انہوں نے

جِبْرِيلَ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثْنَا لَكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِنَأْمُرَكَ بِمَا شِئْتَ فَبِهِمْ فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا ذَلِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأُخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا (سُخ دینے والا) جواب سن لیا ہے اب اللہ نے پہاڑوں کے فرشتوں کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ جو چاہیں ان سے کام لے سکتے ہیں، اتنے میں اس فرشتے نے جس کے متعلق حضرت جبرائیل نے کہا تھا، مجھے سلام کیا اور کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ آپ کے پاس بھیجا ہے آپ جو فرما لیں میں کر گذروں گا۔ اگر آپ فرمائیں تو میں مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں انہیں ملا دوں اور وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں ایسا نہ کر) مجھے امید ہے

راگر یہ لوگ بدعت نہ پا سکتے تو ان کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو محض اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی نو سریک نہ کریں گے۔

۳۔ ۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ مَحْبُشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَىٰ جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمَاءٌ جَنَاحُ

(از قتیبہ از ابو عوانہ) ابو اسحاق شیبانی کہتے ہیں میں نے زید بن حبیش سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ انہوں نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہم سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا ان کے چہرہ سو پر تھے۔

۳۔ ۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ قَالَ رَأَىٰ رُفْقًا أَخْفَرَ سِدًّا أَفْقَ السَّمَاءِ

(از حفص بن عمر از شعبہ از اعمش از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ کی تفسیر میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز چھوٹا دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا اس پر حضرت جبرائیل بیٹھے ہوئے

تھے یا ان کے پر پھیلے ہوئے تھے۔

۳۔ ۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ رَأَىٰ

از محمد بن عبداللہ بن اسماعیل از محمد بن عبداللہ انصاری از ابن عون از قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہے کہ آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھا ہے

۱۔ حدیث میں اخیسبیں آیا ہے اس سے وہ پہاڑ مراد ہیں جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنی بوقریں اور قحطان بعضوں نے کہا ثور اردو ہجوم، ۲۔ رعدہ للعالمین اس نے ان کا نام ہے جو بدترین ذنوں کے ساتھ باوجود ان کے انتہائی مظالم کے انتہائی شفقت و رحمت سے پیش آئے ۳۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ اس حدیث سے بھی فرشتے کا حال معلوم ہوا جو ترجمہ باب سے ۱۲ عبدالرزاق

أَنَّ مُحَمَّدًا أَرَادَ رَبِّهٖ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلَكِنْ قَدْ رَأَى  
جِبْرِيلَ فِي مَوْجِدِهِ وَخَلَقَهُ سَادًّا مَسَا  
بَيْنَ الْأَفْقِ .

۳۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ أَبِي نَافْعَةَ عَنْ  
إِبْنِ الْأَشْوَحِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُسْرُوٍّ قَالَ قُلْتُ  
لِعَلَّشَةَ مَا قَالَتْ قَوْلُهُ ثُمَّ دَفَعْتُ لِي فَكَانَتْ  
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ  
يَأْتِيهِ فِي مَوْجِدِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاكَ هَذِهِ الْمَرْءُ  
فِي مَوْجِدِهِ الْبَقِيَّ مَوْجِدَهُ فَسَدَّ الْأَفْقَ .

سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ دیا۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَا فِي فَقَالَ الَّذِي  
يُوقِدُ النَّارَ دَمًا لِلَّهِ خَاذِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَ  
هَذَا مِيكَائِيلُ .

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ  
امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهِ  
لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَفِيحَ تَابَعَهُ شُعْبَةٌ وَ  
أَبُو حَظْرَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَوْعُوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ

تو اس نے بڑی جھوٹی بات کہی، البتہ آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی  
(اصلی صورت میں دیکھا ہے جنہوں نے آسمان کے کناروں کو اپنے وجود  
سے ڈھانپ رکھا تھا۔

(از محمد بن یوسف از ابوالاسامہ از زکریا بن ابی نافع از ابن اشوح  
از شعبی) حضرت مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
عرض کیا آپ جو فرماتی ہیں آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تو اس آیت  
کا کیا مطلب ہے؟ وہ کہان قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى انہوں نے کہا اس سے مراد  
یہ ہے کہ جبرائیل کو (اصلی شکل میں) دیکھا نہ کہ خدا کو (جبرائیل علیہ السلام  
انسان کی شکل میں آتے تھے۔ جس مرتبہ کا ذکر اس آیت میں ہے)  
اس مرتبہ اپنی اصلی صورت میں آئے تو آسمان کو ایک کنارے

(از موسیٰ از جریر از ابو رجاء از حضرت سمرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میں نے آج رات دو آدمیوں کو اپنے پاس آیا ہوا  
دیکھا (خواب میں) جنہوں نے کہا وہ جو آگ بھڑکار رہا ہے، دوزخ کا  
دروغہ ہے، اور میں جبرائیل ہوں یہ (میرے ساتھ) میکائیل ہے۔

(از مسدد از ابو عوانہ از اعش از ابو حازم) ابو ہریرہ کہتے ہیں  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے  
بستر کیلئے بلائے اور وہ انکار کر دے، شوہر رات بھر بے بیوی پر زخا ہے  
تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لغت کرتے رہتے ہیں۔ ابو عوانہ کیساتھ  
اس حدیث کو شعبہ اور ابو حمزہ اور ابن داؤد اور ابو معاویہ نے اعش  
سے روایت کیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از لیت از عقیل از ابن شہاب از ابوالسلمہ  
از ابن عمر بن عبد اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (خارجہ میں

سے) میں نے خلاف یہ کہ جو مجبور علماء کا یہ قول ہے کہ آپ نے اپنے پیچھے مرد کا گھر دیکھا ۱۲ منہ ۱۳ شعیب کی روایت نے خود مؤلف نے نکاح میں داخل کی اور ابو حمزہ کی روایت  
موسلمہ نے نہیں لی اور ابن داؤد نے روایت مستدر نے ابی ہریرہ سے سند میں داخل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے داخل کی ۱۲ منہ

جبرائیل کی جو شکل تھی اس کے بعد وحی آنا موقوف ہو گئی (تین برس تک) ایک بار میں چل رہا تھا کہ آسمان سے مجھے ایک آواز سنائی دی اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو ترا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر خائف ہوا اور بیٹھ گیا پھر اپنے گھر آکھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھ پر کوئی کپڑا ڈال دو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ . . . . . قَاهُجُرْ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں رجز سے مراد بت ہیں۔

(از محمد بن یسار از غندر از شعبہ از قتادہ)

دوسری سند۔ امام بخاری کہتے ہیں محمد سے خلیفہ بن خیاط ازیرید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از ابو العالیہ کہتے ہیں ہم سے تمہارے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک گندمی رنگ والے اور گھنگرے بال والے آدمی میں جس طرح شنوؤہ (خیل) کے لوگ جوتے میں اور بیسی علیہ السلام کو بھی دیکھا، وہ میا نہ قدر سرخ و سفید سیلھے بال والے آدمی ہیں۔ نیز میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا دار و نذر ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائیں آیت فَلَا تُكْفِرُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ کامطلب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے ملنے میں شک نہ کر۔

حضرت انس اور ابوبکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب دجال کا ظہور ہو گا تو مدینہ پاک کی حفاظت فرشتے کریں گے۔

باب بہشت کا بیان نیز یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے

باب ۱۹۹ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ

۱۔ ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب النعم میں منسلک کیا ہے ۱۲۷۱۱ دوزخ دوزخ موجود ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے بعض معترض



الْجَنَّةِ وَالْأَهْلُ مَخْلُوقَةٌ ۖ قَالَ أَبُو  
الْعَالِيَةِ مَطْمَرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَ  
النَّبُولِ وَالْبُرَايِ كُلُّهَا رَضَقُوا  
أَتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أَتُوا بِأَخْرَقَالُوا  
هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ  
أُنْتِنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ  
مُتَشَابِهًا يَتَشَبَّهُ بَعْضُهُ بَعْضًا  
وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ قُطُوفُهَا  
يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةً  
قَرِيبَةً ۚ أَلَا رَأَيْتَ الشَّرْرَ قَالَ  
الْحَسَنُ الْفَضْرَةَ فِي الْوَحِيدِ الشَّرُّ  
فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسِيلًا  
حَدِيدًا فِي الْحَرِيِّ عَوْلٌ وَجَمْعُ الْبَلْعِ  
يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُتَسَلِّطًا  
كَوَاعِبُ نَوَاهِدِ الرَّحِيقِ الْأَحْمَرِ  
الْتَسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
خِتَامُهُ طَيِّبُهُ مِنْكَ نَضَاجَتُهُ  
فَيَا خِتَامَتَانِ يَقَالُ مَوْضُوتَةٌ  
مَلْسُوحَةٌ مِنْهُ وَضَائِنُ الثَّقَلَةِ

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں اَزْدَاجٌ مَطْمَرَةٌ (جو  
قرآن میں ہے) سے مراد ہے کہ وہ عورتیں حیض، پیشاب  
اور تھوک سے پاک صاف ہوں گی کُلُّهَا رَزَقُوا الایۃ کا  
مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ آئے گا پھر  
دوسرا میوہ تو وہ کہیں گے اس میوے کو ہم پہلے بھی کھا  
چکے ہیں۔ مُتَشَابِهًا سے مراد ہم سورت، ہم رنگ، البتہ  
مزدہ جدا جدا ہوگا۔ قُطُوفُهَا دَانِيَةً سے مراد یہ ہے کہ ہشتی  
پھل اتنے نزدیک ہوں گے کہ آدمی ہر حالت میں توڑ سکیں گے  
خواہ وہ بیٹھے ہوں یا کھڑے دَانِيَةً کا معنی قریب۔  
أَلَا رَأَيْتَ الشَّرْرَ کا معنی تخت۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فَضْرَةٌ  
سے مراد چبے کی تازگی اور بشاشت۔ مَسْرُورٌ دل کی خوشی  
کو کہتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں سَلْسِيلٌ سے مراد تیز بہنے والی  
تَنْوَلٌ پیٹ کا درد۔ یُنْزَفُونَ یعنی ان کی عقل میں فتور اور  
خلل نہ آ سکے گا۔ (جیسے دنیا کی شراب سے خلل آتا ہے)۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں دِهَاقًا کا معنی لبالب  
(منہ تک بھرا ہوا) کَوَاعِبُ پستان (جمع) اٹھے ہوئے رَحِیقِ  
بہشت کی شراب تَسْنِيمٌ وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر  
ڈالا جائے گا۔ خِتَامٌ مہر کی مٹی اشیشیوں پر اس کی مہر لگی ہوگی

۱۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲۱ منہ ۲۔ یہ عید بن حمید نے ابن عباس سے نکالا ۱۲۱ منہ ۳۔ یہ عید بن حمید نے نکالا ۱۲۱ منہ ۴۔ جو دنیا کی شراب سے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے  
قول کو عید بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعید بن منصور اور عید بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۔ یہ آیت سورۃ والصفافات میں ہے کہ قُرْبُهَا تَنْوَلٌ وَلَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ  
اس کو عید بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۱۲۱ منہ ۶۔ اس کو عید بن حمید نے وصل کیا ۱۲۱ منہ ۷۔ اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲۱ منہ ۸۔ یہ لفظ سورۃ  
مطففین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲۱ منہ ۹۔ یہ لفظ بھی سورۃ مطففین میں ہے اس کو عید بن حمید نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲۱ منہ ۱۰۔ یہ لفظ بھی سورۃ  
مطففین میں ہے یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابوداؤد نے یونان کی کہ ختام سے مراد یہاں وہ شراب ہے جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائے گا چاندی کی طرح سفید ہوگا اور  
سعید بن جبیر سے مروی ہے ختام کا معنی اس کا آخری موزن ۱۲۱ منہ ۱۱۔ یہ سورۃ رحمن میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے وصل کیا ۱۲۱ منہ





يُعْرِضُ عَلَيْهِ مَقْعَدًا بِالْخُدَّاءِ وَالْعِشِيِّ وَانْكَانَ  
كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَانْكَانَ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ

۳۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ هُرَيْرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلَعْتُ فِي  
الْجَنَّةِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَالْأَعْلَمُ  
فِي النَّارِ قَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۳۱۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ  
قَالَ بَيْنَا أَنَا نَاثِرٌ وَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ  
تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ  
فَقَالُوا الْعُرْبُ بْنُ الْحَطَّابِ فَذَكَرْتُ عَلَيْهِ  
فَوَلَّيْتُ مَدِينَةَ أَصْبَى عَمْرُو قَالَ أَعْلَيْكَ أَغَارُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ -

۳۱۵- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الْجَوْنِيَّ يَخْذُلُ  
عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ لَأَشْغَرِي عَنْ أَبِي  
أَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْمَعُهُ دَرَّةٌ مَجْجُو  
لُؤْلُؤًا فِي السَّمَاءِ تَلَاخُفُونَ مِيلًا فِي كُلِّ ذَاوِيَةٍ مِنْهَا  
لِلْمُؤْمِنِينَ أَهْلُ لَدُنِّي هُمُ الْآخِرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ

میں رہے گا۔ بیشک ہے تو بہشت اور دوزخ ہے تو دوزخ (دکھایا جاتا ہے)

(از ابو الولید از سلم بن زید از ابو رجاء از عمران بن حصین) آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کو جہانک کر دیکھا تو (جو دنیا میں)  
فقراء اور محتاج تھے انہی لوگوں کو وہاں زیادہ دیکھا، دوزخ کو جہانک  
کر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔

(از سعید بن ابی مریم از لیلیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن جبیر)  
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے  
تھے آپ نے فرمایا میں سورا تھا میں نے اپنے آپ کو بہشت میں پایا ایک  
عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟  
تو جواب بلا عمر بن خطاب کا۔ مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ پھیر کر چلا  
آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت  
کروں گا؟

(از حجاج بن مہمال از ہمام از ابو عمران جونی از ابو بکر بن عبد اللہ  
ابن قیس اشعری) ان کے والد ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کا خیمہ ایک خولدار موتی ہے جس  
کی بلندی بالائی جانب تیس میل ہے۔ اس کے ہر کونے میں بہشتی کولسی  
بیوی ملے گی جسے اور کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

۱- معلوم ہوا کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشت کے مکانات اور سامان وغیرہ سب ملایا ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قطعی بہشتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں  
سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوشی کے ماحے رو دیئے اور یہ کہہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو میرے بزرگ اور میرے عربی ہیں میری بیبیاں  
سب آپ کی لڑکیاں ہیں غیرت تو برابر والے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مرثی سے ۱۲ منہ ۱۷ کیونکہ اس دوسرے کے اندر دوسرے مرد نہیں جائیں گے اور جائیں بھی تو دھڑکی  
وسعت کے سبب سے یہ محدثین نظر نہ پڑیں گی ۱۲ منہ

اس حدیث کو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابو عمران

جوئی سے روایت کیا ہے۔ اس میں تیس میل کی بجائے ساٹھ میل مذکور ہے۔

۳۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ فِي حَدِّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَدُّتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَأَعْيُنُ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَا قُرْءُوا إِن شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ -

(از حمیدی از سفیان از الزناد از اعرج) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے بہشت میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنی کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو قُلْ لَا تَعْلَمُ مَا أُخْفِيَ لَهُم قُرَّةُ أَعْيُنٍ کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی محضتِ بشریوں کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہے۔

۳۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَكْرِزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ رُفَّةٍ تَكُونُ لِمُتَّحِنَةٍ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْفَمْرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ لَا يَبْصُرُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ أَرْنَبُهُمْ فِيهَا الدَّهَبُ أَمْشَاطُهُم مِّنَ الدَّهَبِ الْفُفْيَةُ وَفَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَلْوَةُ وَرَشَّحَهُمُ الْمُسْكُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى فَمُّهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحُجْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغَضَ قُلُوبُهُمْ قُلُوبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بِكُرَّةٍ وَعَشِيًّا -

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی انہیں نہ تنہا آگے گا نہ ناک پیچھے گی۔ نہ وہ بیت الخلاء کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے لنگھیاں بھی سونے چاندی کی ہوں گی دنگھیاں محض لبت کے لیے کریں گے میل کچل نہ ہوگا، انگلیوں میں سے عود کی خوشبو نکلے گی۔ پسینے میں سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی۔ ہر ہشتی کے پاس دو بیویاں ایسی خوبصورت اور نفیس و نازک ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت میں سے دکھائی دے گا ہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دل میں بغض۔ سب ایک دل ہوں گے، صبح و شام اللہ کی تسبیح میں مشغول ہوں گے یہ مشغولیت

اختیاری اور لذت آور ہوگی نہ کہ جبری اور کلفت والی

۳۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(از ابوالیمان از شعبہ از الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا جو ہر

ابو عبد الصمد کی روایت خود مؤلف نے تفسیر سورہ جن میں وصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۰ ہے جس سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ۱۲ منہ ۵۰ لنگھیاں اس لئے نہیں ہوں گی کہ بالوں سے لپک لپک نکالیں گے کیونکہ بہشت میں لپک لپک نہیں بلکہ محض لذت کے لئے ۱۲ منہ ۵۰ بے آگ کے عود میں سے خوشبو کا دھواں نکلے گا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی یعنی نہ کیا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس سے ایذا نہ ہوگی بلکہ راحت دہوگی ۱۲ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمَرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى مُؤَدَّةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ إِذْ دَنَى عَلَى أَرْهَمِهِمْ كَأَنَّكَ تَكُونُ إِصْبَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِهِ جُلٍّ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى فِي سَائِرِهَا مِنْ وَرَاءِ أُخْرَاهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسْتَحْيُونَ اللَّهَ بِكُنْهَةٍ وَ عَشْيَاءٍ لَا يَنْقُصُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ إِنْ يَتَمَلَّوْنَ الدَّهْبَ بِمِثْقَالِ نَفْسَةٍ وَآمَتْ أَطْفَعُهُمُ الدَّهَبُ وَ قُوْدُهَا وَبَرِيهِمَا لَا نُفُوءَ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يُخَوِّلُهُمْ وَ شَحْمُهُمُ الْمَسْكُ وَقَالَ عُبَادَةُ الْأَنْبَكَارُ أَوَّلُ الْفُجَرَاءِ الْعَشِيِّ مِيلُ الشَّامِ إِلَى أَنْ تَرَاهُ تَغْرُبُ.

۳۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَخْلُ أَبِي سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدٌ خَلَّتْ الْجَنَّةُ مِنْ امْرَأَةٍ تَسْبُحُونَ الْقَائِدَ وَ تَسْبُحُونَ آتِي لَا يَدُ خُلْ أَوْ لَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى مُؤَدَّةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُجْعِفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةً سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَمِيرِ فَجَبَّ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَّا دَخَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ انْحَسَنَ مِنْ هَذَا ۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

جو داخل جنت ہو گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی سی ہوگی، ان کے بعد والے لیے روشن ہوں گے جیسے کوئی بڑا ستارہ روشن ہو رہا ہے ان کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہوگا نہ بغض، شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پندلی کا مغز گوشت سے بھی کھال کے اوپر سے ہی دکھے گا (اس قدر نازک و نفیس بیویاں ہوں گی) صبح و شام اللہ کی تسبیح کرنے رہیں گے ختی نہ بیمار ہوں گے نہ ناک بہائیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ لنگھیاں بھی سونے کی ہوں گی ان کی انگلیوں میں عود کی خوشبو ہوگی، ابوالیمان کہتے ہیں اُتوہ عود کو کہتے ہیں۔ ان کا پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح ہوگا حضرت مجاہد فرماتے ہیں قرآن میں جو لفظ ابکار آیا ہے اس سے مراد فجر ہے اور عشیٰ سے مراد سورج ڈھلنے سے غروب تک کا وقت ہے۔

داؤد محمد بن ابی بکر مقدمی از فیصل بن سلیمان از ابو حازم از سہل بن سعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار ایسا سات سو ہزار یعنی سات لاکھ آدمی اس طرح بہشت میں داخل ہوں گے کہ سب ایک ساتھ ہوں گے (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

داؤد عبد اللہ بن محمد حنفی از یونس بن محمد از قتادہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریک ریشمی جیبہ بطور تحفہ پیش کیا گیا حالانکہ آپ ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگ اس جیبے کی خوبصورتی پر حیران تھے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے سعد بن معاذ کے بہشتی رومال (جو اس کو دواں مل چکے ہیں) اس سے عمدہ ہیں۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از ابواسحاق) برابری عازب

عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْمٰقٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ  
ابْن عَازِبٍ قَالَ اَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتُوبُ مِنْ حَرْبٍ فَعَلَّوْا يُحِبُّونَ مِنْ  
حُسْنِهِ وَلَيْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَّا دَلَّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلَ  
مِنْ هَذَا -

۳۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ  
سَوِطِي فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا  
۳۲۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا  
أَسْنُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ  
فِي الْجَنَّةِ لَتَجْعَلَنَّ لِي سِرًّا الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٍ  
لَا يَقْطَعُهَا -

۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا  
فَكِيهُمُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَتَجْعَلَنَّ  
لِي سِرًّا الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ سَنَةٍ وَآخِرُهَا  
إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَسْدُودٌ وَلَقَابٌ قَوْمًا حَدَّثَنَا  
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ  
۳۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فُكَيْهِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
لشکر لایا گیا، لوگ اس کی خوبصورتی اور نرمی سے بہت متعجب ہوئے آپ  
نے بھی فرمایا اس کی عمدگی دیکھ کر سعد بن معاذ کے حقیقی رومال اس سے  
زیادہ عمدہ ہیں۔

داؤد بن عبد اللہ از سفیان از ابو حازم (سہل بن سعد ساعدی  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک درہ  
رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر و افضل ہے۔

داؤد بن عبد المؤمن از یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ  
از قتادہ (اس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت  
میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سو سو برس تک چلتا  
رہے تب بھی سایہ ختم نہ ہوگا۔

داؤد بن سنان از فلیح بن سلیمان از ہلال بن علی از عبد الرحمن بن  
ابی عمرہ (ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سو ارچلے تو سو برس  
تک چلتا رہے یہ آیت پڑھو ظِلُّ مَسْدُودٍ (دراز سایہ) (نیز فرمایا کہ ان  
کے برابر جگہ بہشت میں ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج جلوہ  
وغروب ہوتا ہے۔

داؤد بن ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال از عبد الرحمن  
بن ابی عمرہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا  
پہلا گروہ جو داخل بہشت ہوگا وہ چودھویں بہشت کے چاند کی طرح ہوگا

بہر جوان کے پیچھے جائیں گے (دوسرے نمبر پر) وہ آسمان کے نہایت روشن ستارہ کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہوں گے بغض و حسد سے پاک ہوں گے ہر شخص کو دو حوریں موٹی آنکھوں والی ایسی ملیں گی جن کی پیٹنی کا مغر مڑی اور گوشت کے اوپر سے ہی دکھائی دے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَسْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ الَّذِينَ عَلَى أَكْثَرِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوَكِبٍ دَرَجَتِي فِي السَّمَاءِ اصْطَاءَةً فَلَوْ بِهِمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَاغَضُ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسَدُ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى فِيهِمْ سُورِقُهُنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعُظْمِ وَاللَّحْمِ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت از حضرت بار خضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا بہشت میں ان کو ایک دودھ پلانے والی دایہ ملی ہے (جو انہیں دودھ پلاتی ہے)

۳۰۲۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُوَدَّعًا فِي الْجَنَّةِ۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از مالک بن انس از صفوان بن سلم از عطاء بن یسار از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی لوگ اپنے سے بالائی منزل والے بہشتیوں کو یوں دیکھیں گے جیسے چکدار ستائے کو جو صبح تک رہ جاتا ہے اور لوگ مشرق یا مغرب میں آسمان کے کناروں پر دیکھتے ہیں، کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہو گا۔

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغَرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْكَافَّةَ فِي الْغَايَةِ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِيَنْفَاضِلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ كَانُوا بِأَمْرٍ أَوْ بَأَمْرٍ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے مقام ہوں گے ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات تک تو نہیں پہنچ سکیں گے آپ نے فرمایا ہاں ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان

ہے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے پیغمبروں کو سچا سمجھا لے

**باب** بہشت کے دروازوں کا بیان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہ خدا

**باب ۱۹۹۶** صِفَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ تو جس آدمی زیادہ ہے وہ کم دھبہ لے سکتے دو دروازے دکھائی دے گا جیسے روشن تاروں میں سے وقت دکھائی دیتا ہے صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ یوں کہ ہے پیغمبروں کے طفیل میں ایسے بلند مقاموں میں نہیں جاتے حضرت شیخ احمد مدنی بعض لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کئے ہیں جو پیغمبروں سے بھی اعلیٰ معلوم ہیں ان کا جواب اس حدیث سے نکلا آتا ہے کہ کبریا اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور اولیاء اللہ و خدام نے خود دم کی تبعیت اور طاعت میں کسی ایسے بلند مقام پہنچ جاتا ہے جو اس سے بڑے درجے والے کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی عمام یا حرم بردار پہناتے والا پاؤں دہلتے والا بادشاہ کے لیے قریب پہنچ جاتا ہے کہ وہ ان دو دروازوں میں جو اس سے نہایت اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچتے بلکہ ۱۳ منہ

مَنْ أَتَقَى زَوْجَيْنِ دُرِّيٍّ مِنْ بَابِ  
الْجَنَّةِ - فِيهِ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

عبادہ بن صامت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن یحییٰ عن ابی حازم از سہل بن  
سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے  
ہیں ایک دروازے کا نام دیتان ہے اس میں سے صرف وہی  
لوگ داخل ہوں گے جو روزے رکھتے ہیں۔

۳۰۲۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ  
ابْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي  
الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ  
لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ -

**باب** دوزخ کا بیان نیز یہ کہ وہ پید کی جا چکی ہے۔

قرآن میں غَسَّاقُ آیا ہے (بیشب بھو) عرب لوگ  
کہتے ہیں غَسَّقَتْ عَيْنُهُ اس کی آنکھیں بہہ نکلیں  
يَغْسِقُ الْجُرْحُ زَحْمَ بَهِمٍ نَكَالًا هـ غَسَّاقٌ اور  
غَسَّاقٌ کا ایک ہی مطلب ہے۔ غَسَّاقٌ وہ پانی  
جو دھونے کے بعد استعمال گند پانی جمع ہو جائے۔ نیز  
آدمی یا اونٹ کے زخم دھونے سے جو گند نکلتے غَسَّاقٌ  
فُغْلِيْنٌ کے دزن پر ہے غسل سے شتق ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حَصْبٌ (قرآن میں ہے)  
کا معنی حَطْبٌ یعنی ایندھن۔ یہ حبشی لفظ ہے۔ دوسرے  
کہتے ہیں۔ حَصْبٌ تند ہوا کو کہتے ہیں نیز حاصب اس چیز  
کو بھی کہتے ہیں جسے تند ہوا اڑا کر لائے۔ اسی سے نکلا ہے حَصْبٌ  
جَہَنَّمُ یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے جھونکن ہونگے  
عرب لوگ کہتے ہیں حَصْبٌ فِي الْأَرْضِ یعنی زمین میں چلا گیا۔

**باب ۱۹۹** صِفَةُ النَّارِ وَ  
إِنَّمَا تَهْلُو وَهْ - غَسَّاقٌ يَقَالُ  
غَسَّقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ  
وَكَانَ الْغَسَّاقُ وَالْغَسِيقُ وَاحِدٌ  
غَسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتُهُ فَغَرَمَ  
مِنْهُ نَسِيٌّ فَمَوْ غَسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ  
مِنْ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالْكَابِرِ  
وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصْبٌ جَهَنَّمُ  
حَطْبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ  
حَاصِبًا الرَّيْجُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ  
مَا تَرْمِي بِهِ الرَّيْجُ وَمِنْ حَصْبٍ  
جَهَنَّمُ مَا يَرْمِي بِهِ فِي نَجْمَتِهِمْ  
حَصْبُهَا وَيُقَالُ حَصْبٌ فِي الرِّضِ  
وَهَبٌ وَالْحَصْبُ مُشْتَقٌّ مِنْ

۱۔ اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصیام میں وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵۵۔ خود وزخیوں کے بدن سے بچے گا یہ طبری نے قنادہ اولاً باجم اور عطیہ بن سعد سے نکالا امام بخاری نے ان اکثر  
الفاظ کی تفسیر بیان کر دی جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ہیں ۱۲ منہ ۵۵۵۔ طبری نے ابن عباس سے نکالا غسلیں دوزخیوں کی پیچ ۱۲ منہ ۵۵۵۔ اس کو ابن ابی مہم  
نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵۵۵۔ یعنی ابو عبیدہ نے ۱۲ منہ

حَصْبًا الْحَجَارَةُ صَدِيدٌ قَيْمٌ وَ  
 دَمٌ خَبِثَ طَفِئَتْ - مَشْرُورٌ  
 تَسْعَرُ جُورٌ - أَوْرِيَتْ أَوْقَدَتْ  
 لِلْمَقْرُونِ لِلْمَسَا فَرِيْنٌ وَ الْفِي  
 الْفَقْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حِرَاطُ  
 الْحَبِيمِ سَوَاءُ الْحَبِيمِ وَ وَسَطُ  
 الْحَبِيمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَبِيمٍ يُّغْلَطُ  
 طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَبِيمِ زَفِيرٌ  
 شَهِيْقٌ صَوْتُ شَدِيدٌ وَ صَوْتُ ضَعِيفٌ  
 وَرَدَّ اعْطَا شَا عَمِيَا حَمْرَانَا وَقَالَ  
 مُجَاهِدٌ يُسْعَرُونَ لَوْ قَدْ يَهْوُ النَّارُ  
 وَ تَحَارَسَ الْمَقْرُ يُصَبُّ عَلَى رُئُوسِهِمْ  
 يُقَالُ دُوقُوا بَاشِيرًا وَ حَرِّبُوا  
 وَلَيْسَ هَذَا مِنْ دُوقِ الْفَسَادِ  
 مَا رَجَّ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ مَرَجَ الْيَمِّ  
 رَعِيَّتُهُ إِذَا اخْلَاطَ هُمُ يَبْدُ وَ بَعْضُهُمْ  
 عَلَى بَعْضٍ مَّرَجِيْعٌ مُلْتَبِسٌ مَرَجٌ  
 أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجُ الْبَحْرَيْنِ  
 مَرَجَتْ دَابَّتُكَ تَرَكْتَهَا -

۳۰۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حَصْبًا، حَصْبًا آت سے نکلا ہے یعنی پتھریاں سنگریاں صَدِيدٌ  
 کا معنی پیپ خبث کا معنی بوجھ جائے گی۔ تُوْرُون تم نکالتے  
 ہو اُوْرِيَتْ یعنی میں نے سلگائی آگ لے لے لے لے مسافر لوگ  
 یہ قی سے نکلا ہے جس کے معنی اجاڑ زمین۔

ابن عباس و حِرَاطُ الْحَبِيمِ کی تفسیر کی ہے جہنم  
 کے درمیان لَشَوْبًا مِّنْ حَبِيمٍ اہل دوزخ کے کھانے میں  
 گرم کھولتا ہوا پانی ملا یا جائے گا زَفِيرٌ وَ شَهِيْقٌ  
 بلند آواز سے رونا اور آہستہ آواز سے رونا۔ وَرَدَّ اُتَا  
 عَمِيَا نقصان۔

حَصْبًا حِجَابٌ فرماتے ہیں یُسْعَرُونَ کا معنی وہ آگ  
 کا ایندھن بنیں گے تَحَارَسَ کا معنی گھسلا ہوا تانا بوجھ  
 ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ دُوقُوا عذاب کا امر مجھو  
 یعنی عذاب دیکھو آزمائے منہ سے چکھنا مراد نہیں۔ مَرَجٌ  
 خالص آگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَرَجٌ الْاُمِّيرُ رَعِيَّتُهُ  
 یعنی بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا۔ وہ ایک دوسرے  
 پر ظلم کر رہے ہیں۔ مَرَجِيْعٌ ملا ہوا مشتبہ۔ محاورہ  
 ہے مَرَجٌ أَمْرُ النَّاسِ یعنی لوگوں کا معاملہ غلط ملط ہو گیا۔  
 مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ یہ اس طرح کا لفظ ہے مَرَجَتْ دَابَّتُكَ  
 تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

(از ابو الولید از شعبہ از مہاجرانی الحسن از زید بن وہب از ابووظ)

۱۔ یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۱۲ منہ ۱۱۔ اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ طبری نے سنی سے  
 نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے  
 نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ اس کو عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ امام بخاری نے آیت میں ذوق کے  
 معنی چکھنے کی جگہ کا ہوتا ہے ایک تو ظاہری یعنی زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو معنی علم اور ادراک اور تجربہ ہے تو ماہی ابن ابی حاتم نے ابو عبیدہ سے  
 اور طبری نے عبد اللہ بن عمر سے نکالا دوزخوں پر یہ آیت سخت ترین آیت اس سے زیادہ کوئی سخت آیت نہیں اتنی (جو سورت یونس میں ہے) قَدْ وَفَّوْا فَكَفَى  
 تَزْوِيْدًا كَذٰلِكَ عَذَابُكَ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۔ یہ ابو عبیدہ سے  
 منقول ہے۔ ابن عباس نے کہا بَحْرَيْنِ اس آیت میں زمین و آسمان کے دریا مراد ہیں جو ہر سال ملا کرتے ہیں تنادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے  
 سینہ انوار



وَمَا جِئَ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ  
 يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ  
 حَتَّى قَاءَ النَّبِيُّ يُعْنَى لِلثَّلَوْلِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوا  
 بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِيمَ جَهَنَّمَ  
 ۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا  
 بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِيمَ جَهَنَّمَ  
 ۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ يَقُولُ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْبَتِ  
 النَّارُ لِي رِمَافًا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلْ بَعْضُ بَعْضًا  
 فَأَذِنَ لَهَا يَنْفَسُ بَيْنَ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ  
 فِي الْقَيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ فِي الْحَرِّ وَأَشَدُّ  
 مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِ  
 ۳۰۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي خَبْرَةَ الْقُبَيْعِيِّ  
 قَالَ كُنْتُ أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِسَكَّةَ فَأَخَذَنِي  
 الْحُمَّى فَقَالَ أَبْرِدْ مَا عَنْكَ بِمَاءٍ وَزَمْزَمَ فَإِنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ  
 فِيمَ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدْ بِهَا بِالنَّاسِ أَوْ قَالَ بِمَاءٍ وَزَمْزَمَ  
 شَاكَ هَمَّامٌ  
 ۳۰۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا

رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے فرمایا اذر (گھون)  
 کو ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے وصل گیا پھر آپ  
 نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیوں کہ گرمی کی تیزی دراصل جہنم کی  
 بجاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعثم از ذکوان از ابو سعید رضی اللہ  
 عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو  
 کیوں کہ گرمی کی تیزی دراصل جہنم کی بجاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا اب میری حالت یہ ہے  
 کہ میرا ایک حصہ میرے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے۔ (یعنی دوزخ اپنے  
 آپ کو کھا رہی ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اسے (سال بھر میں) دو سانس  
 لینے کی اجازت دی ایک سانس اندر کی جانب (جاڑے میں) ایک سانس  
 باہر کی جانب (گرمی میں) تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے  
 میں سخت سردی اس کا اصلی سبب یہی ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از ہمام) ابو حمزہ شعبی کہتے ہیں  
 میں مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عباس کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا  
 ایک بار مجھے بخار آگیا تو فرمانے لگے زمزم کے پانی سے اسے (بخار کو)  
 ٹھنڈا کر لو (یعنی زمزم کے پانی سے غسل کر لو) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا ارشاد ہے بخار دوزخ کی بجاپ سے آتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا  
 کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے بیشک ہمام راوی کو ہوا (یعنی مام  
 پانی سے یا غامس زمزم کے پانی سے)

(از عمرو بن عباس از عبد الرحمن از سفیان از والرش

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ  
ابْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَمْحُشُ مِنْ  
فَوْرَجِهِمْ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ يَا مَعْشَرَ

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمْحُشُ مِنْ قِيمِ  
جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا يَا مَعْشَرَ

۳۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمْحُشُ مِنْ قِيمِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا يَا مَعْشَرَ  
۳۰۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَا لِكُ بْنُ أَبِي لَرْنَادٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
تَارَكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ تَارِجِهِمْ قِيلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَضَلَّتْ عَلَيْهِمْ  
بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءٍ كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۳۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو وَسَمْعَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ عَلَى الْبُسْبُرِ وَتَادُوا يَا مَعْشَرَ

۳۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِرَسَامَةَ لَوْ أَنَّكَ  
فَلَدْنَا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَتَرُونَنِي لَا أَكَلِمَةً

از عباہ بن رافع (حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ  
کے جوش مارنے سے پیدا ہوتا ہے تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا  
کرو۔

از مالک بن اسماعیل از ہیر از ہشام از حضرت عروہ (حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
بخار دوزخ کی آگ سے پیدا ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو

از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از رافع (حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عندہ سے مروی ہے آنحضرت نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا  
ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از ابو الزناد از حضرت عرج  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تمہاری دنیا والی (آگ دوزخ کی آگ کا شرواں حصہ ہے  
دگرم ہونے کے لحاظ سے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا والی  
آگ ہی جلانے کے لیے کافی تھی آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ اس  
سے انتہر حصہ اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر

از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از عطاء از صفوان بن یعلیٰ  
ان کے والد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر آیت  
پڑھتے تھے وَتَادُوا يَا مَعْشَرَ دوزخی پکاریں گے اے مالک نے

از علی از سفیان از اعش از ابو وائل (حضرت اسامہ سے کسی  
نے کہا آپ فلاں صاحب کے پاس جائیں اور ان سے گفتگو کریں۔  
(یعنی حضرت عثمان سے) (کہ وہ فتنہ و فساد ختم کرنے کی تدبیر کریں)

۱۔ مالک، دوزخ کے داروغہ کا نام ہے جیسے اور گندرج کا ۱۲۸

أَوْ أَسْمَحُكُمْ إِنِّي أَكَلِمَةٌ فِي السَّيْرِ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ  
بَابًا أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ  
إِنْ كَانَ عَلَى أَمِيرٍ إِلَهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ نَحْيٍ  
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ  
فَتَنْدَلِقُ أَقْتَاتُهُ فِي النَّارِ فَيَدُودُكُمْ تَأْخُذُكُمْ  
الْحَبَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْمَعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ  
فَيَقُولُونَ أَيْ فَلَانٍ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ  
تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ  
كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَنْهَى عَنْهَا كُنْتُ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَنْهَى عَنْهَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو میں ان سے ہمیں سنا کر بات کیا کرتا  
ہوں (یعنی تمہارے سامنے ہی بات کرتا ہوں) میں تو تنہائی میں ان  
سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا  
میں یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں نیز  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں  
کہتا کہ جو شخص مجھ پر سردار ہو وہ سب لوگوں سے بہتر ہے لوگوں نے  
دریافت کیا وہ کون سی حدیث ہے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنی ہے، انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک  
شخص کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال  
دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ) سے باہر نکل پڑیں گی اور وہ  
اپنی انتڑیاں لیے ہوئے چلی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا ساکے  
دوزخ والے اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں  
کیا بات ہے؟ ہمیں تو دوزخ میں لے کر آئے ہو تو دنیا میں) اچھی بات کا حکم کرتا تھا اور بری بات سے منع کرتا تھا وہ کہے گا ہاں بیشک میں تم کو اچھی بات کا حکم کرتا تھا مگر خود وہ  
نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں نہیں بری بات روکتا تھا مگر خود بری بات پر عمل کرتا تھا اس حدیث کو غند نے بھی شعبہ نے بحوالہ اعمش روایت کیا

## باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان

حضرت مجاہد کہتے ہیں یَقْدُ قُومَ (قرآن میں ہے) کا معنی  
وہ پھینکے جاتے ہیں دُحُورًا کا معنی دھنکالے ہوئے۔  
وَاصِبٌ کا معنی ہمیشہ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں  
مَدْحُورًا کا معنی دھنکالے ہوئے کا معنی متمرد و شریک  
فَلَيْتَ بَيْنَكُمَا، بَيْنَكُمَا سے نکلا ہے (جس کا معنی ہے اس نے ہمارا  
کام) اسْتَفْزِرُ کا معنی ان کو بل کا کر دے خَبِيلٌ کا معنی  
سوار رَجُلٌ پیادے۔ اس کا واحد رَجُلٌ ہے۔

باب ۱۹۹ صفۃ ابلیس و  
جَبُودُهُ وَقَالَ مَحَاهِدٌ يَقْدُ قُومَ  
يُرْمُونَ دُحُورًا مَطْرُودِينَ  
وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مَدْحُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ  
مَرِيدٌ أَصْمَرٌ أَبْتَكَّ قَطْعًا  
وَأَسْتَفْزِرُ اسْتَفْزَفَ بِخَيْلِكَ  
أَفْقَرَسَانُ وَالرَّجُلُ الرَّجَالُ

۱۔ اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ مذکور ہوگی ۱۲ منہ ۲۰۰ باب لا کر امام بخاری نے بخاریوں  
کا رو کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا نفس وہی شیطان ہے باقی ابلیس کا علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے قسطلانی نے کہا ابلیس کائنات میں ہے  
رومانی نے کہا ہے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے جیسے آدم اور مین کا باپ ہے بعضوں نے کہا وہ دشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردہ ہو گیا۔  
اور جنوں کی نسبت میں نے نقل کیا کہ ۱۲ منہ ۲۰۰ اس کو محمد بن عبد بن عبد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۰۰ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۰۰ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے

وَاحِدَهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ  
وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجَرٍ  
لَا حَتَّكَ لَكَ لَا سَتَا صِلَكَ قَرِيبٌ  
شَيْطَانٌ -

۳۰۳۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَدَعَاهُ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ  
الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا  
وَدَعَا ثُمَّ قَالَ اسْتَعْرَبْتُ إِنْ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيهِمَا  
فِيهِ شَفَاقِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا  
عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
لِلْآخَرِ مَا وَجِعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَ  
مَنْ طَبَّ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْمَرَ قَالَ فِيهِمَا ذَا  
قَالَ فِي مُشْطٍ وَمَشَاقِقَةٍ وَجِبٌّ مَلْعَةٍ ذَكَرَ  
قَالَ قَاتِنٌ هُوَ قَالَ فِي بَيْتِ زُرَّانٍ فَخَرَجَ  
إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ  
فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ تَحْلُمُهَا كَأَنَّهُمَا  
رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ  
لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَا فِي اللَّهِ وَخَشِيتُ أَنْ

جیسے صاحب واحد ہوتا ہے اور جمع صحب  
تاجر واحد ہوتا ہے اور تجر جمع ہوتی  
ہے۔ لَا حَتَّكَ لَكَ کا معنی جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔  
قَرِيبٌ کا معنی شیطان ہے۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔

لیث کہتے ہیں جو والد ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ (اس کے اثر سے) آپ کو یہ معلوم  
ہوتا کہ کوئی کام کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ کام آپ نہیں کر رہے ہوتے تھے۔  
بالآخر آپ نے ایک دن دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تدبیر بتلا دی  
ہے جس سے میں اچھا ہو جاؤں گا میرے پاس (خواب میں) دو شخص (جبریل اور  
میکائیل) آئے ایک میرے سر پر بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی طرف اور یوں کہاں  
شخص کو کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو ہوا ہے  
یو چھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعسم نے پوچھا  
کس چیز میں یہ جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لنگھی اور بالوں اور نرم  
لکھور کے خوشے کی پوست میں۔ پوچھا کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے  
جواب دیا زُرَّان کے کنوئیں میں۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب  
وہاں سے واپس ہوئے تو حضرت عائشہ سے فرمایا اس کنوئیں پر دقت  
ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ  
نے اچھا کر دیا اب میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ لوگوں میں شرم پیدا ہو جائے۔

۱۔ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ اس کو عیسیٰ بن حاد نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳۔ ایک روایت میں ایسا ہے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں  
سے صحبت کر لے رہے ہیں حالانکہ صحبت و صحبت اس وقت کچھ نہ کر رہے تھے۔ غرض اس طرح کے تعین خیالات پر ہی ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت میں  
اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ اتنا سا اثر ہو رہا اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی یہ دکھانا منظور تھا کہ آپ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر بھڑکا اثر مطلق نہیں ہوتا ۱۲ منہ  
۱۳۔ زُرَّان ایک کنواں تھا حدیث میں بنی زریق کے بارے میں ۱۲ منہ



الشَّيْطَانُ وَجَبِلَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا فَرَزَقْنَا وَلَدًا  
لَمْ يَفِرَّهُ الشَّيْطَانُ

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا  
الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُوزَ إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا  
الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحْتَسِبُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ  
وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوَّلِ الشَّيْطَانِ  
لَا أَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَ هَذَا

۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يَسْتَعِظُ عَلَيْهِ فَمَنْ  
أَبَى فَلْيَمْنَعْ فَإِنِ ابْنَى فَلْيَقَاتِلْ فَإِنَّهَا هُوَ شَيْطَانٌ وَ  
قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ وَصَلَاتٍ فَأَتَانِي أَحَدٌ فَعَبَلَ يَحْتُمُو  
مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا دَفْعَ لَكَ الرَّسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا  
أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَبْرَأَكَ  
مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرِكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذِبٌ ذَا  
الشَّيْطَانِ

۳۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

اولاد ہیں دے اسے بھی شیطان سے بچاے رکھ پھر اس کی اولاد، جو تو  
شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(از محمد از عبیدہ از ہشام از ابن عمرو از والدش) حضرت ابن عمر  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا ادھر کا  
کنارہ نکلا کہ غروب ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سارا سورج نکل آئے اور جب سورج کا  
نچلا کنارہ غروب ہو تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ پورا سورج غروب ہو جائے۔ اور  
سورج کے طلوع یا غروب کو قصد اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیوں کہ  
سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کوٹوں کے  
درمیان سے نکلتا ہے۔

(از ابو عمر از عبد الوارث از یونس از حمید بن ہلال از ابو صالح)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے سامنے  
سے گزرنا چاہے تو اسے روکے اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ  
شیطان ہے۔

عثمان بن ہشیم کہتے ہیں ہم سے عوف نے بوالہ محمد بن سیرین از ابو  
ہریرہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر میں جو غلہ یا  
میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور وہ غلہ لپ بھر  
بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑا اور کہا میں تجھے آنحضرت کے سامنے پیش کروں  
گا۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی تیسری بار جب میں نے اسے پکڑا اور کسی طرح چھوڑا تو  
کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایک راز کی بات کہتا ہوں) جب تو دیکھ لے  
جایا کرے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ تیری  
نگہبانی کر گیا صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آئے گا۔ میں نے اس کی بیات  
آنحضرت سے بیان کی آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اسنے سچ کہی ہے وہ شیطان کا  
(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عمرو از حضرت

راہ ہوتا ہے کہ شیطان طلوع اور غروب کے وقت اپنا سر سرخ ہونے دیتا ہے تاکہ لوگ پوچھنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو ۱۲ منہ ۱۱۰ س کہ جلیلی اور سانی نے ولایت  
۱۲ منہ ۱۱۰ جہاد میں الزکات میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۱۰ جہاد میں کی صورت بن کر آجھا ۱۲ منہ

عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ  
خَلَقَ كَذَا أَحَقُّ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا أَبْلَغَهُ  
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَبْتَهِلْ -

۳۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي  
مَوْلى التَّمِيمِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
دَخَلَ رَمَضَانَ فَتَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ  
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ -

۳۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَوْسَى قَالَ لِفَتَاةٍ  
اتَّبَعَتْهُ إِتْرَافًا قَالَ لِمَ تَرَانِي إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الْكَهْفِ فَقَالَتْ  
لَسِيْتُ الْخُحُوتَ وَمَا أَسْأَلُنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ  
أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مَوْسَى الْقَصَبَ حَتَّى جَاوَزَهُ فَكَانَ  
الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ

جب وہ وہاں سے آگے بڑھے۔

۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُكَةَ عَنْ تَمَالِكٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب  
تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (دل میں) یہ کس  
نے پیدا کیا ہے؟ وہ کس نے پیدا کیا ہے؟ آخر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا  
کو کس نے پیدا کیا ہے پس جب کسی کو شیطان خیال یہاں تک آجائے کہ وہ خود  
باللہ پڑھے اور شیطان دوسو سو ختم کر دے۔

(ابو یحییٰ بن بکر از لیت از عقیل از ابن شہاب از نافع بن السنن  
غلام تیمیوں از والدش از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو  
بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے  
بند کیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے باندھ دیا جاتا ہے

(احمدی از سفیان بن عیینہ از عمرو سعید بن جبیر کہتے ہیں،  
میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت خضر کے  
متعلق تو انہوں نے فرمایا مجھے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ حضرت موسیٰ  
علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ خادم نے کہا جب  
ہم چٹان کے قریب پہنچے تو میں مچھلی کے بارے میں آپ سے عرض کر رہا ہوں  
گیا اور مجھے سوائے شیطان کے اور کسی نے نہیں بھلایا۔ میں آپ سے اس  
کا ذکر نہ کر سکا غرضیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلمہ کی وقت تھکاؤ محسوس ہوئی

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عبد اللہ بن وینار عبد اللہ بن عمر

شیطان یہ دوسو سو اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چیزیں مخلوق اور اسباب و مسببات ہیں ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً مٹا ہوا پانی اٹھتا  
ہے اور اسے آبی میں اتھاڑا دیکھ ہوئی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے یہ خدا کی ہی کوئی علت ہوگی اس مردود کو جواب دینا تو باللہ پڑھنا ہے اگر غراہ مجھ سے جواب ہی ملے تو جواب یہ ہے کہ اگر انہوں نے  
بزرگ مخلوق کا سلسلہ چلا جائے اور کسی علت پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آئے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کہ جو کہ فرشتہ کی کاسلہ عقل میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ اگر سب موجودات العرضیہ  
تو لازم آئے کہ ہر ما بالعرض بغیر بالذات کے موجود ہوا ہند یہ محال ہے پس معلوم ہوا اس سلسلہ کی انتہا کو ایسی ذات مقدس ہے جو علت محض ہے اور وہی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات  
ہے اپنے وجود میں ہی علت نہیں ذات مقدس خدا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے عقلی دھوکے سلول میں نہ پڑے اور خود باللہ پڑھ کر اپنے مالک شفیق سے مدد چاہے وہ شیطان کا دوسو سو  
دو کر دے گا۔ جیسے فرمایا اِنَّ عَمَلًا فِيْ كَيْسٍ لَّفَوْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۱۳ منہ ۱۳ یہ حدیث ابو یحییٰ بن عیسیٰ ۱۳ منہ ۱۳ ترجمہ باب ہیں سے نکلتا ہے شیطانوں کا وجود  
۱۳ منہ ۱۳

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ مَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يُطْلَمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ -

۳۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَجْغَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَنَمَ أَوْ كَانَ مِنْكُمْ اللَّيْلُ فَامْلِكُوا مِصْبَاكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَهَرُ حِينَئِذٍ وَإِذَا هَبَّ سَاعَهُ مِنَ الْعِشَاءِ فَمَلُّوهُمْ وَافْلِقُوا بَابَكُمْ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا مِمَّا حَلَلَ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَأَوَّلُوا سِقَاءَهُ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَخَيْرُوا إِتَاءَهُ وَادْكُرُوا اللَّهَ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ ضَيْئًا -

۳۵۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَلِفًا فَأَتَتْهُ أُرْدُؤُهُ لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَأَنْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِبِقَابِي وَكَانَ مَسْكُونًا فِي دَارِ اسْمَاءَ بِنْتُ زَيْدٍ فَكَمَرَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَا فَقَالَ الْبَقِيَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُلِكُمَا أَنَّهُمَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَمِيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْزَى الدَّامِ وَالْقَتْلِ

کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے فتنہ و فساد اسی سمت سے نکلے گا فتنہ و فساد اسی سمت سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کنارہ نکلتا ہے۔

۱) از یحییٰ بن جعفر از محمد بن عبد اللہ الفاری از ابن جریج از عطاء جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات چھا جائے یا رات کا آغاز ہو تو اپنے بچوں کو روک لو گھروں سے باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں بھروس) دروازے بند کرتے وقت بسم اللہ کہہ کر چراغ بجھاتے وقت مشکیزہ کو ڈاٹ دیتے وقت بسم اللہ کہہ کر برتن ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ کر، ڈھانپتے کو کوئی چیز نہ ملے تو کوئی چیز اس کی آڑ میں رکھ دے۔

۲) از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از معمر از زہری از علی بن حسین ح صغیر بنت حمی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، رات کے وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کچھ باتیں کہنے میں اٹھ کھڑی ہوئی، واپس جانے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ مجھے پہنچانے کے لیے تشریف لے چلے۔ ان دنوں (حضرت صفیہ کی) رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی رستے میں دو انصاری ملے تو وہ آپ کو زنا نہ کے ساتھ چلنے دیکھ کر ذرا تیز چپنے لگے آپ نے انہیں آواز دی ذرا ٹھیر جاؤ۔ اور فرمایا میرے ساتھ صفیہ ہے سچی کی بیٹی (میری بیوی ہے غیر نہیں) انہوں نے یہ سن کر عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر بدگمانی کون کر سکتا ہے)

۳) شیطان سے مراد یہاں شر برجن ہیں جو اعدا کہتے ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بون سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں ۱۳ معمر ۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو شک کا موقع نہ دیتے حالانکہ معصوم تھے لیکن لوگوں کے شیطانی خیالات کے اندام کے لئے اذالہ شک بھی فرما دیتے تھے ۱۲ عبد الرزاق



عَظِيمَتِ اَنْ يَّبْقِيَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوْرًا اَوْ قَالَ شَيْئًا۔ آپ نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ میں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ عَنِ اَبِي حَضْرَةَ عَنْ  
الْاَعْْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَّةَ  
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
رَجُلَانِ يَسْتَبَايَانِ فَاحَدُهُمَا اخْبَرَ وَجْهَهُ وَانْتَفَذَ  
اَوْدًا اَجْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكُمْ  
كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَحْدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ  
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَحْدُ  
فَقَالُوا لَآ اِنَّ لَكَ لَنْبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعُوْذُ  
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ لِيْ جُنُوْنٌ۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ  
اَحَدَكُمْ اَتَى اَهْلَهُ قَالَ جِئْتُ بِالشَّيْطَانِ وَجِئْتُ  
الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنِيْ فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ  
لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يَسْلُطْ عَلَيْهِ قَالَ وَ  
حَدَّثَنَا الْاَعْْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي  
عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

از عبدان از الوضوء از اعمش از عدی بن ثابت، سلیمان بن صرہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا اور دو آدمی آپس میں گالیاں بک رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا گردن کی رگیں بھول گئی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص وہ دعا پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ کہنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا کیا میں دیوانہ ہوں نہ

از آدم از شعبہ از منصور از سالم بن ابی الجعد از کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ کہے اے اللہ مجھے شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی۔ پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا نہ ہی اس پر غلبہ پاسکے گا۔ شعبہ نے بحوالہ اعمش از سالم از کریب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

از محمود از شہابہ از شعبہ از محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی نماز

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بات کو ایک غیر عورت کو ملے جا رہے ہیں مزد دال میں کچھ کالا ہے پتھر کے ساتھ یا سنگان کو یا کافر ہے چونکہ یہ دونوں بچے اور بچے مسلمان تھے اہل آپ کو ان کا جو خیال تھا آپ نے بھی نہ کیا نہ شیطان کے دوسرے لایندہ دست کردیا اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ کرتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بزرگ دنیا راوی تھے و پر ہر مرد ہونے میں شیطان انہوں کے لیا وہ کچھ گھٹا ہے وہ تو نوع انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو خراب کرنے کا ٹکڑی دیتا ہے برا تو خود مطلب ہے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲۸۹ من ۱۲۹۰ من ۱۲۹۱ من ۱۲۹۲ من ۱۲۹۳ من ۱۲۹۴ من ۱۲۹۵ من ۱۲۹۶ من ۱۲۹۷ من ۱۲۹۸ من ۱۲۹۹ من ۱۳۰۰ من ۱۳۰۱ من ۱۳۰۲ من

کے بعد فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا اور اس نے میری نماز توڑنے کی انتہائی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا پھر آخر تک یہ حدیث بیان کی۔

داؤد محمد بن یوسف از او زاعی از ابو کثیر از ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھر کر بھاگتا ہے اور گوز مارتا جاتا ہے۔ آذان کے بعد آتا ہے پھر تکبیر کے وقت بھاگتا ہے تکبیر کے بعد اگر نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر غرضیکہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو مسجدے کرے۔

داؤد البالیان از شعیب از ابو ہریرہؓ از اعراب حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلیوں سے ٹھوکے مارتا ہے، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ٹھوکے مارنے کی کوشش کی تو ان تک ہاتھ نہ پہنچ سکا صرف اوپر والے پردے پر ہی ایک انگلی مار سکا (بچہ تک سانی نہ ہو سکی)

داؤد مالک بن اسماعیل از اسرائیل از مغیرہ از ابو ہریرہؓ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا حضرت ابو درداء آئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی پیش گوئی کے مطابق شیطان سے محفوظ کر رکھا ہے؟ وہ

داؤد سلیمان بن حرب از شعیب مغیرہ سے یہی حدیث مروی ہے نیز اس میں ہے کہ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَمَنِي فَقَدْ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَكَرَ -

۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَدِّي بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ ضَرَاكُ فَإِذَا أَقْبَضَ أَقْبَلَ فَإِذَا تَوَبَّ بَهَا أَذْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ ذَكُرُوا كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَذْكُرَ أَتْلَفَ الصَّلَاةَ أَمَّا رَبُّهَا فَإِذَا أَلَمَ هَذَا بَيْنَنَا صَلَاةً أَمَّا رَبُّهَا سَجَدَ سَجْدًا كَمَا السَّجُودُ -

۳۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبِهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُؤَلِّدُ مَرِيضَتِي بْنُ مَرْثَمٍ يَطْعَمُ ذَهَبَ طَعْنُ فِي الْحَبَابِ -

۳۵۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ مِنْ النَّسَاءِ قَالُوا أَبُو الدَّادِ قَالَ أَهَيْكُمْ الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۵۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَادَهُ اللَّهُ عَلَى

لہ جزا وگنہہ کی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسی کے ستون میں باندھ دوں تم سب دیکھو مجھ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی ۲۴ منہ ۲۵ مطلب ہے کہ عارضی غما میں نہیں کہے کہ الباقی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق نبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ اور بائیں میں شریک نہیں ہونے اس حدیث سے حضرت ہمارا کہی طبی فضیلت لکھی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عارضہ سے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

إِسْنَانٍ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْنِي عَمَّا قَالَ وَ  
قَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسودَ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْمَلَائِكَةُ مُتَحَدِّثَاتٌ فِي الْعُتَاتِ وَالْعَنَاتِ  
الْغَمَامِ بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ  
الشَّيَاطِينُ الْحِكْمَةَ فَتَقْرُوهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ  
كَمَا تَقْرُوهَا قُرُورُهُ فَإِذَا زِيدَتْ مَعَهَا مِائَةٌ كَذِبَةٍ  
كَرْتِ هُنَّ.

فسرمانے کے مطابق محفوظ رکھا ہے، یعنی عمار رضی اللہ عنہ۔  
امام بخاری نے بحوالہ لیث از خالد بن یزید از سعید بن ہلال از  
ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن از عروہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت  
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے بادلوں میں آکر زمین پر  
ہونے والے کاموں کا ذکر کرتے ہیں ان میں سے کوئی بات شیطان  
سن لیتے ہیں اور کاهن کے کان میں ایسے ڈالتے ہیں جیسے شیشی  
کا منہ ملا کر اس میں کچھ انڈیل دیا جاتا ہے۔  
وہ کاهن ایک بات میں سو محسوس ملا کر بیان

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُعْتَبِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْتَّأْوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا اتَّقَا بَ أَحَدُكُمْ  
فَلْيَرْوِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ  
هَذَا فَهَكَ الشَّيْطَانُ.

د از عامر بن علی از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از والدش ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہذا تم میں جب کسی کو جہائی آئے تو  
حق الامکان اسے روکے (آواز نہ بھگنے دے) کیونکہ جب کوئی شخص جہائی  
میں بلائی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَ أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ  
فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَوْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرِكُمْ فَرَجَعَتْ  
أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَاهُمْ فَتَطَرَّ  
حُذِيقَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي الْيَمَانِ فَقَالَ أَوْ عِبَادَ  
اللَّهِ إِبْنِي فَإِنَّهُ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ

د از زکریا بن یحییٰ از ابو اسامہ از ہشام از والدش حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جنگ احد واقع ہوئی تو پہلے مشرکوں  
کو شکست ہوئی اس وقت ابلیس نے یوں شور مچایا اللہ کے بندو  
اپنے پیچھے والوں سے بچو! یہ سن کر آگے والے پھلے رانہوں نے  
پیچھے والوں کو کافر سمجھا حالانکہ وہ مسلمان تھے اس طرح دونوں آپس  
میں بھڑ گئے۔ اتنے میں حذیفہ بن یمان نے نگاہ کی انہیں معلوم ہوا کہ  
ان کے باپ کو مسلمان مار رہے ہیں انہوں نے آواز دی اے اللہ

۱۔ شے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس طرف سے لگا لے کر جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے تاکہ باہر نہ گرے اس طرح شیطان کاهنوں کے کان سے منہ لگا کر یہ  
بات ان کے کان میں پیچھے سے بھونکتا ہے ۱۲ منہ ۱۳۔ غرض ہوتا ہے آدمی زیادہ دھوکے میں آگیا پیٹ بھر کر کھا گیا سست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی ملت نہ کر سکے ۱۴ منہ  
۱۵۔ مردود و شیطان نے دھوکہ دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑیں ۱۶ منہ ۱۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہؓ کو ان کے باپ کی ویت آپ دلانے لگے لیکن حذیفہؓ نے  
وہی مسلمانوں کو معاف کر دی ایمان انھیں صحت دے گا لیکن نبی ہماری عمر میری عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۱۸ منہ

کے بندویہ میرے والد میں میرے والد میں لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے  
(گھبراہٹ میں) اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ قتل کر ڈالا آخر خدا لیفہ کہنے لگے اللہ تم کو  
بجٹے دم نے ایک مسلمان کو مارا حضرت مروہ کہتے ہیں حضرت خذلیفہ ابنی موت تک ہمیشہ اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا  
اور استغفار کرتے رہے کیونکہ انہوں نے عمدا نہیں مارا تھا بلکہ کافر سمجھ کر مارا تھا)

۳۰۶۰۔ حدثنا الحسن بن الربیع حدثنا أبو  
الأخوص عن أشعث عن أبيه عن مسروق قال  
قالت عائشة رضي الله عنها سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن  
النفث في الرجل في الصلاة فقال هو نفث في مجلس  
الشیطان من مبللة أحدكم۔

۳۰۶۱۔ حدثنا أبو المظفر حدثنا الأوزاعي  
حدثني يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة  
عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۳۰۶۲۔ حدثني سليمان بن عبد الرحمن حدثنا  
أبو زيد الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير  
حدثني عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال  
النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصالحة من  
الله والخلم من الشيطان فإذا أحلم أحدكم  
يخافه فليبسط عن كسارم وليتعوذ بالله من  
فتنها فاتها لا تضره۔

۳۰۶۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۸۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۶۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۲۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۴۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

۳۰۷۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا  
مالك عن سفيان مولى أبي نجيح عن أبي صالح عن أبي  
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له  
الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير بركة  
له۔

گے اور وہ تمام دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس کے مقابلہ میں بہتر عمل نہ لائے گا البتہ وہ جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ ورد کرے۔

مَوْءِدٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٌ رِقَابٍ وَكُنِبَتْ لَهُ مَاءٌ حَسَنَةٌ وَصَحِيَّتٌ عَنْهُ مَاءٌ سَيِّئَةٌ وَكَانَتْ وَحْدًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يَمُوتَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدًا بِأَصْلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَاهِرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدَانَ أَبِي وَقَّاصٍ خَبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعْدَانَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَكَ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُمَكِّمُهُنَّ وَيَسْتَكْثِرُنَّ عَالِيَةَ أَصْحَابِهِمْ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ مَنَّ يَبْتَدِئُونَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُوكَ فَقَالَ عُمَرُ أَفْعُوكَ اللَّهُ سِتَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّاسِ لَكِنِّي عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَكَ ابْتَدَدْتُ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهْبِئُوا ثُمَّ قَالَ أَيُّ عِدَّةٍ أَنْتُمْ أَنْفُسُهُمْ أَتَهْبِئُونَ وَلَا يَهْبِئُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ نَعْمَ أَنْتَ أَظْهَرُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَاكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَأَلَاكَ

داؤد بن عبد اللہ بن عمر بن ابی رافع شہاب از عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید از محمد بن سعد بن ابی وقاص ان کے والد سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں موجود تھیں اور آپ سے زیادہ خیر مانگ رہی تھیں اتنا ہی گفتگو میں ان کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ حضرت عمر نے اجازت مانگی ان کی آواز عورتوں کے کالوں میں پہنچی تو سب کی سب کھڑی ہو گئیں اور پرے سے چلی گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ مسکرا رہے تھے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا خوش خرم رکھے (یہ سب تبسم کیا ہے؟) آپ نے فرمایا مجھ ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں دم مجھ سے مطالبہ کر رہی تھیں مہربانی آواز سنتے ہی پردہ میں چلی گئیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہونا چاہیے پھر حضرت عمر نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا ہاں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج ہیں تب آپ آنحضرت نے حضرت عمر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا (اے عمر!) قسم ہے اس

۱۰ یعنی دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ قسطانی نے کہا یہ کلمہ ہر روز سو بار پے در پے پڑھے یا ستر بار یا ستون بار کہے ہر مال میں دیکھے ثواب ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات شروع ہوتے ہی سو بار پڑھ لے تاکہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے ۱۱۔

فَجَاءَ الْأَسْلَفَ فَمَا غَايَرُوا فِجَاجَهُ -

ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان کسی تے سے

چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو فوراً وہ رستہ بدل لیتا ہے لہ

۴۶۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَضْرَةَ حَدَّثَنِي  
ابن أبي حازم عن يزيد بن محمد بن إبراهيم عن  
عيسى بن طلحة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال إذا استيقظ أحدكم من  
مناومه فتومئاً فليستغفر فإن الشيطان يبيت  
على خيشومه -

۴۶۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَضْرَةَ حَدَّثَنِي  
ابن أبي حازم عن يزيد بن محمد بن إبراهيم عن  
عيسى بن طلحة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال إذا استيقظ أحدكم من  
مناومه فتومئاً فليستغفر فإن الشيطان يبيت  
على خيشومه -

## باب جنات کا بیان اور ان کو ثواب و عذاب

ہونے کا ذکر ہے

خداوند اسی کے متعلق فرماتے ہیں: لے جنات اور آدمیو  
کیا تمہارے پاس تمہاری جنس سے پیغمبر نہیں آئے جو میری باتیں  
تم کو سنائے ہے الایہ۔ بخشنا کے معنی نقصان حضرت مجاہد فرماتے  
ہیں۔ یہ آیت وَجَعَلُوا ابْنَيْهَ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا (وہ لوگ  
خدا اور جنات میں رشتہ داری قائم کر تے ہیں) (اس وقت آئی جب  
کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں  
جنات کے بیٹے ہیں) اللہ تعالیٰ نے اسی سورت  
میں فرمایا جنات جانتے ہیں کہ ان کفار کو حساب دینے کے لئے  
حاضر ہونا پڑے گا۔ (سورہ یسین میں ہے) جَعَدْتُ الْمُحْضَرُونَ  
یعنی حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔

## باب ۱۹۹ ذکر الجنات وثوابهم

وَعَقَابِهِمْ لَقَوْلُهُ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ  
وَالْإِنْسِ لَكُمْ يَا تُكْمِرُكُمْ مِنْكُمْ  
يَقْصُرُونَ عَلَيْكُمْ أَيَا قِي إِلَى قَوْلِهِ عَمَّا  
يَعْمَلُونَ۔ بخشنا لَقُمْ مَا قَالَ مُجَاهِدًا  
وَجَعَلُوا ابْنَيْهَ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا  
قَالَ كُفَّارٌ قُرَيْشٍ أَلَمْ لَا تَكُنْ بَنَاتُ  
اللَّهِ وَأُمَّهَاتُ مَنَّهُمْ بَنَاتٌ سَوَدَاتُ  
الْجِنِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ  
عَلِمْتُ الْجَنَّةَ أَنَّهُمْ لَمْ يَخْفَرُوا  
سَخَفَ لِحِسَابٍ جُنْدٌ مُخْفَرُونَ  
عِنْدَ الْحِسَابِ -

۱۹۔ دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عرش کے سایہ سے ہوا گیا ہے۔ عافضیہ میں اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت محمد سے بہت اعلیٰ تھا شیطان کا  
آپ سے ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ اعتراض سراسر جہالت اور ذہانت پریشانی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمت للعالمین تھے ادباً و شایوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا ہے کہ  
بادشاہ کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کو تو ان کی طرف سے کو تو ان کا اعلیٰ فرض ہی ہوتا ہے کہ بادشاہوں اور لوگوں کو کچھ دے اور سخت سزا دے پورا اور پراش  
جنا کو تو ان سے بدتر ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ ۱۳ گویا دل و دماغ میں جانے کا وہی رستہ ہے ۱۲ منہ ۱۳ بخیر یوں وہ دہریوں نے جہاں فرشتوں و شیطان کا انکار کیا  
ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے ان سے تعجب نہیں تعجب ان لوگوں سے ہے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور پھر جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں یہ سطلانی  
نے کہا جنوں کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس و تفسیر ثابت ہے اور خلا سلف اور خیر یوں کا انکار قابل اعتبار نہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے  
آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا ۱۲ منہ ۱۳ یہ تفسیر فرار سے منقول ہے اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس  
کو فرمایا ہے وصل کیا ہے ۱۲ منہ



ابن عمر وَاَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا  
الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَفْتَرَاءَ فَهُمَا يَطْبَسَانِ الْبَصَرَ وَ  
يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ  
حَبِيَّةَ لَا قَتْلَهَا فَنَادَا فِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْنَاهَا قَتَلَتْ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ  
الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ تَمَّى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ  
وَهُيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ شُعْبَةَ قَرَأَ فِي  
أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْحَطَّابِ تَابَعَهُ يُوْسُفُ بْنُ  
عِيْنَةَ قَدْ سَمِعْتُ الْكَلْبِيَّ وَالتِّرْمِذِيَّ وَقَالَ صَالِحٌ  
وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَلِّمٍ عَنِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ سَالِمٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَأَى فِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَطَّابِ -

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے لگاتھا اتنے میں ابوالبابہ (صحابی) نے مجھے آواز دی کہنے لگے مت مار میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا بیشک مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جنات ہوتے ہیں فوراً مار ڈالنے سے منع فرمایا عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا اس میں یہ الفاظ ہیں مجھے ابوالبابہ نے دیکھا یا زید بن خطاب نے معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابی عبیدہ اور اسحاق کلبی اور زبیری نے بھی (ذہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی خصہ اور ابو جریج

باب ۲۰۰ خیر ممالِ مُسْلِم غنم

يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ -

٣٠٦٨ - حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبي أويسٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرُكَ  
أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالٍ لِرَجُلٍ غَنِمَ فَتَبِعَ بِهَا شَعْفَ  
الْجَبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يُقْرِئُ نِيَمَ مِنَ الْفَتَنِ  
٣٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ

٣٠٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ

**باب** مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہیں جنہیں چرانے کیلئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھرتا ہے۔

(از اسماعیل بن اویس از مالک از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی منصور والدش) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایسا آئے گا جب مسلمان کا بہتر سے دن مل یہ ہوگا کہ چند کبریاں رکھ لے انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر حیراتا بھرے اور فتنوں سے الگ تھلک دین کو محفوظ رکھے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابی الزناد از اعرج) حضرت

۱۷ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ایسے گھر کو بوسا بیوں کے لئے یا رشا دفرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ کہ ہلے گھر سے چلے جاؤ تم کو موت ستاؤں اگر میرے یہی نہ نکلیں تو ان کو مار دو اور ۱۲۰ منہ ۱۷ عبداللہ بن ابی ذر کی روایت کو مسلم اور امام احمد و طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عساکر کی روایت کو امام احمد نے واصل کیا اس کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے ضاحجی روایت کو امام مسلم نے واصل کیا ابن ابی حنفہ کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے ابن ماجہ کی روایت کو بیہقی و ابن السکین نے واصل کیا ہے ۱۲ منہ



عَنْ أَبِي لَرْدَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ لَكُمْ  
نَحْوُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نَحْلًا عَمِي فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَ  
الْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلَ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةِ فِي  
أَهْلِ الْعَنَمِ -

٣٤٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ  
حَدَّثَنَا قَائِسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوَالِئَهُ فَقَالَ  
الْيَهُودُ يَمَانٍ هَهُنَا الْآرَاءُ الْقِسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ  
فَالْقَدَاوِينَ عِنْدَ أَصُولِ دَنَابِلِ الْإِبِلِ حَيْثُ يُطْلَعُ  
قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رُبْعَةٍ وَمَصْرٍ-

٣٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْدٍ أَنَّ اللَّهَ يُعْزِجُ جَعْفَرَ  
ابْنَ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدَّيَكَةِ  
فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا  
سَمِعْتُمْ يَهَيِّقُ الْحِمَامُ فَتَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا -

٣٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا رَوْحُ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ سَعْدٍ جَابِرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ  
مُحَرَّمُ اللَّيْلِ وَأَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبْرًا فَكُمُ فَإِنَّ  
النَّشَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انفرک  
جہنمی مشرق کی طرف ہے اور فخر اور الزکر ٹانگوں کے اور اونٹ والوں اور  
زمینداروں میں پایا جاتا ہے اور کبریٰ والے غریب ہوتے ہیں۔

(از مسدوانجی از اسماعیل از قیس) عقبہ بن عمرو ابوسعودؓ  
 کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا  
 یمان یمن میں ہے اس طرف (یعنی اشارہ فرمایا)۔ نیز یاد رکھو سختی اور  
 سخت دلی ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو انہوں کی دھمیں پکڑے چلتے  
 رہتے ہیں (اور یہ دماں ہے) جہاں شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں  
 گی یعنی رجبہ اور مفر کی قوموں میں۔

داؤد قتیبہ از لیت از جعفر بن زبیر از اعرج حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیوں کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ذریعے شیطان ہے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(از اسحاق از روح الامین جسرتیج از عطاء) جابر بن عبد اللہ  
 کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع  
 ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (یا ہر پھر نے سے) روک لو  
 لیوں کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں، البتہ جب ایک گھنٹی  
 رات گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (یعنی وہ چل پھر سکتے ہیں)

۱۰۰ کیونکہ وہ زیادہ مال اور زمینیں چھوٹے چوپایوں میں لکھ کر چھٹی فرما کر کیونکہ عرب کے مالک سے ایران کو ان کی سب سے مشرق میں واقع چیرا اور اس کو ان سے یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا کتابا جیسے اوپر گزرا ہے ۱۱۰۳ھ میں دلیہ بغیر دلیہ اور بغیر خلیفہ کے اپنی رغبت اور خوشی سے سلطان ہو گئے تھے اسوقت سے علی اللہ علیہ السلام کو ان کی تعریف کی اور اس میں شاد ہوئے اس بات کا کہ میں نے خودی الایمان بھیجے گئے نسبت اور ملک والوں کے میں میں بڑے طے اولیا اور اہل بیت اور جامعین باحدیث گزرے ہیں۔ ۱۱۰۴ھ حافظ نے کہا اس حدیث سے مراد کی فضیلت نکلی ایسا ہونے سے مستحب صحیح نکالا اور کو کتابت کی وہ نماز کے لئے بلا نا ہے میں نماز کے وقت جکا دینا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہا مستحب ہے کہ جو نماز قبول کی امید ملے ہوتی ہے ۱۱۰۵ھ

مِنَ اللَّيْلِ فَخُوتُوهُمْ وَأَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَادَّكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْعَمُ بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْوَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُوْصَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَكَأَنَّهُ يَذْكُرُ وَادَّكُرُوا اسْمَ اللَّهِ -

۳۷۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَعِدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَذْكُرُونَ مَا فَعَلْتُ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارِزُ إِذْ أَوْضَعَ لَهَا الْبُيُوتَ الْإِبِلَ لَمْ تَشْرَبْ فَلَاذْ أَوْضَعَ لَهَا الْبُيُوتَ الشَّاءَ شَرِبَتْ فَخَلَّتْ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِي مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ -

کرتا ہوں۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِحَدَّثٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُوْزِعَ الْفُلُوسُ وَكَأَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ -

۳۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ لَدَوْرَاعٍ -

اور اللہ کا نام لے کر (سوئے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دیا اگر کوئی شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بحوالہ جابر بیان کیا پھر یہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی ہے فرق اتنا ہے اس حدیث میں یہ لفظ نہیں خلا کا نام لیکر۔

دازموسی بن اسماعیل از وہیب از خالد از محمد حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے ان کی موتیں منع ہو گئیں میرا خیال ہے وہ جو ہے بن گئے جو ہے کی عادت ہے اگر ان کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتا دہنی اسرائیل کے مذہب میں اونٹ حرام تھا بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی انہوں نے دریافت کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے وہیں نے کہا ہاں! انہوں نے پھر یہی پوچھا، سہ بارہ انہوں نے پوچھا تب میں کہہ اٹھا اگر آنحضرتؐ سے نہیں سنا تو کیا میں تو رات پڑھا کرتا ہوں۔

داز سعید بن غیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا اور میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہو۔

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

داز صدقہ از ابن عیینہ از عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ از سعید بن مسیب ام شریک کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

لہذا یہ امر کہ جس نے اس کو دیکر کرم مال ہوا اس میں اختلاف ہے کہ سمون لوگوں کی نسل رہتی ہے کہ نہیں ابن عربی اور بعضوں کا قول ہے کہ رہتی ہے جہوں کے نزدیک نہیں رہتی احباب کے مٹنے کو اس پر عمل کیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وہی نفاذ ہوگی اس لئے آپ نے مکان کے طور پر بیان فرمایا ۱۲ منہ

۳۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الطُّفَيْتَيْنِ  
فَاتَّكَ يَلْمُسُ لُبَّكَ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ قَاتِلَا بَعْرَ حَمْدِ  
ابْنِ سُلَيْمَةَ أَبَا أَسَامَةَ-

۳۷۷- حَدَّثَنَا مُسَبِّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْرَارِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ  
الْبَصَرَ وَيَذْهَبُ الْحَبْلَ-

۳۷۸- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
إِنَّ ابْنَ حَمْرٍ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ عَنَى قَالَ إِنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَحَارِطٌ لَهُ  
فَوَجَدَ فِيهِ سُلْمٌ حَتَّى قَالَ أَنْظِرُوا إِنِّي هُوَ  
فَنَظَرُوا فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَكُنْتُمْ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ  
فَلَقِيْتُمْ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ إِلَّا كُلَّ أَبْرَرٍ  
وَفِي طَفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيَذْهَبُ لُبَّكَ  
فَأَقْتُلُوهُ-

۳۷۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ  
يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ  
فَأَمْسَكَ عَنْهَا-

داؤد بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والدش حضرت عائشہ

کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو  
مار ڈالو وہ بینائی ملب کر لیتا ہے حاملہ کا حمل گرا دیتا ہے۔

ابواسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا

داؤد بن اسماعیل از ہشام از والدش حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کٹے ہوئے سانپ کے مار ڈالنے کا حکم  
دیا اور فرمایا وہ بینائی کھود دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

داؤد بن علی از ابن ابی عدی از ابویونس قشیری ابن ابی ملیکہ

کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر سانپوں کو مار ڈالتے تھے پھر خود ہی ان  
کے مارنے سے منع کرنے لگے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی لکچلی دیکھی آپ نے لوگوں سے فرمایا  
دیکھو سانپ کہاں ہے، لوگوں نے سانپ کو دیکھ لیا آپ نے فرمایا  
اسے مار ڈالو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس وجہ سے میں مارتا رہا پھر میں  
ابولبابہ سے سنا انہوں نے مجھ سے کہانی سنی ادیسفیر سانپوں کو موت مارا کرو  
البتہ بے دم سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اسے مار  
ڈالاکرو وہ تو حمل گرا دیتا ہے، بینائی ختم کر دیتا ہے۔

داؤد بن اسماعیل از جریر بن حازم از نافع حضرت ابن عمر

سانپوں کو مار ڈالتے تھے پھر انہیں حضرت ابولبابہ نے آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پتلے یا سفید  
سانپوں کو مار ڈالنے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے (ابن عمر سے)  
مارنا چھوڑ دیا۔

۱۔ یہ حدیث گندری میں سے دھالیان لائے اور بے دم کے سانپ کے پتلے کا ذکر آیا یہاں اس کے مارنے کا ذکر آیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں دو کئی زیادہ نہیں بلکہ جو کاپس یہ حدیث  
میں حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں صفاتوں میں سے کوئی ایک صفت یا دونوں صفتیں ہوں جائیں اس کو مار ڈالو ۱۲۰ منہ

## باب ۲۰۰۲ تحسین الذوات

قَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

۳۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْقَارَةُ وَالْعُقْرُبُ وَالْجَدْيَاوُ الْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ

۳۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الذَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ الْعُقْرُبُ وَالْقَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْجَدْيَاوُ

۳۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ خَيْرُ الرِّبَايَةِ وَأَوْكُو الْأَسْقِيَةِ وَأَجِفُّو الْأَوْجَابِ وَأَكْفَتُوا صَبِيًا كَلِمَةً عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ ابْتِغَاءً وَخُطْفَةً وَأَطْفُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرِّقَادِ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَفَتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ

۳۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

## باب ۲۰۰۳ بدعات جانور میں جنہیں حرم میں

مار ڈالنا درست ہے۔

(از مسند ابوالخیر بدین زریع از معمر از زہری از عروہ از حضرت عائشہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ خبیث جانور ہیں جنہیں حرم میں بھی مار سکتے ہیں (تو باقی جگہوں میں یعنی حل میں مارنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا) چوہا، بچھو، چیل، کٹوا، کٹناکتا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از دینار) عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ ایسے جانور ہیں جنہیں احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں۔ بچھو، چوہا، کٹناکتا، کٹوا، چیل۔

(از مسدد از حماد بن زید از کثیر از عطاء از جابر بن عبد اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا کرو، مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازوں کو بند کر دو (سوئے وقت) اپنے بچوں کو شام کے وقت اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل جاتے ہیں اور اچکتے پھرتے ہیں، چراغوں کو سوئے وقت بجھا دیا کرو کیونکہ بد بخت جو یہاں کبھی ہی پہنچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے۔

ابن جریرؒ اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا اس میں جنات کی بجائے شیطان کا لفظ ہے۔

(از عبیدہ بن عبد اللہ از یحییٰ بن آدم از اسرافیل از منصور از ابیہم از علقمہ) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورت والمرسلات نازل ہوئی ہم آپ کے منہ مبارک





عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَبِي طَالْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ -

۳۰۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَعْلِ الْكِلَابِ -

۳۰۹۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَا شِئَ -

۳۰۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّيْبَنِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْتَضَى كَلْبًا لَمْ يُغْنِ زُرْعًا وَلَا حَرْثًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا فَقَالَ السَّائِبُ أَنَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقَبْلَةُ -

**بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

یہاں موجود ہے کہتے ہیں مجھے عبد اللہ نے کوالہ ابن عباس از الوطوح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) تصویر ہو -

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا -

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از یحییٰ از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائے گا البتہ وہ کتا مستثنیٰ ہے جو کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لیے رکھا جائے -

(از عبد اللہ بن مسلمہ از سلیمان از یزید بن حصیفہ از سائب بن یزید) سفیان بن ابی نعیم شافعی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے تو اس کے عمل کا ثواب روزانہ ایک قیراط کی مقدار کم ہوتا رہے گا حضرت سائب نے حضرت سفیان سے دریافت کیا کیا آپ نے بذات خود یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو حضرت سفیان نے فرمایا ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم! (میں نے خود سنا)

**باب** حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام (آلَفْ اَلْفِ مَرَّةً) اور ان کی اولاد کی پیدائش کے بیان میں -

۱۔ صحیح مسلم میں ہے جو فرمایا کہ کیا جانتے ہیں اور شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دے ان نے ملاوٹ کیا ہے کہ یہ حکم خاص ہے ان نسل سے جو لوگوں کو نکالتے ہیں ان کو مار ڈالنا چاہیے اب وہ کہتے ہیں کہ ان نسل میں سے جو کتے بعضوں نے منع کیا ہے بعضوں نے منع کر دیا ہے نیز یہی لکھا ہے امام شافعی نے اُم میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ تسلطانی نے کہا ان پر ہوتا بھی قیاس کیا گیا ہے جو کتے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا لالہ یا بے مثلاً چرواہوں کا اندیشہ ہو یا اور کچھ غرض یہ کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب میں کمی نہ ہوگی ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ سنہ ۱۱۰۰ یا شافعی نسبت ہے شیعہ وہ کی طرف جو ایک قصیدہ ہے ۱۲ سنہ ۱۱۰۰ احمد لکھنؤ کتاب بدو الخلق تمام ہوئی اب کتاب الانبیاء یعنی پیغمبروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے اب باب میں اسامی بخاری نے بہت سی حدیثیں ایسی بیان کر دی ہیں جن کا تعلق تو یہ باب سے معلوم نہیں ہوتا کہ کبھی انہی نے یہ تو یہ کہہ کر کہ اس باب میں بدو الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے بعض مخلوقات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا، کوا، اور چوہا وغیرہ والہ اعلم الامور





فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ سَافِلِينَ  
إِلَّا مَنْ آمَنَ خَيْرٌ ضَلِيلٌ تُسَمَّى  
اِسْتَشْفَى إِلَّا مَنْ آمَنَ لَا زَبْ  
لَا زِمٌ نُنَشِّئُكُمْ فِي آيٍ خَلِقَ  
نَشَأَ مُسْلِمٌ مُحَمَّدٌ لَوْ نَعِظُكَ  
وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى آدَمُ  
مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ هُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا  
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا فَأَرْزَلَهُمَا  
فَاسْتَرْزَلَهُمَا وَتَنَسَّاهُ يَتَغَيَّرُ  
أَسِنَّةٌ مَتَغَيَّرُ وَالْمُسْتَوْزُ الْمُتَغَيَّرُ  
حَمًا جَمْعُ حَمَاءَةٍ وَهُوَ الظُّلْمُ  
الْمُتَغَيَّرُ يُخَصِّفَانِ أَخَذَ الْخَصَافُ  
مِنْ وَرَقِ الْجُتَّةِ يُؤَلِّقُ الْوَرَقَ  
بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ سَوَاتِرُهُمَا  
كِتَابِيَّةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ  
إِلَى حِينٍ هَهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
الْحَيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ  
إِلَى مَا يَحْضِي عَدَدُهُ قَبِيلُهُ  
قَبِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ

تَجَلَّيْتُ خَلْقَهُ (سورہ السجۃ) کا معنی ہر چیز کو اللہ نے جوڑا  
جوڑا بنایا، آسمان زمین کا جوڑا ہے (جس آدمی کا جوڑا ہے،  
سورج چاند کا جوڑا ہے) اور طاق صرف اللہ کی ذات ہے۔  
جس کا کوئی جوڑا نہیں ہے) فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (سورۃ التین)  
یعنی اچھی صورت اچھی خلقت میں اَسْفَلَ سَافِلِينَ پست  
سے پست نہ کر دیا (دوزخی بنا دیا) إِلَّا مَنْ آمَنَ یعنی مومن  
مستثنیٰ ہیں۔ خُسْبٍ (سورہ عصر) گمراہی۔ ایمان والوں کو  
گمراہی سے متنبیٰ کیا۔ (لَا الَّذِينَ آمَنُوا) لَا زَبْ (سورہ  
والصافات) کا معنی لازم یعنی لیس دار چمکے والا دُنَشَّيْكُمْ  
فِيمَا لَا تَعْلَمُونَ (سورۃ الواقعہ) یعنی جس صورت میں تمہیں  
ہم چاہیں بنا سکتے ہیں۔ نُسِئَ بِمُحَمَّدٍ (سورۃ البقرہ) یعنی  
ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ ابوالعالیہ کہتے ہیں تَلَقَّى آدَمُ  
مِنْ رَبِّهِ کَلِمَاتٍ (سورہ البقرہ) میں کلمات کا اشارہ  
رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا الخ کی طرف ہے قَا زَلَمْنَا انہیں  
پھسلا دیا۔ تَنَسَّاهُ یعنی نہیں بگڑا (سورہ حمد)  
بگڑا ہوا بدلوار مَسُونٍ (سورہ الحج) بدلی ہوئی بدلوار  
حَمًا جمع ہے حَمَاءَةٍ یعنی بدلوار کچڑ۔ يَتَغَيَّرُ (سورہ  
اعراف) دلوں بہشت کے پتوں کو جوڑنے لگے ایک پتہ پر  
دوسرا رکھ کر (یعنی تر چھپانے کے لئے) سَوَاتِرُهُمَا سے مراد  
شرکاء متاع الہی، حین۔ حین سے مراد قیامت ہے۔ عرب لوگ ایک گھڑی سے لیکر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں۔  
قَبِيلُهُ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ

دا از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم  
کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ ماٹھ لمبائی یا پھر فرمایا جاواں فرشتوں کو سلام

وَطَوْلُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَلَئِمَ عَلَى  
أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعَ مَا يُحِبُّونَكَ  
تُعَيِّنُكَ وَتُحْيِيهِ ذُرِّيَّتُكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَادَوْهُ وَرَحِمَهُ  
اللَّهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَمُتْ  
الْحَقُّ يُنْقَضُ حَتَّى الْآنَ -

٣٩٣- حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي ذَرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ رُوحٍ يَخْلُقُ  
الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ كِلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُومُهُمْ  
عَلَى أَشْدَ كُوكِبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ أَضَاءَةً لَا يَمُوتُونَ  
وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَمُوتُونَ أَشْأَلُهُمْ  
الذَّهَبُ وَرَشَحُهُمُ الْمِسْكُ وَنَجْمُهُمُ الْإِلَاقَةُ  
الْأَنْجُومُ عَوْدُ الطَّيِّبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْخُورُ الْعَيْنُ  
عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ قَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ إِبْرَاهِيمَ آدَمَ  
يَسْتَوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ -

۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
هَاشِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَمْنِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ  
الْعُسْلُ إِذَا احْتَمَلَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ  
فَضَعَفَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ حَتَّمْنَا الْمَرْأَةَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَهُمَا الْوَلَدُ  
وَمَا أَلَاكَ مِنْ بَيْنِ بَيْنِ تَوْبَةٍ اس كَاهِم كُلِّ كَيْلٍ وَتَوْبَةٍ

کر اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام (گئے اور انہوں) نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ گویا انہوں نے ورحمۃ اللہ کے لفظ کا اضافہ کیا پس جو لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہ سب حضرت آدم کے بعد اب تک چھوٹے قدر والے ہوتے رہے۔ (یعنی کہ موجود امت کے قدرہ گئے اس سے کم نہ ہوں گے)

(ا) اقصیہ بن سعید از جبریز از عمارہ از ابو زرعہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکل چودھویں کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکیلے ستارہ کی طرح ہوں گے (چاند کے بعد) ان لوگوں کو نیاخانہ پیشاب کرنے کی ضرورت ہوگی نہ مقصوٰ کنے کی نہ ناک بہائیں گے ان کی گنگنمیاں سونے کی ہوں گی پسینہ سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی ان کی ان کی انگلیٹیوں میں عود (جنتا) رہے گا یعنی خوشبودار عود۔ ان کی بیانی بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ آدم کی قد و قامت پر ساتھ ساتھ ہاتھ اوچھے ہونٹ لگے۔

(از مسد از بجلی از ہشام از ابن عمرو از والدش از زینب بنت ابی سلمہ) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیم (حضرت انس کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو حقائق بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں کرتے تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیئے جب اسے احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے (یعنی منی شرمگاہ سے نکلے) حضرت ام سلمہ یہ سن کر ہنس پڑیں اور تعجب سے عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے ہر اسکئی منی نکلتی ہے) آپ نے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی منی ہوتی ہے)

چھوٹے بہتر ہوتے اس حد تک پہنچے جس حد پر اہمیت ہے اب اس حد سے چھوٹے نہ ہوں گے اس قیاس نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام اہم ہوئے ریش و بروت یعنی نگہ کرنے والے بال اور نہایت خوبصورت تختہ طلائی نے کہا ہوشی سنی سب کچھ ہی کی صورت اور سچ کمال کے ساتھ مشرت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو ملک کی سیاسی و دینی سمت ہے وہ جاتی رہے گی اس



قَالُوا أَعَلَمْنَا وَأَنْبَأْنَا وَأَخْبَرْنَا وَأَنْبَأْنَا أَخْبَرْنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ  
إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ  
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّكَ  
وَأَنْبَأْنَا وَقَوَّأْنَا.

نہیں کریں گے) یہ کیف یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں آئے عبد اللہ ایک کوٹھڑی میں چلے گئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا عبد اللہ  
بن سلام تمہارے خیال میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے کہا بڑے عالم اور  
بڑے عالم کے بیٹے ہیں، سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے ہیں آپ  
نے فرمایا اگر عبد اللہ مسلمان ہو جائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا  
خدا ان کو اسلام لانے سے بچائے رکھے۔ یہ سن کر عبد اللہ اندر سے نکل آئے انہوں نے کہا  
اِنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِس وقت یہودی کہنے لگے عبد اللہ ہم سب میں برا آدمی ہے اور سب  
میں سے شخص کا بیٹا ہے اور سخت لست کہنے لگے (تو تم نہیں کہہ رہے تھے باپ بیٹے کی)۔ باپ بیٹے کی برائی کہہ رہے ہیں

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو سَامِ أَوَّلُ  
لَمْ يَخْتَرْ اللَّهُ لَحْمَهُمْ وَلَوْلَا حَوَائِجُهُمْ لَمْ يَخْتَرْ أَشْفَى رُوحَهُمَا.

از اشرب بن محمد از عبد اللہ بن مبارک از معمر از ہمام حضرت ابو  
ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی اس میں  
یہ ہے کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سٹرتا، اگر حضرت تو اونٹ نہیں  
تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغانہ کرتی۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِرَامٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ عَن مَيْمُونَةَ  
الْأَسْجَعِيَّةِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ  
فِي الْبَرِّيَّةِ أَعْلَاهُ فَإِنَّهُ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ  
وَأَنَّ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ مَا اسْتَوْضُوهُ إِلَّا لِلَّهِ

از ابو کریب از موسی بن حرام حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا دان کو تنگ نہ کرنا،  
کیونکہ خلقت عورت کی پبلی سے ہوئی ہے اور پبلی کے اوپر کا حقہ بہت ٹیڑھا  
ہوتا ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے (زوہ سے) تو وہ ٹوٹ جائے گی (سیدھی  
نہ ہوگی) اگر بوں ہی چھوڑ دے تو میری بیٹے رہے گی غرض میری نصیحت  
مانو (عورتوں سے اچھا سلوک کرو)

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا

از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از زید بن وہب  
حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور

۱۔ یہاں کچھ عبارت مرفوعہ ہے شاید امام بخاری نے پہلے ان حدیث کو عربی رافق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ان حدیث  
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سٹرتا اور اگر ہوتا وہ ہمیں تو کوئی عورت، جب کہ دنیا قائم ہو اپنے خاوند سے دغانہ نہ کرتی  
پھر یہ سن بیان کر کے کہا کہ ایسے ہی بشارت ہے عبد اللہ سے انہوں نے معمر سے روایت کی ۱۲۷۸ سنہ ۱۲۷۸ ہجری کہ بنی اسرائیل نے حکم الہی کے خلاف سلوی کا گوشت کھج کرنا شروع کر دیا  
پھر بنی اسرائیل نے گوشت کا شرنا شروع ہو گیا ۱۲۷۸ سنہ ۱۲۷۸ ہجری میں حضرت خوارزمی نے بعض لوگوں نے جیسے حضرت خوارزمی صاحب منہ لیب میں اس کا انکار کیا  
ہے اور خلق میں کہا کہ وہ جہاں سے رکھے میں خلق میں جو خدا لایا آدم کی جو روح بھی کی تو یعنی انسان میں سے پیدا کی شاید ان کو اس باب میں جو حدیثیں وارد  
ہیں وہ نہیں سمجھیں ان کا یہ اعتراض کہ اگر خوارزمی آدم کی پبلی سے پیدا ہوتی ہو تو کیسے ہو سکتی ہے ساقط ہے کیونکہ شرع خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا جیسے آدم علیہ  
السلام کی اولاد میں سے بنی کا نکاح ہوا کہ تھا ہمارے منہ

آنحضرتؐ سے تھے اور آپ سے جو وہ الہی کیا گیا وہ بھی سچ ہے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا (لطف) اس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں بسترہ خون بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں وہ دشت کی بوٹی بن جاتا ہے (تین چلوں کے لئے) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر، رزق اور نیک نکی یا بدی پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جو (عمر بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ دوزخ اور اس کے درمیان ایک پل تک کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ بہشتیوں کے کام کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جس کی عمر شریف کام کرنے کے باوجود بہشت کے ایک پل تک پر نہ جاتا ہے تو اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے تو دوزخوں کے کام کر کے دوزخ میں قائم ہو جاتا ہے۔

(ابو النعمان از حماد بن زید از عبید اللہ بن ابی بکر بن النس) انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کے رحم (بچہ والی) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (اللہ میاں سے) پوچھتا ہے اے رب ابھی یہ لطف ہے، اے رب ابھی بسترہ خون ہے اے رب ابھی بوٹی ہے جب اللہ میاں اسے پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد بنایا جائے یا عورت، بد بخت بنایا جائے یا نیک بخت اس کا رزق کیا ہے؟ عمر کیا ہے؟ غرضیکہ یہ تمام باتیں ماں کے پیٹ ہی

عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ يَأْتِيهِ كَلِمَاتٌ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَآجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَفْهَمُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْقَىٰ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْقَىٰ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَسَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَكَلَّ فِي الرَّحِمِ مَلَكَ يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عِلْقَةٌ يَا رَبِّ مَضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ يَأْتِي يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

میں لکھ دی جاتی ہے

(از قیس بن حفص از خالد بن حارث از شعبہ از ابو عمر ان جوئی) حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو دوزخ میں کمتر عذاب ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اسے دے کر چھڑا لینا چاہیے گا؟ وہ جواب دے گا بیشک اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْجَوِّيَّ عَنِ الْأَسَنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَأَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّكَ مَا فِي لَدُنِّهِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَقْتَدِرُ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ

۱۔ بعضوں نے کہا کہ ابو طالب ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا امید



## باب ۲۰۰ قولہ اللہ عزوجل و

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ  
لَنَا أَقْلِيحِي أَمِيسِي وَخَارَ التَّنْوِيرُ  
نَبِيْعُ الْمَاءِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهَهُ  
الْأَرْضِي وَقَالَ مُحَمَّدٌ الْجَوْدِي  
جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَابٌّ مِثْلُ حَالٍ

## باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد و لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا

إِلَىٰ قَوْمِهِ - ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف  
پیغمبر بنا کر بھیجا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں بَادِيَ الرَّأْيِ کا معنی  
ظاہر میں اَقْلِيحِي کا معنی رک لے کر دیا۔ خَارَ التَّنْوِيرُ کا  
معنی تنور سے پانی بخود نکلا۔

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں تنور سے تڑپنے کا معنی ہے

حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے۔ (دعوت و فرات کے درمیان) دَابٌّ کا معنی حال

## باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ

قَوْمِهِ الْحَمْدُ تَرْجَمَهُ - ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم میں  
رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو انداز کرے ایسا نہ ہو کہ ان پر  
عذاب الیم واقع ہو جائے۔ وَانْتُلُ عَلَيْهِمْ نَبَا نُوحٍ  
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ لَيَقُوْمُنَّ كَانْ كِبْرًا عَلَيْكُمْ مَقَامِي  
وَتَذْكُرِي بآيَاتِ اللَّهِ اِلَىٰ قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ  
(توجہ) اے پیغمبر ان کافروں کو نوح کا قصہ پڑھ کر  
سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے اخیر میں المسلمین تک

## باب قولہ اللہ تعالیٰ اِنَّا

اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلَىٰ قَوْمِهِ اَنْ اَنْذِرُ  
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَتْهُمْ عَذَابٌ  
اَلِيْمٌ اِلَىٰ اٰخِرِ السُّورَةِ وَاَنْتُلُ عَلَيْهِمْ  
نَبَا نُوحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ لَيَقُوْمُنَّ  
كَانْ كِبْرًا عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكُرِي  
بآيَاتِ اللَّهِ اِلَىٰ قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۳۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ

يُؤُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَامِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَخْبَنِي عَلَى  
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ اِنْ  
لَا اَنْذِرُكُمْ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ لَقَدْ  
اَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي اَخُوْلُكُمْ فِيهِ قَوْلًا  
لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَعُوذُ بِاللَّهِ  
لَيْسَ بِالْعَوْرَةِ

از عبدان از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری از حضرت  
سالم حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ (خطبہ سنہ کیلئے) کھڑے  
ہوئے پہلے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر دجال کا ذکر کیا، فرمایا میں تمہیں  
دجال سے خبردار کرتا ہوں اور کوئی ایسا پیغمبر نہیں جس نے دجال سے  
اپنی قوم کو باخبر نہ کیا ہو، مگر میں تمہیں دجال کا ایک ایسا حال بیان  
کرتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتایا وہ مردود کا نا ہو گا اور  
اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے نہ

یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے سنا ہے اس کا بیان ابی حاتم نے دہل کیا ۱۲۱۱ھ میں اس کو ابن جریر نے دہل کیا ۱۲۱۲ھ میں اس کو ابن ابی حاتم نے دہل کیا ۱۲۱۳ھ میں یہ فرمایا بہار  
۱۲۱۴ھ میں دوداد مقدس پر عبد الرحمن سے ایک ہے تعالیٰ شہیدہ آمین

۳۱-۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ مِنْكُمْ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِلَّا أَنَّهُ أَهْوَرُ وَأَنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثَالُ بُحْتَتٍ وَالنَّاسُ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا أَجْنَتُهُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنَذِرُكُمْ كَمَا أُنَذِرُ بِهِ نَوْحَ قَوْمَهُ -

۳۱-۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نَوْحٌ وَأَمْتٌ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِمَ أَهَلَّ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا حَاءَ تَامِنَ نَبِيٌّ فَيَقُولُ لِمَ نَوْحٌ فَيَقُولُ هَذَا فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْتٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَهُوَ قَوْلُهُ حَلْ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا أَهْلَ هَذَا عَلَى النَّكَاسِ وَالْوَسْطِ الْعَدْلِ -

۳۱-۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي دُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرَفِعَ إِلَيْنَا الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تُحِبُّهُ وَتَهْمِسُ مِنْهَا تَهْمِسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَنِي أَمْ لَا تَذَرُونَنِي وَالْهَوْنُ

از ابو نعیم از شیبان از ابی سلمہ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دجال کی ایک ایسی بات بیان نہ کر دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی ہے پھر خود ہی فرما دیا وہ دکانا جو گا اور بہشت و دوزخ کی صورت دکھائے گا جسے وہ بہشت بتلائے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی اور جسے وہ دوزخ کا نام دے گا وہ حقیقت میں بہشت ہوگی اور میں تمہیں دجال سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد بن زیاد از اعمش از ابو صالح ابو سعید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی اس کے لوگ آئیں گے اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا کیا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچایا وہ کہیں گے جی ہاں پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کیا نوح نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا وہ انکار کریں گے اور کہیں گے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا تمہارا کوئی گواہ ہے وہ کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت میرے گواہ ہے۔ چنانچہ یہ امت گواہی دے گی کہ نوح نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔

قرآن شریف کی اس آیت سے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

لِتَكُونُوا أَهْلَ هَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا مَعْتَدِينَ اور بہتر۔

از اسحاق بن نصر از محمد بن عبید از ابو حیان از ابو زرہ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منیٰ میں تھے۔ آپ کی خدمت میں بکری کی چوڑی کا گوشت پیش کیا گیا اور یہ آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے نوجا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم وجہ جانتے ہو؟ (سنو) اللہ تعالیٰ اس دن تمام اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے راسخ الاستقامت و بندوں کو آزمائے گا کہ کسے دجال کو پہچنے پہلے ہر کاموں کی قوت دے گا جسے دوزخ کا چلانا پانی کا برساتا۔ پھر اس کی معاذی ظاہر کرے گا اس کی صورت خود کہنے کی کہ وہ خدا نہیں ہے اور وہ مرد و کانا جو گا اور بہشت و دوزخ کی صورت دکھائے گا جسے وہ بہشت بتلائے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی اور جسے وہ دوزخ کا نام دے گا وہ حقیقت میں بہشت ہوگی اور میں تمہیں دجال سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔



فِي صَعِيدٍ قَاحِلٍ فَيُجْصَرُهُمُ النَّارُ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّشَبَّهَةٌ بِمَا كَانُوا فِي الدُّنْيَا وَنَدُّوا مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ قِيْلُوهُ إِلَى مَا يَلْعَنُكُمْ لَا أَنْتُمْ تَرَوْنَ إِلَى مَا يَشْفَعُكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ أَدَمُ مَا تَوْنُونَ فَيَقُولُونَ يَا أَدَمُ مَا تَابَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بَيْدَهُ وَفَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَآمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَاسْكُنْتَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَعْنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنْ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَا تَوْنُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَعْنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي إِمَّاؤُا الَّذِي صَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا تَوْنُو فَا سَجُدْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْذُقْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ لَشَفْعٍ وَسَلْ تُعْطَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا أَحْفَظُ سَأَرْكُهُ

۳۱-۶ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نَصْرِ بْنِ أَخْبَرَنَا

کریں گے دیکھنے والا انہیں دیکھ لے گا اور آواز سنانے والا اپنی آواز سنا سکے گا کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا) سورج نزدیک آجائے گا۔ بعض لوگ کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے ہو آج ہم کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں! کیا تکلیف آج کی ہے! ایک ایسے شخص کو تلاش کریں جو خدا کے سامنے سفارش کرے چنانچہ حضرت آدم کے پاس وہ اگر کہیں گے اے آدم آپ سب انسانوں کے باپ ہیں اللہ میاں نے اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پیدا کیا ہے اور اپنی روح آپ میں بھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کرے چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا، بہشت آپ کے رہنے کے لیے ملی، آپ ہماری سفارش نہیں کرتے دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ ہماری تکلیف کہاں تک پہنچ گئی ہے؟ وہ جواب دیں گے آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ ایسا پہلے نہ تھا نہ آئندہ ہوگا اس نے مجھے ایک درخت کے استعمال سے منع کیا تھا میں نے کھالیا مجھے خود اپنی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، لوح کے پاس چلے جاؤ تمام لوگ لوح کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سب سے پہلے نبی ہیں جو ساری زمین والوں کو طرف بھیجے گئے ہیں اللہ نے آپ کو عبید شکر کا لقب دیا ہے (شکر گزار بندہ) آپ نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہماری مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے آپ ہماری سفارش کریں وہ فرمائیں گے آج میرا رب غصے میں ہے اتنے غصے میں بھی نہ ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے تم محمد کے پاس چلے جاؤ چنانچہ تمام اولیٰین و آخرین سفارش کے لیے میرے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے ہم سب نے آپ کے پاس ہرگز نہیں دیکھا ہے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور آپ جو کچھ بھی سوال کریں گے آپ کو عطا کیا جائیگا۔ رادی محمد بن عبد فریانی نے اپنی حدیث مجھ سے یاد نہیں رہی۔

(از نصر بن علی بن نصر از ابوالاحمد از سفیان از ابوالاحمد از اسود)

۱۰ اگر حضرت آدم اور حضرت شیث اور ادریس علیہم السلام نوح علیہ السلام سے پہلے تھے مگر وہ ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے ۱۲ منہ ۱۰ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ نوح، ابراہیم، یونس، ادریس، اسماعیل، حضرت موسیٰ، ہارون، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شاید اس حدیث میں اختصار ہے ۱۲ منہ ۱۰ امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایک جہد کے بارے میں پڑا ہوا ہے ۱۲ منہ ۱۰



دوسری سند د از احمد بن صالح از عنبدہ از یونس از ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا حرم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک تھال لائے جو ایمان و حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینہ میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ماتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھائے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرائیل نے دربان سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے، انہوں نے کہا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے؟ جواب دیا ہاں! تب اس نے دروازہ کھولا جب ہم نے اس کے اوپر پہنچے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اس کی دائیں طرف لوگوں کے گروہ ہیں اور بائیں طرف بھی لوگوں کے گروہ ہیں جب وہ دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہمیں دیتا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رو دیتا ہے مہر حال اس نے مجھ سے یوں کہا اچھے پیغمبر اچھے بیٹے مرحبا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ آدم پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کی دائیں طرف گروہ کے گروہ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں دائیں طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی، جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو غم سے رو دیتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر او راو پر چڑھے دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں کے دربان سے کہا دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے جو پہلے دربان سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا۔ حضرت انس کہتے ہیں ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور

يُؤْتِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ح** وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَسَدٌ  
كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحِبُّ أَنْ يَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فُوجِ سَفْهُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَزَلَّ جَبْرِيلُ  
فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ  
بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُتَمَلِّئٍ حِكْمَةً وَرَأَيْنَا نَارًا فَاقْرَأْنَا  
فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْلَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى  
السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَا قَالَ جَبْرِيلُ  
يَحَاذِرِينَ السَّمَاءَ افْتَحْهُ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جَبْرِيلُ  
قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ  
قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ  
يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ فَإِذَا أَنْظَرَ  
قَبْلَ يَمِينِهِ ضُجُوكَ وَإِذَا أَنْظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَحْلِي فَقَالَ  
مَرْحَبًا بِالسَّيِّئِ الصَّالِحِ وَابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا  
يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا أَدَمُ وَهَذَا الْأَسْوَدَةُ عَزَائِبُ  
وَعَنْ شِمَالِهِ لَنَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْعِيَيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ إِذَا  
نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضُجُوكَ وَإِذَا أَنْظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَحْلِي  
ثُمَّ عَرَجَ بِي جَبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ  
يَحَاذِرِيهَا افْتَحْهُ فَقَالَ لَهُ خَاذِرِيهَا مِثْلَ مَا قَالَ لَأَوَّلُ  
فَفَتَحَهُ قَالَ أَسَدٌ قَدْ كَرَأْتَهُ وَحَدَّ فِي السَّمَوَاتِ لَمَرَّةً  
وَمُوسَى وَعِيسَى وَابْرَاهِيمَ وَلَمْ يَثْبُتْ لِي كَيْفَ  
مَنَارَ لَهُمْ غَيْرَ أَلَا قَدْ كَرَأْتَهُ وَحَدَّ أَدَمُ فِي السَّمَاءِ  
الْثَّانِيَا وَابْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَسَدٌ فَلَمَّا مَرَّ  
جَبْرِيلُ بِأَدَمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالسَّيِّئِ الصَّالِحِ وَالصَّالِحِ





وَأَهْلَكَ عَادٌ بِالدُّبُورِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ رِضَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُهْنِيَّةً  
فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَبِ بْنِ حَالٍ الْخُظَلِيِّ  
ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَدُعَيْنَةَ بْنَ بَدِيٍّ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدَ الطَّاقِي  
ثُمَّ أَحَدَ بَنِي تَيْهَانَ وَوَلَقَمَةَ بْنَ عِلَاقَةَ الْعَامِرِي  
ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ فَتَضَيَّتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ رَفَلُوا  
يَبْعَثُ صَنَادِيدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَيَدْعَانَا قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ  
فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرٌ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ الْوَجْهَيْنِ يَقِي  
الْجَبِينِ كَثُ اللَّحْيَةِ هَلْوَئِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا هَاشِمِيُّ  
فَقَالَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ يَا مَعْشَرَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
أَهْلُ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَمَالَهُ رَجُلٌ قَتَلَهُ  
أَحْسَبُهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَنَعَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ  
مِنْهُمْ ضَعِيفِي هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ  
الْقُرْآنَ لَا يُبْجَاوُذُ حَاجِرُهُمْ يَتَرَقُّونَ مِنَ الدِّينِ  
مُرْدُو السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ  
وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَكِنَّا أَدْرَكْتُهُمْ  
لَا قَتْلَهُمْ قَتَلَ عَادٌ -

امام بخاری کہتے ہیں ابن کثیر نے سفیان ثوری سے روایت کی جو اسے  
اپنے والد، عبدالرحمن بن ابی نعیم، ابوسعید خدری، حضرت علی نے (مکن سے)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا، آپ نے وہ سونا ان چار  
آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی و دعینہ بن بدر فزاری و  
زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاشہ سلمی بنی کلاب والے قریش و  
انصار کے لوگوں کو اس پر بخشی ہوئی اور کہنے لگے بخبر کے روستا کو دیا جانا  
ہے ہمیں نہیں دیا جاتا (حالانکہ ہم زیادہ خمدار ہیں) آپ نے فرمایا ادیشک  
قریش و انصار زیادہ خمدار ہیں مگر میں تو ان لوگوں کا دل جوڑنے کے لیے  
(اسلام کے ساتھ) دیتا ہوں (وہ تازہ تازہ مسلمان ہوئے) دریں اثنا  
ایک شخص جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں رخسار اوپر ابھرے ہوئے اونچی  
پیشانی گھنی داڑھی سر منڈا ہوا، کھڑا ہو کر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم (خدا سے ڈرو! آپ نے فرمایا اگر میں ہی خوف نہ کروں گا تو اور کون  
کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر ایمن بنا کر بھیجا، تم کو میرا  
اعتبار نہیں یہ سن کر ایک صحابی نے غالباً خالد بن ولیدؓ نے اجازت چاہی اسے  
مار ڈالوں۔ آپ نے روکا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس  
شخص کی نسل سے ایسے لوگ (جھوٹے مسلمان) پیدا ہوں گے جو بظاہر  
قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا۔  
یہ لوگ دین (اسلام) سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر

جانور سے پار نکل جاتا ہے) اس میں کچھ لگا نہیں رہتا، ان سرودوں کا کام یہ ہو گا کہ مسلمانوں کو قتل کریں  
گے اور بت پرستوں (کفار) کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زامنا نہ پایا تو جیسے قوم ماد تباہ کی گئی تھی ان کو بھی  
تباہ کر دوں گا (ایک بھی زندہ نہ چھوڑوں گا)۔

(از خالد بن یزید از اسرار یکل اذا ابواسحاق از اسود) حضرت عبداللہ  
بن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ہل میں ٹھکانا

۹۔۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ

اے اس کو تو امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا وہاں یوں کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ۱۲ من ۱۳ من  
پورے کاربھیں گے قرآن کے سنوں میں فلاخورد کریں گے یا قرآن کا کچھ اشران کے دلوں میں نہیں پڑنے کا دل میں تو بے ایمانی اور بددعا بھی ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت  
ہو تو قرآن کا اثر ہو ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من



وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَحَّاشُ فَمَا  
اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ يَعْزُومُوهُ  
اسْتَطَاعُوا اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطْعَمَتْ لَهُ  
فَلَيْدًا لَكَ فَمِنْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ  
وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَفْعًا قَالَ  
هَذَا أَرْحَمُ مِنْ رَبِّي فَإِذَا حَبَاءٌ  
وَعُدُّ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّا آتَزَمَكَ  
بِهَا لَارْضِي وَتَأَقَّ دَكَّاءٌ لَا سَنَامَ  
لَهَا وَالذُّكْدَانُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ  
حَتَّى صَلَبٌ مِنَ الْأَرْضِ وَتَلَبَّدَ  
وَكَانَ وَعُدُّ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا  
بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ  
حَقًّا إِذَا فُتِحَتْ يَا جُومٌ وَمَا جُومٌ  
وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ -  
قَالَ قَتَادَةُ حَدَّثَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ  
رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ  
قَالَ رَأَيْتَهُ -

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ  
بَيْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ  
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَمَا يَقُولُ لَكَ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَهُ

سے، اسی لئے نت کا فتح ہمزہ کو دیتے ہیں اور سطا  
یَسْتَطِيعُ کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اسْتَطَاعَ یَسْتَطِيعُ  
وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَفْعًا یا جوج و ما جوج اس میں سورج  
بھی نہ کر سکے۔ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی  
رحمت ہے کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے  
بنوائی جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو  
اس دیوار کو دکا یعنی زمین دوز کر دے گا عرب لوگ کہتے ہیں  
یہ اونٹنی دکا ہے یعنی اس کا کومل ان نہیں اسی سے دُکْدَانُ  
ہے یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہو جائے اونچی نہ ہو۔  
میرے مالک کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ ہم یا جوج و ما جوج کے  
لوگوں کو اس دن جوم کر تے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ جب  
یا جوج و ما جوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے  
دوڑ پڑیں گے (یہ ترجمہ ہے آیت کا) قتادہ  
قتادہ کہتے ہیں حَدَبٌ کا معنی ہے ٹیلہ ایک  
شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض  
کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ منقش چادر کی طرح ہے  
(کیا وہی سَدِّ سَکَنْدَرِی ہے؟) آپ (صلی اللہ علیہ  
وسلم) نے فرمایا تم نے ٹھیک اسی کو دیکھا یعنی وہی  
سَدِّ سَکَنْدَرِی ہے

داؤد بنی بن بکر ازلیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از  
زینب بنت ابی سلمہ از دام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان زینب بنت  
محش دام المؤمنین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے  
ہوئے ان کے پاس آئے (حضرت زینب کے پاس) آپ فرما رہے  
تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَرَبُ كِى خَسِرَ ابِى اس آفت سے آنے والی









۳۱۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا  
هشام عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيّ بَكْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى  
الصُّورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَكُنْ خَلَّ حَقِّ اَمْرِهِ فَاَمْسَحَ بِرِجْلَيْهِ  
قَرَأَ اِبْرَاهِيْمُ وَلَا سَمِعَ عَنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
بَاَيْدِيهِمَا اِلَّا ذِكْرًا فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللهُ وَاللهُ  
اِنْ اسْتَفْسَمَا بِاِلَّا ذِكْرًا وَقَطَّ۔

حضرات نے ہاتھوں پر کبھی مال نہیں کھولی۔

۳۱۱۷۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَبِيلُ يَ  
رَسُولِ اللهِ مِنْ أَكْرَمِ النَّاسِ قَالَ اَتَقْتُمُ فَقَالُوا  
لَيْسَ عَنْ هَذَا اَنْتَ لَكَ قَالَ قِيَّوْ سَفَّ نَبِيُّ اللهِ بِنِ  
نَبِيِّ اللهِ بِنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ  
هَذَا اَنْتَ لَكَ قَالَ فَتَعْنُ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَشَاكُونُ  
حَيَاتُهُمْ فِي الْحَا هِلَلِيَّةِ حَيَاتُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ  
اِذَا فَقِهِرًا قَالَ اَبُو اَسْمَاءَ وَمَعْتَمِرٌ عَنْ  
عَبْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس حدیث کو ابواسامہ اور معمر نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا انہوں نے بحوالہ سعید، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت کیا۔

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا  
اسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از ابوبکر از عکرمہ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باہر سے دیکھا  
کہ کعبہ میں تصویریں رکھی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہ گئے آپ نے حکم دیا تو وہ  
تصویریں ہٹائی گئیں یا مٹائی گئیں آپ نے دیکھا حضرت ابراہیم اور اسماعیل  
علیہ السلام کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پائے (خال  
کھولنے کے) دئے ہوئے ہیں۔

چنانچہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کفار کو ہلاک کرے ان

از علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید  
از والدہ (ش) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دریافت کیا گیا سب لوگوں میں (اعمال کی رو سے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے  
عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا تو درخاندانی شرافت اور ان کے لحاظ  
سے سب میں (افضل) یوسف علیہ السلام ہیں جو خود بھی نبی ہیں ان کے والد  
بھی نبی ہیں داد ابھی نبی ہیں پر داد اللہ کے خلیل ہیں (چار پشت تک برآمد  
نبوت اور کسی کو نہیں ملی) صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بھی دریافت کرنا نہیں چاہتے  
آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو تو سنو ابو لوگ  
جاہلیت کے زمانہ میں شریف اور مالی خاندان تھے وہی زمانہ اسلام  
میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

اس حدیث کو ابواسامہ اور معمر نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا انہوں نے بحوالہ سعید، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرتؐ سے روایت کیا۔

از موسیٰ بن اسماعیل از عوف از ابورجاء از اسماعیل بن ہشام کہتے ہیں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس

۱۔ اگر جاہل رہیں تو شرافت جیسی کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں۔ ۲۔ ینہ عشق شدی ترک نہ نسب کن جامی یہ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست۔

۳۔ تواب اسامہ اور معمر نے روایت کی ہیں سعید اور ابو ہریرہؓ نے قاضی سعید کے بانی کیسان ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے کچھ قطان کی روایت میں ہے اور ابواسامہ  
در معمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے فقہ یعقوب و یوسف میں ص ۱۲۱ منہ



۳۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَكْلِبٍ الرَّقِيقِيُّ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا قَلِيلًا  
۳۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
لَمْ يَكُذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ  
ثَلَاثِينَ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي  
سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ  
بَيْنَا هَذَاتِ يَوْمٍ وَسَارَةٌ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِّنَ  
الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ  
مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا  
فَقَالَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أُخْفِي فَإِنَّ سَارَةً قَالَ  
يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ  
غَيْرِي وَغَيْرِي وَإِنَّ هَذَا أَسَافِيٌّ فَأَخْبَرَتْ  
أَخَاهُ أُخْفِي فَلَا تَكْذِبِي بَنِيَّ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا  
دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَهَبَ بَيْنَا وَلَهَا بَيْدَةٌ فَأَخَذَ  
فَقَالَ ادْعِ اللَّهَ لِي وَلَا أَصْطُرِّهِ فَقَدَعَتْ اللَّهُ  
فَأَطِيقُ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأَخَذَ مِثْلَهَا  
أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِ اللَّهَ لِي وَلَا أَصْطُرِّهِ  
فَدَعَعَتْ فَأَطِيقُ فَقَدَعَتْ بَعْضُ حُجَبَتِهِمْ فَقَالَ  
إِنَّمَا لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي  
بِشَيْطَانٍ فَأَخَذَ مِثْلَهَا جَرَفًا ثُمَّ وَهُوَ  
قَائِمٌ يَقُولُ فَأَوْمَأَ بِبَيْدَةٍ مِثْلَهَا قَالَتْ رَدَّ اللَّهُ

(از سعید بن یسید رضی عن ابن وہب از جریر بن حازم از ابوب  
از محمد) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم  
علیہ السلام نے (عمر بھر) جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار (جھوٹ بولا)

(از محمد بن محبوب از حماد بن زید از ابوب از محمد) ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم (عمر بھر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار  
دو جھوٹ تو خالص اللہ کے لیے (یعنی ذاتی فائدہ نہیں تھا) ایک تو یہ  
کہ بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا  
کہ اس بڑے بت نے دوسرے بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور  
سارہ دونوں سفر میں) جارہے تھے، اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے  
ملک میں پہنچے لوگوں نے اسے کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جس کے ساتھ  
بہت خوبصورت عورت ہے ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بل بھیجا اور ان  
سے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا میری بہن ہے۔ پھر  
حضرت ابراہیم (بادشاہ سے) لوٹ کر حضرت سارہ کے پاس آئے اور  
فرمایا اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تیرے سوا  
کوئی مومن نہیں اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری  
کیا لگتی ہے میں نے کہہ دیا بہن۔ تم بھی اپنے کو میری بہن کہنا ایسا نہ  
ہو میں جھوٹا ثابت ہو جاؤں۔ بہر حال اس ظالم بادشاہ نے حضرت  
سارہ کو بلوایا (جبراً) جب وہ اس کے پاس پہنچیں تو اس مردود نے  
ان پر ماتھ ڈالا۔ لیکن ماتھ ڈالتے ہی عذاب الہی میں گرفتار ہو گیا  
(زمین پر گر کر ٹپنے لگا یا ماتھ سوکھ گیا) اب کہنے لگا اے عورت  
میرے لیے دعا کریں تجھے نہیں ستاؤں گا حضرت سارہ نے دعا کی وہ  
اچھا ہو گیا پھر اس مردود نے دوبارہ ماتھ ڈالا پھر اسی آفت یا پہلے  
سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہو گیا۔ اب دوبارہ کہنے لگا اے

لہ کہتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی ضرورتیں لیتا ماں بہن وغیرہ کو چھڑ دیتا بعضوں نے کہا حضرت ابراہیم نے یہ بھیجا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھینے لے گا اس لئے بہت سے  
کریں سو پانی پین کھیں شاید وہ مردود کچھ سے بچے اطلاق دلولہ ۱۲ منہ



## باب ۲۰۱۱ یَزِيدُونَ النَّاسَ

فِي الْمَشْيِ -

۳۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِحُجْرَةٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ يَوْمًا الْقَبِيلَةَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسَمِعُهُمُ الدَّاحِي وَيَنْفَعُهُمُ الْبَصَرُ وَتَذُنُّوا السَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّقَاعَةِ فَيَا تَوُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنَ الْأَرْضِ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ فَذَكَرَ كَذِبَاتِهِ نَفْسِي تَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى تَابِعَهُ أَلَسَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ سَمْعِيلَ لَوْلَا أَنَّهَا تَحَلَّتْ لَكَانَ نَمْرُومَ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ كَثِيرَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا قَالَ إِبْنِي وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ جُلُوسًا مَعَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَذَا أَحَدٌ كُنِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمَ بِاسْمِعِيلَ وَأَوْصَلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَهِيَ تَوْضِيعُهُ

## باب ۲۰۱۲ یَزِيدُونَ النَّاسَ

ہے دوڑتے جلتے ہیں۔ تیز تیز چلتے ہیں۔

(از اسحاق بن ابراہیم بن نصر از ابو اسامہ از ابو حیان از ابو زرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلوں پھلوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ آواز دینے والا اپنی آواز سنا سکے گا اور دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا سو رچ ان کے نزدیک آجائے گا۔ بعد ازاں آنحضرت نے شفاعت کا واقعہ سنایا فرمایا لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ اہل زمین میں اللہ کے نبی اور خلیل ہیں پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے وہ اپنے جھوٹ یاد کریں گے (معر بھر میں تین جھوٹ بولے) اور فرمائیں گے مجھے اپنی فکر ہے تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(از ابو عبد اللہ احمد بن سعید از وہب بن جریر از والدش جریر از ایوب سختیانی از عبد اللہ بن سعید بن جبیر از والدش از حضرت ابن عباس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ حضرت ماجرہ پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زیرم کے پانی کے گرد رکاوٹ نہ بنادیتیں) تو وہ ایک بہن ہوا چشمہ ہوتا۔

محمد بن عبد اللہ الفزاری کہتے ہیں ہم سے یہ حدیث ابی جریج نے اسی طرح بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباس نے مجھ سے یہ حدیث اسی



طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ حضرت ابراہیم اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ماجرہ کو لے کر (سرزمین مکہ میں) آئے حضرت ماجرہ

وَبِأَنبِيَآ اِسْمَاعِيلَ - مَعَهَا شَتَّةٌ لَّمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيمُ

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ابوب سخیانی و کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ ان دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے یہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ماجرہ نے کمر پٹہ باندھا۔ ان کی غرض یہ تھی کہ حضرت سارہ ان کا سرانغ نہ پائیںؓ وہ جلد مہاگ جائیں، پھر حضرت ابراہیمؑ حضرت ماجرہ اور ان کے بچے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ میں لے آئے۔ حضرت ماجرہ حضرت اسماعیلؑ کو دودھ پلاتی تھیں حضرت ابراہیمؑ نے ان دونوں کو ایک بڑے درخت تلے بٹھایا جو اس مقام پر تھا جہاں اب زمزم ہے، مسجد کے بلند جانب میں اس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان نہ تھا نہ وہاں پانی کا وجود تھا۔ غرضیکہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک خلیہ کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام) کو چل دئے جہاں حضرت سارہ تھیں جب حضرت ابراہیمؑ چلنے لگے تو حضرت ماجرہ ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں جناب ابراہیمؑ آپ کہاں چل دئے

۳۱۲۸ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأُخْرَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا أَفْعَدَ النَّسَاءُ الْمُنْطَقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ اِسْمَاعِيلَ أَفْعَدَتْ مِنْطَقًا لَتَتَعَقَى أَثَرَهَا عَلَى سَادَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيمُ وَبِأَنبِيَآ اِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرَضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةِ قَوْقُ زَمْرَمٍ فِي آخِلِ الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَا لَكَ وَضَعٌ عِنْدَ هَآ جَرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَى اِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَدَبَعَتْهُ أُمُّ اِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيمُ آيِنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا

حضرت ابراہیمؑ اس مشکیزہ پر لایہ حجرہ کو دیکھ کر ان کا مدان کہ شیعہ خلاصہ لایے حضرت اسماعیلؑ کو اس مشکیزہ کے آگے بڑھ کر دے دیے جب مشکیزہ پانی نہ ہو گیا اور حضرت اسماعیلؑ پیاس کے مارے بے قرار ہوئے تو حضرت ماجرہؑ گھر آکر پانی ڈھونڈنے کے لئے نکلیں۔ انہوں نے صفارہ کے درمیان سات پھیرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا آخر حضرت ماجرہؑ تیرہ سال کے تھیں اور انہوں نے زمین پر لاک پر مارا زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا۔ حضرت ماجرہؑ نے اس چشمے کا پانی ایک مینڈ بک روک دیا وہ حق کی طرح رو گیا آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی حق مقصد کے لئے بہاؤ اللہ پورا کر دیتا ہے ۱۲ منہ کے برابر نہا نہ بھٹے عورت جا لاک ہو جاتی ہے حدیث میں بھی ہے کہ جس کو زمین سے لیں اور تیرہ لیا ہے تاکہ اس کو چشمے سے اپنے پاؤں کے نشان ہوئے میں پڑتے ہیں یعنی جائیں تاکہ سارہ ان کا پتہ نہ پائیں ہوا تھا کہ حضرت ماجرہؑ حضرت سارہ کی لومٹی تھیں انہوں نے حضرت ابراہیمؑ اپنے شوہر کو دے دی ہیکہ کہ حضرت ابراہیمؑ نے ان کو محل رہ گیا جب وہ جنس تو حضرت سارہ کو جو اس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوئی انہوں نے قسم کھائی کہ میں ماجرہ کے بدن سے تین احسانا کاٹ ڈالوں گی۔ حضرت ماجرہؑ کو ذکر کر کے باندھ کر مہاگ لگیں اپنے بچے حضرت اسماعیلؑ کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا انجیل زمین پر چھپا دیتی ہیں تاکہ پاؤں کے نشان نہ بھڑکے سارہ پتہ نہ لگا لیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ باندھنے سے حضرت ماجرہؑ کی یہ عرض تھی کہ حضرت سارہ ان کو خدا دے کہیں اور ان سے رشک نہ کریں۔ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی قسم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھیدو۔ اہد یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی ہے ۱۲ منہ

بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ رِجْسٌ وَلَا شَيْءٌ  
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ  
إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ اللَّهُ الَّذِي أَمَرَ بِهَا قَالَ  
نَعَمْ قَالَتْ إِذْنًا لَا تُصَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ  
فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ  
لَا يَرُونَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتِ ثُمَّ  
دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَدَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ  
رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي  
زُرْعَةٍ حَتَّى بَلَغَ لَيْسَ كُورُونَ وَجَعَلْتُ أَمْرًا مُعْجِلَ  
تَوْضِيعِ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ  
حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السَّقَاءِ عَطِشْتُ وَعَطِشَ  
ابْنُهَا وَجَعَلْتُ نَظَرًا إِلَيْهِ يَتَكَلَّمُ أَوْ قَالَ  
يَتَكَلَّمُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ  
وَجَدَتْ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا  
فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِي تَنْظُرُ  
هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنْ  
الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ الْوَادِي دَفَعَتْ طَرْفَ  
دُرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعَى الْأَنْسَانِ الْمُجْهُولِ حَتَّى  
جَاوَزَتْ الْوَادِي ثُمَّ أَتَتْ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ  
عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا  
فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَكَ سَعْيٌ  
كَيْبَرُ هَالِ جَبِ مَرْوَةٍ بِرُجْرٍ (ساتویں بھرے میں) تو انہوں نے ایک آواز سنی اپنے آپ کہنے لگیں چپ رہ! پھر کان لگایا تو  
وہی آواز سنی اس وقت پکارا اٹھیں میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے

ہیں اس جگہ میں چھوڑے جاتے جو جہاں نہ آدمی کا نشان ہے نہ کوئی  
اور خیر ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ماجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیم ان  
کی طرف متوجہ نہ ہوئے آخر حضرت ماجرہ نے دریافت کیا کیا اللہ کا ایسا  
ہی حکم ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تب حضرت ماجرہ نے کہا پھر پورے دو گنا  
ہمیں ضائع نہیں کر گیا یہ کہہ کر حضرت ماجرہ لوٹ آئیں اور حضرت  
ابراہیم چل دئے جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے دکھائی نہیں  
پڑتے تھے وہی پہاڑ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل  
مکہ ہوئے تھے) اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورہ ابراہیم میں  
ہے) رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ الْغَمِيرَ پروردگار! میں اپنی اولاد ایسے  
میدان میں چھوڑ کر آیا ہوں جہاں سبزہ کا نام و نشان تک نہیں۔ تیرے  
مستبرک گھر کے پاس چھوڑ رہا ہوں الٰہیہ رکعبہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے  
تھا لیکن گر کر مٹ گیا تھا۔

ادھر حضرت ماجرہ کا یہ حال گذرا وہ حضرت اسماعیل کو دودھ  
پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں۔ جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی  
پیاسی ہوئیں پھر کو بھی پیاس لگی۔ بچہ کو دیکھا تو پیاس سے بلبل رہا تھا  
یہ دردناک منظر نہ دیکھ سکیں اور وہاں سے چل دیں دیکھا تو صفا پہاڑ  
قریب ہے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی دکھائی  
نہ دیا وہاں سے اتریں اور کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح  
دوڑیں جس طرح کوئی مہجبت زدہ دوڑتا ہے۔ نالے کے پار جا کر مروہ  
پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر انہوں نے  
اس طرح مارے۔ ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب ہی سے لوگوں نے صفامرہ کے درمیان سعی یعنی پھیرا شروع  
کیا بہر حال جب مروہ پر چڑھیں (ساتویں بھرے میں) تو انہوں نے ایک آواز سنی اپنے آپ کہنے لگیں چپ رہ! پھر کان لگایا تو  
وہی آواز سنی اس وقت پکارا اٹھیں میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے

الْكَاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَوْدِ سَمِعَتْ  
صَوْتًا فَقَالَتْ مِمَّ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَبَّحَتْ  
فَسَمِعَتْ أَيْمَنًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتُ إِنْ كَانَ  
عِنْدَكَ عَوَاتٍ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ  
رَمْزِهِ فَبَعَثَ بِعَقِيبٍ أَوْ قَالَ بِحِجَابٍ حَتَّى  
ظَهَرَ الْمَاءُ فَبَعَثَتْ نَحْوَهُ وَتَقُولُ بَيْنَهَا  
هَكَذَا وَجَعَلَتْ تُغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَاتِهَا  
وَهُوَ يُفَوِّرُ بَعْدَ مَا تُغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ  
أُمَّ سَامِعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ رَمْزَهُ أَوْ قَالَ لَوْ  
لَمْ تُغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ رَمْزَهُ عَيْنًا  
مَعِينًا قَالَ فَتَشْرِبَتْ وَارْضَعَتْ وَلَدَهَا  
فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَافُوا الْقَيْعَةَ فَإِنَّ  
هِيَ تَابِتُ اللَّهِ يَبْنِي هَذَا الْغُلَامَ وَأَبُوهُ  
وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا  
مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السَّيُولُ فَتَأْخُذُ  
عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى  
مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقًا مِّنْ جُورِهِمْ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ  
مِّنْ جُورِهِمْ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَذَا فَانْزَلُوا  
فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَوَاطَا فِرْعَانَ فَقَالُوا  
إِنَّ هَذَا الطَّاغُوتُ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَّعَنَهُ تَا  
هَٰذَا النَّوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا

وہاں اللہ کے فرشتے ملے انہوں نے اپنی ایڑی ماری یا پر مارا زمین کھود  
ڈالی پانی نکل آیا حضرت ماجرہ حوض کی طرح اسے بنانے لگیں ہاتھ سے  
اس کے گرد منڈیر بنانے لگیں اور پانی چلو میں لے لے کر اپنی مشک  
میں بھرنے لگیں جوں جوں پانی لیتی جاتی تھیں وہ چشمہ زیادہ حوض مانتا  
تھا ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل  
کی والدہ برہم کرے اگر وہ رزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں یا یوں  
فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں) پانی نہ لیتیں تو رزم ایک بہتہ چشمہ  
رہتا غرضیکہ حضرت ماجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلا یا فرشتے نے اس  
سے کہا تم جان کا خوف نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ اور اس کا باپ  
دونوں اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھروالوں کو تباہ نہیں کرے  
گا اس وقت کعبہ کا یہ حال تھلٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا دائیں  
اور بائیں طرف سے برسات کا پانی نکل جاتا تھا۔ حضرت ماجرہ نے ایک  
مدت اسی طرح گزاری۔ چند روز کے بعد جبرہم (قبیلہ) کے کچھ لوگ  
یا کچھ گھروالے کداء کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے آرہے تھے  
ادھر سے گذرے وہ مکہ کے نشیب میں اترے انہوں نے ایک پرندہ  
دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور  
پانی میں گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں  
دیکھا انہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لیے بھیجے وہ آئے دیکھا  
تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں کے پاس لوٹ گئے ان کو خبر دی وہ  
بھی آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ  
وہیں بیٹھی تھیں ان لوگوں نے کہا تم ہمیں یہاں سکونت کرنے کی اجازت  
دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں، ان  
لوگوں نے قبول کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرہم کے لوگوں نے (وہاں سکونت کی) لیے  
وقت میں اجازت مانگی جب خود اسماعیل علیہ السلام کی والدہ یہ جاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو۔ بہر حال جبرہم کے لوگ وہاں

أَوْ جَرِيئِينَ قَدْ آذَاهُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا أَفَّا خَبَرُوا هُمْ  
بِالْمَاءِ فَأَقْبَبُوا قَالُوا أُمُّ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ الْمَاءِ  
فَقَالُوا أَتَاؤُنِي لَنَا أَنْ تَنْزِلَ عِنْدَ قَفَا  
تَسْمَعُ وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأَنْسَ  
فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ  
حَتَّى إِذَا كَانَ يَهْأَأُ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَرَّ  
الْغُلَامِ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَانْفَسَمَ  
وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ فَأَمَّا أَدْرَكَ زَوْجَهُ  
أُمُّ آةٍ مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ فَبَاءَ  
إِبْرَاهِيمَ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِبْرَاهِيمَ يُطَالِيهِ  
تَرْكُهُ فَلَمْ يَعِدْ إِبْرَاهِيمَ فَمَالَ إِمْرَأَتَهُ  
عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَنْتَعِي لَنَا ثَمَرًا سَأَلَهَا  
عَنْ عَيْشِيَّتِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ كُنْتُ بَشِيرٍ  
تَحُصُّ فِي حُضْنِي وَشِدَّةٍ فَشَكْتُ إِلَيْهِ قَالَ  
فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَأَقْرِئْهُ عَلَيْهِ السَّلَامَ  
وَقُولِي لَهُ يُعَايِزُ عَنِّي بَابِي فَلَمَّا جَاءَ إِبْرَاهِيمُ  
كَانَتْهُ الْأَنْسُ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَوْمٌ مِنْ أَحَدٍ  
قَالَتْ نَعَمْ جَاءَ تَأْشِيهِمْ كَذَا وَكَذَا أَفْسَأَلْنَا عَنْكَ  
فَاخْبَرْنَاهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْنَاهُ  
أَنَّا فِي جُهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَمَهْلٍ أَوْ مَالٍ لِي بَشِيرٍ

مقیم ہو گئے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہاں اترے جب کہ  
میں کئی گھر بن گئے اور اسماعیل علیہ السلام جو انہوں نے عربی  
زبان جبرہم کے لوگوں سے سیکھی اور جو ان کی نگاہ میں بہت اچھے  
نکلے جبرہم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک  
عورت ان کو بیاہ دی، ان کی والدہ (حضرت ماجدہ) کا انتقال ہو گیا جب  
اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہو چکی تو حضرت ابراہیم (مدت کے بعد) اپنی  
بیوی اور بچے کو دیکھنے آئے حضرت اسماعیل اس وقت اپنے گھر میں نہ تھے  
انہوں نے اسکی بیوی (لائی بیوی) سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا  
روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا تمہاری گزر کسے ہوتی  
ہے؟ معاش کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہت بڑی تنگی سے گزرتی ہے۔ ان  
سے خوب شکایت کی حضرت ابراہیم نے کہا جب تمہارے خاندان میں تو  
میری طرف سے سلام دنیا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوٹ بدل  
دیں! حضرت ابراہیم یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے جب حضرت اسماعیل گھر  
تشریف لائے تو اپنے باپ کی خوشبو پائی، بیوی سے پوچھا کوئی آیا تھا اس  
نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا اس نے تمہارے متعلق  
دریافت کیا میں نے کہہ دیا (وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں) پھر مجھے لے گیا  
تمہارا لڑکا کیسے ہوتا ہے؟ میں نے کہا بڑی تکلیف اور تنگی سے اسماعیل نے  
کہا اور بھی کچھ انہوں نے کہا اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ  
کہا ہے کہ اپنے دروازے کی چوٹ بدل دو۔ اسماعیل نے کہا وہ میرے  
والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھ کو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر  
والوں میں چلی جا۔ اسماعیل نے اس کو طلاق دے دی اور جبرہم کی ایک  
دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دن منظور تھے۔ ابراہیم

علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسماعیل گھر نہ ملے۔ وہ ان کی (دوسری بیوی) کے پاس گیا  
پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کیسے گزرتی ہے؟

قَالَ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ  
يَقُولُ عَيْرُ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ أَبِي وَقَدْ  
أَمَرَنِي أَنْ أَقَارِقَكَ إِخْفِي بِأَهْلِكَ فَطَلَّقَهَا  
وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ  
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آتَاهُمُ بَعْدَ قَلَمٍ يَحْدُهُ  
فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ  
خَرَجَ بِبَنِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ  
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ تَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ  
وَأَثْنَتْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ مَا طَعَاكُمْ قَالَتْ  
الْحَمْدُ فَإِنَّ شَرَّ الْجُحْمِ قَالَتْ أَمَا قَالَ اللَّهُ  
بَارِكْ لَهُمْ فِي الْحِمْرِ وَأَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَ  
لَوْ كَانَ لَهُمْ مَدَدُ مَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهَمَّا لَا يَخْلُو  
عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بَغِيرَ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ  
فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَأَقْرَأْنِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهُوَ  
يُسَبِّحُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ  
هَلْ آتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ آتَانَا شَيْخٌ  
حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلْنِي عَنْكَ  
فَاخْبَرْتَهُ فَسَأَلْنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْتُهُ  
أَنَا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاؤُهُ شَيْءٌ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ

حفاظت سے رکھنا۔

تب اسماعیل علیہ السلام نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے

سارے دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دھڑلے سے آئے اور غصے سے نہیں  
حضرت اسماعیل کا انتظام نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم تھا کہ وہ ان کے گھر سے دور رہیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کر کے آئے تھے سمان  
اللہ تعالیٰ کی سچائی اور صفات عمدہ کا کیا کائناسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسی مان اور نفرت ہو کہ ایک دم کے بعد دیکھتے آئے اور دین دیکھتے دہان ہو جائے جو لوگ کچھ نہیں  
کرتے ان کے لئے یہ سختی درست ہو جاتی ہے ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کر کے صرف ریاضت اور رمل اور عبادت سے  
سکھیں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی ابراہیم سے بڑی تہور ہے اور نفس کو بالکل پاک کرنا اور نفس کی صفائی بہتر ہے اور اس کی اور خیریت کی یہ بھی کہ اس کے

سارے دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دھڑلے سے آئے اور غصے سے نہیں

حضرت اسماعیل کا انتظام نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم تھا کہ وہ ان کے گھر سے دور رہیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کر کے آئے تھے سمان

اللہ تعالیٰ کی سچائی اور صفات عمدہ کا کیا کائناسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسی مان اور نفرت ہو کہ ایک دم کے بعد دیکھتے آئے اور دین دیکھتے دہان ہو جائے جو لوگ کچھ نہیں

کرتے ان کے لئے یہ سختی درست ہو جاتی ہے ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کر کے صرف ریاضت اور رمل اور عبادت سے

سکھیں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی ابراہیم سے بڑی تہور ہے اور نفس کو بالکل پاک کرنا اور نفس کی صفائی بہتر ہے اور اس کی اور خیریت کی یہ بھی کہ اس کے

يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَنْتَحِبَ عَنَّا بِكَ قَالَ  
 ذَاكَ أَبِي وَاتَّيْتُ الْعَتَّةَ أَمْرِي أَنْ أُمْسِكَ ثُمَّ لَبِثَ  
 عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ وَاسْمُعِيلُ بَنِي  
 نَبْلَةَ لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَوْمًا مِنْ قَوْمِ فَلَتَا رَأَى قَامَ  
 إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ  
 ثُمَّ قَالَ يَا إسماعيلُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ  
 مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي؟ قَالَ دَارِئُكَ قَالَ  
 فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُنْبِئَ هَهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَيْهِ  
 ثُمَّ تَقَعَّيْتُ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَمَنْ ذَلِكَ رَفَعَا  
 الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إسماعيلُ يَا بَنِي الْحِجَارَةِ  
 وَابْرَاهِيمُ بَنِي حَتَّى إِذَا رَفَعُوا الْبَيْتَ جَاءَ هَذَا الْحُجْرُ  
 فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ بَنِي وَإِسماعيلُ  
 بَيْنَهُمَا الْحِجَارَةُ وَهُوَ يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَ بَيْنِي  
 حَتَّى يَدُ وَدَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولَانِ رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ -

(اپنی زوجیت میں) رہنے دوں۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور  
 تھا حضرت ابراہیم اپنے ملک میں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد جب  
 آئے تو حضرت اسماعیل اس وقت گھر میں تھے زمزم کے پاس ایک  
 درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے، جب انہوں  
 نے اپنے والد کو دیکھا تو اونٹ کھڑے ہوئے باپ بیٹے سے بیٹا  
 باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا۔

بعد ازاں حضرت ابراہیم نے کہا بیٹا اسماعیل! اللہ تعالیٰ  
 نے مجھے ایک حکم دیا ہے انہوں نے کہا جو حکم دیا ہے بجالائیے ابراہیم  
 علیہ السلام نے کہا تم میری مدد گے انہوں نے کہا میں (ضرور) مدد  
 کروں گا! ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے میں  
 اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنی  
 اس کے گرد۔ پس باپ بیٹا دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی  
 اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر  
 کرتے رہے جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ  
 پتھر (مقام ابراہیم) لے کر آئے اور اسے وٹاں رکھ دیا ابراہیم علیہ  
 السلام اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسماعیل پتھر دیتے جاتے اور دونوں

یہ دعا پڑھتے جاتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے یہ کوشش اور کام قبول فرما لے بے شک تو سننے  
 اور جاننے والا ہے۔ غرضیکہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے چاروں طرف پھرتے جاتے اور یہ دعا پڑھتے جاتے۔

دار عبد اللہ بن محمد دار ابو عامر عبد الملک بن عمرو دار ابراہیم بن نافع  
 از کثیر بن کثیر از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
 جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ میں جگڑا  
 ہوا سارہ نے کہا ماجرہ کو نکالو تو حضرت ابراہیم اسماعیل کی والدہ  
 کو لے کر نکل گئے۔ پانی کا مشکیزہ ان کے ساتھ تھا اسماعیل علیہ السلام  
 کی والدہ وہی پتی تھیں ان کا دودھ بچے کے لیے اترتا تھا یہاں تک

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو قَامٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ  
 ابْنُ قَافٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيمَ وَابْنِ  
 اَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيلَ وَ اُمِّ اِسْمَاعِيلَ وَ  
 مَعَهُمْ قَسَّةٌ فِيهَا مَاؤٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ

تَشْرَبُ مِنَ الشَّيْءِ قَدِ ارْتَبَهَا عَلَى صَدْرِهَا  
 حَتَّى قَدِمَتْ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ  
 إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَأَتَبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ حَتَّى  
 لَمَّا بَلَغُوا أَكْأَعًا قَادَتْهُ مِنْ دَرَاهِمَ يَأْكُلُهُمْ  
 إِلَى مَنْ تَوَكَّلُوا قَالَ إِلَى اللَّهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللَّهِ  
 قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّيْءِ وَبَدَأَتْ  
 لَبَنَهَا عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى لَمَّا فَغَى الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ  
 ذَهَبْتُ فَتَنَظَّرْتُ لَعَلِّي أَحْضِلُ حَدًّا أَقَالَ فَذَهَبَتْ  
 فَصَعِدَتْ الصَّفَا فَتَنَظَّرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحْسِنُ  
 أَحَدًا أَفَلَمْ تُحْسِنُ أَحَدًا أَفَلَمَّا بَلَغَتْ الْوَادِي  
 سَعَتْ وَأَتَتْ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا  
 ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنَظَّرْتُ مَا فَعَلْتُ تَعْسِي  
 الْغُبِّي فَذَهَبَتْ فَتَنَظَّرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ  
 كَأَنَّهُ يَنْشَعُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تَقْرَءْهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ  
 لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنَظَّرْتُ لَعَلِّي أَحْضِلُ أَحَدًا فَذَهَبَتْ  
 فَصَعِدَتْ الصَّفَا فَتَنَظَّرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحْسِنُ أَحَدًا  
 حَتَّى أَتَتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَتَنَظَّرْتُ  
 مَا فَعَلْتُ فَإِذَا هِيَ بِعَصَةِ فَقَالَتْ إِنَّ كَانَ  
 عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جَبْرَيْلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هَكَذَا  
 وَغَيْرَ عَقِبَةٍ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ قَانُلُغِ الْمَاءُ  
 فَذَهَبَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَخْفِرُ قَالَ فَقَالَ  
 أَبُو الْقَوِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ كَانَ  
 الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ

کہ مکہ پہنچے، حضرت ابراہیم نے ایک درخت کے نیچے اسماعیل اور ان  
 کی والدہ کو بٹھادیا آپ سارہ کے پاس چلے گئے جب جانے لگے  
 تو حضرت اسماعیل کی والدہ ان کے پیچھے چل پڑیں حضرت ابراہیم جب مکہ  
 کی بلندی پر پہنچے تو حضرت اسماعیل کی والدہ نے ان کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم  
 تم ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا اللہ پر یہ سن کر  
 حضرت اسماعیل کی والدہ نے کہا اچھا میں اللہ پر راضی ہوں اور لوٹ  
 آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں، اور اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں  
 جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو لوڑکھوں  
 شاید کوئی اللہ کا بندہ مل جائے (جس سے میں مدد چاہوں)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں پہلے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ  
 جاکر صفا پہاڑ پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کہ کوئی دکھائی دے  
 لیکن کوئی نظر نہیں پڑا۔ جب وہاں سے اتر کر وادی میں آئیں تو گرہلٹ  
 کے مارے) دوڑ کر چلیں اور مردہ پہاڑ پر پہنچیں ایسا ہی کئی بار انہوں  
 نے کیا پھر (دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو تو دیکھوں اس کا کیا حال  
 ہے؟ دیکھا تو اسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) مگر تکلیف کے لیے  
 گویا موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا انہوں  
 نے پھر سوچا میرے چلوں شاید کوئی شخص مل جائے اور جاکر صفا پہاڑ پر  
 چڑھ گئیں۔ بار بار ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اسی طرح انہوں  
 نے صفا مردہ کے سات پھرے کئے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو دیکھوں  
 کیا حال ہے۔ اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی انہوں نے جواب  
 میں یوں کہا اگر تو کوئی جلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سن۔ پھر کیا کہتی  
 ہیں کہ حضرت جبرائیل موجود ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں پھر جبرائیل نے  
 اپنی ایڑی زمین پر ماری۔ ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس  
 طرح اسی وقت پانی کا چشمہ بھوٹ نکلا۔ اسماعیل کی والدہ ڈریں کہیں یہ پانی غائب نہ ہونے پائے اور زمین کھودنے

لے دوسری روایت میں یوں ہے حضرت جبرائیل نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں ابراہیم کی ام ولد انہوں نے کہا ابراہیم نے تم کو کس کے پر دیکھا انہوں نے کہا اللہ

وَيَذَرُ كَبَنُهَا عَلَى صَبِيحِهَا قَالَ فَتَرَ قَامَسَ مِنْ جَرُّهُمْ  
بَطْنُ الْقَادِي قَادَاهُمْ بِطَيْرٍ كَانَهُمْ أَفْكَرُوا ذَاكَ  
وَقَالُوا مَا يَكُونُ الظَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا  
رَسُولَهُمْ فَنَظَرُوا قَادَاهُمْ بِالْمَاءِ فَاتَّاهُمْ  
فَاخْبَرَهُمْ فَاتَّاهُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ  
أَتَا ذَيْنَا لَنَا أَنْ نَكُونَنَّ مَعَكَ أَوْ نَكُنَّ مَعَكَ  
فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَنَّمَّ فِيهِمَا امْرَأَةً قَالَتْ تَرَاكَ  
بَدَا إِلِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِعٌ  
تَرْكِي قَالَتْ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ آيُنَ إِسْمَاعِيلُ  
فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قَوْلِي لَكَ  
إِذَا جَاءَ غَيْرَ مَعْتَبَةٍ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ  
قَالَتْ أَنْتِ ذَاكَ قَادَ هَيْبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَ ثُمَّ  
إِنَّهُ بَدَا إِلِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطْلِعٌ  
تَرْكِي قَالَتْ فَجَاءَ فَقَالَ آيُنَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَتْ  
امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ لَا تَنْزِلُ  
فَتَطْعَمُ وَتَشْرَبُ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَ  
مَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا  
الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ  
وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبَا الْقِسْمِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَهٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا إِلِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي  
مُطْلِعٌ تَرْكِي قَالَتْ فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ  
وَرَاءِ دَمْرٍ مَرِيضٍ نَبَلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ

لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے مال پر چھوڑ  
دیں تو زمین پر بہتا رہتا۔ غرض انہوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچے  
کو دودھ پلانے لگیں۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر جرہم (قبیلہ) کے کچھ لوگ حرم میلان  
کے نشیب میں گھرے، انہوں نے ایک پرندہ دیا دیکھا جو خلاف  
عادت معلوم ہوا وہ کہنے لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے  
انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو دیاں پانی ہے  
اور اگر اپنے لوگوں کو خبر کی پھر تو سب لوگ دیاں چلے آئے اور کہنے  
لگے اسماعیل کی والدہ! تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں  
یا تمہارے ساتھ اس مقام میں آباد ہو جائیں (انہوں نے اجازت  
دی وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے) جب اسماعیل جوان ہوئے تو انہوں  
نے جرہم قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک  
مدت کے بعد حضرت ابراہیم کو (حضرت ماجرہ واسماعیل کا) خیال آیا انہوں  
نے حضرت سارہ سے کہا میں انہیں دیکھنے کو جاتا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں  
جب وہ آئے تو واسماعیل کی بیوی سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے  
کہا نکاح کرنے گئے ہیں۔ ابراہیم نے اس سے کہا جب اسماعیل آئیں تو  
ان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو، اسماعیل گھر  
آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ انہوں نے کہا چوکھٹ سے تو ہی مر رہے  
جا اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی  
سارہ سے کہنے لگے میں اسماعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے جب بھی  
اسماعیل نہ ملے ان کی (دوسری) بیوی سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟  
اس نے کہا نکاح کرنے گئے ہیں آپ سواری سے تو اتر لیے اور کچھ کھلیے پیجیے  
ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا  
پانی ابراہیم نے یوں دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے کھانے پینے میں  
ابراہیم کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری) بار ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا میں اسماعیل کو دیکھنے جاتا ہوں جب آئے



رَبَّنَا قَدْ آمَرْنِي أَنْ أَبْنِيَ لَكَ بَيْتًا قَالَ أَطِيعْ  
رَبَّكَ قَالَ إِنَّكَ قَدْ آمَرْتَنِي أَنْ تَعْبُدَنِي عَلَىٰ  
قَالَ إِنْ أَفْعَلْ أَوْ كَمَا قَالَ فَقَامَ فَجَعَلَ  
إِبْرَاهِيمُ بَيْتَهُ وَاسْمُعِيلُ بَيْنَهُمَا وَلَهُ الْحِجَارَةُ وَ  
يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ حَتَّىٰ ارْتَفَعَ الْبَيْتُ وَمَضَعَا الشَّيْءَ عَلَىٰ  
نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَىٰ سَجَرٍ مُّقَامٍ فَجَعَلَ  
بَيْنَهُمَا وَلَهُ الْحِجَارَةُ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تو اس وقت اسماعیل موجود تھے۔ زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست  
کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اسماعیل! تیرے مالک کا یہ حکم ہوا  
ہے کہ میں اس کا گھرنیار کروں، حضرت اسماعیل نے کہا بہت خوب جو مالک  
کا حکم ہے۔ بجالائیے! حضرت ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری  
مدد کرو انہوں نے کہا میں کروں گا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر حضرت ابراہیم  
نے بنا شروع کیا اور اسماعیل پھر لالا کر دیتے تھے اور دونوں دس  
کرتے تھے اے ہمارے رب ہماری یہ کوشش قبول فرما بیشک تو  
سننا جانتا ہے۔ یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہو گئیں اور ابراہیم کو تھیر  
اٹھانا دشوار ہوا پھر وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسماعیل  
ان کو پھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے اے ہمارے مالک ہماری یہ محنت قبول فرما لے بیشک تو  
سننے اور جاننے والا ہے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
الْقِسْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ دُشِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ  
قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ  
الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ  
سَنَةً ثُمَّ آيِنَمَا أَدْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ  
فَصَلِّ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ -

داز موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد از اعمش از ابراہیم تیمی از  
والدش حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے کون سی مسجد زمین پر بنائی  
گئی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے دریافت کیا پھر کون سی مسجد؟  
آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں میں  
کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا چالیس برس کا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا نماز کا وقت جہاں آجائے وہیں پڑھ لے۔ فضیلت اسی  
میں ہے۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْدِي الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسٍ  
ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
طَلَمَ لَهُ أَحَدًا فَقَالَ هَذَا أَجَلٌ لِي وَنَحْنُ أَجَلٌ لَكُمْ

داز عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از عمرو بن ابی عمرو یعنی مطلب کے  
غلام حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے  
محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو

مسلمہ یہاں یہ خبر پہنچ کر کہہ کر حضرت ابراہیمؑ نے بنا تھا اقصیٰ اقصیٰ کو حضرت سلمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو  
پہنچایا یہاں یہاں تھا کہ پہلے بنائے حضرت آدمؑ نے وہی زمین ہے کہ کہہ رہے تھے کہ جہاں میں ابراہیمؑ نے باؤں کا اولاد نے مسجد اقصیٰ بنا ڈالی جو حضرت سلیمانؑ  
نے اپنے وقت میں ان کی دعا سے تعمیر کیا ۱۲ منہ مسطح پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقت میں کیونکہ مروجہ کو علم وادراک ہے بیشمار آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے یہاں  
نے کیا نماز اُمر سے یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ سے پہلے ملے ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ

حرام کیا اور میں مدینہ کو دونوں پتھر پلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اسے حرام کرتا ہوں۔

اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) سالم بن عبد اللہ

کہتے ہیں کہ ابن ابی بکر نے حضرت عبداللہ بن عمر کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ) سے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے تیری قوم (قریش) نے جب کعبہ بنایا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنادیتے؟ آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا تو میں ضرور گرا کر اس سر نو بنانا مگر اندیشہ ہے قوم بگڑ جائے گی)

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ ان دونوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے، جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنی رکن شامی اور عراقی) کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے۔ اسماعیل بن ابی اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کا نام لیا ہے۔

(از عبداللہ بن ابی یوسف از امام مالک از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن ترم از والدش از عمرو بن سلیم زرقی) ابو حمید ساعدی کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیجئے ہیں آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَمٌ مَّكَّةَ وَارِثٌ اَحَرَمٌ مَّا بَيْنَ رَاثِيَّتِهَا رَاةَ عَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۳۲۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اَنْ قَوْمِيْكَ بَنَوْا الْكُعْبَةَ اِفْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْ اَحَدُكُمْ اَنْ قَوْمِيْكَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَيْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرَى اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى اِسْتِلَاقَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ بَيْنَ الْحَجَرِ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَمُوتْ عَلَى خَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔

۳۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ حَرْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصَلِّيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

۱۔ یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اس میں حضرت ابراہیم کا ذکر ہے اس لئے اس باب میں لاء ۱۲ متہ ۱۳ اس کو خود مؤلف نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ متہ ۱۳ تو عبداللہ بن زید کو کہنا کہ یہ حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر کے نام سے روایت میں اس کا نام عبداللہ بن زید کو ہے اور تیسری حدیث میں صرف ابن ابی بکر تھا افعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تصحیح میں وصل کیا ۱۲ متہ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

مُحَمَّدٌ وَأَزْوَاجُهُ وَذُرِّيَّتُهُ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِمْ وَبَارَكْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَ  
ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِمْ  
حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

۳۱۴۴ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ خَفِصٍ وَمُوسَى بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ أَلْهَمَدَانِي  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ مَجْرَةَ فَقَالَ لَا  
أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ  
اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

(از قیس بن حفص از موسی بن اسماعیل از عبد الواحد بن زیاد از  
ابو قرة مسلم بن سالم ہمدانی از عبد اللہ بن عیسیٰ) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے  
ہیں مجھے کعب بن جرفی نے اور فریانی لگے کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا کیوں نہیں ضرور دیجئے  
فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم آپ  
پر اور آپ کے اہل بیت پر کیسے درود پڑھیں؟ کیونکہ آپ پر سلام کرنا تو  
ہم کو اللہ نے سکھایا (تشریح میں ہے) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ (آپ  
نے فرمایا) (درود) یوں کہا کرو - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
مُحَمَّدٍ آلِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از منہال از سعید بن جبیر)  
ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین  
کے لیے ان کلمات کے فیلیہ پناہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے  
جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انہی کلمات کے ذریعے اسماعیل  
واسحاق کے لیے پناہ مانگتے تھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ  
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَتَرٍ فِيهَا اللَّهُ التَّامَّةِ مِنْ

۳۱۴۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الزُّهَالِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَعُوذُ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَيَقُولُ إِنَّ  
آبَاءَنَا كَانُوا يَعُوذُونَ بِهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتْلُو اللَّهُ التَّامَّةَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ

سے ارادہ ہو کہ وہ اس میں ہر ذر ذرہ حرام ہے بعضوں نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم بعضوں نے کہا آل میں آپ کی سبیاں  
بھی داخل ہیں بعضوں نے کہا ان میں سے کسی کو دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیہم السلام نہ گوریں ۱۲۸

وَمِنْ نَجْلِ عَلَيْهِ لَامَةً -

فرمایہ ہر شیطان اور نہر ہر بے کیرے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

**باب ۲۰۱۶** وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَنَسِيتُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ

وَنَسِيتُهُمْ عَنْ ضَيْفٍ اِبْرَاهِيمَ

اِبْرَاهِيمَ لَعَنَ يَغْيَمِرَانُ لَوْ كُونُ كُو حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ

وَقَوْلُهُ وَلَكِنْ لَيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي

السلام کے مہمانوں کا واقعہ سنا۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَلَكِنْ لَيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي -

طمینان ہو جائے۔

**۳۱۳۶** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا بَنُو

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسعید

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ

بن عبد الرحمن از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے شک کی بنا پر

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں کہا تھا کہ آدنی اگر انہیں شک ہوتا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام

قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ آدِنِي

سے زیادہ شک ہوتا مگر ہمیں شک نہیں تو ابراہیم کو کیسے شک ہو سکتا

كَيْفَ نَحْيَ الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى

(ہے) جب انہوں نے عرض کیا کہ آدنی کیسے نجاتی الموتی لے

وَلَكِنْ لَيُطْمِئِنَّ قُلُوبِي وَيَرْحِمُ اللَّهُ لَوْطًا

رب مجھ دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے

فَدَعَاكَ يَا وَحْيَ إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَكَوْكَبُ ثَمَرَاتٍ

فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے جواب دیا میرا مطلب ہے دل کو اطمینان ہو

فِي السَّحَابِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَكْبِتُ الدَّاعِيَ

جائے (یقین تو پہلے سے موجود ہے مگر اطمینان آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے

آنحضرت نے فرمایا اللہ لوٹ پر رحم کرے وہ ہر دست کن کی پناہ چاہتے تھے آنحضرت نے مزید فرمایا اگر میں اتنی مدت قید میں رہتا جتنی

مدت حضرت یوسف علیہ السلام نے تو میں فوراً چلا جاتا

**باب ۲۰۱۷** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَادْكُرْ

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ

فِي الْكِتَابِ اِسْمُعِيلَ إِنَّهُ كَانَ

اِسْمُعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ -

صَادِقَ الْوَعْدِ -

(از قتیبہ بن سعید از حاتم از زید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع کہتے

**۳۱۳۷** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلم قبیلہ کے چند لوگوں کے پاس سے گذرے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَدْنِيِّ

لہ اگر ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو کبہ کو شک ہو سکتا ہے کہ اگر ابراہیم اللہ کے نیک ہے تو اس وقت آپ نے فرمایا جب آپ کو معلوم نہ کیا گیا تھا کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یا طریق تواضع اور فروتنی کے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے یہ حال مانگا، اب اس کی اس کی یہ وجہ تھی کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو جو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک ہے کہ اگر اس میں شک ہو سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ ابراہیم کو مردوں کے چلائے جانے پر کمال یقین تھا مگر انہوں نے چاہا کہ یقین اور اللہ کے ہاں شہادہ ہو کہ اس نے کوئی عین یقین کا مرتبہ علم یقین سے بڑھا ہوا ہے مثلاً جو لوگوں نے حکم منظر کو نہیں دیکھا ان کو بھی خبر ہوتا ہے اس کے وجود کا یقین ہے مگر جن لوگوں نے آنکھ سے دیکھا وہ ان یقین کو بڑھا دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے قدرت سے بڑھنا غیبت تھا حضرت یوسف کے سر پر اس کے کہ آدنی مدت قید میں اس لانے والے کے ملائے ہوئے تھے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے ہی سنائی کے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کو تواضع فرمادہ حضرت یوسف کے لئے مدت قید میں اس کے ملائے ہوئے تھے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے ہی سنائی کے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کو تواضع فرمادہ

قَالَ مَثَلُ الْكَلْبِ مَثَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسٍ مِّنْ أَسْلَمَ  
يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا مَوَاتِي إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأْسًا وَ  
أَنَا مَعَهُ بَنِي فَلَانٍ قَالَ قَامَ مَكَأَ أَحَدُ الْغُرَبَاءِ  
يَأْتِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا لَكُمْ لَا تَزْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى  
أَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ إِنْ مَوَاتِي إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأْسًا وَ  
أَنَا مَعَهُ بَنِي فَلَانٍ قَالَ قَامَ مَكَأَ أَحَدُ الْغُرَبَاءِ

**بَابُ قِسْمَةِ إِبْرَاهِيمَ بَيْنَ  
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَيْنَ  
عَمْرٍو وَابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**بَابُ ۲۰۱۹ أَمْرُكُمْ شَهَادَةَ  
إِذَا حَضَرَ يَعْقُوبُ الْمَوْتَ إِلَى  
قَوْلِهِ وَهَنَ لَهُ مُسْلِمُونَ**

۳۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ  
الْمُعْتَمِرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ  
أَنْتَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ  
قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ  
اللَّهُ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا أَلَيْسَ  
عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ كَعْنُ مَعَادٍ وَالْعَرَبُ  
تَدَّأُوْنِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَنَحْنُ أَكْرَمُ فَالْحَاجَّةُ هَلِيَّةٌ  
وَنَحْنُ أَكْرَمُ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا أَقْبَهُوا

جو تیر اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں بنی ہوئی تھیں) آپ نے فرمایا  
اسماعیل کے بیٹو تیر گاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس  
جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سنکر دوسری  
جماعت والوں نے مٹھ روک لیے (تیر چلانامو قوفی کر دیا) آپ نے  
سبب دریافت کیا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیسے ان سے مقابلہ  
کرس آپ تو ادھر ہو گئے۔ یہ تو بے ادبی ہوگی اگر ہم آپ کے مقابلے میں تیر  
چلائیں آپ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

**باب** حضرت اسحاق علیہ السلام کا بیان

اس میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

**باب** اَمْرُكُمْ شَهَادَةَ  
جب حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال کیا تم اس وقت  
موجود تھے۔ آخر آیت تک۔

(از اسحاق بن ابراہیم از معمر از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید قبری)  
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا  
اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو  
زیادہ پرہیزگار ہو۔ عرض کیا گیا ہمارا یہ مطلب نہیں یا رسول اللہ۔ آپ  
نے فرمایا (خاندانی شرافت کے لحاظ سے) حضرت یوسف سب سے عزت والے  
میں جو خود پیغمبران کے والد پیغمبران کے دادا پیغمبران کے پر دادا اللہ تعالیٰ  
خلیل صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بھی نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا کیا  
تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں!  
آپ نے فرمایا جو لوگ زمانہ جاہلیت میں معزز سمجھے جاتے تھے، زمانہ  
اسلام میں بھی وہی معزز ہیں۔ بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔

۱۔ ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وصل کیا ہے ابن عمر کی حدیث سے وہ مراد ہے اکرم ابن اکرم ابن اکرم ابن اکرم یوسف بن یعقوب بن  
اسحق بن ابراہیم علیہم السلام کیونکہ اس میں حضرت اسحق اور اس کے کریم ہونے کا بیان ہے ۱۲۳۷ سے ۱۲۳۸ حدیث اگر گزری ہو ہے ۱۲۳۷

## باب ۲۰۲ وکوطا اذ قال لقومہ

لِقَوْمِهِ اَنَّا تَوْنُ الْفَاحِشَةِ وَاَنْتُمْ  
تُبْمِرُونَ اَنْتُمْ لَنَا تَوْنُ الرِّجَالِ  
شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النَّسَاءِ بَلْ  
اَنْتُمْ قَوْمٌ جَاهِلُونَ فَمَا كَانَ  
جَوَابَ قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ قَالُوا  
اُخْرِجُوْا اِلْ لُّوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ  
اِنَّهُمْ اَنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ  
فَاَنْجَيْنَاهُ وَاَهْلَهُ اِلَّا امْرَاَتَهُ  
قَدَّرْنَا لَهَا مِمَّنْ الْغَابِرِينَ وَاَمْطَرْنَا  
عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اَفْسَاءً مَّطَرُ الْمُنْذَرِينَ

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ  
لِلْوَطِي إِنْ كَانَ لَيَاوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ۔

## باب ۲۰۳ فَلَمَّا جَاءَ آلَ

لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ  
قَوْمٌ مُّتَكَبِّرُونَ يَرْكَبُونَ بَيْنَ  
مَعَةٍ لَا تَنْهَمُ قُوَّتَهُ تَرْكَبُوا مَعِينًا  
فَا تَكْذِبُهُمْ وَتَكْفُرُهُمْ وَأَسْتَغْنِيَهُمْ  
وَأَجِدُوا بِهِمْ عَوْنَ دَابِّرٍ  
اُخْرِجْنِي هَلِكَةً لِّمُسْتَوْسِمِينَ

## باب (حضرت لوط کا بیان) وکوطا اذ قال لقومہ

ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے  
کہا تم جان بوجھ کر بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ عورتوں کو  
چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو، تم جاہل قوم  
ہو! ان کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا ہی کہا کہ لوط والوں  
کو اپنی بستی سے باہر نکال دیا جائے یہ بڑے پاک باز  
بنے ہوئے ہیں۔ آخر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان  
کے گھر والوں کو بچا دیا (گھر میں سے) صرف ان کی بیوی  
کو مذاب والوں میں رہنے دیا (کیونکہ وہ اپنی قوم کی  
رشتہ داری کا زیادہ لحاظ کرتی تھی) اور انکی قوم پر (تھہروں کا) عینہ  
برسایا یہ برعینہ تھا جو ان تلخ داندار کی ہوئی قوم پر برسایا گیا۔

دا الزوالیمان از شعب ابی الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام  
پر مغفرت فرمائے وہ رکن شدید کی پناہ مانگتے تھے۔

## باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ

الْمُرْسَلُونَ الْآیَۃُ جب لوط علیہ السلام کے پاس خدا کے  
فرستادہ آئے تو وہ (لوط ۴) ان سے کہنے لگے تم تو انجان لوگوں ہو  
یوں کہ تم (سورۃ الذاریات) کا معنی اپنے ساتھ والوں سمیت  
کیونکہ وہی اس کی قوت تھے (رکن کے معنی قوت) وَلَا تَرْكَبُوا  
(سورۃ ہود) کا معنی مت جھکو۔ اَنْتُمْ كُفْرُهُمْ اَنْتُمْ كُفْرُهُمْ اَنْتُمْ كُفْرُهُمْ  
سب کا ایک ہی معنی ہے۔ یٰ مُسْتَوْسِمِينَ (سورۃ الصافات) کا معنی

لہ یعنی قوت رکن کا معنی قوت زور یہ لفظ تو حضرت موسیٰ کے قصے میں وارد ہے چونکہ حضرت لوط کے قصے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے اُوْیٰی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیدٍ اس لئے امام  
بخاری نے اس کو ذکر کیا ۱۳۹۔ نہ ۱۴۰۔ حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو اس بطور دھماکے کے آئے تھے مگر چونکہ یہی دشتہ پھر حضرت لوطؑ کو پاس گئے تھے اس لئے  
مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر دیا بعضوں نے کہا لوط کے قصے میں بھی اَنْتُمْ كُفْرُهُمْ مُّسْتَوْسِمِیْنَ وارد ہے اور نیز ۱۴۰۔ اسی سے ہے ۱۳۹۔ منہ

لِلنَّكَاطِطِينَ كَيْسَبِيلٍ لِّبَطْرِيقٍ۔  
دور تے ہیں دایر (سورہ حجر) کا معنی آخری حصہ یعنی ہم  
صِنْعُهُ (سورہ حجر) کا معنی ہلاکت۔ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (سورہ حجر) کا معنی دیکھنے والوں کے لئے۔ لِّبَسَبِيلٍ (سورہ حجر)  
کا معنی رستے میں۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔  
(از محمود ابوالواحد از سفیان از ابوالاسحاق از اسود) عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں)  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا (دال مشدّد)

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔  
(از محمود ابوالواحد از سفیان از ابوالاسحاق از اسود) عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں)  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا (دال مشدّد)

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاٰلِ نَسُوْدٍ اٰخَاھُمْ  
صَاۡلِحًا۔ اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ذات بھائی صالح  
کو بھیجا۔ (سورہ حجر میں ہے) حجر والوں نے پیغمبر کو جھٹلایا۔  
حجر قوم ثمود کا شہر تھا لیکن (سورہ انعام میں) حَرَّتْ  
حِجْرُہِمْ حجر کا معنی حرام و ممنوع ہے۔ عرب لوگ حجر  
تھ جو حرام و ممنوع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں حجر  
عمارت کو بھی کہتے ہیں نیز اس زمین کو بھی کہتے ہیں جسے  
دیواریا بار سے) گھیر لیا جائے اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم  
کو حجر کہتے ہیں حطیم شتق ہے عظم سے عظم کا معنی  
ٹوٹا ہوا۔ پہلے وہ کعبہ کے اندر تھا اسے توڑ کر باہر کر دیا اس لئے  
حطیم کہنے لگے، جیسے قَتِلَ شَتَقَ ہے قَتُوْل سے۔ مادینہ  
گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو بھی حجر کہا جاتا ہے جیسے  
عقل کو رچی کہا جاتا ہے۔ حجر الکامۃ ایک مقام کا نام ہے۔

**باب** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
اِلٰی نَسُوْدٍ اٰخَاھُمْ صَاۡلِحًا۔ کَذَّبَ  
اَصْحٰبُ الْاَنْجُرِ النَّارِ سَلٰتِیْنِ مَوْضِعُ  
نَسُوْدٍ وَاَمَّا حَرَّتْ حِجْرُ حَرَامٍ وَ  
كُلُّ مَسْنُوْمٍ فَهُوَ حِجْرٌ فَحِجْرٌ  
وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنٰی بَنٰیئَتِهٖ وَ مَا  
حَجَرَتْ عَلَیْہِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ  
حِجْرٌ وَمِنْہٗ سَمٰی حَطِیْمُ الْبَیْتِ  
حِجْرًا کَاَنَّہٗ مُشْتَقٌّ مِنْ حَطَطُوْمٍ  
مِثْلُ قَتِیْلِ مِنْ مَّقْتُوْلٍ وَ یَقَالُ  
لِلْاُنْثٰی مِنَ الْخَیْلِ الْاَنْجُرُ وَ یَقَالُ  
لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَ حِجْیٌ وَاَمَّا حِجْرٌ  
الْیَمَامَۃُ فَهُوَ مَازِلٌ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔  
(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) عبداللہ بن  
زمرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس  
(بد بخت) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اوشنی کو مارا آپ نے فرمایا

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔  
(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) عبداللہ بن  
زمرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس  
(بد بخت) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اوشنی کو مارا آپ نے فرمایا

۱۔ اس آیت میں جَا حَدَّثَ نَبَهُمُ الْقَبِيْحَةُ مُشْتَقٌّ قَبْلَہٗ جو حضرت لوط کی ہے کہ باب میں ہے بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورہ النہل میں ہے اِنْ کَانَ  
اَلْاَوَّلُ وَ اَلْاٰخِرُ ہر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوط علیہ السلام کے قصے سے تعلق نہیں رکھتی ۱۲ منہ  
۲۔ آیت سورہ قمر میں حضرت لوط کے قصہ میں وارد ہے اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب میں بھی ذکر کیا اور چونکہ یہ بارگزر ہے ۱۲ منہ سورہ قمر کا ایک  
قبیلہ تھا ان کے دادا ۱۴۴ مومنون عامر بن ارم بن سام بن نوح تھا اس لئے ان کو ثمود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا ۱۲ منہ

وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ ارْتَدَّ لَهَا رَجُلٌ  
دُوْخًا وَمَعَهُ فِي قُوَّةٍ كَانِي وَمَعَهُ -

۳۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكْرِيَّا  
حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمر  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ فِي حَجْرٍ  
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ  
يَأْثَرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ جَعَلْنَا مِنْهَا  
وَأَسْتَقِينَا مَا مَرَّهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْجَعِينَ  
وَيُهْرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سُبْرَةَ بْنِ  
مَعْبُدٍ وَأَبِي الشَّوْشِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَ بِالْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَجَنَ بِمَا عَمِيَ -

۳۴۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ عِيَّاضُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ شُودِ الْحَجَرِ فَاسْتَقُوا  
مِنْ يَأْثَرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ  
يَأْثَرِهَا وَأَنْ يَغْلِقُوا إِلَّا بِلِ الْجَعِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ  
أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبُيْرَاتِ كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ  
نَابَعَةً أَسَامَةً عَنْ قَافِعٍ -

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
مَعْمَرِ بْنِ الزَّهَرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ایک جابر طاقت و آدمی نے اونٹنی کو کومارنے کا ذمہ لیا جیسے ابو زمعہ  
ہے (ہمارے زمانہ میں)

(از محمد بن مسکین ابوالحسن از یحیی بن حسان بن حیاء ابو زکریا و از  
سلیمان از عبد اللہ بن دینار) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں  
سے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم نے  
تو اس سے آگاہ گونہ ڈالا مشکیں بھی بھر لیں آپ نے فرمایا یہ آگاہ چھینک دو  
مشکوں کو بہادو۔

حضرت سبیرہ بن معبد اور ابوالشوش سے روایت ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھینک دینے کا حکم فرمایا جو اس پانی  
سے تیار ہوا تھا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کی جس نے اس پانی سے آگاہ گونہ ڈھا جو وہ اس کو چھینک  
(دے)

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبد اللہ از نافع) حضرت  
عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ حجر میں جا کر اترے۔ وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں،  
آگاہ گونہ ڈھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں  
بھرا گیا تھا) باطل وراثہ (جو اس پانی سے گونہ ڈھا گیا تھا) اونٹوں کو  
کھلا دیں۔ آپ نے فرمایا اس کنوئیں کا پانی لو جس کا پانی (حضرت صالح کی)  
اونٹنی پیا کرتی تھی۔

عبد اللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت  
کیا۔

(از محمد از عبد اللہ از معمر از زہری از سالم بن عبد اللہ) ان کے  
والد حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

سہری کی حدیث طبرانی اور ابونعیم سے اور ابوشوش کی روایت کو طبرانی اور ابن منہ و نے ابو ذر کی روایت کو بخاری نے اصل کیا چونکہ اس مقام پر خدا کا غلبہ نازل ہوا تھا  
لہذا اپنے دہان کے پانی سے استعمال سے منع فرمایا ایسا نہ ہو جس سے دل سخت ہو جائے کوئی بخاری پیدا ہو جو اس سے اس کو ابن القری نے اصل کیا ۱۲ منہ



عَنْ أَبِيهِ زَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِحَجْرٍ  
قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ  
تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ  
تَقَعَمَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ -

۳۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
سَالِمَةَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا  
أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ  
مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ -

**باب ۲۰۲۳**

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ  
إِذْ خَضَعَ يَعْقُوبُ لَلْهُوتِ -

۳۱۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الصَّامِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكُرُومُ مِنَ الْكُرُومِ بْنِ الْكُرُومِ  
ابْنُ الْكُرُومِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

**باب ۲۰۲۴**

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ  
كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ

لِلنَّاسِ قُلُوبًا -

۳۱۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

حجر پر سے گزرے (جہاں قوم شہود بتی تھی) تو فرمایا ظالموں کی لبتیوں میں  
نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (خوف خداوند کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا  
سازد اب تم پر بھی آپڑے یہ فرما کر آپ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چاڑھے  
ڈھانک لیا۔

(از عبد اللہ بن محمد بن ازب اب الدش از یونس از زہری از سالم حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالموں (بد  
کاروں گناہوں) کی لبتی میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے)  
ایسا نہ ہو جو عذاب ان کو ہوا تھا تم پر بھی آجائے (معاذ اللہ)

**باب** أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ آيَةِ الْآيَةِ كَيْفَ تَمَّ اس

وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔

(از اسحاق بن منصور از عبد الصمد از عبد الرحمن ابن عبد اللہ از  
والدش از حضرت ابن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوسف بن  
یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم ہیں۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ

وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلنَّاسِ قُلُوبًا -

بیتک یوسف اور ان  
کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔

(از عبد اللہ بن اسماعیل از ابی اسامہ از عبد اللہ از سعید بن ابی سعید از  
حضرت ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا لوگوں میں  
اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے۔ آپ نے فرمایا جو خدا سے زیادہ

۱۔ اگرچہ یہ حدیث مطاع ہے تمام کاروں کو شامل ہے مگر یہ کتاب نے یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حجر پر سے گزرے جہاں شہود بتی تھے یہی اس حدیث سے معلوم  
ہوئے اس لیے اس باب میں لائے ۱۳ منہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ  
أَتَقَاهُمْ اللَّهُ قَالَ لَوْ لَابَسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ  
أَكْثَرُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُ أَبِي اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ  
نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ لَابَسَ عَنْ هَذَا  
نَسَأُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادٍ الْعَرَبِيِّ نَسَأُ لَوْ تَنَى  
النَّاسُ مَعَادٍ خِيَارُهُمْ فِي نَحَابِهِ خِيَارُهُمْ  
فِي الْإِسْلَامِ لَإِقْفَهُمْ

۳۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا

۳۱۴۹- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ أَبِي الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ هُرَيْرَةَ  
ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَرَّتَيْنِ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ  
قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ رَقِي  
فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ  
الرَّابِعَةِ أَتَكُنَّ صَوَاحِبَ يُوسُفَ مُرُودًا أَبَا بَكْرٍ  
ثم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔ ابو بکرؓ سے کہو (نماز پڑھائیں)

۳۱۵۰- حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ يَحْيَى الْبَصَرِيُّ  
حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ  
أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُودًا أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ  
وَمِثْلُهُ فَقَالَ مُرُودًا فَإِنْ كُنَّ صَوَاحِبَ يُوسُفَ

دورنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا تو خاندان  
کے لحاظ سے) یوسفؑ عزت والے ہیں جو خود غیر ان کے باقی غیر ہوا یا غیر پر دوا  
اللہ کے خلیل لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں دریافت کرنا چاہتے آپؐ نے فرمایا تو تم عرب  
کے خاندانوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو اسنو ابوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے  
کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی سے بڑا جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر  
تھے وہی زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ پیدا کریں۔

(از محمد از عبدہ از عبد اللہ از سعید) حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کی۔

(از بدل بن محبہ از شعبہ از سعید بن ابراہیم از عروہ بن زبیر از حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ  
سے فرمایا ابو بکر کو حکم دے (میری جانب سے) وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں  
(امامت کریں) انہوں نے عرض کیا حضرت ابو بکر نہایت نرم دل میں جب  
وہ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوگی (قرآن پڑھنا مشکل  
ہوگا) آپؐ نے پھر یہی فرمایا (ابو بکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہؓ  
نے پھر یہی عرض کی۔ راوی شعبہ فرماتے ہیں آپؐ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا

(از ربع بن یحییٰ البصری از زائدہ از عبد الملک بن عمیر از ابو بردہ بن  
ابی موسیٰ) ان کے والد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو  
فرمایا ابو بکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں، ام المؤمنین نے کہا ابو بکرؓ تو ایسے  
آدمی ہیں (بہت نرم دل) آپؐ نے پھر وہی حکم دیا، حضرت عائشہؓ نے پھر  
وہی عرض کی، آپؐ نے پھر فرمایا اسے کہو (نماز پڑھائیں) تم تو یوسفؑ غیر  
کی ساتھ والیاں ہو پھر آپؐ کی زندگی میں حضرت ابو بکرؓ لوگوں کی امامت

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
حُسَيْنٌ عَنْ زَيْنَبَ رَجُلٌ رَفِيقٌ -

۳۱۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْجِ  
حَاشِمَ بْنِ أَبِي رَمِيحَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ  
اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضَفِيَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ -

۳۱۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ  
أَبِي أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ  
مَلَائِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا  
مُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِثُهُمُ اللَّهُ لَوْ طَأَّ لَقَدْ كَانَ  
يَأْوِي إِلَى ذِكْرِ شِدْدِيذٍ وَلَوْلَيْتُ فِي السَّبْعِ مَالِيَتَ  
يُوسُفَ ثُمَّ أَتَانِي الدَّارُ عِى لَا جَبْتَهُ -

۳۱۵۳- حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ مُضَيْبٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ  
مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُذُمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ  
عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ  
جَالِسَتَانِ إِذْ وَجَعَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ  
قَالَتْ إِنَّكِ نَسَاوِي ذِكْرَ الْحَدِيثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيْ حَلِيفَةُ  
فَأَخْبَرْتُنِي قَالَتْ فَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَحْمٌ فَخَرَّتْ مَعْنِيَا عَلَيْهَا فَمَسَا

کرتے ہے حسین بن علی جفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا  
اس میں یہ لفظ ہے رجل رفیق یعنی ابو بکر مرم دل ہیں۔

از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ عیاش  
بن ابی رمیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن  
ولید کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ کفار مکہ کے پاس  
اسیر تھے) یا اللہ کنز و مسلمانوں کو چھڑا دے (مورتوں بچوں کو) یا اللہ مضر  
کے کفار کو اپنے قہر میں گرفتار فرمایا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف  
علیہ السلام کے (زمانہ میں قحط کے) سال گزرے تھے۔

(از عبد اللہ بن محمد بن اسامہ جو ہریرہ کے پیچھے از جو ہریرہ بن اسامہ  
از امام مالک از زہری از سعید بن مسیب والی سعید) حضرت ابو ہریرہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لو طہ پر رحم کرے و  
زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں اگر یوسف کی طرح  
اتنی مدت تک قید رہتا ہوں کوئی بلانے والا آتا (رہائی کے لیے) تو فوراً  
اس کے ساتھ چلا آتا (جیل سے باہر)۔

(از محمد بن سلام از ابن فضیل از حسین از سفیان) جناب مسروق  
کہتے ہیں میں نے ام رمان (حضرت عائشہ کی والدہ) سے اس بہتان کا  
حال پوچھا جو حضرت عائشہ پر لگایا گیا تھا تو انہوں نے کہا واقعہ یہ ہوا کہ  
ہم دونوں (ماں بیٹی) بیٹھی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی اور  
کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلاں شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ کرے اور تباہ کیا  
میں نے کہا کیوں؟ اس کا قصور! اس نے کہا اسی نے تو یہ جھوٹی بات  
مشہور کی۔ عائشہ نے پوچھا کون سی بات جب اس نے بیان کی تو عائشہ  
نے کہا کیا یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
تک بھی پہنچ گئی، اس نے کہا پہنچ گئی۔ یہ سنتے ہی عائشہ نے ہنسنے لگی کہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حُمِّي أَخَذْتُهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بِهِ فَقَعَدْتُ فَقَالَ لَئِنْ لَكِنَّ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونِي وَلَكِنَّ اعْتَدَرْتُ لَأَعْدِي رُفِّي فَمَنْبِي وَمِثْلَكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِي فَإِنَّهُ اسْتَعَانَ عَلَى مَا تَصِفُونَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ -

کمر گری ہوش آیا تو کچپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا اسے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) کیا ہوا ہے میں نے کہا اسے وہ بات سن کر جو اس کے متعلق کچی گئی بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہ اٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں بخدا اگر میں قم اٹھاؤں تب بھی مجھے آپ سچا نہ سمجھیں گے اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہ مانیں گے میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب اور اس کے بیٹوں کی ہے (صبر کرنا بہتر ہے) مہملی ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو آیات (حضرت عائشہ

٣١٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الثَّيَالُفِيُّ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ  
سَالَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
قَوْلَهُ حَقٌّ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ  
كُذِّبُوا أَوْ كُذِّبُوا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَا هُوَ  
بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عَرِيضَةُ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوا ذَلِكَ قُلْتُ  
فَعَلِمَ أَوْ كُذِّبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَمْ يَكُنِ الرُّسُلُ  
تَنْظُرُ ذَلِكَ بَرِيئًا وَآمَّا هَذِهِ الْأُمِّيَّةُ قَالَتْ هُمْ  
اتَّبَاعُ الرُّسُلِ لَذِينَ آمَنُوا بِرِسَالِهِمْ وَصَلَّى قَوْمُهُمْ  
طَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَخَرَهُمْ النَّصْرَ حَتَّى إِذَا  
اسْتَيْسَسَتْ مِنْ كَذِّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا  
أَنَّ اتِّبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ قَالَ أَبُو

(از بیکی بن بکر ازلیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا وَطَنُکُمْ اَتَمَّھُمْ وَکُنْتُمْ اَسْمٰی میں کُنْتُمْ اَتَمَّھُمْ سے ہے یا صرف ذال کی زیر ہے عروہ نے کہا پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلادیا اور وَطَنُکُمْ اَتَمَّھُمْ یعنی گمان کیا تو صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب ایک عرصہ تک آزمائش جاری رہی اور امداد الہی آنے میں دیر اور پیغمبر ان کرام ابنی قوم کے مکتدیین سے مایوس ہو گئے (کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور انہوں نے گمان کیا کہ جو لوگ متعین ہیں وہ بھی ان کو کاوہ سمجھنے لگیں گے (کہ اب تک مدد الہی نہ آسکی) تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آن پہنچی۔

امام بخاری کہتے ہیں اِسْتَيْسُوا يَا بَنِي اِسْتَفْعَال سے ہے یٰسْتَيْسُ مِنْهُ سے نکلا ہے منہ سے مراد مِنْ یُوسُفَؑ

**۱۰** یعنی حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کی یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یونسؑ  
 کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے اہل گھلوں میں یونسؑ کا کچھ کھانا کھا کر حضرت یعقوبؑ کا نام یاد کیا تو میں نے یوسفؑ کا باب کہہ دیا ۱۲ من **۱۱** یہ آیت جو کہ سورہ یوسفؑ میں واقع تھی  
 اس لئے امام بخاری نے اسی کی تفسیر اس باب میں بیان کر دی بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ **۱۲** رسول اللہ ﷺ کے لئے تھی اس حدیث میں حضرت یوسفؑ کا بھی اہل بیت

عَبْدُ اللَّهِ اسْتَبَا سَوْأًا فَمَنْ لَيْسَتْ مِنْهُ  
يُؤْمَفُ لَا تَبَا سَوْأًا رَوْحُ اللَّهِ مَعَنَا الرَّجَاءُ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ يُؤْمَفُ بْنُ  
يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

### باب ۲۵- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ

يُؤْمَفُ بْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ  
الْفَرْحُ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَوْفَى  
أَضْرَبَ يَرْكُضُونَ يَعْذُونَ -

أَرْحَمُ يَرْجُلِكَ (سورہ ص) کا معنی اپنا پاؤں زمین پر مار کر کھنکھانا (سورہ انبیاء) کا معنی دوڑتے ہیں۔

۳۱۵۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ  
أَبْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ  
أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ مَرَّةً نَاخِرَةً عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَدٍ مِنْ  
ذَهَبٍ فَيَجْعَلُ يَحْفِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبِّهِ يَا أَيُّوبُ  
أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ عَنْ تَارِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ  
لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ -

### باب ۲۶- وَادْكُزِي الْكِتَابِ

مُوسَى رَأَيْتُكَ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ  
رَسُولًا كَذِبًا وَنَادَى مِنْهُ مِنْ حَلِيبِ  
الطُّورِ الْإِيسَى وَقَرَّبَنَا كَاهِنًا  
كَلَمًا وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا آخَاهُ  
هَارُونَ نَبِيًّا يَقَالُ لِلْمُؤْمِنِينَ لَا تَتَّبِعُوا

لَا تَتَّبِعُوا سَوْأًا رَوْحُ اللَّهِ تَعَالَى رَحْمَتُ اللَّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
رَكُو -

عبدہ بن عبد اللہ بن عبد الصمد از عبد الرحمن از والدہ اش از حضرت  
عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم  
ہے۔

### باب

آيُ مَسْحِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ - اور ایوب  
کا ذکر کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی  
اور تو سب رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے  
اَرْحَمُ يَرْجُلِكَ (سورہ ص) کا معنی اپنا پاؤں زمین پر مار کر کھنکھانا (سورہ انبیاء) کا معنی دوڑتے ہیں۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از عبد الرزاق از معمر از ہمام از ابو ہریرہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام تنگ نہا  
سے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک ٹھنڈا گرجا رہا اپنے کپڑے میں جمع  
کرنے لگے، اس وقت ان کے رب نے ان کو آواز دی کیا میں نے تجھے  
ان چیزوں (سونے کی ٹڈیوں) سے بے نیاز نہیں کیا، تجھے مالدار نہیں بنایا  
انہوں نے عرض کیا بے شک میرے رب! مگر میں تیری برکت (رعایت) سے  
کیا بے پرواہ ہو سکتا ہوں؟

### باب

اللَّهُ تَعَالَى كَارِشَادَا ذِكْرِي الْكِتَابِ مُوسَى  
رَأَيْتُكَ كَانَ مُخْلَصًا الْإِسَاءُ اِسْمِي مُوسَى كَاذِبُ  
كَرُوهُ خِيَا هُوَ رَسُولُ نَبِيٍّ تَحَا أَوْ هَمَّ نَ اِسْمِي طَوْرُ كِي دَاهِي  
جَانِبِ سَمِي كَارَا أَوْ زَوْدِي كِ بَلَا كَرِ اِسْمِي بَاتِي كِي كِي تَوْبَتَا  
فَحَيَّ اِسْمِي سَمِي كَامِ كِيَا، أَوْ اِسْمِي مِهْرَانِي سَمِي اِسْمِي كِي كِي  
مَارُو كُو نَسِيمِ بِنَايَا نَجِي كَالْفَرْحُ وَاحِدُ ثَنِيَّةِ جَمْعُ سَبْ كِي

وَالْجَمِيمِ لَحْمِي وَيُقَالُ مَخْلَصُوا مَخْيَا  
إِعْتَزَلُوا مَخْيَا وَالْجَمِيمُ أَمْجِيَةٌ  
يَتَنَا جَوْنٌ -

**باب ۲۰۲** وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ  
مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مَرْسِيٍّ كَذَّابٌ

سے ایک ایماندار شخص کہنے لگا۔ آخر تک۔

۳۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شَيْهَانَ سَمِعْتُ  
عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ تَرَجِفُ فَوَادِكُهَا  
بِهِ إِلَى وَرَقَةٍ بَنِي نُوَيْلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنْصَرُّ نِقْرُهُ  
إِلَى الْخَيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا أَتَى  
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّاسُ مُوسَى الَّذِي  
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَإِنْ أَدْرَكْنِي يَوْمَكَ  
أَنْصُرَكَ نَهْمًا مُؤَدِّرًا لِنَارِ النَّاسِ مُوسَى صَاحِبُ السِّبْرِ  
الَّذِي يُطْلَعُ بِسَائِرَتِكَ عَنْ غَيْرِهِ -

یہ مستعمل ہے سورہ یوسف میں ہے نَحْيَا یعنی ایلے  
میں جا کر مشورہ کرنے لگے (تنہا ہی میں) اس لفظ کی جمع  
انجیہ ہے یہ سنائون سورہ مجادلہ بھی اسی سے نکلا ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ  
مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ — مُسْرِفٌ كَذَّابٌ فرعون والوں میں

دا از عبد اللہ بن یوسف از لیث بن سعد از عقیل از ابن شہاب از  
عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب حضرت جبریلؑ غار  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ وہاں سے حضرت خدیجہ کے  
پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ وہ آپ کو درق بن نوفل کے  
پاس لے گئیں وہ نصرانی مذہب کے تھے عربی زبان میں انجیل پڑھا کرتے  
تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ کو کیا  
دکھائی دیتا ہے؟ آپ نے بیان کیا۔ ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے  
جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اگر میں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک زندہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی پوری مدد کروں گا۔

ناموس رازداری کو کہتے ہیں جس سے آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اے پیغمبر کیا آپ نے  
موسٰی علیہ السلام کا واقعہ سنا ہے؟ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ  
طُوًى تَبَّكَ - اَسْمَتْ میں نے آگ دیکھی۔ میں اس سے  
سے ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مُقَدَّس کا معنی  
مبارک طُوًى وادی کا نام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے  
حضرت موسٰیؑ سے باتیں کیں۔ یہ سن کر وہ اس کی حالت

**باب ۲۰۲** قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ  
رَأَى نَارًا إِلَى قَوْلِهِ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ  
طُوًى اَسْمَتْ اَبْصَرْتُ نَارًا لَعَلِّي  
اَتِيَكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَنِي قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ لِمُقَدَّسِ الْوَادِ طُوًى  
اِسْمُ الْوَادِى سِيرَتُهَا حَالَتُهَا

وَاللّٰهُ الشَّقِيُّ بِمَلِكِنَا بِأَمْرِنَا  
هَوَى شَقِيٌّ قَارِعًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ  
مُوسَى رِذْءًا نَّيْصِدَ قَرْنِي وَيَقَالَ  
مُعِينًا أَوْ مُعِينًا يَنْبَطِشُ وَيَنْبَطِشُ  
يَا تَسْرُونَ يَتَشَادُونَ وَ  
الْجَذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ  
مِنْ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ  
سَنَشُدُّ سَنْعَيْنَكَ كَمَا  
عَزَّوَدَتْ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلَتْ  
لَهُ عَصْدًا أَوْ قَالَ غَيْرُهُ كَلَّمَا  
لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ  
تَمَتُّةٌ أَوْ قَافَةٌ فَمِمْ  
عُقْدَةٌ أَوْ رِيٌّ ظَمْرِيٌّ  
فَيُسْحِتُكُمْ فَيَهْلِكُكُمْ الْمَثَلُ  
تَانِيثُ الْأَمْثَلُ يَقُولُ بِيَدِيكُمْ  
يَهْلِكُ خُذِ الْمَثَلُ خُذِ الْأَمْثَلُ  
ثُمَّ اسْتَوْصَفَا يَقَالُ هَلْ  
أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي  
الْمَصَلَّى لَدُنِّي يُصَلِّي فِيهِ  
فَأَوْجَسَ إِمْرًا خَوْفًا فَذَهَبَ  
الْوَأْوَمُ مِنْ خَيْفَةٍ تَكْسِرُهُ الْحَاءُ  
فِي جُذْوِعِ النَّخْلِ عَلَى جُذْوِعِ  
خَطْبِكَ بَأْ لَكَ مَسَاسٌ مَصْدَرُ  
مَاسَةٍ وَمَسَاسٌ لَنْسِفَتُهُ لَنْدُ رِيْقَةٍ

تمہی پہیز گاری بِمَلِكِنَا اپنے اختیار سے۔ ہوا۔  
بد بخت ہوا۔ قَارِعًا۔ حضرت موسیٰ کے سوا اور کوئی  
خیال دل میں نہ رہا۔ رِذْءًا یعنی فریاد رس یا مددگار۔  
يَنْبَطِشُ اور يَنْبَطِشُ ضمہ اور کسرہ دونوں طرح پڑھا  
جاتا ہے۔ يَتَسْرُونَ مشورہ کرتے ہیں جَذْوَةُ لکڑی  
کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف  
اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سَنَشُدُّ عَصْدًا کہ ہم تیری  
مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گا تو نے اسے  
عَصْد یعنی بازو دیا یہ تمام تفسیریں حضرت ابن عباسؓ  
سے منقول ہیں) دوسرے حضرت کہتے ہیں اگر زبان سے کوئی  
حرف ادا نہ کر سکے یا حرف قنا یا حرف قنا ادا نہ ہو سکے تو  
عُقْدَةٌ کہا جاتا ہے اذری۔ میری پیٹھ فلیسْحِتُكُمْ  
یعنی تمہیں ہلاک کرے مُثَلًی۔ امثال کی مؤنث ہے۔  
یہاں مراد ہے تمہارا دین خسراب کرنا چاہتے ہیں عربی  
مماورہ ہے خُذِ الْمَثَلُ۔ خُذِ الْأَمْثَلُ اچھی روش  
اچھا طریقہ سنبھال۔ ثُمَّ اسْتَوْصَفَا قطار باندھ کر  
آؤ۔ عرب لوگ فقرہ بولتے ہیں هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ  
الْيَوْمَ یعنی آج تو صف میں گیا یا نہیں۔ یعنی نماز کے  
مقام میں گیا؟ فَأَوْجَسَ پس دل دھڑکنے لگا رَحْمَتِ  
موسى کا خَيْفَةٍ کی اصل خَوْفَةٌ مثنیٰ عربی قاعدہ کے  
مطابق واو ماقبل کسریا سے بدل گئی فی جُذْوِعِ النَّخْلِ  
یعنی علی جُذْوِعِ النَّخْلِ۔ خَطْبِكَ تیرا حال مَسَاسٌ  
مَاسَةٌ مَسَاسًا (چھونے کے معنی میں ہے) لَنْسِفَتُهُ  
یعنی لَنْدُ رِيْقَةٍ ہم تجھے راکھ بنا کر دیں اڑا دیں گے

لہ بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زاد ہے نَدَا عَزَّوْنَا يَقَالُ قَدْ أَرَدْنَا عَزَّوْنَا عَزَّوْنَا بِأَيِّ أَعْنَدْنَا عَلَيْهَا يَعْنِي رَدْعًا كَمَا مَعْنَى مَدْعَبٍ  
رکھتے ہیں میں نے اس کے کام پھرنے کی رودی یعنی مدد کی

الْقَوْمِ الْكَافِرِ قَصِيرٍ اِسْمِي اَنْزَكَ  
وَقَدْ يَكُونُ اَنْ تَقْصَّ الْكَلَامَ عَنْ  
نَقْصٍ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بَعْدٍ  
وَعَنْ جَنَابٍ وَعَنْ اجْتِنَابٍ  
وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى قَدَرٍ  
مَوْعِدٍ لَا تَنْبِيَا لَا تَضْعَعَا مَكَثًا  
سُوَّى مُنْصَفًا بَيْنَهُمْ يَسَاءَ اَيَّامًا  
مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِ اُحْلَى الَّذِي  
اسْتَعَادُوا مِنْ اِلِ فِرْعَوْنَ  
فَقَدَرْتُهُمَا اَلْقَيْتُهُمَا اَلْقَى صَنْعَ  
فَلَسَى مُوسَى هُمُ يَقُولُونَ  
اَخْطَا الرَّبُّ - اَنْ لَا يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ  
قَوْلًا فِي الْعَجَلِ -

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُدْبِئُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مِصْعَدَةَ اَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ  
نَبِيْلَةِ اُسْرَى بِه حَقِّي اَنَّ السَّمَاءَ اَلْحَامِسَةَ قَاذَا  
هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَرَدَّ  
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
تَابَعًا ثَابِتٌ وَعَبَادُ اللَّهِ اَبِي مَعْقِلٍ عَنْ اَبِي عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۰۲۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَلْ  
اَنَّا لَوْ حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ  
مُوسَى تَكْلِيمًا -

لَا تَضْعَعُ خُفَّيْكَ سَهْلًا بِمَعْنَى كَرَمِي - قُصِّصَ اس کے  
پیچھے پیچھے چلی جا۔ بعض اوقات قَصَّ کا معنی بیان کرنا بھی  
ہوتا ہے جیسے (سورہ یوسف میں) لَکُنْ نَقْصٌ عَلَيْكَ  
آیا ہے۔ عَنْ جُنُبٍ اور عَنْ جَنَابٍ اور عَنْ اجْتِنَابٍ  
ان تینوں کا ایک مطلب ہے۔ یعنی دور ہے۔ حضرت  
مجاہد کہتے ہیں۔ عَلَى قَدَرٍ کا معنی وعدے پر لَا تَنْسِيَا  
مستی نہ کرو۔ يَسَاءَ خَشَاك مِنْ زَيْنَةِ الْقَوْمِ یعنی  
زیوریں سے جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے عاریتہ  
رہا کر لئے تھے۔ فَقَدَرْتُهُمَا میں نے اسے ڈال دیا۔  
اَلْقَى بنا یا قَلَسَى اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس  
کے لوگ کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے غلطی کی کہ اس بچھڑے  
کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا۔ اَنَّ لَا يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ  
قَوْلًا - یعنی وہ بچھڑان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

(ازید بن خالد از ہمام از قتادہ) انس بن مالک بن صمصعہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے شب معراج  
کا حال بیان کیا۔ فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا وہاں ہارون بنیمیر  
سے ملا، جبرائیل نے کہا یہ ہارون میں انہیں سلام کیجے میں نے انہیں  
سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آئیے اچھے بھائی اچھے بنیمیر  
اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن ابی  
علی نے بھی بحوالہ انس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اَنَّا لَوْ حَدَّثْتُكَ  
مُوسَى کیا آپ نے موسیٰ کا قصہ سنا؟ دوسرا ارشاد وَكَلَّمَ اللَّهُ  
مُوسَى تَكْلِيمًا - اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا۔

لے اس کو فرمائی نے وحی کیا ۱۲ منہ ۱۳ ان کی روایتوں میں مالک بن صمصعہ کا واسطہ نہیں ہے۔ ثنابت کی روایت کو امام مسلم نے وحی کیا ہے ۱۳ منہ



۳۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ اَنَا رَأَيْتُ مُوسَى وَادَّارَجُلٌ مَكْرُبٌ رَجُلٌ كَأَنَّكَ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى كَاذَا هُوَ رَجُلٌ رِجْعَةً اَحْمَرُ كَأَنَّكَ حَرَمٌ مِنْ دِيْمَاسٍ وَاَنَا شَبَابٌ وَلَيْسَ اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ اُنْتُ يَا اَنَا عَيْنٌ فِي اَحَدِهِمَا لَيْسَ وَفِي الْاُخْرَى خَيْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ اَيُّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتَهُ فَقِيلَ اَخَذْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوَاخِذَاتِ الْخَمْرِ غَوَتْ اٰمَنَّاكَ ۔

اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت خراب ہو جاتی۔

۳۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا اَبْنُ حَرَمٍ يَسْكُرُ يَعْجَلُ بِنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ بْنِ مَتَّى وَلَسَبَّ اِلَى اَمِيْرٍ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ يَوْمَ فَقَالَ مُوسَى اَدُمُ طُحَالًا كَأَنَّكَ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ عِيسَى جَدُّ مَرْيَمَ وَذَكَرُوا لَنَا خَا زَنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّخَالُ ۔

۱۲۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت جبرائیل نے کہا ۱۲۔ حالانکہ شراب جنت کا تھا گلوس کا نمونہ دنیا میں دیا گیا شراب بے مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں کسی شراب حرام نہ ہوتا درست یہ تھا بعض مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے اس وقت تو سب کے سب شراب اٹالتے اور دست و خوار ہو کر صدمہ اٹھاتے مگر انہوں نے کہا کہ شراب تمام برائوں کی طرف ہے ۱۳۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک یہ کہ پیئے ہیں یونس سے افضل نہ تھے ۱۴۔ حضرت یونس سے ایک قصہ یہ کہ انہوں نے اللہ نے معاف کر دیا وہ غیر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا تمام مسلمانوں کا ذکر کیا ذکر ہے دوسرے یہ کہ محمد کو یونس غیر فضیلت دینے میں اس طرح حضرت یونس کی توہین یا خضعت نکالنے کی پیغمبر کی خدائی تھی تو یہین یا خضعت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو غارت کرے جلد نھار دی کے بہانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا یہی وجہ ہے ۱۵۔ اور ایسا بیان آپ شراب کرتے ہیں اس کا کل وہی ہے چلے فکون کے لئے اپنی ناک لٹائی اچانک کوہیات کے جو خارجوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ ہے کہ حضرت عثمان یا حضرت علی کی توہین تھے ۱۶۔ من ۱۷۔ اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں ان کی حالدہ کا نام ۱۲۔ من ۱۳۔

۳۱۵۸۔ دازا ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک ڈبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شَنْوَةَ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ کے آدمی ہیں (ایسے ترقوازہ پاک صاف) جیسا ابھی حمام سے نکلنے والے ابراہیم علیہ السلام سے ان کی پوری اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (میں جب پیغمبروں سے ملاقات کر چکا) تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا اس وقت (فرشتوں نے مجھ سے) کہا آپ نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائش غذا ہے)۔

۳۱۵۹۔ (از محمد بن بشر از زہد از شعبہ از قتادہ از ابو العالیہ) حضرت ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ کہے میں یونس بن یثیٰ سے بہتر ہوں۔ راوی نے حضرت یونس کے والد کا نام منیٰ بیان کیا۔ آپ نے شب معراج کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ علیہ السلام تو گندمی رنگ دراز قامت تھے جیسے شَنْوَةَ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگر یا لے بال والے میانہ قامت شخص تھے آپ نے مالک فرشتہ کا ذکر کیا جو دوزخ کا دار و نمہ، نیز دجال کا بھی ذکر کیا۔

۱۲۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت جبرائیل نے کہا ۱۲۔ حالانکہ شراب جنت کا تھا گلوس کا نمونہ دنیا میں دیا گیا شراب بے مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں کسی شراب حرام نہ ہوتا درست یہ تھا بعض مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے اس وقت تو سب کے سب شراب اٹالتے اور دست و خوار ہو کر صدمہ اٹھاتے مگر انہوں نے کہا کہ شراب تمام برائوں کی طرف ہے ۱۳۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک یہ کہ پیئے ہیں یونس سے افضل نہ تھے ۱۴۔ حضرت یونس سے ایک قصہ یہ کہ انہوں نے اللہ نے معاف کر دیا وہ غیر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا تمام مسلمانوں کا ذکر کیا ذکر ہے دوسرے یہ کہ محمد کو یونس غیر فضیلت دینے میں اس طرح حضرت یونس کی توہین یا خضعت نکالنے کی پیغمبر کی خدائی تھی تو یہین یا خضعت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو غارت کرے جلد نھار دی کے بہانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا یہی وجہ ہے ۱۵۔ اور ایسا بیان آپ شراب کرتے ہیں اس کا کل وہی ہے چلے فکون کے لئے اپنی ناک لٹائی اچانک کوہیات کے جو خارجوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ ہے کہ حضرت عثمان یا حضرت علی کی توہین تھے ۱۶۔ من ۱۷۔ اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں ان کی حالدہ کا نام ۱۲۔ من ۱۳۔

۳۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ هُوَ يَوْمَئِذٍ يَوْمًا يَبْعَثُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ تَبَعَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَآخَرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَاةَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوَّلُ مُوسَى مِنْهُمْ فَصَاةً وَأَمْرَ بِصِيَامِهِ -

**باب ۲۔** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَا هَا بَعَثْنَا مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّا أَهْلُ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ دَكَّهُ رَزَقَهُ فَدَكَّتَا فَدَكَّنْ جَعَلَ الْحَبَالَ نَاوَاحِدَةً كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ نَا نَا رَتَقَا وَلَمْ يَفْقَرْ كُنَّا رَتَقًا مَلْتَصِقَتَيْنِ أَشْرَبُوا نَوْبٌ مُتَبَرِّجٌ مَقْبُوعٌ قَالَ ابْنُ

داؤد بن عبد اللہ از سفیان از ایوب السخیتیانی عن ابن سعید عن جعفر عن ابیہ عن ابن عباس کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ ماشورا کا روزہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا تو موسیٰ نے بطور شکر خداوندی کے اس دن روزہ رکھا آپ نے ان کی باتیں سن کر فرمایا میں ان سے زیادہ حضرت موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَا هَا بَعَثْنَا مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّا أَهْلُ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ دَكَّهُ رَزَقَهُ فَدَكَّتَا فَدَكَّنْ جَعَلَ الْحَبَالَ نَاوَاحِدَةً كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ نَا نَا رَتَقَا وَلَمْ يَفْقَرْ كُنَّا رَتَقًا مَلْتَصِقَتَيْنِ أَشْرَبُوا نَوْبٌ مُتَبَرِّجٌ مَقْبُوعٌ قَالَ ابْنُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ نَا نَا رَتَقَا وَلَمْ يَفْقَرْ كُنَّا رَتَقًا مَلْتَصِقَتَيْنِ أَشْرَبُوا نَوْبٌ مُتَبَرِّجٌ مَقْبُوعٌ قَالَ ابْنُ

لہ امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کی جو سورہ اعراف میں ہے فَلَمَّا تَبَيَّنَ رَبُّنَا لِلْجِبَلِ جَعَلَهُ دَسَجًا مَنَةً

عَبَّاسٍ اِنْجَبَسَتْ اِنْجَبَرَتْ وَ لَادُ  
نَقَعْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا -

کامعنی جڑے ہوئے ملے ہوئے۔ اِنْجَبَرْتُ بَوَا (سورہ بقرہ) اس  
سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنی میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے  
ہیں ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ یعنی رنگا ہوا کپڑا بن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں اِنْجَبَسَتْ کامعنی اِنْجَبَرَتْ چھوڑ

انکلی۔ فَتَقَعْنَا سورہ اعراف، ہم نے اٹھایا۔

۳۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ  
أَوَّلَ مَنْ يُفْرَقُ فَإِذَا أَنَا مُوسَى خِدِّي بِقَائِمَةٍ مِّنْ  
قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا يُدْرِي أَفَأَقَى قَبْلِي أَمْ جُوزِي  
بِصَعْقَةِ الظُّلُمِ -

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش از ابوسعید)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو  
جائیں گے، سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ میں کیا دیکھوں گا موائے  
عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں کہ انہیں مجھ سے  
پہلے ہوش آجائے گا یا یہ ہوش ہی نہ ہوں گے۔ اس لیے کہ طور پر وہ  
بے ہوش ہو چکے تھے۔

۳۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا  
بُكْرَةُ اسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَرْ اللَّهُمَّ وَلَوْلَا حَوَارِئُهُمْ  
تَخَنُّنُ أَهْلِي زَوْجَهَا الدَّهْرَ -

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از عبد الرزاق از معمر از ہمام از حضرت ابو  
ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو  
گوشت کبھی نہ سترتا، اگر حواری نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند سے  
خیانت نہ کرتی۔

بَابُ ۳۱ طُوفَانٍ مِّنَ السَّنَنِ

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ  
الْقَتْلُ الْمُحْتَمَلُ يُشْبِهُ صَيْدَ  
الْحِلْمِ حَقِيقٌ حَتَّى سَقَطَ كُلُّ مَنْ دِمٍّ  
فَقَطَّ سَقَطَ فِي يَدِهِ -

باب طوفان کا بیان طوفان سے مراد سیلاب  
ہے۔ موت کثیر واقع ہونے کو بھی طوفان کہتے ہیں (یعنی  
غدا نہ خواستہ اموات بہت زیادہ ہونے لگیں تو یہ بھی  
طوفان کہلاتا ہے قَتْلٌ سے مراد چھپڑی یا چھپڑیہ جو چھوٹی  
جوں کے ہم شکل ہوتا ہے حقیق کامعنی حق، لازم سَقِطٌ  
فی یدہ شرمندہ ہوا سَقِطٌ فی یدہ یہ شرمندہ ہوئے

حَدِيثُ الْخَيْرِ مَعَ مَوْلَانِي عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

(سَقِطٌ فِي يَدِهِ عربی محاورہ ہے) حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا قصہ۔

۳۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ

(از عمرو بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن  
شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان

۱۷۔ تودہ یہ ہوشی اس ہوشی کا بدل ہو گئی ۱۲ منہ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرَيْرُ قَيْسُ  
الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ  
خُضْرٌ فَتَرَاهُمَا أَيْ مَن كُنِيَ فَدَعَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فَصَاحِبِ  
مُوسَى لَدَيْ سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِمْ هَلْ تَمَعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ  
قَالَ نَعَمْ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
يَسْتَلِمُونَ رَجُلًا فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ  
قَالَ نَعَمْ وَحَسْبِيَ اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُ نَاحِشٍ  
فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ لَهُ الْحُوتُ أَيْ  
وَقِيلَ لَهُ إِذَا أَفْقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ  
سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَشْعُرُ الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ  
لِمُوسَى مَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذَا دُنِيَ إِلَى الصَّخُورِ فَإِنِّي  
نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَسْأَلُ بِهِ إِلَّا الشَّيْطَانَ  
أَنْ أَذْكُرَكَ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنْتُ أَبْغِي  
فَارْتَدَّ أَعْلَى أَنَّ رَهْبًا قَصِيمًا فَوَجَدَ خُضْرًا  
فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قُصِّلَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ -

کا اس امر میں اختلاف ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کن کے پاس  
تشریف لے گئے تھے؟ (جنہوں نے بچے کو قتل کیا دیوار سیدھی کی کشتی کو  
سوراج کیا) ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر تھے۔ اتنے میں ابی بن  
کعب ادھر سے گذرے، ابن عباس نے انہیں بلایا کہنے لگے میرے  
اور میرے دوست (حزین قیس) میں اختلاف ہو گیا ہے کہ موسیٰ کے وہ  
ساتھی کون تھے؟ جن سے موسیٰ نے ملاقات کی خواہش کی تھی کیا آپ  
نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپ  
اس کے متعلق کچھ ذکر فرماتے تھے؟ ابی بن کعب نے کہا ہاں! میں نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا  
موسیٰ بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک  
شخص ان کے پاس آیا دریافت کیا آپ کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں  
جو آپ سے زیادہ عالم ہو؟ انہوں نے کہا نہیں! اس وقت اللہ تعالیٰ  
نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی میرا بندہ خضر آپ سے زیادہ عالم و کفایت  
موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کی دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لیے  
نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہو جائے (دیا میں چلی جائے) وہیں سے  
آپ لوٹ آئیے خضر وہیں ملیں گے غرضیکہ موسیٰ برابر چلتے تھے اس انتظار میں تھے کہ  
کہاں وہ ہمندرد میں غائب ہو جاتی ہے؟ چلتے چلتے ان کے خادم نے ان سے کہا  
دیکھیے! جب ہم صخرہ کے پاس پھرے تھے تو (وہاں عجب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ  
کر دریا میں چلی گئی تھی) میں آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا تھا۔ شیطان نے  
اس کا ذکر کرنا ہی بھلا دیا موسیٰ نے یہ سن کر کہا وہی تو منزل مقصود تھی چنانچہ دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانات پر لوٹے وہاں خضر سے  
ملاقات ہوئی پھر وہی واقعات ہوئے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں بیان فرمایا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ثَمَّتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي  
الْبُكَّالِيُّ بِرِوَايَةِ عَمَّانَ مَوْسَى صَاحِبِ الْخُضْرِ كَيْسٍ  
داز علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو بن دینار سعید بن جبیر کہتے  
ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے کہا نوف بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ علیہ  
السلام خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ  
تھے انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہے۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ثَمَّتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي  
الْبُكَّالِيُّ بِرِوَايَةِ عَمَّانَ مَوْسَى صَاحِبِ الْخُضْرِ كَيْسٍ

هُوَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَٰءِيلَ إِنَّمَا مُوسَىٰ آخِرُ  
فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَىٰ  
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَمَسَّلَ أُمَّ النَّاسِ  
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَتَعَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ  
الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَىٰ لِي عَبْدٌ يَجْعَلُ  
الْبُحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَتَعَدِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَبِئْسَ  
قَالَ سَفِيَانُ أَمَىٰ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ قَاتِلْ الْخَوَاتِمَ  
فَتَجَعَلَهُ فِي مَكْتَلٍ حَيْثُمَا فَتَدَّتِ الْخَوَاتِمُ فَهُوَ تَمَّ  
وَرَيْمًا قَالَ فَهُوَ تَمَّ وَأَخَذَ الْخَوَاتِمَ فَجَعَلَهُ فِي مَكْتَلٍ  
ثُمَّ أَلْطَقَ هُوَ وَفَتَاكَ يُوسُفُ بْنُ مُوَيْسٍ حَتَّىٰ  
إِذَا آتَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَا  
مُوسَىٰ وَاضْطَرَبَ الْخَوَاتِمُ فَخَرَجَ فَمَقَطَ فِي  
الْبُحْرَيْنِ فَتَخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبُحْرِ سِرًّا فَأَمْسَكَ  
اللَّهُ عَنِ الْخَوَاتِمِ حِزْبَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّائِفِ  
فَقَالَ هَلْ كُنَّا مِثْلَ الطَّائِفِ فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ  
بِقِيَّةِ لَيْلِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّىٰ إِذَا كَانَا مِنَ  
الْعَدَا قَالَ لِفَتَاكَ إِنَّا عَدَاؤُنَا الْقَدْلَ لَقَيْنَا  
مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَىٰ  
التَّصَبَّ حَتَّىٰ جَا وَنَحِيتُ امْرَأَةَ اللَّهِ قَالَ لَهُ  
فَتَاكَ أَكْرَيْتَ إِذَا دُنِيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَابْتِ  
نَسِيتُ الْخَوَاتِمَ وَمَا أَكْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ  
أَنْ أَذْكُرَكَ وَالتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبُحْرِ عَجَبًا

ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مردی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لیے  
کھڑے ہوئے کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ عالم ہے  
انہوں نے کہا میں! اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے  
اللہ تعالیٰ کی طرف علم کو منسوب نہ کیا دیوں کہتے اللہ بڑا عالم ہے تو اللہ  
تعالیٰ نے کہا کیوں نہیں؟ (یعنی تجھ سے بھی بڑا عالم ہے) مجمع البحرین پر میرا  
ایک بندہ ہے وہ تجھ سے بھی زیادہ عالم ہے (مجمع البحرین۔ دودر یاؤں  
کے منے کی جگہ یعنی فارس و روم کے منے کی جگہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض  
کیا اے رب مجھے ان تک کون ملائے گا بعض اوقات سفیان راوی  
نے یہ لفظ کہا میں کیسے ان تک پہنچوں گا؟ ارشاد ہوا کہ ایک مچھلی لے  
کر پیاری میں رکھ لے، جہاں پر مچھلی گم ہو جائے خضر وہیں ملے گا۔  
غرضیکہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا ایک مچھلی لے کر پیاری  
میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چلے جب خضرہ پر  
پہنچے تو دونوں نے اپنا سر تیکا (ذرا آرام کیلئے لیٹے) موسیٰ علیہ السلام  
سو گئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی ٹپٹی اور ٹپ کر سمندر میں گری  
اور یوشع بنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پانی کی روانی اس پر سے روک دی پانی  
گویا طاق کی طرح اس پر بن گیا۔ راوی نے طاق کی وضع بتلائی بہر حال  
موسیٰ علیہ السلام اور یوشع پھر جتنا ایک دن رات بیس سے باقی رہا تھا  
چلتے رہے، جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے یوشع سے  
کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم اس سفر میں تھک گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اس موقع پر فرماتے ہیں موسیٰ کو تھکاؤ اسی وقت محسوس ہوئی جب  
اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ یوشع  
نے کہا (موسیٰ کے حضور) عرض ہے جب ہم خضرہ کے پاس ٹھہرے تھے، تو  
میں مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا۔ شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا سبلا دیا۔ مچھلی نے عجیب طور پر دریا کی راہ لی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں) مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا۔



فَخَرَقَتْهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أُمًّا  
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا  
قَالَ لَا تُؤْخِذْنِي بِمَا نَسِيتَ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ  
أَمْرِي عَمْرًا فَكَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نَسِيًّا  
فَلَمَّا أَخْرَجْنَا مِنَ الْمَوْجِ أَوَّلَ الْبَعَثِ يَلْعَبُ مَعَهُ  
الْعَبِيدُ فَآخَذَ الْخَفِيرَ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ  
هَكَذَا أَوْ مِثْلَ سَفِينٍ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ  
يَبْطِطُ شَيْئًا فَقَالَ لَا أَمْرَ لِي أَقَاتِلْتُ نَفْسِي  
ذَكِيَّةً يَغْيِرُ نَفْسِي لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَمَرًا  
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَذَا  
فَلَا تَصْأَلْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا  
فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَى أَهْلَ قَرْيَةٍ  
اسْتَطْعَمَ أَهْلُهَا قَابِوَانُ يُضَيِّقُوهَا  
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ  
مِمَّا بَلَا أَوْ مِثْلَ بَيْدٍ هَكَذَا أَوْ أَشَارَ سَفِينٍ  
كَأَنَّهُ يَمْسُهُ شَيْئًا إِلَى قَوْيٍ فَلَمْ أَسْمَعْ  
سَفِينَاتٍ يَدُكُزُ مِثْلًا إِلَّا مَرَّةً قَالِ قَوْمُ  
آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَطْعَمُوا وَكَمْ يُضَيِّقُونَ  
عَمَدَتِ إِلَى حَائِطِهِمْ كَوْشِشَتْ لَا تَخْذَلُ  
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالِ هَذَا إِفْرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنِكَ  
سَائِبَتُكَ بَتَّاءُ وَيْلَ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ  
صَبْرًا قَالَ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور تختہ بسو لے سے کال ڈالاراب تو موسیٰ سے نہ رہا گیا کہنے لگے انہوں  
نے تو ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کر لیا ہے آپ نے ان کی کشتی کو نشانہ بنایا ہے  
چھاڑ ڈال انار کشتی والوں کو ڈوب دیں! یہ تو آپ نے سنگین کام کیا خضر نے  
کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے  
موسیٰ علیہ السلام نے (معذرت کی) کہا بھول چوک پر گرفت نہ کیجئے اور میرا  
کام مکمل نہ بنائے بہر حال خضر موسیٰ سے یہ پہلی بھول ہو گئی۔ (حضرت خضر  
نے معذرت قبول کی) بعد ازاں جب دونوں سمندر سے خشکی میں اترے  
تو راستے میں ایک لڑکا دیکھا جو بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اسکا  
سرتھاما اور اس طرح اکھڑ ڈالا۔ راوی سنیاں نے انگلیوں کی نوک سے  
اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لیتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ناحق ایک معصوم جان کا خون  
کیا یہ تو نازیبا کام کیا آپ نے (خضر علیہ السلام نے کہا میں تو پہلے ہی)  
کہہ چکا تھا آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ علیہ السلام نے کہا  
اگر اب کے میں کوئی بات بوجھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دیجئے گا بیشک آپ  
کا غرر معقول ہے۔ خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچاں سے  
کھانا مانگا انہوں نے کھانا دینے سے انکار کیا (اتفاقاً) اس بستی میں ایک  
ایسی دیوار دیکھی جو اب جھک کر گرنے کو تھی خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے  
اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی۔

راوی سنیاں نے یہ اشارہ اس طرح کیا جیسے کوئی شخص کسی  
پیز کے اوپر کی طرف ہاتھ پھیرے۔ راوی علی بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے  
مائلہ جھک کر) کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ان لوگوں کے پاس ہم آئے انہوں  
نے نہ ہمیں کھانا دیا نہ مہمانی کی آپ نے خواہ مخواہ ان کی دیوار درست کر  
دی، مزدوری لے کر کام کرنا چاہیے تھا۔ خضر علیہ السلام نے کہا بس اب میری آپ کی جدائی کی گھڑی آ پہنچی جن باتوں پر  
آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکے ان کی حقیقت بتلاتا ہوں۔ پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے۔









۳۱۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ هَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذَا قَسَمُهُ يَمُوتُ أَيْدِي بَنِي  
وَحْمَةَ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْتُهُ فغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ  
فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرِ مَن  
هَذَا أَقْصَبَ -

بَاب ۲۰۳۰ يَكْفُونَ عَلَى

أَمْنًا لَّهُمْ مَتَّعُوا خَيْرًا  
وَلَيْتَ تَرَوُا أَيْدِي مَرُومًا  
عَلَوْا مَا غَلَبُوا -

۳۱۶۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ عَنْ عُيُوثٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَكْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْكُتَّابُ وَلَا رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَقْوَدِ  
مِنْهُ فَإِنَّهُ أَظْيَبُ فَإِنَّمَا أَكُنْتُ تَرَى الْقَمَمَ

دا از ابو الولید از شعبہ از اعمش از ابو داؤد (عبداللہ بن مسعود)

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کیا۔ عرب  
کے بعض سرداروں کو زیادہ دیا، ایک شخص نے کہنے لگا تو شخص مقب بن  
قثیر منافق تھا، اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا۔ آپ  
غصے ہوئے اتنا کہ میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار  
دیکھے۔ پھر فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو اس سے  
بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

بَاب ۲۰۳۰ يَكْفُونَ عَلَى

کے پوجا کر رہے تھے (سورہ اعراف) مَتَّعُوا لِمَعْنَى تَصَانٍ  
تباہی و لَيْتَ تَرَوُا (سورہ بنی اسرائیل) کا معنی خراب نہ  
کریں۔ مَا عَلَوْا جِسْمَ حُكُومَتِ بَائِسٍ غَالِبِ هَوْنٍ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از ابو سلمہ بن  
عبدالرحمن) حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چیلو کا چیل چن رہے تھے، آپ نے فرمایا  
کالے کالے دیکھ کر چنو وہ دیکھے ہوئے، اور مزید ارہوتے ہیں لوگوں  
نے عرض کیا کیا آپ نے کبریاں چرائی ہیں رجعی تو آپ کو شناخت ہے  
یہ درخت جنگل کے علاوہ نہیں ہوتا، عام طور پر دانٹ والوں، اور  
چرواہوں کو اس سے سابقہ پڑتا ہے، آپ نے فرمایا بھلا کوئی ایسا پیغمبر

لقد سألته صغرى، کہ وہ دنیا کی ہر کبریاں کا جواب دینا تفصیل اوقات کے علاوہ اس لئے بھی پسند نہیں کرتے کہ خود جواب دینا اس بات کی علامت ہے کہ کوئی بات ضرور نیک  
میں کمالا ہے، یہ جہان کیا کہ پہلے ہی خلفات کو دقت ہے بشرطیکہ فی الواقع لوگوں نے ایسا طرز ان پاکیا جو مادل تو ایسے پستان انتہائی کینے اور سفار لوگ وین کہتے ہیں جنہیں  
خود بخیر خالفت بنی بھلا دیتے ہیں لیکن اگر ایسی بات ہوتی ہے تو موسیٰ علیہ السلام ایسے طویل القند و غیر میں کو کہاں دھڑا دینا سمجھنے لگے تھے اور اسے ایذا سمجھنے لگے تھے۔ پیغمبر اللہ  
میں کے پاس کیا مرنے پر حیران ہو گیا تھا کہ وہ اس طرح مزید دلیل کرتے ہوئے نکلا کر کے صفائی کرتے تاکہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ ان کی نرسہ اولاد ان کی ہم شکل کے متعلق لوگوں کے  
دل میں خیال ڈال دیتے کہ یہ بخیر تو صاحبِ اعدا ہیں یہ کہاں نامزد ہیں نیز میں نے متعلق نہ لگا دیکھا اگر اندر دیکھا یہ جیسو سا رنگ بھی اگر اندازہ نہ لگتوں تاکہ ہوتا باقی رہتا  
نہ لگتا ہے، میں ان تینوں کا انداز خیال بالازالہ نہمت و بہتان ہو سکتا تھا، ایسی کوئی ہمارے جس کے لئے بالکل نہ لگا دیکھا یا گیا تا ماری کے متعلق تو نہ لگا دیکھا تا بھی بیکار ہے۔  
عمر کا نام واپسے اعضاء کے باوجود دقت مرنے سے خالی نہ ہوتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ عبد الرزاق (ماشیہ شعلہ حقہ لہذا) شمس مقب بن قثیر منافق تھا اور  
۳۱۶۹ حدیثی اسرائیل کا لفظ وَلَيْتَ تَرَوُا اَوْ كُنْتُ تَرَى الْقَمَمَ سے مشتاق تھا مگر مستبر اور اس کا مادہ ایک ہونے سے اس کا بیان کرنا  
اور مَا عَلَوْا مَتَّعُوا کے بعد سورہ بنی اسرائیل میں مذکور تھا، اس کو بھی بیان کر دیا۔ ۱۳۸

قَالَ وَهَلْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا -

**باب ۲۰۳** وَرَأَى قَالَ مُوسَى  
لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ  
تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةُ قَالَ أَبُو  
الْعَالِيَةِ الْعَوَاتِ النَّصْفُ  
بَيْنَ الْكُرْدِ وَالْهَرَمَةِ فَاقْعَمُ  
صَافٍ لَا ذَكْوَلٍ لَمْ يَنْدُبْ لَهَا  
الْعَمَلُ تُشِيرُ الْأَرْضُ ضَرْفُ  
لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُشِيرُ الْأَرْضُ  
وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسْلِمَةٌ  
مِنَ الْعُيُوبِ لَا شَيْءَ بَيَاضُ  
صَفَرُ أَمْ إِنَّ شَيْئًا سَوْدُ أَوْ  
وَيُقَالُ صَفَرُ أَوْ كَقَوْلِهِ  
حَبَالَتُ صَفَرًا فَادَّارَتْهُ  
اِخْتَلَفْتُمْ -

**باب ۲۰۴** وَفَاءُ مُوسَى  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَذِكْرُهُ  
بَعْدُ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكٌ  
الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَخَلَا حَاجَاةً

بھی گذرا ہے جس نے کبریاں نہ چرائی ہوں لے

**باب** وَرَأَى قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ  
الْآيَةَ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب موسیٰ علیہ السلام نے  
اپنا قوم سے کہا اللہ تمہیں ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا  
ہے آخر آیت تک (سورۃ البقرہ) البوالعالیہ کہتے ہیں  
عَوَاتِج کا معنی بھیری اور بوڑھی کے درمیان یعنی ادھیڑ  
فَاقْعَمُ صَافٍ لَا ذَكْوَلٍ کَوْنُ کام کاج سے وہ ذلیل نہیں  
ہوئی تُشِيرُ الْأَرْضُ وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو  
زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو۔  
مُسْلِمَةٌ کا معنی بیویوں سے پاک شیشہ سفید داغ  
صَفَرُ آء کا معنی زرد مگر سیاہ بھی اس کا معنی ہو سکتا  
ہے حَمَالَةٌ مُشَرٌّ یعنی کالے اونٹ (رہو مہرسلان  
میں ہے) فَادَّارَتْهُ (سورۃ البقرہ) پس تم نے  
اختلاف کیا۔

**باب** موسیٰ علیہ السلام کا وصال اور  
بعد از وصال۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از عبد الرزاق از معمر از طاووس از والدش)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس  
عزرائیل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں (انسان سمجھ کر) طمانچہ  
دے مارا (ان کی آنکھ چھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور

لے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے شکل ہے اور کبریاں اور حافظ نے جو یہ بیان کی ہیں وہ دروازہ قیاس ہیں اور شاید امام بخاری اس باب میں کوئی حدیث لکھنے  
والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس باب میں لکھ دیا واللہ اعلم اس حدیث میں چونکہ سب بیغیروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰ بھی آ  
گئے بلکہ نساہی کی روایت میں حضرت موسیٰ کا ذکر کثرتاً موجود ہے۔ بہرہاں یہ تو غیر ہے چلے ہیں اس لئے کہ کبریا ایک مال نہ ہے اور جانور کے چلنے کے بعد بھی آدمیوں کے  
چلنے کا کام ان کو تفہیم کیا جاتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ نبوت اور پیغمبری اللہ کی دین ہے چلنے یا تو ان بندوں یعنی پتھر چل کو دیتا ہے اور  
نہیں دیتا دینا اور اس سے غم وہ چلے ہیں ۱۲ منہ اس کو آدم بن ابی ایسا نے اپنی تفسیر میں دلیل کیا ۱۲ منہ

مَكَهَ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى  
عَبْدٍ لَا يُؤَيِّدُ الْمَوْتَ قَالَ أَرْجِعْ رَأْيَكَ فَقُلْ  
لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ تَوَفَّاهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ  
بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ  
ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ قَالَ قَالَ خَسَالَ اللَّهُ أَنْ  
يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَضِيَةً بِحَجَرٍ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَا رَيْتُكُمْ قَبْرَةً إِلَى  
جَانِبِ لَطْرِيقِي تَحْتَ الْكُثْبَانِ لَأَحْمَرْتُ قَالَ وَ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَبَّاشٍ مِنْ حَدِّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْفًا -

۱۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ اسْتَبْتَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلًا مِنَ  
الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي وَاصِطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي تَقْسِيمِ بَيْنِهِ  
فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي وَاصِطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ  
فَوَدَّعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَمَّطَ الْيَهُودِيُّ  
فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ كَاتِبَ عَيْنِ أَبِيهِ قَاتِلَ الْمُسْلِمِ  
فَقَالَ لَا تَحْذَرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ لَيُضَيِّقُونَ  
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيضُ فَإِذَا مُوسَى بَا طَشَّ

عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔  
پروردگار نے فرمایا دوبارہ اس کے پاس جا اور اس سے کہنا کہ ایک  
بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس  
وہ زندہ رہے گا (عزرائیل نے یہ پیغام الہی پہنچایا) موسیٰ علیہ السلام  
نے عرض کیا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا  
موت۔ موسیٰ نے عرض کیا (جب آخر کار مرنا ہی ہے تو) ابھی سہی خیرت ہوئی  
نے یہ التجا کی مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) سے ایک تھم کی مار بلبر  
نزدیک کر دے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں  
وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تمہیں موتی کی قبر دکھاتا۔ راستے کے کنارے  
لال ٹیلے کے نیچے عبد الزاق نے بحوالہ معمر ازہام از حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

(از ابوالیمان از شعب الزہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان و  
سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک مسلمان (حضرت البکیر  
صدیق) اور ایک یہودی (فحاصی) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان  
نے کہا قسم اس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں  
پر فضیلت دی اس طرح کی قسم کھائی (مسلمان نے)۔ یہودی نے یہ  
کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی  
مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر اسے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے ساتھ جو اسکا حال  
گزارا وہ سن لیا۔ آپ نے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو  
(قیامت نے دن) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے مجھے سب سے پہلے  
ہوش آئے گا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں  
اب معلوم نہیں وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں

۱۷۴- بعض مفسرین نے انسان کو تعریف یوں کہ ہے حیرت انگیز کہ آیت متبی شاء کہتا ہے مَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِّنْ كُلِّ ثَلَاثٍ مِّنْهُ يَخْرُجْ  
۱۷۵- میں اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان میں نکلے یا حکم یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سید نبیوں  
(فضل میں) بارے مطلب ہے کہ لہذا رائے سے فضیلت نہ ہو جتنا شرع میں مانور ہے اتنا ۱۲۰ منہ

کے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے مستقی رکھا ہے۔

داؤد بن عبد العزیز بن عبد اللہ الزاہر ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از حمید بن عبد الرحمن (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہ السلام میں تکرار ہوا موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہونا! جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکلے گئے حضرت آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہونا! جسے اللہ تعالیٰ نے پیغمبری دے کر اس سے باتیں کر کے لوگوں پر فضیلت دی پھر ایسے کام پر مجھے ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے میری تقدیر میں لکھا جا چکا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار یوں فرمایا کہ آدم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے تھے

(از مسدود از حسین بن نمیر از حصین بن عبد الرحمن از سعید بن جبیر) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمانے لگے (دوسرے انبیاء کو) امتیں مجھے بتلائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے ہیں۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَصَّيْنَاكَ اللَّهُ مَثَلًا  
لِّلَّذِينَ آمَنُوا أَمْرًا كَافِرُوعُونَ الْآيَةُ (سورہ مريم) اللہ  
تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال دی  
آخر سورت وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتَيْنِ تَمَك۔

(از یحییٰ بن جعفر از وکیع از شعبہ از عمرو بن مہرزہ از مہدانی)

يَحْيَا بِنْتُ لَعْرَشٍ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ  
فَأَمَّا قَبْلِي أَوْ كَانَ مِنْ أَسْتَنْتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
۳۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَدَمَ  
وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي  
أَخْرَجْتَكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَكَ  
أَدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي مَطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ  
وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أُمِّ قَلَدٍ رَعَى قَبْلَ  
أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَحَجَّ أَدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ۔

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ  
مُكْرَمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عَرِضْتُ عَلَى الْأُمَمِ  
وَرَأَيْتُ سَوَادَ أَكْثَرِ أَسَدَاءِ الْأُمَمِ خَفِيفَ هَذَا  
مُوسَى فِي قَوْمِهِ

**باب** ۲۰۳۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
صَّيْنَاكَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا  
أَمْرًا كَافِرُوعُونَ الْآيَةُ وَكَانَتْ  
مِنَ الْقَانِتَيْنِ۔

۳۱۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

لَهُ يَنْبَغِي إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ يَرَى آيَةَ وَهُوَ زَمْرٌ مِنْ ذُنُوبِهِ فِي السُّعُورِ فَصَلِّعِي مَنْ فِي السَّمُوتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ خَيْرُ كَلِمَةٍ  
لا یسبج بحث و تقریریں اس حدیث میں حضرت موسیٰؑ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نبی لیا پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے لیے ہوئی لہذا باب کا نام سبوت  
ظاہر ہے ۱۲ مسند زہری اسناد کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا۔ شاید معراج آپ کو دو بار ایک بار اللہ میں ایک بار میں ۱۲ مسند

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُوَكَّثَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَسَلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ  
النِّسَاءِ إِلَّا امْرَأَةٌ فِرْعَوْنُ وَمَرْيَمُ  
عِمْرَانُ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ  
الْغُرَيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں  
میں کمالین کی تعداد بہت ہے مگر عورتوں میں باکمال صرف دو ہیں ایک  
آسیہ جو فرعون کی بیوی ہے دوسری مریم جو عمران کی بیٹی ہے اور  
عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت ہے باقی  
تمام کھانوں پر۔

**باب** (قارون کا بیان) إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ  
قَوْمِ مُوسَى الْآلِيَّةِ (سورہ قصص) قارون موسیٰ علیہ السلام  
کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا۔ آخر آیت تک۔ (اسی  
سورت میں کتنوں کا معنی بھاری ہوتی ہیں ان عباس  
کہتے ہیں اُولِی الْقُوَّةِ (اسی سورت میں) کے معنی ہیں کہ  
مردوں کی ایک جماعت اکی مقلد تھے نہ اٹھا سکتی تھیں نہ  
فرحین اترانے والا نہ شکر مغرور نہ جنگ کیا تو نہیں کیا تھا؟ یَبْسُطُ  
روزی فراخ کرتا ہے یَقْدِرُ روزی تنگ کرتا ہے۔

**باب** (حضرت شعیب کا بیان) وَآلِی مَدْيَنَ  
آخَاهُ شُعَيْبًا الْآلِيَّةِ (سورہ ہود) ہم نے مدین کی  
طرف شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ مدین کی طرف کا مطلب  
ہے اہل مدین کی طرف۔ مدین شہر کا نام ہے بحر قلمزم  
پر) اِلٰی مَدْيَنَ مثال ہے (سورہ یوسف میں) وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ  
وَاسْأَلِ الْعِثْرَةَ یعنی تیری والوں سے پوچھ لے اور قافلہ والوں  
سے پوچھ لے ظہیرؓ کا ادھر پھر کہ نہیں دیکھتے عرب لوگوں  
کا جب کام نہ نکلے تو ظہیرؓ حاجتی یا حاجتی ظہیرؓ تو نے میرا کام

**باب** ۲۰۳ إِنَّ قَارُونَ كَانَ  
مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْآلِيَّةِ لَسَنَوَاءُ  
لَتَنْفِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِی الْقُوَّةِ  
لَا يَرْفَعُهَا الْعَصَبَةُ مِنَ الرِّجَالِ  
يُقَالُ أَفْرِحَيْنَ الْمَرْحِلَيْنِ وَيَكُنَّ  
اللَّهُ مِثْلَ الْمَرَاتِ اللَّهُ يَبْسُطُ  
الزُّرِّيَّ لَيْسَ لَشَاءُ مَوْقِدٍ وَرُبِّيْعُ  
عَلَيْهِ وَيُخَيِّقُ -

**باب** ۲۰۴ وَآلِی مَدْيَنَ اَنَّهُمْ  
شُعَيْبًا اِلٰی اَهْلِ مَدْيَنَ اِلٰی  
مَدْيَنَ بَلَدًا وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ  
الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِثْرَةَ  
اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَاهْلَ الْعِثْرَةِ اَنَّهُمْ  
ظَهْرِيًّا كَمْ يَلْتَفِتُونَ اِلَيْهِ يَقَالُ اِذَا  
لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِي  
وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِيًّا قَالَ الظَّاهِرِيُّ

۱۔ ثرید وہ کھانا جو روٹی اور دھوا سے بنایا جائے کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو دلایت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو ان کا دلیکی غیر نبوت ہے  
کرفیہ بہت سے عورتیں گزریں وہ پھر کوئی عورت نہیں ہوئی پس پرسکا جا رہے مگر شمری سے نفی ہے کہ جو عورتیں پیغمبر تھیں حماد و سادہ اور موسیٰ کا والد اور ہاجرہ اور  
آسیہ اور مریم و الشہداء ۴ منہ ۱۰ ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسیٰ کا چچا نادیکھا تھا ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا کہتے ہیں قارون توراہ کو بڑی خوش آواز سے پڑھا کرتا  
تھا کہ کمال کی طرح سے ملنا تھا بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ۱۲ منہ ۱۰ آیت میں عصیہ کا لفظ ہے عصبہ کہتے ہیں دس پانچہ دیا چالیس مردوں کو ۱۲ منہ ۱۰

أَنْ تَأْخُذَ مَعَهُ دَابَّةً أَوْ رُكَّابًا  
تَسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَهُمْ وَمَكَانَهُمْ  
وَاحِدٌ يَغْتَوُوا يَعِيشُوا يَا يُسُ  
يَحْزَنُ أَلَمْ يَأْخُذْ وَقَالَ الْحَسَنُ  
إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ  
يَسْتَهْزِؤُنَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
لَيْسَ كَهَذَا لَكُمُ الْيَوْمَ الظَّلَّةُ  
إِظْلَالُ الْعِدَابِ عَلَيْهِمْ.

**باب ۲۰۳۹** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَلَا تَبُوءُ كَيْفَ كُنْتُمْ  
قَوْلِهِ فَسَمِعْنَا هُمْ إِلَى حَيْثُ  
هُوَ مُبْلَغٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مَذْنِبُ  
الْمُشْحُونِ الْمَوْقُوفُ لَا رَأْيَ  
كَانَ مِنَ الْمُسْتَحْيَيْنِ الْإِيَّةَ فَنَبَذَهُ  
بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ  
سَقِيمٌ وَانْبَتَتْ عَلَيْهِ شَجَرَةٌ  
مِنْ يَتَّقُطَيْنَ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ  
الَّذِي بَاءَ وَنَحْوُهُ وَارْسَلْنَا لَهُ إِلَى  
مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَامْتُوا  
فَنَتَّعْنَا هُمْ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ  
الْحَوْتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ  
كَبِيرٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ.

پس پشت ڈال دیا یا مجھے پس پشت کر دیا پھر اس جاوڑ یا  
طرف کو بھی کہتے ہیں جسے اپنی قوت بڑھانے کے لیے ساتھ لکھا  
جائے مَكَانَهُمْ وَمَكَانَهُمْ ایک ہی معنی ہے کہ وہ ایک جگہ پر  
رہے تھے فَلَا تَأْسَ رنجیدہ نہ ہو اسی رنجیدہ یا مغموم ہو  
جاوڑ۔ سہی ابھی فرماتے ہیں (سورہ ہود میں) کفار کا یہ  
قول نقل کیا اِنَّكَ لَآتِي الْيَوْمَ الرَّشِيدُ قویہ کافروں نے بطور مذاق  
کہا تھا مجاہد فرماتے (سورہ شعروں میں) کہ تم سے مراد آج کے یَوْمِ الظَّلَّةِ  
یعنی دنِ غلاب ساہبان کی شکل میں ان پر نمودار ہوا (مذکر) ہے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَا تَبُوءُ كَيْفَ كُنْتُمْ  
الْمُؤْسِلِينَ إِلَى قَوْلِهِ فَسَمِعْنَا هُمْ إِلَى حَيْثُ  
حضرت مجاہد کہتے ہیں مُبْلَغٌ کا معنی گنہگار مُشْحُون  
وزنی بوجھل، بھری ہوئی قَوْلًا لَا رَأْيَ كَانَ مِنَ الْمُسْتَحْيَيْنِ  
آخر تک فَنَبَذَ بِالْعَرَاءِ عرا کا معنی بے زمین  
يَتَّقُطَيْنَ وہ درخت بربادی پر کھڑا نہیں رہ سکتا  
جیسے کہ درخت وغیرہ وَارْسَلْنَا لَهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ  
يَزِيدُونَ فَامْتُوا فَسَمِعْنَا هُمْ إِلَى حَيْثُ  
وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحَوْتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ  
مَكْظُومٌ — مَكْظُومٌ کا معنی مغموم۔

لہ سورہ ہود میں مَكَانَهُمْ مَكَانَهُمْ ہے شاید یہ کتاب کا سورہ ۱۲ منہ ۱۵ ان کے نزدیک تو حضرت شعوبؑ تو گمراہ تھے انہوں نے منہ سے کہا آپ کا کیا کہنا آپ بڑے  
بردار ہیں، شمار جیسے نہیں سکتے ہیں آپ کو تمام کی گزیر ملا دیتے ہیں اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ نافع اور ابن کثیر اور ابن عساکر نے یوں ہی لکھا  
ہے کہ آپ آج کے اَلْیَوْمِ الْمُسْتَحْيَيْنِ اور شہر قرأت اَلْیَوْمِ الْآخِرِ ہے ۱۲ منہ ۱۵ ان کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۳ منہ ۱۵ یعنی بیل شلا کٹری کھیرا  
تہذیب اور سنہ ۱۲۰۰ و غیرہ ۱۳ منہ

۳۱۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ وَحْدَةَ بْنِ أَبِي مُنَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّْي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى -

(از مسدد از یحیی از سفیان از اعمش از ابو داؤد اہل) عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں یونس سے بہتر ہوں۔  
مسدد کی ایک روایت میں یونس بن مٹی ہے۔

۳۱۷۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي لَعْلَاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لِيَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّْي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَكَسَبَ إِلَى أَبِيهِ -

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ از ابو العالیہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یہ زیبا نہیں کہ وہ یہ کہے میں یونس بن مٹی سے بہتر ہوں۔ یونس کو اس کے والد کی طرف نسبت دی (یعنی اس کے والد کا نام بھی بتایا)

۳۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ يُونُسَ يُعْرِضُ سَلْعَةً أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ فَمَسَمَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَدَاهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فَلَانِ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَدْ كَرِهَ فَقَضَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَوَيْتُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَقْعَبُوا أَتَابِينَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي

(از یحیی بن بکر از لیث از عبد العزیز بن ابی سلمہ از عبد اللہ بن الفضل از اعمش از ابو ہریرہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی قیمت لگائی جو اسے ناگوار گذری وہ کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب آدمیوں میں سے چن لیا یعنی سب آدمیوں پر فضیلت دی (میں اتنے پیسوں کے عوض نہیں بیچوں گا) ایک انصاری اس کا یہ فقرہ سنی کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اسے رسید کیا (اور کہا کبھی تو کو کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں میں سے چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم میں زخمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کر کے امن دے رکھا ہے) پھر کیا وجہ ہے کہ فلاں شخص نے مجھے طمانچہ مارا آپ نے (اس مسلمان سے) فرمایا کیوں تو

۱۔ اس حدیث کی شرح ابو گندہیجہ ج ۲ ص ۱۲۷ - سفیان بن عیینہ نے اپنی کتاب میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں مروی روایت نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والا یہودی تھا تو انصار نے اسے زخمی کر دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددکار ۱۲۷ ص ۱۲۷ - یحییٰ بن عیینہ نے کہا کہ اسے ابو نعیم نے بھی سفیان سے سنا - عبد الرزاق





أَنْ أَعْمَلَ سَابِغَاتِ الدُّرُومِ وَ  
قَدَّرَ فِي السَّيْرِ السَّامِيَةَ وَالْخَلْقِ  
وَلَا يَدْفُقُ الْمَشَارِقَ فَيَسْتَسْلِسُ وَلَا  
يُعْظِمُ فَيَقْصِمُ بَسْطَةً زِيَادَةً  
فَضْلًا وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِلَى بَيْتِ  
تَعْمَلُونَ بَصِيرًا

۳۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنَرُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنَ فَكَانَ  
يَأْمُرُ بِهِ وَإِذَا بَلَغَ فَيُفَرِّقُ الْقُرْآنَ قَبْلَ  
أَنْ تُسَوِّجَ دَآئِبُهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَيْلِهِمْ  
رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءٍ  
أَبْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۳۱۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
أَخْبَرَنَا وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ  
اللَّهُ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا صَوْمَ مِنَ الشَّهَادِ  
وَلَا قَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ

مجاہد کہتے ہیں اس کا معنی ہے اس کے ساتھ تسبیح  
پڑھو وَاللَّهِ الْحَمْدُ۔ ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر  
دیا۔ اس سے کہہ دیا اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں  
(یعنی کیلیں اور حلقے چھلے) اندازے سے بنا بہت پتلے  
نہ کر دے کہ زرہ ہلکی لگتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ  
چھلے کو توڑ دیں اچھے گا کئے جاؤ میں تمہارے گا کھیلا ہوں۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام از حضرت ابو  
ہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا  
پڑھنا اتنا آسان کر دیا تھا کہ وہ اگر جانوروں پر زبور پڑھ کر دیتے  
تو زمین کے جانے سے پہلے وہ زبور پڑھ چکے۔ اور صرف ذاتی محنت  
اور ہاتھ کی محنت سے کماٹی ہوئی روٹی کھاتے دوسرا کوئی ذریعہ معاش  
نہ تھا۔ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ صفوان از عطاء بن یسار  
از ابو ہریرہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

(از یحییٰ بن بکر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب و  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن) عبد اللہ بن عمرو بن ماس کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا میں کہتا ہوں جب تک زندہ  
رہوں گا دن کا روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں قیام کروں گا  
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا۔ میں  
دن کو روزہ رکھا کروں گا رات کو نماز میں قیام کروں گا۔ میں نے  
عرض کیا بے شک میں نے ایسا کہا تھا، تو آپؐ نے فرمایا تجھے اتنی

۱۔ اس قدر عجز و پستی کہ اپنا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ سمجھتا۔ بزدلی نے کہا بعض لوگوں نے بقول ہے کہ وہ رات میں قرآن کے چار ختم کیا کرتے اور دن کو چار سلاطین  
نے کہا اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں کے لئے اپنی قدرت کا کثیر لہر ظاہر فرمایا کہ ان کے لئے زمانہ نوادہ و سادہ کو سمیٹ دیتا ہے جس نے ابو الطاہر کو دیکھا کہ وہ رات میں قرآن کے  
دس ختم کیا کرتے تھا و شیخ الاسلام برهان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے تھے اور یہ امر بغیر تائید باقی اور ضعیف روایتی کے نہیں ہو سکتا۔ نیز چم کہتا ہے کہ  
از معمر از عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ ایک روز میں قرآن کو پڑھ کر وہ ہے اور خلافت سنت ہے اور عبد اللہ بن مسعود کا قول گزیر کیا ہے کہ میں نے  
ایک شخص پر دیکھا کہ ایک روز میں قرآن کو پڑھ کر وہ ہے اور خلافت سنت ہے اور عبد اللہ بن مسعود کا قول گزیر کیا ہے کہ میں نے

لَا مُمْمِنًا إِلَّا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ مِنْ غَيْرِهِ قُلْتُ قَدْ قُلْتُ  
قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ صُومُوا أَفْطِرُكُمْ وَكُلُوا  
نَوْمُكُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ  
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ  
إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
فَصُومُوا مَا وَأَفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِذَا أَطِيقُ  
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُومُوا يَوْمًا وَأَفْطِرُوا يَوْمًا  
وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ  
إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ -

۳۱۸۱۔ حَدَّثَنَا حَلْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرُ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي لُقَايَا الشَّاعِرِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَتِيَا أَتَاكَ  
تَقَوْمُ اللَّيْلِ وَتَصُومُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا  
فَعَلْتَ ذَلِكَ فَجِئْتَ الْعَيْنُ وَفَهِمْتَ النَّفْسُ هُمُ  
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ  
أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَجِدُنِي قَالَ مِسْعَرُ  
يَعْنِي قُوَّةً قَالَ فَصُومُوا دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ إِلَّا لَزُلَّةٍ

**بَاب ۲۰۴۲ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى  
اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ  
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَتَامُ  
نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتَامُ**

طاقت نہیں۔ یوں کیا کرو روزہ بھی رکھا فطار بھی کرا اور رات کو نماز  
پڑھ بھی اور سو بھی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب  
دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) اس طرح گویا ہمیشہ کے روزے  
شمار ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ  
طاقت ہے آپ نے فرمایا راجھا، تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن  
افطار کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے  
آپ نے فرمایا راجھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ داؤد کا  
یہی روزہ ہے یہ سب روزوں سے افضل ہے میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے  
افضل کوئی روزہ نہیں۔

(از بخاری ابن کثیر از مسعر از حبیب بن ابی ثابت از ابوالعباس)  
عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ  
سے فرمایا مجھے کسی نے بتایا ہے کہ تورات کو نمازیں کھڑا رہتا ہے اور  
دن کو روزہ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آپ  
نے فرمایا جب تو ایسا کر گیا آنکھیں کمزوری سے اندر گھس جائیں گی اور  
جان کمزور ہو جائے گی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر۔ بس یہ ہمیشہ  
روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنے کے مشابہ ہے میں نے  
عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو  
داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن  
افطار کرتے تھے اور جنگ میں دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹتے تھے۔

**بَاب ۲۰۴۳ الشَّرُّكَ نَزْدِيكَ تَامَ نَمَازُونَ مِیں دَاوُدَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي نَمَازِ لِنْدِیْ هِیْ اَوْر تَامَ رُوزُونَ مِیں دَاوُدَا  
كَارُوزِہ لِنْدِیْ هِیْ۔ اَدھی رَات تَك سَوْتِی تَحْہِیْ تَبْہَائِی  
رَات عِبَادَت كَرْتِی پھِرَات كَاجْہَا حَصْبِ بَاقِی رَهْتَا تَوْبَہَاتِی**

۱۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عبادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو  
مشتاق ہونا چاہیے وہ پائی نہیں رہتی ۱۲۔

سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ

يَوْمًا قَالَ عَلَىٰ مَا هُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ

مَا أَلْفَاهُ النَّحْرُ مِنْ حَيْثُ إِذَا تَأَمَّلَهَا

ہی ہوتے یعنی جب بھی آپ میرے پاس رات کے وقت ہوتے تو اس کی سحر آپ خوابیدہ ہوتے۔

۳۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مُسْلِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ لِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ

إِلَى اللَّهِ صِيَامُ مَا أَذَكَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَتَامُ

نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتَامُ سُدُسَهُ

**باب ۲۔** وَأَذَكَ كَانَ عَبْدَنَا

دَاوُدَ الْأَيْدِيَّةُ أَذَاكَ إِلَى قَلِيلٍ

وَفَصَّلَ الْخُطَابُ قَالَ مُجَاهِدٌ

أَلْفَهُمْ فِي الْقَضَاءِ وَلَا تُشْطِطُ

لَا تُشْرَفُ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ

الْقَرَارِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ

تِسْعُونَ نَجْعًا يَقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَجْعَةٌ

وَيَقَالُ لَهَا أَيْسَاءُ نِسَاءٌ وَلِي نَجْعَةٌ

وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفَيْتُهَا مِثْلُ

وَكَلْفِهَا ذَرِيَاءُ مَعَهَا وَعَزَّتِي

عَلَيَّ صَارَ عَزْمِي أَعَزَّ زَنْدَةً

جَعَلَتْهُ عَزِيًّا فِي الْخُطَابِ يَقَالُ

الْمَخَاوِرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ

ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے بنی میں نے

کہا کہ حضرت عائشہ نے جو یہ فرمایا کہ اس کے یہ واقعہ ہے وہ

فرماتی ہیں آنحضرت کو جب سحر کا وقت میرے پاس گذرے تو آپ سوتے

ہو جاتے۔

راؤ قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس ثقفی

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ

تعالیٰ کو سب روزوں میں داؤد علیہ السلام کا روزہ زیادہ پسند ہے

وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے سب نمازوں

میں بھی زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ آدمی

رات سوئے رہتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کے چھٹے

حصے میں سو جاتے۔

**باب ۲۔** وَأَذَكَ كَانَ عَبْدَنَا

دَاوُدَ الْأَيْدِيَّةُ أَذَاكَ إِلَى قَلِيلٍ

وَفَصَّلَ الْخُطَابُ قَالَ مُجَاهِدٌ

أَلْفَهُمْ فِي الْقَضَاءِ وَلَا تُشْطِطُ

لَا تُشْرَفُ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ

الْقَرَارِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ

تِسْعُونَ نَجْعًا يَقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَجْعَةٌ

وَيَقَالُ لَهَا أَيْسَاءُ نِسَاءٌ وَلِي نَجْعَةٌ

وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفَيْتُهَا مِثْلُ

وَكَلْفِهَا ذَرِيَاءُ مَعَهَا وَعَزَّتِي

عَلَيَّ صَارَ عَزْمِي أَعَزَّ زَنْدَةً

جَعَلَتْهُ عَزِيًّا فِي الْخُطَابِ يَقَالُ

الْمَخَاوِرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ

۱۔ مسلم ہوا آپ آدمی کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سوجھتے پھر صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور زیادہ شکل و زلف پر زیادہ شاق ہے ۱۲۔ اس لئے کہ اس میں

يَسْأَلُ تَجْنِيْلَهُ اِلَى نَجَاحِهِ وَرَأَى  
كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ  
لَيْبِغِي اِلَى قَوْلِهِ اِنَّمَا فَتَنَّاهُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصْرًا خَيْرًا  
وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَنَّاكَ بِتَشْدِيْدِ  
النَّارِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ  
رَاكِعًا وَاَنَابَ -

۳۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ  
يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ بْنَ حَوْشَبٍ عَنْ  
عُجَابٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْمَعُ مِنْ  
فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسَلَمَةَ حَتَّى آتَى  
فِيهِمْ اَهْلُ اقْتَدَاهُ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْنُ اَمْرَانِ يُفْتَدَى بِهِمَا -  
۳۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ الشُّجُوْرِ وَ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا -

باب ۲۰ قول الله تعالى وَ  
وَهْبْنَا لِدَاوُدَ وَسَلَمَةَ نِعْمَ  
الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّاهٌ الرَّاجِعُ  
نُشِغِيْ لِحَدِيْدٍ لَعْنَةُ خَيْرِ خَيْرِ سُلَيْمَانَ كِي يَدْعُو اِلَيْهِ مِرَّةً مَّا كُنْتُ مَحْبُوْبًا

نے کہا تیری ایک ذہنی جو وہ طلب کرتا ہے وہ ظالم ہے  
اور بہت سے حقہ دار، سامعی ایک دوسرے ظلم کرتا  
ہے (معاذ اللہ) ابن عباس فرماتے ہیں اس کا معنی ہم  
نے اسے آزمایا، حضرت عمر بن خطاب نے فتنا کا یہ  
تشدید تا وہ لون پڑھا ہے (معنی وہی ہیں) پھر داؤد  
نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے  
خدا کی طرف رجوع ہو گئے۔

(انسہل بن یوسف از عوام) مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن عباس  
سے دریافت کیا میں سورہ تس میں سجدہ کروں؟ انہوں نے یہ آیت پڑھی  
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسَلَمَةَ عَلِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی اولاد میں داؤد  
اور سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے فَبِهَذَا اَهْلُ اقْتَدَاهُ آپ بھی  
ان کے رستے پر چلئے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تمہارے پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب بکر مر) ابن عباس  
سے مروی ہے کہ سورہ تس کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں  
ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ  
کرتے تھے۔

باب ۲۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَهْبْنَا لِدَاوُدَ وَسَلَمَةَ  
نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّاهٌ اَوَّاهٌ۔ اواب کا معنی رجوع ہونے وہ۔ نوہ  
کہنے والا۔ لولگانے والا۔ نیز آیت وَهَبْ لِيْ مَلِكًا

نُشِغِيْ لِحَدِيْدٍ لَعْنَةُ خَيْرِ خَيْرِ سُلَيْمَانَ كِي يَدْعُو اِلَيْهِ مِرَّةً مَّا كُنْتُ مَحْبُوْبًا

۱۔ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ خاک حضرت داؤدؑ نے ایک کم سوئی بیان کرنا اور پھر وہی حسین عورت بھی ان کے دل میں خیالی آیا کہ یہ عورت بھی محو کر لیں  
تو چاہے یہ خیر کا وہ بہت مال ہے اللہ تعالیٰ نے اسے خیالی بھی ان کو طاعت کی اور درفش تروا بفرما دی اور اسے عہد فرمایا کہ اگر اس نے یہ عورت چاہی تو اسے دے دے گا  
کو خیال نہ آیا پھر مجھ گئے کہ یہ میرے ہی حسب حال ہے اس وقت رہے اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے توبہ کو قبول فرمایا سلطان نے کہا یہ جو بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ  
حضرت داؤد کا عورت کے بال کندہ کر کے لاس پر عاشق ہو گئے تھے اس کے خاد کو قتل کر لیا اور کیا خلافات نقلیں یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو کوئی ایسے شخص  
حضرت داؤد کے بلے میں بیان کہے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا ۱۲ منہ ۱۵ بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی بحالا اس میں یہ ہے کہ اپنے سورہ  
قص میں سجدہ کیا ہے یہ سب غلط ہے کہ جو ان کے پیغمبر نے یہی حکم ہوا ان کا یہ طریقہ کہ عواما و منہول سب بی بیوں کے ایک ایک کو زورات میں کسی قدر اختلاف ہوا ۱۲ منہ ۱۵ یہ  
حدیث کو اس باب سے معلق نہیں کیجیے نہ سورہ میں حضرت داؤد کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤد کی توبہ قبول ہونے کے حکم میں ہے نہ اس کے ترک کرنا یا اس کے

النَّبِيِّ، وَقَوْلُهُ وَهَبَ لِي مَلَكًا  
لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ  
وَاسْتَجُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ  
عَلَىٰ مَلَائِكَتَيْنِ - وَلَيْسَتَيْنِ  
الرَّحْمَ غَدُ وَهَاشِمُ وَرَوَّاحُهَا  
شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ  
أَذْبَنَّا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ  
الْحُجُجِ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
إِلَىٰ قَوْلِهِ مِنْ مَّحَارِبٍ قَالَ  
مُحَايِدٌ بُنْيَانٌ مَّا دُونَ الْقُصُورِ  
وَتَمَنَّا ثِيْلًا وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ  
كَاتِحِيَا ضَى لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ كَالْجُوبَةِ مِنَ الْأَرْضِ  
وَقَدْ وَرَدَ أَسْيَاطُ إِلَىٰ قَوْلِهِ  
الشُّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ  
مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ  
الْأَرْضِ الَّا رَمَتْهُ كَمَا كُلُّ مِائِيَةٍ  
عَصَا فَلَئِمَّا خَرَّ إِلَىٰ قَوْلِهِ لَمْ يَهْبِئِ  
حَبَّ الْخَبْرِ عَنْ ذِكْرِ سِرِّهِ  
فَطَفِقَ مَسْحًا بِالشُّرْقَىٰ وَ  
الْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْنَاقَ النَّحْلِ  
وَعَارِضِيهَا الْأَمْفَادُ الْوَقَائِ  
قَالَ مُحَايِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَقٌ

ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔  
نیز ارشاد خداوندی وَاسْتَجُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ  
عَلَىٰ مَلَائِكَتَيْنِ ان لوگوں نے ان کلمات کی پڑی  
کی جو شیطان قوم حضرت سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا  
کرتے تھے۔ نیز ہم نے ہوا کو سلیمان کا فرمانبردار کیا۔ صبح  
بھی ایک ماہ کی مسافت طے کرتی تھی اور شام بھی ایک ماہ کی  
مسافت وَاسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ۔ لوسے کا چشمہ ہم  
نے اس کے لئے پگھلایا۔ بعض جنات اس کے حکم سے کام  
کاج کرتے تھے۔ رُیْبَازُک۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں محارِب  
وہ عمارتیں ہیں جو محلوں سے کم ہوں۔ تَمَنَّا ثِيْلًا کا معنی  
تصویریں لیکن اونٹوں کے حوض کے برابر (جواب معنی  
جِیَا ضَى) ابن عباس فرماتے ہیں زمین کے گڑھے کے برابر  
دیگیں چلوں پر۔ حمی ہونیں۔ آیت کے آخر یعنی الشُّكُورُ  
تک۔ جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت  
کی خبر نہ ہوئی اس کی مِئْسَاۃ یعنی عصا کو دیکھ لے کھا  
لیا اور وہ گڑھے سے تب جنوں کو معلوم ہوا کہ ان کا انتقال  
ہو گیا۔ آیت کے آخر اَلْمُهَيِّئِ تک۔ فَطَفِقَ مَسْحًا  
بِالشُّرْقَى وَالْأَعْنَاقِ یعنی اس نے گھوڑوں کے ایال  
اور اگڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ماتھہ پھیرا شروع کر دیا  
أَمْفَادٌ بڑیاں۔ نَجْرِیں۔ مجاہد کہتے ہیں صَافِنَاتُ  
وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھڑکی لوک زمین سے لگا  
کر کھڑے ہوتے ہیں اَلْجِیَادُ تیز دوڑنے والے جَسَدَانِ  
شیطان مراد ہے (جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی گویں

۱۔ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷ کھنے ہیں ایک لگن سے ہزار آدمی بٹھ کر کھاتے ۱۲ من ۱۷ اس کو ابن ابی مہزم نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷ یہ امام  
بخاری نے تفسیر کے مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملاحظہ کرنے لگے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کئے ہیں کہ ان کے پاؤں اور گردنیں تلوار سے کاٹنا شروع کر دیا چونکہ ان  
کے پیچھے میں مصر کی نماز قضا ہو گئی تھی ۱۲ من ۱۷ یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کی نشان ہے اس کو فریانی نے وصل کیا ۱۲ من ۱۷

میں کتاب کی کسی پر بیٹھ گیا تھا، دُعا نہ فرمائی،  
غوشی سے حَتِّکَ اَصَابَ جہاں وہ جانا چاہتے  
فَاَمْنٌ پَس تو جسے چاہے دے بِغَيْرِ  
حِسَابٍ بغیر تکلیف، بغیر حرج کے۔

از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از محمد بن زیاد از حضرت  
ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں میں سے ایک سربراہ  
جن رات میری نماز میں آیا تاکہ میری نماز خراب کر دے اللہ تعالیٰ نے  
اسے میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور چاکہ مسجد کے  
ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھ سکو پھر مجھے اپنے  
بھائی سلیمان کی دعا یاد آئی رَبِّ هَبْ لِي مِنْكَ اَيُّهَا الْمَلِكُ مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ  
اور حکومت دے جو پھر کسی کو نصیب نہ ہو۔ چنانچہ میں نے اس (جن)  
کو دھتکار کر بھگادیا عَفْرِيَّتِي کا معنی سرکش نواہ آدمی ہو یا جن۔ اس کو  
جعفرؓ بھی کہتے ہیں جیسے زَيْبَةُ اس کی جمیع زبانیہ ہے۔

از خالد بن مخلد از مغیرہ بن عبد الرحمن از ابوالزناد از اعرج  
از ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان جو داؤد کے  
بیٹے تھے یہ کہائیں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا اور جہاں  
کے لیے ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو چیدا  
ہو کر جوان ہو کر شہسوار ہو گا اور جہاد فی سبیل اللہ کرے گا۔ ان  
کے ایک مصاحب نے کہا آپ انشاء اللہ کہہ دیں۔ مگر وہ نہ کہہ سکے  
(بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت نے بچہ جنادہ  
میں آدھا (نا مکمل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ

الْفَرْسُ دَفَعَ اِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى  
تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْخِافِ اِلْحِيَا  
السَّرَامِ جَسَدًا اشْبَهَ كَانُخَاءَ  
طَلِيْبَةٍ حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ  
فَاَمْنٌ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَفْرِيَّتًا مِنَ الْجِنِّ تَفْلَتُ الْبَارِيَّةَ  
لِيَقْطَعَ عَنِ صَلَواتِي فَأَمْكَنَتْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَنِي  
فَارَدَّتْ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي  
الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَمَلَكْتُمُ فَنَدَّكَرْتُ  
دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا  
يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّ اللَّهُ حَاسِنًا  
عَفْرِيَّتِي مُتَمَرِّدَةً مِنْ لَيْلٍ وَجَانٍ وَثَلَّ زَيْبَةُ  
جَمَاعَتَهَا الزَّبَانِيَّةَ-

۳۸۶- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزُّرَّادِ عَنِ النَّبِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَطُوفُكَ اللَّيْلَةَ عَلَى  
سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا  
يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبَةُ انْشَاءَ  
اللَّهُ فَمَلَكْتُمُ يَقُولُ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا  
سَاقِطًا اِحْدَى شِقْبَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ





هُوَ رِيَّةٌ وَاللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّيِّئِينَ إِلَّا يَوْمَسِيَّ

وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْهَدْيَةَ

بڑی عورت خاموش رہی، حضرت سلمان نے وہ بچہ چھوٹی معورت کو دلیلا انہوں نے نفسیاتی طور پر ظلم کر لیا چھوٹی عورت ماں ہے جو بیٹے کے کٹرے نہ سہی کی زندہ دوسرے کو

دینا گوارا کر لیا، ابوہریرہ فرماتے ہیں ہم نے سکن کا لفظ اسی دن سنا (جس دن آپ نے یہ حدیث فرمائی) ورنہ ہم جھسری کو ممد یہ کہتے تھے۔

**باب ۳۰۳ قولہ للہ تعالیٰ ولقد**

اتینا لکم فی الحکمۃ ان اشکرتہ للہ

الی قولہ ان اللہ لا یحب کل فخل

فخویر ولا تصغر الا عراض بالوجہ

**باب** (حضرت لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَلَقَدْ آتَيْنَا لَكُمُ الْحِكْمَةَ اِنْ شَكَرْتُمْ لَئِنْ اِنَّ اللّٰهَ اَكْبَرُ

کل فخل فخر ولا تصغر الا عراض بالوجہ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی یعنی یہ کہا کہ

اللہ کا شکر کیا کیجیے۔ وَلَا تُصَغِّرُ إِلَّا عَرَضًا بِالْوَجْهِ

(از ابو الولید از شعبہ از اعش از ابراہیم نخعی از ملقمہ) عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری جو ایمان لائے اور

انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہ کی الایہ تو صحابہ کرام نے عرض

کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان میں ظلم کی آمیزش

ہنیں کی اس وقت (سورہ لقمان) کی یہ آیت نازل ہوئی اللہ کے ساتھ

شرک نہ کر بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔

۳۱۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْإِيمَانِ بَطَلِمُ بْنُ

قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْسَنَا

لَمْ يَلِيسَ إِيْمَانَهُ بَطَلِمُ فَانْزَلَتْ لَا تُشْرِكُ

بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ

يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْإِيمَانِ أَمْزَوْا

يَلِيسُوا إِيْمَانَهُمْ بَطَلِمُ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ لَا يُظْلَمُ نَفْسَهُ قَالَ

لَيْسَ ذَلِكَ إِيْمَانًا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا

قَالَ نَفْسٌ لِرَبِّهِ وَهُوَ يَعْطَى يَا بَنِي رَسُولِ

بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

(از اسحاق از عیسیٰ بن یونس از اعش از ابراہیم نخعی از ملقمہ) عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی جو لوگ ایمان

لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہ کی الایہ تو صحابہ

کرام سخت گھبرا اٹھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے

جس نے اپنی جان پر تہم (گناہ) نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا ظلم ہے (اس

آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا

کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا نصیحت کرتے ہوئے بیٹے اللہ کے

ساتھ کسی کو شرک نہ بناؤ کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے۔

**باب ۳۰۴ واخبرکم کہو**

**باب** واخبرکم کہو مثلاً اصحاب القریۃ الذیۃ

۱۔ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جو حکم اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقلوب ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اذ اباب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲۳۷۔ سب ظلموں کا سرفراز پیدا کیا اللہ نے، وہی کھلا ہے، بلا تاج، وہی ماسے کا وی جلانے کا و کوزہ

میں وہی کام آتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر لو کہی کو خدا بنا تا خدا کی طرف اس کی پوجا یا شرک نہ کرنا اس کے لئے ووزہ دکھانا اس کو سچہ کرنا اس کے گھر یا قبر یا طواف کرنا،

مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اس کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اس کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ سب چیزیں اس کو جانتا ہے یا دیکھتا ہے ہر جگہ سے پکارنے والے کی

قرآن میں لیتا ہے، یہ سب شرک اور نمک حرامی کی باتیں ہیں اللہ پر ایمان رکھو ۱۲۳۸۔



مَا لِكَ عَنْ مَالِكَ بْنِ صَخْصَخَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِي  
 ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ  
 فِيهَا رُحْمًا أَقَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ  
 قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَمَنْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ تَعْمَدُنَا  
 خَلَصْتُ فَأَذَايَحْيَى وَعِيسَى وَهَمَّا ابْنَا خَالَةٍ  
 قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَا  
 ثُمَّ قَالَ مَرْسَبًا بِالْأَنْزِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ -

### باب قول الله تعالى فاذا ذكر

فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ  
 مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا إِذْ  
 قَالَتْ اسْتَاذِكُمْ يَا مَرْيَمُ إِنَّ  
 اللَّهَ بِكُنْزٍ بَكِيَّةٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى  
 آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ  
 عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلَى قَوْلِهِ  
 يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ  
 الْمَوْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 وَآلُ يَاسِينَ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُولَى  
 الْأَنْفُسُ يَا إِبْرَاهِيمَ لَكَ ذِيْنَتْ  
 اتَّبَعُوهُ وَهُمْ الْمَوْمِنُونَ وَيُقَالُ  
 آلُ يُحْسَبُ أَهْلُ يُعْقَبُ فَإِذَا

کو شب معراج کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبرائیل دوسرے آسمان پر  
 چڑھے، دروازہ کھلوا یا، دربان نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا  
 جبرائیل! پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد بنی ریافت  
 کیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! جب میں وہاں پہنچا تو  
 دیکھا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرائیل  
 نے مجھ سے کہا دونوں کو سلام کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب  
 دیا اور کہا مرحبا بنک بھائی نیک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

### باب الله تعالى کا ارشاد اے پیغمبر قرآن میں

علیہ السلام کا ذکر کیجئے! جب وہ اپنے لوگوں سے ہم  
 کو مشرق، مکان میں چاگئیں اے مریم اللہ تجھے اپنا طرف  
 سے ایک کلمے (حضرت عیسیٰ) کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ تم  
 نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد  
 کو سارے جہان والوں سے منتخب کر لیا۔ آخر آیت  
 يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک

ابن عباس کہتے ہیں آل عمران سے مراد ایمان دار  
 لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم  
 اور آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی  
 وہی لوگ مراد ہیں جو مومن ہوں۔

ابن عباس کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے  
 نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں جو  
 ہیں یعنی مومن آل یعقوب یعنی اہل یعقوب۔

تفسیر میں اسے اصل حالت میں لے آتے ہیں

مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ اور الیسا حضرت یحییٰ کی والدہ وہ دونوں مہینوں میں ۱۲ منہ ۱۲ اس کو ابن ابی حاتم نے دلیل کیا ابن عباس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ  
 نے جابر ابراہیم یا عمران کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ ان کی اولاد میں ہیں پر کافر ہوں ان کے لئے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے  
 آل محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں اگر کوئی کافر ہو جائے اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آل محمد نہیں کہیں گے ۱۲ منہ

صَعُرُوا أَلْ نَدْوَاهُ إِلَى الْأَهْلِ

قَالُوا أَهْلٌ -

۳۱۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ

الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا

يَمُرُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ صَارِعًا

مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِيضٍ وَابْنَاهَا ثُمَّ يَقُولُ

أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقِ أَعْيُنَ هَا يَكُ وَذُرِّيَّتَهَا مِنْ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

**بَابُ ۲** وَإِذَا قَالَتِ الْمَلَكَةُ

يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَ

طَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ

الْعَالَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُصِي لِي وَكِ

وَأَسْبِغِي وَادْعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُ

أَقْلَقَهُمْ آيَهُمْ يُكْفَلُ مَوْلَاهُ

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ

يُقَالُ يُكْفَلُ يَكْفَلُهَا فَمَهْمَا

حَقَّقَتْ لَكِنَّ مِنْ كِفَالَةِ اللَّهِ يُونُ

وَشَبَّهَهَا

۳۱۹۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

الْأَسَدُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذُو الْأَسْمَعِ

أَوْ رَاهِيلُ كَيْتَهُ هِيَ (كُيَا أَلْ كِي اَصْلُ اَهْلِ هِيَ)

(از ابوالیمان از شعب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو

ہریرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

ایسا کوئی آدمی کچھ نہیں ہے جسے پیدائش کے وقت شیطان نہ چھوئے

شیطان کے چھونے ہی سے وہ پیدائش کے وقت روتا ہے صرف حضرت

مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا۔ یہ حدیث بیان

کر کے حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا) وَاقِ

أَعْيُنَ هَا يَكُ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں نے نبی مریم

اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

**بَابُ ۲** وَإِذَا قَالَتِ الْمَلَكَةُ وَهْ وَتِ يَادِ كَرَجَبِ

فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھے منتخب کر لیا اور پاکیزہ

بنایا اور تمام جہانوں کی عورتوں پر تجھے برگزیدہ کیا۔ مریم

اپنے مالک کی پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں

کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھے بتلا رہے ہیں اور

آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ بنی اسرائیل

اپنی اپنی قلم پھینک رہے تھے کون مریم کو پالے؟ نہ آپ اس

وقت موجود تھے جب وہ اس امر میں مجھل رہے تھے کہ کفَلُ

ملائے (مضارع) کَفَلَهَا اسے ملا لیا بغیر تشدید کے یعنی

صرف زبر سے شد نہیں۔ یہ وہ کفالت نہیں جو قرضوں

وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا معنی ہے

(از احمد بن ابی رجا از فضل زہشام از والدش از عبد اللہ بن جعفر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

لہذا آیت سے انہوں نے کہا جیسے حضرت مریم جہان کی سب عورتوں سے افضل ہیں یہاں تک کہ حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ سے بھی ۱۲ مرتبہ



يَذُنُّ عُمَرَانُ بَعِيرًا أَقْطَبًا بَعْدَ ابْنِ أَخِي الرَّهْزِيِّ  
وَأَسْطَى الْكَلْبِيِّ عَنِ الرَّهْزِيِّ - قَوْلُهُ يَا أَهْلَ الْكُتَيْبِ  
لَا تَعْلَوْا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ  
إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ  
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْكَبِهِ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ  
رُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ إِنَّهُمْ أَحَدٌ خَيْرًا أَكْثَرُ  
إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهُ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ  
وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَنُي  
يَا لِلَّهِ ذِكْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ  
وَقَالَ غَيْرُهُ وَرُوحًا مِنْهُ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا  
وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ -

یونس راوی کے ساتھ اس حدیث کو نہ ہری کے بھتیجے آدم اسحاق کلبنی نے بھی زہری سے روایت کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دیکھو اَلْکِتَابَ لَعَلَّ تَعْلَمُوْا فِیْہِ مِمَّا رَاٰہِ اہل کتاب اپنے دین میں غلو و مبالغہ، تشدد نہ کرو۔ اللہ کی نسبت وہی کہو جو سچ ہے۔ مسیح بن مریم اللہ کا رسول ہے۔ اور وہ کَلَّمَ اللہ ہے جو مریم کی طرف آیا اور ایک روح ہے اس (اللہ) کی طرف سے۔ تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور اَللّٰہُ کا لفظ ثلاثی کا ہے نہ کہ ہر جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا (ہیں) اس سے بچے رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تو ایک خدا ہے وہ بڑا بیٹی سے پاک ہے آسمانی اور زمین کی سب چیزیں اس کی ملک ہیں اور اللہ اکبلا کا ساز ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کلمۃ اللہ سے مراد اُن کا کلمہ ملو ہے اللہ نے فرمایا ہو جا حضرت (بن باپ کے) ہو گئے دوسرے حضرات زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو۔

١٩٥ هـ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ  
هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُمَاةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ  
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْ رَبِّي وَاجْتَمَعَتْ عَلَىَّ الْمَلَائِكَةُ

لے یعنی محزون

عبداللہ بن مسلم ۱۲۰ھ میں زہری کے ہجرت کی روایت کو اپنی حدیث میں نقل کیا ہے اگرچہ اسے روایت اللہ کی طرف سے نہیں مگر حضرت عائشہؓ ایک خاص روح ہیں جن کا مرتبہ اور ارواح سے زیادہ ہے اللہ نے ان کو فناء و عادت طور پر پیدا کیا اس لیے کہ روح الہی کہتے ہیں ۱۲۰ھ کو حضرت محمدؐ تمام پیغمبروں کے مراد اور تمام مخلوقات سے افضل ہوں مگر خداوند کریم کے بندے اور نظام برائی یا انفس ان لوگوں پر دو یا پانچوں وقت ہفت روزہ ہیں اگر حضرت محمدؐ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں پھر حضرت محمدؐ کو پسند دے سے جیسا کہ خدائی تک پہنچا دیں لیکن جہاں بندگی سے کمال کر خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے نہیں مل سکتے جو کوئی اس قسم کے شعور سے اور خاموش رہے اس کے ایمان میں کلام ہے ان جہاں لوگوں کو تو بہ کرنا چاہیے اگر تو بہ نہ کریں تو ان کو اسلام سے خارج اور مرتد رکھنا چاہیے یہ دو گاہی حالت میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے لیے آپ کو خوش کیا ہے یہ حق حالانکہ آپؐ کی فتح مقدس ان کو فخر کے شعور کو کس حد و درجہ نارض ہوئی ہوگی ایک شخص نے آپؐ کی زندگی میں صرف انکار کیا جو آپؐ ہیں اور اللہ چاہے آپؐ نے نمایاں کر دیا اللہ ہے جس نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا لاجل و لا ولا اللہ ۱۲۰ھ

حَقَّ أَوْ خَلَّهٖ اللَّهُ الْبَحْتَةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ  
الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ مُجَنَّا دَا  
وَرَدَ مِنْ أَبَوَائِي بِحَدِيثِ الشَّامِيَةِ أَيُّمَا شَاءَ -

## باب ۲۰ - وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ

مَرْفَعَهُ لَوْ ائْتَدَتْ مِنْ أَهْلِهَا  
نَبَذْنَا هَا الْقَيْنَا إِنْ عَزَلَتْ  
شَرْقِيًّا مِمَّا بِلَى الشَّرْقُ فَأَجَاءَهَا  
أَفْعَلْتُ مِنْ جُثَّتْ وَيُقَالُ أَجَاهَا  
إِضْطَرَّهَا لَسَا قَطُ تَسْقُطُ قِصْبًا  
قَاصِمًا فَرِيًّا عَظِيمًا قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ لَسِيًّا لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَ  
قَالَ غَيْرُهُ أَلَسِيًّا الْخَوِيرُ وَ  
قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَلِمْتُ مَرْيَمَ  
أَنَّ النَّبِيَّ دُؤْمُهِ حِينَ قَالَتْ  
إِنْ كُنْتُ تَقِينًا قَالَ وَكَيْعٌ عَنْ  
إِسْرَاطِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
الْبَاءِ سَرَّكَ اللَّهُ صَغِيرًا بِالشَّرِيَانَةِ

۳۱۹۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
جَوْدُ بْنُ حَارِمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِي  
مَرْثُورَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى وَكَانَ فِي  
بَيْتِي إِسْرَاطِيلُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جَرَجَجٌ كَانَ  
يُصَلِّي جَاءَهُ أُمُّهُ فَقَدْ عَنَتْ فَقَالَ أُجِيبْهَا أَوْ

(ایک نایک دن) اسے بہشت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

ولید کہتے ہیں مجھ سے ابن جابر نے بحوالہ غیر مجنا یہی حدیث بیان کی اس  
میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا

## باب ۲۰ - وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ

میں مریم کا ذکر کیجے جب وہ اپنے گھروالوں سے جلد ہوئی  
آخر تک ائْتَدَتْ - نَبَذَتْ سے نکلا ہے جیسے نَبَذْنَا هَا  
یعنی ہم نے اسے ڈال دیا شرقیًّا مشرقِ جانب کا قاصم - بَاءُ  
جُثَّتْ سے ہے اسے باب افعال میں لے آئے بعض کہتے ہیں  
أَجَاءَهَا اسے بیقرار لا جا کر دیا لَسَا قَطُ گرے گا۔  
قِصْبًا دور فَرِيًّا بڑا کِسِيًّا ناجیز ابن عباس نے ایسا  
ہی کہا۔ دوسرے حضرات نے کہا لَسِيًّا کا معنی حقیر چیز۔  
ابو داؤد کہتے ہیں حضرت مریم یہ سمجھیں کہ پرہیز گار وہی ہوتا  
ہے جو غفلت مند ہو۔ جب انہوں نے (جبرائیل کو) ایک جوان مرد  
کی صورت میں دیکھ کر کہا اگر تو قتی ہے (پرہیز گار ہے)  
حضرت وکیع نے بحوالہ اسرائیل از ابو اسحاق از ابن عباس  
یہ روایت نقل کی - سَرَّكَ سَرَّانِی زبان میں چھوٹی ٹہر  
کو کہتے ہیں۔

دارم سلم بن ابیہم از جریر بن حازم از محمد بن سیرین از حضرت  
ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گو دیں کسی بچے نے بات  
نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ علیہ السلام، دوسرے بنی اسرائیل میں  
ایک شخص تھا جبرج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی ماں آئی اسے بلایا  
تو اس نے سوچا اسے جواب دوں یا نماز پڑھ جاؤں (غرضیکہ جواب  
نہیں) ماں نے بردہ کی اور کہا یا اللہ اسے موت سے پہلے زانیہ

۱۲ سنہ میں جس دروازے میں سے اللہ چاہے گا اسے اس دروازے سے لے جائے گا ۱۲ سنہ اس کو اب جبر  
نے وصل کیا ۱۲ سنہ اس کو عبد بن حبیب نے وصل کیا ۱۲ سنہ اس کو امیر خلیفہ نے اظہار میں کیا اس کو امیر بخاری نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے  
کسی نسخہ میں یہ روایت موصو لا نہیں پائی جاتی حافظ نے یہ حاکم نے اس کو مستدرک میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ سنہ





۳۱۹۷۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هشامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ وَحْدَانَ بْنِ هَمْدَانَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي  
بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَبِيبُهُ  
قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ  
شَنْوَرَةَ قَالَ فَلَقِيتُ عَلَيْهِ فَنَعْتَهُ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رُبْعُهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ  
مِنْ دِيهَانٍ يَعْنِي الْحَمَامُ وَرَأَيْتُ إِبرَاهِيمَ  
وَإِنَّا أَهْبَهُ وَلَكِنَّهُ بِهِ قَالَ وَابْتِئْتُ بِأَيِّ نَاسٍ  
أَحَدُهُمَا لَيْتَنِي وَالْأُخْرَى فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ  
أَيُّهُمَا يَشْتَلُ فَآخَذْتُ اللَّذَنَ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ  
لِي هَذِيكَ الْفُطْرَةُ أَوْ أَصَبْتَ الْفُطْرَةَ أَمَا  
إِنَّا كُنَّا نَأْخُذُ الْخَمْرَ عَوْتُ أُمَّتِكَ۔

۳۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ  
وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عَلَيْهِ فَأَحْمَرُ جَعْدٌ  
عَرِيضُ الْقَدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَأَدْمٌ جَبِيضٌ سَمُوطٌ  
كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِ۔

۳۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو ظُهْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ  
ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَابِ طُحَيْرِي

(از ابراہیم بن موسیٰ از شہام از معمر از محمود از عبد الرزاق از  
معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں موسیٰؑ سے  
ملا۔ عبد الرزاق راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰؑ کی صورت معمر  
نے یوں بیان کی کہ وہ دبیلے پتلے سیدھے بال والے جیسے شَنْوَرۃ (قبیلہ)  
کے آدمی ہوتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں عیسیٰؑ سے بھی ملا۔ آنحضرتؐ نے ان کی  
صورت ایسی بیان فرمائی مبیانہ قد سرخ رنگ الیہ تروتازہ جیسے ابھی  
غسل خانہ سے باہر آتے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا  
ان کی تمام اولاد میں سے میں زیادہ ان کا ہم شکل ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا  
میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب  
اور یہ کہا گیا جو نسا برتن چاہیں لے لیجئے میں نے دودھ کا برتن لے لیا  
اور دودھ پیا۔ اس وقت کہا گیا آپؐ کو فطرت کا راستہ عطا کیا گیا یا آپؐ  
نے فطرت کو اختیار کیا دیکھ اگر آپؐ شراب لیتے تو آپؐ کی امت  
شراب ہو جاتی۔

(از محمد بن کثیر از اسماعیل از عثمان بن مغیرہ از مجاہد) ابن عمرؓ  
کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عیسیٰ علیہ السلام  
موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا عیسیٰؑ تو سرخ رنگ و نگر لیلے  
بال والے کشادہ سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ لیسے  
سیدھے بال والے تھے جیسے زط (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں لہ۔

(از ابراہیم بن منذر از ابو ضمہ از موسیٰ از نافع) حضرت عبد اللہ  
بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں  
میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا نا

الْمَسِيحُ الدَّجَالُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْلُقُ دَجَالًا  
إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَ  
عِنْدَهُ عَنَبَةٌ طَائِفَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُنْبَةِ  
وَالْمَنَامُ قَادَرُ جُلٍّ أَدْرَمَ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدْرِ  
الرَّجَالِ تَغْرِبُ لَيْلَتُهُ بَيْنَ مَتَكَبِّ يَكْرُجُ رَجُلٌ  
الشَّعْرَ قَطْرَ رَأْسِهِ مَاءً وَأَضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَتَكَبِّهِ خَلِيلٌ  
وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ  
ابْنُ مَرْيَمَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا ذَرَاءَهُ جَعْدًا أَقْطَطًا أَعْوَرَ  
عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَحْسَنِهِ مَنْ رَأَيْتُ بِأَيْنٍ قَطْرَ أَضْعَا  
يَدَيْهِ عَلَى مَتَكَبِّهِ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ  
مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ تَابِعَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ تَافِيحٍ -

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسِيحِ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ  
بَيْنَنَا إِذَا قَامَ طُوفٌ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ  
أَدْرَمَ سَبْطُ الشَّعْرِ هَادِي بَيْنَ رِجْلَيْهِ يَنْطَلِقُ رَأْسَهُ  
مَاءً أَوْ يَبْرَأُ رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
قَالُوا بَرٌّ مَرْتُوفٌ هَذِهِ النَّفْسُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ  
جِلْدُهُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَحْسَنِهِ  
عِنْدَهُ عَنَبَةٌ طَائِفَةٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا

نہیں ہے اور مسیح دجال دابہنی آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ چھوٹے انگور  
کی طرح ہوگی اور میں رات کو خواب میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں جیسے  
میں کعبہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت اچھا گندمی رنگ  
والا جس کے بال کندھوں تک صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی  
ٹپک رہا تھا وہ اپنے ہاتھ دو شخصوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے کعبہ  
کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا مسیح ابن  
مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا سخت  
گھونگر یا لے بال والا، دابہنی آنکھ کا کانا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے  
ان سب میں اس قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے  
موٹڑھوں پر رکھے کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کبھی  
نے کہا مسیح دجال ہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ  
نے بھی نافع سے روایت کیا ہے

اذا جاء سعد بن محمد بن ابراہیم بن سعد از زہری از سالم سالم  
کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بخدا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت یسٰی کے بابت یہ نہیں فرمایا کہ وہ سرخ تھے لیکن یوں  
فرمایا میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں دیکھتا ہوں ایک شخص  
گندمی رنگ اور سیدھے بال والا دو آدمیوں پر سہارا لے جا رہا ہے،  
اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟  
لوگوں نے کہا ابن مریم میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک شخص سرخ رنگ اور  
گھونگر یا لے بالوں والا دابہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ گویا چھوٹا انگور  
تھا نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے لوگوں  
میں اس کے بہت مشابہ ابن قطن تھا۔ زہری کہتے ہیں یہ شخص خزاہ قبیلہ

۱۔ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاید ابن عمر نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی البوریرہ سے غلطی ہوئی اور  
دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایک بار گندم کون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھانا گندمی ذرے سے محبت یا غصے میں سرخی مائل ہو جاتا ہے ۱۲۔ اس حدیث  
میں روایت میں غرت کی نسبت حجاز آیا ہے تو اس کی نسبت گھونگر بال والے نہیں ہیں ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہوئی یا ہی یہ ہم نے حجاز کے کسی گھٹے ہوئے جسم کیا  
اور مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال ہیں ولے یا پانی سے بھگوئے یا لنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ۱۳۔ اس حدیث

میں سے تھا جو یہ زمانہ جاہلیت مر گیا تھا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں، انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عاقدا میں جدا جدا یعنی فروعی مسائل) میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نہیں آیا۔

(از محمد بن سنان از فلیح بن سلیمان از ہلال بن علی از عبد الرحمن بن ابی عمرہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ ابن مریم سے بہ نسبت دوسرے لوگوں کے زیادہ تعلق رکھتا ہوں۔ تمام پیغمبر علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک ہے۔

اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ موسیٰ ابن عقبہ صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام از ابو ہریرہؓ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا تو اسے فرمایا کیا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں (آنکھ نے غلطی کی) سہ

الْحَجَّالُ وَأَخْبَرَهُ النَّاسُ بِهِ تَسْمِيًا ابْنُ قَطَنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِّنْ خَزَاةِ هَكَذَا فِي الْحَيَاةِ

۳۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَدُلِّي النَّاسَ بِأَيِّ نَبِيٍّ نَزَلُوا الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ لَّيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْتَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَدْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ وَلَعَلَّتِ أَهْمُهُمْ شَيْئًا وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَعْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسُرُّ فَقَالَ لَهُ أَسْرَدْتَ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَلَكَ بَيْنِي

۱۔ آپ بھی پیغمبر وہی پیغمبر آپ کے اور ان کے بیچ دو سر کوئی پیغمبر نہیں ہوا حضرت عیسیٰ نے خود انجیل میں آپ کی نبیاری دی کہ میرے بعد جس دینے والا آئے گا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائی گی کہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کرے گا جو اس سے میں حاصل کرتا ہوں ایک انجیل میں صاف آنحضرتؐ کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسے چھپا ڈالا اس شرارت کا کوئی ٹھکانہ نہ ہے کہنے پر فاروق کا معنی بھی سراج ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ امنہ ۳۔ امنہ ۴۔ یعنی موسیٰ جو نبی قوم نہیں تھا تا جب اس نے قسم کھائی تو معلوم ہوا وہ سچا ہے آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کی شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو یا بد حقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو اس مال میں اس کا کوئی حق متعلق ہو بہت سے احتمال ہو سکتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کا مطلب ایسا فرمانے سے یہ تھا کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسہ کرنا چاہیے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ بعضوں نے کہا کہ مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۵۔ امنہ

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ

سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ خَبَرَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ عَلَى مَنْبَرٍ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا

تُظَرُّونِي كَمَا أَظْهَرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ قَائِمًا

أَنَا عَبْدُكَ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ آلِ

خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي

أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَبَّ

الرَّجُلُ أَمْتَهُ فَاحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا

فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا

كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا أَمَنَ يَبْعَثُ ثُمَّ أَمَنَ

فِي فَلَةٍ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ

مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الْمُخَيْرِقِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَرُونَ حَقًّا عَرَاءَ عَرَاءَ

ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ ثُمَّ عِيدُهُ وَعَدَا

عَلَيْنَا أَرَاكُمَا فَاعِلَيْنِ وَأَوَّلَ مَنْ يَكُونُ إِبْرَاهِيمُ

ثُمَّ يُؤْتَى بِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ

(از حمیدی از سفیان از زہری از سعید بن عبد اللہ از ابن عباس

رضی اللہ عنہ) فاروق اعظم حضرت عمر منبر پر فرماتے تھے میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے اتنا مت چڑھاؤ (میری

تعریف میں مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو چڑھا دیا میں

تو اللہ کا بندہ ہوں یوں کہا کہ اگر اللہ کے بندے اللہ کے رسولؐ۔

۳۲۵۔ (از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از صالح بن سعدی از ابن عباس

رضی اللہ عنہ) ایک شخص نے کہا کہ اگر آدمی ام ولد کو آزاد کر کے پھر اس سے

نکاح کرے تو ایسا ہے جیسے اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہوا) جناب شعبی

نے خراسانی کو جواب دیا تجھے ابو بردہ نے بحوالہ ابو موسیٰ اشعری آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح تعلیم

و تربیت دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دو گنا

ثواب ملے گا اور جو شخص عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا

(مسلمان ہو گیا) اسے بھی دو گنا ثواب ملے گا۔ اور وہ غلام جو اپنے پروردگار

سے ڈرے اور دنیاوی حکام یا آقاؤں کی اطاعت بھی کرتا رہے اسے

بھی دو گنا ثواب ملے گا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از میسر بن نعمان از سعید بن جبیر

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(روزِ محشر) تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کئے جاؤ گے پھر آپ

نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہم دوبارہ

پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم پورا کریں گے“ (آپؐ نے فرمایا)

سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (بھرباتی

انبیاء کو) پھر ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے بعضوں کو وہیں یعنی بہشت

۱۔ اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف انبیاء آپؐ کی تعریف کی حد یہی ہے جب قرآن میں آپؐ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری فَكُنَّا قَوْمًا عِبَادًا

تو آپؐ نہایت خوش ہوئے اللہ کی عبودیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جابل مولوی کیا مائیں انہوں نے آنحضرتؐ کی نعت ہی سمجھ لی ہے کہ آپؐ کو خدا بنادیں

یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں گے بڑے کلمہ ”لَا تُخْضَعُونَ إِلَّا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ“ ان پڑھو ”اِنْ يَنْزِلْ اِلَيْكُمْ اَنْزَالٌ مِنْ رَبِّكُمْ“

وَذَاتِ الشِّمَالِ قَا قَوْلَ اصْحَابِي مُيَقَالَ اِثْمُهُمْ  
لَمْ يَزَلُوا مُؤْتَدِيْنَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ مُتَذَكِّرًا فَرَقَهُمْ  
قَا قَوْلَ كُنَّا قَالِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَلِيَّهٖ بَشُ  
مَوْتِي وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا اَمَّا دُمْتُ فِيهِمْ  
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ  
وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ قَالِ هُمُذَّبْنِ يَوْمَئِذٍ عَنْ اٰبِي  
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالِ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ  
الَّذِيْنَ اٰتَوْا عَلَى عَهْدِ اٰبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ  
اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

کی طرف لے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (یعنی دوزخ کی) طرف لے  
جائیں گے (فرشتے) میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں انہیں بائیں  
طرف کیوں لے جاتے ہو یعنی دوزخ کی طرف) فرشتے کہیں گے (آپ نہیں جانتے  
جب سے آپ نے انہیں چھوڑا اس وقت سے براہِ رید (اسلام سے) پیس  
ہے (موت تک) تب میں وہی کہوں گا جو نیک بندے حضرت عیسیٰ بن  
مریم (کا خدا کو) جواب دگا (قیامت کے دن) پروردگار میں جب تک ان میں  
رہا ان کے حالات دیکھتا رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا اس وقت سے تو  
ہی ان کا نگہبان تھا۔ اور تو تو ہر وقت سب مخلوق کا دیکھنے والا ہے تا اُنّت  
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ محمد بن یوسف نے کہا ابو عبد اللہ یعنی امام بخاری نے قبصہ بن  
خضیر (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے وہ لوگ مراد ہیں جو سیدنا

حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔

## باب ۲۰۵۲ نَزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۳۲۷ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَخْبَرَنَا اَبُو يَحْيٰى  
ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي  
شَهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ  
ابْنُ مَرْيَمَ حَكْمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْلُ  
الْحَنَظِرَةَ وَيَضَعُ الْحُزِيَّةَ وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتّٰى  
يَقْبَلَ اَحَدًا حَتّٰى يَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ  
خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ  
وَاٰخِرُ وَاِنْ شِئْتُمْ وَلَانَ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ  
اِلَّا كُيُومَنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ

## باب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب  
از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا قسم ہے اس نوات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ  
قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اترینگے صلیب  
کو توڑ کر پھینک دیں گے (یعنی تھلیٹ کی خلافات کا خاتمہ کر دیں گے) خنزیر  
کو مار ڈالیں گے۔ جزیرہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو)۔

اس وقت روپیہ بہت پھیل جائے گا کوئی نہ لے گا ایک  
سجده دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر  
تم چاہو تو یہ آیت پڑھو کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہو گا جو اپنے مرنے  
سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام

يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا -

۳۲۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَافِرٍ مَوْلَى ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّ نَصَابِرَ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَنْزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَكُونُ دَرَامًا مَكْمُومًا مِنْكُمْ تَابِعَهُ عَقِيلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَاب ۲۰۵ مَا ذُكِرَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ -

إِسْرَءِيلَ -

۳۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَاجٍ قَالَ قَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا أَخْرَجَ مَاءً وَنَارًا قَامَا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَمَّا النَّارُ قَامَا بَارِدًا وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَتَنَارٌ تُحْرِقُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ فِي الَّذِي يَرَى أَمَّا قَامَا فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَسَمِعْتُهُ

اس پر گواہی نہ دیں گے

(از ابن کثیر از لیلیث از یونس از ابن شہاب از نافع یعنی ابو قتادہ کے انصاری کے عنام) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے۔

شرودع الشتر کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبد الملک از زید بن جرجس)

عقبہ بن عمرو نے حذیفہ سے کہا کیا آپ ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں؟ حضرت حذیفہ بڑھنے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب دجال ملعون نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس چیز کو لوگ آگ سمجھیں گے وہی درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہی درحقیقت جلانے والی آگ ہوگی پس تم میں سے جو شخص یہ زمانہ دیکھے تو بظاہر جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے وہ (درحقیقت) میٹھا ٹھنڈا پانی ہے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) میں ایک شخص تھا

۱۔ یو ایس آیت نامطلب یہ جو کہ قیامت کے قریب جو یہود و نصاریٰ ہوں گے اور یہی علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر ان پر ایمان لائیں گے ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے یہ سند صحیح روایت کی کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیسے مرتے وقت ان کو تبارک یا بائیس سے حضرت یحییٰ بن علی الشتر کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ نبی کا ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کو غیر نہیں ۱۲ منہ سے نبی عام مہدی علیہ السلام امام ہوں گے وہی تاریکی امامت کریں گے حضرت یحییٰ بن علی کی اقتداء کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت یحییٰ سے جو امامت کریں گے یعنی مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پر چلیں گے ۱۲ منہ ان دونوں کی روایتوں کو ابن منہ نے وصل کیا یا نہ الشتر کی رائے ہوگی جسے بنو ہاشم اور اہل بیت اس کی عاقبتی اور جاری الشتر کا ہے کہول دے گا ۱۲ منہ۔



۳۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَاطٍ  
أَنَّ قُرَاطًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو  
إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ  
وَرَأَتْهُ لَأَنْبِيَاءٍ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ بَيْنَكُمْ  
قَالُوا فَمَا قَوْمُنَا قَالَ قَوْمًا يَبِيعُونَ الْأَوَّلِ  
قَالَ لَا وَلَئِنْ آعَظُوهُمْ حَقَّهُمْ قَاتِلَ اللَّهِ سَائِلَهُمْ  
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

کے دن ان سے پوچھے گا کہ انہوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔

۳۲۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَصَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ سَائِنَ مَنْ قَبْلَكُمْ تَبِيعُوا الْبَشِيرَ  
وَدَرَّاعًا بَيْنَ رَاغٍ حَتَّى تَوْسَلُوا مَجْرُومًا لَيْسَ لَكُمْ فِيهِ  
قُلْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَاتِلِينَ۔

۳۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از قرات قرآن) ابو حازم  
کہتے تھے میں پانچ برس حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھا رہا ان کی  
مجلس میں آتا جاتا رہا میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پیغمبر حکومت  
کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وصال پا جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر  
میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء نہیں گے اور بہت بڑھ جائیں گے  
صحابہ کرام نے دریافت فرمایا کہ ایسے وقت کے متعلق ہمیں آپ کیا حکم  
دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے اس سے تم نے رعیت  
کر لی ہو تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہو اس طرح  
کرتے رہو غرضیکہ ان کے حقوق کی ادائیگی کرتے رہنا اللہ قیامت

(از سعید بن مریم از ابو عثمان از زید بن اسلم از عطاء بن یسار ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم  
(مسلمان لوگ) بھی اگلے لوگوں (یہود و نصاری) کی چال پر چلو گے بالشت  
کے بدل بالشت یا تھ کے بدل یا تھ (یعنی ہو بہو ان کی طرح)  
بگڑ جاؤ گے ان کی تمام خسرانیاں مسلمانوں میں موجود ہو جائیں گی  
حتی کہ اگر وہ کسی گاوہ کے سوانح میں گھسے ہیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگلے لوگوں سے مراد یہود و نصاری ہیں؟ آپ نے فرمایا اور کون؟  
(از عمران بن میسرہ از عبد الوارث از خالد از ابو قتادہ حضرت

(ابو سعید خدری) کہنا ہے کہ یہ مسلمان اس حدیث کی رو سے ملعون اور مگرد ہیں اللہ تعالیٰ پچائے رکھے قبروں کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز ہو گئی  
ہے وہ اتنی ہی ہے کہ مسلمان کی قبر پر یوں جا کر کہے السلام علیکم یا اہل القبور انتم بنا سابقون واما انشاء اللہ بکرم لاحقون بغض اللہ لنا و لکم احی انتم  
بانی جنی باتیں اس زمانہ میں گور پرست کہا کرتے تھے ان کی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بیٹھنا ان میں سے کفر میں بیٹھنا بدعت اور حرام ۲۸ منہ سے آپ کا  
مطلب یہ ہے کہ انہی دھندلے یہود و نصاری کی تقلید کرنے لگو گے مگر اور نامل کا مادہ تم میں سے نکل جائے گا ہمارے زمانہ میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں نصاری  
جو کام کریں یہ بھی ویسا ہی کرتے ہیں پر مستعد ہو جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ آیا ہمارے ملک اور ہمارے مراسم اور ہماری شریعت کی رو سے یہ کام قرین عقل ہے یا نہیں  
نصاری کا ملک سرد ہندوستان گرم مگر ہندوستان ان کی تقلید سے گرم کی کپڑے پہنے جاتے ہیں ان کے ملک میں برف مٹی ہے وہ برف سے بچنے کے لیے ایک قسم  
کی ٹوپی پہنتے ہیں مسلمان بھی بے ضرورت وہی ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی ایک قومی نشان ہے یہ کس قدر بے میانی اور بے شرمی کی بات ہے کہ ہم غیر  
قوم کا نشان اپنے سر پر رکھ لیں اور تو اور ہماری ہی مسلمان بادشاہوں اور رئیسوں پر آتی ہے وہ اپنی قومی رعایا پر وہ قانون چلاتے تھے جو نصاری مقتوم قوموں  
ہمارے گوشاہ کرنے کے لیے چلاتے ہیں ۲۸ منہ۔



عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ ذَكَرُوا النَّبَا وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا  
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمْرٌ بِدَلَالٍ أَنْ يُشْفِعَ الْأَذَانُ  
وَأَنْ يُؤْتِيَ إِلَّا قَامَةً

۳۲۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسُفٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْفُكَّهِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ وَكَانَتْ تَكْتُمُهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَا فِي خَاصِرَتَيْهَا  
وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ-

۳۲۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
لَيْثٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجْبَلُكُمْ فِي أَجَلٍ  
مَنْ خَلَا مِنَ الْأَمْرِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى  
مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ  
وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمًا لَا فَقَالَ مَنْ  
يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ  
فَعَمِلْتُ الْيَهُودَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ  
الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ فَعَمِلْتُ النَّصَارَى مِنْ  
نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ  
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى  
الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ أَلَا فَإِنَّكُمْ الَّذِينَ  
يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى  
قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ أَلَا كُنتُمْ الْأَجْرُ مَوْتَيْنِ  
فَغَضِبْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا لَوْ أَنَّهُمْ أَكَلُوا

النَّسِ فِي النَّارِ كَيْتَ هِيَ (نماز کے لیے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور  
گھسنے کا ذکر آیا یہود و نصاری کا یہی طریقہ ہے آخر حضرت بلال رضی اللہ  
عنه فرمایا کہ یہ حکم ہوا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک  
ایک بار۔

دار محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابو الفکی از مسروق عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا برا جانتی  
تھیں اور فرمانی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ سفیان کے  
ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دور (دنیا میں رہنا)  
اگلے امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جسے عصر کی نماز سے غروب  
شمس تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور سابقہ امتوں کا زمانہ طلوع شمس  
سے نماز عصر تک) نیز تمہاری اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے  
ان مزدوروں کی جنہیں ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دو پہر  
تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ سن کر یہودی  
لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہنے لگا اب دو پہر  
سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے  
یہ سن کر نصاری نے دو پہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے  
عوض کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک  
دو دو قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ سن کر تم نے مسلمانوں  
(نے) نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط کے بدلے کام کیا سنو  
تمہیں دینی مزدوری ملی (اور محنت کم)

یہ حال دیکھ کر یہود و نصاری خفا ہوئے کہنے لگے ہم نے  
تو کام تو زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا

عَلَّوْا أَفْئِدَتَهُمْ قَالُوا لَئِنْ لَمْ نَنْتَهِزْ  
حَقِّكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَاقَاتَهُ فَضَلَّىٰ أُعْطِيَ  
مَنْ شِئْتَ -

۳۲۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ يَقُولُ قَالَتْ لَللَّهِ فَلَئِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ذَمُّهُمْ  
عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَيَمْلُكُوهَا فَيَبِغُوهَا قَابِلًا حَبِيرًا  
وَأَيُّهُمُ الْيَهُودُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۲۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْقَعْقَاعِيُّ بْنُ حَزَلٍ  
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ  
أَبِي كُبَيْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَكُلَّ آيَةٍ وَحَدَّثُوا  
عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَوَاجَّ وَمَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ  
مُتَعِدِّ أَفْلَحِيئَتِي أَقْعَدَكَ مِنَ النَّارِ -

۳۲۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو إِبرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِرُونَ فَمَا لِقَاؤُهُمْ -

میں نے تمہارا حق دینے میں (جو طے کیا تھا) کچھ کمی کی وہ کہنے لگے  
نہیں۔ اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے جس پر چاہیوں  
کروں ۔

داؤد بن عبد اللہ مدینی از سفیان بن عیینہ از عمرو بن دینار از  
طاؤس از ابن عباس) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فلاں شخص کو اللہ تبارہ  
کرے کیا اسے یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ  
تعالیٰ نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ جہنی ان پر حرام ہوئی تو  
انہوں نے جہنی کو پگھلا پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا (اور اس کی  
قیمت کھائی تو جو چر حرام ہوئی تھی وہ انہوں نے چکر دے کر حلال کر لی اور

ناجائز فائدہ اٹھایا) ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا  
داؤد ابو عاصم ضحاک بن محمد از امام داؤد از اسی از حسان بن عطیہ از  
ابو کبشہ) عبد اللہ بن عمرو بن ماس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں پہنچاؤ) خواہ ایک ہی آیت  
سورہ بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور  
جو شخص قصداً میری طرف سے (ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کی اور اس طرح)  
بھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنا لے۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب  
از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا یہود و نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت  
کرو یعنی خضاب کیا کرو۔

۱۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منسلک ہوا یہ تھا کہ عمرو بن حنبل صحابی نے خبر یہی کانٹوں سے شرب لے لیا اور بیچ کر اسکا پیسہ بیت المال میں روانہ کر دیا سمرہ نے  
اپنی رائے سے یہ اجتہاد کیا کہ اس میں کوئی قحاح نہیں انہوں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی اسی لیے حضرت عمرؓ نے ان کو کوئی سزا نہ دی ۱۳ منسلک شروع شروع میں آپ نے اس  
سے منع فرمایا تھا جب اسلام دلوں میں خوب چلا تو اس کے بعد اجازت دے دی مگر اجازت ابھی بالوں سے حلقی ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف نہ ہو ۱۴ منسلک  
خضاب سنت ہے مگر زور حضرت ان کا یا مہندی کا اور دوسرے کے خضاب میں جو سیاہ ہو تسبیح اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ وہ بھی حرام نہیں مگر کہ وہ تو تشریف مہر کہ وہ  
ہوگا کیونکہ ام حسن سے سیاہ خضاب متقول ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جہاں تک یہود و نصاریٰ سے معاشرت کے اصول میں بھی اختلاف کرنا بہتر ہے اور اندر صلوات ان کا  
مقلد بن کر زندگی گزارنا جہنمی و نامت اور کم بہت ہے کوشش یہ کرنا چاہیے کہ ان سے بھی جڑھ کر ہم مدہ پیریں اکیاد کریں نہ یہ کہ ان کے مقلد بنیں ۱۵ منسلک

۳۲۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ أَحْسَنَ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مِنْهُ حَدَّثَنَا  
وَمَا نَحْنُ أَنْ تَكُونَ جُنْدُبُ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
رَجُلٌ يَمْ جَوْحَ فَأَنْدَسَ سَكِينًا عَزَّ بِهَا يَدَا قَامَا  
رَقَا الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَ رَفِي  
عَبْدِي يَنْفُسِهِ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ -

حَدِيثُ أَبِرْصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْلَى

۳۲۲- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
عُمَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّكَ سَمِعَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
عُمَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّكَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي  
إِسْرَائِيلَ أَبِرْصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْلَى بَدَأَ اللَّهُ أَنْ  
يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مُلْكًا قَاتِي الْأَبْرَصِ فَقَالَ  
أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا  
قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَسَحَّهْ قَدْ هَبَّ عَنْهُ  
فَأَعْلَى لَوْ كُنَّا حَسَنًا وَجِلْدًا أَحْسَنًا فَقَالَ أَعْلَى  
لَمَّا لَاحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ

(از محمد بن معمر از حجاج بن منہال از جریر از حسن) جندب بن  
عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں حدیث بیان کی اور جبکہ  
انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہم سمجھو لے نہیں، نہ ہمیں یہ ڈر ہے  
کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط منسوب کیا ہے  
انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتوں میں  
ایک شخص تھا اسے ایک زخم لگا اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا  
خون بہتا رہا رکا ہی نہیں حتیٰ کہ وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص  
نے جلدی کر کے اپنی جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت  
اس پر حرام کر دی۔

اندھے، کوڑھے اور گنجا کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

(از احمد بن اسحاق از عمرو بن عاصم از ہمام از اسحاق بن عبد  
اللہ از عبد الرحمن بن ابی عمرو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

دوسری سند (از محمد بن یحییٰ ذہبی) از عبد اللہ بن رجاء از ہمام  
از اسحاق بن عبد اللہ از عبد الرحمن بن ابی عمرو) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل  
میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ تعالیٰ  
نے ان تینوں کو آزمانا کیا ہا ایک فرشتے کو ان کی طرف بھیجا (پہلے) وہ  
کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا سب سے زیادہ تجھے کیا جہیز پسند ہے؟  
اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی کھال کیونکہ اس حال میں لوگ مجھ سے  
نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اس کے (بدن کا) رنگ  
فوراً اچھا ہو گیا کھال بھی درست ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا (اب بتا)  
دنیا کے مالوں میں سے کون سا مال تجھے بہت زیادہ پسند ہے؟ وہ  
کہنے لگا اونٹ یا کہا گائے بیل اسحاق راوی کو شک ہے کہ کوڑھی نے  
اونٹ کہے یا گنچے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل راتنی

هُوَ شَافِعٌ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ  
أَحَدُهُمَا الْإِدِيلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقْرَعُ فَأُعْطِيَ  
ثَاقَةً عَشْرَ آءٍ فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآفَ  
الْأَقْرَعُ فَقَالَ آفَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ  
حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا أَقْدَرُ لِي مِنَ النَّاسِ  
قَالَ فَسَمِعَهُ فَذْهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ  
فَآفَى الْمُنَالُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرَعُ قَالَ فَأَعْطَاهُ  
بَقْرَعَةً حَامِلَةً وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآفَى  
فَقَالَ آفَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَوْمٌ إِلَى بَقْرَعِي  
فَأَبْقِرْ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَسَمِعَهُ قَوْمُ اللَّهِ إِلَيْهِ يَهْتَفُونَ  
قَالَ فَآفَى الْمُنَالُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَلْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ  
شَاةً وَالِدًا فَانْتَبَهَ هَذَا وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ كَهَذَا  
وَإِدْمِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَإِدْمِنْ بَقْرَةٍ وَلِهَذَا وَإِدْمِنْ  
الْعَوْنُ نَحْنُ أَفَى الْأَبْرَصِ فِي مَوَرِّتِهِ وَهَيْئَتِهِ  
فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ فِي الْجَبَالِ فِي  
سَفَرِي فَلَا بَلَدَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ تُعْرِيكَ أَسْأَلُكَ  
بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ الْوَنَ الْحَسَنَ وَالْحِلْدَ الْحَسَنَ  
وَالْمُنَالُ بَعِيرٌ أَسْتَلِمَ عَلَيْكَ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ  
إِنَّ الْخَمْرَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَهْرُفُكَ أَلَمْ  
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ  
اللَّهُ قَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَن كَابِرٍ فَقَالَ إِنَّ  
كُنْتُ كَأَدْبَا فَصِيرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآفَى  
الْأَقْرَعُ فِي مَوَرِّتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَ لِهَذَا أَفَرَدَ عَلَيْكَ مِثْلَ مَا دَعَاكَ فَقَالَ إِنَّ  
كُنْتُ كَأَدْبَا فَصِيرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ وَآفَى

بات یقینی ہے) بہر کیف اسے دس ماہ کی گیارہواں دن دی گئی اور فرشتے  
نے کہا تجھے اس میں برکت ہوگی۔ پھر وہ گنجے کے پاس آیا اس سے  
پوچھا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے جواب  
دیا خوبورت بال اور گنہا پن دور ہو جائے لوگ (اس حال میں) مجھ سے  
نفرت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ بھی فوراً ٹھیک ہو گیا  
گنہا پن جاتا رہا خوب صورت بال آ گئے۔ اس سے فرشتے نے پوچھا دنیا کا  
کون سا مال تجھے بہت پسند ہے؟ وہ بولا گائے بیل۔ فرشتے نے ایک گیارہواں  
گائے اسے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہوگی پھر وہ فرشتہ اندھے کے  
پاس گیا پوچھا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ کہنے لگا اللہ تم  
میری بینائی مجھے واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے  
اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی آنکھیں روشن کر دیں۔ اب  
فرشتے نے یہ پوچھا تجھے دنیاوی مالوں میں کون سا زیادہ محبوب و مرغوب  
ہے؟ وہ بولا بکریاں۔ فرشتے نے اسے ایک جتنے والی (بیلچے والی) بکری  
دی۔ پھر اونٹنیاں اور گائیاں اور بکریاں بھلیں بھولیں کوڑھی کے پاس  
اونٹوں کا گنچے کے پاس گالیوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک  
جنگل آباد ہو گیا۔

کافی عرصہ کے بعد فرشتہ اپنی اس صورت میں جس میں پہلے آیا  
تمام کوڑھی کے پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں، مسافر ہوں  
میرا سب سامان ختم ہو گیا ہے گھر تک جانے کا کوئی سہارا نہیں رہا۔  
اب میں خدا کی مدد پھرتی عنایت کا طالب ہوں۔ میں تجھ سے اس خدا  
کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے میرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا۔  
تیری کمال درست کردی تجھے مال دیا مجھے ایک اونٹ دے تاکہ میں گھر  
تک پہنچ سکوں۔ وہ کہنے لگا مجھ پر بہت لوگوں کا فرض ہے ان کے  
حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا اچھا میں تجھے خوب بیچاؤں تو لوگوں  
نہا سب لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے

فِي مَوَدَّتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنٌ سَبِيلٌ وَ  
تَقَطَّعَتْ بَنِي الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ  
إِلَّا بِاللَّهِ تُعَرِّبُكَ أَسْأَلُكَ يَا أَلَدِي دَعَا عَلَيْكَ  
بَصْرًا شَاءَ أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ  
قَدْ كُنْتُ أَحْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي وَفَعِيرًا أَفَقَدْتُ  
أَعْنَانِي وَفَعَدْتُ مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُ لَكَ  
الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ إِلَهِي فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ  
فَاتِمَّا ابْتَلَيْتُمُو فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ  
عَلَى صَاحِبَيْكَ -

تجھے یہ سب کچھ دیا۔ کوڑھی نے کہا واہ حنا واہیں تو بزرگوں کی محبت سے ملا رہا  
آ رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا بہتر اگر تو دروغ گوئی کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے  
ویسا ہی (کوڑھی محتاج) کر دے گا۔ پھر وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت شکل میں  
لنگھ کے پاس گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا لنگھ نے بھی  
ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا، فرشتے نے کہا بہت  
اچھا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھے پھر ویسا ہی (گنہگار اور محتاج) کرے  
جیسے پہلے تھا۔ اب فرشتہ اندھے کے پاس گیا اس سے  
بھی پہلی شکل میں بلا اور کہا میں ایک مسکین و مسافر ہوں میرے پاس  
سامان سفر نہیں رہا، اب میں بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے (وطن)

نہیں پہنچ سکتا۔ مجھے اس خدا کے نام پر جس نے میری آنکھیں روشن کر دیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے  
پہنچ جاؤں اندھا چہ سن کر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی دی محتاج تھا مجھے اس نے مالدار کیا (تو اس  
کے نام پر مانگنا ہے) وزیر اجمی چاہے لے لے میں تجھے آج کسی طرح تنگ نہیں کرتا۔ اس چیز کے متعلق جو تو خدا کے نام پر لے  
لے فرشتے نے کہا اپنی بکریاں لے دے۔ اللہ کی جانب سے تم تینوں آزما کئے گئے ہو اللہ تجھ سے خوش ہے اور  
تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھی اور لنگھ) سے ناراض ہوئے۔

**باب ۲۰۵** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَمَرَ  
حَسِبْتُ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ الرُّقِيمُ  
الْكَهْفُ الْفَقْمُ فِي الْجَبَلِ وَالرُّقِيمُ  
الْكِتَابُ مَرْقُومٌ يَكْتُوبُ مَرَّةً  
الْوَحْمُ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ  
أَلَمْ نَسْأَلْهُمْ صَبْرًا نَوَلَّا رَبَطْنَا  
عَلَى قُلُوبِهِمَا شَطَطًا أَوْ فَرَطًا

**باب اصحاب کہف کا بیان**۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
اسے پیغمبر کیا آپ سمجھے کہ کہف اور رقیم والے ہماری  
قدرت کی نشانیوں میں سے عجیب تر تھے ؟  
کہف پہاڑ میں جو درہ جو رَقِيم لکھی تھی  
کتاب مَرْقُوم کا معنی بھی لکھی ہوئی رَبَطْنَا  
عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں پر صبر واقع کر  
دیا شَطَط ظلم و زیادتی وَصِيدٌ آنگن صحن ہیں

۱۔ میں تو کتنے بھی کہیاں لے لے میں تجھ سے والیں نہیں مانگوں گا یہ ترجمہ باب تب ہے جب حدیث میں لا اجدہ کہ ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعض  
نسخوں میں لا اجدہ کہ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک جو تجھے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لیگا۔  
۲۔ بعضوں نے ان کے نام یوں بیان کئے ہیں کہ سلیمنا۔ ثعلبنا۔ قلیبنا۔ مرطونش۔ قشطونش۔ بیرونش۔ ونیموس اور کہتے کا نام لطیف مرید ہے قول  
۳۔ یہ وہ ترجمہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے تھے بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے بعضوں نے  
کہا رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا رقیم ان کے کتے کا نام ہے ۱۲ منہ

کی جمع وصائد اور وُصْدَ آتی ہے وَصِیْرُ  
 دروازے کو بھی کہتے ہیں (دبیر کو) مُوَصَّدَۃ بند  
 دروازہ لگی ہوئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصْدَ الْبَابِ  
 اور اَوْصَدَ الْبَابِ یعنی دروازہ بند کیا۔ بَعَثْنَا هُمْ  
 ہم نے انہیں زندہ کیا اَذْکٰی زیادہ ہونے والا  
 یا پاکیزہ، صاف ستھرا یا ارزاں، فَصَرَبَ اللّٰهُ عَلٰی  
 اَذَانِهِمُ اللہ نے انہیں سلا دیا۔ رَجَبًا بِالْغَیْبِ  
 یعنی بے دلیل (گمان۔ اُنکل پچھ) حضرت مجاہد کہتے ہیں  
 تَقَرُّضُهُمْ یعنی چھوڑ دینا ہے۔ (سورج کئی کر جاتا ہے۔ ان پر دھوپ نہیں کرتا۔)

الرَّصِیْدُ الْفِئَاءُ وَجَمْعُهُ  
 دَمِیَآئِلُہُ وَوُصْدٌ وَیُقَالُ الْوُصِیْدُ  
 الْبَابُ مُوَصَّدٌ مُطَبَقٌ اَصْدَ  
 الْبَابِ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَا هُمْ  
 اَحْيَيْنَا هُمْ اَذْکٰی اَكْثَرُ رِیْعًا  
 فَصَرَبَ اللّٰهُ عَلٰی اَذَانِهِمْ فَتَنَامُوا  
 رَجَبًا بِالْغَیْبِ لَمْ یَسْتَسِیْنِ وَ  
 قَالَ مُجَاهِدٌ تَقَرُّضُهُمْ تَقَرُّضُکُمْ  
 تَقَرُّضُهُمْ یعنی چھوڑ دینا ہے۔ (سورج کئی کر جاتا ہے۔ ان پر دھوپ نہیں کرتا۔)

## تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُ عَشَرَ وَيَتْلُوهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

### الجزء الرابع عشر

۱۔ اس کا بیان کتاب التفسیر میں ان شاء اللہ آئے گا۔ امام بخاری نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث  
 نہ ملے ہوگی۔ عیدین عید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے ۱۲ منہ

# چودھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

## باب غار والوں کا قصہ

باب ۲۰۵۲ حَدِيثُ الْغَارِ

۳۲۲۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَلِيلٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ مُتَفَرِّقِينَ كَانُوا قَبْلَكُمْ

يَمْشُونَ إِذَا آمَنَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَّارُوا إِلَى غَارٍ

فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَ

اللَّهُ يَا هُمُ لَكَ لَا يُفِيضُكُمْ إِلَّا الْغَيْثُ قُلْتُمْ

كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ

كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى قَرْيٍ مِنْ أَرْضٍ قَدْ هَبَّ

وَتَرَكَهُ وَآتَى عَيْدِي إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَرَّقْتَهُ

فَصَارَ مِنْ أَمْرِ آتَى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَأَرَانَهُ

أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ قُلْتُ لَهُ أَعِيدُ إِلَى تِلْكَ

الْبَقَرَةِ فَقَالَ لِي عِنْدَكَ قَرْيٌ مِّنْ أَرْضٍ

قُلْتُ لَهُ أَعِيدُ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرَةِ فَاتَمَّتْ ذَلِكَ

اور اسما عیمل از خلیل از علی بن سہر از عبد اللہ بن عمر از ثابیت از ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (دسی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش شروع ہو گئی وہ پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اتفاقاً (غیر سے) غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے خدا کی قسم اب سوائے سچائی (اور صدق و خلوص) کے اور کوئی چیز نہیں نہیں بچا سکتی۔ لہذا تم میں سے ہر شخص جو نیک کام اس نے سچائی سے کیا ہو اسے بیان کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے چنانچہ ان میں سے ایک یوں دعا کرنے لگا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تفریق) سات سیر، چار دلوں پر ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر رخصتے میں آکر، اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے حصے کے چاول بودیئے ان میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے بیل گلے خریدے پھر رکچہ عرس کے بعد، وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا، میں نے کہا جاوہ سب بیل گلے لے جا۔ اس نے کہا میری مزدوری کی اجرت تیرے پاس صرف سات سیر چاول تھے میں نے اسے (واقعہ بتایا اور)

۱۔ یعنی خاص خدا کے لئے ۱۲ سالہ امام ہو کر روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدوران کی مزدوری سمجھ کر کام میں رکھنے ایک شخص دوپہر کو آیا میں نے اس کو آدمی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اور دن سے سارے دن میں کیا میں نے کہا میں نے تو سارے دن کی مزدوری دینا ہے اس نے کہا میں نے ایک شخص غصے جوا میں نے کہا مجھے کئی مطلب تو اپنی مزدوری ملے۔ اس نے غصے میں اپنی مزدوری مجھ نہ لی اور مل دیا ۱۲ سالہ





## باب ۲۰

## باب

۳۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَايْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَمْرٌ أَتْرُضِعُ ابْنَهَا  
إِذَا مَرَّ بِهَا زَكَرِيَّ وَهِيَ تَرْضِعُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
لَا تَمِثْ لِبَنِي هَذَا أَحَدٌ يَكُونُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ  
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الْقَدْحِ مَرَّةً  
يَا مَرْأَةً تَجْعُو وَيَلْعَبُ بِهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ  
ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ  
أَمَّا التَّرَاكِبُ فَإِنَّهُ تَافٍ وَأَمَّا السَّرَاةُ فَقَالَ  
فَاتَّهَمُ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ  
وَيَقُولُونَ كَسِرَتْ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ۔

مجھے اللہ کافی ہے (میں بھری نہیں کرتی حلالہ تامل ہے)

۳۲۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَكْلِيدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي دُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ  
يَطِيفُ بِرُكْبَتَيْهِ كَادَ يَفْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَى بَيْعِي  
مِنْ بَنِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فَانْزَعَتْ مَدْفَعًا فَسَقَتْ  
فَنَعَرَ كُفَّاهُ۔

۳۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از عبدالرحمان از ابو ہریرہ) حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک بار (بنی اسرائیل کی) ایک عورت اپنے بچے  
کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار اس کے سامنے سے گذرا وہ دودھ پلا  
رہی تھی کہنے لگی یا اللہ تعالیٰ میرے بچے کو موت نہ دینا جب تک وہ اس سوار  
کی طرح نہ ہو جائے۔ یہ س کر وہ بچہ (قدرت الہی) بول اٹھا یا اللہ مجھے اس سوار  
کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کر پھر چلتی سے دودھ پینے لگا۔ پھر ایک عورت گدڑی  
جسے لوگ کھینچتے گھسیٹتے اس سے کھیل کرنے لے جا رہے تھے (دودھ پلانے  
والی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو بچہ بول اٹھا  
یا اللہ مجھے اسی کی طرح کیجیو (مال نے پوچھا ارے یہ کیا؟) بچہ کہنے لگا وہ پہلا  
سوار جو گذرا تھا کافر ہے (یعنی ظالم ہے) اور یہ عورت سچے (اس کے متعلق) لوگ تو  
کہتے ہیں تو زنا کرتی ہے یہ کہتی ہے مجھے اللہ کافی ہے (میں زانیہیں کرتی اور اللہ  
میری پاکدامنی خوب جانتا ہے) نیز لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے

(از سعید بن تلید از ابن وہب از جریر بن حازم از ابوب الزناد از محمد بن سیرین  
از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتیا ایک  
کتیوں پر گھوم رہی تھی ایک زانیہ اس کی عورت نے اس کی حالت دیکھ کر اپنا  
موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس وجہ سے اسے  
بخش دیا۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب) حمید بن عبدالرحمان

۱۔ عورت کا نام مسلم ہوا بچے کا نام ۱۲ منہ ۱۳۔ اب حواں خدیجہ دوت سیاہی گھڑے کا سوا ۱۲ منہ ۱۴۔ امام احمد حضرت اللہ کی روایت میں یہ زیادتی موجود ہے ۱۵۔ منہ ۱۶۔  
بیجاری غلطی ۱۷۔ منہ ۱۸۔ اور دو بیہ با اندر کر کے ۱۹۔ بی ۲۰۔ ۱۱ منہ ۲۱۔ مسلم ہوا جانور کو بی بی لانے میں نواب ہے بشرطیکہ موذی اور نہ مولا جانور نہ ہو۔  
دیکھئے غلام جو کیا شے ہر ساری عرس عورت نے نفس میں عرف کی کر ایک سی جو کرنا افسہ ۲۲۔ کی، ریا یا شہرت کی تبتہ یعنی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عمر عمر کا دلہر  
ساق جو گلا ۱۱ منہ

مَا لَكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَنَّهُ سَمِعَ مَعُومَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّتِهِ عَلَى  
الْمُنْبَرِ قَتْنَا وَلَ قِصَّةً مِّنْ شَعِيرَةٍ كَانَتْ فِي بَيْدَى  
حَرَمِي فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَكِينَةِ آيُنَ عَلَيْنَا ذِكْرُكُمْ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مِثْلَ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَءِيلَ  
حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ نِسَاءً لَهُمْ۔

۳۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَنٍّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ  
فُتُونٌ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ  
فَإِنَّهُ عَمْرٌ بِنُ الْخَطَابِ۔

۳۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدَايٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي الصَّدِّيقِ الثَّاقِبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَيْتِي إِسْرَءِيلُ رَجُلٌ  
قَتَلَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ  
قَاتِي زَاهِبًا فَنَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْجِيهِ  
قَالَ لَا فَقَسَأَهُ فَيَعْلَلُ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَيْتُ  
قَرِيْبَةً كَذَا وَكَذَا فَأَذَرَكَ الْمَوْتَ فَأَذَرَ بَصْدِي

سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے اس سال  
سنا جس سال میں انہوں نے حج کیا تھا، انہوں نے بالوں کا ایک گچھا لیا  
جو چوہدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینے والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے  
تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں  
نے یہ کام شروع کیا۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از پدرش از ابو سلمہ از ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی ستوں  
میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنہیں خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا رگوں  
پیغمبر نہ تھے میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ  
ہوں گے۔

(از محمد بن بشر از محمد بن ابی عدی از شعبہ از قتادہ از ابو الصدیق ثاقبی  
از ابو سعید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا  
(نام نامعلوم) اس نے ننانوے آدمیوں کو (ظلم سے ناحق) مار ڈالا تھا پھر  
(نام ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا) ایک درویش پادری (نام معلوم) کے پاس  
آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہوگی؟ اس نے کہا نہیں یہ سنتے ہی اس  
نے اسے بھی مار ڈالا (سو قتل پورے کر دیئے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا پانچ  
کسی شخص نے کہا فلاں بتی کے عالم سے جا کر دریافت کر۔ چنانچہ وہ اس  
طرف کا رخ کر کے چلا کہ رستہ میں اس کی موت پہنچی (مرنے وقت) اس نے سینہ اسٹھمکا

۱۔ میں دوسرے کے بال لینے میں جوڑے سے ۱۲ منہ ۱۳ باور میں جوڑے کا ۱۲ منہ ۱۴ مالاکہ یہ کہہ کر گناہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث اسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور بعض  
صغیر گناہوں کی عادت تھیں انہیں جلانے کو ناپا گیا تھا جس کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ عربی ہر ایک پر حرام کیا ہوگا اور یہ حال ہے کہ عذاب  
دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت آتا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ۱۲ منہ ۱۳ سعد بن ابراہیم بن علی بن حسان بن عوف ۱۲ منہ ۱۳ الہام ولایت کا ایک مرتبہ ہے  
۱۴ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے حضرت عمرؓ کو یہ وجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا۔ اکثر انہوں میں انہی کی رائے کے موافق وہی آتی ۱۲ منہ ۱۳ عیاض  
طریق کی دعا میں ہے جس نے سادہ سے نکالی ۱۲ منہ ۱۳ میری مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۱۲ منہ ۱۳ تیری توبہ قبول ہوئے ہیں کوئی امر مانع نہیں ۱۲ منہ ۱۳ نصرو میں  
۱۴ ایک مجاہد روایت ہے اس کے ہاتھ پر توبہ کر طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۱۳ یا بیٹے کے بل اس بتی سے جہاں سے چلا تھا وہ دور ہو گیا ۱۲ منہ

تَوَحُّمًا قَا خُتِمَتْ فِيهِ مَلَكَةٌ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ  
الْعَذَابِ قَا دُخِيَ اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي قَا دُخِيَ  
اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَقَالَ قِيْسُو مَا بَيْنَهُمَا  
قَا وَهَذَا إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشَبْرٍ فَقَعَرَلَهُ -

کی طرف بڑھایا۔ اب مذاب اور رحمت کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے  
اس بستی (زہرہ) کو حکم دیا اس شخص کے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے  
اٹھا تھا حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا فرشتوں سے پھر یہ فرمایا جہاں یہ مل رہے  
وہاں سے دونوں بستیاں ماپو (ماپا) تو معلوم ہوا کہ وہ اس بستی (زہرہ) سے

ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے پھر اسے بخش دیا گیا

۳۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى  
النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يُسَوِّجُ بِقُرْعَةٍ إِذْ دُرِكَهَا  
فَقَضَاهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمَخْلُقِي لِهَذَا إِنَّمَا خَلَقْنَا  
لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بِقُرْعَةٍ يُكَلِّمُ  
فَقَالَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهَذَا أَنَا وَابْنُكَ وَوَعْدُكَ  
مَا هُمَا كَرَمٌ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَيْمَةٍ إِذْ عَاذَ الدَّيْبُ  
فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَلَطَبَ حَقِي كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا  
مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الدَّيْبُ هَذَا اسْتَنْقَذَتْهَا مِنِّي  
فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَأْيَ لَهَا غَيْرِي  
فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يُكَلِّمُ قَالَ  
فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهَذَا أَنَا وَابْنُكَ وَوَعْدُكَ مَا هُمَا  
كَرَمٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَصْفٍ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابوالزناد از اعرج از ابوسلمہ) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھائی  
پھر لوگوں کی طرف رخ انور کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی بل مانگ  
رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اے مارا وہ بیل (بقدرت الہی) بول اٹھا ہم ماں اور  
سواری کے لیے نہیں بنا کے گئے کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ  
حال دیکھ کر کہا سبحان اللہ بیل بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ  
عہما عنہما (یقین رکھتے ہیں) حالانکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ  
عہما عنہما موجود نہ تھے  
پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیریا لگاوا  
ایک بکری لے بھاگا، یہ شخص اس کے پیچھے لگا، بھیریا کے منہ سے بکری چھڑا  
لی اس وقت بھیریا (بقدرت الہی) بول اٹھا اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑا  
لی لیکن (قیامت کے قریب) اس دن جب درندوں کی بھر مار ہوگی اور  
میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ اس وقت کون چھڑائے گا تو لوگوں  
نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور کہنے لگے سبحان اللہ بھیریا بات کرتا ہے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو اس کا یقین ہے اور ابوبکر و عمر کو بھی  
(یقین ہے) حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں ہم  
سے علی بن نے بواسطہ سفیان از معمر از حدیث ابی ہریرہ از ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما عنہما یہی طرح روایت کیا

۱- صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت سے فرشتوں نے کہا کہ اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا۔ مذاب کے فرشتوں نے کہا۔ داد ساری عمر خوں کرتا  
اس نے کوئی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث میں ان دونوں نے دلیل دی ہے جو قیامت میں ان کی قسم کہتے ہیں کہ بول ہو سکتی ہے یہ بول علماء کا یہی قول ہے حدیث میں عجائبات ہیں کے خلاف  
کہا کہ یہ سلاطین کو بھیج دیا ہے ۱۴ منہ ۱۵ لیکن یہ کہ ان کی قوت ایمان و یقین تھا جو اللہ جل جلالہ سے رسول نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہے اللہ کا فراد منافق کو  
فرق رہے گا کہ کائنات کے لایعقل مخلوقات سے وہ تو ماندار ہے زمان رکھتی ہے کائنات اور پھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے کہ جو فری  
مردود نہ ہیں۔ ایسی باتوں میں شبہ کرنے سے بچیں مرنے وقت خود بخود جان میں گئے ۱۲ منہ

۳۲۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَالِدٍ

الزَّيْلَعِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى  
رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ  
الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَوْهَرًا فِيهَا  
ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ  
ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتَ مِنْكَ الْأَرْضَ  
وَلَمْ أَتَبِعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ  
إِنَّمَا بَشْتِكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَمَّا كَمَا إِلَى الرَّجُلِ  
فَقَالَ الَّذِي تَمَّا كَمَا إِلَيْهِ أَنْ كُنَا وَكَذَا قَالَ كَمَا  
إِلَى غُلَامٍ وَقَالَ الْآخَرُ فِي جَارِيَةٍ قَالَ آخِضُوا  
الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ  
وَقَصَدَ قَا-

۳۲۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى وَعَنْ  
أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِي دَقَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ  
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَّاذَا سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ سَمْعَةُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ  
رَجُلٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِئِينَ  
فَلَا تَهَبُوا مَوَاطِنَهُمْ وَلَا تَدْفَعُوا بِأَرْضِهِمْ قَاتِلُهُمْ

(الاسحاق بن نصر از عبد الزراق از معمر از ہمام عن ابی ہریرہ رضی

اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے  
شخص سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں ایک سونا  
تبر ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا اپنا یہ گھڑا لے جائیں نے تجھ سے  
گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگائیں نے گھر بیچا اس میں جو کچھ تھا  
وہ بھی بیچا آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (حضرت داؤد علیہ السلام کے)  
پاس گئے، انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے، ایک نے کہا میرا  
ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا الیا کو  
ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیو سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور  
خیرات بھی کرو گے

(از عبد الغفرین بن عبد اللہ از مالک از محمد بن مسکد را ابو النضر مولى  
عمر بن عبد اللہ) حضرت عامر بن سعید بن ابی دقاس سے مروی ہے کہ انکے  
والد نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے  
متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک مذاب ہے جو پہلے پہل  
بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر بھیجا  
گیا تھا (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے  
تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی  
نیت سے وہاں سے مت بھاگو۔

ابو النضر کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بھاگنے کے سوا اور کوئی

۱۔ بنی اسرائیل میں سے نام نہ معلوم ۱۲ منہ سلہ تیری قسمت تو نے پایا تو ہی لے لے ۱۲ منہ سلہ قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مذہب یہ ہے اگر کوئی زمین

بیچے پھر اس میں خزانہ نکلے تو وہ بائع ہی کا ہو گا جیسے گھر بیچے اس گھر میں کچھ اسباب ہو تو وہ بائع ہی کو ملے گا ۱۲ منہ

غرض نہ ہو تو موت نکلو لے

يَهَا فَلَاحُ فَرَجُوا فَرَادًا مِّنْهُ قَالَ أَبُو النَّظَرِ لَا يُغْرِبُكُمْ إِلَّا فَرَادًا مِّنْهُ -

۳۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يُحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَدَاكَ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَنْ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقْعُرُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدٍ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَكْتُمُ آثَمَهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ -

۳۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمُخْرُوجَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالَ وَمَنْ يَكْتُمُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُولُوا وَمَنْ يَجْتَرِعُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَشْفِقُ فِي حَدِّ مَن حَدَّ وَدَّ اللَّهُ ثُمَّ قَامَ فَأَخْطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ

(از موسی بن اسماعیل از داؤد بن ابی الفرات از عبد اللہ بن یوسف بن یحیی بن یعمر عن عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا آپ نے بیان فرمایا طاعون ایک مذاب ہے اللہ جن پر چاہتا ہے یہ مذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے۔ جب کہیں طاعون پھیلا اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں پھیرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی ہے وہی پیش آئے گی تو اسے شہید کا ثواب ملے گا۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی۔ انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (حبیب) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا پس حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا۔ آنحضرت نے فرمایا (اے اسامہ!) کیا تو اللہ کی حدود کے متعلق سفارش کرتا ہے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو! دیکھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (جی) اسرائیل وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا

۱۰ معلوم ہو کہ تجارت۔ وہ اگر ہی جہاد اور دوسری غرضوں کے لئے نکلنا جائز ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاعون کے زمانہ میں اپنے بیٹوں کو وہاں سے بھاگ کر لے کر بیٹے عمرو بن العاص نے کہا جب طاعون آئے تو بہادروں کی گھائیوں جنگوں پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جاؤ شہداء ان صحابہ کو یہ حدیث پہنچی ہوئی حضرت عمرؓ فرماتے کہ مایہ تھے معلوم ہو کہ وہاں طاعون ہے لوٹ آئے لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں اللہ کا تقدیر ہی کلام ہے بھاگتے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال ہندوستان میں پھیلی اور نصاریٰ نے جو اس وقت حاکم تھے بہت کچھ تدبیریں کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اس مہدی مرض میں ۹۰ فیصد اموات واقع ہو جاتی ہیں لیکن مومن کو طاعون سے گھبراتا نہ چاہیے۔ طاعون کی موت شہادتِ صغریٰ ہے ۱۲ منہ ۱۰ جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ ۱۰ مایہ کسی طرح اس کا باعث نہ کاتا چلے ۱۲ منہ





۳۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاجٍ -

۳۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَبُو إِهْرِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدْأِئُ

النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِقَتَا إِذَا أَتَيْتَ مُعِيْرًا فَخَادُ

عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَحَا وَرَعْنَا قَالَ فَلَئِنْ اللَّهُ فَخَادُ

۳۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هشامٌ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ

الْمَوْتُ قَالَ لَبِيسِي لِذَا أَنَا مَيِّتٌ فَأَخْرِقُوْنِي ثُمَّ

أُحْنُوْنِي ثُمَّ ذُرُوْنِي فِي الرِّيحِ قَوْلَ اللَّهِ لَبِيسِي قَدْ رَ

عَلَى رَأْيِي لَيْعَدِي بَيْنِي عَدَا بَأْمَا عَدَا بَكَّةَ أَحَدًا أَهْلًا

مَا تَفْعِلُ بِهِ ذَٰلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَتْ

أَجِيعِي مَا فِيَّ بِكَ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَتْ

مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَنَّا قَتَلْتَ

فَغَفَرَ لَكَ وَقَالَ غَيْرُكَ حَشِيَّتُكَ -

۳۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ

عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَدِيَّتُ امْرَأَةٍ فِي

هَرَجَةٍ سَمِعَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّكَارُ

(از موسیٰ از ابو عوانہ از عبد الملک) یہی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے

اس میں صرف راج کا لفظ ہے (اور یوم حار کا لفظ نہیں)

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبد اللہ

بن عبد اللہ بن عقبہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور لوگ اسے پسند دیتا

دیکھو جسے تم نے مفلس سمجھا اسے معاف کر دینا۔ شاید اللہ تعالیٰ اسے معاف

معاف کر دے، آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے بلا تو اللہ تعالیٰ نے اسے

بخش دیا۔

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از حمید بن عبد الرحمن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے

کہنے لگا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلاؤں تا ناکھ (ہڈیاں) خوب پینا پیر ہوا

میں اٹھادینا: قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا

کہ کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے

یہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کچھ اس کے بدن کے اجزاء تھیں ہیں

وہ سب اکٹھا کر چنانچہ زمین نے اکٹھا کر دیا۔ وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار

نے پوچھا تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے

اسے بخش دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صحابہ کرام

نے اس حدیث میں خشیتُک جگہ مختلف کہا (معنی ایک ہیں)

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ بن اسماء از تافع از عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نبی السرائیل) کی ایک

عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس نے اسے مرنے تک قید

رکھا، یہ عورت اس بلی کی وجہ سے دوزخ میں رہی، اس عورت نے بلی

کو دانہ دیا نہ کھانا نہ پانی نہ اسے چھوڑا تا کہ زمین کے کپڑے مکوڑے کھا لیتی۔



لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا أَحَبَّهَا وَلَا هِيَ  
تَرَكْتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِلِ لَدُنِّهِ -

۳۲۴۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَكُوفٍ عَنْ  
زُهَيْرِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَرَّاشٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَقِبَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ  
كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَأَفْعَلْ مَا شِئْتَ  
۳۲۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَرَّاشٍ  
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ  
إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَأَفْعَلْ مَا شِئْتَ -

۳۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ أَخْبَرَنَا  
سَالِمُ بْنُ أَبِي عُثْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُوزُ أَرَاكَ مِنْ  
الْخَيْلِ خُفِيفٌ بِهِ قَهْوٌ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِدٍ  
عَنِ الزُّهَيْرِيِّ -

۳۲۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَبُ بْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَى

(از احمد بن یونس از زید بن جرّاش از منصور از زید بن جرّاش) حضرت ابو  
مسعود اناری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام جو سنئے تو ان میں ایک فقرہ بھی ہے کہ جب  
جب تجھے شرم نہ ہو تو تو جو چاہے کر لے

(از آدم از شعبہ از منصور از زید بن جرّاش) حضرت ابو مسعود رضی  
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے حاصل کیا اس میں  
ایک یہ بات بھی ہے کہ جب تجھے شرم نہیں تو تو جو چاہے کر لے

(از یزید بن محمد از عبد اللہ از یونس از زہری از سالم) حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک  
شخص غرور کی وجہ سے اپنی تہ بند لٹکائے رکھتا تھا، وہ زمین میں دھنسا  
دیا گیا قیامت تک اس میں ٹرپتا اترتا جائے گا۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمان بن خالد نے بھی زہری  
سے روایت کیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از طاووس از پدرش) حضرت ابو ہریرہ  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں آخر  
میں آئے لیکن قیامت کے دن سب (امتوں سے) آگے ہوں گے البتہ اتنی

لہ فارسی زبان میں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام مجھے کام شوق سے کرتا رہا آخر ایک دن عذاب  
میرا دیکھنے کا خدا تعالیٰ مجھ کو ذلیل اور سدا کرے گا۔ یہ ترجمہ یہ ہے کہ عیب بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کر دیکھ کر برا انجام کیا تو مجھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے  
جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً مکرم نہ ہو وہ فراغت سے کرنا ظالم کی کچھ پرواہ نہ کرنا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
۷ دوسرے افعّل کی جگہ اس میں اصنم ہے اس لئے تکرار ہے قائمہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ  
۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ

الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ كُلِّ أُمَّةٍ  
أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأَوْتَيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ  
فَهَذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوا أَفْعَادَ إِلَيْهِمْ  
وَبَعْدَ غَدِ النَّصَارَى عَلَى كُلِّ مَسْلُوفٍ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ  
أَيَّامٍ يَوْمَ يُغْسَلُ نَاسُهُ وَحَبَدَا -

۳۲۳- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ  
ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مَعُوبَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ  
الْمَدِينَةَ أَخْرَجَ مَتِّ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ  
كُتُبَهُ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَدْرِي إِنَّ أَحَدًا  
يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّا الْأُرُودَ يَعْنِي لِيُوصَالَ فِي  
الشَّعْرِ تَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ رَحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ -

بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے کتاب الہی اور ہمیں ان کے  
بعد ملی۔ جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ یہود کے نزدیک  
کل کا دن ہے (یعنی سینچر) نصاریٰ کے نزدیک پیرسوں (یعنی اتوار) ہر  
مسلمان پر سات دن میں ایک دن ہے جس میں وہ اپنا سراد برکت دے

(از آدم از شعبہ از عمر و بن مرہ) حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں طویہ  
بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے تو انہوں نے ہمیں خطہ سنایا  
اور ٹھا کال کر کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی  
نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تولدے (بالوں کو جوڑ لگانے  
کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریٹ فرمایا۔  
آدم کے ساتھ اس حدیث کو بخند نے شعبہ سے روایت کیا۔

## کتاب المناقب

مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱- قولہ اللہ تعالیٰ یا  
آیہا الناس انا خلقکم من ذکر

شرح اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۲- قولہ اللہ تعالیٰ یا  
آیہا الناس انا خلقکم من ذکر

نہ تہیں ایک مرد اور ایک عورت (آدم و حوا) سے پیدا

کوسب کی صورت میں بیان کرنا کہو کہ آخری کتاب قبل کتاب سے عمدہ اور افضل اور اعلیٰ کتابوں کی تاریخ اور مکمل ہوا کرتی ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوگا کہ آخری کتاب ہمارے حصہ میں آئی ہو  
زبان میں یہ ماوردیہ عام ہے جیسے شاعر کہتا ہے  
یہ ہے تو یہی کہ ان کی کتابیں اس لئے کہنے پر تھیں ۱۲ منہ  
کابیان اور گندرج کا ہے ۱۲ منہ  
عورت کے بال بہت لمبے ہیں اور خوبصورت ہیں ۱۲ منہ  
ہنس سے ہلکی کتاب لایا میں داخل ہے اس خاتم الانبیاء کے حالات مذکور ہیں جیسے کہ بالوں میں آگے پیچھے کے ذکر ہے ۱۲ منہ  
نکالا اور ابن خرمیہ اور ابن حبان نے ابن عمر سے روایا نکالا وہ قسم کے لوگ ہیں مومن متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت داسے اور فاسق شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے  
بیرک نے یہ آیت پڑھی امام احمد نے نکالا تو گو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجیبی پر فضیلت ہے نہ کالے کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک کسی کو ہے  
یہ کتاب ۱۲ منہ

وَأَنْبِئِي وَجَعَلْتُكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ  
لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ  
أَتْقَاهُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي  
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُهْمُ عَنْ  
دَعْوَى الْغَائِلِينَ أَتَشْعُرُونَ بِالنَّسَبِ  
الْبُعِيدِ وَالْقَبَائِلِ دُونَ ذَلِكَ

اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے گا

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْخَاشِعِيُّ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَعَلْتُكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ  
قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبَطُونَ  
۳۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ  
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَكْرَمِ النَّاسِ قَالَ أَتَقَاهُمْ  
قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ فَيُؤَسِّفُ نَبِيُّ اللَّهِ

۳۲۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَلْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي رُبَيْعَةُ الْغُبَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَيْبُ بَيْتٍ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرٍّ  
قَالَتْ قَبَسَنَ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرٍّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

ابن کنانہ۔

کیا (قبیلہ نسب سے نبوی بلکہ تقویٰ سے) اور تمہاری  
شاخیں اور قبیلے اس لیے کئے کہ پہچانے جاؤ نہ اس لیے  
کہ فخر کرو (خدا کے نزدیک بڑا معزز وہ ہے جو حق ہو۔ اور سورہ  
میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو  
اور رشتہ توڑنے سے بچو۔ بیشک اللہ تم پر نگران ہے (آیت ختم) نیز  
بیان اس بات کا کہ باہلیت کے رطے کی طرح باپ و بیٹے کرنا منع ہے  
شعوب جمع ہے شعب کی شعب کا مفہوم اوپر کا خاندان

(از خالد بن یزید الکاشی از ابو بکر از ابو حنین از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت شعوباً وقبائلاً کی تفسیر میں مروی ہے کہ شعوب سے مراد بڑے بڑے قبیلے ہیں اور قبائل سے مراد ان کی شاخیں۔

(از محمد بن بشیر از یحییٰ بن سعید از عبد اللہ از سعید بن ابی سعید از پدرش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا (نسب کے لحاظ سے تو) یوسف علیہ السلام (افضل) میں

(از قتیبہ بن حفص از عبد الواحد) کلیب بن وائل کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بیوی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ سے دریافت کیا لیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ مضر سے سمجھتی ہیں؟ انہوں نے کہا تو اور کس قبیلہ سے آپ تھے؟ آپ نصر بن کنانہ کی اولاد سے بنی تھے۔

۱۔ یہ طرز نے مجاہد سے نکالا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیعہ یا مضر ایک شعب ہے ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں۔ قریش مضر کا ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ ۱۵ اور غنم بنی

ایک شاخ ہے مضر کا لڑکے کنانہ بن مضر کا بیٹا تھا اور مضر بن مضر کا اور مضر بن الحارث کا اور الحارث بن مضر کا ۱۲ منہ



هُوَ رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ  
تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمِينَ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ  
وَكَاذِبُهُمْ تَبِعُوا لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَهُ دُخْرُهُمْ  
فِي الْحَاوِلَةِ بَرَحًا رُحْمًا فِي لِسَانٍ مِلْدًا أَفْقُهُمْ أ-  
فَعِدُّونَ مِنْ خَلِيفَةِ النَّاسِ بَلْ شَدَّ النَّاسُ كِرَاهِيَةً  
لِهَذَا الشَّانِ حَتَّى يَفْعَ فِيهِ -

## باب ۲۵۱

۳۲۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْيَهُودَ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَطُكُ  
مَنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قِرَابَةٌ فَذَكَرْتُ عَلَيْهِ  
إِلَّا أَنْ تَصْلُوا قِرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ -

۳۲۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ كَيْلِغٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ لَهْمَتَا جَاءَتِ الْفَتَنُ  
تَحْمُو الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفُلُوكِ  
أَهْلُ الْوُبُرِ عِنْدَ أَسْوَالٍ ذُنَابِ الْأَيْدِ وَالْبِقَافِ  
رَبِيعَةً وَمُضَرَ -

۳۲۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لوگ (مسلمان) قریش کے تابع دار میں۔ جیسے (عرب کے) کافر کفر کے زمانے  
میں بھی قریش کے تابع ہیں۔ اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو  
لوگ جاہلیت کے زمانے میں اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے زمانے  
میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کوس تم بہت اچھا  
آدمی اسے پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں  
تک کہ اس میں گرفتار ہو جائے نہ

## باب ۲۵۲

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از عبد الملک از طاؤس) حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے اس آیت اَلَا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَى کی تفسیر میں جب ان سے سعید بن  
جبیر نے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے دار مراد ہیں؟  
یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
رشتہ داری نہ ہو تو آیت اتری یعنی کہہ دیجئے میں تم سے کوئی اجرت نہیں  
چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اسماعیل از قیس از ابو سعید رضی اللہ  
عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے  
ہیں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور اکثرین سنگ دل ان شتر  
بان لوگوں میں سے جو اونٹنوں اور گائیوں کی دُموں کے پاس چلاتے اور  
شور مچاتے رہتے ہیں، یعنی یہ لوگ ربیعہ اور مضر میں ہیں نہ

(از ابو الیمان از شعبہ از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ

۱۔ عرب کے اکثر لوگ قریش کے منتظر تھے جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہو گئے تو جو کہ درجہ اسلام میں داخل ہونے لگے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت اور خلافت  
قیامت تک قریش میں رہنا چاہیے اور جو بادشاہ و کبھی نہ ہوا اس کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے گو مکرمان بطور بادشاہ و اسلام کے مسلمانوں کو اس کی اطاعت اور غرض خدایاں  
وقت تک جب تک خلافت شرعی قائم نہ ہو کرنا چاہیے ۱۴۳۱ھ لوگ زہری کی اس کو حکم فادیہ پھر مسلمانوں کی بہرہ دہی پر نظر ڈال کر اس کے دل سے یہ کہہ کرایت دہرہ ہو جائے کہ  
۲۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ دار کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچانا مناسب سمجھانے پر موقوف ہے اس لئے امام بخاری نے اس باب  
میں یہ حدیث بیان کی کہ اس آیت کی پوری تفسیر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۴۳۱ھ ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل  
سخت و بے رحم ہوتے ہیں اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی طرف بیان کی تو دوسرے قبیلوں کی تعریف مکمل اور

الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخَيْدَانُ فِي الْقَدَّادِينَ  
أَهْلُ الْوَبَرِ وَالشَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ  
يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
الْيَمَنُ لَا يَتَّعَمُّ عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ  
كِسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْمُومُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى  
الشُّوْحَى وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ الْاَشَامُ-

باب ۵۹-۲۰ مناقبِ قُرَیْشِ

٣٥٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ  
يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَ كَافِي وَفِي  
مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَامِرِ  
أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكًا مِنْ قُحَطَانَ فَغَضِبَ مُعَوِيَةُ  
فَقَامَ قَائِمًا عَلَى اللَّهِ بِهَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَحَدِّثُونَ  
أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْخَرُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ جَهْلَانُكُمْ  
وَأَيُّكُمْ وَالْأَمَانِيُّ الَّذِي تَضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا  
الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَبْدَأُ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر نے نے محمدؐ اور کبریا نے نے  
 شتر بانوں میں ہے اور رحم دلی ملائمت کبریٰ والوں (گدڑیوں) میں ہے  
 اور ایمان بہن والا ہے اور حکمت (حجۃ) بھی بہن والی ہے۔  
 امام بخاری کہتے ہیں یمن کو یمن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کی سبھی  
 جانب ہے۔ اور اشام کو اشام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب  
 ہے۔ شام سے مشام نکلا ہے یعنی بائیں طرف بائیں مانو کو شوم اور بائیں  
 جانب کو اشام کہتے ہیں۔

باب ۲۷ شریعت کی فضیلت کا بیان۔

(۱) ابراہیم بن الحارث بن زید بن جابر بن مطعم (حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو جب آپ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن ماص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ غقریب عرب کا بادشاہ قوطانی ہوگا۔ حضرت معاویہ یہ سن کر غصے ہوئے اور خطبہ سنانے کھڑے ہوئے) پہلے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر کرم فرمائے اور خطبہ سنانے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ یاد رکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور ان کے ان خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی۔ جو کوئی ان سے عداوت کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں مرنگوں کر دے گا۔ جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔

۱۔ جیسے سورہ بقرہ میں قرآن میں کھڑے رہنا یا سنا کر اٹھنا ہے المشرقہ ۱۲ منہ ۱۰ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور طبری سے منقول ہے کہ کہہ کے رہنے والے پر قریش سمجھتے اور نضر کی باقی اولاد کو قریش نے جلعنہ جبکہ مخزوم سے ابو جحشا قریش کو نلوک میں تو آپسے نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد اکثر غلام و کامیہ قول ہے بعض نے کہا قاضی بن کتاب کی اولاد کو کہتے ہیں قریش ایک بیانی یا نلوہ ہے خود ہار کے دوسرے سب جالوزوں کو کہا تیلے ہے ان کا نضر اسے اسی لئے قریش ہی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لئے ان کا نام قریشی ہوا۔ بعضوں نے کہا جب قبیلے نے خزاہ کے لوگوں کو ترم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب اس کے پاس جیسے ہوئے اس لئے ان کا نام قریشی ہوا یا قریش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں ۱۲ منہ ۱۰ جن کو عرب کے لوگ قبائل کہتے ہیں یعنی وہابی یا بدوی ۱۲ منہ ۱۰ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۱۲ منہ ۱۰ قحطان بن مین بن مغیرہ قبیلہ ہے ۱۲ منہ ۱۰ اور جب دن اور شربت چھوڑ دے تو قریش کی خلافی میں جاتی ہے کہ گئے جیسے (تقریر ۱۲)

عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ .

۳۲۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ سَعْدِ بْنِ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

هُرَيْرٍ أَوْ عُرْجٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشُ الْأَفْضَرُ

وَجَهَنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ

مَوَالٍ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۳۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرُ

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا زَوَالَ هَذَا الْأَمْرُ

فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ .

۳۲۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ

عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ

وَتَرَكْتَنَا وَارْتَابْنَا وَهُمْ مِمَّنْكَ بَنُو لَدُنَّا وَاحِدَةٌ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبَا بَنُو كَاهِنٍ

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ

ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَتَانِسٍ مِّنْ بَنِي

(از ابونعیم از سفیان از سعد از اعرج از ابوہریرہ) دوسری سند

دا ز یعقوب بن ابراہیم از پدرش از پدرش از عبدالرحمان بن ہزیر

اعرج از ابوہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار

اور حمینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار سب قبیلوں کے لوگ مجھ

خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں

ہے۔

(از ابوالولید از عامر بن ممد از پدرش از ابن عمر) آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک دنیا میں ان کے

دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔

(از یحییٰ بن جابر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت

جبیر بن مطعم کہتے ہیں میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوالقرنہ کا حصہ) بنی مطلب

کو دیا، اور میں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ہم (بنی اُمیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک

ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے

لیث کہتے ہیں مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا انہوں نے بنو عروہ

بن زبیر سے انہوں نے کہ اعداء اللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے

کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

بنی زہرہ پر بہت ہنس بان بھیں کیونکہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۴۹۰) فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پانچ سو برس تک خلافت بنی امیہ اور عباسیہ میں جو قریشی تھے قائم رہی جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھٹی گئی۔ دوسرے لوگ

پڑا، ہو گئے جیسے آج تک جو قریش کو خلافت اور پڑا ہی نہیں ملے علیہ السلام بن عمر نے جو حدیث روایت کی اس کے خلاف نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب

یہ قحطانی عرب کا بادشاہ ہوگا ابوہریرہ سے بھی ویسا ہی ہے اور زبیر بن عوف بھی ہے۔ قریش سے پہلے بادشاہت میرٹھ کی اور بعد ان میں بنی جلدی گئی ان کا حصار و طبرانی

نے لکھا کہ منہ قوی نے کہا اس حدیث سے سنا گیا کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک جو قریشی تھے قریشی سے خلافت کی بعیت کرنا درست نہیں بلکہ جو ایک زمانہ میں پہلے جاتا

ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا کسی قوم کو شخص بادشاہ بن جائے تو اس قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر بادشاہ رہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے ہے

زُهِرَةً إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَى شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَائِهِمْ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ النَّبِيِّ إِلَى عَائِشَةَ  
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو  
الْقَاسِمِ يَهَا وَكَانَتْ لَا تُسَبِّحُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا  
مِنْ رِذَى اللَّهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بَعِي  
أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُّؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ  
نَذَرُ أَنْ كَلِمَتُهُ فَاسْتَشْفَعُوا إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ  
قُرَيْشٍ وَبِأَحْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ خَاصَّةً فَاذْهَبَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ  
أَحْوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ وَالْمُسَوِّرِيُّ  
مُحَمَّرَةٌ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمُوا الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَادْخُلْ  
إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَاعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَنْوَلْ تَعْتِقَهُمْ  
حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَوَدِدْتُ أَنْ مَجَعَلْتُ  
جَبِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرَعُ مِنْهُ.

اور بڑا اڑا کرتی ہیں چالیس غلام آزاد کیے پھر کچھ لکھیں کاش میں نے جنت میں کھائی تھی (جنت مانی تھی) تو میں کوئی خاص کام بیان کر توئی جسے کئے فارغ ہو جاتی تے

## باب ۲۰۶ - نَزْلُ الْقُرْآنِ

بِلِسَانِ قُرَيْشٍ -

۳۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

(از عبد اللہ بن یوسف از ابوالاسود) حضرت عروہ بن زبیر کہتے  
ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر  
رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبد اللہ بن زبیر سے محبت تھی  
حضرت عبد اللہ بن زبیر ان سے بہت سلوک کیا کر کے (وہ ان کی خالہ تھیں)  
حضرت عائشہ کو کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں، جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر  
دیتیں۔ یہ حال دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن زبیر نے کہا ان کا ماتھور و کنا چاہیے  
(اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہاں میرا ماتھور و کنا ہے میں اگر  
اس (عبد اللہ بن زبیر) سے بات کروں تو مجھ پر خدا کی نذر ہے۔ حضرت عبد اللہ  
نے (حضرت عائشہ کو منانے کے لیے قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے نہال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور معاف  
فرمائیے) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے نہال والوں میں سے تھے جیسے عبدالرحمان بن اسود بن عبد  
لیث اور مسور بن مخرمہ نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا ہم لوگ جب حضرت  
عائشہ کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگیں (وہاں جا کر بیٹھیں) تم فوراً اگر  
پرے میں داخل ہو جا نا چنانچہ عبد اللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ مل گئیں)  
پھر عبد اللہ نے ان کے پاس دس غلام بھیجے انہوں نے سب آزاد کر دیے

باب ۲۰۷ - قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا۔

(از عبد الغفر بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب) حضرت

ابوہریرہؓ کا والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ بنی زہرہ میں سے تھیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱



حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
آدَمَ عُمَانَ وَعَازِذِ بْنِ قَابِطٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَفَسْطَوُهَا فِي الْمَصَاحِفِ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَيْشِيُّ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ  
أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ قَابِطٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ  
فَاكْتُبُوهُ بِلسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلسَانِهِمْ  
فَفَعَلُوا ذَلِكَ -

**باب ۲۰۶۱ - نِسْبَةُ الْيَمَنِ**  
إِلَى إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ  
أَسْلَمُ بْنُ أَهْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ قَامِرٍ مِنْ خَزَاعَةَ -

عامر اور حارثہ بن ابی اسلم کے ساتھ

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ خَرَجَةَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ  
أَسْلَمَ بَنَاتٍ ضُلُوكَ بِالسُّوقِ فَقَالَ أَرُمُوهُنَّ فَفَعَلُوا  
فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَدٍ لِحَدِيدِ  
الْقُرَيْشِيِّينَ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ  
قَالُوا لَوْ كَيْفَ نَرِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَدٍ قَالَ  
أَرُمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ -

اس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر  
اور سعید بن جابر اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلوایا، انہوں نے صحیفہ  
لیے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان تینوں قریشی لوگوں (عبداللہ اور سعید  
اور عبدالرحمان) سے کہا جب تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں)  
کچھ (محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھو اس  
لیے کہ قرآن قریش کے محاورے پر نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی  
کیا۔

**باب ۲۰۶۲ - یمن**۔ الاول کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی  
اولاد میں ہونا۔

ابن یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ  
کی ایک شاخ ہے یعنی اسلم ابن اقصی ابن حارثہ بن عمرو بن

(از مسدد از زید بن ابی سعید) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف  
لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے آپ نے فرمایا اسماعیلؑ کے  
بیویوں کو اور ان کے بچوں کو کہ اس اسماعیلؑ (نبی) تیر انداز تھے اور آپ  
نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں۔ یہ سن کر دوسری جماعت  
والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا آپ تو  
ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں، اس وقت آپ نے فرمایا انہیں تیر لگاؤ  
میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

۱۔ ہمارے قرآن فہرست حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا حضرت عمرؓ کی وفات  
کے بعد حضرت ابومسلم بن جعفرؓ کے پاس تھا حضرت عثمانؓ نے وہی قرآن حضرت جعفرؓ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوئیں اور لکھ کر ان کے پاس رکھ دیا اور حضرت عثمانؓ  
وغیرہ لوگوں میں روانہ کر دیں حضرت عثمانؓ کا کو جو جامع القرآن کہلاتے ہیں وہی وہی وجہ ہے کہ انہوں نے قرآن شریف کی نقلیں صاف خط سے لکھو کر ایک کونوں کو روانہ  
کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت  
میں سب ایک جگہ کر دیا گیا ۱۲ منہ ۱۲ حافظ نے کہا مضر اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں لیکن یمن والوں میں اتفاق ہے کہ یمنیوں کا نسب  
قطان بن ریحمؓ جو اجداد قطان بن کواثر لوگوں نے عامر بن شاذان بن ارقمؓ بن سام بن نوحؓ کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زبیر بن جراحؓ نے کہا قطان حضرت اسماعیلؑ کی اولاد  
میں تھا قطان بن سب سے پہلے عربی زبان میں قطان نے گفتگو کی عرب اس کا بیٹا تھا ۱۲ منہ ۱۲ اس پر اعرام بن موسیٰؓ کہ اس قبیلہ کا بنی اسماعیل

۱۔ ہمارے قرآن فہرست حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا حضرت عمرؓ کی وفات



عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَلَا قَامَ الصَّلَاةَ وَلَا نَاءُ التَّوَكُّوَةِ وَأَنْتَ  
تُوَدُّ وَالِإِلَهِ اللَّهِ حُسَّ مَا غَفَمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ  
عَنِ الدُّبَابِ وَالْحَنَنْمِ وَالْتَفْيِيرِ وَالْمَرْفَتِ-

۳۲۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا إِلَهَ إِلَّا الْفِتْنَةُ هُمُنَا  
يُشِيرُ إِلَى لَهْ شَرِيقٍ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ

**بَابُ ۲۰۶۳ ذِكْرُ اسْمِهِ وَغَفَارٍ  
وَمُزْنَةٍ وَجَهَنَّةٍ وَأَشْجَعٍ-**

۳۲۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَوْلِي وَالْأَنصَارُ وَجَهَنَّةٌ وَمُزْنَةٌ وَأَسْكَمُ وَ  
غَفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوَالِي دُونَ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ-

۳۲۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزِيرٍ الزُّهْرِيُّ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي إِسْحَقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ  
حَدَّثَنَا قَانِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غَفَارٌ غَفَّارٌ اللَّهُ  
لَهَاوَأَسْكَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةٌ حَصْبَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ

۱- نماز پڑھنے سے ادا کرو (۳) زکوٰۃ دیا کرو (۴) جو کچھ مال غنیمت حاصل ہو  
اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو۔ اور میں تمہیں کدو کے  
تونے اور سبز لاکھی برتن اور کریدے ہوئے اور روغنی برتن سے منع کرتا  
ہوں۔

(از ابوالیمان از شعیب از سمری از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ  
منبر پر فرماتے تھے دیکھو فتنہ و فساد اس جانب سے اٹھے گا مشرق کی  
طرف آپ اشارہ کر رہے تھے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

**باب** اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع  
قبیلوں کا بیان۔

(از ابونعیم از سفیان از سعد از عبد الرحمن بن ہرمز) حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش  
انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے خیر خواہ ہیں  
اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں ہے۔

(از محمد بن عزیز ہری از یعقوب بن ابراہیم از پدرش از صالح از  
نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار (قبیلہ) کو اللہ نے بخش دیا ہے اور اسلم (قبیلہ)  
کو اللہ نے بچا دیا اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نافرمانی کی ہے۔

**لہ** یہ حدیث اگر کیا بلایا جائے گی تو یہی ہے باب کی مناسبت یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا دوسری کشتی میں یا مغربی اودیہ دونوں حضرت یحییٰ کی اولاد ہیں ۱۲۸۷ھ میں شیطان ملعون  
آجائے وقت اپنا المیز پر کھڑا ہوا کہ آج آسمانی پیغمبر کا سوا شیطان کے لئے ہو جائے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جو چنگیز خان کے زمانہ میں ہوا، انہوں نے  
مسلمانوں کو بہت تباہ کیا لہذا رسول اور خلفائے اسلامی کو برباد کر دیا ۱۲۸۷ھ میں حافظ نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں تھے زوردار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے  
اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فضیلت دی ۱۲۸۷ھ میں انہوں نے زمانہ جاہلیت میں چوری کی تھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲۸۷ھ میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور ہرمز و عذرا کی اولاد ۱۲۸۷ھ میں ایک شاعر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ۱۲۸۷ھ میں

۳۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابُ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَسْلَمُوا لِمَهْأَ اللَّهِ وَعِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا -

۳۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ

جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَعِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي  
تَيْمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ

وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بَرِئُ صُصَّةٍ فَقَالَ رَجُلٌ تَابُوا  
وَاخِرُوا وَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ وَمِنْ

بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ  
وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بَرِئُ صُصَّةٍ -

۳۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَايَعَكَ سُرَّاءَ الْحَجِيمِ مِنْ

أَسْلَمَ وَعِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا  
مِنْ بَنِي تَيْمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَعُطْفَانَ خَيْرًا

وَاخِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَأَهْمُ خَيْرٌ مِنْهُمْ -

(از محمد از عبد الوہاب ثقفی از ایوب از محمد بن سیرین از ابو ہریرہ رضی اللہ

عنه) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم (قبیلہ) کے لوگوں کو اللہ تم  
نے بخش دیا ہے

(از قبیلہ از سفیان از محمد بن بشار از ابن مہدی از سفیان از عبد الملک

بن عمیر از عبد الرحمن بن ابی بکرہ از پدرش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تبار جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبیلہ) بہتر ہیں۔ بنی تیمم، بنی اسد

بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے۔  
ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ و برباد ہوئے۔ آپ نے

فرمایا نہیں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبیلہ) چاروں بہتر ہیں۔ بنی تیمم  
بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن ابی یعقوب از عبد الرحمن

بن ابی بکرہ از والدش) اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے

تھے، یعنی اسلم غفار، مزینہ کے لوگوں نے میں سمجھتا ہوں عبد الرحمن نے  
جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوا تھ

بہر حال آنحضرت نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے  
جہینہ کا بھی نام لیا (یہ چاروں) بنی تیمم بنی عامر اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا وہ

اسلم غفار مزینہ وغیرہ خراب و برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم ا کہ جس  
کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اسلم غفار مزینہ وغیرہاں (بنی تیمم بنی عامر بن غطفان) سے بہتر ہیں۔

۱۷ یعنی جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب عربی لوگ ہیں شاید اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا ان کے اخلاق و عادات اچھے  
ہیں ۱۲ منہ ۱۵ مراد یہ کہ روایت سے شک دفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جہینہ کا نام بھی شریک ہے ۱۲ منہ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ابوبار محمد بن سیرین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ فریضہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ اور فریضہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن، اسد تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

## باب ذکر قحطان

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از سلیمان بن بلال از ثور بن زید از ابوالثقف)

از ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک شخص بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ ماننے لگے گا۔

## باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے۔

(از محمد از محمد بن زید از ابن جریج از عمرو بن دینار) حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ان مہاجرین میں ایک آدمی، بڑا شغلی تھا اس نے ایک انصاری کے سر پر ضرب لگائی، انصاری بہت سخت غصے ہوا۔

انہوں نے اپنے اپنے (ذات کے) لوگوں کو پکارا، انہوں نے کہا اے انصاری دوڑو (میری فریاد سنو) مہاجر نے کہا مہاجر دو! دوڑو۔ یہ شور مچا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمے سے) باہر تشریف لائے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی۔ پھر فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بیان کیا ایک مہاجر نے انصاری کے سر پر ضرب لگائی۔ آپ نے فرمایا ایسی جاہلیت

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَفُضَيْلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةُ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوازَنٍ وَغُطَفَانَ

## باب ذکر قحطان

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ لَيُؤْمِرَ النَّاسَ بِعَصَاةٍ

## باب ما يَنْهَى عَنْهُ دَعْوَى

الْجَاهِلِيَّةِ

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ

زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَعْرُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُتَاهِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِمَّنْ فِيهِمْ رَجُلٌ لَّعَابٌ فَكَلَّمَهُمْ أَنْسَارِيًّا فَعَضَبُوا أَنْسَارِيًّا

غَضَبًا شَدِيدًا أَحْتِثُّنَا أَوْ قَالَ الْأَنْسَارِيَّةَ يَا لَلْأَنْسَارِ وَقَالَ الْمُتَاهِرُونَ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ فَقَرَّبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْيَمَامَةِ يَزِيدُ قَوْلَهُ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ

۱۲۸۱۔ اسلم باجمام جیسا سلمیٰ روایت میں ہے ۱۲۸۲۔ یعنی ان حکومت ذکر کیا کہتے ہیں یہ امام محمدی کے بعد حکمے کا دار ہے قدم بقدم چلے جائے انوسم نے فرمیں

روایت ۱۲۸۳۔ جہاد بن قیس غفاری ۱۲۸۴۔ شان بن دوحہ ۱۲۸۵۔ یعنی اپنی قوم کو پکارنا خدا کے لئے ایسا رانا ۱۲۸۶۔ ان کا بی بی ۱۲۸۷۔

بِكَسَعَةِ الْمُبَاجِرَةِ الْأَنْصَارِ قَالَ فَقَالَ لِيُحْمِلُوا  
 صَلَاتَهُمْ وَيَسْتَدِرُّوهُمَا وَأَمَّا خَبِيثَةٌ وَقَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَلَوْتُ أَقْدَمًا أَعُوذُ عَلَيْهِ  
 لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُفْرَجَ الْاَعْرُ مِنْهَا  
 الْأَزَلُ فَقَالَ مَا لَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا  
 الْخَبِيثُ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا يَخْلُصُ إِلَّا مَنْ رَأَى رَأْيَهُ كَانَ يَشْتَرِي أَصْحَابَهُ  
 ۳۲۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
 مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكَانَ سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَسْرُوقٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لَيْسَ مِنْهُ مَنْ خَرَبَ الْخَدْرَةَ وَشَقَّ الْجَبُوبَ وَدَمَا  
 بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ -

### باب ۲۰۶۶ قِسْمَةُ خَزَائِنِ

۳۲۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
 يَحْيَى بْنُ أَدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 عَنْ أَبِي عَالِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ بَرَقَعَةً  
 ابْنُ خُنْدَفٍ فِي أَبِي خَزَاعَةَ -

۳۲۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
 عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ

کی تباہ کیا میں مجھ کو۔ عبداللہ ابن ابی بن سلول (منافق) کہنے لگا مہاجر  
 ہمارے مقابلے کیلئے اپنی قوم والوں کو پکار رہے ہیں۔ اچھا میں نے پہنچ  
 کر سمجھ لیں گے عزت دار ذلیل کو کمال باہر کر دے گا۔  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حکم ہو تو اس خبیث کا سر  
 اڑا دوں (یعنی عبداللہ بن ابی کا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کرو کہ میں  
 گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں نہ  
 (ان ثابت بن محمد از سفیان از اعش از عبداللہ بن مرہ از مسروق از  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو شخص (معیبیت میں) گالوں پر (خپیڑے) مارے اور گریبان پھیلا  
 ڈالے اور جاہلیت کی باتیں نکالے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمان) نہیں  
 ہے کہ

### باب خزائن کا واقعہ

(از اسحاق بن ابراہیم از یحییٰ بن آدم از اسرافیل از ابوسفیان از  
 ابوصالح از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو  
 بن لُحی بن قمعہ بن خندف خزائن والوں کا باپ تھا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری سعید بن مسیب کہتے تھے بحیرہ  
 (سورہ مائدہ اور انعام میں یہ لفظ آیا ہے) وہ بجالور ہے جس کا دودھ بتوں

سہ یہ آج بہت منافقین میں سے مردود نفرت دارت اپنے میں را دلیا اور ذلیل سے سب سے عظیم الملامت باپ کے اصحاب کو لسنہ اللہ علیہ ۱۲ منہ ۵۰ گو عبداللہ بن  
 ابی بن سلول مرد منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں شریک تھا اس لئے آپ کو خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اہل حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ کہنے  
 لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ شہرہ پڑے گی کہ دوسرے لوگ اسلام لانے میں تامل کریں گے ۱۲ منہ ۵۰ ناشکری اور کفر کی ۱۳ منہ ۵۰ اگر ان  
 بات کو دوست جان کر کرنا ہے دینہ یہ غلطی کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی لاش پر نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۰ خزائن ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں ان کے نسب میں  
 اختلاف ہے مگر اس پر اتفاق ہے کہ وہ عمرو بن لُحی کی اولاد میں ہیں اس کا چچا اسم تھا جو قبیلہ امرا کا تھا ۱۲ منہ ۵۰



فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسِيرُ اِلَّا عَنْ كَيْفٍ وَلَا اَخْبَرُهُ  
فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَسْأَلَ عَنْهُ  
وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ يَسْتَعِي قَالَ فَمَرَرْتُ  
عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَا تَأْتِي لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ  
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَنْطَلِقُ مَعِيَ قَالَ فَقَالَ مَا  
أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَ قَالَ قُلْتُ  
لَهُ اِنْ كُتِمْتُ عَلَى أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ  
قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَعْنَا لَكَ خُورَجَ هَهُنَا رَجُلٌ يُزْعِمُ  
اَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُحْكِمَهُ فَرَجَعَهُ وَلَمْ  
يُشْفِعْنِي مِنْ أَخْبَرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ  
لَهُ اَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هَذَا وَجِهِيَ إِلَيَّ  
فَاتَّبَعْنِي اِذْ خُلْتُ حَيْثُ اِدْخُلُ فَإِنِّي اَنْزَلَيْتُ  
أَحَدًا اَتَّخَذَهُ عَلَيْكَ قُمْتُ اِلَى السَّحَابِ كَأَنِّي  
أُصْلِحُ مَعْلَى وَأَمْضِ اَنْتَ فَصْنِي وَمَضَيْتُ  
مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ  
مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اَعْرِضْ عَلَيَّ  
الْاِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي  
يَا أَبَا ذَرٍّ اَكُنْ هَذَا الْاَمْرَ وَادْجِعْ اِلَى الْبَلَدِ  
فَاِذَا بَلَغْتَ ظَهَرَ لَكَ قَائِلٌ فَقُلْتُ وَانْذَرْتُ  
بَعْدَكَ بِأَخِي لَا مَرْحَنَ بَيْنَا بَلَيْنَ أَظْهَرَهُمْ  
فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ  
قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا اقْوَمُوا اِلَى  
هَذَا الرَّسَالَةِ فَقَامُوا فَضَرَبَتْ لَامُ مَوْقِفٍ قَادِرُ

معلوم ہوتے ہو، میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو میں  
ان کے ساتھ چلا، نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا  
صبح کو میں پھر مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کہ کسی سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے متعلق دریافت کروں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کے متعلق بتا  
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرے اور کچھ لکھ لیا ابھی  
تک اس شخص کو یعنی مجھے اپنا ٹھکانا نہیں ملا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے  
کہا اچھا میرے ساتھ چلو، اب انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا معاملہ  
ہے؟ اس شہر میں آنے کا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ  
کسی سے نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں  
گا (نہیں بتاؤں گا) تب میں نے کہا ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہاں ایک  
شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر ہیں، میں نے پہلے  
اپنے بھائی کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ واپس آیا اور قابل  
تسلی کوئی خبر نہ لایا۔ آخر میں خود آیا ہوں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں  
انہوں نے کہا تو نے اچھا راستہ پایا (مجھ سے ملا) میں بھی انہی شخص کے  
پاس ملا ہوں، میرے پیچھے پیچھے چلا آ، جس جگہ میں داخل ہوؤں تم بھی  
داخل ہو جانا اگر (رستے میں) ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو میں (یہ آئندہ  
کروں گا) ایک دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا گویا اپنا جوتا مٹا  
کر تاہوں تم وہاں سے چل دینا۔ غرضیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے میں بھی  
ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ (ایک مکان میں) داخل ہوئے میں بھی  
داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا  
مجھے اسلام سکھائیے آپ نے بتایا میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا آپ نے  
فرمایا اے ابو ذر! اپنے ایمان کو چھپائے رکھا اور اپنے ملک میں واپس  
چلا جا۔ جب تجھے ہمارے طلبہ کا پتہ چلے اسی وقت چلا آنا میں نے  
عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر



الْعَبَّاسُ فَأَكْبَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ  
وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ عِفَّارٍ وَمُتَجَرِّمٍ  
وَمَسْرُومٍ عَلَى عِفَّارٍ فَأَقْلَعُوا عَمِّي فَلَمَّا أَنْ  
أَصْبَحْتُ الْغَدَا رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلُ مَا قُلْتُ  
بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قَوْمُوا إِلَى هَذَا الصَّالِحِ  
فَصَنِعَ بِي مِثْلُ مَا صَنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي  
الْعَبَّاسُ فَأَكْبَ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلُ مَا كَلَّمْتَهُ  
بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِي نَذَرٍ  
أَوَّلَ كَطَرٍ بِكَارٍ عَمِّي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

### بَابُ ۲۰۶۸ جَهْلُ الْعَرَبِ

۳۲۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَرَكْتَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلُ الْعَرَبِ  
فَاقْرَأْ مِمَّا خَوَّى الثَّلَاثِينَ وَمِائَةَ فَرَسُودَةِ الْغَنَامِ  
فَلَمْ خَيْرِ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا لِغَيْرِ  
عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

### بَابُ ۲۰۶۹ مَنِ اتَّسَبَ إِلَى

أَبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْحَاجِلِيَّةِ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ  
ابْنَ الْكَرِيمِ لَيَنْتَكِرُ لِيَوْمِ الْكَرِيمِ

بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کفار کے درمیان زور سے پکاروں گا ابن  
عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بھرا ابو ذر میں آئے قریش کے کفار وہاں بیٹھے  
تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگوں میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بچا  
موجود نہیں اور یہی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں (ابو ذر کہتے ہیں)  
یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو بس بے دین کی خبر لو انہوں نے مجھے مار ڈالنے کی نیت سے مارا  
حضرت عباس نے مجھے دیکھ لیا وہ اگر مجھ پر جھک گئے اور کفار کی طرف مخالب ہو کر کہنے لگے تمہارا  
ستہا پاس ہو تم غلام کی قوم والے کو مارتے ہو اور تمہاری سو ڈگری کا اور نے جانے کا ترسی قوم  
میں سے ہے یہ نیکڑیوں نے میری جان چھوڑ دی جب دوسرا دن ہوا مجھ کو بھیڑیں مجھ پر آیا  
اور کل کطرح پکارا عمو قریش نے مجھے اس طرح مارا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح شروع ہوا

### بَابُ ۲۰۷۰ عَرَبُ كِي جِهَالَتِ كَابِيَانِ

(از ابو النعمان از ابو عوانہ از ابی بشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا پسند ہو تو سورۃ النعام  
کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں  
نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ میں راہ پانے والے نہیں  
(اس آیت نکست)

### بَابُ ۲۰۷۱ ابْنُ سَلَمَةَ يَكْفُرُ بَابَ دَاوُدَ كِي طَرَفٍ

منسوب كرناسه

حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا، عزت دار کا چلو پوتا  
عزت دار کا پر پوتا یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے جو حضرت یعقوب کے

قریش کے لوگ ہر سال حجابت اور سوداگری کے لئے شام کے ملک کو جاکر تے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم ٹہرتی ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ لیا  
کہیں کہا اے اے کہ تو ساری غفار کی قوم پریم ہو جائے گی تمہاری سوداگری اور سودا رفت سب میں غل ہو جائے گا ۱۲۷۸- منہ سے بھٹے سخنوں میں یوں ہے باب قصہ زمر  
وجہ العرب اگر اس باب میں زمر کا قصہ ہلکے مذکور نہیں ہے دوسرے زمر کا قصہ اور ایک باب میں گذر چکا ہے ۱۲۷۹- منہ سے یعنی سورۃ النعام میں عرب کی ساری جہالتیں  
اور نادانیاں مذکور ہیں ان میں سب سے بڑی یہ تھی کہ کعبہ اپنی اولاد یعنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے بت پرستی راہ زنی ان کالائت دن کا شیوہ تھا عربوں  
پر وہ ستم کرتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے یہ سب بلائیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دے کر انہیں ۱۲۸۰- منہ سے یعنی یہ بیان  
کرنا کہ ان کی اولاد میں ہوں ۱۲۸۱- منہ سے

يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ  
اللَّهُ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

۳۷۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَوْعَشُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ هُنَّ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ  
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَادَعِي يَا بَنِي فَهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ  
يُحْمُونَ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَمَّا قَبِيضَهُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ  
الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ -

۳۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ  
مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا بَنِي عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ يَا أُمَّ الْزَيْنَرِ  
ابْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ  
مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ  
لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ قَالِي مَا شِئْتُمَا -

بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑ  
پوتے تھے حضرت براء کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مروی ہے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عمر بن مرہ از سعید بن جبیر)  
حضرت ابن عباس رضی عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اُسے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے مذاب سے ڈرا تو  
آپ پکارنے لگے بنی فہر کے لوگو! بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے  
خاندان تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں ہم سے قبیلہ نے بحوالہ سنیان از حبیب بن  
ابی ثابت از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی انہوں نے  
فرمایا جب وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (آیت) نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلہ کو دعوت دینا شروع کی۔

(از ابوالیمان از شعبہ از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی  
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف  
اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے ذریعے) اللہ سے بچا لو! عبدالمطلب کے بیٹو  
تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو! زبیر بن عوام کی ماں میری بھوپھی! میری بیٹی  
فاطمہ! تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو! میں خدا کے سامنے تمہارا  
لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ  
لو۔

۱۔ یہ دونوں روایتیں اور باہر احادیث الانبیاء میں موصول گئی ہیں ۱۲ منہ ۱۱ ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دونوں روایتیں اس کو دو طرح سے  
قبیلہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اے بنی ہاشم اپنی  
اپنی جانوں کو دوزخ سے محفوظ رکھو! اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری قیامت میں کچھ کام نہ آئے گی اس حدیث سے اس شرکی شفاعت کا بالکل رد ہو  
گیا جو بعض نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا نفوذ مال کریش کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں کہیں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا یعنی ہر کسی کی شفاعت کر سکتا ہوں نہ کسی کو بچا سکتا ہوں جب پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی بیٹی اور بیٹی کے بچے کے لئے قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا خیال ہے کہ وہ خدا کی اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے ۱۲ منہ

## باب ۲۰ ابن اُخت القومو

مواالی القوم منهم۔

۳۲۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ عَدِيْكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لِّمَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

## باب ۲۰ قصۃ الحبش و

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا بَنِي أَعْدَاءِ

۳۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتِهِمَا مِثْلُ تَدْقِفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِمَا فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعِيْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَاتَّهَمَا آيَاتَهُمَا عِيْدًا وَتِلْكَ الْآيَاتُ مَا مَرَّيْنِي وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِي وَأَنَا أَنْظُرُ

## باب کسی قوم کا بھانجا یا اس کا آزاد کیا ہوا غلام

بھی اسی قوم میں داخل ہے۔

داز سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ از انس رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے۔ آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے۔

## باب حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ!

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ان کے پاس آئے اس وقت (انصار کی) دو لڑکیاں مٹی کے دنوں میں گارہی تھیں۔ دف بجارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (لیٹے) تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لڑکیوں کو جھڑکا، ان کی آواز سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا فرمایا ابو بکر! ان کو گانے بجانے دے! یہ عید کے دن ہیں اور وہ دن مٹی کے دن تھے (یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں)۔ اور حضرت عائشہ نے (اسی سند) سے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی پیٹھ

لہ انصار کے اس بھانجے کا نام نعمان بن مقرن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے ترجمہ باب میں ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری مولیٰ کی کوئی حدیث نہیں لائے ہیں نے کہا انہوں نے مولیٰ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پہ نہ پائی ہوگی حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے فقرہ میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولیٰ بھی انہیں میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جو میں کوہزارے ابو ہریرہ سے نکالا اس میں مولیٰ اور حلیفہ و بھائی خینوں مذکور ہیں تبصر میں ہے کہ خفیفہ اس حدیث سے دلیل لی کہ جب عصبہ و رفویہ الفوفن نہ ہوں تو بھانجا مومن کا وارث ہوگا ۱۲ منہ یہ حدیث ہی باب میں موصول مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے عیال علی کا نام تھا کہ جس پر حبشی حبش بن کوش بن مام بن نوح مذکور اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ علاقہ عرب پر غالب آگئے تھے اور ان کے بادشاہ ابوہریرہ نے کبر کو گرد دینا پانا عیال کا حفظ نے کہا باب کہ حدیث سے بعض صوفیہ نے قصص و تراجم پر اباحت پر دلیل لی ہے اور جو علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حبشیوں کا تھیل بڑائی کی تسلیم کے طور پر تھا اس سے اس قصص کا بابت نہ کر سکتے گی جو ملو و لکھ کے طور پر ہو جیسے بعض علماء اور اہل ظواہر کا مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا بجانا یا خوشی کرنا جائز ہے لیکن اور وقت میں حدیث سے اہمیت ثابت نہیں پاس پر اس کیسے ہیں اور عبداللہ بن جوفرائی اور ثور بن کاکا اساتیر کے البتہ عیادت کے طور پر گانا بجانا یا صوفیہ نے نکالا ہے اس کی سند ہے شریعت میں کچھ نہیں ہے کہ جس مقامی یا تابعی سے ثابت ہے کہ کئی مجلس سماع عیادت کے طور پر قائم کی ہوا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پھر عیادت ہوگا اور عیادت گراہی ہے اس نے



رَبِّ مُطِيعٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُصْمَةِ اسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَسْمَاءُ وَأَنَا الْإِنْسَانُ الَّذِي يَحْمِلُ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدْحِي وَأَنَا الْعَاقِبُ -

۳۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يُصَرِّفُ اللَّهُ عَقْلِي شَتَمْتُ قُرَيْشٍ وَلَعَنَهُمْ لَيْسَ مِنْهُمْ مَدَامَا وَ يَلْعَنُونَ مَدَامَا وَأَنَا مُحَمَّدٌ -

بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَاءٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْتَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَجَبَّوْنَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ -

۳۲۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ

نے فرمایا میرے پارچے نام میں محمدؐ احمدؑ ماحی یعنی مٹانے والا۔ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا۔ حاشر لوگ میرے بعد حشر کیے جائیں گے۔ عاقب۔ یعنی خاتم النبیین، میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

(از علی بن عبد اللہ مدینی از سفیان از ابو الزناد از اعرج از ابو ہریرہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں لغت کس طرح مٹال دیتا ہے وہ مذموم کو برا کہتے ہیں اس پر لغت کرتے ہیں میں تو محمدؐ ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

(از محمد بن سنان از سلیم از سعید بن میناء از جابر بن عبد اللہ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اسے خوب آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرتے ہوئے یہ کہنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا، ۱۰

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از عبد اللہ بن دینار از ابو صالح از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اسے خوب سجا یا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ

۱۰ کہنت عرب کے کافر دشمنی سے آپ کو محمدؐ نہ کہتے یعنی سارا ہوا ملک اس کی ضد علوم کے نام سے آپ کو پکارا تے یعنی برا آپ نے فرمایا مذموم میرا نام ہی نہیں ہے جو مذموم ہو ہی پر ان کی گالیاں پڑیں گی حاذق نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے روف، رحیم، شامد، مبشر، نذیر، مبین، وداعی الی اللہ، ملجئ منیر، مذکور، مکتوف، ہادی، شہید، امین، مرسل، مدبر، متوکل، مختار، مصطفیٰ، شفیع، شفیع، صادق، صادق، و غم و بیضوں نے کہا آنحضرت کے بھی اسمائے حسنی کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر غیب الہی کے جائز تو تین سو ناموں کا بھی نام ہے ۱۱ مطلب یہ ہے کہ یہ نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

اس گھر میں پھرنے میں تعجب کرتے ہیں (ایسا خوب صورت گھر یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں، میں خاتم النبیین ہوں۔

(از عبد اللہ بن یوسف الزلیث از یحییٰ ابن شہاب از عروہ ابن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

(از حفص بن عمر از شعبہ از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابو القاسم! آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا وہ کسی دوسرے اس کنیت والے سے مخاطب تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو۔ مگر میری کنیت مت رکھو۔

(از محمد بن کثیر از شعبہ از منصور از سالم ابو الجہد از جابر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از یوب از ابن سیرین) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

مِنْ قَبْلِ كَمْ تَلِي رَجُلٌ بَنَى بَيْتًا قَاسَمَهُ وَأَجَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَعَجَلَ النَّاسُ يَطْلُوْنَ قُوتَ بَيْمٍ وَيُجْبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا وَضَعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ وَأَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

۳۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَلَّبِ مِثْلَهُ۔

## باب كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّوْصِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَسْمَوْنَ يَا سَمِيُّ وَلَا تَقْتُلُونَا بِكُنْيَتِي۔

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسْمَوْنَ يَا سَمِيُّ وَلَا تَكْتُلُونَا بِكُنْيَتِي۔

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمَعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ اس کا ذکر انشاء اللہ کے لئے کا بعض نسخوں میں اس حدیث سے پہلے ایک باب بھی ہے یعنی باب وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ وفات کا بیان کرنے کا موقع نہیں ہے اس کا ذکر آج نہیں آتا چاہئے ۱۲ من ۱۰ حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے بعضوں نے کہا یہ مانعت آپ کی زندگی تک بھی بعضوں نے کہا حجۃ کرنا منع ہے یعنی محمد نام رکھ کر کنیت ابو القاسم رکھنا ۱۲ من

وَسَلَّمَ سَمُوا بِأَسْمَى وَلَا تَكُنَّا بِكُنْيَتِيْ-

## باب ۲۰۷

۳۲۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَبِي جَعْفَرٍ وَتَسْعِينَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا مَثَعْتُ بِهِ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ الْأَيْدِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ شَاهِدٌ قَادِمٌ اللَّهُ قَالَ فَدَعَانِيْ-

## باب ۲۰۸

۳۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبْتُ بِي خَالَتِيْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعَ فَمَسَمَسَ أَسْمَى وَدَعَانِيْ بِالْبُرْكَ وَتَوَمَّنَا فَتَرَبَّتُ مِنْ وَضُوءِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ بَيْنِ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَلَةُ مِنْ حِجْلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَنْزَلَةَ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَاصِمُ السَّائِبُ قَبْلَ الزَّاءِ-

## باب

(از اسحاق از فضل بن موسیٰ) جعید بن عبد الرحمان کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید کو دیکھا کہ چورانوے سال کی عمر تھی، مگر اچھے خاصے مضبوط تھے۔ وہ کہنے لگے مجھے معلوم ہے میرے یہ حواس کان آنکھ سب اب تک کام دے رہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے۔ میری حال مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ اس بچے کیلئے دعا فرمائیے یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی

## باب مہنوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کو ڈٹیاں تھیں)

(از محمد بن عبید اللہ از حاتم) جعید بن عبد الرحمان کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید سے سنائیں میری حال مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر برکت کی دعا کی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ہوت کی ہر دو پیچھے جیسے جلد کا انڈا یا پھیرکٹ کی گھنڈی محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں حدیث میں جو جلد کا لفظ ہے یہ گھوٹے کے محل سے نکلا ہے جل اس سنبدی کو کہتے ہیں جو گھوٹے کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر ہوتی ہے)۔ ابراہیم بن حنظلہ کہتے ہیں مثل زر الحجلة (یعنی زراو پیلے پھیراؤ۔ امام بخاری کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ زراو پیلے ہو پھیراؤ)

۱۷ حافظ نے کہا بخیر کو ان کی خال کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علیہ بنت ثعلبہ ۱۲۱ منہ ۱۷ حافظ نے کہا یہ مہنوت ولادت کے وقت سے آپ کی پشت پر بنتی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شوق صدر کے بعد مہنوتوں نے یہ علامت کر دی تھی یہ مضمون ابوداؤد طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی منقول میں اور ابو نعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یہ ترجمہ ہے مثل زر الحجلة کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد بن عبید اللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے جلد کا انڈا اور جلد ایک پمٹنے کا نام ہے جو کتو سے چھڑا ہوا ہے زر ترجمہ زراو پیلے ہوا ہے ہر لے جلد یا بر تقدیم زراو پیلے ہوا ہے بمعنی یعنی زراو پیلے طرح منقول ہے زراو پیلے کا انڈا ۱۲ منہ ۱۷ ابراہیم بن حنظلہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطب میں منقول کیا ۱۲ منہ

## باب ۲۰ صفة النبی ﷺ

علیہ وسلم۔

۳۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُمِّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَتَتَبَعُ قَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لِبَنِي الشَّيْبَةِ بَعْلِي وَعَلَى يَدَيْكَ -

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إسماعيلُ عَنْ أَبِي مُحَيْفَةَ رَضِيَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشِيرُهُ -

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَيْفَةَ رَضِيَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشِيرُهُمَا قُلْتُ لِأَبِي مُحَيْفَةَ وَصْفُهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدُّ شَعَطًا وَآمَرَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قُلُوصًا قَالَ فَتُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُقْبِضَ هَا -

۳۲۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُحَيْفَةَ -

## باب ۲۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علیہ مبارک اور اخلاق کا بیان۔

(از ابوہامم از عمر بن سعید بن ابی حسین از ابن ابی ملیکہ) معتبر بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پیدل چلے گئے (رستے میں) امام حسین علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر قربان ہو (بالکل) آنحضرت کے مشابہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے حضرت علیؓ نے یہ نہ کر نہیں رہے تھے نہ

(از احمد بن یونس از زہیر از اسماعیل) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ امام حسن ابن علی علیہ السلام آپ کے مشابہ تھے۔

(از عمرو بن علی از ابن فضیل از اسماعیل بن ابی خالد) ابو جحیفہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ امام حسن ابن علی علیہ السلام آپ کے مشابہ تھے۔

اسماعیل کہتے ہیں میں نے ابو جحیفہ سے کہا بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال مبارک سفید و سیاہ تھے (بے تلخ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اوشتیاں بخشش فرمانے کا حکم دیا تھا، مگر ہم آپ کی حیات مبارکہ میں ان اوشتیوں پر قبضہ نہ کر سکے تھے۔

(از عبد اللہ بن رجاء از اسرائیل از ابواسحاق) وہب ابو جحیفہ سوانی کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے

لہ خوش بودہ تھے امام حسن رضی اللہ عنہ وسلم کے بہت مشابہ تھے اس کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجہ مشابہت مختلف ہوں گے بعضوں نے کہا امام حسن نصف علیؓ ہیں میں مشابہ تھے اور امام حسین نصف اسفل میں غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے مافضیوں کا منہ کالا چوتا ہے جو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہادت اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ قصہ آپ کی وفات کے بعد کلمہ کوئی بے وقوف بھی ایسا خیالی نہیں کرے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے بغیر خوار اور جانثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲ منہ



ہونٹ کے تلے یعنی عنقہ پر سفیدی تھی۔ لہ

عصام بن خالد کہتے ہیں ہم سے حریر بن عثمان نے کہا انہوں نے عبد اللہ بن بسر سے پوچھا جو صحابی تھے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کیا آپ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا آپ مجھے عنقہ پر کچھ بال سفید تھے۔

(ابو یحییٰ بن بکر از لیث از خالد از سعید بن ابی ہلال) ربیعہ بن ابی العزیز کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قد تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھکے سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندہ رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھنگریا لے بال والے (جیسے جشی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سیدھے بال والے۔ آپ کی عمر مبارک جب چالیس برس کی ہوئی، اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ مکرمہ میں رہے قرآن اترتا رہا۔ بعد ازاں مدینہ میں دس برس رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور دائرہ مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے آپ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا۔ میں نے وجہ پوچھی (یا حضرت انس سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبد الرحمن) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ لپٹہ قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی زرد رنگ نہ سخت گھنگریا لے والے نہ بالکل سیدھے بال والے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں برس کے آخر میں پیغمبری دی۔ پھر دس برس آپ مکہ مکرمہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے

السَّوْآتِ قَالَ تَأْتِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفْتَيْهِ السَّطْلَى الْعَنْفَقَةَ ۳۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ مَا جَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عُنُقَيْنِ شَعْرَاتٍ بَيْضَتَيْنِ۔

۳۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا أَدْمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِيطٍ وَلَا سَبِطٌ دَجَلٍ أَنْزَلَ عَلَيْهِ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ وَبِالْمَكِّيَّةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَخِشْتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضًا قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرٌ مِنَ الطَّيِّبِ۔

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ لَبِائِحٍ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِأَبْيَضَ أَمْهَقٍ وَلَا بِالْأَدْمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ

الْقَطِطُ وَلَا بِالسَّبُطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ يُعِينُ  
سَنَهُ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ  
عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَقَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَ  
لَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
يُوسُفَ عَنْ أَبِي عَرْنَةَ عَنْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ لَبَّاءَ  
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ  
النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ  
الْبَاسِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَعْرُهُ  
فِي مُدِّ عَيْنِهِ

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُوءًا  
بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْأُمْكَبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَنْتَضِعُ  
أَذْنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ خُصْرَاءَ لَهَا رَشْدِيَّةٌ  
قَطْعُ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ  
عَنْ أَبِيهِ إِلَى رَجُلٍ كَثِيرٍ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّادٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

آپ کو اٹھالیا، اس وقت آپ کے سر اور دایمی میں بیس بال سفید نہ  
تھے۔

(از احمد بن سعید ابو عبد اللہ از اسحاق بن منصور از ابراہیم بن یوسف  
از والدش از ابو اسحاق) حضرت براء بن عازب کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم لوگوں میں خوش رو و خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب  
سے زیادہ اعلیٰ اور عمدہ تھے نہ تو (بے ڈول) بہت لمبے نہ ٹھکے۔

(از ابونعیم از ہمام) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت  
انس سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا؟  
انہوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذرا  
سی سفیدی آئی تھی لہ

(از حفص بن عمر از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء بن عازب کہتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں مونڈوں  
میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) آپ کے بال کان کی نو تک پہنچتے تھے  
میں نے آپ کو سرخ چوڑا (یعنی دھاری دار) پہنچے دیکھا۔ آپ سے بڑھ  
کرنوب صورت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے اس حدیث کو روایت  
کیا اس میں یہ ہے کہ آپ کے بال مونڈوں تک پہنچتے تھے لہ  
(از ابونعیم از زہیر از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت

لہ اگر ابو ہریرہ کی روایت میں جس کو عالم اور اصحاب میں نے نکالا ہے کہ آپ کے بالوں پر سفیدی کا خضاب تھا ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ نے خضاب  
کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپ نے سفیدی کو شہرہ کے طور پر لگائی ہو اسی طرح زعفران ان لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا بھی احتمال ہے کہ انس نے خضاب  
نہ دیکھا ہو ۱۴ منہ ۱۴ یوسف کے طریق کو نوڈ وکلف نے بھی نکالا مگر مختلف طور سے اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے بعض روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی نو  
تک بعض روایتوں میں مونڈوں تک بعض روایتوں میں ان کے سر تک مگر کورسے تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ جس وقت آپ تیل لگاتے اور کنگھی  
کرتے تھے تو بال مونڈوں تک آجاتے تھے اور عام حالات میں کانوں کی نو تک پہنچتے ۱۴ منہ

أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السِّيفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

۳۳۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِيُّ بِإِصْحَافِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِلَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَوَشَّاهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزَّةٌ وَزَادَ قَبِيرَةٌ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ كَانَ يَوْمَئِذٍ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَعَبَلُوا بِأَخَذِ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبُو دُرَيْمٍ الشَّيْخُ وَأَطْلَبُ رَأِيحَةٍ مِنَ الْمَسَاكِ

۳۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاكَ جَبْرِيلُ وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مَرَّةً رَمَضَانَ قِيدَ أَرْبَعَةِ الْقُرْآنِ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ چاند کی طرح (گول چمک دار) تھا۔

(از حسن بن منصور البطلی) حجاج بن محمد اور نے مصیصہ (جو نہر جیسوں پر ایک شہر ہے) میں کہا ہم سے شعبہ نے کہا انہوں نے حکم سے روایت کیا۔ حکم نے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کو (سخت گرمی میں) پتھر پلے میدان میں تشریف لائے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے سامنے برچھا کر رکھا ہوا تھا اور چھپ کے ساتھ سترہ کے لیے رہتا تھا۔

اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو جحیفہ سے روایت کیا اس میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اس برچھے کے پار سے عورت گزر رہی تھی۔ لوگ کھڑے ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ تمام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے۔ ابو جحیفہ نے کہا میں نے آپ کا ہاتھ تمام کر منہ پر رکھا۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از ہرمی از عبد اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ دینی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سختی رہتے۔ جب آپ ہر اہل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے۔ اور قرآن کا آپ سے دور کرتے تھے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں لوگوں کو مصلاتی پہنچانے میں جلتی ہوا سے بھی زیادہ دینی ہوتے تھے۔

۱۔ کہل سے غیر غریب نہیں کہ بالکل گول تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس پر کسی قدر گلابی تھی عرب لوگوں میں چون میں داخل ہے اس کے ساتھ آپ کے رخسارے بھولے دیکھ کر لگتا تھے جیسے دوسری رعایت میں ہے دائرہ آپ کی گول تھی ہوتی قریب تھی کہ نہ دیکھا جائے ال بہت سادہ آنکھیں ہر دم گن ان میں لالہ درہ ۱۲ منہ ۱۵ اس روایت کو خود مؤلف نے آگے میں درج کیا ۱۲ منہ ۱۵ ایک رعایت میں ہے آپ کے ایک ٹولہ پانی میں کھینچ کر دیا تو کونوں میں سے خشک کی طرح خوشبودار تھی ام سلمہ نے کہا پسند میرے رکھے رکھا خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ البطلی اور زیادہ بے سادہ و محض نکالا کہ آپ جب مدینہ کے کسی رستے سے گذر جاتے تو وہ چمک جاتا وہاں کی خشک کی خوشبو لگتی ایک غریب عورت کے پاس خوشبو بھی اپنے شیشے میں بخور کر سا پسینہ سے زیادہ عورت جب اس کو نکاتی تو لے لے مدینہ والے خشک کی خوشبو پاتے اس کے حکم کو ام بیت المعطیین پڑ گیا یہ البطلی اور بطلی نے نکالا ۱۲ منہ

اللہ علیہ وسلم آجود یا لحیتر من الریح المرسکة۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ شِهَابٍ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمَا مَسْرُورًا تَبَرُّقًا أَسَا رِيًّا وَجَاهِرًا

فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمَدْحِيُّ لَوَيْدٍ وَأَسَامَةَ

وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا أَنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ لَم يَسْمَعْ

كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَ خَدِجَةَ عَنْ تَبَرُّقٍ

قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهَهُ مِنَ الْمَسْرُورِ وَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَازَ

وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ قِطْعَةٌ كَبِيرَةٌ كُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ

الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ يَحْيَى أَدَمَ

قُرُونًا فَقُرُونًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ فِيهَا

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ دُرَيْسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُصَيْدٌ أَنَّ

(از یحییٰ از عبد الرزاق از ابن جریر از ابن شہاب از عروہ از عائشہ

رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان (حضرت عائشہ رضی

کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی کیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپ نے

فرمایا عائشہ تو نے مدحی کی بات سنی؟ اس نے زید اور ان کے بیٹے) اسامہ

کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از یحییٰ از ابن شہاب از عبد الرحمن بن عبد اللہ

بن کعب از عبد اللہ بن کعب) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ وہ (خود

عروہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، اس کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہتے تھے

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ کا چہرہ ایسا چمک رہا

تھا اور جب آپ کو خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا

ایک ٹکڑا ہے۔ اور ہم آپ کی خوشی اس سے سمجھ لیتے۔

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمان از عمرو از سعید مقبری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میں (حضرت آدم سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہترینوں میں

ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس

میں میں پیدا ہوا۔

(از یحییٰ بن بکر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ جو اوقات فرشتاں ہوا کرتی تھیں اور اسامہ یہاں قائم بعضہ نافع شکر کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ایک بن باجہ دونوں کچرے اولیٰ ہے پڑے تھے

لیکن پاؤں کھلے تھے مدحی نے جو کچھ بتایا فرشتاں تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلتے ہیں۔ امام شافعی رحم نے اس حدیث کی رو سے

قیادہ جمع صحاح میں جہاں اشتباہ تھا اس حدیث کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ کتاب القرآن میں آئے گا یہاں اس کے لئے یہ ثابت کرتا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکریں

تھیں ۱۲۔ ہاں نہیں کہا کہ یہاں تک کہ سیاہ داغ بھی ہیں ۱۲۔ ۱۳۔ قرن چالیس سال کا یا اسی سال کا یا سو سال کا یا ستر سال کا یا ایک سو بیس سال کا ہوتا ہے ۱۴۔ ۱۵۔

ابن عبد اللہ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يلقون رؤسهم فكان أهل الكتاب يسدلون رؤسهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يهتف موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤد من فيه يفتي ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه.

۳۱۰۔ حدثنا عبد الله بن عمرو بن العاص عن أبي جبر عن ابن عباس عن عائشة عن أبي ذر عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم قاضياً ولا متخفياً وكان يقول إن من خيأ ركع أحكم أخلاقاً.

۳۱۱۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثماً فإن كان إثماً كان أبعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه إلا أن تنتهك حرمة الله فينتقم الله بها.

۳۱۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن عمار عن ثابت عن أنس قال ما مسست حرداً ولا ديباً جاً ألين من كف النبي صلى الله عليه وسلم.

(شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یونانی لوگ کرتے ہیں) اور مشرک لوگ مانگ نکال کرتے۔ اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم الہی نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ کو دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اسے اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے بدلہ لیا کرتے۔)

(از سلیمان بن حرب از حماد از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا نہ میں نے کوئی خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(از سلیمان بن حرب از حماد از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا نہ میں نے کوئی خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا شاید آپ کو حکم آگیا ہو گا۔ ہر سال اپنی ذات سے لے کر تمام اہل ان کو لٹکانا شروع کر دیا تھا اس لئے ان سے بدلہ لیا گیا۔ اگر اپنی ذات کے لئے بدلہ لیتے تو اس یہود کو ضرور پہلے ہی قتل کر دیتے جس نے کبریٰ میں نہر ملا کہ آپ کو کھلا دیا تھا یا اس منافق کو قتل کرتے جس نے مال غنیمت کی تقسیم کرتے وقت کہا تھا کہ اس قسم سے اللہ کی رضا مندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

وَلَا شَكَّ أَنَّ رَجُلًا قَطُّ أَوْ عَرُفًا قَطُّ أَطْلَبَ مِنْ  
رَجُلٍ أَوْ عَرُفٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتَبَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ الْعَذْرَاءِ فِي خَلْرِهَا

۳۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ

وَأَبْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَرَأَى

كَرِيهَ شَيْئًا عَرُفًا فِي وَجْهِهِ۔

۳۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجْمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ

إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ۔

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بُكَيْرُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ مَجْنَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ فَخَرَجَ

بَيْنَ يَدَيْ جِلْدٍ حَتَّى تَرَى ابْطِينَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ

حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَقَالَ بَيَاضُ ابْطِينَةٍ۔

۳۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَّادٍ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ

أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا

کی خوشبو سے بہتر سونگھی۔

(از مسدد از یحیی از قتادہ از عبد اللہ بن ابی عتبہ) حضرت ابو

سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ

نشین لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

(از محمد بن یحیی و ابی مہدی) دونوں نے حضرت شعبہ سے

اسی طرح روایت نقل کی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو

براسمجھتے تو آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

(از علی بن حجاز شعبہ از اعمش از ابو حازم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں

کہا۔ اگر آپ کا دل چاہتا تو اسے کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (برائی نہ کر کے)

(از قتیبہ ابن سعید از بکر ابن مرفع از جعفر ابن ربیعہ از اعرج از عبد اللہ

ابن مالک ابن نجیمہ اسدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو

دونوں ہاتھ پیٹ سے الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ

دیکھتے۔

راوی کہتے ہیں ابن بکر نے بکر سے یہ نقل کیا کہ آپ کی بغلوں کی

سفیدی دکھائی دیتی۔

(از عبد اللہ بن حماد از یزید بن زریج از سعید از قتادہ) حضرت انس

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اپنے

دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں اس

میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۔ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۱۳ ہر شمس کی دیر سے زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ ۱۳ یعنی حلال کھانے کو، حبس

سے تو فوراً منع فرماتے۔ کورچھوڑنے سے جو آپ نے کراہت بیان کی وہ طبعی بیان فرمائی چونکہ آپ کے ملک ولے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عیب نہیں کیا ۱۲ منہ

۱۳ اس حدیث کے اس میں اس لئے ہے یہ غرض ہے کہ آپ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں ۱۲ منہ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى  
بَيَاضَ رِطْبَتِهِ -

۳۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ الشَّاذِلِيِّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ  
سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي مُجَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
دَفَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالدَّيْمِ  
فِي قُبَّةٍ كَانَ بِأُتْرُقَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَتَدَاوَلَ الصَّلَاةَ  
ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضَلَ وَمُؤَدَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ الْقَامُ عَلَيْهِ يَأْخُذُ مِنْ  
مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَاثِرَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَظْهَرَ إِلَى وَبَيْتِ  
سَاقِيَةٍ فَرَكِبَ الْعَاثِرَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ  
وَالْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ يَبْسُ بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَالْمَرْأَةُ  
۳۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزْازُ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُحَلِّقُ حَدِيثًا كَوْنَهُمَا الْعَادَةُ لِاحْصَاءِهِ وَقَالَ  
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ  
أَلَا يُبْجِلُكَ أَبُو فَلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ مُحَمَّدٍ  
فَهَدَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعْنَى  
ذَلِكَ وَكَانَتْ أَسْجَمُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضَى لِبَعْضِهِ  
وَلَوْ أَدْرَكْتَهُ لَوَدِدْتُ عَلَيْهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْسِرُ دُحْلِيَّتَ كَسْرٍ دُكْمٍ -

(از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک ابن مغول از عون ابن  
ابی جحیف) حضرت ابو جحیف فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا۔ اس وقت آپ ابلیج میں ایک خیمے میں  
بٹھیرے ہوئے تھے اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ خیمے سے باہر نکلے  
انہوں نے نماز کے لیے آذان دی پھر اندر آئے (خیمے میں) اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر گئے۔ لوگ اس  
(پانی) پر (اشتیاق کی وجہ سے) ٹوٹ پڑے۔ ہر ایک پانی لینے لگا پھر اندر  
آئے اور برہمی نکالی اس وقت آپ باہر تشریف لائے گویا میں آپ کی پندلیوں کی  
چمک دیکھ رہا ہوں۔ برہمی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور  
عصر کی دو رکعتیں (قہر کیا) آپ کے سامنے سے (برہمی کی دوسری جانب)۔  
گدھے اور عورتیں گزر رہی تھیں یہ

(از حسن بن صباح ہزار از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر پھر کہ باتیں  
کرتے کوئی گنے والا چاہتا تو انہیں آخر تک گن لیتا۔  
لیث نے بواسطہ یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ حضرت عائشہ نے عروہ سے کہا تجھے ابو فلان  
(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) پر تعجب نہیں آتا وہ میرے عمرے کے ایک کونے  
میں آ بیٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے اور  
مجھ سنانے لگا۔ میں نفل پڑھ رہی تھی، ابھی نماز سے فارغ نہیں ہوئی  
تھی کہ وہ اٹھ کر چلا گیا اگر وہ ٹھہرتا، میں اسے موجود پاتی تو اس کی  
خبر لیتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کہتے  
تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو یہ

۱۔ ترجمہ اب اس سے نکلتا ہے کہ یہ کہیں نہ لیاں پس چلا دیکھیں ۱۲ منہ ۱۳ حضرت عائشہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تریانی پر انکار کیا کہ حضرت ابو ہریرہ نے  
کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ۱۲ منہ

**باب** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَامَ عَيْنِهِ وَلَا يَتَامَ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَبْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَقْبَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّكَ سَأَلَ عَائِشَةَ: وَكَيفَ كُنْتَ صَلَوَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ بَدَنِي فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عَشْرَةَ رُكْعَةً يُصَلِّيَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيُ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيُ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِيَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَتَامَ قَلْبِي-

۳۳۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُرَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوَيْسَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُؤْتِيَ الْبَيْتَ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَهُمْ أَشْيُهُمْ هُوَ فَقَالَ فَقَالَ أَوَسْطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَكَانَتْ وَتَالَ آخِرُهُمْ خَيْرُهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَكَلِمَةُ يَوْمِ حَتَّى جَاءُوا الْيَلَةَ الْآخِرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ

**باب** سَوْتُهُ وَقَدْ حَضَرَ سِرُّهُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ  
کی صرف آنکھیں ہی سویا کرتی تھیں، مگر دل جانتا رہتا ہے  
اسے سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از سعید مقبری) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں (تہجد یا تراویح) کیسے ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینے میں رمضان کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (انہی کو تہجد کہو یا تراویح) پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا! پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا! پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے) میں (حضرت عائشہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

(از اسماعیل از برادرش از سلیمان) شریک ابن عبد اللہ بن ابی نمیر کہتے ہیں ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ معراج کا واقعہ بیان کرتے تھے یعنی جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے لگے اور یہ معاملہ وحی سے پہلے گذرا آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (آپ اس وقت حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے درمیان سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کہ لے جانے کا حکم ہے؟ دوسرے نے کہا جو درمیان میں سو رہے وہی ان سب میں بہتر ہے۔ تیسرے نے جواب میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو۔ اس رات صرف اتنا واقعہ ہوا۔ اس کے بعد آپ نے



عَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْنِيَةً سَيِّئَةً وَلَا يَتَأَمَّرُ قَلْبُهُ  
وَكُنَّا لَكَ الْإِنْبِيَاءُ تَتَأَمَّرُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا يَتَأَمَّرُ قُلُوبُهُمْ  
فَنُورُكَ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ عَزَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ -

## باب ۲۰۸ علامات النبوة في الإسلا م -

۳۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَذْجَرُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا وَجْهُ الْقُبْرِ هَوَسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَبْقَطَ مِنْ مَتْنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَتْنَامِهِ حَتَّى يَسْتَبْقِطَ فَاسْتَبْقِطَ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَكْبِرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَبْقِطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ صَلَّى بَنَا الْغَدَاةَ فَأَنْزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا قُلَانِ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيْمَّمْ بِالْصُّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطَشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا كُنْ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِإِمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلًا بَيْنَ مَرَاتَيْنِ

ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھ جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا رہا بیدار رہتا تھا اور تمام پیروں کا یہی حال ہے انکی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا عرض جبریل نے آپ کو ساتھ لیا کچھ دیر کے بعد

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کا بیان -

(از ابوالولید از سلم بن زبیر از ابورجاء) عمران بن حصین نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر چلتے رہے، صبح کے قریب (تھکاوٹ کی وجہ سے) اتر پڑے ان کی آنکھ لگ گئی۔ سورج بلند ہونے تک نہیں اٹھے۔ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ طریقہ تھا کہ آپ کو کوئی شخص نیند سے نہ جگاتا تھا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے آخر حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مانے بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے (اور وہاں سے کوچ کا حکم دیا) مہر پڑاؤ کا حکم دیا اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس سے پوچھا تجھے کیا ہوا کہ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی دیکھنے لگا میں جنبی ہو گیا ہوں (پانی نہیں ہے) آپ نے اسے حکم دیا تیمم کر لے اس نے تیمم کیا پھر نماز پڑھ لی۔ عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا یہ سخت پیاس لگی ہوئی تھی، ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو مشکیں پانی سے بھری ہوئی (اونٹ پر) لادے ہوئے ہے اور ان پر

۱۔ بعد اس کے وہی قصہ گنجا جو معراج کی حدیث میں اوپر گنجا اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوئے میں ہوا تھا گریہ روایت، شاذ ہے صرف شریک نے یہ روایت کی ہے کہ آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے عبدالمطلب نے کہا شریک کی روایت منفر د اور مجہول ہے، قتادہ کے لائق نہیں ہے اور اکثر علماء علیہ السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا ۱۲ منہ ۱۳ - یہ حدیث ابواب التیمم میں گزری ہے ۱۲ منہ ۱۳ - دوسری روایت میں یوں ہے کہ تکبیر کہنے والے حضرت عمرؓ تھے اور وہی صحیح معلوم ہوتی ہے جیسے اوپر یہ روایت گزری ہے ۱۲ منہ ۱۳

فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ إِنَّهُ لَمَاءُ فَطَلْنَا  
كَمْ مَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمَ مَرُّوْكَ لَيْلَةٍ  
فَطَلْنَا أَنْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمَ مُسَلِّكُهَا مِنْ أَمْرِهَا  
حَتَّى اسْتَقْبَلَنَا بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخَدَّ نَتْنُهُ بِبُشْلٍ لَدَى حَدِّ ثَنَانَا غَيْرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَتْهُ  
أَنَّهُمَا مُؤْتَبَرَةٌ فَأَمَرَ بِسَرَايَتِيهَا فَسَمِعَ فِي الْعَزَلِ لَدَيْنِ  
فَتَشَرَّبْنَا عَطَا شَا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَلَأَا  
حُلَّ قَرِيْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَا وَغَيْرَ آتَاهُ كَمْ نَسُوقُ  
بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تُصِصُ مِنَ الْإِثْلِ ثُمَّ قَالَ لَهَا لَوْ  
مَا عِنْدَ كُمْ فَجَمَعَهُمَا لَهَا مِنَ الْبَسِيسِ وَالْمَرْحُوقِ  
أَنْتِ أَهْلُهَا قَالَتْ لَقَيْتُ أَسْعَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ  
فَبَقِيَ كَمَا زَعَمُوا فَهَذَا مِنْ اللَّهِ ذَاكَ الصِّرْمُ بَيْنَكَ  
الْمَرْأَةُ فَاسْكَنْتِ وَأَسْكَنُوا -

۳۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَّاهُ وَهُوَ  
بِالزُّوْدَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِثْقَاءِ فَبَعَلَ الْمَاءَ  
يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَوَضَعْنَا الْقَوْمُ قَتَادَةَ  
قَالَتْ لَا نَسِ كَمْ كُنْتُمْ قَالَتْ لَمْ أَكُنْ وَأَوْزُهُاءُ فَلَمَّا نَزَّاهُ  
۳۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ إِبْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ  
أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَأَلْفَسَ الْوُضُوءَ

پاؤں پر لٹکائے جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے  
اس نے کہا پانی تو یہاں نہیں ہے، ہم نے پوچھا تیرے گھروالوں سے  
پانی کتنا دور ہے؟ اس نے کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم  
نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ  
کا رسول کیا ہوتا ہے؟ عمران کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور  
اے آگے آگے لیے آخرت کے پاس لے کر آئے اس نے آپ سے  
بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی، آپ سے اتنا مزید کہا کہ میرے بچے  
نیم ہیں۔ بہر حال آپ نے حکم دیا تو اس کی دونوں ٹھکیں سامنے لائی گئیں آپ نے ان  
کے دھالوں پر ہاتھ بھر پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب سیر ہو کر پانی پیا  
اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا شکر ادا کر دیا اور وہی بھر لیا۔ فقط اونٹوں کو نہیں پلایا اس  
کے باوجود وہ ٹھکیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان سے پک پکاتا تھا اس کے بعد آپ نے لوگوں سے  
فرمایا تمہارے پاس جو کھانے کی چیز ہو وہ لادو تو لوگوں نے اس عورت کیلئے روٹی کے ٹکڑے اور  
کھجور کھجور کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی ہوں جو بڑا بامدد و  
یہی خبر ہے جبے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اسے ہدایت دی اور وہ اس کی قوم مسلمان ہو گئی۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از سعید از قتادہ حضرت انس سے)  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زور زور میں (جو مدینہ منورہ میں ایک  
مقام ہے) تشریف فرما تھے، وہاں پانی کا ایک برتن آپ کی خدمت میں  
پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا تو پانی آپ کی انگلیوں  
سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے  
حضرت انس سے پوچھا آپ اس وقت کتنے آدمی تھے آپ نے بتائیں سو بیس یا تیس  
(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق ابن عبد اللہ ابن ابی طلحہ)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا  
عصر کی نماز کا وقت آپ پہنچا تھا، لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے پانی نہ  
ملا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ انہوں کو بھی ۱۲ یا ۱۴ منہ ۱۵  
میں تنصیب۔ مطلب سب کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ

فَلَمْ يَجِدْ دَاخِلًا رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِوُضُوءٍ قَوْمَهُ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي ذَلِكَ الْإِفَاءِ فَأَمَّا النَّاسُ أَنْ يَتَوَضَّعُوا مِنْهُ  
فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِمْ فَتَوَضَّعُوا  
النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ أَخِيهِمْ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ  
حَدَّثَنَا حُزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
ابْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ خُوْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنْطَلَقُوا  
يَسِيرُونَ فَخَفَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدْ دَاخِلًا  
يَتَوَضَّعُونَ فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَبَاءَ بِقَدَحٍ  
مِنْ مَاءٍ يَسِيرًا فَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَوَضَّعَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ  
قَالَ قَوْمُوا أَفْتَوَضَّعُوا أَفْتَوَضَّعُوا الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا أَفَاءً  
يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ يَرْوِي  
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَفَرَتِ الصَّلَاةُ  
فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّعُوا  
بَقِيَ قَوْمٌ قَالِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَضَّبٌ  
مِنْ حِمَارٍ فِيهِ مَاءٌ قَوْضَعُ كَفَّةٍ فَصَغَّرَ الْمُخَضَّبُ  
أَنْ يَكْبِطَ فِيهِ كَفَّةً فَصَغَّرَ أَصَابِعَهُ قَوْضَعَهَا فِي  
الْمُخَضَّبِ فَتَوَضَّعَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ  
كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں لا کر رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس  
میں سے وضو شروع کر دو سب لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آنحضرت آدمی نے  
بھی وضو کر لیا۔ پھر بھی پانی آپ کی انگلیوں مبارک سے چھوٹ رہا تھا

(از عبد الرحمن بن مبارک از حزم از حسن بھری) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تشریف لے گئے آپ  
کے ساتھ چند صحابہ کرام بھی تھے، چلتے چلتے نماز کا وقت آگیا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو  
کر سکیں۔ آنحضرت آدمی گیا اور تھوڑا سا پانی کسی پیالے میں لے کر آیا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا۔ پھر اپنی چاروں  
انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب  
نے وضو کر لیا اور جو مقصد تھا (وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا۔ یہ لوگ شراعتی تھے  
یا ستر کے قریب۔

(از عبد اللہ بن منیر از یزید از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ نماز کا وقت آپہنچا، جن لوگوں کا گھر مسجد نبوی کے قریب تھا وہ تو اپنے  
گھر سے وضو کر آئے کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس پیچر کا برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ آپ نے اپنی ہتھیلی مبارک اس  
کے اندر رکھ دی، برتن چھوٹا تھا آپ اپنی ہتھیلی اس میں نہ پھیلا سکے آخر آپ  
نے انگلیاں ملا کر ہتھیلی برتن میں رکھی۔ پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا اسی آدمی تھے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد العزیز بن سلم از حصین از سالم)

۱۔ وہ خود بخود تھے جیسے عمارت بنی اسامہ کی مٹی میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۱۵ جنہوں نے اس کو کٹے سے وضو کیا ۱۲ منہ ۱۵ یہ چار حدیثیں انس کی امام  
بخاری نے بیان کیں ہر ایک میں ایک علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان میں جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لئے تکلیف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي نُجَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدِّ يَبْيِئَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ دِرْكُوَّةٍ فَتَوَمَّأَ فَمَشَى لَنَا مَسَّ هَوَاةٍ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا الْيَسَّ عِنْدَنَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُونَ وَلَا تَشْرَبُونَ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ تَوَضَّعَ يَدَاكَ فِي التَّرْكُوَّةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَوَضَّعُونَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِمْ كَمَا مَثَلُ الْغَيُوثِ فَفَتَرَبَّنَا وَتَوَضَّأْنَا قَالَتْ كُمْ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا نَاكُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۳۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا إسماعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحَدِّ يَبْيِئَةً أَدْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدَّ يَبْيِئَةً بِمَرِّ قَارِحَتَنَا حَتَّى لَمْ تَنْزِلْ فِيهَا قَطْرَةٌ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِرِّ قَدَا مَاءٍ فَصَغَصَ وَهَجَرَ فِي الْبِرِّ فَكُنَّا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقْنَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا وَرَدَّتْ أَوْصَادُ دَرَكَا بَنَّا۔

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ سَمَةَ أَسَى بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَمَّا رَمَّ سَلِيمٌ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَأَنَا

ابن ابی جعفر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حدیبیہ کے دن پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوتا رکھا تھا لوگ اس کی طرف لپکے آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس نہ پینے کا پانی ہے نہ وضو کرنے کا بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے اپنا ماتھ لوٹے میں رکھ دیا، پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔ ہم نے بیابھی اور وضو بھی کیا۔ سالم کہتے ہیں ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تب بھی یہ پانی ہمیں کافی ہوتا۔

(از مالک بن اسماعیل از اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ جو ایک کنوئیں کا نام ہے کے مقام پر تھے۔ ہم نے اس کا سارا پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے کنارے والی دیوار پر بیٹھ گئے اور ذرا سا پانی منگوایا۔ ٹکلی کی ادروہ کلی اس کنوئیں میں ڈال دی۔ تھوڑی دیر میں گدھی تھی کہ کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا ہمارے جانور بھی خوب سیراب ہوئے اور ہانی پی کر لوٹے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازیں کچھ نہ سنی تھیں۔ میرا خیال ہے آپ جھوکے ہیں۔ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے اور جو کی کئی روٹیاں بچائیں پھر اپنی اور رخصتی میں جو کی چند روٹیاں لپیٹ کر باندھ دیں اور دھنی کا ایک حقہ

مِنْ شَعِيرَةٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارَ آلِهَاتٍ فَلَقَّتِ  
 الْخَبْرَ بِبَعْضِهِمْ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيْ وَلَا تَشْفِي  
 بِبَعْضِهِمْ ثُمَّ أَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ  
 فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
 بَطْعًا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا فَأَنْطَلَقُوا وَأَنْطَلَعُوا  
 بَيْنَ يَدَيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ  
 أَبُو طَلْحَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَ  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَيْتُمْ يَا أُمِّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَكَانَتْ  
 بِذَلِكَ الْخَبْرَ فَاذْكُرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقُلْتُ وَعَصَوْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِّي فَادَمَّتْ ثُمَّ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَا مَرْثَا لَكَ  
 أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لِعَشْرَةٍ فَادْنِ لَهُمْ فَاكلُوا  
 حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَوَّجُوا ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لِعَشْرَةٍ فَادْنِ  
 لَهُمْ فَاكلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَوَّجُوا ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ  
 لِعَشْرَةٍ فَادْنِ لَهُمْ فَاكلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَوَّجُوا  
 ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لِعَشْرَةٍ فَادْنِ لَهُمْ فَاكلُوا حَتَّى شَبِعُوا

میرے بدن پر باندھ دیا۔ پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجائیں  
 گیا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں آپ کے  
 پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی  
 ہاں آپ نے پوچھا کچھ کھانا دے کر بھیجا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، آپ  
 نے لوگوں سے فرمایا اٹھو چلو۔ چنانچہ آپ تشریف لے چلے میں آپ سے  
 آگے ہی لپک کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان سے کہہ دیا  
 (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے آدمی لیے آ رہے ہیں) حضرت ابو طلحہ  
 نے ام سلیم سے کہا کہ آنحضرت لوگوں کو لارہے ہیں اور ہمارے پاس  
 اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلائیں حضرت ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور  
 رسول (ہر کام کو حکمت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) بہر حال  
 ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ  
 ہی آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم! تیرے پاس جو کھانا  
 ہے وہ لے آ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں، آپ نے فرمایا انہیں چوراکر  
 ڈالو! ام سلیم نے کپڑے سے گئی بچوڑا وہ سالن کی جگہ رکھا گیا پھر آپ نے  
 جو دما کرنی تھی وہ ڈھال کی اور ابو طلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں  
 نے بلایا، وہ کھا کر سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا اب دس  
 دس آدمیوں کو بلا لے۔ انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو گئے (تیسری  
 بار) فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلا لے! حضرت ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی  
 آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دے (پھر چوتھی بار) فرمایا اور دس آدمیوں کو  
 بلا لے انہوں نے بلایا۔ غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھانا، اور  
 خوب پیٹ بھر کر کھا لیا یہ ستر اسی آدمی تھے سہ

۱۷۔ ام سلمہ کی بیگزین کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس نے روٹیاں لے جاتے ہیں دروازہ اور لوگ بھی کھانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور  
 پھر آپ بھوکے رہ جائیں گے ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ، یا اللہ اس میں بہت برکت ہے ۱۲ منہ ۱۲ دوسری روایت میں



۳۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا  
أَكْثًا مَقْفَرًا وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَرَّةً مَن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ لِثَنَيْنِ فَلْيَنْهَبْ  
ثَلَاثَ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ لِأَرْبَعَةٍ فَلْيَنْهَبْ  
بِحَافِصِهِ وَسَادِيهِ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ  
بِثَلَاثَةٍ وَأَنطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ  
وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهَوَانَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا  
أُورِي هَلْ قَالَ إِمْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَ  
بَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ  
رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لِمَ أُمِرْتُ  
مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ وَعَشِيَّتُهُمْ  
قَالَتْ أَبُو حَتَّى قُلْتُ قَدْ عَرَفْتُمُوهُمْ عَلَيْهِمْ فَكَبَرُهُمْ  
فَدَهَبْتُ فَأَخْبَلْتُ فَقَالَ يَا غَنَدَرُ مَجْدٌ عَمَّ قَسَبٌ  
وَقَالَ كَلُوا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَابْنُ  
اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ التَّلَمِزِ إِلَّا رِيَاءً مِنْ أَهْلِهَا  
أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَادَتْ أُنْثَرُ مِنْهَا كَانَتْ  
تَقْبَلُ فَظَلَّ أَبُو بَكْرٍ قَدْ أَشْيَأَ أَنْ تَذُوقَ قَالَ لِإِمْرَأَتِهِ  
يَا خُتَّ بَنِي قُرَيشٍ قَالَتْ لَا وَكُفْرًا عَيْنِي لِمَ الْآنَ

(از موسی بن اسماعیل از معمر از والدش از ابو عثمان) حضرت محمد ﷺ  
بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس لوگ تھے ایک بار آپ  
نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان اصحاب  
صفہ سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں  
کا کھانا ہو وہ پانچواں لے جائے یا چھٹا آدمی یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو  
شک ہے) غرضیکہ حضرت ابو بکر و تین آدمی لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی  
لگے اور گھر میں تین تھا اور میرے ماں باپ۔ ابو عثمان نے کہا مجھے یاد نہیں۔ عبد الرحمن نے کہا  
اور میری بیوی اور خدام جو میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (دو لوگوں)  
گھروں میں کام کرتا تھا۔ ہوا یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشاء کی نماز تک وہیں ٹھہرے  
رہے۔ عشاء پڑھ کر ان تین آدمیوں کو لیے ہوئے گھر چلے گئے اور ان  
مہمانوں کو (گھر پر چھوڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور  
اتنی دیر تک ان کے پاس ٹھہرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے  
سے فارغ ہو گئے وہاں سے اتنی رات گزری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی  
ان کی بیوی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے، ہمارے مہمان  
یونہی بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے انہیں کھانا دیا؟  
ام رومان نے کہا کھانا ان کے سامنے رکھا گیا مگر انہوں نے نہیں کھایا  
کہنے لگے حضرت ابوبکر! آپس کے تو ہم کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے کھانا  
کہتے ہیں میں چھپتے گیا حضرت ابوبکر نے مجھے پکارا ارے یا چچی! کدھر ہے؟  
بہت برا بھلا کہا کانا کو سا اور مہمانوں سے کہنے لگے اب تو کھاؤ اور قسم  
کھا لیں کہیں نہ کھاؤں گا۔ عبد الرحمن نے کہا ہم جب تک ایک لقمہ کھاتے  
تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا جتنی کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا تنہا چلے

۱۷۔ غز کل جارا یا پڑے آدمی تھے ۱۲۔ حضرت محمد ﷺ سے چلے گئے سمجھے کہ عبد الرحمن ان کو کھلانے کا ۱۳۔ منہ سے یہ حال دیکھ کر ڈر کے بلکہ ۱۱۔ منہ سے یہ  
ہو گا کہ ابوبکر نے شام کو کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا ہو گا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھا یا ہو گا۔ عشاء کے بعد آپ کھا یا ہو گا۔ اس حدیث کے ترجمہ میں بہت  
انکال و جادری شکل سے منی مجھے ہیں وہ نہ تدرارے قائم نظر آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ کی غلطی کی ہو چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے تعشی کے بدل حاتی تعشی  
سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تے پھرے کہ آپ اونٹنے لگے۔ قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ۱۲۔ منہ سے



أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ  
إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يُعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مَعَهَا  
لُقْمَةً ثُمَّ حَلَّهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ قَوْمِهِ عَهْدٌ  
فَمَعَهُ الرَّجُلُ فَتَقَرَّرْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ  
رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَغْنُوهُمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ  
غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْعَلُونَ  
أَوْ كَمَا قَالَ -

تھاس سے بھی زیادہ ہو گیا حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ  
ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا بنی فردوس کی بہن یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں  
نے کہا کچھ نہیں اقم میرے پیالے (یعنی میری) کھانا تجنا پہلے تھا اب اس سے  
گنگنا ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس سے کھالیا اور کہنے لگے جو قسم  
میں نے کھالی تھی (یہ کھانا کبھی نہ کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا حضرت ابو  
بکر رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ اس میں سے کھایا۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس لے آئے۔ صبح تک وہاں رکھا رہا۔ ہم مسلمانوں اور کافروں  
کی ایک قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گزر گئی (ان سے لڑائی کے لیے فوج

جمع کی گئی) پھر ہم لڑائی کے لیے بارہ ٹولیاں ہو گئے ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا کو معلوم۔ مگر اتنا معلوم ہے کہ آپؐ نے  
ان تینوں کو لشکر کے ساتھ بھیجا۔ حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں کھایا۔ یا عبد الرحمن نے کچھ ایسا ہی کہا ہے

۳۳۳۔ حَلَّ نَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ قَابِطِ بْنِ  
أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يُخْطِبُ يَوْمَ  
جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ الْكُفْرُ  
هَلَكْتُ الشَّقَاءَ فَادْعَ اللَّهَ يَسْقِينَا فَهَدَى يَدَيْهِ وَدَعَا  
قَالَ أَتْسُ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ لَرْجَاءٍ فَهَاجَتِ الرِّجْمُ  
أَنفَاسٌ مَعًا بَائِسَةً اجْتَمَعُوا ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَرَالِيهَا  
فَخَرَجْنَا نَحْضِلُ لِمَاءٍ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَا زِلًا فَلَمْ نَزَلْ  
فَطُورَ الْإِجْمَعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْنَا رَجُلٌ  
أَوْ قَبْرَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّى مَتِ الْبُيُوتُ  
فَادْعَ اللَّهَ يَجْعَلْ هَبْشَمٌ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَاحِدَيْنَا فَانْظُرُوا

(از مسدد از حماد از عبد العزیز از انس رضی اللہ عنہ) نیز حماد نے  
یونس سے روایت نقل کی انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ  
عنہ سے نقل کیا وہ یعنی حضرت انسؓ کہتے ہیں مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں قحط آیا۔ آپؐ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں  
ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے (چارہ  
نہ ملنے سے) مر گئے کبیراں بھی تباہ ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر  
پانی بھیجے آپؐ نے دونوں ہاتھ لیے کیے دعا فرمائی حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ  
اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا ابر کا نام نہ تھا اتنے میں آدمی  
آئی اس نے ابر کو اٹھایا (ریزے ریزے) پھر وہ ابر مل گیا۔ آسمان نے  
گویا اپنے دھانے کھول دیے۔ ہم ہوسے سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) پھولنے  
ہوئے نکلے اسی حال میں اپنے گھر پہنچے پھر اس جگہ سے لیکر دوسرے جگہ تک بارش  
ہوتی رہی دوسرے جگہ میں پھر وہی یا کوئی اور کھڑا ہو کر کہنے لگایا مول اللہ مکان گرے اللہ

۱۔ ترجمہ مطلب ہے کہ حدیث میں فقہر قننا جو بعض نسخوں میں فقہر قننا ہے یعنی ہماری بارہ مکرریاں کیں ہر مکرری ایک آدمی کے تحت میں بعض نسخوں  
میں فقہر قننا ہے یعنی ہم بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم ۱۲ منہ ۱۲۔ حالانکہ اس حدیث میں ابو بکر صدیقؓ کی  
کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے کہ جو کونکہ بغیر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درخشاں کوٹھا ہے اس لئے باب کا مطلب حاصل ہو گیا  
۲۔ حدیث اور گزشتہ حدیث سے ۱۲ منہ ۱۲۔ غرض کل یا بار یا معجزہ وہی ہے ۱۲ منہ ۱۲۔ اس کا نام غار جن حصن فروری تھا ۱۲ منہ ۱۲۔ صبح یہ ہے کہ وہی شخص



إلى الكتاب تصدق حول المدينة كما تمها وكيل -

ہمارے دارگرد ہر ساجم بہتر برسا حضرت انسؓ لکھتے ہیں ہم نے دیکھا

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرٍو بْنِ الْعَلَاءِ

قَالَ سَمِعْتُ قَاتِلًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوبُ إِلَى جِدْرِ فَلَمَّا انْجَلَى

الْمُنْبَرُ نَقَلَ إِلَيْهِ يَقُوبُ الْحَدْمُ قَاتِلًا فَسَمِعَ يَدَهُ

عَلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمُجِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ

أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ قَاتِلٍ وَهَذَا

رَوَاهُ أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي وَدَّادٍ عَنْ قَاتِلٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَبْنُ أَبِي قَتَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ بِعَمْرِ

الْجُمُعَةِ إِلَى شَهْرَةٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ

الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُ مِنْبَرًا

قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَعَمَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

الْجُمُعَةِ دَفَعَهُ إِلَى الْمُنْبَرِ فَصَاحَتْ الْمَلَائِكَةُ صِيَاحَ النَّبِيِّ

فَوُتِرَ لَهُ دُحْنٌ مِنْ لَدُنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَمَّمَ إِلَيْهِ تَدْنِي

أَذْيَنَ النَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ لَكُنْزِي عَلَى مَا

كَانَتْ لَكُمْ مَعِيَ مِنَ الْبَيْتِ كَرِهْتُهَا -

کافہ گنہگار میں الیٰ کربھندھا -

تعالیٰ سے دعا فرمائیے پانی موقوف کرے آپؐ کے پھر چنے یوں عافرائی یا اللہ

از محمد بن ثنی از یحییٰ بن کثیر ابو عسان از ابو حفص عمر بن عمارہ

عمر و ابن ملا از نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ایک کٹری پر ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے تھے جب منبر بنا تو آپ

اس پر چلے گئے، کٹری نے باریک آواز سے رونا شروع کر دیا۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹری کے پاس آئے اس پر ہاتھ پھیرا۔

عبد الحمید نے بحوالہ عثمان بن مسدد از معاذ بن ملاذ نافع سے

روایت نقل کی، ابو عامر نے اسے میمون ابن ابی روا سے بیان کیا انہوں

نے نافع سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن عمر نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔

از ابو نعیم از عبد الواحد بن یحییٰ از والدش حضرت جابر رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا

ایک کھجور کی ٹکڑی سے سپہارا لگا کر کھڑے ہوئے کرتے (خطبہ سناتے)

انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم

آپ کے لیے منبر نہ بنوادیں؟ آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی چچا

انہوں نے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپؐ منبر پر تشریف لے گئے

درخت نے اس زور شور سے رونا شروع کیا جس طرح چچا کروتا ہے آنحضرت منبر

پر سے اتر گئے اور اس درخت کو سینے سے لگا لیا۔ تب وہ اس بچے کی طرح

آہستہ رونے لگا جسے تسلی دی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ درخت اس

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

ہات پر دوتا ہے کہ مجھے اللہ کا ذکر سنا کرنا تھا۔

لے صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں ہے آپؐ کے پاس سے لگا لیا وہ خاموش

مسئلہ لکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں رونے اور کٹری کے بل پر بھی آپؐ سے ملنے کا شوق نہیں لکھتے داری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حکم دیا ایک گڑھ لکھو دگایا اور وہ کٹری سنا

یا کٹری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا تم کٹری کے بل پر بھی آپؐ سے ملنے کا شوق نہیں لکھتے داری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حکم دیا ایک گڑھ لکھو دگایا اور وہ کٹری سنا

ہم لکھتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم کٹری کے بل پر بھی آپؐ سے ملنے کا شوق نہیں لکھتے داری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حکم دیا ایک گڑھ لکھو دگایا اور وہ کٹری سنا

۳۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ

أَبِي بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خُصَمُ بْنُ  
عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُ مُسْتَقِيمًا عَلَى حُدُودِهِ مِمَّنْ  
كُنْهِلَ فَمَكَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ  
يَقُومُ إِلَى حَدِّهِ مِنْهَا فَلَمَّا صَبَحَ لَهُ الْمُنْبَرُ وَكَانَ  
عَلَيْهِ قِسْمُهُ مِنْ ذَلِكَ الْحُدُودِ صَوًّا كَصَوْتِ الرَّجُلِ  
حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْصَلَهُ يَدَهُ  
عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ۔

۳۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ يُحْفَظُ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْفِتْنَةِ حَرِّ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ يُحَدِّثُ  
عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَتَيْتُكُمْ يُحْفَظُ  
قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ  
حَدِيثُهُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِلَيَّ كِتَابِي  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَتُّهُ  
الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ يَكْفِيهِمَا الصَّلَاةُ  
وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ  
قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ لَكِنَّ الْوَتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ  
قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا لَأَنْ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُتَعَلِّقٌ قَالَ يُعْطَمُ النَّبِيُّ وَتُكْسَرُ  
قَالَ ذَاكَ آخَرُ أَنْ لَا يُعْلَقَ قُلُوبُكُمْ عَلَى النَّبِيِّ قَالَ

(از اسماعیل ابن ابی اویس عن ابی بلال از یحیی بن سعید قال اخبرني خصم بن  
عبيد انه سمع ابا بلال عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يقول كان المسلم مستقيماً على حدوده ممن  
كنهل فكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب يقوم الى حد منه فلما صبح له المنبر وكان  
عليه قسمه من ذلك الحدود صوتاً كصوت الرجل اذا خطب حتى ياتي النبي صلى الله عليه وسلم فوصله يده  
عليها فسكتت۔)

(از محمد بن بشار از ابی عدی عن شعبه عن الأعشى عن أبي وائل قال قال  
عمر بن الخطاب يحفظ حديث النبي صلى الله عليه وسلم في الفتنه حرر حديثي بشار بن خالد حدثنا محمد  
عن شعبه عن سليمان بن سمعان عن أبي وائل يحدث عن حديثه ان عمر بن الخطاب قال اتيتكم يحفظ  
قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنه فقال حديثه انا احفظ كما قال قال هاتي كتابي  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فبتت الرجل في اهله وماله وجاره يكفيهما الصلاة  
والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليست هذه لكن الوتي تموج كموج البحر  
قال يا امير المؤمنين لا باس عليك منها لان بينك وبينها باب متعلق قال يعطم النبي وتكسر  
قال ذاك آخر ان لا يعلق قلوبكم على النبي قال)

۱۔ فساد سے مراد خلا سے غفلت اور دل پر پردہ آنا ہے ۱۲۔ منہ کیونکہ وہ ٹوٹ جائے گا ۱۳۔

لَعَمْرُكَ إِنَّ دُونَ عَدِ اللَّيْلَةِ إِلَى حَدِّ ثَمَّةٍ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى فَمَهْبُتًا أَنْ تَسْأَلَ وَأَمْرًا مَسْرُومًا فَسَأَلَهُ مِنَ النَّبِإِ قَالَ عُمَرُ

۳۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا تَعْلَاهُمْ الشُّعْرُ وَحَقُّ تُقَاتِلُوا الشُّرَكَاءَ ضِعَادَ الْأَعْيُنِ حُسْرَ الْوُجُوهِ وَذَلْفَ الْأَنْفِ كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمُخَنَّجَ الْمُطْرَقَةَ وَتَهْدُونَ مِنَ خَيْرِ النَّاسِ شَدْلُهُمْ كَرَاهِيَةً لِمَنْ الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْحَيَاةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَاتَيْنِ عَلَى أَحَدِكُمْ رَمَانٌ لَدُنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

۳۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا حُرًّا أَوْ كَرْمًا مِنَ الْأَعْيَانِ حَتَّى تَكُونَ الْوُجُوهُ

کہاں جیسے ہیں اسکا تین ہے کہ آج کے بعد کل کا دن ہے آج کا حضرت عمرؓ بھی وہ دروازہ اسی طرح جانتے تھے میں نے (حضرت خلیفہ) نے ان سے حدیث بھی بیان کی تھی کوئی بناوٹی بات نہیں کہ ابوالولہ کہتے ہیں ہم حضرت خلیفہ سے یہ دریافت کرنے سے ڈرے (کہ وہ دروازہ کیا ہے) چنانچہ ہم نے مسوق سے کہا تو انہوں نے حضرت خلیفہ سے دروازے کے متعلق دریافت کیا حضرت خلیفہ نے کہا وہ دروازہ خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

دارالابوالیمان از شعبیہ از ابوالزناد از اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں والے (چہرے کے) جوتے پہنیں گے یا ان کے بال پاؤں تک لمبے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، ناک چپٹی اور منہ سرخ ہوں گے ان کے چہرے جیسے تہ بہ تہ گول ڈھالیں اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو حکومت کو برجانے والا پسند کرے، یہاں تک کہ اس میں پچاس ہائے اور لوگ کالوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں شریف ہیں، اور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھر بار مال و دولت سے بڑھ کر مجھے دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا میرے

۱) ابی بکر از عبد الرزاق از معمر از ہمام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم خوزا اور کرمان والوں یعنی عجمیوں (ایرانوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ ناک چپٹی آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے

۱۔ جو حدیث کے ترجمہ مرتب تھے ۱۲ منہ ۱۷۔ یہ حدیث مع شریعت اور گزشتہ جی ہے امام بخاری اس باب میں اس کو اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ اس سے ثابت ہوتا ہے یعنی حضرت عمرؓ جب مکہ زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا ان کی وفات کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا تو آپ کی بیٹھک کوئی کوری ہوئی۔ ذکر شدہ ہے کہ ہمارے خلیفہ ابلاس دروازے کو حضرت عثمانؓ کی ذات کہتے تو درست ہوتا ان کی شہادت کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا مگر ہم کہتا ہے یہ ذکر شدہ کی خوش فتنوں کا دروازہ تو حضرت عثمانؓ کی ذات پر کھل گیا تھا پھر وہ دروازہ کیسے ہو سکتے ہیں حضرت خلیفہ ابی جہل اللہ تعالیٰ انہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز کھلے انہوں نے جو اقرار دیا ذکر شدہ کو اس پر اعتراض کرنا دنیا نہیں تھا ۱۲ منہ ۱۷۔ اس حدیث میں چار بیانیہ کوئی یاں چاروں پوری ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق معیار اور تابعین میں کہہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانے تک بعض ایسے گزرے ہیں کہ مال و دولت اولاد سب کو آپ کے ایک دیدار پر تصدق کر دیں۔ مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار عباد میں آپ پر سے تصدق کرنا فساد و سعادت دارین سمجھتے رہے۔ کسی عاشق نے کیا خوب کہا۔

ہر دو عالم قیامت خود گفتہ بخار خروغ بالا کن کہ ارزا فی ہنوز

اس حدیث کو اوروں نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از اسماعیل از قیس) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین برس تک رہا، ان تین برسوں میں مجھے آپ کی حدیث یاد کرنے کا جتنا حرص رہا ویسے کبھی نہیں رہا۔ میں نے آپ سے سنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ سے پہلے تم ایسے لوگوں سے نرو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے اور یہ وہی بارہ لوگ ہیں۔

(از سلیمان بن حرب از حمید بن حازم از حسن از عمرو بن تغلب حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے  
جن کے جوتے (جپڑے سمیت) بال کے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے  
جنگ کرو گے جن کے منہ بہت بڑے حالوں کی طرح ہوں گے۔

(از رحمہم بنافع از شعیب از دہری از سالم ہی عباللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں گے۔ تم ان پر غالب ہو گے (پھر قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا کہ تقربات کرے گا کہے گا مسلمان! ادھر لے یہودی تھیکہ پیچھے پھا ہوا ہے اسے قتل کر دے

۱۲ دنوں شہر میں ۱۲ منہ ۱۱ امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں ۱۲ منہ ۱۱ چاروں صاف ذکر کریں گے بال سمیت جو تے بنا ڈالیں گے ۱۲ منہ ۱۱ حدیث میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں بلکہ عام ہے مسلمان دجال سے پہلے اور علی بن ابی طالب سے پہلے بھی ہر دو یوں سے جنگ کریں گے تو غلبہ حاصل کریں گے اور انشاء اللہ فتح حاصل کریں گے۔ عبد اللہ الرزاق

۳۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
زَمَانٌ يُعْزُونَ فَيَقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يُحِبُّ الرَّسُولَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ  
ثُمَّ يُعْزُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يُحِبُّ اللَّهَ  
صَلَّى الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ  
نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ

۳۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا  
النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ  
قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا آتَاكَ رَجُلٌ فَشَكََا إِلَيْكَ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَاكَ آخَرُ  
فَشَكََا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ  
الْحَيَوَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُتِيتُ عَنْهَا قَالَ  
فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَنَّ الظَّالِمِينَ يَتْرَكُونَ  
مِنَ الْحَيَوَةِ حَتَّى تَطْؤَى بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا  
إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَإِنَّ دُعَارِ  
طَلَبِ الدِّينِ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ  
حَيَاةٌ لَتَلْقَنَّ كَثُورَ كَثَرٍ قُلْتُ كَيْسَرِي بْنُ هُرْمَزٍ  
قَالَ كَيْسَرِي بْنُ هُرْمَزٍ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَنَّ  
الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِنْ لَفْظٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِصَّةٍ يَطْلُبُ عَنْ  
يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَقْبَلَنَّ  
اللَّهُ أَحَدًا كَمْ يَوْمَ مَرِيقَاةٍ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَرِيقَاةٌ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمر و جابر عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے (مسلمان) جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو بغیر طیلۃ الصلوۃ والسلام کی صحبت میں رہا ہو، لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے انہیں فسخ ہوگی، اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو بغیر طیلۃ الصلوۃ والسلام کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ (تاہی ہو) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوگی۔

(از محمد بن حکم از نصر اسرائیل از سعد طائی از محل بن خلیفہ) مدی بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے ضرورتاً فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا اس نے راستے کی بدامنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا اے مدی تو نے جبرہ دیکھا ہے رکوف کے پاس ایک لہتی ہے میں نے عرض کیا جی نہیں دیکھا ہے البتہ نام سنا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا کہ ایک ایلی عودت ہودے میں (اودھ پر) بیٹھ کر حیرہ سے چلے گی اور مکہ مکرمہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ذر نہ ہو گا (صحابہ کرام کے زمانے میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا جی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو برباد کر رکھا ہے اور فساد کی آگ لگا رکھی ہے آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہے گا تو دیکھ لے گا۔ تم مسلمان لوگ کسری کے خزانے کو فتح کرو گے۔ میں نے عرض کیا کسری کون؟ ہرگز کا بیٹا۔ آپ نے فرمایا ہاں ہرگز کا بیٹا۔ جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا، اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لے گا ایک آدمی مٹی بھر سونایا چاندی زکوۃ نکالے گا۔ یہ چاہے گا کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا (لوگ اس قدر غنی اور مالدار ہوں گے اور تم میں سے ہر کوئی، (قیامت کے دن) اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ اس کے اور



تَنَاقَضُوا فِيهَا-

نہ کرنے لگے ہاؤ۔

۳۳۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْحَمِ بْنِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ  
هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى أَيْ أَرَى الْفِتَنَ تَنْقَعُ خِلَالَ  
يَوْمِكُمْ مَوَاقِعَ الْفَطْرِ-

از ابو نعیم از ابن عیینہ از زہری از عروہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے  
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مقام پر چڑھے  
فرمایا کیا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو مجھے سامنے نظر آرہی ہیں؟ میں  
وہ فتنہ دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر بارش کے قطروں کی  
طرح گر رہے ہیں۔

۳۳۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ  
بِنْتُ أَبِي سَفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَ  
يَقُولُ لَكَ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَيُلَى الْعَرَبِ مِنْ شَيْءٍ قَدِ اقْتَدَرَ  
فِيهِ الْيَوْمَ مِنْ دُورٍ مِائِةٍ جُورٍ وَمِائَةِ مِثْلِ هَذَا  
وَحَلَقَ بِأَصْبَعِهِ وَبِالْيَمَنِ تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ لَكَ وَفِينَا الصَّاحِبُونَ قَالَ  
نَعَمْ إِذَا أَكْثَرَ الْخُبْتُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هُنْدُ  
بِنْتُ الْحَرِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَسْتُ أَسْتَقِظُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا  
أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ-

از ابو الیمان از شعب از زہری از عروہ بن زبیر از زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا  
از ام المؤمنین حضرت حبیبہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا  
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف  
لائے اور فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت کی وجہ سے آئیں گی جو  
نزدیک آگلی ہے۔ آج یا جو ج ما جو ج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے آپ نے انگوٹھے  
اور اس کے ساتھ والی انگلی (سبابہ) کو ملا کر حلقہ بنا کر فرمایا ام المؤمنین حضرت  
زینب نے عرض کیا کیا کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے بھی جہنم تباہ ہو جائیں گے  
آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے۔

اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہ مجھ سے بندہ بنت حارث  
نے بیان کیا ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزاں اترے اور کیا کیا  
فساد اور فتنے نازل ہوئے۔

۳۳۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ  
بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بَنِي الْمُنَاجِشُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي  
إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَنْقَعُ هَا فَاصْلِحْهَا وَاصْلِحْ  
وَمَا هِيَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از ابو نعیم از عبد العزیز بن ابی سلمہ بن مناجشون از عبد الرحمان بن ابی مصد  
از والدش یعنی ابی مصد کہتے ہیں مجھ سے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا میں دیکھتا ہوں (میرا خیال ہے) کہ تجھے بکریاں چرا نا بہت پسند ہے پس  
تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ ان کی ناک صاف رکھ۔ اس لیے کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا۔

۱۰- بین گئی آپ کی باطنی ہوتی مسلمانوں کو بڑا عروج ہو اگر پھر آپ کے شکل و رنگ دیکھ کر دیکھ سے قریب ہو گئے اور دشمن ان پر غالب آئے نہ امن نہ سکھ یا ان کے چہرہ اچھے لکھ آئے



يَعُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ  
خَيْرَ مَالٍ مُسْلِمٍ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجَبَالِ فِي  
مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَقْرَأُ بَيْنَهُ مِنَ الْفَتَنِ -

۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ الْأَوْسِيُّ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ  
وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمُنَاشِئِ وَالْمُنَاشِئُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ  
النَّاسِ عِيٍّ وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَشْرِيفُهُ وَمَنْ وَجَدَ  
مُلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدَّ بِهِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَثِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ كَوْفَلِ بْنِ  
مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا الْأَقْوَمُ  
أَبَا بَكْرٍ يُزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَوةً مَنْ قَاتَلَهُ  
فَكَاتَمْنَا وَتَرَاهُ هَلْكَ وَمَالُهُ -

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ هُبَيْرٍ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ  
عَبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ  
أُمُورٌ تُشْكَرُ وَنَهَايَا لَوْلَا رَسُولُ اللَّهِ  
فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ  
وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ -

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

کہ مسلمانوں کے لیے اُس وقت سب مالوں میں سے بہتر مال کبیریاں ہوں گی۔  
انہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (آبادی سے دور) اپنا دین بچانا فتنوں سے  
بچانے کا بہتر ہے گا۔

(از عبد العزیز اوسیی از ابراہیم از صالح بن کيسان از ابن شہاب از ابی  
مسیب و ابی سلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہوں گے جس میں  
بچنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے  
سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص انہیں فتنوں  
کو دیکھنا چاہے گا (یعنی فتنوں کے ماحول میں جائے گا) وہ فتنے اسے تباہ کر  
دیں گے۔ اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ پائے تو  
وہاں جا کر پناہ لے۔

اسی سند سے از ابن شہاب از ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث از عبد الرحمن  
بن مطیع بن اسود و کوفل ابن معاویہ مثل روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے  
اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (نماز عصر) کہ جس کی  
وہ نماز ماتی ہے گویا اس کے بال بچے اور مال و اسباب سب لٹ گئے۔  
(معاذ اللہ)

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعثم از زید بن وہب) حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ  
قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جنہیں تم برا سمجھو  
گے سب لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت کے لیے آپ ہی ہیں کیا  
حکم ہے دینے میں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تم پر ہے وہ تو ادا کرو اور  
اپنا حق اللہ تبارک و تعالیٰ سے مانگو۔

(از محمد بن عبد الرحیم از ابو عمر اسماعیل بن ابراہیم از ابی اسامہ از شعبہ)

۱۔ اس حدیث کا بیان کہ لیقن علی نظام اللہ اگر کیا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک وہی الگ ہے وہیں تک بہتر ہوگا بعضہ لنگہ کچھنے کی نیت سے وہاں جائیں گے  
وہ بھی ان فتنوں میں ہی جائیں گے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے جیسے زمانہ میں نبیوں اور رشتہ مندوں کی صحبت ایسی ہی سم قاتل ہے جو انہی صحبت میں جا کر رہتا ہے اس کا نتیجہ خراب  
ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ جتنی اچھا ہوا تو میں ۱۲ منہ ۱۲ منہ انصاف کے خلاف ۱۲ منہ ۱۲ منہ میں صبر کرو اپنا حق لینے کے لیے علیہذا و بادشاہ وقت سے بیعت نہ کرو ۲۰ منہ



حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ  
أَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ  
أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَيُّ  
مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا أَهَذَا قَوْمُنَا قَالَ كَوَانَ النَّاسُ  
أَعَزُّ لَوْ هُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي لَيْثٍ سَمِعْتُ أَبَا ذُرْعَةَ -

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّيِّدِيُّ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَذَا  
أَشْبَى عَلَى يَدِي فَلَنِي مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ  
يَهْلِكُهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَيِّرَهُمْ  
بَيْنَ فُلَانٍ وَبَيْنَ فُلَانٍ -

۳۳۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ  
ابْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْخَضِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَ بَنِي لَيْثٍ  
يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ  
مُخَافَةً أَنْ يَكُنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنَّا  
فِي جَاهِلِيَّةٍ وَفَقَرْنَا فَأَتَى اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ  
بَدَلْ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ

از ابو التیاح از ابو الزرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنو امیہ) لوگوں کو تباہ کر چکا ہے۔  
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا تو آپ کا ہمارے متعلق کیا ارشاد ہے؟  
آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے ملیں وہ میں لے

محمود بن غیلان نے از سند ابو داؤد طیالسی از شعبہ از ابو التیاح از ابو الزرہ  
مندرجہ بالا روایت نقل کی۔

(از احمد بن کی از عمر بن یحیی بن سعید اموی از جندب سعید) سعید سے روایت  
ہے وہ کہتے ہیں میں مروان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں  
حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو  
صادق و مصدوق (سچے اور تصدیق شدہ) تھے۔ وہ کہتے تھے میری امت کی تباہی  
چند چھوٹوں (لڑکوں) کے ذریعے ہوگی۔ مروان نے کہا چھوٹوں کے ذریعے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی بیان  
کر دوں کہ فلاں بیٹا فلاں کا ہے۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از ولید از ابن جابر از بسر بن عبید اللہ حضرمی از ابو  
ادریس نولانی) حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اچھی باتوں کے متعلق دریافت کیا کرتے اور میں آپ سے آپ کے  
بعد پیدا ہونے والے فنون اور خرابیوں کے متعلق پوچھتا تھا صرف اس اندیشے  
کی بنا پر کہ میں ان میں آئندہ مبتلا نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جاہلیت اور شر و بدی میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو معبود فرما کر خیر و برکت عطا کی تو کیا اس خیر و برکت کے بعد کوئی شر ہوگا؟  
آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد بھلائی اور خیر واقع  
ہوگی آپ نے فرمایا ہاں! مگر اس میں دھواں ہوگا یعنی کچھ برائی کی آمیزش

۱۔ اس کا ظلم میں شریک نہ ہوں ۱۲ منہ ۱۳ جوامع بخاری کے نسخہ میں ۱۲ منہ ۱۴ اس سند کے لانے کی امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابو التیاح کے سماع ابو ہریرہ  
سے مسلم ہو جائے ۱۲ منہ ۱۳ جیسے زید مروان وغیرہ ۱۴ منہ ۱۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی بتلائے ہونگے جب تو  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے سے یا اللہ مجھ کو بھالے کہہ

بَعْدَ ذَلِكَ الشَّيْءِ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ خَيْرٌ  
قُلْتُ وَمَا دَخَلَتْ قَالَ قَوْمٌ مِمَّنْ هَدُوْنَ بِغَيْرِ  
هَدًى يَتَعَرَّفُ مِنْهُمْ وَتُكْفَرُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ  
الْخَيْرُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ دُعَاؤُهُ إِلَىٰ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ  
مَنْ آجَبَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ فُتِحَ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مِنْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُوَ مِنْ جَلَدِ تَنَّا وَيَكْمَلُونَ  
يَا لَسِتْنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكُنِي ذَلِكَ  
قَالَ تَلَوْمَجَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَرَأَمَاهُمْ قُلْتُ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا رَأَمٌ قَالُوا عَزَلُ  
تِلْكَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْصَى بِأَمْرٍ شَجَوْتَهُ حَتَّى  
يُذِرَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَىٰ ذَلِكَ .

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَدِيسٌ عَنْ حَنْبَلٍ  
قَالَ تَعَلَّمُوا صَوَاعِدَ الْخَيْرِ وَتَعَلَّمْتُ الشَّيْءَ .

۳۳۵۳ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا  
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا لِلشَّاعَةِ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِدَتَانِ  
دَعْوَاهُمَا وَاحِدٌ

ہوگی خاص خیر و نیکی نہ ہوگی میں نے عرض کیا دھواں کیسا ہے آپ نے فرمایا ایسے  
لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریقے (سنت) پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی بات  
اچھی ہوگی کوئی بڑی ہیں نے دریافت کیا پھر اس کے بعد بھی برائی ہوگی یا آپ  
نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے  
ہوتے ہوں گے جس نے ان کی بات سنی انہوں نے اسے دوزخ میں جھونک  
دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمائیے آپ نے فرمایا وہ  
ظاہر ہیں ہماری قوم میں (یعنی مسلمان ہوں گے) ہماری زبان بولتے ہونگے اسلامی  
اصطلاحات استعمال کوس گے میں نے عرض کیا اگر اس زمانے میں زندہ رہ  
جاؤں تو نمبرے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت  
اور امام کے تابع رہنا میں نے عرض کیا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو  
(جیسے ہمارے زمانے کی حالت ہے) آپ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ  
رہ اور دوزخوں کی جڑیں چھپاتا رکھنا (تا) ۵ - (افلاس کی وجہ سے) اور اسی حال  
میں موت آجائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان فرقوں کی صحبت میں جانے  
سے)

(الرحم بن نافع از شعيب از زهري از الواسم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم  
نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

۱۔ نام لگنے والا مسلمان نیک کام کرتے تھے نمازیں پڑھتے روزے رکھتے مگر اس کے بعد تباہ سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سنت پر محکم رہتے  
کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی مجتہدوں نے سب چھان ڈالا اور جو کچھ لیا تھا وہ نکال لیا قرآن کبھی  
تجربا و ہمیں پڑھ لیتے تراویح میں قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی سمجھتی تھی قرآن کا معنی ہی ہی پڑھ لیتے عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے ۱۰۰۰ ہر سال میں سچے کافر اور محد  
ہو جاتے۔ یہ سال ازنا ہے اس وقت ہزاروں مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان ٹکے مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے ہیں ہمارے زبان بولتے ہیں پر دل انصاری اور کافروں کی  
محبت میں ڈوبا ہوا ہے انہیں کی تمیں لینے کہتے ہیں انہیں کے قانون کو تہذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر مبنی سمجھا مارتے ہیں ۱۲۰۰ ہر سال دونوں دعویٰ کرتے تھے  
کہ مسلمان ہیں اور حق بولتے ہیں کہ غیر مسلم ہیں اور وہ ہر ناحی پر یہ بیٹھ گئی ہے اس جہاں کی فراموشی جو حضرت علی اور حضرت معاویہ میں ہوئی دونوں طرف فاسد مسلمان تھے اور حق  
پر لڑنے کا کھلی کرتے تھے مگر فی الواقع میں حضرت علی ہی وقت کا امام رہی تھے اور معاویہ دوران کا گروہ خطا اور غلط پڑھا تھا خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باغی فرمایا جسے علمائے اہل  
کی مشعل میں دیکھ کر دیکھا کہ جو ہر قسم کا جہاد ہی غلطی ایسی نہیں جس کفر یا فسق لازم آئے ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو خاص نہیں کہہ سکتے حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کہ محمدؐ اگر غلطی کرے تو  
حدیث قرآنی سے توفیق اس کو اکیلے ملے گا اور حضرت علیؑ سے یہ قول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہے انہوں نے ہر پرغاہی کی کافر ہیں نہ خالص ائمہ

۳۳۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا لِلشَّاعَةِ  
حَتَّى يَفْتَتِلَ فِتْنَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ  
دَعَاؤُهُمَا وَاحِدٌ ۖ وَلَا تَقُومُوا لِلشَّاعَةِ حَتَّى يَبْعَثَ  
دَسَائِلُكُمْ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كَلِمَةً يُدْعَمُ  
أَكْثَرُ رَسُولٍ اللَّهُ -

۳۳۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ  
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ يَقِيظُنَا قِيَمًا آتَاَهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ وَهُوَ  
رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدُلْ  
فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدُلُ إِذَا لَمْ اَعْدُلْ  
قَدْ خَبْتُ وَخَبَرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ اَعْدُلْ فَقَالَ  
عُمَرَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي فِيهِ فَأَمَرَ بِعَنْفٍ  
فَقَالَ دَعُوْنِي لَعَلَّ اَصْحَابَنَا يَخْفَرُوا أَحَدُكُمْ صَلَاةً  
مَعَ صَلَاةِهِمْ وَصِيَامًا مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ  
الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُونَ فِيهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ  
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ  
فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رَمَاهِ فَمَا  
يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قَدَرِهِ فَلَا يُوجَدُ

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک  
قائم نہ ہوگی جب تک کہ گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جگمگ ہوگی  
اور دونوں کا دلوں ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب  
تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو جائیں ہر ایک دعوٰی کر  
”میں اللہ کا رسول ہوں“ لے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
موجود تھے آپ (خبر کا) مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخوِصرہ فہی  
ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلہ سے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
عدل (انصاف) کیجئے! آپ نے فرمایا کہ بخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں  
کون انصاف کریگا؟ اگر میں ظالم ہوں تب تو بھی غائب و خالص ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ  
عنه نے عرض کیا یا رسول اللہ کہم و دیجئے اس کی گردن اڑا دوں! آپ نے فرمایا  
چھوڑو! ان میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جن کی نماز روزہ کے مقابلے میں تم  
میں بعض لوگ اپنی نماز روزہ کو حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے مگر وہ خلق کے نیچے نہ  
آئیں گے یا لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر بانور سے پاؤں  
بانتا ہے اس کے بھال میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا سچے میں دیکھا جائے تو  
کچھ نہیں ہوگا (نہ گوشت نہ خون)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث میں جو بعضی کالفاظ ہے اس کا  
معنی تیر کی کلڑی (یعنی بانس) پھر پیر میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ وہ تولیہ اور  
خون سے جلدی سے نکل گیا ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں  
سیاہ فام ہوگا اس کا ایک باز و عورت کے پستان کی طرح یا گوشت

۱۔ ہاں یہ غیر صحابہ کی وفات کے بعد اچانک کئی شخصوں نے پیغمبر کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں ہی قادیان واقع ملک پنجاب میں ظاہر ہوا وہ کہتا  
ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں مسیح ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے خدا کی راۓ ۱۲ منہ ۱۳ کہ کوئی کوئی میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خود کہیے  
نجات پاسکتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ کہ ہر نماز روزے دار ۱۴ منہ ۱۵ الفاظ میں گے دس قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ۱۶ منہ ۱۷ جو اخیر میں ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۸

فَبِهِ نَكُنَى قَدْ سَبَقَ الْفَرَقَ وَاللَّهْمُ أَيُّهُمْ  
رَجُلٌ أَسْوَدٌ أَحَدَايَ عَصَمًا يَرِثُ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرْكَاةِ  
أَوْ مِثْلَ الْبُضْعَةِ تَدْرُو وَيَجْرُجُونَ عَلَى حِينِ  
فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي  
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ  
فَالْتَمَسَ فَأَنَّى بِهِ حَتَّى نَظَرْنَا إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ -

کے لوقہ کے کی طرح پھرتا ہوگا۔ اور جب مسلمانوں میں بھوٹ واقع ہو جائے  
گی اس وقت یہ لوگ ظاہر ہوں گے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور یہ بھی گواہی دیتا  
ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا ہیں ان کے ساتھ  
تھا۔ انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو تلاش کرو جس کے متعلق  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے (لوگوں نے دھونڈا تو کسی صفت  
کا ایک شخص ان میں دیکھا گیا)

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ حَيْمَةَ عَنْ سُوَيْدِ  
ابْنِ غَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا أَحَدٌ تُكَلِّمُكَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَأْخُذْ  
مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ  
وَرَأَى أَحَدًا تُكَلِّمُ فِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ  
الْحَرْبَ حَدَّ عَزَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ  
حُدَّ قَائِمُ الْأُسْتَارِ سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ  
مِنْ خَيْرِ قَوْلٍ لِبَرِيَّةٍ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعش از حیمہ از سوید بن غافلہ) حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب میں تم سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان  
کروں تو یہ سمجھ لینا کہ آسمان سے نیچے گزرا میرے لیے اس سے آسان ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوٹ بولوں۔ لیکن اگر میں اپنی طرف سے کوئی  
بات کہوں تو جنگ تدبیر و فریب کا نام ہے (اس میں اگر کوئی بات بنا کر کہوں  
تو ممکن ہے) دیکھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے  
آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت  
والے کم عقل بے وقوف ہوں گے۔ باتیں تو ان کی دنیا بھر کی باتوں  
سے افضل ہوں گی۔ وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے  
تیرما نور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ گناہیں رہتا) ایمان لے لے

۱۔ یہ مردود خارجی تھے جو حضرت علی بن ابی طالب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کفر کی طرح تھے مگر باطنی طور پر یہ مردود خارجی تھے  
بات یہ مسلمانوں کا کہنا تھا کہ ان کے پاس ہاتھ کا کرتب تھا حضرت علی بن ابی طالب نے ان مردودوں کو مارا ان میں کا ایک زہر نہ چھوڑا معلوم ہوا قرآن کو صرف زبان سے رٹتا اور اس کے  
مطالب اور معانی پر غور نہ کرنا یہ خارجیوں کا مشہور حال تھا کہ ان کے پاس قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ان کے معنی غلط کریں گے۔  
خارجی مردود مرد ہیں یہ لوگ جب بھلے تھے تو کہتے تھے قرآن پر جولو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَكْفُرُ بِاللَّهِ تَرَنَّى آدَمِیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس بنا پر حاکم  
اور علی دونوں کی تکفیر کرتے تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَقُّ اُرْدِیْدُ جِهَ الْاِبْطَالِ یعنی آیت قرآن کو برحق ہے مگر جو مطلب نہیں لے سکتا ہے وہ غلط ہے۔  
جتنے گمراہ فرقے ہیں وہ سب اپنی اپنی دانت میں قرآن خلیفہ سے بدل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تفاسیر طرح طرح نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے الود ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جہاں زبان تھے یہ کل کے لوگ قرآن سمجھ گئے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جن پر  
قرآن نازل ہوا تھا انہوں نے نہیں سمجھا تھا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے ۱۲۰

تَمَازِيْرُ الشَّهِيدِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجَاوِزُهَا نَفْسٌ  
حَتَّى جَرَّحَهُمْ فَأَيُّسًا أَقْبِيَهُمْ وَمَوْهَمًا قَاتَلُوهُمْ  
فَإِنْ قَاتَلَهُمْ أَجْرُ ثَمَنٍ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -  
۳۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ  
الْأَدْرِثِيِّ قَالَ شَكُوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ  
الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ  
لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ قَبْلَكُمْ يُخْفِرُكُمْ فِي  
الْأَمْرِ فَيُجْعَلُ فِيهِ قَيْعَابٌ بِأَيْدِي شَارِفِيهِمْ مَعَهُ عَلَى  
رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَمْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ  
دِينِهِ وَيَمْشِطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ تَحِيْمٍ  
مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّكَ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ  
وَاللَّهِ لَيَكُونَنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَقًّا لِيَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ  
صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الذَّنْبَ  
عَلَيْ غَيْرِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ -

۳۳۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ قَالَ أَتَانِي  
مُوسَى بْنُ أَبِي عَنْ أَبِي بَنِي مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدَى بِأَبِي قَيْسٍ فَقَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَاكَ عَلْمُكَ عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ  
فَوَجَدَكَ جَالِسًا فِي بَيْتِي مِنْكُمْ سَارًّا أَسَاءَ فَقَالَ مَا  
هَذَا فَقَالَ تَبَرُّكَ كَانَ يَبْرُقُ صَوْتُ قَوْقُوسٍ صَوْتِ

حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ تم ان لوگوں کو جہاں دیکھو مار ڈالو، انہیں مار ڈالنے  
میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

(از محمد بن مشنی از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت خطاب بن اریثؓ  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے سہارا لگائے کعبے کے  
سائے میں تشریف فرماتے ہم نے آپ سے کفار کے مظالم کا شکوہ کیا  
عرض کیا کہ ہمارے لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ مدد کیوں  
نہیں مانگتے؟ آپ نے فرمایا عہد ماضی میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں کہ کڑھا  
کھود کر کھڑا کر کے ان کے سروں پر آرا چلایا جاتا تھا دیکھ کر سے کر دیا جاتا تھا مگر  
وہ دین الہی سے ہرگز منحرف نہ ہوتے اور لوہے کی کنگھیاں ان کی ہڈیوں  
اور پٹھوں میں اتار دی جاتیں پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے تھے خدا کی قسم اللہ  
تعالیٰ اس دین کو ضرور ایسا کامل کر دے گا کہ ایک شخص صنوبر کا پتہ تخت  
ہے، اسے حضرموت تک چلا جائے گا تو بھی سوائے خدا کے اسے اور  
کوئی خوف نہ ہوگا (اتنا امن قائم ہوگا) یا ڈر ہوگا تو بھیڑے گا کہ کبر یوں کا  
نقصان نہ کرے۔ لیکن تم لوگ جلدی کر رہے ہو سہ

(از علی بن عبد اللہ از ہر بن سعد از ابن عون از موسیٰ بن انس) حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس  
کو ڈھونڈا (وہ مجلس میں تھے) ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ  
وسلم) میں ان کی خیریت لے آتا ہوں وہ گیا دیکھا تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ  
اپنے گھسر میں مغموم سر جھکائے بیٹھے تھے، اس نے پوچھا کیا حال ہے؟  
ثابت کہنے لگے برا حال ہے ان کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
آواز سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے تھے

۱۔ انہوں نے ایسی باتیں کہیں کہیں کا فرما دیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ مخالف مذہب میں جلدی کرتے تھے انسان کی طبیعت میں جلدی کبھی کبھی ہے وہ جانتا ہے ہر کام ابھی ہو جائے یہ  
غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک کہ ہرگز ناچا جائے جو لوگ مہر کرتے ہیں وہ اپنی مار کو پیچھے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ سعد بن عذراء بن عبادہ  
ابن مسعود ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ

الْبَقِيَّةُ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ خِطَّ عَمَلُهُ وَهُوَ  
مِنْ أَهْلِ لُبَّاءَ فِي الرَّجُلِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا  
وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَبِي قَرْجَةَ الْمَوْتَةُ الْخَيْرُ  
بِبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَحْمَدُ الْبَيْهَقِيُّ لَمْ  
يَأْكُلْ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ لُبَّاءَ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ جُبَّاءَ  
۳۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكُفَّهَ فِي الدَّارِ  
الَّذِي أَتَيْتُ فَجَعَلَنِي تُنْفَرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا خُذَابَةٌ  
أَوْ سَمْعَابَةٌ عَشِيْبَةٌ كَذَكَرَكَ لِلْبَقِيَّةِ مِنَ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجْ فَلَا تَقَاتِمَا السَّكِينَةَ  
نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ-

۳۳۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَوْثِيُّ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ مَعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي  
فِي مَنْزِلِهِ فَأَشَارَ مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ  
ابْعَثْ ابْنَكَ لِيَحْمِلَهُ مَعِيَ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَ  
خَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ مِنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ  
حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَّيْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَرَّيْنَا  
لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَ  
خَلَا الظُّرَيْقُ لَا يَبْدُرُ فَيَرِ أَحَدًا فَرَفَعْتُ لَنَا مَضْرُكَةً  
طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَلَزْنَا  
عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلْبَقِيَّةِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا میرے اعمال صالحہ برباد ہو گئے اور میں دور جی ہو گیا  
یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے عرض کیا۔  
موسیٰ بن انس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) وہ شخص دوبارہ  
گیا تو بڑی خوشخبری لے کر آیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصد کو حضرت  
ثابت کے متعلق فرمایا جا اسے کہو تو دور جی نہیں بلکہ بشتی ہے۔

(از محمد بن بشار از غندراز شعبہ از ابوالاسحاق) حضرت براء بن عازب  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے گھر میں گھوڑا بھا  
تھا وہ بدکنے لگا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس طرف خیال نہ کیا اسے خدا  
کے سپرد کیا نماز کے بعد سلام پھیرا تو دیکھا گھوڑا بادل اس پر سایہ کیے ہوئے  
ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا قرآن  
کی تلاوت جاری رکھ یہ سکینہ قرآن پڑھنے کی برکت سے نازل ہوئی ہے

(از محمد بن یوسف از احمد بن محمد بن ابراہیم از ابوالحسن حرانی از میر  
بن معاویہ از ابوالاسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے مکان میں والد کے پاس آئے ان سے ایک پالان  
خریدا۔ میرے والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے  
ساتھ اٹھا کر چلے میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد صاحب اس کی قیمت  
کے روپے پر کھوانے (کھرے کھوٹے معلوم کرنے) نکلے والد صاحب نے  
ان سے پوچھا ابوبکر! وہ قصہ تو بیان کیجئے جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ خار ثور سے نکل کر چلے تھے (یعنی واقعہ ہجرت) انہوں نے کہا ماں  
واقعہ یہ ہے کہ ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن بھی چلتے رہے

دوپہر کا جب سنا چھا گیا اور راستہ بالکل خالی تھا کوئی  
گدرنے والا نہ رہا تو ایک لمبی چٹان میں دکھائی دی اس کے ایک  
طرف سایہ تھا۔ ہم وہاں اتر پڑے اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی تاکہ آپ آرام فرمائیں میں نے

مَكَانًا يَدْعُو نِيَامُ عَلَيْكَ وَبَسَطْتَ فِيهِ قُرُوءَهُ  
وَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَعُ لَكَ مَا  
حَوْلَكَ فَتَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَعُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا  
أَنَا بِدَاعٍ مُقْبِلٍ بَعَثَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا  
مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَيْسَ أَنْتَ يَا غُلَامُ  
فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَةَ قُلْتُ  
أَفِي غَنِيكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ  
نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ أَنْفَعُ لَصَّغِيرَةٍ مِنَ التَّرَابِ  
وَالشَّعِيرِ وَالْقَدَى قَالَ فَرَأَيْتَ الْبَدَاءَ يَغُزُّ  
إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْآخَرَى يَنْفُضُ فَتَحَبُّ فِي قَعْرِ  
كُثْبَةٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَمَعَى إِذَا وَهَّ حَلَّتْهَا لِلنَّيِّبَةِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ  
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ  
أَنْ أَوْقِظَهُ فَوَاقَفْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ  
مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ شَرِبْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ  
يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَرْتَحُلْنَا بَعْدَ مَا نَالَتِ  
الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سَرَاةً بَيْنَ مَا إِلَيْكَ فَقُلْتُ أُتَيْنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَذَعَا  
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَحَلْتُ بِهِ  
فَحَرَسْنَا إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فِي جُلْدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَاةً  
زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنْ أَرَأَيْتَ أَذْكَأَ دَعَوْتُمَا عَلَى فَأَدْعُوَا  
لِي قَالَ اللَّهُ مَكْنَا أَنْ أَدْعُو عَنْكُمَا الطَّلَبُ فَدَعَا لِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَخَا فُجِعَلَا لَا يَلْقَى أَحَدًا

کمال بچاؤی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آرام فرمائیے میں  
آپ کے چاروں طرف نگاہ رکھوں گا۔ آپ سوئے اور میں ادھر ادھر  
نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے  
ہوئے اس چٹان کی طرف نظر آ رہا تھا، وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں  
ٹھہرنا چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا ارے میاں بڑکے! تمہارا صاحب  
کون ہے؟ اس نے ایک مکے کا رہنے والا شخص کا نام بتلایا میں نے  
پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھے  
دودھ دوہ کر دے گا اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری سنبھالی میں نے  
کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال اوڑھ لے سے پاک کر لے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے براہ کو دیکھا وہ مٹھ پر ماتھ مار کر رہی تھیں  
جھارنا بتلاتے تھے یعنی اس طرح تھنوں کو صاف کیا، آخر اس نے لکڑی  
کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کی چھال  
بھی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے  
سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے میں دودھ لے  
کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ  
سمجھا میں اس وقت تک بٹھرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے  
دودھ پر تھوڑا سا پانی ڈال دیا وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نوش فرمائیے  
آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا کیا کوچ کا  
وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آگیا۔ خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے  
روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (کھوئے) پر سوار ہو کر ہمیں  
پکڑنے آ رہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تو پکڑے گئے دشمن  
آج ہمیں آپ نے فرمایا مگر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے سراقہ  
پر پہنچا تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔

اس حدیث میں روایت میں مدینہ والا بغیر شک کے مذکور ہے ۱۲۸۷ھ میں سلطان الشرحیہ اتنا بل شہنشاہ ساتھ ہوا تو بغیر شک بات کا حدیث کا مطلب

سید کا اللہ تعالیٰ دوسرے ساری درود و احادیث کو پڑھ کر ۱۲۸۷ھ میں



أَلَا قَالَ كَذَبْتُمْ مِمَّا هُنَا فَلَا يَكُنْ أَحَدًا إِلَّا زَنَدَةً  
قَالَ وَدَفَى لَنَا -

یہ دہر لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں لے گا میں سے واپس کرو وگرنہ۔ آپ نے دعا کی تھی اس نے بلا سے نجات پائی۔ پھر سراقہ نے یہ شروع کیا کہ جب کوئی کافر ملتا اسے کہہ دیتا دھر جانے کی ضرورت نہیں میں دیکھ آیا ہوں (یہ کہہ کر) اسے واپس کر دیتا۔ سراقہ نے جو اقرار ہم سے کیا تھا وہ پورا کیا۔  
(الزمعنی بن اسحاق بن عبد العزیز بن مختار از خالہ از مکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی کے پیارے بیٹے کے لیے تشریف لے گئے، آپ کی عادت تھی جب کسی بیٹے کے پاس عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشا اللہ بخائی گناہوں سے پاک کر دے گی چنانچہ آپ نے اس بدو سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشا اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی۔ وہ بدوی کہنے لگا آپ تو فرماتے ہیں کوئی فکر نہیں یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فزوت پر خوش مار رہا ہے بازو کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہی ہوگا۔

۳۳۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَذُرُّهُ مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَّا قَوْلُ اللَّهِ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظْنَاهُ الْأَرْضَ فَقَالُوا هَذَا أَفْعَلُ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَخَفَرُوا لَهُ فَأَحْبَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظْنَاهُ الْأَرْضَ

نہیں کہتے ہیں مجھے شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین موت تھی یہ سراقہ نے کہا لگا میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کر کے مجھے چھڑاؤ نہیں یہ دہر لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں لے گا میں سے واپس کرو وگرنہ۔ آپ نے دعا کی تھی اس نے بلا سے نجات پائی۔ پھر سراقہ نے یہ شروع کیا کہ جب کوئی کافر ملتا اسے کہہ دیتا دھر جانے کی ضرورت نہیں میں دیکھ آیا ہوں (یہ کہہ کر) اسے واپس کر دیتا۔ سراقہ نے جو اقرار ہم سے کیا تھا وہ پورا کیا۔  
(الزمعنی بن اسحاق بن عبد العزیز بن مختار از خالہ از مکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی کے پیارے بیٹے کے لیے تشریف لے گئے، آپ کی عادت تھی جب کسی بیٹے کے پاس عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشا اللہ بخائی گناہوں سے پاک کر دے گی چنانچہ آپ نے اس بدو سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشا اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی۔ وہ بدوی کہنے لگا آپ تو فرماتے ہیں کوئی فکر نہیں یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فزوت پر خوش مار رہا ہے بازو کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہی ہوگا۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ اور سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اس نے پڑھ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا پھر نصرانی بن گیا اور کج بخت یہ کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کیا جانیں میں انہیں کھد دیتا وہی انہیں معلوم ہو جاتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی۔ لوگوں نے اسے زمین میں گاڑ دیا، صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس کے لوگ دوسرے نصرانی، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کا کام ہے کہ جب وہ نصرانی، انہیں (مسلمانوں کو) چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو اسے قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر پھینک دی آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور اس کی لاش دوبارہ گاڑی۔ صبح کو کیا دیکھتے

۱- یعنی باوجودیکہ زمین بخت تھی ابی نرم نہ تھی جس سے تمہیں کہ یہ مالہ آفاقی مساحت زمین میں گھوڑے کی پٹری تک دھنسا جاتا آپ کی بددعا کا اثر تھا ۱۲ منہ ۱۲ لکھا اور دہر دہی نہیں کیا میں دور تک دیکھ آیا ہوں ۱۲ منہ ۱۲ لکھا تو فوراً اس کا گھوڑا نکل کھڑا ہوا ۱۲ منہ ۱۲ لکھا یعنی تو اس بیماری سے مر جائے گا۔ امام بخاری نے اس حدیث کو لکھا کہ اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا اس میں ہے کہ دوسرے روز وہ مر گیا جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ بزرگوں سے بے ادبی کرنے اور ان کے کلام کو رد کرنے کی بڑی سزا ملتی ہے ۱۲ منہ ۱۲ لکھا مسلم کی روایت میں ہے بنی بخاری سے تھا ۱۱ منہ ۱۱ لکھا



فَقَالُوا هَذَا أَفْعَالُ مَعْشَرٍ ۖ وَقَالُوا أَتُجَدُّونَ  
مِمَّا حَبِطَتِ لَنَا هَرَبٌ ۖ وَهُمْ هُمْ قَالُوا فَخَفُّوا أَلًا  
وَأَهْمُّوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَعْتُمْ عَوَاقِبَهُ  
قَدْ لَغَطْتُمُ الْأَرْضَ فَعَلِمُوا أَنَّ الْإِسْمَ مِنَ الْقَائِلِ  
قَالُوا فَخَفُّوا ۖ

میں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے کہنے لگے ہونے ہوئے محمد اور ان کے صحابہ کا کام ہے  
یہ ان میں سے جہاں کر چلا آیا اسلئے اس کی قبر کو ڈالی پھر تیسری بار اور پھر تیسری بار  
کھود کر جہاں تک گہری کھود سکے اسے گاڑا۔ صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش  
باہر پڑی ہے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں رعد کا غضب  
(ہے) اسے یوں ہی چھوڑ دیا۔

۳۳۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَآخِرُ بَنِي نَاسٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَ  
إِذَا أَهْلَكَ قَيْصَرَ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي فِي نَفْسِ  
مُحَمَّدٍ بَيْنَهُمَا لَتُفَقِنَ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

(از یحییٰ ابن کثیر از لیث از یونس از ابن شہاب (از ابن مسیب) حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موجودہ  
کسری کی ہلاکت کے بعد دوسرا کسری نہ بن سکے گا اور موجودہ قیصر کی ہلاکت کے  
بعد دوسرا قیصر نہ ہو سکے گا تم اس پر درکار کی جس سکے ہاتھ میں محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کی جان ہے تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

۳۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ إِذَا أَهْلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ  
وَقَالَ لَتُفَقِنَ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

(از قبیصہ از سفیان از عبد الملک بن عمر از جابر بن سمرہ) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موجودہ کسری مرے گا تو دوسرا کوئی کسری نہ ہوگا  
اور جب موجودہ قیصر ہلاک ہوگا تو آئندہ دوسرا کوئی قیصر نہ بن سکے گا۔ یہ بھی  
فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

۳۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ قَدِمَ مَسِيلَمَةُ الْكَلْبِيُّ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ  
يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِكَ لَتُبْعَثَ  
وَقَدْ مَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ  
بُرَيْكَةَ وَفِي يَدَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِطْعَةً مَجْرِيحَةٍ وَقَفَّ عَلَى مَسِيلَمَةَ فِي أَهْطَائِهِ

(از ابوالیمان از شعیب از عبد اللہ بن ابی حسین از نافع بن جعفر  
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ میں آیا کہنے لگا اگر محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم، اپنے بعد مجھے خلیفہ کر دیں تو میں ان کا تابع رہتا ہوں اور اپنے بہت  
سے عقیدت مندوں کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ آنحضرت اس کے پاس (مہجائے  
کے لیے) تشریف لائے آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے۔  
اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں  
کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو تجھے ندوں (خلافت  
تو بہت بڑی چیز ہے) اور اللہ تعالیٰ کی مرضی تو ناہل نہیں سکتا اگر تو تسلیم

فَقَالَ كُونَا لِنَبِيِّ هَذِهِ الْبَطْعَةِ مَا أَعْطَيْتُكُمْهَا وَ  
 كُنْ تَعْدَا أَمْرًا لِلَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَدْبَرْتَ لِيَعْقِرَكَ  
 اللَّهُ وَلَئِي لَا أَلْفَاكَ لَنْ أُرَيْتَ فِيكَ مَا رَأَيْتُ  
 فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَامٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَابِرَ  
 مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْبَيْتُ شَأْنَهُمَا فَأَوْسَجِي إِلَى فِي  
 الْمُنَافِرَانِ أَنْفُخَهُمَا فَتَفْعَلُهُمَا طَارَافًا وَلَتَهُمَا  
 كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا  
 الْعَنَسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ -  
 ۳۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدُوِّ حَدَّثَنَا حُذَّافَةُ  
 ابْنُ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ  
 عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ  
 آتِي أَمَّا جَرَمِينَ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا تَخْلُ فُذْهَبٌ  
 وَهَبِي إِلَى أَمَّتِ الْيَمَامَةَ أَوْ هَجَرَ فَإِذَا هُوَ الْمَلَكُ  
 يَثْرِبُ فَلَيْتَ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ آتِي هَزْزْتُ  
 سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا مَنُ أُمِيبَ مِنْ  
 الْمُؤْمِنِينَ يَوْمًا أَحَدٌ ثُمَّ هَزْزْتُ أُخْرَى فَعَادَ  
 أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ  
 الْقَيْمِ وَاجْتَمَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا  
 وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمًا أَحَدٌ وَإِذَا  
 الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفَوَابِ الْقِدْقِ  
 الَّذِي أَتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ -

سے روگردانی کرے گا تو اللہ تجھے تباہ کرے گا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو  
 مجھے دکھایا گیا تو وہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں دو  
 سونے کے انگن میں مجھے فکر ہو گئی۔ پھر خواب میں ہی مجھے بتایا گیا اس پر چونک  
 مار میں نے سوچا تو دونوں اڑ گئے۔ اس کی تعبیر یہ ہے دو جھوٹے منجھبر  
 میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں سے اسود بنی ہے اور دوسرا کذاب  
 یمامہ والا۔

(از محمد بن علاء از حماد بن اسامہ از برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ از  
 حدیث ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری سے میں سمجھتا ہوں محمد بن علاء نے  
 یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے  
 خواب میں دیکھا کہ مکے سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا جہاں کھجور کے  
 درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجری طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ (شراب) مدینہ  
 منورہ اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں گھما رہا ہوں تو دو دنیا  
 سے ٹوٹ گئی۔ اور تلوار ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ اُحد کی جنگ میں مسلمان شہید  
 ہوئے پھر دوسری بار تلوار گھمائی تو وہ جڑ گئی بلکہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ  
 بہتر ہو گئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب  
 اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کا بھوکا ہے  
 وہ بہتر ہے۔ گائے کی تعبیر وہ مسلمان تھے جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔  
 اللہ کا کام بہتر ہے۔ اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو  
 دی۔ اور بھلائی کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت  
 فرمایا۔

۱۔ یمامہ نامی ایک جاسوس کا کہنا مردوں کو درست نہیں ۱۲۸ھ میں میری بہت سی عیدہ بھی فوت کا بھٹا دلائی کریں گے ایسا ہی ہوا اسود بنی افہلیمہ دونوں نے نبوت کا  
 کیا اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسلمانوں کے حقیقی ہاکی خلافت میں ۱۲۸ھ یمامہ ایک شہر ہے کہ سے چار منزل ۱۲۸ھ میں امام بخاری کا قول  
 ہے انہوں نے شک کیا کہ جو بن علاء نے اس حدیث کو روئے کیا یا نہیں مگر اس مسئلے پر اس کو فروغ ابن شاکر نے نقل کیا ۱۲۸ھ میں دونوں یمن میں شہروں کے نام ہیں ۱۲۸ھ

۳۳۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

عَنْ فَرَايسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَبَتُّهُ كَأَن  
مَشَيْتُهَا مَشَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ  
أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ شِمَالِي ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا  
حَدِيثًا فَجَعَلْتُ كَلِمًا لَمْ يَكُنْ فِيهَا ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا  
حَدِيثًا فَجَعَلْتُ كَلِمًا لَمْ يَكُنْ فِيهَا ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا  
أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَتْ فَقَالَتْ مَا  
كُنْتُ لِأَفْتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا  
فَقَالَتْ أَسْرَأَ إِلَيَّ جَبْرِائِيلُ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ  
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارِضُنِي لَعَامَ مَرَّتَيْنِ وَ  
لَا أُرَاكَ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَأَنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي تَحَاكَا  
بِي فَجَعَلْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ أَتُكُونَ سَيِّدَةً  
نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَجَعَلْتُ  
لِذَلِكَ -

۳۳۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُورَافِعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

دَاوُدُ بْنُ أَبِي بَرِيقَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ فَرَايسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَبَتُّهُ كَأَن

عنها کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال  
بعینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال تھی۔ آپ نے فرمایا آؤ بیٹی مر حبا! پھر  
انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا اور چپکے سے ایک بات ان سے  
وہ رونے لگی، میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو؟ پھر آپ نے چپکے سے  
ایک بات ان سے کہی تو وہ ہنس پڑیں میں نے (اپنے جی میں کہا) ایسا میں  
نے کبھی نہیں دیکھا کہ اتنی جلدی آدمی روئے اس کے بعد فوراً ہنس دے میں  
نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں  
آنحضرت کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہوگئی اس وقت  
(دوبارہ) میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے چپکے سے  
یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل علیہ السلام ایک بار قرآن کا دورِ محجہ سے کیا کرتے  
تھے اس سال دو بار دور کیا۔ میں سمجھتا ہوں میری موت آپ پہنچی اور تم میرے  
سب گھروالوں سے پہلے ملوگی یہ سن کر میں رو پڑی پھر آپ نے فرمایا کیا تم اس  
سے خوش نہیں ہوئی کہ سارے بہشت کی عورتوں کی تم سردار بنوگی یا یوں  
فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی (سردار بنوگی) یہ سن کر میں ہنس دی۔

دَاوُدُ بْنُ أَبِي بَرِيقَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ فَرَايسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَرْوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَبَتُّهُ كَأَن

دوسری روایتوں میں ہیں کہ پہلے آپ نے فرمایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہؑ کو دیں پھر فرمایا تم سے پہلے مجھ کو ملوگی تو وہ ہنس دیں۔ اس حدیث سے حضرت  
فاطمہؑ انہوہو فی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اب یہ کہ وہ حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ سے کسی افضل ہیں یا نہیں اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور ہم کو  
اس سے بہت اولویت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعض علماء اس طرح فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ بڑی فضیلت  
والیں اور آپ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہؑ حضرت ابوبکرؓ کے دادو سے پوچھا گیا کہ حضرت فاطمہؑ افضل ہیں یا خدیجہؓ انہوں نے کہا فاطمہؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی  
ہیں جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ان کے برابر ہیں کہ جیسے ایک بزرگ نے فرمایا میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہؑ سب عورتوں سے افضل ہیں۔  
سے ابوبکرؓ بنی فاطمہؑ کہ یہ قول ایمان کی خاطر۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ اگر بہشت میں حضرت علیؑ کا گھر آنحضرت کے گھر سے کچھ اونچا ہوگا تو حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کے ساتھ ہوگئے  
اور حضرت عائشہؓ صاحب رسالتؐ کے ساتھ اور اس میں انہوں نے حضرت عائشہؓ کے افضل ہونے پر دلیل دلائی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس شانِ عالی میں  
ہوں گی اور حضرت عائشہؓ کے لئے عمل میں دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علیؑ اس سوئے تھے آپ نے حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا سے فرمایا فاطمہؑ اور تو اس سوئے سے  
تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے ۱۲

قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ  
فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِعَ فِيهِ فَسَأَلَهَا بِشَيْءٍ قَبِلَتْ  
ثُمَّ دَعَاهَا فَسَأَلَهَا فَصَبَحَتْ قَالَتْ فَسَأَلَهَا عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ يُقْبَعُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تُؤْتَى فِيهِ الْكِبَرُ  
ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَتْهُ  
فَصَبَحَتْ.

۳۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَتَّابٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا ابْنًا مِثْلَكَ  
فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ  
عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ  
أَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَكُمْ أَيُّهَا  
قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

۳۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حُظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ  
عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مَرَضٍ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمَلْحَفَةٍ قَدْ  
عَصَبَ بِعَصَابَةٍ دَسَّمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمُسْبِرِ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَآذَنَ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ  
النَّاسَ يَذْكُرُونَ وَيُقِيلُ الْأَنْصَارَ حَتَّى يَكُونُوا

جس میں انتقال فرمایا اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ کو بلایا اور چپکے سے  
ان سے کچھ فرمایا، وہ رو پڑیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس پڑیں۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے  
کہا پہلے آپ نے یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے اچھا ہونے والا نہیں یہ سن  
کر میں رونے لگی پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلی  
آپ سے ملوں گی یہ سن کر خوشی سے میں ہلنے لگی تھ

۱۔ از محمد بن عمرو از شعبہ از ابی بشر از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حضرت ابن عباسؓ کو اپنے پاس  
بٹھاتے یہ حال دیکھ کر عبد الرحمن بن عوف نے کہا جائے تو بیٹے ابن عباسؓ  
کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں علم و فضل حاصل ہے  
پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ آیت دریافت کی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ  
انہوں نے (اس کی تفسیر میں) فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو انتقال کی خبر دی  
تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی یہی جانتا ہوں جو آپؓ جانتے ہیں۔

۲۔ از ابو نعیم از عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غیل از مکرم حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انتقال  
کی بیماری میں ایک چادر کو اوڑھے اور سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے  
توئے نکلے نہر پر بیٹھ کر پہلے حمد و ثنائے خداوندی کی پھر فرمایا اما بعد سب لوگ بڑھ  
رہے ہیں لیکن انصار کی کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ کھانے میں تکلیف رہ  
جائیں گے پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے  
کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن عباس) تو وہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے

۱۔ آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ ۱۳ جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت فاطمہؑ صرف ۱۶ ماہ بعد تک زندہ رہیں وہ بھی رنج و غم میں آخرا نے والد بزرگوار سے مل گئیں ۱۲ منہ  
۲۔ اوروں سے زیادہ ان کی تعلیم کرتے ۱۱ منہ ۱۲ یعنی ہم لوگ ابن عباس سے عمریں زیادہ ہیں تو ہمارے تعلیم زیادہ کرنی چاہیے ۱۳ منہ ۱۴ یاس جانتا ہوں اس سے آپ کی  
وفات مراد ہے ۱۲ منہ ۱۳ دوسرے کہتے ہیں قدیم دم بہ علم است نہ سال ۱۰۔ ابن عباسؓ صحابہ میں بڑے فاضل اور عالم تھے۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیب کی بات بتلانی تھی آپ کی وفات قریب ہے ۱۲ منہ ۱۳ پیش گوئی آپ کی ہوتی۔ انصار دنیا میں بہت کم ہیں لہذا دوسری قوس بکثرت ہیں۔

فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمَلِكِ فِي الطَّعَامِ قَسَمَ وَلِي  
مِنْكُمْ شَيْئًا يَعْرِفُهُ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ  
فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَّخِذْ مِنْ مُسِيئِهِمْ  
فَكَانَ آخِرُ عُجَلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

٤٣٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي  
مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي ذَكْوَانَ أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الْحُسَيْنِ قَصِيدَ  
يَهُ عَلَيْهِ لَيْسَ بِرِيقَالَ ابْنِ هَذَا أَسِيدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ  
أَنْ يُصَلِّىَ بِهِ بَيْنَ فَنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

٣٤٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ نَهَى جَعْفَرَ أَوْ زَيْدًا أَنْ يَقْبَلَ أَنْ يَهْمِي خَدْمَهُمْ  
وَعَلَانَاكَ تَذَرُفَانِ -

٣٣٤ ٣ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَلْ تَكُونُونَ أُنْمَا طُ قُلْتُ وَآلِي لَنَا الْأُنْمَا طُ قَالَ  
أَمَّا لَكُمْ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأُنْمَا طُ أَنَا أَقُولُ لَهَا  
يَعْنِي أُمَّرَأَتَكَ أَخْرَجَنِي عَنْيَ أُنْمَا طُ كَقَوْلِ أَلَمْ

اور بُرے کی برائی سے درگزر کرے، پس یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
آخری نشست تھی (یعنی آخری مجلس اور آخری وعظ تھا)

يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ  
الْأَصْلَاطُ فَأَدْعُمَهَا-

۳۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَانْزَلَ  
عَلَى أُمِّيَّةَ بِنْتِ خَلِيفٍ ابْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ أُمِّيَّةُ  
إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ قَمَرًا بِأَلْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى  
سَعْدٍ فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ انْظُرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ  
النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطَلَعْتُ فَبَيْنَمَا  
سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي  
يَطُوفُ يَا لَكُ عِبَةٍ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو  
جَهْلٍ تَطُوفُ يَا لَكُ عِبَةٍ أَمِنًا وَقَدْ أَوْثَقْتُمْ مُحَمَّدًا وَ  
أَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَحَّيْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّيَّةُ  
لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى ابْنِي لِحُكْمِي فَإِنَّ سَيِّدُ  
أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَكِنَّ مَنَعَتَنِي  
أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَا قُطْعَتَ مُتَجَرِّكٍ يَا لَشَّامٍ  
قَالَ فَبَعَلَ أُمِّيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ  
وَجَعَلَ يُبْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ  
فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعَى  
آتَهُ قَاتِلُكَ قَالَ إِنِّي أَيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي كَذِبُ  
مُحَمَّدٌ إِذَا أَحَدَتْكَ فَرَجِعْ إِلَى أَصْرَانِمْ فَقَالَ أَمَّا  
تَعْلِيمَيْنِ مَا قَالَ لِي أَخِي لِيُثَرِّفِي قَالَتْ وَمَا قَالَ  
قَالَ زَعَمَانَةُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُزَعِّمُ آتَهُ قَاتِلِي قَالَتْ

کیا آپ کو انخرفت کی وہ حدیث یاد نہیں رہی کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس قیالین  
ہوں گے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

(از احمد بن اسحاق از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرافیل از ابو اسحاق از  
عمرو بن میمون) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن مسعود عمر سے  
کی نیت سے مکہ مکرمہ گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) کے پاس مقیم ہوئے کیونکہ  
جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو راستے میں مدینہ منورہ آکر حضرت سعد کے پاس  
ٹھہر کر تاجپانچہ امتیہ نے اس دن حضرت سعد سے کہا ذرا ٹھہرو مجھے جب دوپہر  
ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں) تو جا کر طواف  
کر لیجئے (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) پس جب حضرت سعد  
طواف کرنے لگے تو ابو جہل آگیا اور کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے؟ سعد  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہوں سعد ابو جہل نے کہا واہ کیا اہمیان سے  
طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں  
(ص) بکلام رضی اللہ عنہم اجماعاً کو پناہ دی ہے۔ حضرت سعد نے کہا بیشک  
دونوں میں تکرار ہونے لگا۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا ابوالحکم یعنی ابو جہل  
مسلون (پیرانی آواز بلند نہ کرو) اس مقام کا سردار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ  
عنہ نے (ابو جہل سے) کہا بخدا اگر تو مجھے کبے کے طواف سے روکے گا تو میں  
تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا۔ امیہ بھی کہتا رہا اے سعد اپنی  
آواز بلند نہ کر اور انہیں روکتا رہا۔ آخر حضرت سعد غصے ہوئے اور امیہ سے  
کہنے لگے چل برے ہٹ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
تجھے ابو جہل ہی قتل کر لے گا۔ امیہ نے تعجب سے) کہا مجھے حضرت سعد نے  
فرمایا ہاں ہاں تجھے تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات  
جھوٹی نہیں ہوتی اور ابی ہوی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو نے سنا ہے میرا  
مدینہ کا صحابی (حضرت سعد بن معاذ) کیا کہتا ہے۔ اس نے پوچھا کیا کہتا  
ہے؟ امیہ نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد سے اس نے سنا ہے کہ ابو جہل

قَالَ اللَّهُ مَا يَكْنِي بِكَ هَذَا قَالَ فَلَمَّا خَوَّجُوا إِلَى بَيْتِهِ  
وَجَاءَ الْعَصِيُّ يُعْهِمُ قَالَتْ لَهُ امْنَأْتِ أَمَا ذَكَرْتَ مَا  
قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَهُودِيُّ قَالَ قَارِءٌ أَنْ لَا يَخُوضَ هَذَا  
أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَيَسِرُ بَيْنَا يَوْمًا  
أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ -

۳۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَايِلَةُ النَّاسِ  
مُحِبَّةٌ عَيْنٌ فِي سَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَذَرَعَ ذُنُوبًا  
أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَوْعِهِمْ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
ثُمَّ أَخَذَ عُثْمَرُ فَاسْتَكْنَأَ بَيْتَهُمْ غَوْرًا فَلَمْ أَرَ  
عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْعَلُ فَرِيَةً حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ  
بَعْلِينَ وَقَالَ هَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَعَ أَبُو بَكْرٍ ذُنُوبَيْنِ -

۳۳۶- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَيْشِيُّ  
حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ  
قَالَ أَكْبَرْتُ أَنَّ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ  
ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ  
مَنْ هَذَا أَوْ كَيْفَ قَالَ قَالَ هَذَا وَحْيٌ قَالَتْ  
أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُ إِلَّا رَأَيْتُكَ حَتَّى سَمِعْتُ  
خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَبْرِئِيلُ أَوْ  
كَيْفَ قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ وَتَنْ سَمِعْتُ هَذَا

مجھے قتل کرنے کا اسلحہ بیوی نے کہ خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پس جب بدر  
کا میدان کارزار گرم ہوا اور امتیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی بیوی نے یاد دلایا کہ  
تیرے مدینے کے بھائی نے کیا کیا تھا چنانچہ امتیہ نے میدان جنگ میں نہ جانے کا  
ارادہ کر لیا مگر ابو جہل نے کہا کہ تو سرداران و شرفائے مکہ سے ہے ایک دو  
دن کا راستہ ہمارے ساتھ چلو آخر امتیہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

(از عبد الرحمن بن شیبہ از عبد الرحمن بن مغیرہ از والدش از موسیٰ  
بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) لوگوں کو دکھا  
ایک میدان میں جمع ہیں پیچھے ابو بکر کھڑے ہوئے اور کونئیں سے ایک یا  
دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اثرتہ الی انہیں بخشے پھر عمر رضی اللہ  
عنہ نے وہ ڈول سنبھالا ان کے ہاتھ میں وہ ڈول چرس (بڑے منہ  
والا ڈول) بن گیا اور میں نے ایسا شاہ زور پہلوان ان کی طرح کام  
کرنے والا نہیں دیکھا۔ اتنا پانی کھالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا  
پلا کر لے کر نکلتے تھکانوں میں لے گئے۔ ہمام نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے  
حضور سے یوں روایت کی کہ ابو بکر نے ڈول نکالے (بغیر شک کے یعنی ایٹوں کا لگانا نہیں)

(از عباس بن ولید قرشی از معمر بن ابی عثمان از والدش ابو عثمان  
کہتے ہیں مجھے یہ کہا گیا کہ ایک بار حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں اس وقت تشریف لائے جب آپ حضرت ام سلمہؓ کے پاس  
بیٹھے تھے پھر وہ کھڑے ہو گئے (حضرت جبریلؑ چلے گئے) آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟ (تم جانتی ہو) انہوں  
نے کہا وحیہ کلمی تھے ام سلمہؓ کہتی ہیں میں تو خدا کی قسم وحیہ کلمی ہی سمجھتی ہی  
یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبے میں وہی باتیں  
بتائیں جو جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہی تھیں۔

سلیمان کہتے ہیں میں نے ابو عثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث

۱۔ جہاں آتی ہیں کہ بعد ہمارے بیٹھے ہیں اس حدیث کی تصریحات جہاں پہلے ابو بکر کو خلافت ملے گی وہ حکومت تو کریں گے مگر عمر کی شوکت اور قوت ان کی نہ ہوگی عمر کی خلافت  
میں ملاؤں کی شوکت اور عظمت بہت بڑھ جائے گی۔ آپ نے یہاں خوب دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا ۱۲ من ۱۷ اور میں نے ان کو سنا تھا ۱۲ من



قَالَ مِنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ -

**باب ۲۰۸۱** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ  
كَمَا يَعْرِفُونَ ابْنَاءَهُمْ فَلَانَ قَرْنًا  
مِنْهُمْ لِيَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَهُمْ  
يَعْلَمُونَ -

۳۳۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَهُمَا جَاءَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً ذُنُوبًا فَقَالَ  
لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ  
فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجُلِ فَقَالُوا نَقَضَهُمْ  
وَيَحْكُمُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَّبْتُمُ  
أَنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَفَتَحُوا وَهَذَا  
قَوْصَمٌ أَحَدُهُمَا يَدُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ  
مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ ادْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَهَا فَإِذَا فِيهَا آيَةُ  
الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ  
فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَا  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَرَأْتُ الرَّجُلَ يَجْتَنِي عَلَى الْمَرْأَةِ  
يَقِيهَا الْحِجَابَ -

کس سے سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا ارشاد یَعْرِفُونَ ابْنَاءَهُمْ  
آبْنَاءَهُمْ كَمَا يَعْرِفُونَ ابْنَاءَهُمْ (سورہ بقرہ) کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو بالکل پہچانتے ہیں جیسے اپنے اولاد کو یہ لوگ پہچانتے ہیں مگر ان میں سے  
ایک گروہ دیدہ و دانستہ حق کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک بن انس از تافع) حضرت عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آئے انہوں نے یہ بیان کیا کہ ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے  
آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم  
تورات میں سنگسار کرنے کے متعلق کیا دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم  
تورانی اور زانیہ کو رسوا کرتے ہیں، کوڑے لگاتے ہیں حضرت عبد اللہ  
بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا تم جھوٹے ہو، تورات لا کر دکھاؤ  
جب اسے کھولا تو ایک یہودی نے حجم کی آیت پر اپنا ماتور رکھ کر اس کے آگے  
اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا حضرت عبد اللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا تم  
جھوٹ بولتے ہو تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ تورات لاؤ  
(وہ لائے) جب اسے کھولا تو ایک یہودی نے حجم کی آیت پر اپنا ماتور رکھ  
کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا حضرت عبد اللہ بن سلام  
نے کہا ذرا اپنا ماتور ادھر اٹھا یا تو حجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے  
لگے اے محمد! سچ کہا، بیشک تورات میں حجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا  
اور دونوں (زانی مرد اور عورت) کو سنگسار کیا گیا حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں

میں نے یہودی مرد کو دکھا وہ (رحم کے وقت) عورت پر جھک کر پیچوں کی مار سے اسے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔

**باب** مشرکوں کا یہ سوال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کوئی معبود کھائیں اور آپ نے انہیں شق القمر چنانچہ

**باب ۲۰۸۲** سُؤَالُ الْمُشْرِكِينَ  
أَنْ يَرَوْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲ - آپ نے ان کو آزمائے کے لئے پوچھا تھا وہ نہ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ تورات  
شریف میں زنا کی سزا رحم نہ کرے نیز اس لئے پوچھا کہ آپ پر اگلی شریعتوں کی پیروی لازم تھی جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے ۱۲ -



پھٹنے کا معجزہ دکھایا

(از صدیق بن فضل از ابن عیینہ از ابن ابی نجیح از مجاہد از ابوہریرہ از حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاندرو کوڑھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا۔ دیکھو گواہ رہنا

(از عبداللہ بن محمد از یونس از شیبان از قتادہ از انس بن مالک رضی و دوسری سند۔ امام بخاری کہتے ہیں (از خلیفہ بن خیاط از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کوئی نشانی بتائیے آپ نے شق القمر (چاند پھٹنے کا) معجزہ دکھایا

(از خلف بن خالد قرشی از زکریا بن مضر از جعفر بن یحییٰ از عمارک بن مالک از عبید اللہ بن عبداللہ بن مسعود حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھٹا تھا

سَلَامَاتٍ قَالُوا هُمُ اشْتَقَاقُ الْقَمَرِ

۳۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُيَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَشْتَقُ الْقَمَرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّتَيْنِ فَقَالَ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُوا

۳۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فِي خَلِيفَةِ حَدَّثَنَا بَزِيدُ بْنُ بَرْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاهُمْ فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

۳۳۵۰۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا جُكُوبُ بْنُ مُهَمَّرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ باب کلمات سے بظاہر یہ نکلتا ہے کہ شق القمر کا معجزہ مسعود بن جعفر سے تھا لیکن چونکہ اس کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اس لئے وہ معجزہ گنا گیا کیونکہ امام بخاری نے یوں کہا قَالُوا هُمُ اشْتَقَاقُ الْقَمَرِ اور یوں نہیں کہا قَالُوا اشْتَقَاقُ الْقَمَرِ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی انہیں ایسا ہی لکھا ہے لیکن انہوں نے شاہ صاحب کا مطلب جو معجزہ کران ہو بہت سے اعتراضات کیے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراضات ادنیٰ غور سے ہی وہابی ملامت ہوتے ہیں طلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر ان معجزات میں سے نہیں ہے جو صرف اثبات نبوت کے لئے ظاہر کیے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا اتفاق سے وہ مشرکوں نے درخواست کی کہ وہ وقت اس کا وقت بھی ان پہنچا ادا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اس لہ سے معجزہ ہو سکتا ہے حافظ نے کہا ابن عباسؓ تو شق القمر کے وقت پیدا نہیں ہوئے تھے ادراش چارویں کے عہد میں ہو گئے اور اب مسعود اور ابن عباسؓ حذیفہ اور جابر بن سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے دیکھا ہو گا ان سے مروی ہے ۱۲ منہ ۱۰ کہ کتابنا معجزہ ہے کہ کسی پیغمبر کا ایسا معجزہ نہیں دیا گیا جو مرد اور عورت کو اس قدر آختر صلا اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا کہ اس کا وقوع قیامت کی بھی نشانی تھا جسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ انْشَقَّ الْقَمَرُ جن لوگوں کو اس نے دکھا ہے کہ کلمہ حق قیامت میں سے ہے کتاب کا حشروں سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۰ معجزہ دکھائے جس سے ہم آپ کو پیغمبر مانیں ۱۲ منہ ۱۰ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر کا ایک معجزہ تھا شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی دیکھی تھی جو خلاف عادت ہو چکر چاند کے پھٹنے کا زمانہ ان پہنچا تھا اس لئے آپ نے یہی نشانی دکھادی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے ان کا خبر دی تھی اس لئے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۰ ایک روایت میں ہے کہ نبوت کریمؐ کو دیکھ کر یہ ہو گیا۔ پھر دونوں کلمے کے ساتھ لکھے۔ حافظ نے کہا اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ

## باب ۲۰۸

## باب ۲۰۸

۳۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنَقَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَلَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَأْمُرُ اللَّهُ بِهَا وَيَنْهَى عَنْهَا وَمَنْ يُؤْمَرْ بِهِمَا فَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

۳۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَسْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَأْمُرُ اللَّهُ بِهَا وَيَنْهَى عَنْهَا وَمَنْ يُؤْمَرْ بِهِمَا فَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَأْمُرُ اللَّهُ بِهَا وَيَنْهَى عَنْهَا وَمَنْ يُؤْمَرْ بِهِمَا فَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

۳۳۸۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَأْمُرُ اللَّهُ بِهَا وَيَنْهَى عَنْهَا وَمَنْ يُؤْمَرْ بِهِمَا فَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

(از محمد بن یحییٰ از معاذ از والدش از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (سید بن حنفیہ و سعید بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے تو ان کے ساتھ دو نور برابر روشن رہے اور جب دونوں ایک دوسرے کے راستے سے الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہنچ گئے تھے

(از عبد اللہ بن ابی اسود از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت یا موت) آجائے، وہ اس وقت تک غالب ہی رہیں گے۔

(از حمید بن اسود از ابن جابر (عبدالرحمن بن یزید بن جابر) از عمر بن مانی) حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو شخص اسے دلیل کرنے کی کوشش کر گیا یا مخالفت کر گیا وہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ تا قیام قیامت وہ جماعت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔

عمر کہتے ہیں کہ مالک بن نضیر نے بحوالہ معاذ بن زید نقل کیا کہ یہ لوگ (ہمارے زمانے میں) شام میں ہیں، حضرت معاویہؓ کہتے تھے دیکھو مالک یہ کہتا

یہاں کوئی ترجمہ نہ کر رہا ہے اور جیسے تو یہ تھا کہ باب علامات نبوت کے باب سے ملحق ہوتا مگر اگر وہ اب بھی اثبات نبوت ہی سے تعلق ہیں اس لئے یہاں بھی اس کا لانا بیوقوف نہیں ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فیض تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روشنی مرحمت فرمائی جو ان کی رعایت میں ہے کہ ان کی ہر طرح کی طرح روشنی ہو گئی تھی ان میں امام بخاری نے خلاصہ کر ان کی اگلیاں روشن ہو گئیں۔ ہفتہ صحت سے مسلمان ساری دنیا کے متعلق ہیں کہ امت سے ہمارے زمانے میں یہ مسلمان جو کافروں سے بالکل مغلوب نہ ہوں اور حق یعنی شریعت پر پورے طور سے قائم ہوں سو انجا اور اس بار کہ یہ باغی کچھ بعض خطوں کے کہیں نظر نہیں آتے۔ چند دوستان اور دشمنان کے مسلمانوں کو نصاریٰ کے ماتحت ہیں اور وہ مسلم اور منافق اور کافر اور شرعیہ جاری نہیں ہیں ۱۲ منہ ۵ نصاریٰ سے ملے تھے ۳ منہ



نَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي لَيْثٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ -

۳۳۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ  
لِشَهَّةٍ تَوْحِيلُ جَوْوٍ لِرَجُلٍ سَبْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَذَرٌ  
فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَاطِبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْحٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِي  
طِيلِهَا مِنْ الْمَرْحِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهَا حَسَنَاتٌ  
وَلَوْ أَتَتْهَا قَطَعَتْ طِيلُهَا فَاسْتَنْتَتْ شَرَّهَا وَتَمَّتْ  
كَانَتْ أَرْوَأَتْهَا حَسَنَاتٌ لَهَا وَلَوْ أَتَتْهَا مَرَّتٌ يَنْهَرُ  
فَتَمَرَّتْ وَلَمْ يَرَوْا نَبَسَ قَبْلِهَا كَانَ ذَلِكَ لَهَا حَسَنَةً  
وَرَجُلٌ رَاطِبٌ تَغْنِيًا وَسَبْرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ  
حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَكُلُّ مَوْرَها قَبِي لَهَا كَذَلِكَ سَبْرٌ  
وَرَجُلٌ رَاطِبٌ فَخْرًا أَوْ رِيَاءً وَتَوَاضَعَتْ هَلْ لَهَا فَفَاحَ  
فِي وَذَرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
الْحَمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ  
الْجَامِعَةُ الْفَا ذُو قَمَلٍ يَحْمِلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا  
يَرَهُ وَمَنْ يَحْمِلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ -

۳۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ  
ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اں رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی  
پیشانی میں برکت مضمحل ہے بلکہ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از ابو صالح سمان) ابو  
ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں  
کے لیے ہیں۔ ایکٹ کے لیے ثواب ہیں ایکٹ کے لیے معاف یعنی مباح ایکٹ کے  
لیے گناہ۔ (۱) ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں دجہاد کے لیے باندھ  
اور ان کی رسی کسی چراگاہ یا سبزہ زار میں ایک بہت لمبی رسی باندھ کر جرنے کے  
لیے چھوڑ دے تو وہ جتنی جگہ کی بھی گھاس کھائے گا اتنی ہی نیکیاں مالک کیسے  
ہوں گی اور رسی توڑ کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے اور وہاں پیشاب اور لید کر دے  
تو بھی اسے اتنا ہی ثواب ملے گا نیز اگر وہ ندی یا نہر پر جا کر پانی پی لے تو وہ مالک کی نیت  
نہ ہوتی ہے اس کے لیے نیکیاں درج ہوں گی۔

۲ معاف یا مباح اس شخص کے لیے ہیں جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے  
رکھتا ہے کہ دوسروں سے بے نیاز ہے اس کی ضرورت پر پردہ پہنے و دوسروں سے  
سواری کے سوال سے بچا رہے نیز اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ کے متعلق فراموش نہ کرے  
(۳) غلاب اس کے لیے ہے جو غفر، ربا اور مسلمانوں کی برائیوں کی نیت سے رکھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بتی کے گدھوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان  
کے متعلق کوئی الگ حکم مجھ پر نازل نہیں ہوا مگر یہ کیلی آیت جامع نازل ہوئی ہے  
(سودہ زلال) جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے وہ اسے دیکھے گا جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے  
گا وہ اسے دیکھے گا کہ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از الرباب از محمد) حضرت انس بن مالک رضی  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں پہنچ گئے یہودی  
لوگ بھاؤڑے ٹوکے وغیرہ (آلات زراعت) لے کر کھیتوں کی طرف چلے

۱۰ ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے کیوں ملایا نہیں ہوتا شاید شیب کی روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو جس اس کی تائید کے طور پر بیان کیا  
اس طرح اب ہر وہ حدیث کہجا کے آتی ہے یہ حدیثیں باب آئے آتی ہے باب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تھکے مارے مسافر کو اس پر چڑھا لے ۱۳ منہ ۱۵ قیامت کے  
دن اپنے نامہ اعمال میں ۱۴ منہ ۱۵ بشرطیکہ معاف نہ ہو گئی ہو ۱۵ منہ



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نَفَاتًا  
فَيَغْزُو دِيَارَهُمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ  
صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ  
نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ لَهُمْ نَفَاتٌ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نَفَاتًا فَيَغْزُو  
دِيَارَهُمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقَاتِلُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحِبُ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ  
نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ لَهُمْ نَفَاتٌ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نَفَاتًا فَيَغْزُو  
دِيَارَهُمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقَاتِلُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحِبُ  
مَنْ صَاحِبِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ لَهُمْ

٣٣٩- حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ سَمِعْتُ زُهْدًا مَدِينِ مَضَرِيٍّ  
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ  
يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عُمَرُ فَلَا أَدْرِي  
أَذْكَرُ بَعْدَ قُرْنِهِ قُرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ  
قَوْمًا يَتَّبِعُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَ  
لَا يُؤْتَمِنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيُظْهِرُونَ  
فِيهِمُ السَّيْئَاتِ

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

گاتم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے! (ان کی برکت سے نفع ہوگی) پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جماعتیں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو کسی صحابی کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہو (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو تابعی کا صحبت یافتہ ہو (تابع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب انہیں فتح ہوگی

(از اسحاق انصاری شعبہ از ابو حمزہ از ہرم ابن مغرب) حضرت عثمان بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین کا) پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں ؑ ؑ ؑ

عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد روزمانوں کا ذکر کیا یا تین کا۔ آپ نے فرمایا ان مذکورہ زمانوں کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہ پسند کرے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دیں گے اور چوری کرینگے ا کا کوئی بھروسہ نہ کریگا نذر منیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور (حرام کا مال کھانے سے) ان پر مٹایا آجائے گا

(از محمد بن کثیر از سفیان ثوری از منصور از ابراہیم از عبیدہ بن قیس)

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں زمانوں والوں کی خفیلست بیان کی گویا وہ خیر القرون ٹھہرے اور اسی لئے علماء و نے بدعت شرعی کا تعریف یہ قرار دی ہے کہ دین میں جو نیا کام نکالا جائے گمان تینوں زمانوں میں اس کا وجود نہ ہو ایسی بدعت مکرر کہی ہے اور میں لوگوں نے بدعت کی تعمیر کی ہے حنا اور سنہ کی طرف ان کا مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے۔ حضرت شیخ احمد مجدود فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے نہ طلق کرتا نہیں یا ۱۲ھ منہ ۱۷ھ یعنی فتح تابعین ۱۲ھ منہ ۱۷ھ اگر تین زمانوں کا ذکر کیا ہوا تو فتح تابعین بھی تیسری قرون میں داخل ہوتا ہے اور عبادوں ان کے جہت میں حکام بخاری اور ترمذی بھی ان میں داخل ہوں گے تبع تابعین سے یہ لوگ ملے ہیں اگر وہ زمانہ کا ذکر ہے تو امام شافعی اور امام مالک داخل ہوں گے انہوں نے تابعین کو دیکھا ہے اور امام ابو حنیفہ کو خود تابعین میں سے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحم کی رائے زیادہ ذلتی ہے کیلئے زمانے سے مراد قرون اربعہ سے مراد صدیق اکبر کا دور ہے تیسرے زمانے سے مراد خاتون عظمیٰ کا دور ہے اس تشریح سے ان لوگوں کو اعتراض کا موقع نہیں ملتا جو حضرت عثمان اور حضرت علی کا سے زمانے کو قمریہ و فساد کی وجہ سے اچھا نہاتے نہیں کہتے ۱۲ عبدالمزاک

عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ  
 اللَّهُ أَنْ التَّيْمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ  
 قَوْلِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرُ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثَمَرُ  
 يَحْيَى قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحِبَّاهُمْ مَعِيَّةً وَيَمِينُهُ  
 شَهَادَتُهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى  
 الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَكُنْ صَفَارَ

### باب ۲۰۸۵ مَنَاقِبُ الْأَنْبِيَاءِ

وَفَضْلُهُمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَوَى عَنْهُ  
 تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ  
 أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالُهُمْ  
 يَبْتَغُونَ قَسْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا  
 وَيَتَصَرَّوْنَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَلِلْكَ  
 هُمُ الصَّالِحُونَ وَقَالَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ  
 فَقَدْ تَصَرَّاهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ  
 مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ  
 ابْنُ عُبَيْدٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ

### ۳۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى  
 أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَارِظِ رَجُلًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا  
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَارِظِ هُوَ الْبَرَاءُ فَلْيَحْمِلْ الْوَسْ  
 رَحْلِي فَقَالَ عَارِظٌ لَا حَتَّى تَحْمِلَ ثَنَانِي كَيْفَ مَنَعْتَنِي  
 أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَحْمِلُكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسرور سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میرے زمانے کے لوگ سب سے اچھے ہیں، پھر جو ان کے بعد آئیں گے  
 پھر جو ان کے متصل ہوں گے، ان (تین زمانوں) کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں  
 گے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی۔

منصور کہتے ہیں ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے اکابر) ہمارے بچپن  
 کے زمانے میں ہیں مائتے تھے، اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے۔

### باب مہاجرین کی فضیلت۔ ان میں حضرت صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ میں جن کا نام عبداللہ تھا، ابو قحافہ کے بیٹے  
 تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ شوریٰ میں فرمایا ہے۔ لِلْفُقَرَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

۱۰۳ وہ مفلس مہاجرین جو اپنے گھر اور مال سے نکالے  
 گئے یہ مہاجر اللہ کا فضل اور اس کی رضا جانتے ہیں نیز خدا  
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہیں یہی مہاجر  
 سچے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اَلَا تَتَصَرَّوْنَ لَهُ  
 اگر تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو گے تو اللہ  
 تعالیٰ اس کی مدد کر چکا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید

خدریؓ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں غاریں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(از عبداللہ بن ابی رجاہ از اسماعیل از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک پالاں تیرہ  
 درم کے عوض خرید لیجہاں سے کہا آپ (اپنے بیٹے) براء سے کہیں کہ وہ  
 پالاں میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے۔ والد صاحب نے کہا میں نہیں کہتا  
 جب تک آپ مجھ سے وہ واقعہ نہ بیان کریں جو آپ کے اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ پیش آیا جس موقع پر کفار مکہ آپ حضرات کی تلاش

لے تین قسم کھانے اور گواہی دینے میں ان کو کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم کھا لیں گے پھر گواہی دیں گے کہیں گواہی دے کر کہیں کھائیں گے کہ لوگ ان کا قیام کریں

مِنْ مَمْلُوكَةٍ وَأَمْسَرَ كُونَ يَطْلُبُونَكُمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ  
مِنْ مَمْلُوكَةٍ فَاجْبَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْكُنَا وَكَيْومَنَا  
حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ  
بِبَصْرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلِّ قَاوِيٍّ أَلَيْسَ قَادًا مَخْفُوفًا  
أَنْتُمْ هَاهُنَا فَظَلَمْتُ بَقِيَّةَ ظِلِّ لَهَا فَسَوَّيْتُ ثُمَّ  
فَرَسْتُ لِلرَّحِي قَوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قُلْتُ  
لَهُ اغْطِيعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَا ضَبَّعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ  
أَرَى مِنْ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِدَارِ عِيٍّ فَمِنْ تَسَوُّفٍ  
غَنَمَهُ إِلَى الصَّغُورَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الذَّيْ أَدَّ تَأْفَسَ لَهُ  
فَقُلْتُ لَهُ لَيْسَ أَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مَرُّ  
فَرَيْشٍ سَمَاءَ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ  
لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَبَنًا قَالَ  
نَعَمْ قَا مَرَّتُهُ قَا عَتَقَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ  
أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفَضَّ خَمْرَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ  
أَنْ يَنْفَضَّ كَفْيَهُ فَقَالَ هَلْكَ أَخْرَبَ أَحَدِي كَفْيِي  
بِالْأُخْرَى فَحَلَبْتُ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَادَةً عَلَى فَوْهَا  
خَوْرَةً فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ  
فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَافَقْتُ قَدْ اسْتَنْفِظَ فَقُلْتُ أَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ أَنَا الرَّحِيلُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى قَا رُفَعْنَا بِالْقَوْمِ يَطْلُبُونَ  
فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مَتَمَّ غَيْرُ مَرَاةٍ بَيْنَ مَالِكٍ

میں تھے انہوں نے فرمایا (وہ واقعہ یہ ہے) ہم کے سے رات بھر چلتے رہے اور  
دوسرا دن ظہر کے وقت تک چلتے رہے ٹھیک دوپہر کے وقت میں نے نگاہ  
دوڑائی کہیں سایہ ملے تو دوہاں پھر جاؤں اتنا قایم ایک چٹان دکھائی دی اس  
کے پاس گیا تو معلوم ہوا وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ  
جائیے چنانچہ آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا کہیں ہماری تلاش میں  
کوئی آیا نہ ہو مجھے بکریوں کا ایک جروا مارا گڑبڑا ملا جو اسی چٹان کی طرف  
اپنی بکریاں مانگے ہوئے جا رہا تھا وہ بھی سائے کی تلاش میں تھا میں نے  
اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام  
لیا جسے میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا آیا تیری بکریوں میں کچھ  
دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہے میں نے کہا ہمیں ذرا سا دودھ دو وہ کر  
دے گا؟ اس نے کہا اچھا میں نے اسے دوہنے کے لیے کہا۔ اس نے  
اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کا پاؤں تھاما۔ میں نے کہا ذرا اس کا دھن  
گرد و غبار سے صاف کر لے پھر میں نے اس سے کہا اپنی ہتھیلیوں کو جھاڑ  
لے چنانچہ اس نے لیے ہی کیا حضرت براہِ رضی اللہ عنہ نے ایک ہتھیلی دکھائی  
ہتھیلی پر مار کر بتلایا پھر ایک پیالہ بھر دودھ دوہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے لیے چھالک ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس  
میں ٹھنڈا پانی تھا میں نے وہ پانی اس دودھ پر ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا  
ہو گیا پھر میں اسے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دیکھا  
تو آپ بیدار ہو چکے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش فرمائیے  
آپ نے اتنا پیالہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب چاہا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
کوچ کا وقت آ پہنچا، آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل پڑے اور  
قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے ہیں کسی نے نہیں پایا۔ ایک سرقہ  
بن مالک بن جعفم گھوڑے پر سوار آ پہنچا میں نے اسے دیکھ کر عرض کیا یا



رَبِّ جُحُشٍ عَلَى قَرْسٍ لَهُ فَقُلْتُ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ  
نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا  
۳۳۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوَأْتُ  
أَحَدَهُمْ نَظَرْتُ كَتَمْتُ قَدَمَيْهِ لَا بَصَرَا فَقَالَ مَا  
ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا ثَنِيَّ اللَّهِ قَالَ لَتَهُمَا-

**باب ۲۰۸۶** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سُدَّ الْأَبْوَابِ الْكُتَابِ أَبِي

بَكْرٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۳۳۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فَيْكُمُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو

النَّضَرِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَعَ عَبْدَ ابْنِ الدُّنْيَا وَبَنَى

مَا عِنْدَكَ فَاحْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ

قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَخَبَرَنَا لَيْسَ كَأَنَّهُ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ فَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمَخْبَرُ وَكَانَ

أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَى فِي مُصْحَبَةٍ قَالِ

أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُصْحَبًا لَخَلَيْتُ غَيْرَ رُبِّ

لَا تَحْزَنْ يَا أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخُوهُ الْأَنْصَارُ وَمَوْفِقُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ڈھونڈنے والے آجینے آپ نے فرمایا  
کچھ فکر مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(از محمد بن سنان از ہمام از ثابت از انس رضی اللہ عنہ) حضرت  
ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت  
جب ہم غار ثور میں چھپے ہوئے تھے (اور مشرکین ہماری تلاش میں تھے)  
عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں کسی نے اپنے پاؤں نظر ڈالی تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا  
ابوبکرؓ! کہاں خیال ہے؟ ان دو شخصوں کا کوئی کیا گناہ تھا جسے ساتھ لے کر درگاہِ نبویؐ

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مسجد کی

طرف سب دروازے بند کرو۔ حضرت ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا

رہنے دو۔

اسے اس عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا

(از عبد اللہ بن محمد از ابو عامر از فلیح از سالم از ابو النضر از حسین بن سعید)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگوں کو خطبہ سنایا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا

خواہ وہ دنیا میں رہے خواہ وہ اسے اختیار کرے جو اللہ کے پاس ہے یعنی

کرامت و نعمت اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانا پسند کیا یہ سنکر حضرت

ابوبکرؓ و پھر ابوسعیدؓ کہتے ہیں مجھے انکے رونے سے تعجب ہوا میں نے کہا رونے کی کیا وجہ اگر

حضورؐ نے ایک نئے کمال بیان کیا اسے اختیار ملا تو ہمیں کیا لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ

یہ بندہ خود آنحضرتؐ تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت ابوبکرؓ

ہم سب (معاہدہ کرام سے زیادہ عالم تھے نیز آنحضرتؐ نے اسی خطبے میں) یہ بھی فرمایا

سب لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ کا احسان مال اور محبت کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ ہے اگر

میں اللہ کے سوا کسی اور کو گہرا دوست بنانا تو حضرت ابوبکرؓ کو بنانا۔ البتہ اسلامی اخوت

(بھائی بندی) اور اسلامی محبت ان سے ہے۔ دیکھنا مسجد کی طرف کسی کا دروازہ

نہرے سب بند کر دے جائیں صرف (حضرت) ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہرے سب بند کر دے جائیں صرف (حضرت) ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہرے سب بند کر دے جائیں صرف (حضرت) ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَا يَمْنَعُهُ فِي الْمَسْجِدِ بَابُ الْأَسَدِ إِلَّا بَابُ بَكْرِ

## باب ۲۰۸ فضل أبي بكر بعد النبي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَافِعٍ عَنْ

أَبِي جُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا نَقُودُ بَيْنَ الْكَلْبَيْنِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُو

الْحَطَّابُ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

## باب ۲۰۸ قول النبي صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا

خَلِيلًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

۳۳۹۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مَحْبُوسًا أَوْ مَتَّخِذًا

خَلِيلًا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

حَدَّثَنِي مُعَلَّى وَمُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا

خَلِيلًا لَأَتَّخِذْتُكَ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ

الْإِسْلَامِ فَضَّلَ

۳۳۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَدُو

الْوُكَّابُ عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا

حَبَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى

کادروا زہ رسنے دنیا

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو

بکر رضی اللہ عنہ کی دوسرے صحابہ کرام پر تفصیلت

(از عبد الغفر بن عبد اللہ از سلیمان از یحییٰ بن سعید از تافع حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی

سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو

پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں

کسی کو جانی اور گھبرادوست بناتا (تو حضرت ابو بکر کو بناتا)

اس کو ابو سعید نے روایت کیا

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ایوب از عکرمہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو جانی اور گھبرادوست بنانے والا ہوتا تو

ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ (میرے دینی بھائی اور دوست ہیں)

(از معلى بن اسد وموسى بن اسماعيل از وهيب از ايوب) یہی روایت

نقل کی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ اگر میں کسی کو جانی اور گھبرادوست بنانے

والا ہوتا تو (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت سب

سے افضل (بہتر) ہے

(از قتيبة از عبد الوهاب از ايوب) اسی طرح کی حدیث نقل ہے

(از سليمان بن حرب از حماد بن زید از ايوب) عبد اللہ بن ابی ملیکہ

کہتے ہیں کوفہ والوں نے عبد اللہ بن زید کو دادا (میراث) کے مستحق

لکھا۔ انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ فرمایا اگر کسی کو میں جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اسے بناتا یعنی حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ

أَبُو الْكَرِيمِ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْنُكُمْ مُتَغَدِّ  
مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَمْ يَخُنْكُمْ أَنْزَلَ بَابًا  
يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

کافور

٣٩٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَ مُحَمَّدٌ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ أَبِي عَن مُسَدَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ أَتَيْتُ امْرَأَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَدَايْتُ رَجُلًا  
بِحُتٍّ لَمْ أَجِدْهُ كَمَا هِيَ تَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تُجِدِي فَاثِي أَبَا بَكْرٍ  
٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ  
بِشْرِ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ  
قَالَ سَمِعْتُ عُمَارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ  
أَعْبُدُ وَأَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ -

۱۴۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

صَدَقَهُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ  
نُسْرِينَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا إِذْ رَأَتْ

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا دادا باپ کی طرح ہے (جب میت کا باپ زندہ نہ ہو)

باب

(از عبد اللہ بن زبیر حمیدی و محمد بن عبید اللہ از ابیہم بن سواد و اللہ بن از محمد بن جبیر بن مطعم) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا پھر آنا اس نے کہا فرمائیے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کا وصال ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا لے

(از ارحمہدین ابی طیب از اسماعیل بن ابی محمدا ز زبان بن بشر  
از ویرہ بن عبد الرحمن از ہمام، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے تھے  
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ کے ساتھ  
(یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا۔ صرف پانچ غلام دو عورتیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ  
عنہ تھے۔

داز ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از زید بن واقد از بزرگ  
عبداللہ از عائز اللہ ابوادریس حضرت ابوذر و اعرضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابو

۱۵ اس حدیث سے نہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہوں گے طبری نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہے جسے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد آپ کے مالوں کی ترک کرنا کس کو دینا ہے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کا استاد و متقیف ہے اس لیے اسے جو قسم میں پہل ابن ابی شیبہ سے نکالا آپ سے ایک دیہاتی نے بیعت کر لی تو بوجھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو میں کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر کے پاس اس نے کہا وادارو مردہ و حاضین تو کس کے پاس فرمایا عمر کے پاس ان مردہ تین سے شیعین کا نہ ہوتا ہے جو حق ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بھائی حضرت علیؓ کو خلیفہ مقرر کئے تھے ۱۲ منہ ۱۳ واد ابوبکر میں لیا حصہ ۱۴ منہ جب وہ اپنا لام لیا اگر کسی ۱۵ منہ اس وقت میں مسلمان ہوا ۱۶ منہ





صَعَفَةً ثُمَّ اسْتَمَاعَكَ عَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ كَثَلٍ  
فَلَمَّا أَدْعَبَ بَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عَمْرِو بْنِ  
ضَرِبَ النَّاسُ بَعْطِينَ .

۳۳۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ  
خَبْلَاءَ لَمْ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ابْنُ  
بَكْرٍ أَنَا أَحَدُ شَقِي ثَوْبِي كَيْسَرُ حَتَّى إِذَا أُنْزِلَ هَذَا  
ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خَبْلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ  
لِسَالِمٍ أَدْعَبَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ خَيْرٍ أَرَادَهُ قَالَ لَمْ  
أَسْمَعْ ذَكَرَ الْآخِرِيَّةَ .

۳۳۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَقَّقَ زَوْجِي  
مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَى مِنْ  
أَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ  
فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دَعَى مِنْ بَابِ  
الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْحَجَّاهِ دَعَى مِنْ

طاقت و سپہان نہیں دیکھا جو ان کی طرح کھینچ سکے۔ اتنا پانی نکال لے لوگوں  
نے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر لیا۔

(از محمد بن مقاتل از عبد اللہ از موسی بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص غرور و تکبر کی غرض سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اسے بد نظر محبت  
نہیں دیکھیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں  
کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلتے  
ہوں گے) البتہ اگر میں خوب مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے فرمایا  
تم غرور کی غرض سے تو نہیں کرتے۔

موسی بن عقبہ کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا حضرت عبد اللہ بن عمر  
نے یوں کہا ہے کہ جو شخص اپنے ازار لٹکائے انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں  
نے یہی سنا جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از حمید بن عبد الرحمان بن عوف)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے  
مثلاً دو روپے دو کبریاں (تو وہ بہشت کے دروازوں سے یوں بلا یا جائے  
گا) (فرشتے کہیں گے) اللہ کے بندے ادھر آیا وہ دروازہ بہت اچھا ہے  
پھر جو کوئی بڑا نمازی ہوگا (نفل بہت پڑھتا ہوگا) وہ نمازی کے دروازے  
سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ باب جہاد سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا  
ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو شخص روزہ دار ہوگا (فرض

۱۔ چہ کا ثواب دل جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من ۱۵ من ۱۶ من ۱۷ من ۱۸ من ۱۹ من ۲۰ من ۲۱ من ۲۲ من ۲۳ من ۲۴ من ۲۵ من ۲۶ من ۲۷ من ۲۸ من ۲۹ من ۳۰ من ۳۱ من ۳۲ من ۳۳ من ۳۴ من ۳۵ من ۳۶ من ۳۷ من ۳۸ من ۳۹ من ۴۰ من ۴۱ من ۴۲ من ۴۳ من ۴۴ من ۴۵ من ۴۶ من ۴۷ من ۴۸ من ۴۹ من ۵۰ من ۵۱ من ۵۲ من ۵۳ من ۵۴ من ۵۵ من ۵۶ من ۵۷ من ۵۸ من ۵۹ من ۶۰ من ۶۱ من ۶۲ من ۶۳ من ۶۴ من ۶۵ من ۶۶ من ۶۷ من ۶۸ من ۶۹ من ۷۰ من ۷۱ من ۷۲ من ۷۳ من ۷۴ من ۷۵ من ۷۶ من ۷۷ من ۷۸ من ۷۹ من ۸۰ من ۸۱ من ۸۲ من ۸۳ من ۸۴ من ۸۵ من ۸۶ من ۸۷ من ۸۸ من ۸۹ من ۹۰ من ۹۱ من ۹۲ من ۹۳ من ۹۴ من ۹۵ من ۹۶ من ۹۷ من ۹۸ من ۹۹ من ۱۰۰ من ۱۰۱ من ۱۰۲ من ۱۰۳ من ۱۰۴ من ۱۰۵ من ۱۰۶ من ۱۰۷ من ۱۰۸ من ۱۰۹ من ۱۱۰ من ۱۱۱ من ۱۱۲ من ۱۱۳ من ۱۱۴ من ۱۱۵ من ۱۱۶ من ۱۱۷ من ۱۱۸ من ۱۱۹ من ۱۲۰ من ۱۲۱ من ۱۲۲ من ۱۲۳ من ۱۲۴ من ۱۲۵ من ۱۲۶ من ۱۲۷ من ۱۲۸ من ۱۲۹ من ۱۳۰ من ۱۳۱ من ۱۳۲ من ۱۳۳ من ۱۳۴ من ۱۳۵ من ۱۳۶ من ۱۳۷ من ۱۳۸ من ۱۳۹ من ۱۴۰ من ۱۴۱ من ۱۴۲ من ۱۴۳ من ۱۴۴ من ۱۴۵ من ۱۴۶ من ۱۴۷ من ۱۴۸ من ۱۴۹ من ۱۵۰ من ۱۵۱ من ۱۵۲ من ۱۵۳ من ۱۵۴ من ۱۵۵ من ۱۵۶ من ۱۵۷ من ۱۵۸ من ۱۵۹ من ۱۶۰ من ۱۶۱ من ۱۶۲ من ۱۶۳ من ۱۶۴ من ۱۶۵ من ۱۶۶ من ۱۶۷ من ۱۶۸ من ۱۶۹ من ۱۷۰ من ۱۷۱ من ۱۷۲ من ۱۷۳ من ۱۷۴ من ۱۷۵ من ۱۷۶ من ۱۷۷ من ۱۷۸ من ۱۷۹ من ۱۸۰ من ۱۸۱ من ۱۸۲ من ۱۸۳ من ۱۸۴ من ۱۸۵ من ۱۸۶ من ۱۸۷ من ۱۸۸ من ۱۸۹ من ۱۹۰ من ۱۹۱ من ۱۹۲ من ۱۹۳ من ۱۹۴ من ۱۹۵ من ۱۹۶ من ۱۹۷ من ۱۹۸ من ۱۹۹ من ۲۰۰ من ۲۰۱ من ۲۰۲ من ۲۰۳ من ۲۰۴ من ۲۰۵ من ۲۰۶ من ۲۰۷ من ۲۰۸ من ۲۰۹ من ۲۱۰ من ۲۱۱ من ۲۱۲ من ۲۱۳ من ۲۱۴ من ۲۱۵ من ۲۱۶ من ۲۱۷ من ۲۱۸ من ۲۱۹ من ۲۲۰ من ۲۲۱ من ۲۲۲ من ۲۲۳ من ۲۲۴ من ۲۲۵ من ۲۲۶ من ۲۲۷ من ۲۲۸ من ۲۲۹ من ۲۳۰ من ۲۳۱ من ۲۳۲ من ۲۳۳ من ۲۳۴ من ۲۳۵ من ۲۳۶ من ۲۳۷ من ۲۳۸ من ۲۳۹ من ۲۴۰ من ۲۴۱ من ۲۴۲ من ۲۴۳ من ۲۴۴ من ۲۴۵ من ۲۴۶ من ۲۴۷ من ۲۴۸ من ۲۴۹ من ۲۵۰ من ۲۵۱ من ۲۵۲ من ۲۵۳ من ۲۵۴ من ۲۵۵ من ۲۵۶ من ۲۵۷ من ۲۵۸ من ۲۵۹ من ۲۶۰ من ۲۶۱ من ۲۶۲ من ۲۶۳ من ۲۶۴ من ۲۶۵ من ۲۶۶ من ۲۶۷ من ۲۶۸ من ۲۶۹ من ۲۷۰ من ۲۷۱ من ۲۷۲ من ۲۷۳ من ۲۷۴ من ۲۷۵ من ۲۷۶ من ۲۷۷ من ۲۷۸ من ۲۷۹ من ۲۸۰ من ۲۸۱ من ۲۸۲ من ۲۸۳ من ۲۸۴ من ۲۸۵ من ۲۸۶ من ۲۸۷ من ۲۸۸ من ۲۸۹ من ۲۹۰ من ۲۹۱ من ۲۹۲ من ۲۹۳ من ۲۹۴ من ۲۹۵ من ۲۹۶ من ۲۹۷ من ۲۹۸ من ۲۹۹ من ۳۰۰ من ۳۰۱ من ۳۰۲ من ۳۰۳ من ۳۰۴ من ۳۰۵ من ۳۰۶ من ۳۰۷ من ۳۰۸ من ۳۰۹ من ۳۱۰ من ۳۱۱ من ۳۱۲ من ۳۱۳ من ۳۱۴ من ۳۱۵ من ۳۱۶ من ۳۱۷ من ۳۱۸ من ۳۱۹ من ۳۲۰ من ۳۲۱ من ۳۲۲ من ۳۲۳ من ۳۲۴ من ۳۲۵ من ۳۲۶ من ۳۲۷ من ۳۲۸ من ۳۲۹ من ۳۳۰ من ۳۳۱ من ۳۳۲ من ۳۳۳ من ۳۳۴ من ۳۳۵ من ۳۳۶ من ۳۳۷ من ۳۳۸ من ۳۳۹ من ۳۴۰ من ۳۴۱ من ۳۴۲ من ۳۴۳ من ۳۴۴ من ۳۴۵ من ۳۴۶ من ۳۴۷ من ۳۴۸ من ۳۴۹ من ۳۵۰ من ۳۵۱ من ۳۵۲ من ۳۵۳ من ۳۵۴ من ۳۵۵ من ۳۵۶ من ۳۵۷ من ۳۵۸ من ۳۵۹ من ۳۶۰ من ۳۶۱ من ۳۶۲ من ۳۶۳ من ۳۶۴ من ۳۶۵ من ۳۶۶ من ۳۶۷ من ۳۶۸ من ۳۶۹ من ۳۷۰ من ۳۷۱ من ۳۷۲ من ۳۷۳ من ۳۷۴ من ۳۷۵ من ۳۷۶ من ۳۷۷ من ۳۷۸ من ۳۷۹ من ۳۸۰ من ۳۸۱ من ۳۸۲ من ۳۸۳ من ۳۸۴ من ۳۸۵ من ۳۸۶ من ۳۸۷ من ۳۸۸ من ۳۸۹ من ۳۹۰ من ۳۹۱ من ۳۹۲ من ۳۹۳ من ۳۹۴ من ۳۹۵ من ۳۹۶ من ۳۹۷ من ۳۹۸ من ۳۹۹ من ۴۰۰ من ۴۰۱ من ۴۰۲ من ۴۰۳ من ۴۰۴ من ۴۰۵ من ۴۰۶ من ۴۰۷ من ۴۰۸ من ۴۰۹ من ۴۱۰ من ۴۱۱ من ۴۱۲ من ۴۱۳ من ۴۱۴ من ۴۱۵ من ۴۱۶ من ۴۱۷ من ۴۱۸ من ۴۱۹ من ۴۲۰ من ۴۲۱ من ۴۲۲ من ۴۲۳ من ۴۲۴ من ۴۲۵ من ۴۲۶ من ۴۲۷ من ۴۲۸ من ۴۲۹ من ۴۳۰ من ۴۳۱ من ۴۳۲ من ۴۳۳ من ۴۳۴ من ۴۳۵ من ۴۳۶ من ۴۳۷ من ۴۳۸ من ۴۳۹ من ۴۴۰ من ۴۴۱ من ۴۴۲ من ۴۴۳ من ۴۴۴ من ۴۴۵ من ۴۴۶ من ۴۴۷ من ۴۴۸ من ۴۴۹ من ۴۵۰ من ۴۵۱ من ۴۵۲ من ۴۵۳ من ۴۵۴ من ۴۵۵ من ۴۵۶ من ۴۵۷ من ۴۵۸ من ۴۵۹ من ۴۶۰ من ۴۶۱ من ۴۶۲ من ۴۶۳ من ۴۶۴ من ۴۶۵ من ۴۶۶ من ۴۶۷ من ۴۶۸ من ۴۶۹ من ۴۷۰ من ۴۷۱ من ۴۷۲ من ۴۷۳ من ۴۷۴ من ۴۷۵ من ۴۷۶ من ۴۷۷ من ۴۷۸ من ۴۷۹ من ۴۸۰ من ۴۸۱ من ۴۸۲ من ۴۸۳ من ۴۸۴ من ۴۸۵ من ۴۸۶ من ۴۸۷ من ۴۸۸ من ۴۸۹ من ۴۹۰ من ۴۹۱ من ۴۹۲ من ۴۹۳ من ۴۹۴ من ۴۹۵ من ۴۹۶ من ۴۹۷ من ۴۹۸ من ۴۹۹ من ۵۰۰ من ۵۰۱ من ۵۰۲ من ۵۰۳ من ۵۰۴ من ۵۰۵ من ۵۰۶ من ۵۰۷ من ۵۰۸ من ۵۰۹ من ۵۱۰ من ۵۱۱ من ۵۱۲ من ۵۱۳ من ۵۱۴ من ۵۱۵ من ۵۱۶ من ۵۱۷ من ۵۱۸ من ۵۱۹ من ۵۲۰ من ۵۲۱ من ۵۲۲ من ۵۲۳ من ۵۲۴ من ۵۲۵ من ۵۲۶ من ۵۲۷ من ۵۲۸ من ۵۲۹ من ۵۳۰ من ۵۳۱ من ۵۳۲ من ۵۳۳ من ۵۳۴ من ۵۳۵ من ۵۳۶ من ۵۳۷ من ۵۳۸ من ۵۳۹ من ۵۴۰ من ۵۴۱ من ۵۴۲ من ۵۴۳ من ۵۴۴ من ۵۴۵ من ۵۴۶ من ۵۴۷ من ۵۴۸ من ۵۴۹ من ۵۵۰ من ۵۵۱ من ۵۵۲ من ۵۵۳ من ۵۵۴ من ۵۵۵ من ۵۵۶ من ۵۵۷ من ۵۵۸ من ۵۵۹ من ۵۶۰ من ۵۶۱ من ۵۶۲ من ۵۶۳ من ۵۶۴ من ۵۶۵ من ۵۶۶ من ۵۶۷ من ۵۶۸ من ۵۶۹ من ۵۷۰ من ۵۷۱ من ۵۷۲ من ۵۷۳ من ۵۷۴ من ۵۷۵ من ۵۷۶ من ۵۷۷ من ۵۷۸ من ۵۷۹ من ۵۸۰ من ۵۸۱ من ۵۸۲ من ۵۸۳ من ۵۸۴ من ۵۸۵ من ۵۸۶ من ۵۸۷ من ۵۸۸ من ۵۸۹ من ۵۹۰ من ۵۹۱ من ۵۹۲ من ۵۹۳ من ۵۹۴ من ۵۹۵ من ۵۹۶ من ۵۹۷ من ۵۹۸ من ۵۹۹ من ۶۰۰ من ۶۰۱ من ۶۰۲ من ۶۰۳ من ۶۰۴ من ۶۰۵ من ۶۰۶ من ۶۰۷ من ۶۰۸ من ۶۰۹ من ۶۱۰ من ۶۱۱ من ۶۱۲ من ۶۱۳ من ۶۱۴ من ۶۱۵ من ۶۱۶ من ۶۱۷ من ۶۱۸ من ۶۱۹ من ۶۲۰ من ۶۲۱ من ۶۲۲ من ۶۲۳ من ۶۲۴ من ۶۲۵ من ۶۲۶ من ۶۲۷ من ۶۲۸ من ۶۲۹ من ۶۳۰ من ۶۳۱ من ۶۳۲ من ۶۳۳ من ۶۳۴ من ۶۳۵ من ۶۳۶ من ۶۳۷ من ۶۳۸ من ۶۳۹ من ۶۴۰ من ۶۴۱ من ۶۴۲ من ۶۴۳ من ۶۴۴ من ۶۴۵ من ۶۴۶ من ۶۴۷ من ۶۴۸ من ۶۴۹ من ۶۵۰ من ۶۵۱ من ۶۵۲ من ۶۵۳ من ۶۵۴ من ۶۵۵ من ۶۵۶ من ۶۵۷ من ۶۵۸ من ۶۵۹ من ۶۶۰ من ۶۶۱ من ۶۶۲ من ۶۶۳ من ۶۶۴ من ۶۶۵ من ۶۶۶ من ۶۶۷ من ۶۶۸ من ۶۶۹ من ۶۷۰ من ۶۷۱ من ۶۷۲ من ۶۷۳ من ۶۷۴ من ۶۷۵ من ۶۷۶ من ۶۷۷ من ۶۷۸ من ۶۷۹ من ۶۸۰ من ۶۸۱ من ۶۸۲ من ۶۸۳ من ۶۸۴ من ۶۸۵ من ۶۸۶ من ۶۸۷ من ۶۸۸ من ۶۸۹ من ۶۹۰ من ۶۹۱ من ۶۹۲ من ۶۹۳ من ۶۹۴ من ۶۹۵ من ۶۹۶ من ۶۹۷ من ۶۹۸ من ۶۹۹ من ۷۰۰ من ۷۰۱ من ۷۰۲ من ۷۰۳ من ۷۰۴ من ۷۰۵ من ۷۰۶ من ۷۰۷ من ۷۰۸ من ۷۰۹ من ۷۱۰ من ۷۱۱ من ۷۱۲ من ۷۱۳ من ۷۱۴ من ۷۱۵ من ۷۱۶ من ۷۱۷ من ۷۱۸ من ۷۱۹ من ۷۲۰ من ۷۲۱ من ۷۲۲ من ۷۲۳ من ۷۲۴ من ۷۲۵ من ۷۲۶ من ۷۲۷ من ۷۲۸ من ۷۲۹ من ۷۳۰ من ۷۳۱ من ۷۳۲ من ۷۳۳ من ۷۳۴ من ۷۳۵ من ۷۳۶ من ۷۳۷ من ۷۳۸ من ۷۳۹ من ۷۴۰ من ۷۴۱ من ۷۴۲ من ۷۴۳ من ۷۴۴ من ۷۴۵ من ۷۴۶ من ۷۴۷ من ۷۴۸ من ۷۴۹ من ۷۵۰ من ۷۵۱ من ۷۵۲ من ۷۵۳ من ۷۵۴ من ۷۵۵ من ۷۵۶ من ۷۵۷ من ۷۵۸ من ۷۵۹ من ۷۶۰ من ۷۶۱ من ۷۶۲ من ۷۶۳ من ۷۶۴ من ۷۶۵ من ۷۶۶ من ۷۶۷ من ۷۶۸ من ۷۶۹ من ۷۷۰ من ۷۷۱ من ۷۷۲ من ۷۷۳ من ۷۷۴ من ۷۷۵ من ۷۷۶ من ۷۷۷ من ۷۷۸ من ۷۷۹ من ۷۸۰ من ۷۸۱ من ۷۸۲ من ۷۸۳ من ۷۸۴ من ۷۸۵ من ۷۸۶ من ۷۸۷ من ۷۸۸ من ۷۸۹ من ۷۹۰ من ۷۹۱ من ۷۹۲ من ۷۹۳ من ۷۹۴ من ۷۹۵ من ۷۹۶ من ۷۹۷ من ۷۹۸ من ۷۹۹ من ۸۰۰ من ۸۰۱ من ۸۰۲ من ۸۰۳ من ۸۰۴ من ۸۰۵ من ۸۰۶ من ۸۰۷ من ۸۰۸ من ۸۰۹ من ۸۱۰ من ۸۱۱ من ۸۱۲ من ۸۱۳ من ۸۱۴ من ۸۱۵ من ۸۱۶ من ۸۱۷ من ۸۱۸ من ۸۱۹ من ۸۲۰ من ۸۲۱ من ۸۲۲ من ۸۲۳ من ۸۲۴ من ۸۲۵ من ۸۲۶ من ۸۲۷ من ۸۲۸ من ۸۲۹ من ۸۳۰ من ۸۳۱ من ۸۳۲ من ۸۳۳ من ۸۳۴ من ۸۳۵ من ۸۳۶ من ۸۳۷ من ۸۳۸ من ۸۳۹ من ۸۴۰ من ۸۴۱ من ۸۴۲ من ۸۴۳ من ۸۴۴ من ۸۴۵ من ۸۴۶ من ۸۴۷ من ۸۴۸ من ۸۴۹ من ۸۵۰ من ۸۵۱ من ۸۵۲ من ۸۵۳ من ۸۵۴ من ۸۵۵ من ۸۵۶ من ۸۵۷ من ۸۵۸ من ۸۵۹ من ۸۶۰ من ۸۶۱ من ۸۶۲ من ۸۶۳ من ۸۶۴ من ۸۶۵ من ۸۶۶ من ۸۶۷ من ۸۶۸ من ۸۶۹ من ۸۷۰ من ۸۷۱ من ۸۷۲ من ۸۷۳ من ۸۷۴ من ۸۷۵ من ۸۷۶ من ۸۷۷ من ۸۷۸ من ۸۷۹ من ۸۸۰ من ۸۸۱ من ۸۸۲ من ۸۸۳ من ۸۸۴ من ۸۸۵ من ۸۸۶ من ۸۸۷ من ۸۸۸ من ۸۸۹ من ۸۹۰ من ۸۹۱ من ۸۹۲ من ۸۹۳ من ۸۹۴ من ۸۹۵ من ۸۹۶ من ۸۹۷ من ۸۹۸ من ۸۹۹ من ۹۰۰ من ۹۰۱ من ۹۰۲ من ۹۰۳ من ۹۰۴ من ۹۰۵ من ۹۰۶ من ۹۰۷ من ۹۰۸ من ۹۰۹ من ۹۱۰ من ۹۱۱ من ۹۱۲ من ۹۱۳ من ۹۱۴ من ۹۱۵ من ۹۱۶ من ۹۱۷ من ۹۱۸ من ۹۱۹ من ۹۲۰ من ۹۲۱ من ۹۲۲ من ۹۲۳ من ۹۲۴ من ۹۲۵ من ۹۲۶ من ۹۲۷ من ۹۲۸ من ۹۲۹ من ۹۳۰ من ۹۳۱ من ۹۳۲ من ۹۳۳ من ۹۳۴ من ۹۳۵ من ۹۳۶ من ۹۳۷ من ۹۳۸ من ۹۳۹ من ۹۴۰ من ۹۴۱ من ۹۴۲ من ۹۴۳ من ۹۴۴ من ۹۴۵ من ۹۴۶ من ۹۴۷ من ۹۴۸ من ۹۴۹ من ۹۵۰ من ۹۵۱ من ۹۵۲ من ۹۵۳ من ۹۵۴ من ۹۵۵ من ۹۵۶ من ۹۵۷ من ۹۵۸ من ۹۵۹ من ۹۶۰ من ۹۶۱ من ۹۶۲ من ۹۶۳ من ۹۶۴ من ۹۶۵ من ۹۶۶ من ۹۶۷ من ۹۶۸ من ۹۶۹ من ۹۷۰ من ۹۷۱ من ۹۷۲ من ۹۷۳ من ۹۷۴ من ۹۷۵ من ۹۷۶ من ۹۷۷ من ۹۷۸ من ۹۷۹ من ۹۸۰ من ۹۸۱ من ۹۸۲ من ۹۸۳ من ۹۸۴ من ۹۸۵ من ۹۸۶ من ۹۸۷ من ۹۸۸ من ۹۸۹ من ۹۹۰ من ۹۹۱ من ۹۹۲ من ۹۹۳ من ۹۹۴ من ۹۹۵ من ۹۹۶ من ۹۹۷ من ۹۹۸ من ۹۹۹ من ۱۰۰۰ من ۱۰۰۱ من ۱۰۰۲ من ۱۰۰۳ من ۱۰۰۴ من ۱۰۰۵ من ۱۰۰۶ من ۱۰۰۷ من ۱۰۰۸ من ۱۰۰۹ من ۱۰۱۰ من ۱۰۱۱ من ۱۰۱۲ من ۱۰۱۳ من ۱۰۱۴ من ۱۰۱۵ من ۱۰۱۶ من ۱۰۱۷ من ۱۰۱۸ من ۱۰۱۹ من ۱۰۲۰ من ۱۰۲۱ من ۱۰۲۲ من ۱۰۲۳ من ۱۰۲۴ من ۱۰۲۵ من ۱۰۲۶ من ۱۰۲۷ من ۱۰۲۸ من ۱۰۲۹ من ۱۰۳۰ من ۱۰۳۱ من ۱۰۳۲ من ۱۰۳۳ من ۱۰۳۴ من ۱۰۳۵ من ۱۰۳۶ من ۱۰۳۷ من ۱۰۳۸ من ۱۰۳۹ من ۱۰۴۰ من ۱۰۴۱ من ۱۰۴۲ من ۱۰۴۳ من ۱۰۴۴ من ۱۰۴۵ من ۱۰۴۶ من ۱۰۴۷ من ۱۰۴۸ من ۱۰۴۹ من ۱۰۵۰ من ۱۰۵۱ من ۱۰۵۲ من ۱۰۵۳ من ۱۰۵۴ من ۱۰۵۵ من ۱۰۵۶ من ۱۰۵۷ من ۱۰۵۸ من ۱۰۵۹ من ۱۰۶۰ من ۱۰۶۱ من ۱۰۶۲ من ۱۰۶۳ من ۱۰۶۴ من ۱۰۶۵ من ۱۰۶۶ من ۱۰۶۷ من ۱۰۶۸ من ۱۰۶۹ من ۱۰۷۰ من ۱۰۷۱ من ۱۰۷۲ من ۱۰۷۳ من ۱۰۷۴ من ۱۰۷۵ من ۱۰۷۶ من ۱۰۷۷ من ۱۰۷۸ من ۱۰۷۹ من ۱۰۸۰ من ۱۰۸۱ من ۱۰۸۲ من ۱۰۸۳ من ۱۰۸۴ من ۱۰۸۵ من ۱۰۸۶ من ۱۰۸۷ من ۱۰۸۸ من ۱۰۸۹ من ۱۰۹۰ من ۱۰۹۱ من ۱۰۹۲ من ۱۰۹۳ من ۱۰۹۴ من ۱۰۹۵ من ۱۰۹۶ من ۱۰۹۷ من ۱۰۹۸ من ۱۰۹۹ من ۱۱۰۰ من ۱۱۰۱ من ۱۱۰۲ من ۱۱۰۳ من ۱۱۰۴ من ۱۱۰۵ من ۱۱۰۶ من ۱۱۰۷ من ۱۱۰۸ من ۱۱۰۹ من ۱۱۱۰ من ۱۱۱۱ من ۱۱۱۲ من ۱۱۱۳ من ۱۱۱۴ من ۱۱۱۵ من ۱۱۱۶ من ۱۱۱۷ من ۱۱۱۸ من ۱۱۱۹ من ۱۱۲۰ من ۱۱۲۱ من ۱۱۲۲ من ۱۱۲۳ من ۱۱۲۴ من ۱۱۲۵ من ۱۱۲۶ من ۱۱۲۷ من ۱۱۲۸ من ۱۱۲۹ من ۱۱۳۰ من ۱۱۳۱ من ۱۱۳۲ من ۱۱۳۳ من ۱۱۳۴ من ۱۱۳۵ من ۱۱۳۶ من ۱۱۳۷ من ۱۱۳۸ من ۱۱۳۹ من ۱۱۴۰ من ۱۱۴۱ من ۱۱۴۲ من ۱۱۴۳ من ۱۱۴۴ من ۱۱۴۵ من ۱۱۴۶ من ۱۱۴۷ من ۱۱۴۸ من ۱۱۴۹ من ۱۱۵۰ من ۱۱۵۱ من ۱۱۵۲ من ۱۱۵۳ من ۱۱۵۴ من ۱۱۵۵ من ۱۱۵۶ من ۱۱۵۷ من ۱۱۵۸ من ۱۱۵۹ من ۱۱۶۰ من ۱۱۶۱ من ۱۱۶۲ من ۱۱۶۳ من ۱۱۶۴ من ۱۱۶۵ من ۱۱۶۶ من ۱۱۶۷ من ۱۱۶۸ من ۱۱۶۹ من ۱۱۷۰ من ۱۱۷۱ من ۱۱۷۲ من ۱۱۷۳ من ۱۱۷۴ من ۱۱۷۵ من ۱۱۷۶ من ۱۱۷۷ من ۱۱۷۸ من ۱۱۷۹ من ۱۱۸۰ من ۱۱۸۱ من ۱۱۸۲ من ۱۱۸۳ من ۱۱۸۴ من ۱۱۸۵ من ۱۱۸۶ من ۱۱۸۷ من ۱۱۸۸ من ۱۱۸۹ من ۱۱۹۰ من ۱۱۹۱ من ۱۱۹۲ من ۱۱۹۳ من ۱۱۹۴ من ۱۱۹۵ من ۱۱۹۶ من ۱۱۹۷ من ۱۱۹۸ من ۱۱۹۹ من ۱۲۰۰ من ۱۲۰۱ من ۱۲۰۲ من ۱۲۰۳ من ۱۲۰۴ من ۱۲۰۵ من ۱۲۰۶ من ۱۲۰۷ من ۱۲۰۸ من ۱۲۰۹ من ۱۲۱۰ من ۱۲۱۱ من ۱۲۱۲ من ۱۲۱۳ من ۱۲۱۴ من ۱۲۱۵ من ۱۲۱۶ من ۱۲۱۷ من ۱۲۱۸ من ۱۲۱۹ من ۱۲۲۰ من ۱۲۲۱ من ۱۲۲۲ من ۱۲۲۳ من ۱۲۲۴ من ۱۲۲۵ من ۱۲۲۶ من ۱۲۲۷ من ۱۲۲۸ من ۱۲۲۹ من ۱۲۳۰ من ۱۲۳۱ من ۱۲۳۲ من ۱۲۳۳ من ۱۲۳۴ من ۱۲۳۵ من ۱۲۳۶ من ۱۲۳۷ من ۱۲۳۸ من ۱۲۳۹ من ۱۲۴۰ من ۱۲۴۱ من ۱۲۴۲ من ۱۲۴۳ من ۱۲۴۴ من ۱۲۴۵ من ۱۲۴۶ من ۱۲۴۷ من ۱۲۴۸ من ۱۲۴۹ من ۱۲۵۰ من ۱۲۵۱ من ۱۲۵۲ من ۱۲۵۳ من ۱۲۵۴ من ۱۲۵۵ من ۱۲۵۶ من ۱۲۵۷ من ۱۲۵۸ من ۱۲۵۹ من ۱۲۶۰ من ۱۲۶۱ من ۱۲۶۲ من ۱۲۶۳ من ۱۲۶۴ من ۱۲۶۵ من ۱۲۶۶ من ۱۲۶۷ من ۱۲۶۸ من ۱۲۶۹ من ۱۲۷۰ من ۱۲۷۱ من ۱۲۷۲ من ۱۲۷۳ من ۱۲۷۴ من ۱۲۷۵ من ۱۲۷۶ من ۱۲۷۷ من ۱۲۷۸ من ۱۲۷۹ من ۱۲۸۰ من ۱۲۸۱ من ۱۲۸۲ من ۱۲۸۳ من ۱۲۸۴ من ۱۲۸۵ من ۱۲۸۶ من ۱۲۸۷ من ۱۲۸۸ من ۱۲۸۹ من ۱۲۹۰ من ۱۲۹۱ من ۱۲۹۲ من ۱۲۹۳ من ۱۲۹۴ من ۱۲۹۵ من ۱۲۹۶ من ۱۲۹۷ من ۱۲۹۸ من ۱۲۹۹ من ۱۳۰۰ من ۱۳۰۱ من ۱۳۰۲ من ۱۳۰۳ من ۱۳۰۴ من ۱۳۰۵ من ۱۳۰۶ من ۱۳۰۷ من ۱۳۰۸ من ۱۳۰۹ من ۱۳۱۰ من ۱۳۱۱ من ۱۳۱۲ من





محمدؐ موت کا ڈاکہ پہنچا دیا۔

مُحَمَّدٌ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا

قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يُعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ

سَخًى لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَوَلَّهُهُ

مَقْبُوتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنَّ مَاتَ أَوْ

قُتِلَ أَنْفَلَيْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ

عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَكَ لِتُفْضَرُ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيُجْزَى اللَّهُ

الشَّاكِرِينَ قَالَ فَتَشَبَّهَ النَّاسُ بِكَوْنِ قَالَ

وَأَجْمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي

سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مَتَا أَمِيرٌ وَمَتَا

أَمِيرٌ قَدْ هَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعَبْرَتُ الْخَطَاةِ

وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَدْ هَبَ عَنْهُمْ يَبْكُهُمْ

فَأَسْكَنَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا

أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ

أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ نَكَلَهُ

أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ

لَحْنُ الْأَمْرَاءِ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حَبَابُ

ابْنِ الْمُنْذِرِ وَلَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَ لِمَتَا أَمِيرٍ وَمَتَا

أَمِيرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّ الْأَمْرَاءَ وَأَنْتُمْ

الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَقْرَبُهُمْ

أَحْسَابًا فَبَايَعُوا عُمَرَوَ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ

بھوکھر سے باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ سے کہنے لگے تم کھانے والے ذوق

مہر کبھی جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بات کرنا شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ

(خاموش ہو کر) بیٹھے رہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حمد و ثنا کی پھر کہا (خبردار) جو شخص محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا رسیب تھا کہ وہ آدمی نہیں کبھی انتقال نہیں

کریں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا

(مگر کو اس کا بندہ اور رسول سمجھتا تھا) تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ کبھی اس پر موت نہ ہوگی

نیر ابو بکر رضی اللہ عنہ (سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی) اے پیغمبر تو میری عمر والا ہے اور وہ بھی میرے

یہ آیت پڑھی کہ محمدؐ اور کچھ نہیں (خلا نہیں) پیغمبر میں اس سے چھپے کوئی پیغمبر گذر چکے

ہیں کیا وہ انتقال کریں یا نہیں یا نہیں کہہ دینے جائیں تو تم اپنی اڑیوں کے بل (اسلام سے پھر جاؤ گے)

اور جو کوئی اڑیوں کے بل پھر جائے وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ شکر کرنے والہ کو

شکر کا بدلہ دے گا۔ (یہ آیت سن کر لوگ بیچ مار کر رونے لگے سب انصار سعد بن عبادہ کے گھر

میں اکٹھے ہوئے جو بنی ساعدہ کے چھتے میں تھے اور مہاجرین سے) کہنے

لگے اب ایک امیر ہماری قوم کا ہے ایک امیر تمہاری قوم کا (دولوں مل کر

حکومت کریں) انصار کی خبر سن کر حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہؓ

جراح رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے حضرت عمرؓ نے بات کرنے کی خواہش کی

مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے میں

جسے جو اس وقت بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک تقریر

سوچ رکھی تھی میں پورا تھا کہ کہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسے بیان

نہ کر سکیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب گفتگو شروع کی تو نہایت

انصاحت و بلاغت سے (انصار سے کہا امیر تو مجھ ہی (قریش کے لوگ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ منکر بکر کے سوال کے وقت زندہ کئے جائیں گے پھر ار دے جاتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے

أَتَيْنَاكَ الْغُلَامَ وَأَمَتْنَا الْفَتَنَ مَكَرَاسُ نَوْتِ بَيْنَ وَجْهِهِ سَاعَةً مَوْفَىٰ نَارٍ تَوَدَّ أَنْ هُوَ اس لَمْ يَمْلِكْ لَوْ أَنْ جَاءَ نَحْنُ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رو کیا وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ کہ پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قلم کر آئیں گے کیونکہ اگر آپ

اٹھائے گئے تو ایک موت ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی حافظ نے کہا پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اہل سنت کا یہی قول ہے۔ ۱۳۔ منہ

۱۴۔ سورہ آل عمران کی یہ آیت ۱۲ منہ ۱۵۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی غلط بیانی ۱۲ منہ ۱۶۔ سب کہتے ہیں جو کہا کہ آپ کی وفات ہو چکی ۱۲ منہ ۱۷۔ منہ ۱۸۔ منہ ۱۹۔ منہ ۲۰۔ منہ ۲۱۔ منہ ۲۲۔ منہ ۲۳۔ منہ ۲۴۔ منہ ۲۵۔ منہ ۲۶۔ منہ ۲۷۔ منہ ۲۸۔ منہ ۲۹۔ منہ ۳۰۔ منہ ۳۱۔ منہ ۳۲۔ منہ ۳۳۔ منہ ۳۴۔ منہ ۳۵۔ منہ ۳۶۔ منہ ۳۷۔ منہ ۳۸۔ منہ ۳۹۔ منہ ۴۰۔ منہ ۴۱۔ منہ ۴۲۔ منہ ۴۳۔ منہ ۴۴۔ منہ ۴۵۔ منہ ۴۶۔ منہ ۴۷۔ منہ ۴۸۔ منہ ۴۹۔ منہ ۵۰۔ منہ ۵۱۔ منہ ۵۲۔ منہ ۵۳۔ منہ ۵۴۔ منہ ۵۵۔ منہ ۵۶۔ منہ ۵۷۔ منہ ۵۸۔ منہ ۵۹۔ منہ ۶۰۔ منہ ۶۱۔ منہ ۶۲۔ منہ ۶۳۔ منہ ۶۴۔ منہ ۶۵۔ منہ ۶۶۔ منہ ۶۷۔ منہ ۶۸۔ منہ ۶۹۔ منہ ۷۰۔ منہ ۷۱۔ منہ ۷۲۔ منہ ۷۳۔ منہ ۷۴۔ منہ ۷۵۔ منہ ۷۶۔ منہ ۷۷۔ منہ ۷۸۔ منہ ۷۹۔ منہ ۸۰۔ منہ ۸۱۔ منہ ۸۲۔ منہ ۸۳۔ منہ ۸۴۔ منہ ۸۵۔ منہ ۸۶۔ منہ ۸۷۔ منہ ۸۸۔ منہ ۸۹۔ منہ ۹۰۔ منہ ۹۱۔ منہ ۹۲۔ منہ ۹۳۔ منہ ۹۴۔ منہ ۹۵۔ منہ ۹۶۔ منہ ۹۷۔ منہ ۹۸۔ منہ ۹۹۔ منہ ۱۰۰۔ منہ ۱۰۱۔ منہ ۱۰۲۔ منہ ۱۰۳۔ منہ ۱۰۴۔ منہ ۱۰۵۔ منہ ۱۰۶۔ منہ ۱۰۷۔ منہ ۱۰۸۔ منہ ۱۰۹۔ منہ ۱۱۰۔ منہ ۱۱۱۔ منہ ۱۱۲۔ منہ ۱۱۳۔ منہ ۱۱۴۔ منہ ۱۱۵۔ منہ ۱۱۶۔ منہ ۱۱۷۔ منہ ۱۱۸۔ منہ ۱۱۹۔ منہ ۱۲۰۔ منہ ۱۲۱۔ منہ ۱۲۲۔ منہ ۱۲۳۔ منہ ۱۲۴۔ منہ ۱۲۵۔ منہ ۱۲۶۔ منہ ۱۲۷۔ منہ ۱۲۸۔ منہ ۱۲۹۔ منہ ۱۳۰۔ منہ ۱۳۱۔ منہ ۱۳۲۔ منہ ۱۳۳۔ منہ ۱۳۴۔ منہ ۱۳۵۔ منہ ۱۳۶۔ منہ ۱۳۷۔ منہ ۱۳۸۔ منہ ۱۳۹۔ منہ ۱۴۰۔ منہ ۱۴۱۔ منہ ۱۴۲۔ منہ ۱۴۳۔ منہ ۱۴۴۔ منہ ۱۴۵۔ منہ ۱۴۶۔ منہ ۱۴۷۔ منہ ۱۴۸۔ منہ ۱۴۹۔ منہ ۱۵۰۔ منہ ۱۵۱۔ منہ ۱۵۲۔ منہ ۱۵۳۔ منہ ۱۵۴۔ منہ ۱۵۵۔ منہ ۱۵۶۔ منہ ۱۵۷۔ منہ ۱۵۸۔ منہ ۱۵۹۔ منہ ۱۶۰۔ منہ ۱۶۱۔ منہ ۱۶۲۔ منہ ۱۶۳۔ منہ ۱۶۴۔ منہ ۱۶۵۔ منہ ۱۶۶۔ منہ ۱۶۷۔ منہ ۱۶۸۔ منہ ۱۶۹۔ منہ ۱۷۰۔ منہ ۱۷۱۔ منہ ۱۷۲۔ منہ ۱۷۳۔ منہ ۱۷۴۔ منہ ۱۷۵۔ منہ ۱۷۶۔ منہ ۱۷۷۔ منہ ۱۷۸۔ منہ ۱۷۹۔ منہ ۱۸۰۔ منہ ۱۸۱۔ منہ ۱۸۲۔ منہ ۱۸۳۔ منہ ۱۸۴۔ منہ ۱۸۵۔ منہ ۱۸۶۔ منہ ۱۸۷۔ منہ ۱۸۸۔ منہ ۱۸۹۔ منہ ۱۹۰۔ منہ ۱۹۱۔ منہ ۱۹۲۔ منہ ۱۹۳۔ منہ ۱۹۴۔ منہ ۱۹۵۔ منہ ۱۹۶۔ منہ ۱۹۷۔ منہ ۱۹۸۔ منہ ۱۹۹۔ منہ ۲۰۰۔ منہ ۲۰۱۔ منہ ۲۰۲۔ منہ ۲۰۳۔ منہ ۲۰۴۔ منہ ۲۰۵۔ منہ ۲۰۶۔ منہ ۲۰۷۔ منہ ۲۰۸۔ منہ ۲۰۹۔ منہ ۲۱۰۔ منہ ۲۱۱۔ منہ ۲۱۲۔ منہ ۲۱۳۔ منہ ۲۱۴۔ منہ ۲۱۵۔ منہ ۲۱۶۔ منہ ۲۱۷۔ منہ ۲۱۸۔ منہ ۲۱۹۔ منہ ۲۲۰۔ منہ ۲۲۱۔ منہ ۲۲۲۔ منہ ۲۲۳۔ منہ ۲۲۴۔ منہ ۲۲۵۔ منہ ۲۲۶۔ منہ ۲۲۷۔ منہ ۲۲۸۔ منہ ۲۲۹۔ منہ ۲۳۰۔ منہ ۲۳۱۔ منہ ۲۳۲۔ منہ ۲۳۳۔ منہ ۲۳۴۔ منہ ۲۳۵۔ منہ ۲۳۶۔ منہ ۲۳۷۔ منہ ۲۳۸۔ منہ ۲۳۹۔ منہ ۲۴۰۔ منہ ۲۴۱۔ منہ ۲۴۲۔ منہ ۲۴۳۔ منہ ۲۴۴۔ منہ ۲۴۵۔ منہ ۲۴۶۔ منہ ۲۴۷۔ منہ ۲۴۸۔ منہ ۲۴۹۔ منہ ۲۵۰۔ منہ ۲۵۱۔ منہ ۲۵۲۔ منہ ۲۵۳۔ منہ ۲۵۴۔ منہ ۲۵۵۔ منہ ۲۵۶۔ منہ ۲۵۷۔ منہ ۲۵۸۔ منہ ۲۵۹۔ منہ ۲۶۰۔ منہ ۲۶۱۔ منہ ۲۶۲۔ منہ ۲۶۳۔ منہ ۲۶۴۔ منہ ۲۶۵۔ منہ ۲۶۶۔ منہ ۲۶۷۔ منہ ۲۶۸۔ منہ ۲۶۹۔ منہ ۲۷۰۔ منہ ۲۷۱۔ منہ ۲۷۲۔ منہ ۲۷۳۔ منہ ۲۷۴۔ منہ ۲۷۵۔ منہ ۲۷۶۔ منہ ۲۷۷۔ منہ ۲۷۸۔ منہ ۲۷۹۔ منہ ۲۸۰۔ منہ ۲۸۱۔ منہ ۲۸۲۔ منہ ۲۸۳۔ منہ ۲۸۴۔ منہ ۲۸۵۔ منہ ۲۸۶۔ منہ ۲۸۷۔ منہ ۲۸۸۔ منہ ۲۸۹۔ منہ ۲۹۰۔ منہ ۲۹۱۔ منہ ۲۹۲۔ منہ ۲۹۳۔ منہ ۲۹۴۔ منہ ۲۹۵۔ منہ ۲۹۶۔ منہ ۲۹۷۔ منہ ۲۹۸۔ منہ ۲۹۹۔ منہ ۳۰۰۔ منہ ۳۰۱۔ منہ ۳۰۲۔ منہ ۳۰۳۔ منہ ۳۰۴۔ منہ ۳۰۵۔ منہ ۳۰۶۔ منہ ۳۰۷۔ منہ ۳۰۸۔ منہ ۳۰۹۔ منہ ۳۱۰۔ منہ ۳۱۱۔ منہ ۳۱۲۔ منہ ۳۱۳۔ منہ ۳۱۴۔ منہ ۳۱۵۔ منہ ۳۱۶۔ منہ ۳۱۷۔ منہ ۳۱۸۔ منہ ۳۱۹۔ منہ ۳۲۰۔ منہ ۳۲۱۔ منہ ۳۲۲۔ منہ ۳۲۳۔ منہ ۳۲۴۔ منہ ۳۲۵۔ منہ ۳۲۶۔ منہ ۳۲۷۔ منہ ۳۲۸۔ منہ ۳۲۹۔ منہ ۳۳۰۔ منہ ۳۳۱۔ منہ ۳۳۲۔ منہ ۳۳۳۔ منہ ۳۳۴۔ منہ ۳۳۵۔ منہ ۳۳۶۔ منہ ۳۳۷۔ منہ ۳۳۸۔ منہ ۳۳۹۔ منہ ۳۴۰۔ منہ ۳۴۱۔ منہ ۳۴۲۔ منہ ۳۴۳۔ منہ ۳۴۴۔ منہ ۳۴۵۔ منہ ۳۴۶۔ منہ ۳۴۷۔ منہ ۳۴۸۔ منہ ۳۴۹۔ منہ ۳۵۰۔ منہ ۳۵۱۔ منہ ۳۵۲۔ منہ ۳۵۳۔ منہ ۳۵۴۔ منہ ۳۵۵۔ منہ ۳۵۶۔ منہ ۳۵۷۔ منہ ۳۵۸۔ منہ ۳۵۹۔ منہ ۳۶۰۔ منہ ۳۶۱۔ منہ ۳۶۲۔ منہ ۳۶۳۔ منہ ۳۶۴۔ منہ ۳۶۵۔ منہ ۳۶۶۔ منہ ۳۶۷۔ منہ ۳۶۸۔ منہ ۳۶۹۔ منہ ۳۷۰۔ منہ ۳۷۱۔ منہ ۳۷۲۔ منہ ۳۷۳۔ منہ ۳۷۴۔ منہ ۳۷۵۔ منہ ۳۷۶۔ منہ ۳۷۷۔ منہ ۳۷۸۔ منہ ۳۷۹۔ منہ ۳۸۰۔ منہ ۳۸۱۔ منہ ۳۸۲۔ منہ ۳۸۳۔ منہ ۳۸۴۔ منہ ۳۸۵۔ منہ ۳۸۶۔ منہ ۳۸۷۔ منہ ۳۸۸۔ منہ ۳۸۹۔ منہ ۳۹۰۔ منہ ۳۹۱۔ منہ ۳۹۲۔ منہ ۳۹۳۔ منہ ۳۹۴۔ منہ ۳۹۵۔ منہ ۳۹۶۔ منہ ۳۹۷۔ منہ ۳۹۸۔ منہ ۳۹۹۔ منہ ۴۰۰۔ منہ ۴۰۱۔ منہ ۴۰۲۔ منہ ۴۰۳۔ منہ ۴۰۴۔ منہ ۴۰۵۔ منہ ۴۰۶۔ منہ ۴۰۷۔ منہ ۴۰۸۔ منہ ۴۰۹۔ منہ ۴۱۰۔ منہ ۴۱۱۔ منہ ۴۱۲۔ منہ ۴۱۳۔ منہ ۴۱۴۔ منہ ۴۱۵۔ منہ ۴۱۶۔ منہ ۴۱۷۔ منہ ۴۱۸۔ منہ ۴۱۹۔ منہ ۴۲۰۔ منہ ۴۲۱۔ منہ ۴۲۲۔ منہ ۴۲۳۔ منہ ۴۲۴۔ منہ ۴۲۵۔ منہ ۴۲۶۔ منہ ۴۲۷۔ منہ ۴۲۸۔ منہ ۴۲۹۔ منہ ۴۳۰۔ منہ ۴۳۱۔ منہ ۴۳۲۔ منہ ۴۳۳۔ منہ ۴۳۴۔ منہ ۴۳۵۔ منہ ۴۳۶۔ منہ ۴۳۷۔ منہ ۴۳۸۔ منہ ۴۳۹۔ منہ ۴۴۰۔ منہ ۴۴۱۔ منہ ۴۴۲۔ منہ ۴۴۳۔ منہ ۴۴۴۔ منہ ۴۴۵۔ منہ ۴۴۶۔ منہ ۴۴۷۔ منہ ۴۴۸۔ منہ ۴۴۹۔ منہ ۴۵۰۔ منہ ۴۵۱۔ منہ ۴۵۲۔ منہ ۴۵۳۔ منہ ۴۵۴۔ منہ ۴۵۵۔ منہ ۴۵۶۔ منہ ۴۵۷۔ منہ ۴۵۸۔ منہ ۴۵۹۔ منہ ۴۶۰۔ منہ ۴۶۱۔ منہ ۴۶۲۔ منہ ۴۶۳۔ منہ ۴۶۴۔ منہ ۴۶۵۔ منہ ۴۶۶۔ منہ ۴۶۷۔ منہ ۴۶۸۔ منہ ۴۶۹۔ منہ ۴۷۰۔ منہ ۴۷۱۔ منہ ۴۷۲۔ منہ ۴۷۳۔ منہ ۴۷۴۔ منہ ۴۷۵۔ منہ ۴۷۶۔ منہ ۴۷۷۔ منہ ۴۷۸۔ منہ ۴۷۹۔ منہ ۴۸۰۔ منہ ۴۸۱۔ منہ ۴۸۲۔ منہ ۴۸۳۔ منہ ۴۸۴۔ منہ ۴۸۵۔ منہ ۴۸۶۔ منہ ۴۸۷۔ منہ ۴۸۸۔ منہ ۴۸۹۔ منہ ۴۹۰۔ منہ ۴۹۱۔ منہ ۴۹۲۔ منہ ۴۹۳۔ منہ ۴۹۴۔ منہ ۴۹۵۔ منہ ۴۹۶۔ منہ ۴۹۷۔ منہ ۴۹۸۔ منہ ۴۹۹۔ منہ ۵۰۰۔ منہ ۵۰۱۔ منہ ۵۰۲۔ منہ ۵۰۳۔ منہ ۵۰۴۔ منہ ۵۰۵۔ منہ ۵۰۶۔ منہ ۵۰۷۔ منہ ۵۰۸۔ منہ ۵۰۹۔ منہ ۵۱۰۔ منہ ۵۱۱۔ منہ ۵۱۲۔ منہ ۵۱۳۔ منہ ۵۱۴۔ منہ ۵۱۵۔ منہ ۵۱۶۔ منہ ۵۱۷۔ منہ ۵۱۸۔ منہ ۵۱۹۔ منہ ۵۲۰۔ منہ ۵۲۱۔ منہ ۵۲۲۔ منہ ۵۲۳۔ منہ ۵۲۴۔ منہ ۵۲۵۔ منہ ۵۲۶۔ منہ ۵۲۷۔ منہ ۵۲۸۔ منہ ۵۲۹۔ منہ ۵۳۰۔ منہ ۵۳۱۔ منہ ۵۳۲۔ منہ ۵۳۳۔ منہ ۵۳۴۔ منہ ۵۳۵۔ منہ ۵۳۶۔ منہ ۵۳۷۔ منہ ۵۳۸۔ منہ ۵۳۹۔ منہ ۵۴۰۔ منہ ۵۴۱۔ منہ ۵۴۲۔ منہ ۵۴۳۔ منہ ۵۴۴۔ منہ ۵۴۵۔ منہ ۵۴۶۔ منہ ۵۴۷۔ منہ ۵۴۸۔ منہ ۵۴۹۔ منہ ۵۵۰۔ منہ ۵۵۱۔ منہ ۵۵۲۔ منہ ۵۵۳۔ منہ ۵۵۴۔ منہ ۵۵۵۔ منہ ۵۵۶۔ منہ ۵۵۷۔ منہ ۵۵۸۔ منہ ۵۵۹۔ منہ ۵۶۰۔ منہ ۵۶۱۔ منہ ۵۶۲۔ منہ ۵۶۳۔ منہ ۵۶۴۔ منہ ۵۶۵۔ منہ ۵۶۶۔ منہ ۵۶۷۔ منہ ۵۶۸۔ منہ ۵۶۹۔ منہ ۵۷۰۔ منہ ۵۷۱۔ منہ ۵۷۲۔ منہ ۵۷۳۔ منہ ۵۷۴۔ منہ ۵۷۵۔ منہ ۵۷۶۔ منہ ۵۷۷۔ منہ ۵۷۸۔ منہ ۵۷۹۔ منہ ۵۸۰۔ منہ ۵۸۱۔ منہ ۵۸۲۔ منہ ۵۸۳۔ منہ ۵۸۴۔ منہ ۵۸۵۔ منہ ۵۸۶۔ منہ ۵۸۷۔ منہ ۵۸۸۔ منہ ۵۸۹۔ منہ ۵۹۰۔ منہ ۵۹۱۔ منہ ۵۹۲۔ منہ ۵۹۳۔ منہ ۵۹۴۔ منہ ۵۹۵۔ منہ ۵۹۶۔ منہ ۵۹۷۔ منہ ۵۹۸۔ منہ ۵۹۹۔ منہ ۶۰۰۔ منہ ۶۰۱۔ منہ ۶۰۲۔ منہ ۶۰۳۔ منہ ۶۰۴۔ منہ ۶۰۵۔ منہ ۶۰۶۔ منہ ۶۰۷۔ منہ ۶۰۸۔ منہ ۶۰۹۔ منہ ۶۱۰۔ منہ ۶۱۱۔ منہ ۶۱۲۔ منہ ۶۱۳۔ منہ ۶۱۴۔ منہ ۶۱۵۔ منہ ۶۱۶۔ منہ ۶۱۷۔ منہ ۶۱۸۔ منہ ۶۱۹۔ منہ ۶۲۰۔ منہ ۶۲۱۔ منہ ۶۲۲۔ منہ ۶۲۳۔ منہ ۶۲۴۔ منہ ۶۲۵۔ منہ ۶۲۶۔ منہ ۶۲۷۔ منہ ۶۲۸۔ منہ ۶۲۹۔ منہ ۶۳۰۔ منہ ۶۳۱۔ منہ ۶۳۲۔ منہ ۶۳۳۔ منہ ۶۳۴۔ منہ ۶۳۵۔ منہ ۶۳۶۔ منہ ۶۳۷۔ منہ ۶۳۸۔ منہ ۶۳۹۔ منہ ۶۴۰۔ منہ ۶۴۱۔ منہ ۶۴۲۔ منہ ۶۴۳۔ منہ ۶۴۴۔ منہ ۶۴۵۔ منہ ۶۴۶۔ منہ ۶۴۷۔ منہ ۶۴۸۔ منہ ۶۴۹۔ منہ ۶۵۰۔ منہ ۶۵۱۔ منہ ۶۵۲۔ منہ ۶۵۳۔ منہ ۶۵۴۔ منہ ۶۵۵۔ منہ ۶۵۶۔ منہ ۶۵۷۔ منہ ۶۵۸۔ منہ ۶۵۹۔ منہ ۶۶۰۔ منہ ۶۶۱۔ منہ ۶۶۲۔ منہ ۶۶۳۔ منہ ۶۶۴۔ منہ ۶۶۵۔ منہ ۶۶۶۔ منہ ۶۶۷۔ منہ ۶۶۸۔ منہ ۶۶۹۔ منہ ۶۷۰۔ منہ ۶۷۱۔ منہ ۶۷۲۔ منہ ۶۷۳۔ منہ ۶۷۴۔ منہ ۶۷۵۔ منہ ۶۷۶۔ منہ ۶۷۷۔ منہ ۶۷۸۔ منہ ۶۷۹۔ منہ ۶۸۰۔ منہ ۶۸۱۔ منہ ۶۸۲۔ منہ ۶۸۳۔ منہ ۶۸۴۔ منہ ۶۸۵۔ منہ ۶۸۶۔ منہ ۶۸۷۔ منہ ۶۸۸۔ منہ ۶۸۹۔ منہ ۶۹۰۔ منہ ۶۹۱۔ منہ ۶۹۲۔ منہ ۶۹۳۔ منہ ۶۹۴۔ منہ ۶۹۵۔ منہ ۶۹۶۔ منہ ۶۹۷۔ منہ ۶۹۸۔ منہ ۶۹۹۔ منہ ۷۰۰۔ منہ ۷۰۱۔ منہ ۷۰۲۔ منہ ۷۰۳۔ منہ ۷۰۴۔ منہ ۷۰۵۔ منہ ۷۰۶۔ منہ ۷۰۷۔ منہ ۷۰۸۔ منہ ۷۰۹۔ منہ ۷۱۰۔ منہ ۷۱۱۔ منہ ۷۱۲۔ منہ ۷۱۳۔ منہ ۷۱۴۔ منہ ۷۱۵۔ منہ ۷۱۶۔ منہ ۷۱۷۔ منہ ۷۱۸۔ منہ ۷۱۹۔ منہ ۷۲۰۔ منہ ۷۲۱۔ منہ ۷۲۲۔ منہ ۷۲۳۔ منہ ۷۲۴۔ منہ ۷۲۵۔ منہ ۷۲۶۔ منہ ۷۲۷۔ منہ ۷۲۸۔ منہ ۷۲۹۔ منہ ۷۳۰۔ منہ ۷۳۱۔ منہ ۷۳۲۔ منہ ۷۳۳۔ منہ ۷۳۴۔ منہ ۷۳۵۔ منہ ۷۳۶۔ منہ ۷۳۷۔ منہ ۷۳۸۔ منہ ۷۳۹۔ منہ ۷۴۰۔ منہ ۷۴۱۔ منہ ۷۴۲۔ منہ ۷۴۳۔ منہ ۷۴۴۔ منہ ۷۴۵۔ منہ ۷۴۶۔ منہ ۷۴۷۔ منہ ۷۴۸۔ منہ ۷۴۹۔ منہ ۷۵۰۔ منہ ۷۵۱۔ منہ ۷۵۲۔ منہ ۷۵۳۔ منہ ۷۵۴۔ منہ ۷۵۵۔ منہ ۷۵۶۔ منہ ۷۵۷۔ منہ ۷۵۸۔ منہ ۷۵۹۔ منہ ۷۶۰۔ منہ ۷۶۱۔ منہ ۷۶۲۔ منہ ۷۶۳۔ منہ ۷۶۴۔ منہ ۷۶۵۔ منہ ۷۶۶۔ منہ ۷۶۷۔ منہ ۷۶۸۔ منہ ۷۶۹۔ منہ ۷۷۰۔ منہ ۷۷۱۔ منہ ۷۷۲۔ منہ ۷۷۳۔ منہ ۷۷۴۔ منہ ۷۷۵۔ منہ ۷۷۶۔ منہ ۷۷۷۔ منہ ۷۷۸۔ منہ ۷۷۹۔ منہ ۷۸۰۔ منہ ۷۸۱۔ منہ ۷۸۲۔ منہ ۷۸۳۔ منہ ۷۸۴۔ منہ ۷۸۵۔ منہ ۷۸۶۔ منہ ۷۸۷۔ منہ ۷۸۸۔ منہ ۷۸۹۔ منہ ۷۹۰۔ منہ ۷۹۱۔ منہ ۷۹۲۔ منہ ۷۹۳۔ منہ ۷۹۴۔ منہ ۷۹۵۔ منہ ۷۹۶۔ منہ ۷۹۷۔ منہ ۷۹۸۔ منہ ۷۹۹۔ منہ ۸۰۰۔ منہ ۸۰۱۔ منہ ۸۰۲۔ منہ ۸۰۳۔ منہ ۸۰۴۔ منہ ۸۰۵۔ منہ ۸۰۶۔ منہ ۸۰۷۔ منہ ۸۰۸۔ منہ ۸۰۹۔ منہ ۸۱۰۔ منہ ۸۱۱۔ منہ ۸۱۲۔ منہ ۸۱۳۔ منہ ۸۱۴۔ منہ ۸۱۵۔ منہ ۸۱۶۔ منہ ۸۱۷۔ منہ ۸۱۸۔ منہ ۸۱۹۔ منہ ۸۲۰۔ منہ ۸۲۱۔ منہ ۸۲۲۔ منہ ۸۲۳۔ منہ ۸۲۴۔ منہ ۸۲۵۔ منہ ۸۲۶۔ منہ ۸۲۷۔ منہ ۸۲۸۔ منہ ۸۲۹۔ منہ ۸۳۰۔ منہ ۸۳۱۔ منہ ۸۳۲۔ منہ ۸۳۳۔ منہ ۸۳۴۔ منہ ۸۳۵۔ منہ ۸۳۶۔ منہ ۸۳۷۔ منہ ۸۳۸۔ منہ ۸۳۹۔ منہ ۸۴۰۔ منہ ۸۴۱۔ منہ ۸۴۲۔ منہ ۸۴۳۔ منہ ۸۴۴۔ منہ ۸۴۵۔ منہ ۸۴۶۔ منہ ۸۴۷۔ منہ ۸۴۸۔ منہ ۸۴۹۔ منہ ۸۵۰۔ منہ ۸۵۱۔ منہ ۸۵۲۔ منہ ۸۵۳۔ منہ ۸۵۴۔ منہ ۸۵۵۔ منہ ۸۵۶۔ منہ ۸۵۷۔ منہ ۸۵۸۔ منہ ۸۵۹۔ منہ ۸۶۰۔ منہ ۸۶۱۔ منہ ۸۶۲۔ منہ ۸۶۳۔ منہ ۸۶۴۔ منہ ۸۶۵۔ منہ ۸۶۶۔ منہ ۸۶۷۔ منہ ۸۶۸۔ منہ ۸۶۹۔ منہ ۸۷۰۔ منہ ۸۷۱۔ منہ ۸۷۲۔ منہ ۸۷۳۔ منہ ۸۷۴۔ منہ ۸۷۵۔ منہ ۸۷۶۔ منہ ۸۷۷۔ منہ ۸۷۸۔ منہ ۸۷۹۔ منہ ۸۸۰۔ منہ ۸۸۱۔ منہ ۸۸۲۔ منہ ۸۸۳۔ منہ ۸۸۴۔ منہ ۸۸۵۔ منہ ۸۸۶۔ منہ ۸۸۷۔ منہ ۸۸۸۔ منہ ۸۸۹۔ منہ ۸۹۰۔ منہ ۸۹۱۔ منہ ۸۹۲۔ منہ ۸۹۳۔ منہ ۸۹۴۔ منہ ۸۹۵۔ منہ ۸۹۶۔ منہ ۸۹۷۔ منہ ۸۹۸۔ منہ ۸۹۹۔ منہ ۹۰۰۔ منہ ۹۰۱۔ منہ ۹۰۲۔ منہ ۹۰۳۔ منہ ۹۰۴۔ منہ ۹۰۵۔ منہ ۹۰۶۔ منہ ۹۰۷۔ منہ ۹۰۸۔ منہ ۹۰۹۔ منہ ۹۱۰۔ منہ ۹۱۱۔ منہ ۹۱۲۔ منہ ۹۱۳۔ منہ ۹۱۴۔ منہ ۹۱۵۔ منہ ۹۱۶۔ منہ ۹۱۷۔ منہ ۹۱۸۔ منہ ۹۱۹۔ منہ ۹۲۰۔ منہ ۹۲۱۔ منہ ۹۲۲۔ منہ ۹۲۳۔ منہ ۹۲۴۔ منہ ۹۲۵۔ منہ ۹۲۶۔ منہ ۹۲۷۔ منہ ۹۲۸۔ منہ ۹۲۹۔ منہ ۹۳۰۔ منہ ۹۳۱۔ منہ ۹۳۲۔ منہ ۹۳۳۔ منہ ۹۳۴۔



عُمَرُ بْنُ النَّبَاحِ أَنْتَ قَاتِلُ سَيِّدِ كَا وَخَيْرُنَا  
وَاحْتَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاحْذَرِ عُمَرَ بَيْدَهُ قَبَايِعَهُ قَبَايِعَةُ النَّاسِ  
فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ  
عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُومٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عَبْدُ  
السَّوْحَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لَمَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قُلْنَا وَقَضَى الْحَدِيثُ  
قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا  
نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لِقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَرَأَى  
فِيهِمْ كَيْفًا قَا قَرَدَ هُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَكَرَ  
أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ لِهَذَا وَعَرَفَهُمْ أَحَدِي الَّذِي  
عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتَلَوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا  
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَّا الظَّالِمِينَ

لگ گئی آپ فرمانے لگے (یا اللہ مجھے) بلند رفیقوں میں مقام عطا فرما۔ تین بار یہ فرمایا (راوی نے آگے ہی) حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرؓ نے جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ تعالیٰ فائدہ دیا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو خوف دلایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا وہ خیال دور کر دیا حضرت ابوبکرؓ نے حق و ہدایت کی بات بڑی بصیرت سے سمجھائی اور انہیں ان کا صحیح موقف واضح کر دیا پانچ نمازوں (تین متاخرہ کے) یہی آیت وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِذَا ظَالِمُ النَّاسِ

۳۴۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَاوِدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَأَيِّ  
أَتَى النَّاسَ خَيْرَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ كُمْ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخُذْتُ  
أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا

(از محمد بن کثیر از سفیان از جامع بن ابی راشد از ابویعلی محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں (افضل) بہتر کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے دریافت کیا پھر کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر مجھے ذرا خوف ہوا کہ اگر میں نے اور پوچھا اور وہ کہہ دیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ (علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے اس کو طرہ سے دیکھا کہ اس نے بیعت کی اور اس نے اس وقت یہی مصلحت

۱۲۷۱ھ اور ۱۲۷۲ھ میں جو انصار کا امیر بننا چاہا ۱۲۷۱ھ میں اس کو طرہ سے دیکھا کہ اس نے بیعت کی اور اس نے اس وقت یہی مصلحت  
۱۲۷۲ھ میں اس نے ان کی دینی وفات ۱۲۷۲ھ میں اس کو طرہ سے دیکھا کہ اس نے بیعت کی اور اس نے اس وقت یہی مصلحت

إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ -

۳۲۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَنٍّ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ سَفَرِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَدْرَأْتُ

بِلَهَاتِ الْخَبَشِ أَنْتَقِطِعَ عَقْدِي قَالَا مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَتَامَى وَأَقَامَ الْتَالِثَ

مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى

الْيَتَامَى بِأَبْنٍ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ

أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

بِالْيَتَامَى مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ

مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاضْعَ رَأْسِهِ عَلَى فَخِذِي قَدْ تَامَ فَقَالَ

حَسِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتَامَى

وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ

فَعَايَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَبَلُ

يَطْعُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ

التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ

آيَةَ التَّمِيمِ فَتَيَسَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ

مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا

الْعَقْدَ تَحْتَهُ -

۳۲۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا

بِهَرِيرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ

أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ أَوْ بِالسَّيْرِ



الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: فَفَعَلَ النَّبِيُّ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ لَكَدُنْ  
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ رَدِّي بَكْرٍ  
أَدْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُهُ  
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خُفَّيْهِ وَدَلِّي رَجُلَيْنِ  
فَالْبُكْرِيُّ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ  
تَرَكْتُ أَيْمَنِي يَتَوَصَّأُ وَيُحَقِّقُنِي فَقُلْتُ إِنَّ لِي دُرَّةَ اللَّهِ  
لِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ  
يُحَوِّكُ النَّبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا أَعَزُّنِي  
الْخُطَّابُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَذْنُ لَكَ وَبَشِّرْهُ  
بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ أَدْخُلْ وَبَشِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ  
يَسَارِهِ وَدَلِّي رَجُلَيْنِ فِي لُبْسٍ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ  
فَقُلْتُ إِنَّ لِي دُرَّةَ اللَّهِ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ  
يُحَوِّكُ النَّبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ  
عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنْ ذَنْ

ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ذرا ٹھہریے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
عرض کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے ہیں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپ  
نے فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں بہشت کی خوشخبری بھی دو میں آیا اور حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہو جائیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ  
کو بہشت کی خوشخبری بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر  
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب اسی مندر پر دونوں  
پاؤں لٹکا کر بندلیاں کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بیٹھ گئے  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے بھائی عامر کو وضو  
کرتے چھوڑ آیا تھا۔ میں نے دل میں سوچا اگر اللہ میاں اس کے لیے  
بھلائی چاہیں گے تو اسے یہاں لائیں گے۔ اتنے میں کسی شخص نے،  
دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا عمر رضی اللہ عنہ میں نے کہا  
ذرا ٹھہریے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو سلام  
کیا پھر عرض کیا عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا  
انہیں آنے دو اور بہشت کی خوشخبری دو میں آیا اور کہا آئیے آنحضرت نے  
آپ کو بہشت کی خوشخبری دی ہے وہ بھی اگر اسی مندر پر آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کونوں میں لٹکا دیئے  
میں واپس آگیا دروازے پر میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ میاں کو  
عامر کی بھلائی منظور ہے تو اسے بھی یہاں لائیں گے اتنے میں ایک اور  
 آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا عثمان (رضی اللہ عنہ)  
میں نے کہا ذرا ٹھہریے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اطلاع دی عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے  
دو اور بہشت کی بشارت دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں گے صحابہ  
کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ میں آیا ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ

۱۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہی بندلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو آپ کہیں شرم سے چٹولیاں ڈھانپ لیں ۱۲ منہ

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے ۱۳ منہ

لَهُ وَبَقَرَةٌ بِهَا حَبْلَةٌ عَلَى بِلَوَى تُصَيِّبُهُ فَجَعَلَتْ  
فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَقَرَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلَوَى تُصَيِّبُهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ  
الْقَتْلَ قَدْ مَلَئَ فَمَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِيقِ الْخَوْبِ  
قَالَ ثَمَرِيكَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَلَتْهَا  
قُبُورُهُمْ-

۳۴۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْبَرَ مَالِكٍ  
حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِدَ  
أَحَدًا أَوْ بُوَيْبَكْرَ وَعُمَرُ وَغُفْمَنُ فَرَجَفَ بِهِمْ  
فَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا فَأَتَمَّا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّي  
وَشَهِيدَانِ-

۳۴۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ يُوعِيدُ  
اللَّهُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَصْحَرُ عَنْ  
ثَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بَيْتٍ أُنْزِعُ  
مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَا أَبُو بَكْرٍ  
الدَّلَّوْفَ فَنَزَعَا دُؤْبًا أَوْ ذُؤْبَيْنَ وَفِي نَزْعِهِ  
ضَعُفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَا هَاتِبَ الْخَطَّالِ  
مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتَ فِي يَدِهِ عَوْبًا فَلَمْ  
أَرَعَبَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَغْرِي قَرْيَةً فَانْزَعَهُ  
عَرَبِي النَّاسِ يَعْطِنُ قَالَ وَهْبُ الْعَطْنُ مَبْرُكٌ  
الرَّيْلُ يَعُولُ حَتَّى رَوَيْتُ الرَّيْلَ قَاتَا حَتَّى-

علیہ وسلم نے آپ کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جس میں  
آپ مبتلا ہوں گے وہ بھی آئے دیکھا تو منڈیر کا ایک حصہ چڑھ چکا ہے  
چنانچہ وہ دوسرے کنائے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔

شریک کہتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل  
یہ کی کہ ان حضرات کی قبریں اسی طرح واقع ہوں گی کہ

(از محمد بن بشار از یحیی از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک فرماتے  
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، آپ کے  
ساتھ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی چڑھے اتنے میں  
پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد بس رک جا! تجھ پر اور کوئی نہیں  
ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) میں ایک صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور دو شہید  
رضی اللہ عنہما۔

(از احمد بن سعید ابو عبد اللہ از وہب ابن جریر از مہر از ثافع) حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک بار (نواب میں) دیکھا  
کہ میں ایک کنوئیں پر کھڑے ہو کر پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر اور  
عمر رضی اللہ عنہما آئے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور ایک یادو  
ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ (کھینچے) اللہ تعالیٰ انہیں بخشے پھر خطاب  
کے بیٹے نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول  
ایک چرس کی شکل میں بن گیا یعنی بڑا ڈول) میں نے ایسا شہ زور سردار  
نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے  
اپنے اونٹوں کو حوض سے پلا کر سیراب کر لیا۔ وہب کہتے ہیں کہ حدیث میں  
عطن کا لفظ حساس کے معنی میں اونٹ بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ  
اونٹوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ لوگوں نے انہیں اپنے ٹھکانے بٹھا دیا۔

۱۔ یہ سعید بن مسیب کی کمال دانائی اور فراست تھی حقیقت میں ایسا ہی ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس و پیش سے واقف تھے اور حضرت عثمان

آپ کے سامنے بقیع میں سعید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوبکر و عمر آپ کے دانستے یا نہیں دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

پائیں جانب ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی ابوبکر کے پائیں طرف ۱۲ منہ ۱۱ اونٹوں کی پانچوں کے ٹھکانے تھے ۱۲ منہ ۱۱ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر عثمان رضی اللہ عنہ کی پائیں جانب ہے

۳۴۱۴- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
الْحُسَيْنِ الْمُتَنَّقِي عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدَّعُوا اللَّهَ  
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وَضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا  
رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْقَةً عَلَى مَتْنِي  
يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ  
اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لَا فِي كَيْفَرٍ مَا كُنْتُ أَسْمَعُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَ  
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ  
الْطَّلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو  
أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ  
عَلَى بَيْنِ أَبِي طَالِبٍ

۳۴۱۵- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُبُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
الْحُسَيْنِ الْمُتَنَّقِي عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَعَنْ  
أَشَدِّ مَا مَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ  
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصَلِّي  
فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا  
شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ  
فَقَالَ أَتَفْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي اللَّهُ

(از ولید بن صالح از ولید بن صالح بن یونس از عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی  
از ابن ابی ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان لوگوں  
میں گھرا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت کی دعا کر رہے تھے ان  
کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے  
کندھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ  
تہیں تمہارے دلوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا یعنی آنحضرت اور  
حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ) کیونکہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
کرتا تھا کہ (فلاں جگہ) میں تھا اور ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما بھی میرے ساتھ  
گئے غرض اکثر جگہ آپ ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ رکھتے تھے مجھے  
اسی لیے امید تھی کہ اللہ تہیں ان کے ساتھ رکھے گا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا یہ کہنے والے حضرت علی رضی  
اللہ عنہ تھے۔

(از محمد بن یزید کو فی از ولید از اسمعیل بن ابی نضر از محمد بن  
ابراہیم) حضرت عروہ ابن زہر کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص  
سے پوچھا کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سخت تکلیف  
کیا دی تھی؟ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
(کہے میں) نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آپ  
کے پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپ کا  
گلا گھونٹا (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ آ پہنچے انہوں  
نے عقبہ کو دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چڑایا اور کہنے لگے تم  
ایک شخص کو ناحق مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے  
حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔

لے یعنی تم دہی دہی ہو گئے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں ۱۲ھ سنہ ۶۳۲ء  
نماز پڑھتے ہیں آپ ہر ایک مرتبہ اونٹ کی ادھری بھی ڈال دی تھی ۱۲ھ سنہ ۶۳۲ء جن سے اس کا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابوبکرؓ نے اس کی چاروں طرف فادی  
کے کیا انہوں نے عمرؓ کو مار ڈالا انہوں نے کہا ہر دو دن تک نماز انہوں نے کیا ہر دو دن میں ایک بار نماز پڑھتے تھے انہوں نے اتنا حال فرمایا۔





فِي الْحَجَّةِ قَادًا مَعَ قَوْمٍ مِّنَ آلِ حَبَابٍ قَصِيرٍ  
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصِيرُ قَالُوا لِعُمَرَ كَذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ  
تَوَلَّيْتُ مَدْرَأَتَكَ وَقَالَ أَعْلَيْكَ أَغَارِيكَ رَسُولُ اللَّهِ -

۳۴۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو جَعْفَرٍ

الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ  
الْهَرَوِيِّ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمَزَةُ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَبِيُّنَا  
أَنَا نَاثِمٌ شَرِيفٌ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ  
يَجْعُرِي فِي ظَفَرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ تَأْوِلْتُ عَنْهُ  
فَقَالُوا أَفَمَا أَوْلَيْتَ قَالَ الْعِلْمُ -

۳۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ  
فِي لَمَنَاءِ آتِي أَنْزِعُ عِيدَ لِيُوْبَكِرَةَ عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَبُو  
بَكْرٍ فَانْزَعَهُ ذُو بَأْ أَوْ ذُو بَيْنٍ نَوْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ  
يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ رُبُّنِ الْخَطَابِ فَاسْتَعَالَتْ  
عَرَبًا فَلَمْ أَرَعْ بِقُرْبِي يَغْفِرُ قُرْبِي حَتَّى رَوَى النَّاسُ  
وَمَنْ رَوَى بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عَنَّا الزُّبَيْرِيُّ  
وَقَالَ عَجَبِي الزُّبَيْرِيُّ أَطْلَقَهَا خَلَّ رَفِيقٌ مِّنْهُ فَكَلَّمَ كَلِمَةً

بھی کہتے ہیں۔ حدیث میں عبقری سے یہی مراد ہے سبکی بن زیاد نے کہا زرا بنی نجھونوں کو کہتے ہیں جن کے حاشیے باریک باریک  
پھیلے ہوئے بہت بکثرت ہوتے ہیں۔

۳۴۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

یاد کی اور وہاں سے بیٹھو موڑ کر چلا آیا۔ وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) رو دکے اور کہنے  
لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

(از محمد بن صلت ابو جعفر کوفی از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری

از حمزہ) ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دودھ پیا اس قدر  
کہ میں دھوہ کی تازگی دیکھنے لگا کہ میرے ناخن یا ناخنوں پر مہر رہی ہے  
پھر میں نے (اپنا ہچا ہوا دودھ) عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے  
بوجھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ آپ نے فرمایا  
علم

(از محمد بن عبد اللہ از محمد بن بشیر از عبید اللہ از ابوبکر بن سالم از

سالم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ڈول  
نکال رہا ہوں جس پر لکڑی کا چرخ لگا ہوا ہے۔ اتنے میں ابوبکر رضی  
اللہ عنہ آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے  
اللہ تعالیٰ انہیں بخشے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ ڈول بڑا پرس  
ہو گیا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرح شہ زور سردا نہیں دیکھا جو  
ان کی طرح کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ جب لوگ سیراب ہو گئے  
اور اپنے اونٹوں کو (پانی پلا کر) ان کے ٹھکانے لے گئے۔

ابن جریر کہتے ہیں عبقری سورہ الرحمن میں معنی زدائی ہے اور عبقری سردا کو  
بھی کہتے ہیں۔ حدیث میں عبقری سے یہی مراد ہے سبکی بن زیاد نے کہا زرا بنی نجھونوں کو کہتے ہیں جن کے حاشیے باریک باریک  
پھیلے ہوئے بہت بکثرت ہوتے ہیں۔

(از علی بن عبد اللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح

۱۔ جب عمر کو آپ کے ایہا قرآن کی خبر پہنچی ۱۲ منہ ۳۷۰ صحیح قرآن اور حدیث اہل سیاست مدائن اور انتظام ملک کا علم ۱۲ منہ ۳۷۰ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں کتبہ تھے  
اور ارفاق ہوسکتی تھیں وہاں لکھ کر جس سے ڈول نکالا دیتے ہیں اگر کتبہ میں ہوں گے لکھ کر جو کتبہ میں ہوں گے وہ ڈول جس سے جان افشانی پائی جائے ۱۲ منہ ۳۷۰ اس کو عبقری معنی ہے  
۲۔ اصل کلام ۱۲ منہ ۳۷۰ قرآن سورہ الرحمن میں ۱۲ منہ ۳۷۰ کلام انتظام کے کلمات تھے ان کو عبقری بن سعد قطان سمجھا ۱۲ منہ ۳۷۰



از ابن شہاب از عبد الحمید از محمد بن سعد از والدش

دوسری سند (از عبد العزیز بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعد از صالح از ابن شہاب از عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید از محمد بن سعد بن ابی وقاص از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت حاصل کی اس وقت قریش کی عورتیں (ازوج مطہرات) آپ سے باتیں کر رہی تھیں، آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہو گئی تھی جو بنی حضرت عمر نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پر دے میں چلی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی وہ اندر آئے اس وقت آپ نہیں رہے تھے حضرت عمر نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں جو بنی انہوں نے تمہاری آواز سی وہ لپک کر برے میں چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ دُرتیں پھر حضرت عمر نے ان عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن عورتو! مجھ سے تو دُرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں دُرتی ہو انہوں نے پر دے ہی سے جواب دیا ہاں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ آپ سخت مزاح ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن خطاب! بس کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے شیطان جب تمہیں کسی رستہ میں چلتا دیکھ لیتا ہے تو وہ اس رستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے۔

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ  
أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ  
سَمِعْتُ وَحْدَنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي قَالَ  
اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ  
قُرَيْشٍ يُمَكِّمَتُهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّكَ عَلَيْهِنَّ هُنَّ  
عَلَى صَوْتٍ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
قُمْنَ فَبَادَرْنَ بِالْحِجَابِ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضَعُ فَقَالَ  
عُمَرُ خُضَّكَ اللَّهُ سِتِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِمَّنْ هُوَ أَكْرَمُ اللَّاحِقِ  
لَكِنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ  
فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْتُمُ بَنِي  
وَلَا تَهْبَنَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَنْ نَعْمَ أَنْتَ أَفْظُ وَأَعْظَمُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ إِلَيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
مَا لِي بِكَ الشَّيْطَانُ سَارِكًا حَتَّى قَطَرَ أَلَمْسَكَ  
فَيَا غَيْرَ خِيَاكَ -





ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدَمُ مَا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ رَجُلًا يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ نَكَّرَ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَحَسْرَتِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ قَبِيٍّ وَلَا مَحْذُوثٍ -

۳۴۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا دَاخِرٌ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَكَلَّدَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَاتَّقَتْ الذِّئْبَ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ كَلِمَ لَهَا دَاخِرٌ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَرُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ -

۳۴۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا تَأْتِيهِ ذَاتُ النَّاسِ عَرِضًا عَلَى وَعَلَيْهِمْ قَدْ مَضَى فَبَيْنَمَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعَرِضَ عَلَى عُمَرُو عَلَيْهِ قَيْنِمْ إِجْرَاءً قَالُوا أَوَلَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْيَدَيْنِ -

اتنا اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (انہیں الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے (سورۃ حج میں) اس طرح بڑا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَحْنُ بِمُحَذِّثِينَ -

رازی عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب والہ سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا۔ اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا پھر واپس لے بھیجا کیا بکری چڑھالی، تب بھیڑیا کہنے لگا (آج تو نے چڑھالی) دندوں کے زمانے میں (جب بہت تعداد میں ہوں گے) میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ (بھیڑیا بات کرتا ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی (ایمان لائے) حالانکہ ابوبکر و عمر موجود تھے (از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوالواسمہ سہل بن خفیف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سورۃ طہ میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں بعضوں کے کرتے اتنے اونچے ہیں کہ چھاتی تک پہنچ رہے ہو جاتے ہیں بعضوں کے اس سے بھی کم لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے لائے گئے تو ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا جسے وہ کھینچ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دین سے

۱۔ محدث دی ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ یہ یا فرشتے اس سے بات کریں یا اس کی رائے صحیح ہو کہ اسے مشہور و نہایت میں ولا محدث کا لفظ نہیں ہے۔ اس کو سفیان بن عیینہ نے روایت میں کیا اور عبد بن عمر نے تفسیر میں ۱۲۷۷ھ۔ یہ حدیث ابوبکر و عمرؓ سے ہے اس میں لگائے کا میں ذکر کیا ۱۲۷۸ھ۔ ۲۔ معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہی ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابوبکر و عمرؓ سے ملازم نہیں آتی۔ ۳۔ ان کا قیاس حدیث میں نہیں ہے ۱۲۷۹ھ۔

۳۴۹- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ

أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الشَّوْرِينِ فَخَرَمَةَ قَالَ كُنَّا

مُحَلِّينَ عُمَرَ جَعَلَ يَأْكُمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

وَكَاثَهُ يُعْجِزُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ

كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ

عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتُ

صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ

صَحِبْتُ صُحْبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُمْ وَلَكِنْ

فَارَقْتَهُمْ كُنْتُ فَرَقْتَهُمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ

قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاكَ فَإِنَّمَا ذَاكَ

مَنْ مَنِ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ بِهِ عَلَى وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ

مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاكَ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ

اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ عَلَى وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ

جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجَلِ أَهْلِكَ وَ

اللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي طَلَامَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَا فُتَيْتُ

بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي

مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ هَذَا

(از صلت بن محمد از اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از ابن ابی ملیک)

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خمر سے) زخمی

کئے گئے (بحالت ناز) تو بے قرار ہونے لگے (حضرت ابن عباس رضی

اللہ عنہ انہیں تسلی دینے لگے امیر المؤمنین (کچھ فکر نہ کیجئے آپ کا انتقال

نہ ہوگا یا یہ کہ اگر انتقال بھی ہو تو فکر کی بات نہیں) آپ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حق صحبت بہترین اختیار کیا

وہ بھی وصال کے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ صحابہ کرام کے ساتھ

ہے ان کا بھی حق صحبت بہترین ادا کیا ہے اگر خدا نہ خواستہ آپ کا

آپ کا انتقال ہوا تو وہ آپ سے راضی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ تمہارا یہ کہنا کہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوا اور آپ وصال

تک مجھ سے راضی ہے یہ اللہ کا مجھ پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ نیز

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا جو تم نے بیان کی

وہ بھی اللہ جل ذکرہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے لیکن میری

بے قراری (کی تکلیف کی وجہ سے نہیں) تمہاری اور تمہارے ساتھیوں

کے فکر کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا

ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اسے دے کر اپنی

جان چیراؤں نہ

حماد بن زید نے بحوالہ ابوسنعمانی از ابن ابی ملیکہ از ابن عباس

رضی اللہ عنہما کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ کہنے گیا پھر

یہی حدیث درج بالا بیان کی۔

۱- یعنی جو تم لوگوں کی فکر ہے کہ معلوم نہیں میرے بعد تم پر کون حکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیا رہے سب ان اللہ رب العالمین پروری اور غریب فدا

کرنے کی جان سے بھی عزیز تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ سنہ ۱۵ یہ دوسرا سبب بے قراری بیان کیا یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے اور دوسرا اپنی خالت کی فکر

سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان اس قدر محکم بالشان نیکیاں ہوتے پر ادا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت

کہنے پر خدا کا ایمان کے دل میں اس قدر بھرا کہ خداوند کریم کی ذات بے پرواہ اور تسخیر ہے جب حضرت عمرؓ کے سے عادل اور مصطفیٰ اور حق پرست

اور تہمت شریعت اور اصحابی اور اذلیہ رسول اللہ کا اتنا ڈر و ترس کہ بے پرواہی کے ساتھ ہر گز قہر میں ہم کو کشتاؤں نہ ہونا چاہئے ۱۲ سنہ ۱۵

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا  
 أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ  
 حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ التَّهْمَنِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى  
 قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ فِي خُطْبَةٍ مِنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ  
 فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ  
 فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشِّرْتُهُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ  
 وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ  
 بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ  
 ثُمَّ اسْتَفْتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لِي... افْتَحْ لَهُ وَ  
 بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ  
 فَأَخْبَرْتُهُ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ -  
 ۳۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
 حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ قَالَ  
 حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّ سَمِعَ  
 حَبِيبَةَ عَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِهِ

ابن الجوزي

(ابو یوسف بن موسیٰ از ابواسامہ از عثمان بن غیاث از ابو

عثمان مہندی) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مدینہ کے  
 باغوں میں سے ایک باغ (بیرالس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولا آپ  
 نے فرمایا کھول دے اور جنت کی بشارت دے میں نے دیکھا تو  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے انہیں بہشت کی خوشخبری دی جو حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص  
 آیا دروازہ کھلوانے لگا۔ آپ نے فرمایا کھول دے اور اسے بھی بہشت  
 کی بشارت دے میں نے کھولا تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی میں نے انہیں سنائی  
 انہوں نے بھی اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر تیسرا شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولا  
 آپ نے فرمایا کھول دے اسے بھی بشارت جنت سنائیں دنیا میں اسے  
 مصیبت پیش آئے گی میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں  
 نے بھی اللہ کا شکر کیا اللہ مددگار ہے (مصیبت میں میرے گام)

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از ابو عقیل زہری بن

معبد) حضرت عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

۱۔ باغ کے دروازہ پر آپ نے مجھ کو مٹھا دیا تھا۔ تاکہ کوئی شخص بلا اجازت اندر نہ آئے پانچ ۱۲ منہ ۷۷۸۔ بدی حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والتمدن

میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عنایت اور محبت حضرت عمرؓ پر معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

## باب ۲۰۹۱ مناقب عثمان بنی

عَمَّانَ ابْنِ عُمَرَ وَتَقَرَّبُوهُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَحْفَرُ بِأُذُنِي رُوِيَ مَا قَدْ اجْتَمَعَ  
فَحَفَرَهَا عُمْنُ وَقَالَ مَنْ جَمَعَهُ  
جِيشُ الْعَبْرَةِ قَلَّ الْخَطْبُ فَمَنْ عَمَّنْ

۳۳۳- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَ  
أَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ كَسَانًا  
لَهُ ائْتَدَنَ لَهُ وَكَبَّرَهُ بِالْحُجَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ  
جَاءَ آخَرٌ كَسَانًا فَقَالَ ائْتَدَنَ لَهُ وَكَبَّرَهُ  
بِالْحُجَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرٌ كَسَانًا فَقَالَ  
مَنْ هِيَ ثُمَّ قَالَ ائْتَدَنَ لَهُ وَكَبَّرَهُ بِالْحُجَّةِ  
عَلَى بَلْوَى سَيْبِيبٍ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ  
قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ الْأَحْوَلِ وَعَلِيُّ  
ابْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي  
مُوسَى يَحْكُوهُ وَرَأَى فِيهِ عَامِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِي مَاءٍ قَدِ  
اُنْكَشَفَ عَنْ رُكُوبَتِهِمَا وَرُكِبَتْهُمَا فَكُنَّا دَخَلْ

## باب مناقب عثمان بن عفان ابی عمر قرشی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وہ  
کا کنواں کھودے اس کے لیے جنت ہے حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہ نے کھودا یا۔ نیز آپ نے فرمایا جو شخص چش  
عصرہ (نگلی کے لشکر) کا سامان کرے وہ بھی جنتی ہے  
حضرت عثمان نے ہی اس لشکر کا سامان مہیا کیا تھا۔

از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابو عثمان حضرت ابوی  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ ربار میں  
میں داخل ہوئے مجھے یہ حکم دیا کہ دروازے پر پہرہ دوں۔ اتنے میں  
ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اسے اجازت ہے  
اور بشارت جنت دے میں نے دروازہ کھولا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔  
پھر دوسرا شخص آیا۔ اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا۔ اجازت ہے اور بشارت  
دے۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور آیا اور اجازت  
مانگی۔ آپ تھوڑی دیر خاموش ہو رہے۔ بعد ازاں فرمایا اجازت اور بشارت  
جنت دے مگر ایک مصیبت بھی اسے پہنچی گی۔ میں نے دروازہ کھولا تو  
عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے عامر احول اور علی بن  
حکم دونوں نے ابو عثمان سے سن کر یہ حدیث نقل کی وہ ابوموسیٰ السی  
ہی روایت کرتے تھے۔ عامر نے اتنا اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے ہوئے بیٹھے تھے۔ حضرت ابو بکر  
اور عمر رضی اللہ عنہما کے آنے پر کھولے رہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۱ حضرت عثمان کا نسب یہ ہے عثمان بن عفان بن ابی السام بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن وہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتے ہیں اور تمام بنی النضیر  
نے کہا ان کا نسب ابو اسلمہ بن عبد اللہ ان کے صاحبزادے تھے حضرت رقیہ سے جو ۶ برس کی عمر میں گذر گئے حضرت علی نے فرمایا حضرت عثمان لا کما سان ملکہ ذوالنورین کہتے ہیں سوانہ کی  
شخص کے پاس بغیر کسی کی تدبیر یا جو نہیں ہوگی اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کو بہت چاہتے تھے فرمایا اگر میرے پاس تیرا بیوی ہوگی اس کو مجھ میں تجھ سے زیادہ دینا اور ان کے  
۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو عوام کا نام گارے نے یہ کتاب میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کا پانی مسلمانوں میں وقف کر دیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ اس کو محمد بن حنفیہ نے کتاب المناقب میں منسوخ کیا ہے حضرت عثمان  
نے اس جنگ کے سامان کیلئے گزارش فرمایا ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں نکال دیں آپ ان کو لٹکتے جاتے تھے۔ اب عثمان کو کچھ نقصان ہونے والا نہیں خواہ وہ کچھ ہی عمل کریں۔  
کہتے ہیں نوسن کپاس اونٹ بھی اور تھوڑے بھی انہوں نے دینے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶



عُثْمَانُ عَظَمَاءُ -

۳۳۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ حَسَنٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
السُّوْرِيَّ قُحْمَةً وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيَّ  
يَخُونُ قَالَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُحْكِمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ  
الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ  
حَقِّي خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يَأْتِ بِلَيْلِكَ حَاجَةً  
وَهِيَ نَصِيغَةٌ لَكَ قَالَ يَا أَبَتَاهَا الْمَرْءُ قَالَ مَعَهُ  
أَرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَوَجَعْتُ  
إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ مَا  
تَصْبِيحُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ  
الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِنْ أَسْقِيَابِ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ هَجْرَتَيْنِ  
وَصَحَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
رَأَيْتَ هَدَايَ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَكٍّ  
الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ

آگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھناؤنا تک لیا۔  
(۱) از احمد بن شعیب بن سعید از والدش از یونس از ابن شہاب  
از عروہ (عبید اللہ بن عدی بن حیار کہتے ہیں مجھ سے مسور بن قحتمہ اور  
عبد الرحمن بن اسود بن عبد لغوث دونوں نے کہا تم اپنے ماموں حضرت  
عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے  
مقدمے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے؟ لوگ اس سے بہت ناراض  
ہیں۔ الغرض جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے تشریف لائے تو میں  
نے ان سے کہا مجھ آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ  
ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے۔ انہوں نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ  
امام بخاری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں معمر نے یونس روایت کی کہ حضرت  
عثمان نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ سن  
کر میں لوگوں کے پاس آیا اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بلانے  
والا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی بات کیا ہے؟ میں  
نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر  
بھیجا ان پر قرآن نازل کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے  
اللہ اور اس کے رسول کو لبیک کہا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں  
اور آپ تلخ تود و بھریں بھی لیں (جنت اور مدینہ کی جانب) اور آپ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہیں آپ کی سیرت کا خوب مطالعہ  
اور مشاہدہ کیا المرام یہ کہ لوگ ولید کی بہت شکایت کرتے ہیں انہوں

۱۵۔ اس روایت کو طبری نے نکالا لیکن حماد بن زید کی روایت سے زعماد بن سلم سے البتہ حماد بن سلم نے صرف ابی جحیم سے روایت کی ہے اس کو ابن ابی حنیفہ نے مستحکم  
نکالا ہے حضرت عثمان کی شرم و حیا کا خیال کہ گھناؤنا تھا اس کا ایک اور گہرا تر خیال اور کیا اور عمر کے ساتھ بھی گھٹانہ دیکھتے ۱۲۔ اس سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا راضی  
بھائی تھا ہر ایک محاکمہ میں ان کو قاص جو عشر و بدشرہ میں سے تھے کہ حضرت عثمان نے کو ذرا کا حکم مقرر کیا تھا ان میں ابو عبد اللہ بن اسود میں سے تھے مگر ادھر ہی تو حضرت عثمان  
نے ولید کو ان کا حکم مقرر کر دیا اور حدیث و قاص کو معزول کر دیا ولید نے بھی بڑی اے اعتدالیاں شروع کر دیں۔ نزاع خودی ظلم و زیادتی۔ لوگ حضرت عثمان سے ناراض  
کر سدا یہ دلیل عثمان صحابی کو معزول کر کے حکم کس کو کیا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون وہی تھا جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا لاکھوں تھا آپ پر نمازیں ادری قال وہی خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو آپ کے اعمال سے بیٹے کو عرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لایہ ولید نے بھی اکتفا ہوا جس  
پیش سے لے لے ۱۳۔ صبح کی چار گھنٹیں زندقہ کی حالت میں پڑھیں اور سلام کے بعد کہنے لگا کہ تو اور زیادہ شواہد ۱۲۔ منہ سے مرنے کی روایت کو خود ملخص  
باب جہرہ الجوش میں وصل کیا حضرت عثمان نے یہ اس لئے کہا وہ مجھے شاید عبید اللہ کوئی درخواست کرنے تو میں منظور نہ کروں تو مفت میں دشمنی پیدا ہوا



مَا يَخْلَعُ إِلَى الْعَدَاةِ فِي سَائِرِهَا قَالَ أَمَّا  
بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِنَ اسْتِجَابِ اللَّهِ  
وَلِرَسُولِهِ وَأَمَنْتُ بِمَا بَعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ  
إِلَى هَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَبَّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا  
عَصَيْتُ وَلَا غَشَشْتُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ  
أَبُو بَكْرٍ مِثْلَهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ  
أَقْلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ  
بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي  
عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ  
فَسَنَاخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ  
دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَ أَنْ يُجْلَدَ فَجُلِدَ ثُمَّ أَدْبَنَ

کیا ہم اسے کماحقہ نزلو بیگم حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلایا اور ان سے کہا ولید کو مٹاؤ۔ انہوں نے اسے اسی کوڑے حد کے لگائے۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ  
بَرْيَاجٍ حَدَّثَنَا شَاذَانٌ حَدَّثَنَا عَيْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَنَافِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
تَمِيمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ  
عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَزَلُوا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَقْضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَيْدُ  
اللَّهُ عَنْ عُبَيْدِ الْعَزِيزِ

۳۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ هُوَالَةَ

نے پوچھا عبید اللہ تو نے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں  
نے کہا نہیں مگر آپؐ کی شریعت کی باتیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پڑے  
میں پہنچی ہیں مجھے بھی پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا  
کہنے لگے اے ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا  
پیغمبر بنا کر بھیجا میں واقعی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ان کی  
دعوت پر لبیک کہا اور ان کی دعوت پر ایمان لایا، میں نے دو ہجرتیں بھی  
کیں جیسے تم کہہ رہے ہو میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں  
رہا آپؐ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی بخدا میں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی کبھی نافرمانی نہیں کی نہ ہی ان سے دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے آپؐ کو اٹھالیا پھر حضرت ابوبکرؓ سے یہی ہی صحبت رہی حضرت عمرؓ سے بھی ایسی ہی  
صحبت رہی، پھر میں خلیفہ بنایا گیا جو ان کا حق مسلمانوں پر تھا کیا ان پر سیر و بیعت نہیں  
میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ (ہے) آپؐ کا بھی وہی حق ہے انہوں نے کہا ہاں یہ کیا  
باتیں ہیں جو مجھے تنہا ہی طرف سے پہنچ رہی ہیں؟ البتہ ولید کے متعلق جو تم نے بیان

درا محمد بن حاتم بن بزیج از شاذان از عبد العزيز بن ابی سلمہ ماجشون

از عبید اللہ از نا فح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں  
سمجھتے تھے پھر حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کے برابر پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر  
پھر آپؐ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر  
میں)

شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی عبد العزیز  
سے روایت کیا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ) عثمان ابن مویبؓ کہتے ہیں  
ایک شخص مصر کا رہنے والا مکہ میں آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں

اللہ کو عبید اللہ حضرت عثمان علیہ السلام کی حالت میں پہلے پہنچے تھے مگر آپؐ کی صحبت سے شرف نہیں ہوئے تھے حضرت عثمانؓ کے ساتھ تھے ان کی والدہ ام قتیلہ حضرت عثمانؓ کی چچا زاد بہن  
تھیں ۳۳۵- حدیث میں آپؐ کی شریعت اسی ضرورت سے کہ دی کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لی ہیں تو مردوں میں بھی کیوں نہ پہنچی ۱۲- منہ ۱۱- کہ سعد وہ کو کیوں

مَوْحِيًا لِّجَاءِ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ تَحِيَّ النَّبِيَّ  
فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ  
قَالَ هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَهِيَ الشَّيْعَةُ فِيهِمْ قَالُوا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ قِي سَأَلُكَ  
عَنْ شَيْءٍ فَخَذِّ شَيْءٌ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ قُرَيْشِي  
أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ  
وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَغَيَّبَ  
عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ  
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَتَعَالَ أَبَيْتَ لَكَ  
أَمَّا فَرَارُكَ يَوْمَ مَا حُدِّقَ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَقَّاعُهُ  
وَعَقَّرَكَ وَأَمَّا تَغَيَّبُكَ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّكَ كَانَتْ  
تَحْتَهُ بَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَتْ مَرْضِيَّةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ  
بَدْرًا وَسَهْمًا وَأَمَّا تَغَيَّبُكَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَبَ بِطَنٍ مَّكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ  
لَبَيَّتَهُ مَكَانَ قُبْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا  
ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مِثَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدُوا إِلَيَّ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ  
فَصَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ  
لَهُ ابْنُ عُمَرَ أَذْهَبَ بِهَا إِلَيْنَا مَعَكَ -

کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ قریش کے  
لوگ ہیں اس نے پوچھا ان میں یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تب اس نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ سے ایک حبشہ  
پوچھتا ہوں مجھے بتائیے کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان جنگ بدر  
کے موقع پر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بیشک۔ پھر اس نے  
کہا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک  
نہیں ہوئے غیر حاضر رہے؟ انہوں نے کہا ہاں بیشک! پھر اس نے  
کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں بھی  
حاضر نہ تھے؟ (جو حدیث میں ہوئی) انہوں نے جواب دیا ہاں بیشک حبشہ  
تو اس نے کہا اللہ اکبر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ادھر آئیں تجھے ان باتوں کی حقیقت  
بیان کروں۔ (۱) احادیث لڑائی میں بھاگ جانا اتالیوں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
ان کا قصود عاف کر دیا (۲) بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان  
کے نکاح میں آنحضرت کی صاحبزادی زینبہ تھیں وہ بیعت قبل آنحضرت نے ان سے  
فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کا علاج معالجہ کرو تمہیں ایک شہید کا ثواب ملے گا اور  
(ماں غنیمت میں بھی) حصہ لے گا (۳) بیعت رضوان میں نہ اپنے ہونا وہ (افضلیت ہے)  
اگر مکہ والوں میں آنحضرت کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی مسند  
شخص ہوتا تو اسی کو الہی طرف سے نامزد نہ بنا کر میں بھیجتے آپ نے حضرت عثمان کو  
(مکہ کے کافروں کے پاس) بھیجا تھا حضرت عثمان وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان  
ہوئی اس پر بھی آنحضرت نے اپنے بائیں ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا  
ہاتھ ہے اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا مکمل جا اور تینوں

جواب ساتھ لے جائیے

۱۔ چنانچہ ابن عمر میں فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ بھڑکے یعنی احد کے دن اس دن جو لوگ تم میں سے پیچھے دیکر بھاگے ان کو شیطان نے بعضے کاموں کی وجہ سے بھڑکا دیا اور جبکہ  
الشیطان کا قصود منافق کرنا ہے اور منافق کے بعد کچھ اس خطا کا ذکر کرنا ضرورتاً نا ادا کی اور بدعتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ میں بغیر بخاری حکم نہیں ہوئی اس وجہ سے حضرت عثمان پر کیا الزام  
ہے ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عثمان کو خود آنحضرت نے کھانوں پاس بھیجا تھا ان کے بھانے کو کہیں عرض کرے کہ آیا ہوں نہ لڑائی کی تیرے کو ابھی عثمان کا وہیں تھے کہ لوگوں نے بغیر شہرہ کر دیا کہ  
مکہ کی جنگ کی تاریخ کو ہے پہلا اور عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے آپ نے ان صحابہ سے بیعت لی جو چاہتے تھے اسی کو بیعت جنواں کہتے ہیں بیعتوں نے کہا کہ حضرت عثمان ہی وہ حقیقت بیعت  
رضوان کے سبب ہے تھے ۱۲ منہ ۱۵ تاکہ شیطان دوبارہ تیرے دل میں دوسرے نہ ڈالے ۱۲ منہ

۳۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَكَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَ ثَمَرُ قَالَ قَالَ صَعِيدُ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَصَعِدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَخَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أَحَدًا أَظَنُّهُ فَرَبًّا يَرْجُلُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا دَيْتُ وَصَدَّيْقُ وَ شَرِيدَانِ -

## باب ۲۰۹۲ قصۃ البیعہ و

الاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو وَ فِيهِ مَقْتُلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۳۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حَصِينٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُضَابَّ بِأَيَّامِ مِلْكِ يَتِيمَةٍ وَقَفَّ عَلَى حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ، فَقَالَا اتَّخَاؤَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ كَلَّمْتُمَا الزَّادَ مَا لَا تُحِبُّونَ قَالَا حَسْبُنَا مَا لَنَا مِنْهُ لَمْ يَطْبِقْ لَهَا مَطْبِقَةٌ مَّا فِيهَا كَبِيرٌ فَضَلَّ قَالَ انْظُرَا نَكُونَا حَسْبُنَا الزَّادَ مَا لَا تُحِبُّونَ قَالَ لَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَكُنْ سَأَلَنِي اللَّهُ لَا دَعَانِ أَرَأَيْتَ أَهْلَ الْعِرَاقِ لَا يُخَفِّجُونَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ نَعَمْ أَنْتَ عَلَيْهِمُ الْإِلَاحَةُ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنْ لَقَاكُمْ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا عَيْدُ اللَّهِ ثُمَّ عَسَايَسَ عَدَاةً أُصِيبَ وَكَانَ

(از مسدود الزکیمی از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ اُحد پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکر و عثمان تھے وہ ملنے لگا آپ نے فرمایا اُحد اٹھ جا۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر کون ہیں؟ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق رضی اللہ عنہ اور دو شہید رضی اللہ عنہما۔

**باب** بیعت کا قصہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرام کا اتفاق کرنا۔ نیز اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہے۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از حصین) عمر بن میمون کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مہینے میں دیکھا۔ وہ حدیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے انہیں فرما رہے تھے تم نے (عراق میں) کیا کیا؟ یہ نہ کہ تو نہیں کہ تم نے اہل سواد پر ان کی طاقت سے خراج زیادہ مقرر کر دیا؟ انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنا ہی محصول مقرر کیا ہے جتنی زمین میں ملتا تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو پھر سوچو تم ایسا محصول تو نہیں لگایا جس کی زمین میں طاقت نہ ہو انہوں نے کہا نہیں (زیادہ محصول نہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا کہ میں عراق والوں کی یہ عورتوں کو اتنا بے فکر کر دوں گا کہ میرے بعد انہیں کسی مرد کی احتیاج نہ رہے۔

عمر بن میمون کہتے ہیں اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کئے گئے اور جس دن وہ صبح کو زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا

۱۔ حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد میں ملکہ عراق میں جزیہ اور جہنمی یعنی زمین کا محصول کہنے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حدیفہ نے کہا جتنی میں نے لکھی ہے اس سے دو چند کر میں چاہتا ہوں لگاتار یہی آتی تھی انہیں جہ طلب یہ ہے کہ بہت ہکا بھکا یا قائم کر رہے ہیں کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا اگر تو جزیہ دو درہم فی نفر لکھ دے یا ہر عرب زمین پر ایک درہم یا ایک قنیر غلہ بھائے تو دو ملے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں جہان اللہ حضرت عمرؓ کی رعایا بدوی پڑھلا آفریں۔ ۲۔ عراق میں نبیؐ کی لوٹ کھسوٹ اور ان کے زنی ہوا تو انہی نبیؐ کے بعد محمدؐ کو اور زیادہ مشکل ہوئی کیونکہ ان کے سر پر دو کاسا یہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں عراق کا ایسا بندہ ہوں کہ وہ لوگ اگر یہ عورتیں ان میں سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے ۱۲۔

إِذَا آمَرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا  
لَمْ يَرَوْهُمْ خَلَّاهُمْ فَقَدْ مَكَتُوا وَرَبَّاهُمْ  
سُورَةُ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَوْ سُورَةُ لَيْلٍ فِي الرَّكْعَةِ  
الْأُولَى حَتَّى يَجْمَعَ النَّاسُ وَمَا هُوَ إِلَّا كَبَّرَ  
فَسَمِعْتَهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَافِرُ  
طَعَنَ فَطَارَ الْعِلْمُ بِسُكُونٍ ذَاتَ طَرَفَيْنِ لَا يَمُوتُ  
عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا أَوْ شِمَالًا إِلَّا طَعَنَ حَتَّى طَعَنَ  
ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى  
ذَلِكَ رَسَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِمْ رُسُفًا فَلَمَّا  
ظَنَّ الْعِلْمُ أَنَّهُ مَا خُوذُ فَوَضَعَهُ وَتَنَزَّلَ عَنْهُ  
يَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ مَكَتَ فَمَنْ سَلَّى  
عَنْهُ فَقَدْ رَأَى الْإِنِّي أَدَى دَامَا نَوَاحِي فَاثَمَهُ  
لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ قُتِلُوا وَاصْوَتْ تَحْمَدُ  
وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى  
بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً نَزَّيْنَةً فَقُلْنَا انصَبُوا  
قَالَ لَا إِنَّ عِيَالِي نَظَرُوا مِنْ قَتْلِي فَجَاءَ سَاعَةٌ  
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ عَلَا مَالِي خَيْرٌ قَالَ الصَّبْرُ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّكَ اللَّهُ لَقَدْ آمَرْتُ بِهِ  
مَعْرُوفًا أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَوْ لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي

کہ میرے اور ان کے درمیان عبد اللہ بن عباسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا  
ان کی عادت جب نمازیوں کی دو صفوں میں سے گزرتے تو فرماتے میرے  
ہو جاؤ صف برابر کرو۔ جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا، اس  
وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے تکبیر تحریم) آپ اکثر سورہ یوسف یا سورہ نحل یا  
ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھتے (نماز پڑھیں) تاکہ لوگ جمع ہو جائیں  
(انہیں جماعت مل جائے) الغرض انہوں نے تکبیر کو بھی اتنے میں میں نے  
سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتنے نے مجھ مار ڈالا کہا لیا کچھ بھر دو  
پارسی دو دھاری چھڑائے ہوئے بٹھا دو (دائیں بائیں) جو مسلمان ملا  
اسے ایک ضرب لگا دو یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخم کر دیا ان میں  
سات شخص شہید ہو گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان نے اس پر چار  
پھینک دی جب اس نے سمجھا کہ میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کا ٹک لیا  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں امام  
کر دیا کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ کے تریب تھے انہوں نے  
یہ سب مال دیکھا جس طرح میں نے دیکھا لیکن دور و لے مقتدوں  
کو خبر نہ ہوئی صرف اتنا معلوم ہوا کہ پڑھنے کی آواز بند ہو گئی ہے اور  
وہ سبحان اللہ سبحان کہنے لگے عبد الرحمان بن عوفؓ نے جلدی سے  
پہلی پھلکی نماز پوری کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے  
عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا ذرا دیکھو میرا قاتل کون ہے۔ کچھ دیر تک  
دو گھوڑے (خبر لیتے رہے) پھر آئے کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت

۱۱۲۱ ہجری ۱۲۸۱ھ ابو لؤلؤ قزو جو مغیرہ کا غلام تھا اس نے  
کیا اور فرمایا اس کے کوئلے لو اس نے مجھے مار ڈالا۔ چہاں تھا کہ یہ مرد و دغا کار نہ تھا لؤلؤ کسی تھا نقاش بھی تو ہوتا بھی مغیرہ نے پہلے سودم جو پہلے کے مکر تھے اس نے حضرت عمرؓ سے  
شکایت کی کہ میرا جزیہ بہت بھاری ہے اس میں کچھ تخفیف کی جائے حضرت عمرؓ نے کہا جب تو اتنے ہنر جانتا ہے تو ہر پہلے سودم کچھ زیادہ دے میں میں اس پر اس مرد کو غصہ آیا  
ایک بار حضرت عمرؓ سے اس نے ملا حضرت عمرؓ نے پوچھا میں نے سنا ہے تو ہوا کی چیخ بنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں تمہارے لئے ایک بچی بنا گا جس کا ہر شے لوگ ذکر کرتے رہیں گے  
حضرت عمرؓ نے یہ سن کر پہلے سا بیٹوں سے کہا اس غلام نے مجھ کو چھک دی ہے چند ہی دنوں میں اس مرد نے یہ کیا کہ سلم نے عدوان سے نکالا کہ حضرت عمرؓ نے شہادت سے پہلے خط میں بنایا  
کہ ایک بار نے مجھے کھینچ کر اپنے چوہن میں لایا میں نے اس کو بھڑکایا ہوں میری موت ۱۲۸۱ھ تک نہ آئے اور پھر اسے حرام موت ۱۲۸۱ھ میں اس وقت اندھیرے میں کچھ معلوم نہیں تھا  
۱۱۲۱ ہجری ۱۲۸۱ھ ابو لؤلؤ قزو جو مغیرہ کا غلام تھا اس نے  
۱۱۲۱ ہجری ۱۲۸۱ھ ابو لؤلؤ قزو جو مغیرہ کا غلام تھا اس نے

کی دیر سے شریک نہ ہو سکا وہ مجھے صاحب رعب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ کے دیکھتے جب تک پہلی صف کا کچھ ملے دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی کی کمی  
ہوتی یا کوئی شخص آگے ٹھہرا ہوا یا کچھ بٹھا ہوا ہوتا تو اس کو وہ در سے مارتے اس کو در سے صفِ اہل میں خبر کی نہیں ہوا ۱۲۸۱ھ

بَيِّدَ رَجُلٍ يَدًا عَلَى الْإِسْلَامِ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ  
نُحْتَابَانِ أَنْ عَمَلْنَا الْعُلُوبَةَ بِأَلْمَدِينَةِ وَكَانَ  
أَكْثَرُهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتُ فَعَلْتُ أُنِي  
إِنْ شِئْتُ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا كَلَّمْتُمَا  
بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوا رَقِيقَتَكُمْ وَجُجُوا حَبْكُمُ  
فَاخْتَمِلْ إِلَى بَيْتِهِ فَاظْلَمْنَا مَعَهُ وَكَانَ النَّاسُ  
لَمْ تُصِيبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَيْنِ فَقَالَ قِيْلُ  
رَبَّاسٌ وَقَالَ قِيْلُ أَخَافُ عَلَيْكَ فَإِنِّي بَيْنِي  
فَتَرِيكَ فَتَرِيكَ مِنْ جَوْفِ ثُمَّ آتَى بِلَبْنٍ فَتَرِيكَ  
فَخَرَجَ مِنْ جُورِهِ فَعَلِمُوا أَنَّ مَدِينَتَهُ قَدْ خَلَّتْ  
عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ  
شَابٌّ فَقَالَ ابْشُرِيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَبْشُرِي  
اللَّهُ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَدْ مَرَّ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَكَلْتُ  
فَعَدَلْتُ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ  
كَفَانِي لَا عَلَى وَلَا لِي فَلَمَّا أَذْبَرَهُ إِذَا رَاةُ  
يَمْسُ الْأَرْضِ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْعِلَامَةَ قَالَ بَنُ  
أَخِي أَرْفَعُ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ ابْنِي لَثَوْبِكَ وَأَنْتَ  
لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنُ عُمَرَ أَنْظُرْ مَا عَلَى مِنَ  
الدَّيْنِ فَحَسِبُوهُ قَوْجِدًا وَهُوَ سِتْنَةٌ وَتَمْرَانِ الْفَا  
أَوْ كُفُوهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَكَ مَالُ أَلِ عُمَرَ فَادِّهِ  
مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَيْتِي عِدَّتِي بَنِي  
كَتَبَ فَإِنْ لَمْ تَنْبَأْ أَمْوَالَهُمْ فَسَلْ فِي كُرْبِشٍ  
وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى عَدِيهِمْ فَإِنِّي عَدِي هَذَا الْمَالِ

عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں حضرت  
عمرؓ نے کہا اللہ اسے تباہ کرے میں نے تو اس کے لیے انصاف کا حکم  
دیا تھا پھر فرمایا اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے ایسے شخص کے ہاتھ سے قتل  
نہیں کرایا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ ابن عباسؓ اتم اور تمہارے  
والد یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلام مدینے میں خوب آباد ہو لہذا ابن عباسؓ  
نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں ان سب غلاموں کو قتل کروا دوں حضرت  
عمرؓ نے فرمایا یہ کیا لغو بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی  
تمہارے قبیلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا غرضیکہ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ کو گھبراٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ تھے ایسا معلوم ہوتا  
تھا کہ کوئی مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذرئی کوئی کہتا  
تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے کوئی کہتا تھا مجھے تو ڈر ہے وہ جان بڑے  
ہوں گے آخر انہیں شربت پلانے کے لیے لائے۔ انہوں نے پیا تو وہ  
پیٹ سے باہر نکل گیا۔ پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے باہر نکل پڑا۔ جب  
سب نے جان لیا کہ وہ بچنے والے نہیں۔ عمر بن مہیون کہتے ہیں ہم انکے  
پاس گئے۔ لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے میں ایک جوان  
انصاری آیا۔ کہنے لگا امیر المؤمنین خوش ہو جائیں اللہ نے جو نعمت آپ کو  
عنایت فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مشرف ہوئے اور بہت  
لوگوں سے پہلے اسلام لائے۔ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ حاکم بنائے  
گئے اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی پھر آپ کو شہادت  
نسیب ہو رہی تھی حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزویہ  
ہے کاش برابر برابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال ٹھے  
جب وہ جوان جانے لگا تو اس کا تہ بند گسٹ رہا تھا آپ نے فرمایا اس  
جوان کو بلاؤ جب وہ آیا تو فرمائے لگے میرے پیچھے ذرا اپنا تہ بند لاؤ پچھا  
رکھو تیرا کپڑا بھی میلانہ ہو گا اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہو گا پھر عبداللہ

۱۲ھ یعنی سلمان جو گئے تھے قرآن کا قتل کر کے کھانے پر لایا ۱۲ھ یعنی قتل پہلی لکھت رفت رخ میں تھے ۱۲ھ یعنی عمر بن عباسؓ نے ۱۲ھ  
سوان اللہ نے قسمت ۱۲ھ یعنی انہی مایوسی کر زندگی سے مایوس ہوئے مسند تہجد کا تہجد میں پیلے سے کہا پیچھے کپڑا میلانہ ہو گا۔ خدا کا حکم ادا ہو گا اتنی تکلیف

اِنْطَلَبْتُ اِلَّا عَائِشَةَ امْرَاَتِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ يَقْرَأُ  
عَلَيْكَ عَمْرُ السَّلامِ وَلَا تَقُلْ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَتْ لَسْتُ اَلْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ اَمِيرًا اَوْ قُلْتُ  
يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَدْخُلَ مَعِيَ  
صَاحِبِيْ فَسَلَّمَ وَاسْتَاذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا  
فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلامَ وَيَسْتَاذِنُ اَنْ  
يَدْخُلَ مَعِيَ صَاحِبِيْ فَقَالَتْ كُنْتُ اُرِيدُكَ  
لِنَفْسِي وَلَا ذَرَوْنِيْ بِهَذَا الْيَوْمِ عَلَيَّ نَفْسِي فَلَمَّا  
اَقْبَلَ قَبِلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدْ حَبَّأَ  
قَالَ اَرْفَعُوْنِيْ مَا سَنَدَكَ رَجُلٌ اِلَيْهِ فَقَالَ  
مَا لَكَ يَا اَبْنَى النَّبِيِّ تَحِبُّ يَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَ اَذِنْتُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ  
اَهْمًا اِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَنَا قَضَيْتُ فَاَحْمِلُوْنِيْ  
ثُمَّ سَلَّمَ فَقُلْتُ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ  
اَذِنْتُ فَاَدْخَلُوْنِيْ وَرَآنَ رَدَّتْنِيْ رُدَّتْنِيْ اِلَى  
مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَهَا  
قُمْنَ فَوَلَّجَتْ عَلَيْهِنَّ فَبَكَتْ عِنْدَهَا سَاعَةً وَ  
اسْتَاذَنَ الرَّجَالُ فَوَلَّجَتْ دَاخِلًا لَّهُمْ  
فَمَعْنَاهَا بَجَاءَ هَآ مِنْ الدَّاخِلِ فَقَالُوا اَوْصِ  
يَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَقْلِفْ قَالَ مَا اَحَدٌ  
اَسْخَى بِهَذَا الرَّمْرِ مِنْهُ هُوَ لَكَ السَّخِرُ وَالرَّهْطُ

اپنے بیٹے سے کہنے لگے دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ لوگوں  
نے حساب کیا تو چھپا سی ہزار درہم یا اس کے لگ بھگ قرضہ بکلا۔ عمر  
رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضے کو کافی ہو تو ان  
کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ میری قوم بنی عدی بن کعب  
سے سوال کرنا۔ اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہو سکے تو قریش کے لوگوں  
سے مانگنا اس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا۔ دیکھو میرا قرضہ ضرور  
ادا کر دینا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا ان سے عرض کر عرض کر آپ کو  
سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں  
کا امیر نہیں ہوں اور سلام کے بعد ان سے یوں کہنا عمر رضی اللہ عنہ آپ سے  
اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجئے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ  
حجرے میں دفن ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے اندر آنے کی اجازت  
مانگی اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غم میں بیٹھے رو رہے ہیں۔  
بہر حال حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ  
کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس مدفون ہونے  
کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو ہیں نے اپنے لیے کبھی بھی  
مگر آج میں انہیں اپنی ذات پر مقدم سمجھتی ہوں۔ جب عبداللہ رضی اللہ  
عنہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا عبداللہ رضی اللہ  
عنہ نے کہا میں نے کہا مجھے ذرا اٹھاؤ۔ ایک شخص نے انہیں اٹھایا  
اپنے اوپر سہارا دیا انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہ کیا خبر لایا عبداللہ  
نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے اجازت  
دید۔ کہنے لگے الحمد للہ اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا۔ اب  
جب میں مردوں کو لے کر جنازہ اٹھا کر لے جانا اور باہر سے انہیں سلام  
کہنا اور عرض کرنا عمر بن خطاب آپ کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اس وقت

۱۔ اس کام میں نہ ہوا تھا یہ اس عباس ہوں ۱۲ منہ ۱۵ حضرت عائشہ کے مجھے پر ۱۲ منہ ۱۵ اللہ اکبر عدالت و ایک نفسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ  
خیال کیا کہ اس میں زندقہ ہوں شاید حضرت عائشہ نے مروت یا رعب کی وجہ سے اجازت دی جو مرنے کے بعد یہ کئی بات نہ دہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دی  
تو معلوم ہو گا کہ قریش سے انہوں نے اجازت دی تھی رضی اللہ عنہ وارضاه ۱۲ منہ

الَّذِينَ تَوَلَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمِعَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ  
وطلحة وسعداً وعبد الرحمن وقال يشهدكم  
عبد الله بن عمر وليس له من الأمر شيء  
التعزية له فان اصابته الامومة سعدا فهو  
والهوا الا فليستعين به ايكم مما امر فاني  
لم اعزله عن عجز ولا خيابة وقال اوصي  
الخليفة من بعدى بالهما جوين الاولين  
ان يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرماتهم  
واوصيه بالانصار خيرا الذين تبوءوا الدار  
والدينان من قبلهم ان يقبل من هذين  
وان يعفى عن مسيئتهما واوصيه باهل  
الامم صابرا خيرا فانهم ردة الاسلام وجباة  
المال وغيط العدو وان لا يؤخذ منهم الا  
فضلهم عن رضاهم واوصيه بالاعراب خيرا

میں اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے جانا (رواں دفن کرو دنیا) ورنہ  
مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کرو دنیا۔ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ  
اپنے والد کی خبر سن کر کئی عورتیں ساتھ لائے آئیں جب ہم نے انہیں دیکھا  
تو ہم سب کھڑے ہو گئے۔ وہ والد کے پاس گئیں اور کچھ دیر روتی  
رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے داخل ہوتے  
ہی وہ اندر چلی گئیں۔ ہم وہیں سے ان کے رونے کی آواز سنتے رہے  
لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین کسی کو خلیفہ بنا جائیے انہوں نے  
کہا خلافت کا حق داران چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جن سے آنحضرتؐ  
وصال تک راضی رہے (وایسے تو تمام صحابہؓ سے یعنی تھے مگر خلافت کے اہل  
یہ ہیں) انہوں نے حضرت علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعد اور عبد اللہ بن عوف  
رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ (مشورے میں) تمہارے ساتھ  
شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو تسلی دینے  
کے لیے کہا پھر اگر خلافت سعدؓ کو مل جائے تو فہما (ٹھیک) ورنہ جو کوئی  
خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے اور میں نے جو (کوئی حکومت سے)  
انہیں موقوف کر دیا تھا تو اس وجہ سے نہیں کہ وہ قابلیت نہ رکھتے تھے

۱۔ مشورہ میں ہی صحابہ باقی تھے ابو عبیدہ بن جراح انتقال کر چکے تھے سعید بن زید حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے لہذا حضرت عمرؓ نے عمر ان کا نام نہیں لیا اللہ  
عزت اور ان کی نفی جب تک حضرت عمرؓ حکومت پر پہنچے کسی نے عمرؓ کا نام نہ لیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کچھ خود  
حکومت کی عزت نہیں تھی تو میں نے شہرہ داروں کے لئے بھی نہیں چاہا نام سنہ ۳۷ یعنی عمرؓ کے لئے اتنا بھی جو کہا کہ وہ مشورہ وغیرہ میں تمہارے ساتھ شریک نہ ہے مگر ان کی کوئی چیز کیلئے  
وہ اپنے والد کے تحت رہے ہیں تمہارا فخر اگر کوئی چکان کے آؤ پوچھ لے طبری اصحاب سعدؓ جو نے دعایت کیا ایک شخصؓ کہا عبد اللہ کو خلیفہ نہ کیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تجھ کو تیار کرے  
میں اللہ تعالیٰ کو کیا صورت دکھاؤں سبحان اللہ بالفعلى و دعوت کی حد ہو گئی لیکن لاؤں اور فاضل بیٹے لادہ بھی مرتے وقت ڈرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ وہ عبد اللہؓ کو اس میں  
زیدؓ کی کم مٹاش دیتے ہر صابہ نے سفارش ہی کی کہ عبد اللہؓ اسامہ سے کم نہیں ہیں بلکہ انہوں میں اسامہؓ حضرت علیؓ اللہ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہونے ہیں عبد اللہؓ بھی شریک ہونے ہیں  
فرمایا کہ اسامہؓ کے باپ کا حضرت علیؓ اللہ علیہ السلام عبد اللہؓ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو حضرت علیؓ اللہ علیہ السلام کی محبت کو ہی محبت پر مقدم رکھا عبد اللہؓ حضرت عمرؓ کی ساری  
خلافت کا مال اور شہرت اہل دیار سے پریشان ہوتے ہوئے مگر ایک گاؤں کی تحصیل داری یا حکومت ان کو نہ دے آری پریشان صواب میں کے گورنر کے پاس گئے ان سے سچی حالت بیان کی کہ چلو  
نے کہا تم جانتے ہو جب تمہارے والد حضرت آدمؓ میں بیت المال سے تو ایک سیر سے کم نہیں دے سکتا البتہ کچھ روپیہ مجھ کو مانہ رو دو کہ نہ چھوٹا ہم اس کے کچھ ایساں سے خرید لو اور  
میرے بیٹے کو مال بچا کر مل دینا پھر اپنے مال پر بیٹے کو موقع تم نے لو عبد اللہؓ نے ان کو نصیب بھیجا جب مدت آئے حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی کچھ فرمایا اصل اور دفعہ دونوں داخل کر دو مال  
تمہارا کیا ہے باپ کا نہ تھا صحابہ نے بہت سفارش کی کہ آؤ یہ آؤ دو روپہ از سے دو روپہ بیعت حفاظت میں لے کر آئے ان کو بیعت جرت ملی چاہیے آدمؓ سب راضی ہیں کہ آؤ ہاضف و حاجائے  
اس وقت حضرت عمرؓ نے کہا میری ساری مرضی تم کو ہے انصاف تھا کہ ان کو کل نصف بیت المال میں داخل کر دے حضرت عمرؓ اور مدعا دہیں آؤ فرق کچھ لینا کہ حضرت عمرؓ نے اوصاف فضیلت  
اور زہاد و استقامت کے علم اور شہرت سے کم عمرؓ کو ان دوا میں نے مرنے وقت بڑے خلیفہ بنا دیا۔ افسوس صد افسوس جو شہید حضرت عمرؓ کو ہو گیا ہے ان کو اگر دیکھتے ہیں اگر ڈرا دیکھتے ہیں ان میں سے  
۲۔ ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو ایک ایک ایک ایسی بے رحمان فی فضیلت اور ہمت اور حق شناسی کی کافی روش دہلی ہے۔ جن میں لکھل اللہ نے فرمایا ان میں سے لوہا سنہ ۳۷ ان کو اپنا شہید و مدعا دہ  
کچھ عداوت ہوئی دیکھتے تو کہہ ان کی ناراضی سعدؓ کو ملے اور وہ مال کے وقت ان کے متعلق وصیت کرے جس کے شریک وہ عبد اللہ بن زیدؓ کے ساتھ

۱۔ مشورہ میں ہی صحابہ باقی تھے ابو عبیدہ بن جراح انتقال کر چکے تھے سعید بن زید حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے لہذا حضرت عمرؓ نے عمر ان کا نام نہیں لیا اللہ









لَمْ يَجْعَلْ بِهِ وَجْعًا فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ

عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى تَكُونُوا مِثْلَنَا  
فَقَالَ انْقُذْ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِرِهِمْ  
ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَابِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ  
عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَتَّبِعُوا عَلَى  
بِكَ رَجُلًا وَاجِدًا خَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ  
حُصْرًا لَتَعْمَ -

۳۴۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ  
عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمْلٌ فَقَالَ أَكُنَّا نَخْلَعُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَقَنِي  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً  
الْثَّلَاثَةِ أَتَانِي فَفَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَطِبَتِ الرَّايَةُ أَوْ  
لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ عَدَاؤُ رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْقَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
فَإِذَا نَحْنُ بَعَثُوكَ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ  
فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَفَقَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ -

۳۴۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَافَرٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ أَنَّ رَجُلًا  
جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا أَقْلَانُ لِيَهْدِيَا

اچھے ہو گئے جیسے انکی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان  
کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت  
تک لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا  
ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب تک مقام پر پہنچ جائے تو ان کو اسلام کی طرف  
بلو۔ اور اللہ کا جو فرض ان پر ہے وہ انہیں بتا بخدا اگر تیرے سبب سے  
اللہ تعالیٰ ایک دشمن کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ  
اونٹوں سے بہتر ہے۔

راز قیامہ از حاتم از زید بن ابی عبید حضرت محمد بن اکوع کہتے ہیں  
جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے پھر (وہ) کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رو کر رہا ہوں چنانچہ وہ نکل پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے مل گئے جب ۱۱ رات کا شام ہوئی میری آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے  
خیبر کی فتح نصیب کرنا تھا تو آنحضرت نے فرمایا میں کل صبح (سرور کا) جھنڈا ایسے  
شخص کو دوں گا یا رسول اللہ (جھنڈا اکل) آپ انھیں سنبھالے گا جس سے التلاور  
اہں کے رسول علیہ السلام محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے  
محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دے گا۔ میں امید نہ تھی کہ حضرت علی  
ابا ہمیں گئے صبح کو دیکھا کہ وہ موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ آ  
گئے ہیں آپ نے انہیں جھنڈا دیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر  
فتح کرا دیا۔

(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد الغفر بن ابی حازم از والدش) ایک  
شخص حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہنے لگا فلاں شخص  
(یعنی مروان) ماسینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاتا

۱۵ نماز رکوع وغیرہ کے ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث ۱۵ پر کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ مدینہ میں منہ گئے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ کیسے ہو سکتا ہے

آشوب ہے تو ہر روز ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ ان کی آنکھیں دھکتی تھیں ۱۲ منہ

الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا وَنَحْنُ الْمَدِينَةُ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا  
قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تَرَابٍ فَصِيحَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا  
سَمِعَاهُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ  
لَهُ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَظَلَمْتُ الْحَدِيثَ  
سَهْلًا فَضَلْتُ يَا أَبَا عَتَّابٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ  
فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمْطَعْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيُنِ ابْنُ هَيْكَلٍ قَالَتْ فِي  
الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَآءَهُ قَدْ سَطَا  
عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ  
يَسْمُمُ التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ أَجَلِسْ يَا أَبَا  
تَرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

سہل میں سن کر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کینت تو حضرت علی کی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور حضرت علی کو کینہ بہت پسند تھی، دوسرے نام  
اتنے پسند نہ تھے ابو حازم کہتے ہیں میں نے اس وقت حضرت سہل رضی  
ورخاست کی اسے ابو العباس! اس کا واقعہ بیان فرمائیے! انہوں نے کہا  
واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف  
لے گئے وہاں سے نکل کر مسجد میں جا کر لیٹ بیٹھے، آنحضرت جناب فاطمہ  
کے پاس آگئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے۔ انہوں نے کہا مسجد  
میں یہ سن کر آپ ان کے پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ پر سے گر  
گئی ہے اور پیٹھ میں ٹیٹک لگی ہے آپ اپنے ہاتھ سے ان کی ٹیٹ پوچھنے لگے  
اور فرمائے لگے ابو تراب! اگر پیٹھ سے دوسرے کہا۔

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَسَاةَ عَنْ  
عُثْمَانَ قَدْ كُرِعَ عَنْ فَحَّاسِينَ عَمِلَهُ قَالَ لَعَلَّ  
ذَا الْكَيْسُؤْمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ  
ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كُرِعَ فَحَّاسِينَ عَمِلَهُ قَالَ  
هُوَ ذَا الْبَيْتَةِ أَوْ سَطُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّذَا الْكَيْسُؤْمُ قَالَ  
أَجَلْ قَاتِي فَأَرَعَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ إِنِّي لَطَلْتُ  
فَأَجْهَدُ عَلَى جِهْدِكَ.

(از محمد بن رافع از حسین از زائدہ از ابو حنین) سعد بن حمید سے مروی  
ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت  
عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انکی خوبیاں  
بیان کیں پھر فرمایا شاید تجھے یہ تعریف بری لگے گی، وہ کہنے لگا ہاں ہے  
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا دفع ہو اللہ تیری ناک کو خاک بنا دے۔ پھر دفع  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا آپ نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور کہا کہ  
حضرت علی ایسے تھے ان کا مکان آنحضرت کے مکانوں کے درمیان ہے  
نیز فرمایا یہ تعریف بھی تجھے ہماری لگے گی اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا  
(دفع ہو اللہ تیری ناک میں خاک لگائے جا تجھ سے جو ہو سکے مسبار  
نقصان کرے کچھ کسر نہ اٹھائے رکھ۔

۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از حاکم) ابن ابی یعلی کہتے ہیں

۱۔ یہ سہل کی کینت تھی ۳۴۴۔ دونوں میں سے کسی کو نکلا رہتی تو گھر سے نکل کر مسجد میں جا لیتے ۳۴۵۔ داد اور کچھ فرمایا ۳۴۶۔ یہ فضیلت الہی علی کر  
مردان کے ہونا واپست کو بھی نصیب نہیں ہوتی ۳۴۷۔ وہ دیکھے آدمی ہیں ۳۴۸۔ اسی فاجی تھا اور حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں سے بغض رکھتا تھا  
۳۴۹۔ دوسری روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا علی کو کیوں پوچھا ہے ان کا گھر دیکھ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں سے کیا باہر ہے ایک روایت میں ہے  
عبداللہ نے کہا ان کا گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا تھا کہ میں ان کے گھر کے سامنے اور کسی کا گھر نہیں ۳۵۰۔

عَنْ رُوْحَدْنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي  
لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ  
شَكْتُ مَا تَأْتِي مِنْ أَمْرِ الرَّحْمَى فَإِنَّ الْبَيْتَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعِي فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمْ أَهْدُ وَجْهِي  
عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتَهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ عَائِشَةُ بِمَجْعَى فَاطِمَةَ  
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ  
أَخَذْنَا مَصْنَجَةً قَدْ هَبَّتْ لَا قُوَّةَ فَقَالَ  
عَلَى مَكَانِكُمَا فَفَعَدَّ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَ  
قَدَمِي عَلَى صَدْرِي وَقَالَ إِلَّا أَعْلَمْتُكُمَا خَيْرًا  
مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصْنَجَ حَكْمَا  
تَكْلِمًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتَسْمِيحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
وَتَحْمِيدًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَمُؤْخِرٌ لَكُمْ مَحْرُومٌ  
خَادِمٌ

۳۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَنْ رُوْحَدْنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ  
إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَعِيَ  
بَسَائِرَ لَيْلٍ هُرُونَ مِنْ مَوْسَى-

۳۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

ہم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی  
پیتے پیتے تکلیف ہوئی۔ ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی  
اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت طلحہ  
(قیدی مانگنے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں لیکن آپ کی  
زیارت نہ ہو سکی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ  
کے آنے کا (اور مقصد کا) ذکر کیا آنحضرت یہ سن کر (رات کے وقت) ہمارے  
گھر تشریف لائے ہم دونوں میاں بیوی لیٹ رہے تھے میں نے اٹھنا  
چاہا تو آپ نے فرمایا ہمیں اپنی جگہ پر رہو (اٹھو نہیں) اور آپ ہم میاں  
بیوی کے درمیان میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنک اپنے سینے  
میں محسوس کی آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے کہ تم ایک غلام مانگتے ہو ایک  
بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بچھو نے پر لیٹو تو چوتیس بار اللہ اکبر اور  
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو تمہارے لیے یہ خاتم  
ہے بہتر ہے نہ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از سعد از ابراہیم بن سعد) حضرت  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہارا  
درجہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کا درجہ  
موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

(از علی بن جعد از شعبہ از ابوب از ابن سیرین از عبیدہ) حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے اب

۱۱۴۱- ابان تسمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوئے وقت ہمیشہ یہ کلمات بتئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمائے تھے باہر طرہ کا ہے اس کو کہیں سنی یا عجمی نہیں ہونے کی اس حدیث سے مسلمانوں کو دنیا کی تکلیف اور تنگی پر صبر کرنا چاہیے کیونکہ ہماری ادا شاہ نادی نے بھی  
دنیا میں اصرار نہ کرنا چاہیے بلکہ جی میں کرنا زارہ کیا اور ایک خادم تک نہ رکھا ۱۲۷۱- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؓ  
کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو رجب ہوا لکھتے گئے آپ جب مکہ عود تو اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
طہر رہا تھے وقت حضرت ہارون کو اپنا عاقلین کہتے تھے ایسا ہی تم کو اپنا قائم مقام کر کے جاتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد تم ہی متعلق میرے طریقہ  
چو کہے کہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کے مدد ہوتے ہوئے دوسری رحلت میں آتا اور زادہ ہے صرف اتفاق ہے کہ میرے بعد کوئی تیسرے نہ ہوگا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي  
أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ  
أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ  
يُرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرَوَّى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ -

## باب ۲۰۹ مناقب جعفر بن

آبِي طَالِبٍ لَهُمَا نَسَبٌ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي  
وَخُلُقِي -

۳۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَوْهَرِيُّ  
عَنْ ابْنِ أَبِي دُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِقْبَرٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ  
وَأَبِي دُؤَيْبٍ كُنْتُ الزُّمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلَيْسَ الْحَبِيرُ بِطَنِي حِينَ لَا أَحْمِلُ الْحَبِيرَ وَلَا  
أَلَيْسَ الْحَبِيرُ وَلَا يَحْدُ مَعِيَ خُلْدِي وَلَا خُلْدُكَ  
وَكُنْتُ أَلْمَنِ بِطَنِي بِأَخْصَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ  
كُنْتُ لَا أَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِيَ  
حَتَّى يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْبَرَ النَّاسِ  
لِلنَّسَائِكِينَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَأَنِّي قُلْتُ  
بَنِي قُطَيْبٍ مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ  
يُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

بھی ویسے ہی قبیلے کیا کرو ہیں اختلاف کو برجاتا ہوں اس وقت تک  
کہ لوگ سب جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابو بکر و عمر رضی اللہ  
عہما کی طرح انتقال کر جاؤں -

ابن سیرین کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثرہ آیات غلط اور جھوٹیں

## باب حضرت جعفر ابن ابی طالب ناشی کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا الوصوۃ

اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے۔

(از اصحاب ابن ابی بکر از محمد بن ابی ہریرہ بن دینار ابو عبد اللہ الجہنی  
انسان ابی ذؤیب از سعید بن مقرئ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ  
کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے بہت احادیث روایت کیں۔ اصل بات یہ ہے  
کہ میں اپنی غذا حاصل کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشق  
میں ہر وقت موجود رہتا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب مجھے کھانے کو خیر  
روٹیاں اور پیچھے کودھاری دار پادریں بھی میسر نہ تھیں اور فلاں مواد  
فلاں عورتیں میری خدمت گزار نہ تھیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ  
پر پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلاں آیت مجھے پڑھ کر سنا سنا کہ  
وہ آیت مجھے یاد ہوتی تاکہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھے ساتھ لے جائے  
کھانا کھلائے اور محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی  
طالب تھے وہ ہیں اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا  
دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اسے نکال  
کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو شہد یا گھی اس میں لگا ہوتا اسی کو جھاٹ لیتے

۱۔ ابو بکر و عمر کے زمانہ میں ۲۔ عیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت عمرؓ کا قول تھا کہ اے ولد کی بیوہ درست نہیں حضرت علیؓ درست کہتے تھے عیدہ نے یہ عرفی کہ ابو بکر  
اور عمرؓ وقت سے تو ہم اہل وطن ہیں نہ ہجرازی کا فیصلہ کرتے اب آپ کا کیا حکم ہے اس وقت حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اب بھی وہی فیصلہ کرو ۱۲ منہ ۳۔ ایک خلیفہ پھر ۱۲ منہ ۴۔ جعفر رضی  
کرتے ہیں ۱۲ منہ ۵۔ یعنی حضرت علیؓ نے وہ نہیں فرمائیں راضی ان پر بہت لگاتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت باتیں حضرت علیؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت سے لیں  
روایت کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر اور عمرؓ اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے معاذ اللہ یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں ۱۳ منہ ۶۔ یہ حضرت علیؓ کے ہاتھ کے حقیقی بھائی تھے۔  
دوسرے ان سے بڑے تھے انہوں نے دو بھائیوں کی تھیں ایک بھتیجا اور دوسری مدینہ کی طرف ۱۴ منہ ۷۔ اس کو عوام بخاری نے عمرؓ کے اعداء میں داخل کر لیا ۱۵ منہ ۸۔ زبیر  
محمد رضا زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل میں کھانا لے مآنا ۱۶ منہ ۹۔ جیسے اس وقت ۱۲ منہ

فَنَشَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا -

تفہ

٣٣٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ هُرُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اسْتَمَرَ عَلَى بَن  
جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ دِي الْجَنَاحَيْنِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ كُنْ فِي جَنَاحِي كُنْ فِي  
تَاجِحِي كُلِّ جَانِبَيْنِ جَنَاحَيْنِ -

باب ۲۰۹ ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

٣٣٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ شِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَكْسٍ عَنْ أَكْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَامَ  
اسْتَسْفَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا  
صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقُونَ-

بِأَدْبَارِهَا ۚ وَمَنْ أَقْبَرُ مِنْهُ ۚ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَمُنْقِبَةٌ  
فَإِطْمَأَنَّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَدَأَ فِيهَا النَّبِيُّ

(از عمر و بن علی از یزید بن ہارون از اسماعیل بن ابی خالد) جناب  
شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عبداللہ  
بن جعفرؓ کو سلام کرتے تو یوں کہتے "سلام ہو تم پر اے دوپروں  
والے کے بیٹے"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث میں جو جَعَلْنَا لَكَ لَفْظ ہے اس سے مراد ہے دو کو نے ۳۵

**باب** حضرت عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(الرحمن بن محمد رحمہ اللہ عبداللہ انصاری از ابی عبداللہ بن عثمان، از  
ثمامہ بن عبد اللہ بن النس) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ ایام قحط میں حضرت عباسؓ کے وسیلے سے پانی مانگتے  
یوں کہتے یا اللہ (پیلے) ہم تیرے پیغمبر علی الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ کرتے  
تھے تو میں پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا  
وسیلہ کرتے ہیں۔ ہمیں سبیرا بکر۔ چچا پنچم اللہ تعالیٰ کے فضل سے  
خوش ہمارش ہوتی ہے

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں  
اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی فضیلت۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ رضی اللہ عنہا بہشت والی

۱۷ حضرت جعفرؑ بن ابی طالبؑ نہایت سخی تھے ان کے ہمارا اوسے عبداللہ بن جعفرؑ کی سخاوت اور دیادلی مشہور ہے ۱۲ منہ ۱۷ ان کے مال جعفر بن ابی طالبؑ عرفہ مومنین شہید ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کو دیکھا کہ ان کے دو نیکو بارادریں اور تینوں کے ساتھ اٹھ بیٹے یہی اوس ہے ان کو طیار بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ ۱۷ شہیدانہ کارنامہ بخاری نے جناح کو اپنے حقیقی معنی یعنی نیکو نہیں لیا ۱۲ منہ ۱۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۱۲ منہ ۱۷ حضرت عباسؑ بن جعفرؑ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے اور آپ کے حقیقی چچا تھے مدینہ میں ایک بار سخت قحط پڑا کعب بن مالک نے حضرت عمرؓ سے کہا بنی اسرائیل پر حجب قحط پڑا تھا تو وہ اپنے پیغمبروں کی اولاد کا وسیلہ کر پڑے تھے اللہ بانی ہر ساما حضرت عرفانے کہا ہمارے یہاں بھی عباسؑ موجود ہیں اور وہ ہمارے پیغمبر کے چچا ہیں اور حجاب کی طرح ہو گا ہے بعد ان کے پاس گئے اور ان کو ساتھ لے کر منبر پر آئے کہ وہاں کہ اللہ نے خوب پانی برسایا حضرت عقیل بن ابی طالبؑ نے حضرت عباسؑ کی تعریف میں ایک قصیدہ پڑھا ہے ۔ ابو دویک حضرت عباسؑ کو اتنی فضیلت حاصل تھی مگر حضرت عمرؓ نے اہل مشورہ میں ان کا مجلس میں جن میں ہمارا جین اولیوں شریک تھے ان کو داخل نہیں کیا کیونکہ وہ فتح مکہ تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے ۱۲ منہ









حَوَارِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيِّدِي الْحَوَارِيِّونَ لِبَيَانِ

ثَبَاتِهِمْ

۳۴۵۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي مُرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ  
عُمَرُ بْنُ عَفَّانَ رُفَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرَّحْمَنِ  
حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ النَّحْرِ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ  
رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالَ لَهُ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ  
رَجُلٌ آخَرُ أَحْسَبُ الْحَوَارِثِ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ  
فَقَالَ عُمَرُ وَقَالَوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ  
هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَاعْلَهُمْ قَالُوا الرَّبِيبُ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ  
يُخَيِّرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَا خَيْرَ لَهُمْ أَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے حواری تھے اور حواریوں کو جو علیہ السلام کے  
ساتھ تھے حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے  
پہنتے تھے۔

(از خالد بن مخلد از علی بن مسہر از ہشام بن عروہ) حضرت عروہ کہتے  
ہیں کہ مروان بن حکم نے کہا کہ حضرت عثمان کو ایک سال نکسیر پھوٹنے  
کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر بہت سخت پھوٹی کہ وہ حج کے لیے بھی نہ جا  
سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص ان کے  
پاس گیا کہنے لگا آپ کسی کو خلیفہ بنا جائیں انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس  
کا ذکر کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کسے خلیفہ  
بنا نا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ خاموش ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا۔ میں  
سمجھتا ہوں وہ حادث تھا اس نے یہی کہا کسی کو خلیفہ بنا جائیے! حضرت  
عثمان نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں! انہوں  
نے پوچھا کسے چاہتے ہیں! یہ سن کر وہ خاموش ہو رہا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کو خلیفہ  
بنا نا چاہتے ہیں تب اس شخص نے کہا ہاں! حضرت عثمان نے فرمایا میں لو  
قسم اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو  
میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۳۴۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمْعَةَ  
مُرْوَانُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ آفَاةَ رَجُلٍ  
فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيلَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ  
الرَّبِيبُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّ  
خَيْرَكُمْ ثَلَاثًا

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسماعہ از ہشام) جناب عروہ کہتے  
ہیں میں نے مروان سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان کے پاس  
بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا  
کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں؟ (کسے خلیفہ بنا نا چاہتے ہیں؟) اس نے کہا  
ہاں زبیر بن عوام کو خلیفہ بنا نا چاہتے ہیں! انہوں نے فرمایا سنو! خدا  
کی قسم تم جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا  
(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز ابن ابی سلمہ از محمد بن منکدر)

۳۴۵۳- حَدَّثَنَا مَا لِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

کہتے ہیں حضرت عثمان فرماتے ہیں ثلاث علی بن عوف کے لئے کہہ کر اپنے منہ کی پاس وہ کاغذ رکھا دیا تھا مگر عبد الرحمن بن عوف ان کی زندگی میں مسلمان نہیں  
گرد گئے ۱۴ منہ ۱۴ منہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا براہِ روایت یعنی سال ۱۴ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَادِثًا وَرَأَتْ  
حَوَادِثِي الزُّكَيْرِيُّ بْنُ الْعَوَّامِ

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ  
جُعِلْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النَّسَاءِ فَظَلَمْتُ  
فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسٍ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ  
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتَ اللَّهِ  
تَخْتَلِفُ قَالَ أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ  
فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَرٍّ فَقَالَ فِذَاكَ ابْنِي وَأُمِّي  
۳۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا  
لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ لَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ  
فَعَمِلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ خَمْسَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ  
بَيْنَهُمَا خَمْرَبَةٌ خَمْرَبَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ  
فَكُنْتُ أَدْخُلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الْخَمْرَبَاتِ  
الْعَبْ وَأَنَا صَغِيرٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر بن العوام ہے۔

(از اصحاب حدیث محمد از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از ابی ہریرہ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں میں اور عمر بن ابی سلمہ (دونوں کم سن  
تھے) جنگ احزاب میں عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیئے گئے پھر میں نے  
دیکھا تو زبیرؓ نے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے بیویوں  
کے پاس گئے اور واپس آئے۔ جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں  
نے کہا اباجی! میں نے دیکھا کہ آپ بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ  
تھا؟ انہوں نے کہا بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں  
نے فرمایا واقعہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی  
قریظہ کے پاس جائے ان کی خبر لائے؟ چنانچہ میں گیا (اور خبر لایا) جب واپس  
آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ دونوں لفظوں کا اس طرح  
استعمال کیا تو پھر میرے ماں باپ قربان (سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت ہے)  
(از علی بن حفص از ابن مبارک از ہشام بن عروہ) حضرت عروہ کہتے  
ہیں کہ جنگ یرموک کے دن صحابہ کرامؓ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے  
کہا کیا تم کفار پر حملہ نہیں کرتے تاکہ ہم بھی ایک ساتھ حملہ کر دیں؟ یہ سن کر  
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا کفار نے (تلوار کی) دو ضربیں ان کے کندھے  
پر لگائیں ان دو ضربوں کے درمیان ایک وہ ضرب تھی جو جنگ بدر میں نہیں  
لگی تھیں۔ جناب عروہ کہتے ہیں بچپن میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں ڈالتا  
اور کہتا تھا ان زخموں میں کھول پڑ گئے تھے

۱۔ یرموک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عروہؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں اس  
جنگ میں ایک لاکھ پانچ ہزار نصاریٰ مارے گئے اور چالیس ہزار قید ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے ۱۲۳



لِاَللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَا اَبُو یَرُیُّوَمَا اَحَدٌ۔

۳۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ اِبْرَاهِمَ حَدَّثَنَا

هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ  
قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَآتَا ثَلَاثُ الْاِسْلَامِ۔

۳۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ  
عُثْبَانَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ  
يَقُولُ مَا اسْكَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي اسْكَمْتُ

فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِتَى لِفُلَانٍ  
الْاِسْلَامُ قَابَعًا اَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ  
عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَابِيسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا اِذَا

يَقُولُ اِنِّي لَا وَّلَ الْعَرَبِ رَحَى بَسْمِهِمْ فِي سَبِيلِ  
اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم

وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى اِنَّا اَحَدًا  
لَيَضَعُ كُنَا يَضَعُ الْبُعْبُعُ وَالشَّاةُ مَا لَهُ خُلْطٌ

ثُمَّ اَصْبَحْتُ بَنُو اَسَدٍ نَغْزُوْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ  
خَبْتُ اِذَا وُضِلَّ عَلَيَّ وَكُنَّا وَشَوَابِهِ اِلَى عَمْرِ

قَالُوْا اَلَا يُحْسِنُ يُصَلِّیْ۔

بَابُ ۲۱ ذِكْرُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ

تجھ پر میرے ماں باپ قرآن ت

(ابن ابی الزبیم از ابی ہاشم بن ہاشم از عامر بن سعد) عالم کے والد حضرت  
سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں

کا تیسرا حصہ اپنے آپ کو دیکھا۔

(ابن ابی ہاشم بن موسیٰ از ابن ابی زائدہ از ابی ہاشم بن ہاشم بن عبید بن ابی وقاص  
از سعید بن مسیب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

تھے مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا۔ اسی دن اسلام لائے جس دن  
میں مسلمان ہوا۔ سات دن مجھ پر اس طرح گزرے کہ میں تین مسلمانوں

میں سے ایک تھا۔

ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوالواسامہ نے بھی روایت کیا  
(ابن ہاشم از عمرو بن عون از خالد بن عبد اللہ از اسماعیل از قیس)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تمام عربوں میں پہلا شخص میں ہوں  
جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ کے ساتھ

بعض جہادوں میں درخت کے پتے کھا کر گزارہ کرتے ہم میں سے ہر کوئی  
ایسا یا خانہ بھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید بالکل خشک۔ باوجود اس حال

کے بنی اسد مجھے نماز سکھاتے پیش اگر یہی بات ہے تو میں اب تک بالکل  
بے نصیب رہا اور میرے تمام اعمال بے کار گئے۔

واقعہ یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد  
رضی اللہ عنہ کی جھڑپ کھائی تھی انہیں یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں

پڑھ سکتے۔

بَابُ ۲۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں

۱۔ یوں فرمایا تیرا میرے ماں باپ تجھ پر صدقہ ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من سعد بن ابی وقاص سے ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعد اور ابوبکر صدیقؓ اور بلالؓ ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من  
۲۔ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابوبکرؓ اور حضرت خدیجہؓ کوئی آدمی مسلمان نہیں تھا لہذا حضرت سعدؓ نے اپنے علم کی دوسے کہا مگر یہ صحیح نہیں کہ ابوبکرؓ نے مسلمانوں  
نے مسلمانوں کو کیا میں ۱۹ برس کی عمر میں اسلام لایا ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اس وقت میں ساتواں مسلمان تھا لیکن انہوں نے کہا صحیح عبارت اس حدیث کی یوں ہے مَا اسْكَمَ اَحَدٌ فِي  
الْيَوْمِ الَّذِي اسْكَمْتُ فِيهِ لَيْسَ بِيْ جَنٍّ وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس وَنَاسٌ مِّنْ اَسَدٍ هُمَا اس

صورت میں کوئی اشکال نہ ہے کہ ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من جن لوگوں نے حضرت سعدؓ کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے ان میں بنی اسد کے لوگ بھی  
شمار کرتے تھے یہ قصہ ابوبکر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے دنوں کا نماز بھی نہ سیکھی ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من کہنا کہ نماز بھی نہ سیکھی ۱۲ من ۱۳ من ۱۴ من

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم مِنْهُ

أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ -

(جو حضرت زینب کے شوہر تھے)

۳۳۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ

السَّوْدِيَّ بْنَ الْمُخَرَّمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْنِي قَوْمُكَ

أَتَاكَ لَا تَنْفَعُكَ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا أَعْلَى مَا يَزْنِي بِنْتَ

رَبِّي جَهْلٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَمِعَتْهُ حُلَيْنٌ تَشْهَدُ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ أَتَكُونُ

أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَخَدَّ شَيْءٌ فَصَدَّقَنِي وَإِنَّ

فَاطِمَةَ بَضْعَةً مَعِي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوَّءَ هَا

وَاللَّهُ لَا تَجْعَلُ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبِنْتَ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ دَاحِظٍ فَكَرَأَ

عَلِيٌّ الرُّطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَهَبٍ حَلَكَةً عَنْ

أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مَسْوَ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ إِصْهَرَالَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ

تَمِيمٍ فَأَقْبَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرَتِهِ إِنَّمَا هَا فَاحْشَنَ

قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي قَوْنِي لِي -

بَابُ ۲۱ مَنَاقِبِ زَيْنَبِ بِنْتِ حَارِثَةَ

کامیان۔

آپ کے ایک داماد ابوالعاص بن الربیع بھی تھے

(از ابوالیمان از شعب از زہری از علی بن حسین از مسور بن مخمر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی (جویریہ) کو شادی کا پیغام دیا یہ خبر حضرت فاطمہ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔

عرض کیا کہ آپ کی قوم والے کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے شانے پر کوئی غصہ نہیں آتا۔ (اسی کا اثر ہے) اب حضرت علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے

(لوگوں کو خطبہ سنایا) حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابوالعاص بن الربیع

کو دی اس لیے جو بات کی سچی کی۔ (حقیقت یہ ہے کہ) فاطمہ میرا کھڑا ہے اسے جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ خدا کی قسم یہ نہیں ہو

سکتا کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ ترک کر کے نبی

محمد بن عمرو بن ملجم نے بحوالہ ابن شہاب از علی یہ زیادہ کہا کہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

آپ نے بنی عبد شمس میں سے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچی کر دکھائی اور جو وعدہ

کیا پورا کر دکھایا۔

باب زینب بن حارثہ کی فضیلت (جو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے تھیں وہ نہایت اعلیٰ کیوں پورا کر دی ہوا تھا کہ ابوالعاص نے حضرت زینب کے نکاح پر توجہ نہ دے وقت بشرط کر لی تھی کہ ان کے لیے ایک مکان میں دوسری بی بی نہ رکھنا اس شرط کو ابوالعاص نے پورا کر لیا تھا حضرت علی نے بھی یہی شرط کر لی تھی کہ یہاں سے اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آ گئی اور وہ اس ارادے سے اٹھ گئے حضرت علی نے اسے اس کی شرط نہیں ہوتی تھی لیکن حضرت فاطمہ نے ان کو اس میں الزام دیا کہ انہوں نے اللہ کے رسول کی بیٹیوں کی تعریف کی اور وہ اسے اب تک نہیں مانگے اور یہاں پر کہہ کر ان کی جان کو نقصان پہنچے اس لیے آپ حضرت علی پر عقاب فرمایا اور میں نے ابن عباس کی کئی اس کے وجہ بیان کئے ہیں ۱۲۸۰

۱۲۸۱ یہ بی بی اب سے تھے جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر رکھے تھے حکیم بن حزام نے ان کو خرید کر اپنی بیوی سے جو حضرت خدیجہ کو گدانا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہرہ کر دیا پھر زینب کے باپ اور جو آپ کے آنحضرت نے نہ لڑا کہ اختیار راجا میں ان کے ساتھ چلے جائیں زینب نے کہا میں تو آپ کے ساتھ اور کسی کے پاس نہیں جاؤں گا ۱۲۸۲

مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ ابْنُ بَرَاءٍ مَعْنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَحْوَنُ  
وَمَوْلَانَا -

صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے  
حضرت برادر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی  
اور ہمارا دوست ہے

۳۴۶۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَبَّاسٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ  
زَيْدٍ فُطِنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطَعُوا فِي أَمَارَتِهِمْ  
فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَنِي فِي أَمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ  
وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ تَخْلِيْقًا لِلْأَمَارَةِ وَإِنْ كَانَ  
لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَيْسَ أَحَبَّ  
النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَكَ -

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن عبد اللہ بن دینار) حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر  
تیار کیا (جسے بعث اسامہ کہتے ہیں) اور اس کا سردار حضرت اسامہ  
بن زید کو مقرر فرمایا (جو نو عمر تھے) کسی نے حضرت اسامہؓ کو سردار  
بنائے جانے پر طعن کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں)  
اگر تم اسامہ کی امارت پر امیر ہونے پر اعتراض کرتے ہو تو گویا تم نے  
اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعن کیا۔ خدا کی قسم زید سرداری کے لائق  
تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زیدؓ  
کے بعد یہ اسامہ بھی مجھے بہت محبوب ہیں ۵

۳۴۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَّاهُ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ عَلَى قَائِفٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا فَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ  
ابْنِ حَارِثَةَ مُصْطَفَايَا فَقَالَ إِنْ هَذَا لَأَقْدَمُ

(از یحییٰ بن قزہ از ابراہیم بن سعد از زہری از عروہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اس وقت حضورؐ  
بھی موجود تھے حضرت اسامہ اور ان کے والد زید دونوں بیٹھے ہوئے  
تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے  
سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوش ہوئے

۵ یہ وہی کافر ہے عربی زبان میں مولیٰ کہتے ہیں اسے اپنے کو مالک اور غلام اور مددگار اور دوست اور محبوب وغیرہ ۱۲ منہ ۵  
دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تیار کیا تھا اور حکم  
دیا تھا کہ فوراً روانہ ہو جائے گلاس عروہ بن آپ کی وفات ہو گئی وہ کفر و بدعت پر کثرت سے لگا ہوا اور آپ کو کفر و بدعت سے  
توبہ کرنے کا حکم دیا اسامہ کیجے سردار جو جہاد کے لیے اس لشکر میں الیکٹر اور غلام و کثرت کے بہت بڑے اور بڑے لوگ بھی تھے مگر آنحضرت نے اسے ایک مسحت سے اس لشکر کو اس سردار کے  
کہا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ کر ان کے بعضوں کو لایا آپ کو با اہلیت کی رسم توڑنا بھی نہ تھا وہ بڑا شخص سردار تھا عروہ جب  
سیاح و غیرہ کوئی لوگوں نے دیکھ کر کثرت فرم کر کے تو حضرت نے ان کو ڈنکا مارا اور فرمایا کہ اسے مار کر کشتی میں جانے سے توقف کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
حضرت عروہ تشریف لائے آپ کو یہ قسم سنایا آپ نے آرزو رکھی کہ یہ خطبہ سنایا جو آج کے مذکورہ ہے ۱۲ منہ ۵ حالانکہ زیدؓ اور اسامہؓ میں سردار ہونے کے تھے اس وقت کسی نے طعن نہیں کیا  
تھا ۱۲ منہ ۵ یعنی ان لوگوں میں جو مجھے بہت محبوب ہیں معلوم ہوا کہ اہمیت مفصل کی باوجود فاضل درست ہے لیکن اس لشکر کو لایا اور کفر و بدعت سے اسامہ سے نہیں تھے اس  
حدیث کے ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ تھے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیخ اس سے دلیل لیکر الیکٹر اور غلام کے طعن لائے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ الیکٹر اور  
غلام لوگوں میں تھے جو اسامہؓ کی سرداری پر طعن کرتے تھے وہ لوگ ملکہ وہ کثرت تھے میں نے آنحضرت کی بیماری سخت ہو گئی تھی الیکٹر کو خود روک لیا (بقیہ صفحہ ۸۰۳)

بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ كُنْتُ بِذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَهُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

### باب ۲۱۲۲ ذِكْرُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۳۴۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمُخْزُومَةِ فَقَالُوا مَنْ يَخْبَرُنِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمُخْزُومَةِ فَسَاحِرِي قُلْتُ لِسَفْيَانَ فَلَمْ يُجِبْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابٍ كَانَ لَتَيْبِ بْنِ مُوسَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مُخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْبَرُنِي أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَئِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ قَاطِئَةً لَقَطَعْتُ يَدَهَا -

### باب ۲۱۲۳

۳۴۶۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

آپ کو یہ بات بہت پسند آئی آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا۔

### باب حضرت اسامہ بن زید کا بیان۔

(از قتیبہ بن سعید از لیس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی فکر سہاڑوئی انہوں نے (اپس میں) کہا کہ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں عرض کرنے کے لیے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا جو آپ کا محبوب ہے اور کون جرات کر سکتا ہے؟

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا وہ کہتے ہیں میں زہری سے مخزومی عورت کے متعلق حدیث سننے گیا وہ مجھ پر پکاراٹھ یعنی مجھ سے ناراض ہو گئے علی کہتے ہیں میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا میں نے یہ واقعہ ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پڑھا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی۔ لوگوں نے کہا اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا؟ کسی کو جرات نہ ہوئی آخر اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی کہ جب

ان میں کوئی بڑا آدمی (رئیس یا باشر) چوری کرتا تو اسے معاف کر دیتے اور جب کمزور (غریب یا بے وسیلہ) چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔ میں تو اگر (میرے بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

### باب

(از حسن بن محمد از ابوسعید یحییٰ بن عباد از ماجشون از عبد اللہ بن

(بقیہ از صفحہ سابقہ) وہ نماز پڑھائیں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہو گیا فرست کہاں ملی کہ اسامہ کا لاشہ روانہ ہوتا پھر ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ کے ساتھ روانہ کر دیا صرف حضرت عمرؓ کو صلاح مشورے کے لئے رکھ دیا یہ طعنہ محض انہوں نے (۱۳) منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ۸۱۲) باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپ کرنا دیتے بہت محنت تھی جب تو قیامت نہ اس کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعن کرتے تھے کہ اسامہ کا لاشہ کالا (دردہ زید کے بیٹے نہیں ہیں) ۱۲ منہ ۱۳ منہ جس کی چوری کی تھی احد شریف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ ۱۳ منہ وہ قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ





أَيُّنَ قَامَ مَعَهُمْ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَقَالَ أَعَدُّ  
فَلَمَّا وُلَّى قَالَ لِلْبَنِيِّ عُمَرُ مَنْ هَذَا أَقَلَّتْ الْحُجَابُ  
ابْنُ أَيْمَنَ بَنِي أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُوْرَاسِي  
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِسْبَهُ  
فَدَكَرْتُ عِبَتَهُ وَمَا وَكَلْتُهِ أَمَّا أَيْمَنُ قَالَ وَحَدَّثَنِي  
بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ خَاضِعَةً لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع و سجود ادا نہیں کئے حضرت  
عبداللہ نے فرمایا نماز پڑھ جب (دوبارہ نماز پڑھ کر) وہ پیٹھ پھر کر جانے  
لگا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون آدمی ہے ہمیں نے عرض کیا  
حجاج بن امین بن ام ایمن۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اسے دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور ان  
کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا۔

امام بخاری کہتے ہیں میرے کسی دوست (یعقوب بن سفیان) نے اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمن سے روایت کیا  
اس میں اتنا اضافہ الفاظ ہے کہ ام ایمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا تھا۔

### بَابُ ۲۱ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

۳۴۷۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْزَّيْنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي  
حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَى  
رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَمَلَتْ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصَاهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غَلَامًا أَعَزَبْتُ وَكُنْتُ  
أَتَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَ يَنْ  
أَخَذَنِي فَخَذَّ هَبَانِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ  
كَطَيِّ الْبُرْقِ فَإِذَا فِيهَا نَارٌ فَدَعَرْتُهَا فَخَرَجْتُ  
أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ  
النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكَ آخَرُ فَقَالَ لِي كُنْ شَرَّاعَ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى

**باب** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت  
(از اسحاق بن یحییٰ بن اسماعیل از زہری از سالم) حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات  
مبارکہ میں جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے  
بھی آرزو تھی کہ کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں۔ میں محمد  
جو ان تھا اور آپ کے زمانے میں مسجد (نبوی) میں ہی سوا کرتا تھا۔ ایک  
دن میں نے خواب میں دیکھا گویا دو فرشتے آئے وہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی  
طرف لے گئے کنوئیں کی طرح تہ بہ تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئیں  
پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر کلاہیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس  
پر دو کونے اٹھے ہوئے ہیں اس میں کچھ لوگ میرے جانے پہچانے ہی موجود  
ہیں۔ میں اس وقت ہی کہنے لگا دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ  
کی پناہ ان دو فرشتوں سے ایک تیسرا فرشتہ اُگر ملا اور مجھ سے بول لکچ خوف  
مت کر

چنانچہ میں نے یہ خواب (ابن ہشیرہ) ام المومنین حضرت حفصہ رضی  
سے بیان کیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ

لے انہی ام ایمن کے بیٹے حضرت اسامہ بن جریج تھے ۱۲ منہ ۱۳ سالہ ان کا کنیت ابو سعید بن مسعود تھے ان کے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور اسی کے ساتھ ہجرت  
کے روز میں آئے تھے بہت بڑے عالم اور عابد اور زاهد تھے ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ۱۳ منہ

الَّتِي عَلَى اللَّهِ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَغِمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

۳۴۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

**باب ۲۱۵ مناقب عثمان**  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ

۳۴۶۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ بَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَاتَيْتُ فَوَلَّيْتُ جَلِيسًا إِلَيْهِمْ فَإِذَا سَيْحٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ لِي جَلِيسٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّادَاءُ فَقُلْتُ الْوَيْلُ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَبْسُرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَبَسَّرَنِي لِي قَالَ مَنِ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ لَا دَلِيلَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ التَّعْلِبِينَ وَالْوَظْهَرَةَ وَلَيْسَ فِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّطَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْزَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقُولُ

نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ اچھا آدمی ہے کاش رات کو نماز بھی پڑھا کرتا جناب سالم کہتے ہیں اس کے بعد سے عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے)

(از یحییٰ بن سلیمان از ابی وہب از یونس از زہری از سالم از ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ صالح آدمی ہے

**باب** حضرت عمار اور حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از مغیرہ از ابراہیم) جناب علقمہ کہتے ہیں میں ملک شام میں وارد ہوا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ مجھے کوئی نیک ساتھی عنایت فرما! میں نے کچھ لوگ دیکھے ان کے پاس جا کر بیٹھا، اتنے میں ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت ابو الدرداء صلی اللہ عنہ۔ میں نے ان سے کہا میں نے ابھی یہ دعا کی یا اللہ کوئی نیک رفیق عنایت فرما! تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج دیا۔ انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے رہنے والے ہو میں نے عرض کیا کوفہ کا! انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلین تکیہ، وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر شیطان کے لغو اسے بچایا ہے (یعنی عمار بن یاسر) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت

لے دوڑ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضرت حماد بن سلام پر بھی ثریٰ علیہ السلام نے ان کی والدہ کو سلام لانے پر مار ڈالا تھا وہ اسلام کے زمانہ میں ہی پیدا ہوئے تھے خذیفہ بن یمان اللہ واری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی باتیں ان کو بتلائی تھیں ان کو صاحب السیرین بلذذہ کہا جاتا تھا عمار و حضرت علی رضی اللہ عنہما جگہ صغیر میں قید ہوئے اور حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ دن بعد وفات پائی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دونوں کو ایک باب میں اس لئے بیان کیا کہ ابوالدرداء نے وہ دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کی اور ابن مسعود کو الگ بیان کیا کیونکہ ان کی فضیلت کی حد نہیں ہے اور بھی طبع جو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ عاب کی شرط پر تھیں ۱۲ منہ

عَبَّ اللَّهُ وَالْيَلِيلُ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَأَكْبَلُ  
إِذَا يَغْشَى وَالتَّهَامُ لِمَا أَتَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالُ  
وَاللَّهُ لَقَدْ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ -

مجھے ذہن بہ ذہن پڑھائی (یعنی جیسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھائی)۔

٣٨٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمُسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ بَرِّئِي جَلِيسًا صَاحِبًا فَبَلَغَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَهْنٌ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ لُكُوفٍ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي أَجَارَكَ اللَّهُ عَلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّا أَقْلَعْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَلْعَلُكَ غَيْرُكَ يَعْنِي حَدِيثَهُ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السَّلَاطَةِ أَوْ السَّعَادَةِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَالْيَلِيلُ إِذَا ائْتَشَى وَالتَّهَارُ إِذَا ائْتَجَلَى قُلْتُ وَالذِّكْرُ وَالْإُنْثَى قَالَ مَا ذَالَ فِي لَحْمٍ وَلَا دَحْنٍ كَا دُوا يَسْتَرْكُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا یعنی خذیفہ بن یان ثمرؓ بھر پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس سورت کو کیسے پڑھتے ہیں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ میں نے ان کے سامنے یہ سورت پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از مغیرہ) جناب ابراہیم نخعی کہتے ہیں  
 کہ جناب طلحہ بن شام کے ملک میں گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا  
 اللہ مجھے نیک رفیق عنایت فرما چنانچہ انہیں حضرت ابوذر رضی اللہ  
 عنہ پوچھا تم کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا کوفہ سے حضرت ابو اللہ  
 نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ  
 نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا  
 رکھا ہے یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ؟ میں نے عرض کیا موجود ہیں پھر  
 انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے راز دار تھے ایسے راز داروں سے واقف جنہیں ان کے سوا اور  
 کوئی نہیں جانتا تھا یعنی خلیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا موجود ہیں پھر انہوں نے  
 کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک  
 رکھتے تھے یا تکیہ ربیعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا موجود  
 ہیں۔ انہوں نے کہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سورت کو  
 کیسے پڑھتے تھے وَالَّذِينَ إِذَا أَغْشَىٰ وَآلَهُمَّ إِذَا أَتَاهُمْ فِي مِثْقَلِ ذَرَّةٍ  
 وَالَّذِينَ إِذَا أُنْذِرُوا بِالْآيَاتِ يُعْذِرُوا ۚ وَالَّذِينَ إِذَا نَادُوا بِرَحْمَةِ رَبِّهِمْ  
 قَالُوا لَا تَعْذِرُوا رَبَّهُمْ هُنَّ أَعْيُنُنَا وَمَنْ يَعْذِرُهُمْ يَعْزِزْ مَا يُفْعَلُ بِهِمْ  
 جہاں تک اس سورت کی بات ہے تو اس میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحابہ کرام  
 رضی اللہ عنہم کی بات ہے۔

**باب** حضرت ابوسبیده بن جراح رضی اللہ عنہ

باب ۲۱۰۶ مَنَاتِبِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۷ مشہور قرأتیں ہیں جو دَمَا خَلَقَ الذَّكْرَ وَالْاُنْثٰی ۱۲ منہ سے کہتے ہیں پہلے یہ آیت پڑھنا سہی محی و الذَّکْرُ وَالْاُنْثٰی سبجہ و مَا خَلَقَ لَا لفظ اس میں نیادہ ہے۔

[illegible]





۳۴۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَهُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَقْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

۳۴۷۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الشَّهْرِئِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشَبَّ بِنَا لِنَبِيِّ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۳۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَمْعَانَ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ عَنْ الْحَكِيمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُ يَقْتُلُ الدُّبَابَ يَقْتُلُ أَهْلُ الْعِرَاقِ كَيْسًا لَوْ أَنَّ الدُّبَابَ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ مَرْثَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رِيحُنَا مِنْ الدُّنْيَا -

بَاب ۲۱- مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(انہی بن معین وصدقہ از محمد بن جعفر از شعبہ از واقد بن محمد از ابوبکر رضی اللہ عنہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت کے متعلق رکھو

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام حسین علیہ السلام سے زیادہ اور کوئی نہ تھا عبد اللہ بن ابی نعیم نے بحوالہ زہری از انس روایت کیا

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن ابی یعقوب از ابن ابی نعیم) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک عراقی شخص نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص کسی کو مار ڈالے جعفر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تعجب ہے عراقی لوگ مکہ ماہنے کے متعلق پوچھ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسینؑ کو (بے دردی سے) شہید کر دیا (خدا کا کچھ خوف نہ آیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کے متعلق فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو بھول ہیں یہ

باب بلال بن رباح کی فضیلت جو ابوبکرؓ کے غلام تھے۔

۱۔ یعنی آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور ہر وقت ملحوظ رکھنا ۱۲۷۵ھ میں گذرا کہ امام حسین سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ عرصے میں امام حسین نہادہ مشابہ تھے کچھ عرصے میں امام حسین جیسے اور گذر گیا ۱۲۷۵ھ میں اس پر کچھ برف پڑی ہے ۱۲۷۵ھ میں جیسے بھول کو سونگھتے ہیں ہی طرہ آگ ان دونوں شہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چٹا لہا لہا کی خواہش والوں پر ۱۲۷۵ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوبکر صدیق نے امیر بن خلف کا فریہ کر کے آ کر رو دیا تھا جو اسلام لائے کی وجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کہیں گرم پھر ان کے سینے پر رکھتا کہیں پتھروں میں گاڑ دیتا تھا خدا اللہ اہل بیت میں یحییٰ تھے شہزادی میں دمشق میں انتقال کیا رضی اللہ عنہ ۱۲۷۵ھ میں کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سہارہ اللہ سے معلوم ہو جائے ۱۲۷۵ھ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعْتُ دَقَّ نَحْلِيكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

۳۳۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ أَخْبَرَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ  
عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُ نَاوَا عَنِّي سَيِّدُ نَا  
يَعْنِي بِلَادَنَا

۳۳۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مُسَايِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَبِيصٍ أَنَّ بِلَادَنَا  
قَالَ لِأَبِي جُبَيْرٍ إِنْ كُنْتَ إِتْمَا أَشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ  
فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِتْمَا أَشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَادْفُنْنِي  
وَعَمَلِ اللَّهِ-

باب ۲۱۰۹ ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا-

۳۳۸۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَقْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ  
اللَّهُمَّ عَلِمْتُ بِكَ كُنْتَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری  
جو تیوں کی چپ بہشت میں سنی ہے (تو وہاں چل رہا تھا)

(ابو الیخیم از عبد العزیز بن ابی سلمہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر کہتے  
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے  
سرور تھے انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سرور ہیں

(از ابن نمیر از محمود بن سعید از اسماعیل از قیس) حضرت بلال رضی اللہ عنہ  
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے  
فائدے کے لیے خرید لیا تھا تو مجھے یہیں روک لیں لیکن اگر اللہ کے لیے خرید  
تھا تو مجھے جانے دیجئے میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا۔

باب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
کی فضیلت۔

(از مسدد از عبد الوارث از خالد از مکرمہ) حضرت ابن عباس رضی  
کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا  
اے اللہ اسے حکمت (قرآن و حدیث) سکھلا دے۔  
ہم سے موسیٰ نے انہوں نے وہیب سے انہوں نے خالد  
سے ابو معمر کی طرح حدیث بیان کی۔

۱۔ حالانکہ بلال اصل میں غلام تھے مگر حضرت عمرؓ نے ان کو سوار فرمایا یہ جو عمرؓ کی کس نفس تھی رضی اللہ عنہما ۱۱ منہ جب انہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بلالؓ کو  
مجبور کیا کہ اذان کہتے رہو اور دین میں ہی رہو ۱۱ منہ ۱۱ ہوا یہ تھا کہ بلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا ہر وقت اذان میں آئیے گا ہم  
آتا آئیگی یا دے سے فرشتہ کو کھد کو کھد کر زخم تازہ ہوتا اس لیے بلال رضی اللہ عنہ منورہ سے چلے گئے پھر مہینے کے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا  
فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے جس جھوڑا بلال نے فاطمہ کا پوچھا معلوم ہوا انتقال فرمائیں امام حسن اور امام حسین کو بلا کر گلے لگا لیا خوب روئے لوگوں نے نام حسنی  
سے کہا یہ ہیں تو بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں گے انہوں نے فرائض کی بلال اذان کیلئے کھڑے ہوئے جب اشہد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے روتے روتے بے ہوش ہو کر گرے لوگ بھی روتے  
لگے آپ کی یاد سے کبرام مج کی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلمہ و بارک و تم  
ہم لوگوں کے برابر اشہد پر فضیلت رکھتا ہے وہ ماضی رسول تھے ہم گناہ گار بنا کر یا اللہ بلال رضی اللہ عنہ کے کفن بزدلوں ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۱ منہ  
۱۱ یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے ۱۱ عالم اور قرآن کی تفسیر میں لیگانہ تھے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر شیخی میں طائف میں  
انتقال کیا ستر برس کی عمر تھی محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی ۱۱ منہ

## بَابُ مَنْ أَقْبَلَ دُرِّيًّا أَوْ لَوْلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَأَبْنَ رَوَاحَةَ لِلتَّائِسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ التَّائِسُ زَيْدًا فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرًا فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ أَبْنَ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفَهُنَّ سُبُوْنِي اللَّهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ -

## بَابُ مَنْ أَقْبَلَ دُرِّيًّا أَوْ لَوْلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۳۳۸۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَرَأَى أَنْ أُحِبَّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَدْبَعِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَبْدَ أَبِيهِمْ وَسَالِيُو مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَابْنُ كَعْبٍ وَوَعْدُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأَيِّ أَوْ مَعَاذِ -

ابن مکنام لیا یا معاذ کا۔

## بَابُ حَفَرَتِ خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَضِيلَتُهُ -

(از احمد بن واقد از حماد بن زید از الیوب از حمید بن بلال حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیدا و جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر قاصداً نے سے بہت پہلے سنا دی تھی چنانچہ فرمایا پہلے محمد بن زیدؓ نے سنبالا وہ شہید ہو کے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے سنبالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے محمد بن زیدؓ وہ بھی شہید ہو گئے آپ کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے منکاب تھیں پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد رضی اللہ عنہ نے محمد بن زیدؓ کے سر پر لٹائی۔)

## بَابُ سَالِمِ بْنِ مَعْلُومٍ فَضِيلَتُهُ - جَوَابُ مَعْلُومٍ كَعْبٍ كَفَلَهُ -

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو بن مرہ از ابراہیم بن جناب شریق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر فرمایا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایسے شخص ہیں جن سے مجھے محبت ہے اور ہمیشہ رہے گی اور یہ اس وقت سے ہے جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپؐ فرماتے تھے قرآن کریم کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو، عبداللہ بن مسعودؓ سے آپؐ نے پہلے ان کا نام لیا۔ سالم سے جواب ابو حذیفہ کا غلام ہے ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔ مسروق یا عبداللہ بن عمروؓ نے کہا مجھے یاد نہیں آپؐ نے پہلے

۱۔ یہ بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق منبروں تھے ان کا لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ بن کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس پر کئی سال کی پالی حص میں سلسلہ جبری میں انتقال کیا ۱۲ھ ۱۱ھ کی اصل ملک فارس سے ہے یہ ابو حذیفہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے ۱۲ھ



## باب مناقب عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ۔

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَاجِنًا وَلَا مُتَحَيِّسًا وَقَالَ إِنَّا مِنْ أَحِبِّكُمْ إِلَى أَحْسَنِكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَفَرَّدَ الْقُرْآنُ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمِ بْنِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ۔

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَخَيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلَمَةَ دَخَلْنَا لَنَا فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لِي رَجُلٌ جَلِيلٌ صَاحِبًا قَرَأْتُ شَيْئًا مُسْتَبِيلًا فَلَمَّا دَفَعْتُ قُلْتُ أَن يَكُونُ اسْتِغْبَابَ قَالَ مِنْ ابْنِ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ لُحُوفٍ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْعَدْلَيْنِ وَالْيُسَادَةِ وَالْبَطْنَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَغْلِبُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ الْكَيْلِ فَقَرَأْتُ وَائِلٌ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَاللَّيْلُ وَاللَّيْلُ قَالَ أَقْرَأَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَاللَّيْلُ وَاللَّيْلُ

## باب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

کی فضیلت۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل از مسروق) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ماس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ کلامی اور فحش کوئی ہرگز نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھے تم میں وہ لوگ پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن پانچوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود۔ سالم غلام ابو حذیفہ۔ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

(از موسیٰ از ابو عوانہ از مخریہ از ابراہیم) جناب علقمہ کہتے ہیں میں ملک شام میں گیا میں نے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھے کسی نیک آدمی کی محبت نصیب فرما۔ اتنے میں ایک بڑے میاں کو دیکھا جو چلے آ رہے ہیں جب وہ نزدیک آئے تو میں نے دل میں کہا کہ شاید اللہ نے میری دعا قبول کی۔ انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والا (عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہے؟ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جسے شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز دار تھا۔ وہ راز ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (حذیفہ رضی اللہ عنہ) بھلا یہ بتاؤ! ام عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعود) سورہ واللیل اذ الیغشی کو کس طرح پڑھتے تھے؟ میں نے یوں پڑھا اذ الیل اذ الیغشی والنہار اذ الیغشی

لے یہ بنی ہذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر اور حضر ہر جگہ آپ کے ساتھ بہت بہت قدامت تھے بڑے فقیہ اور عالم تھے ۳۳ جہری میں انتقام کیا عمر ساتھ پڑی سال پالی ۱۲ منہ





٥٣٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ

ابن سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ  
 فِي شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَاسْتَهَا بِسَوْفٍ فَبَكَتْ  
 ثُمَّ دَعَاهَا فَاسْتَهَا فَصَحَّكَتْ قَالَتْ فَاسْتَهَا  
 عَنْ ذَلِكَ قَالَتْ سَارَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي  
 تُؤَوِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي  
 أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ اتَّبَعَهُ فَصَحَّكَتْ -

باب ۲۱۵ فصل عائشہ رضی

٣٢٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو  
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَا عَاشَ هَذَا جَبْرِيلُ  
يَقْرَأُ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

٣٢٩٤ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَ  
لَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرِيْمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(از یحییٰ بن قفره از ابراهیم بن سعد از والدش از عروه) حضرت عائشه

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلا کر ہتھک سے کوئی بات کہیں تو آپ رونے لگیں، دوبارہ کچھ فرمایا تو آپ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار یہ فرمایا تھا میں تم سے اب رخصت ہونے والا ہوں اس پر میں رو پڑی دوسری بار یہ فرمایا فاطمہؓ میرے اہل بیت میں تم میرے پاس سب سے پہلے آؤ گی، اس پر میں خوش ہو کر ہنسنے لگی۔

**باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت**

(از یحییٰ بن یحییٰ از لیلیث از یونس از ابن شہاب از ابو سلمہ) حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان  
 سے فرمانے لگے اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تمہیں سلام  
 کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہَا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو مجھے نہیں  
 دکھائی دیتی

(از آدم از شبیه)

دوسری سند (ازعمرو بن مرزوق از شعبہ ازعمرو بن مرہ از مسند)  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت آدمی کامل ہوئے مگر عورتوں  
میں حضرت مریم بنت عمران علیہ السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا

۱۵۱ ان کی کثرت ام عبداللہ حق حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ان کا لقب حدائق ہے بڑی عالم فقیہ مجتہد تھیں نہایت فصیح اللسان اور مقرر محبوبہ خاص تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی سب بیویوں میں حضرت خدیجہ کے بعد یہ افضل ہیں بعضوں نے حضرت خدیجہ سے بھی افضل کہا ہے العلم عند اللہ حبیب آخرت کی وفات ہوئی اس وقت انہی عمر چارہ سال کی تھی سات برس کی عمر میں آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اور دو برس کی عمر میں صحبت کی معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں ۳۵۱ھ میں وفات پائی ۲۷۱ھ میں ان کا پورا پورا عہد انہیں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے نہیں ہوتی یا اولاد کے کمالی دورے کو نہیں پہنچی اس حدیث کی شرح ص ۱۰ پر گزرتی ہے ص ۱۲

وَأَسِيَّةٌ أَمْرًا وَكَفَرَعُونَ وَقُضِلَ عَائِشَةُ عَلَى  
النِّسَاءِ كَفَضِلَ لَثَرِيدٍ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

۳۳۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ  
الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِمَّتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ  
عَلَى النِّسَاءِ كَفَضِلَ لَثَرِيدٍ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

۳۳۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ  
الْقُمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ إِشْتَبَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى  
قَرِيطٍ مِدْقِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَى أَبِي مَكْرَةَ -

۳۵۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَكَمِ مِمَّتْ أَبَا وَائِلٍ  
قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عُمَارًا وَأَحْسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ  
لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عُمَارٌ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ  
أَنْتُمْ دَوَّجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
أَبْتَلَاكُمْ لَتَتَّبِعُوهُ أَوْ يَأْتِيَهَا -

۳۵۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قَلَادَةً فَهَلَكَتْ  
فَارْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا  
مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمْ الصَّادَةُ

کوئی کامل نہیں ہوئی اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں  
پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر ہے۔

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از عبد اللہ بن عبد الرحمن)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت  
دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر ہے۔

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب بن عبد المجید از ابن عثمان) قائم  
بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا آپ ایسی جگہ تشریف لے  
جائیں جہاں آپ کے بچے ہر اول رہیں (خیمہ) موجود ہیں یعنی حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از حاکم) ابو وائل کہتے ہیں جب حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور حضرت حسنؓ کو کوئے بھیجا تاکہ وہاں  
کے لوگوں کو مدد دیں عمار نے خطبہ سنایا کہنے لگے بیشک مجھے اس کا  
یقین ہے کہ حضرت عائشہ کی دونوں جہان دنیا و آخرت میں زوہر  
مطہر ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم حضرت علی کی  
اتباع کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

(از عبید بن اسماعیل از ابوالاسامہ از ہشام از والدش) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی بہن) اسماء سے ایک مار مانگ کر لیا وہ گر  
گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کی تلاش کیلئے  
بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ تھا) ان لوگوں نے بے وضو  
نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے

شکایت کی چنانچہ آیت مجیم نازل ہوئی۔

حضرت اسید بن حفیر (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب آپ پر کوئی آفت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بچا دیا اور مسلمانوں کو اس میں فائدہ پہنچایا۔ وضو کا نعم البدل مل گیا۔

(از سعید بن اسماعیل از ابوالواسمہ از ہشام) حضرت ہشام کے والد حضرت عروہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں بھی باری باری ازواج مطہرات کے پاس بیٹھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا بہت اشتیاق رہتا۔ اور دریافت فرماتے رہے کہ کہاں کی باری ہے کل کہاں کی باری ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے پاس تشریف لائے تو آپ خاموش ہو رہے تھے۔ (از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حاماد از ہشام) حضرت ہشام کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھڑکے اور مخالف (تخفے) بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن خاص طور پر نظر رہتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار میری سونکیں سب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ! لوگ جان بوجھ کر خدا کی قسم اپنے تخفے اس دن پیش کرتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی ہے ہم بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ لوگوں کو حکم دے دیں آپ جس زوجہ مطہرہ کے پاس ٹھہریں تخفے ہدیے وہیں بھیج جائیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ کے جانے کے منتظر نہ رہا کہوں) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَانْزَلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُنَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَوَدَّ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْوَظًا لِأَجْعَلَكَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً۔

۳۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضٍ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلَى بَيْتٍ عَاشَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ۔

۳۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَخَرَّوْنَ يَهْدِ أَيْاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا جُمِعَ صَوَابِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَرَّوْنَ يَهْدِ أَيْاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ كَمَا تُرِيدُكِ عَائِشَةُ فَهَبْ رِسْوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَهْتَدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمِّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا

۱۔ یہ حدیث کتاب التیمم میں مذکور ہے ۲۔ ام سلمہ یہ بوجھنا مجوز یا کل میں کہاں ہوں گا یا آپ نے وفات پائی حافظ نے کہا کہ ہے کہ حضرت فاطمہ افضل ہیں یہ حضرت خدیجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام ایمنہ نے تہجد اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں توفیق کیا امام ابن قیم نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ پر رکنا چاہیے اگر کثرت علم سے مراد ہے تو حضرت عائشہ افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد ہے تو حضرت فاطمہ افضل ہیں ۳۔ ام سلمہ ان کی باری کے دن بیٹھتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۴۔ ام سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیباں ہیں ۵۔ ام سلمہ

یہ مارا دین اور مذہب یہ

عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَالِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَكَلَّمَنِي  
كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمِّ سَلَمَةَ  
لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّكَ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ  
عَلَيَّ الرَّحْمَى وَأَنَا فِي لِحَافٍ إِصْرَاقٍ وَمَنْكُحٍ  
تَحِيرَهَا۔

میں وحی نازل ہوتی ہے۔

کیا۔ آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض کیا  
جب بھی آپ نے جواب نہ دیا جب تیسری بار عرض کیا تو آپ نے  
فرمایا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے متعلق مجھے مت ستاؤ قسم خدا کی مجھ پر  
کسی زوجہ مطہرہ کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) وحی نازل  
نہیں ہوئی سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ ان کی چادر

## تم الجزء الرابع عشر ویتلوہ الجزء الخامس عشر ان شاء الله تعالیٰ

۱۔ حافظ نے کہا اس سے حضرت عائشہ کی فضیلت حضرت عذراہ بر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت قطعی ہے جو حضرت عائشہ کے زمانہ میں موجود تھیں اور اس بی بی و صحابہ کثیر  
ان کے کپڑوں میں آپ پر وحی اتری تھی یہ بھی کہ ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں بھی آگئی یا یہ  
وجہ بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی یا یہ وجہ بھی کہ حضرت عائشہ اپنے کپڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث اور پروردگار کی ہے  
اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ الزہراء سے عرض کیا، آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت نہ کر انہوں نے کہا اب میں اس مقدار میں  
وہ عمل نہ دوں گی ۲۔ اس نے قسطلانی اور کرمانی نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اول ختم ہوتا ہے گویا ان کے حساب سے چند یہ ہیں پارے یہ نصف پورا ہوتا ہے۔ ۳۔ ما القہ  
تو نے اپنے نصف دوم سے جیسے اس مندرجہ نامہ کو یہاں تک ترجمہ کر کے کی توفیق دی دے گی نصف ثانی کا ترجمہ پورا کر دے اور اس ترجمہ کو قبول و قبول فرمائے ہمارے پیغمبر  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ما بخاری کو عالم برزخ میں اس کی اطلاع دے جسے میں یہ دعا کرتا تھا اسی وقت بارش شروع ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مقبول فرمائی۔ واللہ الحمد  
آمین یا رب العالمین ۴۔ المنہ۔

# پندرھواں پارہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے  
**باب** انصار کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) فرمایا جو لوگ پہلے ہی اپنی  
ہماجر بن سے پہلے مدینہ میں مقیم تھے اور ایمان بھی رکھتے  
میں ہماجر بن سے محبت رکھتے ہیں نیز ہماجر بن کو جو کچھ ملے  
اس کی اپنے لیے خواہش نہیں کرتے جہ

(از مولیٰ بن اسماعیل از مہدی بن میمون) غیلان بن جبرہ کہتے ہیں میں  
نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کا لقب انصار  
آپ نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے  
غیلان کہتے ہیں ہم حضرت انس کے پاس جایا کرتے تھے وہ انصار کی فضیلتیں  
ان کے جنگی کارنامے بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا از قبیلہ کے ایک شخص کی  
طرف متوجہ ہوئے اور کہتے تیری قوم انصاء نے فلاں دن یہ کارنامہ سر انجام دیا  
فلاں دن یہ کارنامہ سر انجام دیا۔

(از سعید بن اسماعیل از ابوالسائمہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی  
کہتی ہیں جنگ بعاث کا دن وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ہجرت سے بہتیرے واقع کیا جب آپ مدینے میں تشریف لائے تو انصار  
کا یہ حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی ان کے سردار کچھ مقتول اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**باب ۲۱۶** مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ  
وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْأَيْمَانَ  
مِنْ قَبْلِ هُوَ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ  
إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ  
حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا۔

۳۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيلَانُ  
ابْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لَا نَبِيَّ أَرَأَيْتَ اسْمُ الْأَنْصَارِ  
كُنْتُمْ تُسَمُّونَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّاَنَا  
اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ فَيَحْدِثُنَا مَنَاقِبَ  
الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيَقْبَلُ عَلَيْنَا أَوْ عَلَى  
رَجُلٍ مِّنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ  
كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ كَذَا۔

۳۵۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ بُعِثَ يَوْمًا  
قَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ انصار نامی جمع ہے نام کے معنی مددگار یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلہ میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے  
دی اور آپ کی مدد ملی اور جان و دلوں سے کی ۲۔ امنہ ۳۔ ہماجر بن کے قاتل سے ۴۔ امنہ ۵۔ یعنی مدینہ میں ۶۔ امنہ ۷۔ مال غنیمت میں سے ۸۔ امنہ ۹۔ بلکہ اور خوش  
ہوتے ہیں ۱۰۔ امنہ ۱۱۔ از دین کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے ۱۲۔ امنہ ۱۳۔ بعاث یا بعاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر وہاں انصار کے قبیلوں اوس  
اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حنیفہ تھے اسید بن حنیفہ کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیٹھے تھے یہ دونوں محرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج  
کو فتح ہوئی تھی پھر حنیفہ کے لوگوں کو غیور کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۴۔ امنہ



فَقَدْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ  
اُخْتُِرَ مَلُوكُهُمْ وَقِيلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجَرُّوا  
فَقَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ -

۳۵۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْرَافِيخَ بْنَ  
يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاعْظُ  
فَرَسًا وَاللَّهِ إِنْ هَذَا إِلَّا هُوَ الْحَبِيبُ إِنْ سَيُوفُنَا  
تَقَطَّرَ مِنْ دِمَاءِ فَرَسِي وَغَنَاءُ مَنَاكِرُ عَلَيْهِمْ  
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا  
الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا أَلْبَسَ بَلْعَظِي عَنْكُمْ  
وَكَأَنُؤُا لَا تَكِيدُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ  
قَالَ أَوَلَا تَرَوْنَ أَنَّ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ  
إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكْتُ الْأَنْصَارُ  
وَأَوِيَا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ قَادِي الْأَنْصَارِ أَوْ  
شُعْبَهُمْ -

(جذر انصار جاہلیں گے میں ادھر جاؤں گا)

باب ۲۱۱ قول النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم لولا الهجرة لکننت  
من الانصار قال عبد الله بن  
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

۳۵۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ

کچھ جزی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدم  
واقع کیا تاکہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں۔

(از ابو الولید از شعبہ) ابوالتیاح کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ  
عنه سے سنا کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور (تمام) مال غنیمت آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو دے دیا تو انصار کے بعض لوگ کہنے لگے خدا کی  
قسم یہ بڑی عجیب بات ہے ابھی تک تو ہماری تلواروں سے قریش والوں  
کے خون ٹپکتے رہے ہیں اور مال غنیمت جو ہم نے کمایا ہے وہ انہیں دیا جاتا  
ہے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ  
کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے معلوم ہوئی؟ انصار جھوٹ نہیں بولتے  
تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو معلوم ہوئی ہے وہ سچ ہے، ہم  
نے کبھی ہے آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہونے کہ دوسرے  
لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لوٹو؟ پیڑھا کرنا اگر انصار کسی  
نارے یا گھاٹی میں داخل ہو جائیں تو میں اسی نارے یا گھاٹی میں داخل ہو  
جاؤں گا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اگرچہ نے  
(مکہ سے) حجرت نکلی جوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی جاتا  
یہ ارشاد عبداللہ بن زید بن کعب بن عامر نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

(از محمد بن بشار از غدر از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی

۱۔ اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کر دشمنوں میں ملاپ ہو جائے ۲۔ منہ ۳۔ ان کا دل ملانے کیلئے ۴۔ منہ ۵۔ ہم نے ان کو مارا اور کس فتح کیا ۱۳۔ منہ ۱۴۔ ایک روایت  
میں یوں ہے کہ انصار کو کہنے لگے یا رسول اللہ میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے ۱۵۔ منہ ۱۶۔ انصار سے جمعہ کو اتنی محبت  
ہے ۱۷۔ منہ ۱۸۔ اور دوسرے لوگ بھی کشتہ دار ہیں ۱۹۔ منہ ۲۰۔ اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں نقل کیا ہے ۲۱۔ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي  
مُؤَيَّرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكَُوا دَارِيًّا أَوْ شِعْبًا  
لَسَلَكْتُ فِي دَارِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ  
لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو مُؤَيَّرَةَ  
مَا ظَنَّمَا بَأْسِي وَإِنِّي أَدُوَّةٌ وَنَصْرُوكَ أَوْ كَلِمَةٌ  
أُخْرَى -

**بَابُ إِحْيَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ  
وَالْأَنْصَارِ -**

۳۵۰۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ  
ابْنِ التَّيْمِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَى أَكْثَرُ  
الْأَنْصَارِ مَا لَا فَاقِسَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَ لِي  
امْرَأَتَانِ فَإِنْ أَنْظَرْتُ جَبَّهَمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي  
أُطْلِقْهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمَا قَتَرْتُ وَجْهَهَا  
قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ آيَنَ  
سَوْفَ كُمْ قَدْ شَرَكْتَ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنِقَلَاءَ  
فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَ

مردی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار کی وادی یا گھاٹی میں  
داخل ہوں تو میں بھی اسی میں داخل ہو جاؤں گا نیز اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں  
بھی انصار ہی کا فرد ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر  
میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے یہ بات کچھ بھیجنا نہیں فرمائی! انہوں  
نے آپ کو (مدینے میں) جگہ دی آپ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار  
کو بھائی بھائی بنانا۔**

(از اسماعیل بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش) ابراہیم بن سعد  
کے دادا کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے (ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرادیا) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ  
(جو مہاجر تھے) سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ (انصار) کا بھائی بنایا عبد الرحمن  
رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے بھائی! میں سب انصاری لوگوں  
میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے دو برابر حصے کرتا ہوں (ایک حصہ  
تم لے لو میری دو بیویاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تمہیں پسند آئے مجھے کہو  
میں اسے طلاق دے دوں، جب اس کی مدت گزر جائے تو تم اس سے  
نکاح کر لو حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی! اللہ تمہاری بیویوں  
اور مال میں برکت دے مجھے اپنا بازار بتا دے۔ لوگوں نے انہیں بنی قینقلا  
کا بازار بتا دیا۔ واپس تشریف لائے تو وہاں سے کھویا (اوغھی) (منافع میں) لے

لے انصار بے شک اس کے مستحق تھے ۱۲ منہ ۱۳ جب مہاجرین اپنا وطن یعنی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر چھوٹا بارگھوٹا مال  
چھوٹا مہر اور اقربا چھوٹے آپ نے دیکھ کر سوچا مہاجرین کو دیکھو وہ انصار کا بھائی بنا دیا ایک مہاجر کی ایک انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سکے بھائی سے  
زیادہ سمجھنے لگے ۱۲ منہ ۱۳ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ۱۲ منہ ۱۳ بنی قینقلا بنو یثرب کا ایک خاندان تھا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھا عبد الرحمن ہاں گئے

ثُمَّ تَابَعَ الْغُلَامَ وَكَمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَكْرَمُ مَعْرُوفَةٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمٌ قَالَ  
تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتُ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاحٍ مِّنْ  
ذَهَبٍ أَوْ ذَنِّ نَوَاحٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَ ابْنَاهُمْ  
۳۵۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ  
قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَخِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
مَعْدِي بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ  
سَعْدُ قَدْ عَلِمْتَ الْأَنْصَارُ إِنِّي مِّنْ أَكْثَرِهَا  
مَا لَا سَأْئِمُّ مَا لِي بَيْنَهُ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَ  
لِي أَمْرَاتَانِ فَانْظُرَا فَعَجِبَهُمَا إِلَيْكَ فَأَمْلَقَهُمَا  
حَتَّى إِذَا حَلَكْتَ تَزَوَّجَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ  
حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَأَقْطَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ  
إِلَّا لَيْسًا حَتَّى جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَرَّةً مِّنْ مَّصْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً  
مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتُ فِيهَا قَالَ وَذَنِّ  
نَوَاحٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاحٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ  
أَوْ لِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ -

۳۵۱۰- حَدَّثَنَا الْقَسْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّانٍ  
قَالَ سَمِعْتُ الْمُخَدَّجَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو  
الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ  
الْأَنْصَارُ أَقْسَمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَا النُّخْلُ قَالَ لَا قَالَ

کر گئے۔ پھر دوسرے دن بازار گئے۔ پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے؟ عبد الرحمن نے کہا مٹنے کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا۔ یہ شک ابراہیم راوی کو ہے۔

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ بہت مالدار تھے عبد الرحمن رضے کہنے لگے تمام انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں میں تقیم کر کے اپنے مال کا آدھا حصہ تمہیں دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں تم دیکھو جو پسند کرو میں اسے طلاق دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تم اس سے نکاح کر لو عبد الرحمن نے کہا اللہ تمہارے اہل میں برکت دے پھر بازار گئے) واپس آئے تو کچھ گھمی اور کھویا نفع میں کہا کر لائے تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ عبد الرحمن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے؟ کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا مٹنے کی گٹھلی۔ آپ نے فرمایا ولیمہ بھی کرا خواہ ایک بکری کا ہو۔

(از صلت بن محمد ابو جہام از مغیرہ بن عبد الرحمن از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے باغات ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم فرما دیجئے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ انصار نے کہا اچھا وہ باغ کا کام کیا کریں اور

يَكْفُرُوا بِالْهُدَىٰ وَكُفِّرُوا بِنُورِنَا فِي الْقَمْرِ قُلُوا  
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

باب ۲۱۱۹ حُبُّ الْأَنْصَارِ

٣٥١١- حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ مِهْزَلٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ  
لَا يَحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا الْمُنَافِقُونَ  
أَحِبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ-  
٣٥١٢- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْزَيْدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ  
النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ-

باب ۲۱۰ قولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ

النَّاسِ إِلَى -

٣٥١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ  
مُقْبِلِينَ قَالَ حَبِبتُ أَتَهُ قَالَ مِنْ عَرَسٍ هَامٍ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْتَلِئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ  
أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَلْهَمْتُكِ مَرَاةً -

## باب الفصا سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

(ا) احتجاج بن منہال از خیمہ ارمدی بن ثابت، براہِ فی الثغر عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرتؐ نے فرمایا اے اہلِ اہلِ دوستی! کہے گا جو مومن ہو گا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق ہو گا جو اہلِ اہلِ دوستی سے دشمنی رکھے گا اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

ابراہیم بن ابی اسیم از شعبہ از عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبر (حضرت انس  
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا  
 ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ ارشاد  
 شُب لوگوں سے زیادہ میں تمہیں چاہتا ہوں۔

(از ابوہریرہؓ از عبد الوارث از عبد الغزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبد الغزیزؓ راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں حضرت انسؓ نے یوں کہا شادی میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا یا اللہ (تو گواہ ہے) تم لوگوں کو سب سے زیادہ چاہتا ہوں تین مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

۱۔ یعنی اس کا مضائقہ نہیں باغ بہت بڑے ہی رہیں ہم عزت کہیں گے اس کی اجرت میں آدھا میوہ دیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بات کی اقسام منقولہ فرمائی کہ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اسلام کی فتوحات میں جوں کی بہت سی جگہوں پر لڑائی ہوگی اور دنیا میں خرد کی چیزیں کم ہوتی جائیں گی۔

۳۵۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ  
كَثِيرِ بْنِ حَذَّافَةَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَتْمٍ عَنْ  
أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ  
مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّهُ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ  
لَهَا فَحَكَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ  
إِلَى مَوْتَانِ.

### بَابُ اتِّبَاعِ الْأَنْصَارِ

۳۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَةَ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اتَّبَاعٌ  
وَلَا تَأْتِيْنَا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ أَتَابَعْنَا  
مِنَّا قَدْ عَابَهُ فَمَنْبِتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى  
قَالَ قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ -

۳۵۱۶- حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَتْمَةَ رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ الْأَنْصَارُ إِنْ لِكُلِّ قَوْمٍ  
اتِّبَاعًا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُجْعَلَ  
اتِّبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرُو بْنُ  
لَا بِنِ ابْنِ لَيْلَى قَالَ قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ قَالَ  
شُعْبَةُ أَظَنُّهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ -

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از یزید بن اسد از شعبہ از ہشام بن زید)  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری عورت ایک کچھ  
ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اس  
سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان  
ہے تمہیں سب سے زیادہ چاہتا ہوں آپ نے دوبارہ یہی فرمایا۔

### باب انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت۔

(از محمد بن بشیر از غندر از شعبہ از عمرو ابوجمہ) حضرت زید بن ارقم  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیغمبر کے  
تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں آپ ہمارے تابعداروں  
کے لیے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہم میں شریک فرمائے چنانچہ  
آپ نے دعا فرمائی۔ راوی عمر دیکھتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمان بن ابی  
لیلیٰ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا حضرت زید نے یوں ہی فرمایا تھا

(از آدم از شعبہ از عمرو بن غمرہ) ابوجمہ انصاری کہتے ہیں کہ انصار نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہر قوم کے تابعدار ہوتے ہیں ہم  
آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں  
کو بھی ہم میں شریک کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں  
کو بھی ان میں سے کر دے۔

عمر دیکھتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے بیان  
کی انہوں نے تعجب کے طور پر کہا زید نے کہا۔ شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا  
ہوں یہ زید بن ارقم ہیں تھ

۱۔ جبے غلام لونڈی حلیف وغیرہ ۱۲۷ھ ہمارا جیسا درجہ ان کو ۱۲۷ھ سے زید بن ارقم کی ۱۲۷ھ  
کے نامور کوئی زید ہے زید بن ثابت وغیرہ ۱۲۷ھ زید بن ابی لیلیٰ نے گمان کیا حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابونعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن جعد  
کے طریق سے زید بن ارقم کے طریق سے یعنی مکرر کمالا ۱۲۷ھ۔



سَاعِدَةً وَفِي كُلِّ ذِي الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَمَجَفْنَا  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَمْثَرُ  
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ  
الْأَنْصَارِ فَمَجَلْنَا خَيْرًا فَأَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ  
ذِي الْأَنْصَارِ فَمَجَلْنَا اخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ  
بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ-

**بَاب ۳۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**

**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْصَارَ إِلَّا ضَبْرُوا**  
**حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ**  
**عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

۳۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَصْبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَا تَسْتَعِيلُنِي كَمَا اسْتَعَمَلْتُ فَلَدًا قَالَ  
سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ قَاصِدًا وَاحْتِ تَلْقَوْنِي  
عَلَى الْحَوْضِ-

۳۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا أَنْصَارَ إِلَّا تَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ قَاصِدًا  
حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ-

**بَاب ۳۲ أَخْفَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْأَنْصَارِ**

یہ فرمانا  
تم صبر کئے رہنا حتی کہ حوض کوثر پر پہنچاؤ مجھ سے ملاقات  
ہو یہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اخفرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کیا ہے

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) حضرت  
اسید بن حصیر کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکومت نہیں دیتے جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت  
دی؟ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے لہذا جب تک  
(قیامت میں) حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ہشام) حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اخفرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاریوں سے  
فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا حتی کہ منہ باری  
مجر سے ملاقات ہو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

۱- انہوں میں سے تو کیا اول میں بہت تو کیا ۱۲ منہ ۱۲ یعنی عبداللہ ابن زید بن مہم مازی نے اس کو امام بخاری نے اس کو غزوہ جند میں وصول کیا ۱۲ منہ ۱۲  
حافظ نے کہا میں نے منہ میں یہ لکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے نووا سید بن حصیر تھے اور جس کو حکومت ملتی وہ عمرو بن ماسی تھے مگر اب مجھ کو خود یاد نہیں کہ میں  
نے یہ کہا ہے لفظ کیا تھا ۱۲ منہ ۱۲ تم ہر دوسرے کو مقدم کیے جائیں گے ۱۲ منہ

۳۵۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يَنْطَلِعَ لَهُمْ  
الْبُحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ لِذَوْنَا إِنَّا  
مِنْ أَلْمَهَاجِرِينَ مِنْهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا  
حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيَصِيبُكُمْ بَعْدِي أَمْرٌ

**باب ۲۱۲ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ**

۳۵۲۳- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَيَّاسٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ  
الْآخِرَةِ فَاصْلِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ وَقَالَ فَاعْمُرُوا الْأَنْصَارَ

۳۵۲۴- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مُحَمَّدِ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ  
الْأَنْصَارُ يَوْمَ مَا تَخَذُ قِيَتُكُلُّهُ  
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا  
فَأَجَابَهُمْ

أَلَلَّهُمْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ  
فَاكْرِمُوا الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

(از عبداللہ بن محمد از سفیان) یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ وہ  
جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ولید کے پاس جانے  
لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انصار کو بلایا اور انہیں بحرین کا مالک بطور جاگیر دینا چاہا انہوں نے  
کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو  
بھی ایسا ہی ملک نہ دے دیں آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے  
تو پھر مجھے ملنے تک مہر کیے رہنا سیکر بعد تہاری حق تلفی ہونے والی ہے لہ  
**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور  
مہاجرین کے لیے دعا کرنا۔

از آدم از شعبہ از ابویاس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کو دئے وقت) یہ شعر پڑھا۔ ترجمہ آخرت کی  
زندگی کے سوا اور کوئی حقیقی زندگی نہیں اے اللہ انصار اور مہاجرین کو بھلا کر  
قتادہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں  
اس میں یہ لفظ ہے، انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

(از آدم از شعبہ از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ  
انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے۔  
ترجمہ۔

ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر بیعت کی ہے کہ جب تک  
ہم زندہ ہیں لڑتے رہیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یوں جواب دیا۔  
ترجمہ۔ حقیقی زندگی آخرت والی ہے اور زمینیں۔ اے خدا انصار اور  
مہاجرین کی قدر و قیمت بڑھا۔

اصحابی دوسرے غیر متفق لوگ عبد کے اور خدمتوں پر مقرر تھے کہ محمود و جہگے ایسا ہی جوابی امیر نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو  
تمام حکومتوں پر مامور کیا اور انہیں بچا لے بن کہ ہر دے اسلام کی ترقی جوئی محمد بن امیر کو سلطنت پہنچی بنی محمد سے ۱۲۱ھ



۳۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَنِ سَهْلِ قَالَ سَأَلْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعْنُ نَحْضُ  
الْخُنْدَقِ وَنَسَقُلُ الثَّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ  
إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ قَا غُفِرَ لَهَا جِرَّتُهَا وَالْأَفْئِدَةُ

**بَاب ۲۱** وَيُؤْتُونَ عَلَى شُفُوفِ  
وَكُوعَانٍ بِمَحْضِ مَاءٍ

خود رنگ دست ہوں۔

(الرحمہن عبید اللہ از ابن ابی حازم از والد الش) حضرت سہل رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت  
ہم رمدنیہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور میں اپنی پیٹھ پر ڈھونڈ  
ہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت والی ہے انصار اور  
مہاجرین کو بخش دے۔

**باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہشر میں) فرمانا (دوسروں  
کی حاجت روائی اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے ہیں خواہ وہ

(از مسدد از عبد الرحمن بن داؤد از فضیل بن غزوان از ابو حاتم) حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص  
آیا وہ بھوکا تھا آپ نے اپنی اذناں جھپٹ کر اس کی طرف ایک آدمی کو بھیجا  
رکچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس سو پانی کے کچھ نہیں تو  
آپ نے (حاضرین سے) فرمایا اسے کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے یا کون  
اس کی ضیافت کرتا ہے؟ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں  
لے جاتا ہوں (پھر وہ اسے لے کر) اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگے یہ  
آنحضرت کا مہمان ہے اس کی خدمت کردہ بول ہمارے پاس تو صرف اتنا کھانا  
ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اس نے کہا اچھا  
کھانا پکا اور چراغ جلا بیچے جب کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلا دے۔  
اس نے ایسا ہی کیا کھانا پکا یا چسراغ جلا دیا اور بچوں کو سلا دیا وہ کھانا  
مہمان کے سامنے رکھ دیا اور خود اس طرح اٹھی گویا چراغ درست کرنا  
چاہتی ہے قصہ لہجہ دیا۔ مہمان کو یہ دکھایا جیسے میاں بیوی دونوں کھا  
رہے ہیں بغیر فیکہ میاں بیوی رات کو فاقے سے رہے جب صبح ہوئی تو  
وہ (انصاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ

۳۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِدَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ

دَاوُدَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَاقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِمْ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا  
الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَتِمُّهُ أَوْ يُصَيِّفُ هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ إِنَّا قَاتِلُونَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ  
أَكْرَمِي صَيِّفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوَّةٌ صَبِيئَةٌ فَقَالَ  
فَهَيِّئِي طَعَامًا لِي وَأَصْبِغِي سِرَاجِي وَتَوَجَّعِي  
صَبِيئَتِي إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّئْتُ طَعَامَهَا  
وَأَصْبَغْتُ سِرَاجَهَا وَتَوَجَّعْتُ صَبِيئَتَهَا ثُمَّ  
قَامَتْ كَأَنَّمَا تُصَلِّمُ سِرَاجَهَا قَا طَعَامًا فَفَجَلَدَ  
يُرِيَانِهَا أَنَّهُمَا يَا مُحَمَّدَ بْنَ قَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا  
أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سوانح بن قیس بن ثمال یا عبد الرحمن بن داؤد ابو طلحہ ۲۱ امنہ ۱۵ جھوٹ موٹ کھانے میں لاقوڑا لے رہے مہمان نے پیٹ بھر کر کھا لیا امنہ

آج رات تم میاں بیوی کے کام سے خوش ہو یا تعجب کیا  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر کی) یہ آیت نازل فرمائی۔  
دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود تکلیف  
اور تنگی ہی انہیں واقع ہو۔ جو لوگ اپنے نفس کی لالچ سے بچ رہے

فَقَالَ مِمَّاكَ اللَّهُ الْبَلَدَةُ أَوْ عَجَبٌ مِّنْ فَعَالِكُمَا  
فَأَنزَلَ اللَّهُ وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ  
بِرَأْسِهِمْ خَصَامَةٌ وَمَنْ يُوَفِّي شَيْئًا نَفْسَهُ  
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وہی کامیاب ہوں گے کہ

**باب ۲۱** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلُوا مِنِّي مُحْسِنِينَ  
وَتَجَاوَزُوا عَنِّي مُسِيئِينَ

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق  
میں ارشاد۔ ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے  
کے قصور سے درگزر کرو

(ان محمد بن یحییٰ از ابو علی از شاذان انو عبدان از والدش از شعبہ بن  
حجاء از ہشام ابن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے  
تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عباس رضی اللہ عنہما ایک مجلس کے پاس  
سے گزرے دیکھا کہ لوگ روہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روہے  
ہو؟ انہوں نے کہا، ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا اور روٹنا،  
یاد آیا آپ مرض الموت میں یہاں تھے یہ سن کر وہ دونوں حضرت ابوبکر و  
عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپ اپنے سر پر چادر کا  
کنارہ باندھے ہوئے باہر تشریف لائے (آپ کے نہ مبارک میں بہت  
درد تھا) اور منبر پر بیٹھے بس یہ آخری بار منبر نوازی تھی۔ اچھے اللہ تعالیٰ کی  
حمد و شنا کی پھر فرمایا لوگو میں تمہیں انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں۔ وہ  
میرے جان و نگہ ہیں۔ ان پر جو میرا حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا  
حق بہت ملنا باقی ہے ان میں ہونیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو برہو  
اس کے قصور سے درگزر کرنا۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ  
حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ  
قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ  
مِّنْ فَجَّارٍ لَّرَافِئًا وَهُمْ يَتَكَلَّمُونَ فَقَالَ  
مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَىٰ قَدْ خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً  
بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمُنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْكَ بَعْدَ  
ذَلِكَ الْيَوْمِ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَشْفَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
أَوْصِيكُمْ بِأَرْفَاضٍ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي  
وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ

لہ سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پانچ گونہ بچیں، آدمی ہوں کو اپنی جان  
سے زیادہ چاہتا ہوں اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا مگر اللہ عنہ ۱۲ منہ ۱۱ منہ آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کر کے بچوں کو لے رہے ہیں ۱۲ منہ ۱۱ منہ ان  
سے اچھا سلوک کرتے رہنا ۱۲ منہ ۱۱ منہ حدیث میں کرشی اور عیبتی ہے کرشی آدمی کا عمدہ جس میں غذا ہوتی ہے اور عیبت وہ کھڑی جس میں آدمی اپنے عمدہ  
پرے رکھتا ہے لفظی ترجمہ ہوں ہے وہ جو میرے پرے اور کھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے من میں لکھا یعنی میرے خاص ان خاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح محترم ہیں تاکہ



اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی روایت کیا۔

(از محمد بن قنی از فضل بن مساور یعنی داماد ابو عوانہ از ابو عوانہ از امش از ابوسفیان) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ کا انتقال ہوا تو عرش مجہوم گیا۔

امش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابوصالح نے بیان کیا انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت جابر یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ لوں قبیلوں میں دشمن تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تم کا عرش سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے مجہوم کیا۔

(از محمد بن یزید از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوامامہ بن ہبل بن حنیف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو قریظ کے لوگ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے حضور جب مسجد کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (الفار سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر لو۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ بنی قریظ کے یہودی مہارے فیصلے پر (مطمن ہو کر) اتر آئے میں سعد

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوَّلِينَ زَكَاهُ قَتَادَةُ  
وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ  
ابْنُ مَسْرُورٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ جَابِرٍ سَمِعَهُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْتَزُّ الْعَرْشَ لِمَوْتِ  
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ  
عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
فَقَالَ رَجُلٌ لِحَبِيبِ بْنِ الْأَبَرَاءِ يَقُولُ أَهْتَزُّ  
السَّرِيرَ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَاتَيْنِ  
ضَغَائِنٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَهْتَزُّ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ  
۳۵۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ  
ابْنِ سَهْلٍ بِنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
أَنَّا نَاسًا تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ  
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا  
مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَاسَعْدُ

۱۔ جو بہشت میں ان کو ملے ہیں یا ان کے لیے طیار ہوئی ہیں ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یعنی خوشی سے کہتے ہیں عرش کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی خفیت فرشتوں کو بتلانے کے لیے ہوتا ہے بعضوں نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے خوشی سے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ جو حزر ج قبیلے کے تھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یعنی تخت جس پر ان کی لاش رکھی گئی ۱۲۔ منہ ۱۳۔ سعد بن معاذ اس قبیلے کے تھے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ اس سے وہ تفسیر باطل ہو گئی جو برابر کے کہ عرش سے مراد جنازہ ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی تاویل متداول ہے ۱۲۔ منہ ۱۳۔ یعنی اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعے کے نیچے بنوائی تھی جب بنی قریظ کا حاکم ہر ایک نے ہوئے تھے بعضوں نے ظنی سے اسے مسجد بنوی سمجھا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ کہہ کر مانے کہا اس پریش سے سادات اور بزرگوں کے لیے قیام لفظی کا جواز نکلتا ہے تفسیر میں بعضوں نے کہا ہے یہ قیام لفظی نہ تھا بلکہ مسجد تھی تھے ان کو گھر پر سے اترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا انھوں نے کہا کہ اس کا ان کو اتارنا دشوار اور قیام تفسیر کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانے کی بدعت ہے اس سے متسرجم کہتا ہے یعنی یہی معاذ ہوتا ہے کیونکہ اگر سعد کی تعظیم کے لیے آپ کو اٹھا یا منظور ہوتا تو یوں فرماتے تو موالید کم جب الی سید کم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ان کو لے آؤ اللہ اعلم الخ لہ ۱۲۔ منہ ۱۳۔

اِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَّلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ قَالِ فَاِلٰی  
اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مَقَاتِلُهُمْ وَنُسَبِی  
ذَرَارِیُّهُمْ قَالِ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ اَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ  
(یعنی خدا یا فرستے) کا حکم تھا۔ لہ

باب ۲۱۸ منقبة اسیدین

حُضَيْرٌ وَعَبَّادٌ بَيْنَ بَشَرٍ رَفِئَ اللَّهُ عَنْهُمَا

٣٨٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَبَابُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ  
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ  
بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ السُّورُ  
مَعَهُمَا فَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ  
أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ  
حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ  
حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُمَا مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ  
جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

٣٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهِ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرُوا  
الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِّنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمِ  
مَوْلَى أَبِي حَذَفَةَ وَأَبِي سَمْعَانَ وَابْنِ جَبَلٍ

وہ قتل کیے جائیں اور اس کی بیویاں بچے قید کر لئے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا یا جو بادشاہ

**باب** اسید بن خفیر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر  
کی فضیلت پر

(از اہل بیت علیہم السلام از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمی اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (گھر جانے کے لیے) روانہ ہوئے وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے بمعمر نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا کہ اسید بن حفیر اور ایک دوسرا انصاری (آنحضرت کے پاس سے باہر نکلے) حماد کہتے ہیں مجھے ثابت نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اسید اور عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (چھپری حدیث بیان کی)

## باب ۲۱۳ مَنَقِبُ سَعْدِ بْنِ عَدِ بْنِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ  
رَجُلًا صَالِحًا۔

۳۵۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ  
ابْنَ مَالِكٍ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْبَحَارِ  
ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْزَجِ  
ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي حِكْمِي دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرُ  
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قَدَرٍ فِي  
الْإِسْلَامِ مَا دَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَفَضَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى  
نَاسٍ كَثِيرٍ۔

## باب ۲۱۴ مَنَاقِبِ أَبِي بَنِ

كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۳۵۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ هَيْمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ  
قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرِو فَقَالَ رَجُلٌ لَا أَرَاهُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْفَرَسِ مَنْ

## باب ۲۱۵ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ عَدِ بْنِ

حَفَرَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَتَبَتْ فِيهَا  
بِطْنِ نَيْكٍ أَدْمَى تَحْتَهُ۔

از اسحاق از عبدالصمد از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک حضرت  
ابواسید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں  
میں بنی بھار کا گھرانہ بہتر ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر  
بنو ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کا سب گھرانے اچھے ہیں  
یہ سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا  
ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے  
ان سے کہا تمہیں بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی فضیلت  
ہے افسوس کی بات نہیں)

## باب ۲۱۶ مَنَاقِبِ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

از ابوالولید از شعبہ از عمرو بن مرہ از ابراہیم مسروق کہتے ہیں کہ  
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی  
ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا وہ ایسے شخص میں جن سے میں ہمیشہ محبت کرتا آیا  
جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپ نے یہ فرمایا کہ  
قرآن ہمارا آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن مسعود پھر حضرت سالم رضی

لہ یہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے مگر ان سے ایک باریز خطا ہو گئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شکایت کی  
تو اسید بن جعفر نے جو اوس قبیلہ کے تھے کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگائے والا اوس قبیلہ کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزرج والوں میں  
سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں بجالاؤں گا۔ اس پر سعد بن عبادہ کو ناحق غصہ آیا۔ اسید سے کہنے لگے تو جو ہمارے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا اسید نے کہا تو منافق  
ہے منافقوں کی طرف داری کرتا ہے دونوں میں تکرار ہو رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ میں کیا ذکر دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں اس واقعہ سے پہلے سعد بن  
عبادہ بہت اچھے آدمی تھے تبسیر کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ نگار سعد بن عبادہ میں نبیوں کے معاذ اور سعد بن عبادہ میں نبیوں کے معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے  
دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں نے ان کو کبر صدیق سے بہت نکی اور شام کے ملک کو چلے گئے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے ہے ایک قریش  
میں سے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ سے کہو تباہ کرے جیسے اوپر گذر چکا۔ منہ سے یہ خیز رہی تھے بڑے قادی قرآن لکھا کرتے تھے سلمہ بن جبرئیل میں مرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
ان کو سید المسلمین کہا کرتے ۱۲ منہ۔

کو جو حضرت ابو سعید خدریؓ کے غلام تھے پھر آپؐ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ادا بن کعبؓ کا ذکر کیا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ قتادہ) حضرت انسؓ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن الذین کفرو تھے پڑھ کر سناؤں۔ ابی بنی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے کر فرمایا آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

**باب** زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(از محمد بن بشار از یحییٰ از شعبہ قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابو زیدؓ (اوسؓ یا ثابتؓ) اور زید بن ثابتؓ۔

قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابو زیدؓ کون؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں سے ایک چچا تھے۔

**باب** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(از ابو عمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مکہ کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک حجرے کی سپر کی آڑ آپؐ پر کئے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپؐ کو نہ لگ جائیں) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز اور کان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے۔ ان کی دو یا تین کانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے

أَتَبَعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَبْلَ أَبِيهِ وَسَلَامٍ  
مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَبِي بَرْكَةَ  
۳۵۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ  
أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا بُدَّ لِي أَنْ أَمُرَّ بِكَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ  
كُفْرٌ وَقَالَ وَسَمَاعِي قَالَ نَعَمْ فَجَبَلِي -

**باب** مناقب زید بن ثابتؓ

۳۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
جَعْفَرٍ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَبَعَهُ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ  
وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَبَوَيْ  
زَيْدٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَوْتِي -

**باب** مناقب ابی طلحہؓ

۳۵۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَتْ  
يَوْمَ أُحُدٍ أَهْلُ مَكَّةَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُجَوِّبٍ عَلَيْهِ حَقِيقَةً لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ  
رَجُلًا زَامِيًا شَدِيدَ الْقَدْرِ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ

۱۔ اتنے بڑے شہنشاہ ۱۲ منہ ۲۔ بے انتہا خوشی سے کہ پروردگار نے میرا نام لیا یا ذکر کر کہ میں اس نعمت کا شکر کیونکر ادا کر سکوں گا ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال سے ہرات کو رہی رہا کر رہا ہوں اس امیر سے کہ ایک بار میرا مالک مجھ کو عبدی فرما دے ۱۲ منہ ۳۔ یہ خارجی تھے بڑے فقیہ اور علم فرائض میں بڑے ماہر تھے شکریہ میں مرے ۱۲ منہ ۴۔ انھوں نے کہا یہ سجدہ بیدین نعمان تھے یا قیس بن سکن بن زعمور بن حرام ۱۲ منہ ۵۔ ان کا نام زید بن سہیل بن اسود بن حرام تھا۔ یہ خارجی تھے ۶۔ اہل یمن بنت لہان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپؐ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا سستیجری یا ۳۲ یا ۳۳ میں وقتا ہاں رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔

أَوْفَلْنَا وَكَانَ الرَّجُلُ يَبْهَرُ مَعَهُ الْجَحْبَةُ مِنْ  
النَّجْدِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ  
فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَا فِي أَنْتَ وَأُمِّي  
لَا تَشْرَفْ بِصِيبِكَ سَهْمٌ مِنْ سَهْمِهَا وَالْقَوْمُ  
نَحْرِي دُونَ نَحْرِي وَأَقْدَرُ رَأَيْتُ عَالِشَةً بَدَتْ  
أَبِي بَكْرٍ دَأْمَ سُلَيْمٍ وَرَأَتْهُمَا لَمْ تَشْهَرَا نِإِي  
خَدَمَ سَوْقِيهِمَا تُنْفِرَانِ الْقُرْبَ عَلَى مُنَوَّعِيهَا  
نَقَرُ غَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ  
فَتَمْلَأِيهِمَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتَقْرِ غَانِهِ فِي أَفْوَاهِ  
الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِي أَبِي طَلْحَةَ  
إِنَّمَا مَرَّتَيْنِ وَرَأَيْتُمَا ثَلَاثًا -

**باب ۳۲۳** مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ  
سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۳۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ  
سَمِعْتُ مَا لِكُنَّا مَعَهُ مِنْ عَنِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ يَقُولُ لِرَجُلٍ يَشْتَرِي عَلَى لَدُنِّهِ إِنَّهُ مِنْ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا عَبْدًا لِلَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ

گدڑتا تو آپ فرماتے یہ سب تیرا بولطہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ڈال دے  
ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کفار کو دیکھنے لگے (وہ تیرا ہے  
تھے) بولطہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر  
قربان آپ سر نہ اٹھائیے کہیں ان کافروں کا کوئی تیرا آپ کو نہ لگ جائے میرا  
سینہ آپ کے سینے کے سامنے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس جنگ میں) میں نے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا اولام سلیم رضہ کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے  
ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتیں تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈالتیں  
پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں زخمی مجاہدین کے منہ میں ڈالتیں میں  
نے ان کی پازیں دیکھیں۔ (اس دن) حضرت بولطہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ  
سے دو تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

**باب** عبد اللہ بن سلام کی فضیلت۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو النضر یعنی غلام عمر بن عبید اللہ از  
عامر بن سعد بن ابی وقاص) سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
سے کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بشتی ہے مگر عبد اللہ  
بن سلام کے لیے۔

حضرت سعد کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام ہی کے متعلق (سورہ احقاف  
کی) یہ آیت اتری ہے شَهِدَ شَهِيدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ

۱۰ کیونکہ ان کے تیر در در تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے ۱۲ منہ ۱۳ جو کہ جنگ اور سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اٹھا کر ضروری  
ہے روز و رات جلدی جلدی نہیں سکتی اس لیے پٹریاں کھل جانے میں کوئی قیامت نہ ہوئی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اتر تھا ۱۲ منہ  
۱۳ یہودیوں کے بڑے عالم تھے جن میں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے آنحضرت صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبد اللہ بن سلام سلامان  
ہوئے ۱۲ منہ ۱۳ باہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت سے صحابہ کرام کو بشت کی خوشخبری دی تو ان میں سے نہ کہ خود سعد بن وقاص  
میں تھے اور اس کا جواب لوں دیا ہے کہ سعد بن وقاص اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گئے تھے صرف سعد باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر  
نہیں کیا کیونکہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شاید سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرت نے اور دن کو بھی بشت کی بشارت دی  
مگر یہ امر قیاس سے بعد ہے جو کہ خود سعد ہی ان لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ



لَزَلْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَبَعَثْتُ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ الْأَيَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَا لَكَ الْأَيَّةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ -

۳۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ شِمْلَانَ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ عَبَادَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَكْرَأُ أَحْسَنُ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَهَلْ رَأَيْتَ فِيهِ شَيْئًا فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حَيٌّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَحْدِثُكَ لِمَا رَأَيْتَ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَذَاتَ كَأَنِّي فِي رُؤْيَا ذَكَرْتُ مِنْ سَعَتِهَا وَخَصَرَتِهَا وَسَطُهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي آعْلَاهُ عُرُودٌ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ قُلْتُ لَا أَتَى طَيْعٌ قَاتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَكَرَفَيْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي آعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرُودِ وَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَاسْتَمْسَكْتُ وَلَمْ يَهَيِّئْ لِي يَدٌ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرُودُ عُرُودُ الْوُثْقَى فَكَانَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَحَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ

ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی ہے۔

عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت مالک نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے۔

(از عبداللہ بن محمد از اسرہمان از ابن عون از محمد) حضرت قیس بن عباد کہتے ہیں میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آئے ان کے چہرے پر نشوع کے آثار تھے لوگوں نے کہا یہ بھتی آدمی ہے انہوں نے معمولی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد کے باہر چلے گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے دریافت کیا جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بھت والوں میں سے ہے (بھتی ہے) انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اسے معلوم نہ ہو آج میں تجھے بتاؤں کہ لوگ یہ بات کیوں کہتے ہیں (میں بھتی ہوں) واقعہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا جو آپ سے بیان کیا۔ وہ خواب یہ تھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے درمیان ایک لوح ہے کاستون ہے جس کا پایہ زمین میں اور سر آسمان میں ہے اوپر کی طرف ایک کنڈا لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جائیں گے یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا پھر ایک خدمت گار آیا اس نے پیچھے کی طرف سے میرے پیچھے اٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھا لیا مجھ سے کہا گیا اسے مضبوط پکڑے رہ۔ جب تک میں نیند سے اٹھا میں یہ کنڈا تھامے رہا۔

میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے یہ تعبیر دی کہ باغ سے مراد دین اسلام ہے اور ستون سے اسلام کاستون (یعنی کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) کنڈے سے مراد عروۃ الوثقی ہے آپ نے فرمایا تو موت تک اسلام پر قائم رہے گا۔

یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

یہاں سے اعراض ہوا کہ سورۃ احقاف کی حدیث اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا خواب یہ ہے کہ جو کہ خود مسجد میں ان لوگوں میں سے ہے مجھے ۱۲ احادیث سے آیت کا نزول مالک نے خود بیان کیا یا اسناد مذکور کے ساتھ آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے ۱۲ احادیث سے (یعنی ماشیہ صفحہ ۵۷۷)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا  
مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ  
وَصِيفٌ مَكَانٌ مُنْصِفٌ -

۳۵۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مَرْحَبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ  
فَقَالَ لَا تُحْنِي فَأُطْعِمَكَ سَوْيَقًا وَتَمْرًا وَ  
تَدْخُلُ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ يَا رَجُلَ الرَّبَا  
يَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى  
إِلَيْكَ جِذْلَ تَيْنٍ أَوْ جِذْلَ شَعِيرٍ أَوْ جِذْلَ قَيْتٍ  
فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرَ وَابْنُ  
دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ -

**باب ۲۱ تزويج النبي ﷺ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ وَفَضِيلَةُ

۳۵۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے طیف بن خیاط نے بیان کیا بحوالہ  
معاذ بن عمر بن عبد اللہ بن عون از محمد از قیس بن عباد از عبد اللہ بن سلام  
پھر یہی حدیث بیان کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنی  
نر کا یا نرکی۔

(از سلیمان ابن حرب از شعبہ از سعید بن ابی مرہ) عامر بن ابی،  
موسلی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا اور عبد اللہ بن سلام سے ملا انہوں  
نے کہا میرے ساتھ چلو میں تمہیں ستوا اور کھجوریں کھلاؤں ایسے گھر میں لے  
چلوں (جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے) پھر فرمانے لگے تم ایسے  
ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود علانیہ کھاتے ہیں (یاد رکھو جب  
کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تمہیں گھاس باجوا یا چائے کی ایک گھڑی بطور  
تحفہ بھیجتے تو مت لینا وہ سود میں داخل ہے۔)

نفرن شمیل اور البوراء ولبیاسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے  
اس حدیث میں گھر کا ذکر کیا۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ سے**

نکاح کا بیان اور حضرت خدیجہ رضی کی فضیلت کا بیان

(از محمد از عبدہ از بشام ابن عروہ) حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے  
عبد اللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ رتن بعد کی  
حدیث میں ایک سا ہے)

(نکاح) میں سلام نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ اس کی عہدہ کو حضرت عائشہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو میرے ملک اسلام کو قائم ہے گا۔ اب اس سے بستی ہونا نکاح اور نکاح اور منہ  
نکاح میں اللہ بن سلام کو اسے دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ البتہ جب غرض کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر بارش و غرض کیے والا ہے یا نہ ہو  
تو وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہترین میں وہ لوگ ہیں جو فرض بھی طرح ادا کریں اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس سے عبد اللہ بن سلام کی  
کال بہترین کاری ثابت ہوئی ہے دوسرے اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر شریف لے گئے تھے اور یہ سب مناقبت میں داخل ہے ۲۱ مسئلہ ان کا سب  
یہ ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد المطلب سے ابن عباس تمام مخلوقات میں یہ سب سے پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضی اللہ عنہا  
اور مشرب بنی نعیس بڑی مالدار اور مدبرہ مشربین طرح کی ایزائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہ کے پاس جاتے تو وہ آپ کو سلی اللہ علیہ وسلم  
دیتیں۔ ماہیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر صرف بیس سال کی اور ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب انکا نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد انہیں برس  
تک زندہ رہیں۔ دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے خاوند ابو ہالہ بن نباشہ ۲۱ مسئلہ۔

۳۵۴۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ ذَا عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهِمَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -

۳۵۴۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَكْتُمُوا بَعْضِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُ يَذْكُرُهَا وَامْرَأَةُ اللَّهِ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيْدٌ بِمِ الشَّاةِ فِيهِ هُدًى إِلَى خَلَاءِ لَهَا مِنْهَا مَا يَسْعَمُونَ -

گوشت سمجھتے کہ ان کے لیے کافی ہو جاتا -

۳۵۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَ مَا يَثْلُثُ سِنِينَ وَامْرَأَةُ دُبَّةٍ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ -

(از سعد بن عبد اللہ بن ابی ہشام از والدش از عبد اللہ بن جعفر حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اپنے زمانے میں، ساری دنیا کی عورتوں میں حضرت مریم افضل تھیں۔ اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا -

(از سعید بن عفیر از لیت از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ بھیجی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں ہوا جتنا حضرت خدیجہ پر ہوا۔ حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے انتقال کر چکی تھیں۔ رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ذکر کرتے سنتی۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو (بہشت میں) ایک مٹی کے گِل کی بشارت دیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی فراموش کرتے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہیلیوں کو مانتا

(از قتیبہ بن سعید از حمید بن عبد الرحمن از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں ہوا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا، اس لیے کہ آپ ان کا بہت ذکر فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے تین سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ یا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ایک مٹی کے گِل کی خوشخبری دی۔

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ امر کہ حضرت مریم اور حضرت خدیجہ میں کون افضل ہے اس سے سکوت ہے مگر اگر علماء نے یہ کہا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت مریم کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ بڑا پرانی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہ میری امت کی سب عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہ کو حضرت عائشہ سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۱ کے مرتبہ کے

ابرمی ۱۲ منہ ۱۱ یہ رشک سوکن میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ اختیاری ہے ۱۲ منہ

۳۵۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُحَدِّثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَتْ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَتْ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةُ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءً ثُمَّ يَبْعُهَا فِي صَدَاقِ خَدِيجَةَ قَوْمًا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا أَمْ لَا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ -

۳۵۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بَنِيَتْ مِنْ قُصْبٍ لَا مَقْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ -

۳۵۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامَةٌ وَطَعَامٌ وَأَوْشَرَابٌ فَإِنَّهُ أَشْرَبَ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَسْمِهَا وَفَتْحِي وَبَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قُصْبٍ لَا مَقْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

(از عمر بن محمد بن حسن از والدش از حفص از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہ پر کیا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں مگر سبب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور کبھی بکری فوج کرتے تو اس کے ٹکڑے بنا کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے ہیں کبھی آپ سے یوں کہتی گویا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی دنیا میں عورت ہی نہ تھی تو آپ فرماتے خدیجہ رضی اللہ عنہا میں یہ یہ اوصاف تھے اور میری اولاد انہی کے شکم سے ہوئی ہے

(از مسدد از یحییٰ) اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن اوفی (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہشت میں ایک ایسے موتی کے محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از عمارہ از ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس سالن یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہے جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہیے اور انہیں بہشت میں ایک مکان کی خوشخبری دیجئے جو موتیوں سے بنا ہوگا نہ اس میں شور وغل ہوگا نہ رنج و تکلیف اسماعیل بن حلیل کہتے ہیں ہمیں علی بن مسہر نے حوالہ ہشام از والدش از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ مالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آئے کی) اجازت مانگی۔ آپ

۱۔ دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب سب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کھنڈہ دیا ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابو ہریرہ نے محمد بن یحییٰ ذہبی سے وصل کیا ۱۲ منہ۔



## باب ۳۱ ذکر حدیث نبیؐ

الْعَبْقَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۵- حَدَّثَنَا إسماعيل بن خليل أخبرنا سلمة بن رجاء عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت لما كان يوم أحد هزم المشركون هزيمة بينة فصاح بلال بن رباح عباد الله أخرجكم فخرجت أولاهم على أحرار فاجتلدت أحرارهم فنظر حديفة فإذا هو بأبيه فتادى أي عباد الله أي أي فقالت فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه فقال حديفة غفر الله لكم قال أي فوالله ما زالت في حديفة منها بقية حتى لعن الله عرو وجل

## باب ۳۲ ذکر حدیث بنت عتبہ

ابن ربيعة رضي الله عنهما - و قال عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري حدیث عروة أن عائشة رضي الله عنها قالت جاءت هند بنت عتبة قالت يا رسول الله ما كان على ظهرك إلا رضى من أهل

## باب حضرت خذیفہ بن یمان کی تفصیل

(از اسماعیل بن خلیل از سلمہ بن رجاء از ہشام بن عروہ از زوالہ بن سلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب اُحد کا دن ہوا اور پہلے کفار کو شکست ہوئی تو ابلیس نے (دھوکہ دینے کے لیے) یوں چیخ مکا گی اپنے پیچ والوں کی خبر لوٹے یہ سن کر (اگے کے مسلمان) پچھلے مسلمانوں پر ہی ٹوٹے پڑے اور انہی سے لڑنے لگے۔ اتفاقاً خذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو دیکھ لیا۔ تو لوگوں سے کہنے لگے خدا کے بند وہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں (انہیں قتل نہ کرو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اور اسے مار ڈالا اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہیں بخش دے عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم خذیفہ رضی اللہ عنہ میں اس گلے کی برکت سے وصال تک کچھ بھلائی ہی رہی تھی

## باب ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

عبدان کہتے ہیں ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی نے کہا یونس نے کہا انہوں نے زہری سے نقل کیا انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عتبہ کی بیٹی ہندہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی رسول اللہ ساری دنیا میں کسی قوم کا ذلیل ہونا مجھے اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کی قوم کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا آج کے دن (برعکس) روئے زمین کے لوگوں

۱۔ یہ قبلہ میں سے تھے ان کا باپ یمان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا حلیف بن گیا تھا یہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم زاد اور خاص رفیق تھے حضرت عروہ بن زہیر ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۲۔ زہری میں حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے چالیس دن بعد انتقال کیا ۱۲۱ھ منہ ۱۵۱ھ ان کی مدد کر دیا ان کو مار دیا ۱۲۳ھ منہ ۱۵۳ھ جبکہ ان کے گھر ۱۵۱ھ میں ان کو کھڑے کر دیا ۱۲۳ھ منہ ۱۵۳ھ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا ۱۲۳ھ منہ ۱۵۳ھ ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دمار کھینچتے رہے یہی نے کہا ساری عمر خذیفہ کو اپنے باپ کے قاتل کا رنج ۱۲۳ھ منہ ۱۵۳ھ یہ قریشی ہاشمیہ فتح معادیر کی والدہ اور ابو سہل کی جو رقیع مکہ میں ابو سفیان کے اسلام کے بعد اسلام لائی اس کے باپ منتر کو حمزہ یا علی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا اسی عدالت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کا کلیو نکال کر چبا یا ۱۲۱ھ منہ ۱۵۱ھ عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا تھا عبدان اس کو امام بخاری نے روایت کیا ۱۲۱ھ منہ ۱۵۱ھ



وَرَأَى زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو كَانَ يُعِيبُ عَلَى قَوْلِهِمْ بِأَنَّهُمْ  
وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ  
السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثَمَرًا  
تَذْكُوتُهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنَّكَ رَأَيْتَ ذَلِكَ  
وَأَعْظَمُ مَا لَهُ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَكْثَرُ إِلَّا كَقَوْلِكَ بِهِ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ  
يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ عَامِلًا مِّنَ  
الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ عَنْ دِينِهِ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي  
أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ  
عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيصِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ  
قَالَ زَيْدٌ مَا أَفْزَرُ إِلَّا مِمَّنْ غَضِبَ اللَّهُ وَلَا أَحْمِلُ  
مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا أَوْ أَتَى اسْتَطِيعَ  
فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ  
إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا  
يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَامِلًا مِّنَ  
النَّصَارَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلَى  
دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيصِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ قَالَ  
مَا أَفْزَرُ إِلَّا مِمَّنْ لَعَنَ اللَّهُ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ  
اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا أَوْ أَتَى اسْتَطِيعَ  
فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنْ  
يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ  
إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا  
لَا يَنْسُبُ إِلَّا اللَّهَ فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي

وغیرہ جانور پیتے ہیں چارہ بھی اسی نے اگایا (جسے موسیٰ کھاتے ہیں) پھر تم  
لوگوں سے اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ ان مشرکوں کے کام پر اٹھ کر  
کرتا تھا۔ اور بڑا گناہ خیال کرتے تھے۔

موسٰی بن عقبہ کہتے ہیں مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا،  
میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو  
ابن نفیل دین حق کی تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود  
کے ایک عالم سے ملے اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا  
دین اختیار کر لوں۔ اس نے کہا۔ اگر تو ہمارا دین اختیار کرے گا  
تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ وصول کریگا۔ زید نے کہا۔ اے  
میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں)  
پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا۔ اور نہ مجھے اس  
کے اٹھانے کی طاقت ہے۔ اچھا اور کوئی دین تو مجھے بتلا سکتا ہے وہ اس  
نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہو) البتہ سچا دین حنیف ہو سکتا ہے  
زید نے کہا حنیف دین کیا ہے؟ اس نے کہا حضرت ابراہیم کا دین ہو  
سکتا ہے جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ تنہا اللہ کی پرستش کرتے تھے۔  
بہر حال زید وہاں سے چلے۔ ایک نصرانی پادری سے ملے۔ اس سے بھی  
یہی گفتگو کی۔ اس نے کہا تو ہمارے دین میں آتا ہے تو اللہ کی لعنت میں  
سے ایک حصہ حاصل کریگا۔ زید نے کہا واہ میں تو خدا کی لعنت سے  
بھاگنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب  
مجھ میں اتنی طاقت کہاں؟ خیر کوئی دین مجھے بتا سکتا ہے؟ پادری نے کہا  
مجھے معلوم نہیں۔ (اگر کوئی صحیح) دین ہو تو دین حنیف ہی ہوگا۔ زید نے کہا۔  
وہ کیا ہے؟ پادری بولا۔ ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تنہا  
خدا کو پوجتے تھے۔

زید نے جب یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیم علیہ  
السلام کے دین کے متعلق سنا اور وہاں سے روانہ ہوئے تو اپنے دونوں





اجْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَفِيكَ مِنْ  
الْحَجَارَةِ فَخَرِّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى  
السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ إِذَا رَأَيْتَ فَسَدَّ  
عَلَيْهِ إِذَا رَأَيْتَ -

۳۵۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَسَّارٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي زَيْدٍ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكُعْبَةِ حَائِطٌ كَانُوا يَمْلِكُونَ  
حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَدُّهُ قَصِيرٌ وَفَتَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ

## بَابُ آيَاتِ الْحَاہِلِيَّةِ

۳۵۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي  
الْحَاہِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَآمَرَ  
بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ كَانَ مَنْشَأً  
صَامًا وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ -

۳۵۵۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ تَنَاوَبُوا بَرُونَ إِنَّ الْعُسْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجَّ  
مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ

اور انھیں آسمان کو لگ گئیں ہوئیں آیا تو فرمانے لگے کہ تہ بند میرا تہ بند ساتھ  
ہی آپ نے تہ بند کو سختی سے باندھ دیا

(از ابوالنعمان از حماد بن زید) عمرو بن دینار و عبید اللہ بن ابی زید  
کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کعبے کے گرد احاطے کی  
دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت  
کے زمانے میں) اس کے گرد دیوار بنادی۔

عبید اللہ کہتے ہیں کعبے کی دیواریں پست تھیں عید اللہ بن زیدؓ نے  
انہیں بلند کر دیا

## بَابُ أَيَّامِ جَاهِلِيَّةِ كَابِيَانِ

(از مسدد از یحییٰ از ہشام از والدش (۶۰ روہ)) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کہتی ہیں عاشورے کا روزہ قریش لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی رکھا کرتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھا کرتے تھے جب آپ مدینے میں تشریف لائے  
تو صحابہ کرام کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے (سلسلہ  
ہجری میں) فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے  
کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

(از مسلم بن ابی ہریرہ از ابی ہریرہ از والدش) حضرت  
ابن عباسؓ کہتے ہیں (جاہلیت کے زمانہ میں) لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حج  
کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے اور جاہلیت کے زمانے میں  
محرم کو صفر کہا کرتے ان کا یہ قول تھا کہ جب اونٹ کی بیٹھ اچھی ہو جائے

۱۷ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی ہے باب فضل مکہ میں ۱۲ منہ ۱۷ اپنی حکومت کے زمانہ میں ۱۲ منہ ۱۷ حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے پہلے فرشتوں نے بنایا پھر آدمؑ  
نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر علقمہ نے پھر جرہم نے پھر قحس بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبد اللہ بن زید نے پھر حجاج عالم نے ۱۰ اب تک  
حجاس کی ہی بنا ہے ۱۲ منہ ۱۷ یعنی وہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپ کی نبوت تک گزرا ہے اور جاہلیت اس زمانے کو بھی کہتے ہیں جو  
آپ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزرا ۱۲ منہ ۱۷ شوال ذیقعدہ و ذوالحجہ کے نو دن یا دس دن ۱۲ منہ ۱۷ اس کا ترجمہ کیا ہو جائے ۱۲ منہ

الْمَحْرَمَ مَقَرَّوْهُ يَقُولُونَ إِنَّ بُرَّاءَ النَّدْبِ وَغَفَا  
الْأَنْتَ حَلَّتِ الْعُمَرُ لَيْسَ اعْتَمَرُ قَالَ فَقَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتَابَهُ  
تَابِعَةً مَّهْبِئِينَ بِالنَّحِيجِ أَمْرَهُمُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا مَعَهُ عُمَرُ قَالَ لَوَايَا  
رَسُولُ اللَّهِ أَتَى الْحِلَّ قَالَ الْحِلُّ عَلَيْهِ

اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیں تو اب  
عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنا درست ہوا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور  
آپ کے صحابہ کرام (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذوالحجہ کی مکہ میں تشریف فرما  
ہوئے۔ سب حج کا حرام باندھے ہوئے تھے آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا  
کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف سعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا کرنے سے ہمیں کون سی بات درست اور روا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گی۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمر و از سعید بن مسیب از والدش)  
سعید بن مسیب کے دادا کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بار سیلاب  
آیا جو مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پانی پانی کر گیا۔  
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عمر و بن دینار کہتے تھے کہ اس حدیث  
کا ایک بڑا قصہ ہے۔

۳۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ  
مَسِيرٌ فِي الْحَاجَةِ فَكَلَّمَ مَا بَيْنَ الْحَجَلَيْنِ  
قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ  
شَأْنٌ

(از ابوالنعمان از ابو عوانہ از میان ابولشر قیس بن ابی حازم کہتے  
ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس گئے  
جس کا نام زینب بنت مہاجر تھا اس نے آپ سے بات نہ کی آپ  
نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے خاموشی حج کی منت  
مانی تھی۔ آپ نے کہا اری بات کر یہ خاموشی حج کرنا جاہلیت کی رسم  
تھی اس نے گفتگو شروع کی اور حضرت ابوبکر سے دریافت کیا آپ کو کون ہے؟

۳۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمِزِ حَدَّثَنَا  
عَوَانَةُ عَنْ بَيَانَ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي  
حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِمَّنْ  
أَحْسَسَ يَقَالُ لَهَا زَيْنَبُ قَرَاهَا لَا تَكَلِّمْ  
قَالُوا سَجَّتْ مُصَمَّمَةً قَالَ لَهَا تَكَلِّمِي قَاتِ  
هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْحَاجِلِينَ فَتَكَلَّمَتْ

لہ حاجی سب اپنے ٹھکانوں کو روانہ ہو جائیں ۱۲ منہ ۱۱ جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے لیے ۱۲ منہ ۱۱ جو اسرام میں  
منع نہیں یہاں تک کہ جماع بھی ۱۲ منہ ۱۱ حافظ نے کہا موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں یہی اس پہاڑ کی طرف سے آیا کرتی جو اندر جانب میں واقع ہے  
دور جو کہیں بانی کہے گئے اندر نہ کھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پہلے جس نے کعبہ اونچا کیا در اس میں سے کچھ گڑا وہ ولید  
بن عمرہ تھا پھر کعبہ کے بننے کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرت کی نبوت سے پہلے تھا اور شامی نے ام میں عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعبہ خلع  
ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں یہ باتیں کہیں کہ اخیر زمانے میں یہی بہت سنگینی تو کھسے سہرا دی ہے کہ وہ اس کعبہ کو دیکھ کر جس کے برابر کعبہ نہیں  
آتی تھی یہ سمجھ گئے کہ اخیر زمانہ کی ہیراؤں میں سے پہلی ہیرا ہے ۱۲ منہ ۱۱ یعنی چپ چبانے حج کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں  
کرنے کی ۱۲ منہ ۱۱ اسما علی کی روایت میں یوں اس عورت نے کہا ہمیں اور ہماری قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ حلف کی تھی  
کہ اللہ نے مجھے عبادتوں میں جب تک حج نہ کروں گی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کہ اس میں سب باتوں کو مٹا دیتے تو بات کرنا حرام نہ ہوتا  
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہما کہ اس میں سب باتوں کو مٹا دیتے تو بات کرنا حرام نہ ہوتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہما کہ اس میں سب باتوں کو مٹا دیتے تو بات کرنا حرام نہ ہوتا

فَكَانَتْ مِنْ أَنْتَ قَالَ أَمْرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
قَالَتْ أَيْ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ كَالَتْ  
مِنْ أَيْ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكَ لَسَوْفَ أَنْتَ أَبُو  
بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَنَّا وَنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ  
الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْفُجَاءِ هَلِيلَةٍ قَالَ  
بَنَّا وَكَمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَشْنَأْتُمْ بِكُمْ أَعَمَّتْكُمْ  
قَالَتْ وَمَا الْأَثَمَةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ  
رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ مِمَّنْ مَرُّوْنَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ  
قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهَمُّهُ أَوْلَيْكَ عَلَى النَّاسِ -

۳۵۵۹ - حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ ابْنِ أَبِي الْمِعْرَاءِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَمِّكَ رَضِيَ قَالَ قَالَتْ أَسْلَمْتُ أُمًّا كَا  
سَوْدًا أَوْ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حَفْشٌ  
فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِيْنَا فَتُحْشَى  
عِنْدَنَا فَإِذَا أَهْرَعَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ  
وَيَوْمَ الْوُشَاخِ مِنْ نَكَاحِ بَيْتِ رَبَّنَا  
الَّذِي أَتَاهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ الْفُجَاءِ  
قَالَتْ فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَمِّكَ وَمَا  
يَوْمَ الْوُشَاخِ قَالَتْ خَوَّجَتْ جُوزِيَّةَ لِبَعْضِ  
أَهْلِهَا وَعَلَيْهَا وَشَاخٌ مِّنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا

انہوں نے فرمایا میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں اس نے کہا کون  
سے مہاجرین میں سے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے اس  
نے پوچھا قریش کے کون سے خاندان میں سے؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تو  
بہت سوال کرنے والی ہے میں ابو بکرؓ ہوں تب اس نے دریافت کیا  
ہم اس اچھے طریق (دین اسلام) بے جسے اللہ جابلیت کے بعد لایا ایک نیک  
(نوبی کے ساتھ) قائم رہیں گے؟ آپ نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم بیٹن)  
سیدھے رہیں گے اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہماری  
قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم دیں تو وہ  
تسلیم کر لیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا امام سے یہ مراد ہے  
(از فروہ بن ابی المعز اور ابی بن مسہر از ہشام) از والدش حضرت عائشہؓ  
کہتی ہیں کسی عرب کی ایک سیاحہ لونڈی (عیشی باندی) مسلمان ہو گئی اس کی  
جھونپڑی مسجد میں تھی وہ ہمارے پاس آکر بات چیت کرتی تھی جب باتوں سے  
فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی تہ ترجمہ بکر بند والا دن خدا کے عجیب دنوں میں سے  
تھا اس نے مجھ کو کفر سے نجات دی جب اس نے یہ شعر کہی بار بار دعا تو میں نے  
پوچھا کمر بند کے دن سے کیا مراد ہے اس نے کہا واقعہ یہ ہوا کہ میرے  
لوگوں میں ایک چھوٹا سیڑھی (جونی) دہن تھی نکلی وہ سُرخ جھڑے کا  
ایک کمر بند باندھے ہوئے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اور  
اسے گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی  
اور مار پیٹ شروع کی تھی تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹوٹی وہ کہ  
کہیں اس میں نہ رکھی ہو، غرضیکہ وہ اسی حال میں میسرے گرد گرد جمع تھے

۱۰ شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر عمل کرتے رہیں گے ۱۱ منسل ہے ان اس علی دین ملوکہم میں قوم کے بادشاہ  
اور سردار اور علمائے لوگ اچھے و نامی انصاف پسند ہونے میں دینی قوم دنیا میں بھی چڑی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام جاہل اور نامرتبت یافتہ ہوتے ہیں وہ  
بیشک ذلیل اور خوار اور غریبوں کی محتاج و محکوم بن جاتی ہیں ابو بکرؓ نے اس واقعہ کو اسلام کی رونق اس وقت تک ہی جب تک مسلمانوں کے جلیف  
بادشاہ غریب پر قائم اور عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم اور ان کی سیاسی جری اور مہا درابین ذات سے نکلنے والا میدان جنگ میں جانے والا رہے اور جب سے مسلمانوں  
کے بادشاہ و پیش و حضرت میں چونکہ علم حاصل نہ کرنا چھوڑ دیا رات دن عورتوں کی صحبت اور غراب خوار می اور بوجہ ناز رنگ گانے گانے میں اپنا وقت گزارنے لگے اسلام  
کی رونق جاتی رہی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھین گئیں اب چونکہ خال خال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ اگلے مسلمانوں کی کائی ہوئی ہیں اس کو بھی چمکے  
زمانہ کے بادشاہ اور اہل بیت جملہ کو نے واسطے مظلوم دکھائی دینے میں کیونکہ ان کو نہ تو علم سے اور نہ مالوں سے ان کو الٹ ہے ان کے رات دن کے اشتغال یہ ہیں گانا گانا  
دنوں عورتوں کی صحبت غراب خوار میں گانا گانا کھانا کھانا مالوں کے لیے مخالف ہیں کہ ان کو اللہ ان کی ریاست میں کوئی عالم یا پاجانے کو تو اس کو تو خدا کی تعالیٰ

فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ الْهَدْيَا وَهِيَ تَحِيَّةٌ لَكُمْ  
فَاَخَذْتُ فَاَتَيْتُ مُوْنِي بِهِ فَقَدْ بُوْنِي حَتَّى بَلَغَ  
مِنْ اَمْرِجِي اَنْتَهُمْ طَلَبُوْنِي قُبُلِي فَبَيَّنْتُ لَهُمْ حَوْلِي  
وَاَنَا فِي كَرْفِي اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَدْيَا حَتَّى وَاَذْتُ  
بِرَّهٖ مُسْتَاثْمًا لِقَتُّهٖ فَاَخَذْتُ وَهٖ فَقُلْتُ لَهُمْ  
هَٰذَا الَّذِي اَتَيْتُهُ مُوْنِي بِهِ وَاَنَا مِنْهُ كَرِيهُ  
۳۵۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ  
جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَتْ  
فُرْيَشٌ تَخْلُفُ بِأَيِّهَا فَقَالَ لَا تَخْلُفُوا بِأَيِّكُمْ  
۳۵۶۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ  
يَمُشِي بَيْنَ يَدَيِ جَنَازَةٍ وَلَا يَقُولُ لَهَا وَ  
يُخَيِّرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْحَبَابَةِ  
يَقُولُونَ لَهَا يَقُولُونَ اِذَا اِدَاوَهَا كُنْتُ فِي  
أَهْلِكَ مَا أَنْتَ مَوْتَانِ-

۳۵۶۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُبَيْسٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُو بْنُ اِبْنِ  
الْمُغِيرَةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَعْرِ حَتَّى

اور میں مذاب میں مبتلا تھی۔ انہوں میں چیل ٹھیک ہمارے سروں پر آن  
پہنچی اور اس بار کو پھینکا اور ان لوگوں نے اٹھا لیا۔  
میں نے کہا تم اس کی چوری میرے ذمہ لگاتے ہو۔ حالانکہ میں بے  
قصور تھی۔

(ابن قتیبہ از اسماعیل ابن جعفر از عبداللہ بن دینار) حضرت ابن  
عمر رض سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! جو قسم کھانا  
چاہے وہ اللہ کے سوا اور کسی قسم نہ کھائے فریٹس کے لوگ اپنے باپ  
دادا کی قسم کھایا کرتے تھے آپ نے فرمایا لیکن تم (اسلام کی رو سے) اپنے  
باپ دادا کی قسم نہ کھایا کرو۔

(ابن ماجہ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو) عبدالرحمن بن القاسم  
کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد (ان کے والد) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے  
اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہ رض سے نقل  
کرتے تھے اور جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور دوبارہ کہتے  
تو جیسے اپنے گھروالوں میں تھا ویسے ہی اب بھی موجود ہے۔

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمن بن مہدی از سفیان ثوری از ابو  
اسحاق از عمرو بن مہیون) حضرت عمر رض نے کہا کہ مشرک لوگ مرد لہ  
سے (مٹی کی طرف) اس وقت تک واپس نہ ہوتے جب تک شیر (سہاڑ  
پر سورج کی روشنی نہ پڑتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خلاف

۱۔ یہ حدیث اور کتاب الصلوٰۃ میں مذکور ہے ۱۲ منہ لہ یعنی جاہلیت والے جنہم کے قائل نہ تھے وہ کہتے تھے آدمی کی روح مرتے  
ہی کسی پرندے کے جھبیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آدمی تھا تو اچھے پرندے کی شکل لیتی ہے جیسے کبوتر وغیرہ۔ برا تھا تو برے کی مثال کوٹایا او  
وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو اچھے گھروالوں میں تو اچھا شریف آدمی تھا اب بتلا کس جنہم میں ہے بعضوں نے یوں کیا ہے تو اپنے گھروالوں  
میں تھا مگر وہ تو ان میں نہیں رہ سکتا یعنی مفر ہوئے والا نہیں جیسے مشرکوں کا اعتقاد تھا کہ آپ ہی زندگی ہے اور دنیا کی زندگی اور آخرت کے قائل تھے حضرت عائشہ کو شاید  
مشرکوں کی خبر نہ ہوئی بن میں منانے کیلئے کھڑے ہوئے تاکہ حکم دیا گیا ہے اہل شیعہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ گھراؤنا کچھ واجب نہیں ہے اب مستحب ہے یا مکروہ دونوں ہیں۔ نوادی



الْعَلَامَةُ دُرِّي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ  
قَالَ كُنْتُ تَمَكُّهُنَّ لِدُنْسَانٍ فِي نَحْأِ هَلْبِيَّةٍ  
وَمَا أَحْسَنَ الْكَيْفَانِ رَأَى الرَّأْيَ خَدَّ عَنْهُ فَلَقِيَنِي  
فَاعْطَانِي بِذَلِكَ فَمَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ  
فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَفَتَّاهَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ  
۳۵۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ  
أَهْلُ النَّجَاحِ هَلْبِيَّةً يَتَبَايَعُونَ كُحُومًا يُجْزَوْنَ إِلَى  
حَبْلٍ يُحْبَلُهُ قَالَ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ تَنْتِجُهُ النَّاقَةُ  
مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الْبَنِي تَحْتِ فَهَاهُمْ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ -

۳۵۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمِينَ حَدَّثَنَا مَرْثَدٌ  
قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا فِي آسَ بْنِ  
مَالِكٍ فَمَحَلَّ ثَنَّا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ  
لِي فَعَلْ قَوْمَكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا  
وَفَعَلْ قَوْمًا كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا -

## بَابُ الْقِسَامَةِ فِي

النَّجَاحِ هَلْبِيَّةٍ -

فَاتِلَ كَابِتَهُ لَنَا تَوْسَ كَ مَحَلِّ يَتَوْمُ دَالُوں سے اس کے قتل نہ کرنے کی قسمیں لے لیا کرتے )  
۳۵۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قُطَيْبٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قِسَامَةٍ كَانَتْ فِي النَّجَاحِ هَلْبِيَّةٍ

کے متعلق پیشین گوئی کی تھی حالانکہ میں اس علم کو ابھی طرح نہیں جانتا تھا  
بلکہ اسے دھوکہ دیتا تھا وہی شخص (آج مجھے ملا) اس نے کچھ مجھے دیا یہ وہی  
کما کی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر فوراً امنہ میں اٹھ کر ڈالی اور  
جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا

(از مسد و از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت حبلا الجبل کے وعدے پر  
بیچا کرتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حبلا الجبل کا مطلب یہ ہے اونٹنی کے  
پیٹ سے اونٹنی پیدا ہو پھر وہ حاملہ ہو اور جننے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس سے منع فرمایا

(از ابوالنعمان از مہدی) غیلان بن جریر کہتے ہیں ہم لوگ  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے وہ ہم سے  
انصاریوں کے حالات بیان کیا کرتے فرماتے تیری قوم نے فلاں دن  
یہ کام کیا فلاں دن یہ کام کیا۔

## بَابُ جَاهِلِيَّةٍ كِ قِسَامَتِ كَابِتَانِ

قِسَامَتِ يَهِي كَه كُر كُوِي تَقْوَلُ بِرَا مَلَتَا جَس كَ

(از ابو معمر از عبد الوارث از قطن ابوالہیثم از ابو بريد مدني ابوعمر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلی قسامت جو زمانہ جاہلیت  
میں ہوئی ہم بن ہاشم کے لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص  
(عمر بن علقمہ) کو قریش کے ایک دوسرے خاندان والے (خداش

۱۔ کیونکہ وہاں کمانی دوسرے بخوشی کی سمجھائی دونوں حرام ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ بعض  
نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے حال میں ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کا باب ملقمہ مطلب بن  
عبد مناف کا بیٹا تھا مگر مطلب اور ہاشم کی اولاد ملی رہی اس لیے اس کو بنی ہاشم کہہ دیا بن کلبی نے کہا اس کا نام عامر تھا ۱۲ منہ

قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ  
 قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ  
 قَالَ أَمَرْتُ فَلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رَسُولًا أَنْ  
 قُلْنَا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ قَاتَانَا هَذَا أَبُو طَالِبٍ  
 فَقَالَ لَهُ اخْتَرْنَا أَحَدِي ثَلَاثِ إِنْ شِئْتَ  
 أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنْ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ  
 صَاحِبَتَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفْتُ نَحْسُونَ مِنْ  
 قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ  
 بِهِ فَإِنْ قَوْمَهُ فَقَالُوا اخْلُفْ فَإِنَّهُ امْرَأَةٌ  
 مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
 قَدْ قَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ حَبِيبُ  
 أَنْ يُهَيِّزَ بَنِي هَذَا رَجُلٍ مِنَ الْخَنَسِيِّينَ  
 وَلَا تُصَيِّرْ يَمِينَهُ حَبِيبُ تُصَيِّرُ الْإِيْمَانَ فَعَمَلُ  
 قَاتَانَا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَدَدْتُ  
 خَنَسِيَّ رَجُلًا أَنْ يُكَلِّفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنْ  
 الْإِبِلِ يُصَيِّبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَا  
 بَعِيرَانِ فَأَقْبَلَهُمَا حَتَّى وَلَا تُصَيِّرَ يَمِينَهُ  
 حَيْثُ تُصَيِّرُ الْإِيْمَانَ فَصَلَّيْهُمَا وَحَبَّاءُ  
 ثَمَّ نَبِيَّةٌ وَارْبَعُونَ فَخَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 قَوْلُ الَّذِينَ نَفْسِي بَيْنَهُمَا حَالِ الْخَوْلِ وَمِنْ  
 الشَّكْمَانِيَّةِ وَارْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ -

کی وصیت کی بھی حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی قریشیو!  
 لوگوں نے بتایا یہ قریشی ہیں پھر اس نے آواز دی ابوطالب کہاں ہیں؟  
 لوگوں نے بتایا ابوطالب یہ ہیں۔ تب اس نے کہا اے ابوطالب فلاں شخص  
 نے میرے ذریعے آپ کو یہ پیغام دیا تھا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک سی کے  
 بدلے مار ڈالا یہ سنتے ہی ابوطالب اس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے  
 اور کہا اب میری طرف سے تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے  
 یا تو دیت (خون بہا) کے سوا ونٹ اور اگر کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کا خون  
 کیا یا تیری قوم کے بچاس آدمی یہ قسم کھائیں کہ تو نے اسے قتل نہیں کیا اگر  
 یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھے قتل کر دیں گے سہ

قاتل یہ س کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا انہوں نے کہا ہم قسمیں  
 کھائیں گے لہٰذا میں بنی ہاشم کی ایک عورت آئی جس نے قاتل کی قوم  
 والوں (بنی ماعر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اور اس کا ایک  
 لڑکا بھی اس سے پیدا ہوا تھا ابوطالب کے پاس آئی کہنے لگی ابوطالب!  
 میں یہ چاہتی ہوں کہ ان بچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائیں گی اس  
 لڑکے کی قسم معاف کر دیں جہاں قسمیں لائی جاتی ہیں وہاں اسے قسم کھانے پر مجبور نہ کریں  
 ابوطالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان میں ایک شخص آیا کہنے لگا اے ابوطالب  
 آپ کی تو بی بی عاتقہ تھی کہ سوا ونٹ کے بدلے پچاس قسم کھائیں تو ہر شخص پچاس حساب  
 سے دو دو واؤنٹ ہوئے تو آپ میری طرف سے یہ دو واؤنٹ لے لیں اور مجھے اس تمام قسم  
 کھانے سے معاف کریں جہاں میں کھائی جاتی ہیں ابوطالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا اب  
 اڑنا بی بی عاتقہ باقی رہے انہوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم کہ  
 مائیں ہمیری جان ہے یک سان حج نہیں لائے لپا کہ ان آدمیوں میں سے کوئی نہ اچھا لگتا

۱۔ اس کا قصہ امت کہتے ہیں باہر اس طرح ہے کہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔



٣٥٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بَعَاثَ يَوْمًا قَدْ مَنَّ اللَّهُ  
لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَسُلُوا  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَتَرَكَ مَلُوكُهُمْ  
وَقَتَلَتْ مَمَرَاتِهِمْ وَجَرَحُوا قَدْ مَنَّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ  
وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ خَبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَنَّ  
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ الشَّعْبِيُّ بِطَبِيعِ الْوَادِئِ  
بَيْنَ الْقُصَا وَالْمَرْوَةِ سَنَةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ  
الْحِجَابِ يَتَسَعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ لَا يُجِيرُ الْبُلْجَاءُ  
إِلَّا شَدَّ أ-

٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا  
الشَّوْفِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمَعُونِي  
مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ مَن طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيُطِفْ مِنْ ذُرَاهِ  
الْحَجَرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ كَانَ الرَّجُلُ فِي  
الْحَايَةِ كَانَ يَخْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطًا أَوْ نَعْلًا  
أَوْ قَوْسًا

٥٤١- حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

(از علیہ بن اسماعیل از ابوالسائم از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بلغات کا دن ایسا دن تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) آنے سے پہلے گزار دیا تو آپ جب  
 (مدینہ میں) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں بھوت پڑی  
 تھی اس کے سرور مارے جا چکے تھے۔ کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے  
 اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تھا تاکہ انصار اسلام لائیں۔  
 عبد اللہ بن وہبؒ نے کہا بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر بن اشج از  
 کریب یعنی غلام ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما کہتے تھے کہ مفا و مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا  
 سنت نہیں یہ تو اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہتے تھے ہم اس پتھر لی جگہ  
 سے دوڑ کر ہی پار ہوں گے۔

(از عبد اللہ بن محمد جعفی از سفیان از مطرف از ابوالسفر حضرت  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اے لوگو! میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ  
 کہتے تھے لوگوں میں جو کہوں وہ تم سناؤ مجھے اپنا کہنا سناؤ تاکہ میں سمجھ  
 لوں کہ تم نے میری بات یاد کر لی ہے) کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو کہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس طرح کہا۔ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے  
 وہ حجر کے پیچھے سے (یعنی حطیم کے برے سے) حجر کو حطیم نہ کہو۔ یہ جاہلیت  
 کا کام ہے اس وقت کے لوگ ان میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنے  
 کوڑا یا جو تار یا کان و یاں پھینک دیتا ہے

(الزّعيم بن حماد از هشيم از حصين) عمرو بن ميمون رفا کہتے ہيں کہ

۱۔ بابت دوم مقام ہے جہاں انصاف کے درجہ پہلے اوس اور خیر حق میں لڑائی ہوتی تھی ۱۲۱۲ھ اسلام کی برکت سے ایک لی جو جاہلین ۱۲۱۲ھ سے اس کا انجمن

۷۰۰ کی ایک ٹیکہ دہاؤ کی آپشنیا اگر سہنہ کر جائی و نام نہ پڑے ٹیکے دہاؤ کے لئے جائے جانے ۱۲ سہ

عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُنِي  
الْحَاجَّاهُ لِبَيْتِهِ قِرْدَةً أَجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرْدَةٌ كَلَدَتْ  
فَرَجَها فَرَجَها مَعَهُمْ۔

۳۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
خَلَالَ مِنْ خِلَالِ الْحَاجَّاهُ لِبَيْتِهِ الطَّعْنُ وَالْإِنْسَاءُ  
وَالنِّيَابَةُ وَرَأَى الْقَالِغَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ  
إِنَّهَا إِلَّا سَتِيفًا عَمَّا لَا نَوَاءَ

**بَابُ ۲۱۳ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى**  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ  
بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ  
مُؤَدَّةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ  
قُصَيْرِينَ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ  
ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ كِلَابٍ  
ابْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ بْنِ مَعَدٍ بْنِ  
عَدْنَانَ۔

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ ثَلَاثَ

میں نے جاہلیت کے زمانے میں ایک بندر یا دیکھی جس پر بہت سے  
بندر جمع ہوئے تھے اس بندر یا نے زنا کیا تھا تو بندروں نے اسے  
سنگسار کر دیا میں بھی اس سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شامل تھا  
(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ جاہلیت کی خصلتوں میں یہ خصلتیں بھی ہیں کسی کے نسب پر  
(بغیر علم کے) طعنہ مارنا، میت پر نوحہ کرنا۔

عبداللہ اس کا راوی تیسری بات بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں لوگ  
کہتے تھے کہ تیسری بات ستاروں کو بارش کا سبب سمجھتا۔

**بَابُ ۲۱۳ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى**  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ  
بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيٍّ بْنِ كِلَابٍ بْنِ  
مُؤَدَّةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ  
قُصَيْرِينَ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ  
ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ كِلَابٍ  
ابْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ بْنِ مَعَدٍ بْنِ  
عَدْنَانَ۔

(از احمد بن ابی رجاء از ہشام از عکرمہ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی اس وقت آپ  
کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ سال آپ مکہ میں رہے اس وقت آپ  
کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس سال

لہ پوری روایت اسماعیلی نے یوں نکالی عمر بن مایمون کہتے ہیں میں کین میں تھا اپنے لوگوں کی بکریوں میں ایک اونچی جگہ پر میں نے دیکھا ایک بندر بندر یا کو لیکر  
آیا اور اس کا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سونگیا اتنے میں ایک چھوٹا بچہ آیا اور بندر یا کو اشارہ کیا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پیچھے بندر کے تھے سے کھینچ لیا، اور  
بچہ نے بندر کے ساتھ لگی اس نے اس کے ساتھ صحبت کی میں دیکھ رہا تھا صحبت کے بعد بندر یا لوٹی اور آہستہ سے اپنا ہاتھ پیچھے بندر کے سر کے تلخوڑنے لگی  
لیکن وہ باگ رہا اور گھبرا ہوا اٹھا اور بندر یا کو سونگھا اور ایک بیخ ماری تو سب بندر جمع ہو گئے یہی اسی بندر یا کی طرف اشارہ کرتا تھا اور چیتا جاتا تھا میں نے  
نہ کیا وہ آخر دوسرے بندر داہنے باجے گئے اور اسی چھوٹے بندر کو لے آئے بکریوں میں چپا تھا۔ بندر یا اور اس زانی (بندر کے) پیچھے ایک گڑھا کھودا اور دونوں کو سنگسار  
کر ڈالا تو میں نے ہی آدم کے سوا جانوروں میں بھی رحم دیکھا ۱۲ منہ۔

ہے پھر آپ کا وصال ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عَشْرَةَ سَنَةٍ ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى  
الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تَوَفَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**باب ۳۱۳** مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مِنَ الْمَشْرُوكِينَ

بِسْمَةِ۔

۳۵۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَاسْمَعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا  
يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ  
الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ  
أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَرَّشٌ وَجْهَهُ فَقَالَ  
لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْمِشَطُ مَشَاطِ الْحَدِيدِ  
مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ تَأْيِصُونَ  
ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيَوْمَئِذٍ أُنْشِأَ عَلَى مَقَرِّهِ  
فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ  
وَلَيْتَ أَنَّ اللَّهَ هَذَا إِلَّا مَرَّ حَتَّى يَسِيرَ التَّارِكُ  
مِنْ مَنَعَا عَرَى إِلَى حَضَرٍ مَوْتٍ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ  
زَادَ بَيَانٌ قَالَ لَدَيْكَ عَلَى غَنَمِهِ۔

**باب ۳۱۳** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے  
مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو تکلیفیں اٹھائیں ان کا بیان

(از حمید سمیعی) عبداللہ بن زبیر (مکی) از سنیان بن عیینہ از بیان بن بشر و  
اسامیل از قیس) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آیا آپ کعبہ کے سامنے میں ایک چادر پرتکیہ لگائے بیٹھے تھے  
اس زمانہ میں ہم مشرکوں سے سخت ایذاؤں برداشت کر رہے تھے میں  
نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ  
(تکبیر چھوڑ کر سیدھے بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا۔ آپ  
نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے ہیں جن کے گوشت اور  
پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے  
سچے دین سے نہیں پھرتے تھے بعضوں بعضوں کے سروں کے درمیان آہ  
چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہیں  
پھرتے تھے اللہ تعالیٰ اس کام کو ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک شخص صنعا  
(جو میں میں ہے) سوار ہو کر حضرموت تک چلا جائے گا اور اللہ کے  
سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا

بیان نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ یاد رہو گا تو بیٹھ کر اپنی بکریوں پر۔

۳۵۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ رَبِيعٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجْمَ  
فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجِدًا إِلَّا الرَّجُلَ الْكَافِرَ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ابوالاسحاق از اسود) حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ الحج  
پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا  
مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے لنگریوں کی ایک مٹھی اٹھائی

اے نبی اسلام کے دین کو ۱۲ امنہ ۱۱۷ حضرموت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صنعا میں پندرہ دن کی راہ ہے ۱۲ امنہ۔

اس پر عجبہ کیا کہنے لگے مجھے اتنا کافی ہے۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کلمات میں قتل کیا گیا (از محمود بن بشار از غندر از شعبہ از ابواسحاق از عمرو بن مہمون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند کفار لوگ بیٹھ ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی ادھڑی لے کر آیا اور آپ کی پیٹھ پر رکھ دی۔ آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپ کی پشت مبارک سے وہ اٹھائی اور جس نے بکرت کی اس کے لیے بد دعا کرنے لگیں بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رجب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے اللہ قریش کے گروہ سے مجھے ایسا نہیں سزا ہے) ابوجہل ابن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف شعبہ راوی کو شک ہے کہ ابی نے فرمایا یا امیہ نے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان ظالموں کو دیکھا یہ تمام جنگ بدر میں ہلاک کئے گئے ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے جوڑ جوڑ جدا ہو گئے تھے اس لیے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سعید بن جبیر یا حکم بن عبدلہ از سعید بن جبیر اس سعید بن جبیر کہتے ہیں مجھے عبدالرحمن بن ابی بکر نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں ایک لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَالْآخِي دُوسری وَمَنْ يَقْتُلْهُنَّ أُولَئِكَ كَانُوا فِي سَعْيِهِمْ مَحْزُومِينَ نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جب سورہ فسرقان کی آیت وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ہوئی تو مکہ کے منکر

أَخَذَ كَفَّارَتَيْنِ حَصًّا فَزَرَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا يَكْفِيَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ كَافِرًا بِاللَّهِ ۝ ۳۵۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدُوفٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعْطٍ بِسَلِيٍّ جَزُورٍ فَقَذَا عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَاخْذَلَتْ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلِيًّا مَنْ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَأَبِي بَنِي خَلْفٍ شُعْبَةُ الشَّاكِرُ قَرَأَتْ يَهُودٌ قِيلُوا يَوْمَئِذٍ قَالُوا الْقَوْلُ فِي بَيْتٍ غَيْرِ أُمَيَّةٍ أَوْ أَبِي تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يَلْنِ فِي الْبَيْتِ -

۳۵۴۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَالٍ سَلَّابُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْأَيْتَيْنِ مَا أَمَرَهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ

لے پیشانی کا دی ۱۲ منہ لے یہ حدیث اوپر گزری ہے یہ شخص جس نے کنکروں کی مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگانا مٹی امیہ بن خلف تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب امیہ بن خلف نے سجدہ تک نہ کیا تو مسلمانوں کو رنج گزرا گویا ان کو تکلیف دی یہی ترجمہ باب سے بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف ہوں ہوئی کہ مشرکین کے بھی عہدے میں شریک ہونے سے وہ سمجھے کہ یہ مشرک مسلمان ہو گئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا دینے کے لیے جہاد کی نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے نہیں تو دوبارہ وہ نکلے جہاد کے ملک میں ہجرت کی ۱۲ منہ لے کر بیچ امیہ بن خلف ہے جسے دوسری روایتوں میں سے کوئی نہ لایا کوآخفت نے جنگ احزاب میں مارا ۱۲ منہ - حاشیہ ۳۵۴۷ فقیر اگلے صفحہ پر

مُؤْمِنًا مُتَعَبِّدًا أَفْسَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ  
لَمَّا أُنْزِلَتْ إِلَيَّ فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مَشَرُّوا أَهْلَ  
مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا  
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ آتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَأُزِيَّةَ قَهْلَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ  
وَأَمَّا الَّتِي فِي النَّسَاءِ الرَّحْمَلُ إِذَا عَرَفَ الْهَلَاكَ  
وَشَرَّ أَتَى كُتْمَ قَتَلَ فَعَزَّوْهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُ  
لِجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ تَابَ

لوگ کہنے لگے ہم نے تو جس جان کو اللہ نے مارتا حرام کیا تھا اسے مارنا  
(یعنی خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کی بھی پرستش کی اور  
بے نرمی لگے گا یہی کیے اس وقت اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ  
تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے لیکن دوسری آیت جو سورہ نساء  
میں ہے وہ اس شخص کے متعلق ہے (جو مسلمان ہو کر اسلام اور شریعت  
کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے۔  
عبد الرحمن بن ابی ریحان کہتے ہیں میں نے ابن عباس کا یہ قول مجاہد  
سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اس شخص کے حق

میں ہے جو نام نہ ہو (یعنی توبہ نہ کرے) جو توبہ کرے اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔

۳۵۷۸- حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ  
عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي بِمَا شَدَّ بَنُو مُصَنَعَةَ  
الْمُشَرِّكُونَ بِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُورُ فِي  
خَجْرٍ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ  
فَوَضَعَ قَدَمَهُ فِي عُقْبَةٍ فَخَفَقَهُ خَفَقًا شَدِيدًا  
فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكَبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ

(از عیاش بن ولید از ولید بن مسلم از ازاعی از ابی ریحان از ابی کثیر از محمد  
بن ابراہیم تمیمی) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر بن حاص سے  
پوچھا مجھے وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا  
دی ہوا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم میں نماز پڑھ رہے  
تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن  
میں ڈال کر آپ کا گلہ زور سے گھونٹا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
سے الگ کیا اور کہنے لگے ہم ایک شخص کو مارتے ہو اس کے یہ کہنے پر کہ  
میرا مالک خدا ہے آخر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے)  
عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے

تقریباً سورہ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا اور سورہ فرقان  
کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے مسلمان کو قتل کرے تو اس کو سزور سزا ملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کا عفو اس پر ہو گا اور لعنت بھی پڑے  
گی تو دونوں کی آیتوں میں مخالف ہو عبد الرحمن بن ابی ریحان نے عیاش بن زبیر سے پوچھا ان میں سے کون سا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم کو ابمان لانے سے کیا فائدہ ہمارا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور توبہ قبول نہیں ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ ۰ منہ  
میں ناحق خون کرے پھر توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہو گا اور سورہ نساء کی آیت اس شخص کے حق  
میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو عذاب ناحق مار ڈالے اسے شخص کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ مخالفت نہ ہوا اور  
گردن چکے کہ ابن عباس کا مذہب قائل مومن میں مجبور کے خلاف ہے۔ مجاہد نے مجبور کے موافق دوسری آیت کو بھی اس سے مستثنیٰ رکھا جو خون ناحق کر کے توبہ نہ  
کرے اور نام نہ ہو جو حدیث کے مخالفت نہ ہو جب باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناحق مارا تھا ان کو سزا ۱۲ منہ ۱۱ منہ ۱۰ منہ ۹ منہ ۸ منہ ۷ منہ ۶ منہ ۵ منہ ۴ منہ ۳ منہ ۲ منہ ۱ منہ ۰ منہ  
ار سے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ إِلَهِي تَابَعَهُ بَنُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُمَرُوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ تَبَدُّةٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ -

**باب ۳۱ اسلام آئی بکر**  
الصَّلَاةُ يَقْرَأُ اللَّهُ عَنَّهُ

۳۵۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّاءٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّعْنِي عَنْ وَهْبَةَ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ عَبْدُ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

**باب ۳۲ اسلام مسعود بن**  
۳۵۸۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْمَاءَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَلَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ

بھی مکئی بن عمرو سے انہوں نے عمرو سے روایت کیا ہے اس میں یہ لفظ ہے میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے نقل کیا انہوں نے اپنے والد (عمرو) سے یہ روایت کی اس میں یہ لفظ ہے کہ عمرو بن عاص سے کہا گیا۔

محمد بن عمرو نے بھی اسے ابوسلمہ سے روایت کیا اس میں یہ لفظ ہے محمد سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

**باب** حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مشرف بہ اسلام ہونا۔

(از عبد اللہ بن حماد اعلیٰ از یحییٰ بن عیین از اسماعیل بن محالد از بیان از وہبہ از ہمام بن عمار بن یاسر رحمہ کہنے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام دو عورتیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔

**باب** سعد بن ابی وقاصؓ کے مسلمان ہونے کا واقعہ۔

(از اسحاق از ابواسامہ از ہاشم از سعید بن مسیب) حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے جو شخص اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا تھا۔ اسلام کے بعد

۱۔ اس کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا موصولا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱ اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا حافظ نے کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ مشرکوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے تب ابوبکرؓ کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کو مار ڈالنے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے ۱۲ منہ ۱۱ کوئی اسلام نہ لایا تھا ۱۲ منہ ۱۱ بلال زید عامر ابوفکیہ جید ۱۲ منہ ۱۱ ام المؤمنین خدیجہ اور ام ایمن یا سمہ ۱۲ منہ ۱۱ کے مدین یعنی بڑے محلے میں آئے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو کہتے ہیں ابوبکر صدیقؓ نے جاہلیت کے زمانے میں بھی بت پرستی نہ کی قاضی ابوالحسن نے اپنی سند سے روایت کی ان کے باپ ابو قحاذ ان کو تنہا دینے لگے اور کہنے لگے کہ میت کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے ابوبکرؓ کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے کہا کہ میں نہ کھا ہوں مجھ کو پیر پہننا اس نے کچھ جواب نہ دیا آخر میں نے ایک پیچ لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پیچ اس پر مارا وہ اونہا کر پڑا لہذا میں میرے باپ آگے کہنے لگے بیٹا کیا کرتا ہے میں نے کہا جو نعم دیکھ لیے ہو وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس آئے اور ان سے سب حال بیان کیا انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بولی اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی میرے پاس کوئی نہ تھا تو میں نے ایک ہاتھ سے اس نے یوں دھادی اللہ کی بندی تو خوش ہو جا مجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق ہے وہ محمدؐ کا صاحب اور رفیق ہوگا رضی اللہ عنہ۔

يَقُولُ مَا أَسْأَلُكَ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْأَلُكَ فِيهِ وَكَفَدَ مَكَثُ سَبْعَةِ آيَاتٍ وَآتِي لثَلَاثَ الْإِسْلَامِ -

باب ۳۱ ذِكْرُ الْحِجَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْمِعْ نَفَرًا مِّنَ الْحِجِّ -

۳۵۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مِّنْ أَذْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَجْحٍ لَّيْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ إِنَّهُ إِذْ نَزَّ بِهِمْ ثَجْرَةً -

۳۵۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ مَعْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَجْعَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آفَ الْوُضُوءُ وَحَاجَتُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتَّبِعُ بِهَا فَقَالَ مِنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِضِي أَجْحَارًا اسْتَنْطِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِي بِعَظْمٍ لَّزْوَنَةٍ قَاتِنَةٍ بِأَجْحَارٍ جَلَّهَا فِي طَرْفِ كُوفِي حَتَّى وَصَعْتُ إِلَى جَنْبِ ثَمَرٍ أَهْضَفْتُ حَتَّى إِذَا أَرَمْتُ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ الرَّوْنَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْحِجِّ وَرَأَيْتُهُ أَنَا نِي وَفَدُ

سات دن ایسے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا یہ

## باب جنوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں فرمایا اے پیغمبر کہہ دیجئے چند جنات نے غور سے قرآن پاک سنا آخر تک

(از عبد اللہ بن سعید از ابواسامہ از مسعر از معن بن عبد الرحمن معن کے والد عبد الرحمن کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے بتلایا کہ جنات نے رات آپ کا قرآن سنا؟ انہوں نے کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعودؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ (بہوں کے) ایک درخت نے آپ کو جنات کی خبر دی تھی۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید از جندب از حفص ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجاء کے لیے ایک چھال پانی کی اٹھا کر چلتے ایک باریبی چھال لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے۔ اتنے میں یہ کون آیا ہے؟ میں نے عرض کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو فرمایا میرے لیے پیچھے ڈھونڈ کر لاؤ تاکہ ان سے استنجاء کروں اور بڑی اور گوبر نہ لانا چنانچہ میں اپنے کپڑے میں چند پیچھے لے کر آیا اور آپ کے پاس رکھ دیا پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ بڑی اور گوبر میں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں میرے پاس نصیب ہیں کئے جنوں کے قاصد کہے وہ اچھے جن تھے

۱۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی ہے سعد نے یہ اپنے علم کے رو سے کہا ورنہ ان سے پہلے حضرت علیؓ اور ابو بکرؓ رضی اللہ عنہما لایکھے تھے اور یہ شاید سب لوگ ایک ہی دن اسلام لانے میں شروع ہوئے اور سعدؓ آخر دن میں ۱۲ منہ ۱۳ جنوں کا ذکر کتاب لبر الخلق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ عبد الرحمن بن عبد بن مسعودؓ نے ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۹ منہ ۱۱۸۰ منہ ۱۱۸۱ منہ ۱۱۸۲ منہ ۱۱۸۳ منہ ۱۱۸۴ منہ ۱





فَعَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَخَادَ إِلَى  
مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلَى فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ  
أَنْ يُعْلَمَ مَنْزِلُهُ فَأَقَامَهُ فَدَهَبَ بِهِ مَعَهُ  
لَا يُسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى  
إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَخَادَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ  
فَأَقَامَهُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا أَلَذَّكَ  
أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أُعْطِيتُنِي عَهْدًا أَوْ مِيثَاقًا  
لَتُرْسِدَ نِيَّتِي فَعَلْتُ فَخَبَّرَهُ قَالَ فَإِنَّكَ  
حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا  
أَصْبَحْتَ فَأَتَّبِعْنِي فَإِنِ انْ رَأَيْتَ شَيْئًا نَاقِيًا  
عَلَيْكَ قُبْتُ كَأَنِّي أُرِيئُ النَّاسَ فَإِنْ مَضَيْتُ  
فَأَتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدِيْنَتِي فَعَلْتُ فَانْطَلَقَ  
يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَدَخَلَ مَعَهُ فَمَعَهُ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْجِعْ إِلَى  
قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا ضَرْحَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ  
فَفَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمُسَيْدَ فَتَدَاى بِأَعْلَى صَوْتِهِ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَصْغَعُوهُ وَ  
أَتَى النَّبِيَّ فَكَاتَبَ عَلَيْهِ قَالَ وَفِيكُمْ أَلَسْتُمْ  
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَنَاثِرٍ يُخَارِكُكُمْ  
إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَ كَاتِبٌ مِنْهُمْ عَادِمَ الْغَدِ

منزل معلوم نہیں ہوئی حضرت علیؑ نے انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے  
گئے دونوں میں کوئی بات جیت نہ ہوئی تیسرا روز ہوا تو حضرت علیؑ نے  
پھر وہی کہا ابوذرؓ رضی ان کے ساتھ جا کر رہے حضرت علیؑ نے پوچھا آپ اس  
ملاحے میں کیسے آئے؟ ابوذرؓ نے کہا اگر آپ مجھ سے بچتے وعدہ کریں کہ میری  
رہنمائی کریں گے تو میں بیان کروں گا! حضرت علیؑ نے منظور کیا چنانچہ  
ابوذرؓ نے واقعہ کیا حضرت علیؑ نے کہا یہ حق ہے جو آپ کو معلوم ہوا  
ہے کہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں۔ آپ صحیح میرے پیچھے چلے آنا اگر میں چلتا رہا  
تو آپ بھی میرے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستے میں) کوئی خطرے کی بات  
دیکھوں گا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے اگر میں  
چلتا رہا تو آپ بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں جاؤں آپ بھی اس میں  
داخل ہو جانا بہر حال ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علیؑ کے پیچھے چلے  
گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو گئے ابوذرؓ رضی عنہ حاضر  
ہو گئے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنے اور (اسی وقت) اسی  
جگہ مسلمان ہو گئے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اب تم اپنی قوم (غفار)  
کے لوگوں میں چلے جاؤ اور ان سے میرے حالات بیان کر جب تک کہ تمہیں  
میری خبر معلوم ہو ابوذرؓ رضی عنہ نے عرض کیا میں تو بہر دور و گار کی قسم جسکے  
ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہاں بھی مشرکوں کے سامنے علی الاعلان  
کہہ دوں کہ میں نے اسلام لیا اور مسجد حرام میں آکر بلند آواز سے  
پکارا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ سُنَّے ہی (قریش کے) چند لوگ کھڑے  
ہوئے انہیں اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ  
آپؐ کے پیچھے اور حضرت ابوذرؓ رضی عنہ پر جھک گئے اور کفار سے کہنے لگے افسوس  
ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ غفار قوم کافر دے تم تجارت کے لیے  
شام کی طرف اس قوم کے راستے سے گذر رہے ہو یہ کہہ کر حضرت عباسؓ

۱۔ مطلب یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل تھا ۱۲ منہ ۱۳ ابوذرؓ شام کو مسجد میں آ گئے ۱۲ منہ ۱۳ جب میں مسجد میں چلوں ۱۲ منہ ۱۳  
ایک روایت میں یوں ہے میں دو بار سے گھر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا جوتا صاف کرتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ غالب ہونے کی اور زور پکڑنے کی ۱۲ منہ ۱۳ جاننے  
ہو یہ کون ہے ۱۲ منہ ۱۳

لَمْ يَلْبِثْهَا قَصْرُ بُوْكَوْكَ وَخَارُوْا اِلَيْهَا كَتَبَ الْكِتَابُ عَنْ

## باب ۲۱۴۹ اسلامِ سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

۳۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ قَالَ لَللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَأَيْتُ عُمَرَ كَمْ وَفَّقَنِي عَلَى اِسْلَامِهِ وَقَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَكَرَّ اَنْ اُحْدَا اَرْضِي لِلَّذِي مَنَعَهُ بَعْثُ مَنْ كَانَ -

## باب ۲۱۵۰ اسلامِ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔

۳۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَعْرَكَ مُنْذُ اسْلَمَ عُمَرُ - ۳۵۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَدِيٍّ اَللَّهُ بِي عُمَرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ وَاللَّيْثُ خَائِفًا اِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ لِّسَمْعِهِ اَبُو عُمَرُ وَعَلَيْهِ حِلَّةُ جَبْرِ وَوَقَبِعُ كَمَا كُفُوُ يَحْمَرُّ وَهُوَ مِنْ بَغْيٍ سَهْوٍ وَهُوَ خَلْقًا وَدُنَا فِي الْحَاجِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَا لَكَ قَالَ زَعَمَ

## باب سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ۔

(از قتیبہ ابن سعید از سفیان از اسماعیل قیس کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن زید کو کوفہ کی مسجد میں یہ کہتے ہوئے سنا خدا کی قسم میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ عمرؓ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے مجھے مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور جو عمرؓ نے عثمانؓ کے ساتھ لکھا اگرچہ اس پر احد پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس کا ہٹ جانا بیشک ہوگا۔

## باب حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جس دن سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے ہم برا بر عزت سے رہے۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد از حدیث یحییٰ زید بن عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ گھر میں خوف سے بیٹھے تھے اتنے میں عاص بن وائلؓ بھی ایک دُوری دار چادر اور ریشمی کرنے کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں اس قبیلے والے ہمارے حلیف تھے اس نے کہا اے عمرؓ آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو وہ مجھے مار ڈالیں گے عاصؓ نے کہا وہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے چنانچہ عاصؓ کے ایسا کہنے

۱۔ علامہ راؤ کریم شہادت پڑھا ۱۲ منہ ۱۷ حجرا دیا پھر ابوذر اپنے ملک میں چلے گئے وہاں ان کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذر کے سمجھانے پر مسلمان ہوئے ۱۲ منہ ۱۷ منہ حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دین خلیف کے طالب اور ملت اہل سبھی پر تھم اور لوگوں نے شریک نہیں کرتے تھے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے کسی اعتقاد پر انہوں نے اعتقاد کیا جیسے یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۷ منہ ان کو ناحی مار ڈالا ۱۲ منہ ۱۷ منہ یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۱۲ منہ ۱۷ منہ قریش سے دُور رہے تھے کہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

قَوْمًا أَتَهُمْ سَبَقْتَانِ أَنْ تَسْكُنَا قَالِ  
لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ  
الْعَاصِمُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَأَلَ بِهِمُ الْوَادِعُ  
فَقَالَ آيُنَ تَرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ  
الْأَخْطَا لِذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ  
فَكَرَّ النَّاسُ -

۳۵۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ قَالَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا سَأَلَ عَنْ عُمَرَ  
اجْتَمَعَ النَّاسُ حَيْدَادِيَةً وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ  
وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْنِي  
قَبَائِلٌ مِّنْ دِيَارِمْ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا  
ذَا قَالَا قَالَا لَهُ جَاءَ قَالَ فَرَأَيْتَ النَّاسَ  
تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَن هَذَا قَالُوا  
الْعَاصِمُ بْنُ قَابِلٍ -

۳۵۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ  
سَابِيَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا  
سَمِعْتُ عُمَرَ لَشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَا ظَنُّهُ  
كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يُظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ  
إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَعِلَ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَا ظَنِّي  
أَوَّانَ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي النَّجَاهِ لَيْسَ أَوْ لَقَدْ  
كَانَ كَمَا هُنَا عَلَى الرَّجُلِ قَدْ عَمِيَ لَهُ فَقَالَ  
لَهُ ذَلِكُ فَقَالَ مَا دَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ اسْتَغْبِلْ

برمجہ اطمینان حاصل ہوا یہ کہنے کے بعد عاصم بابر نکلا تو باہر سے معلوم  
ہوا کہ لوگ میدان میں جمع ہیں اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں  
نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا  
عاصم نے کہا اس پر قابو پانا ممکن نہیں چنانچہ لوگ واپس ہو گئے۔

(از علی بن عبد اللہ مدینی از سفیان از عمرو بن دینار) حضرت  
عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ لائے تو کفار انکے  
مکان پر جمع ہو گئے اور شور مچانے لگے کہ عمرؓ بے دین ہو گیا میں اس  
وقت کچھ تھا حجت پر بیٹھا تھا اسنے میں ایک شخص لڑکی چپہ پہنے ہوئے آیا  
اور (لوگوں سے) کہنے لگا اگر عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تمہیں کیا؟ سنو  
میں اسے پناہ دیتا ہوں یہ سنتے ہی لوگ منتشر ہو گئے میں نے والد سے  
ایا (لوگوں سے) پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عاصم بن قائل۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد بن زید از سالم) حضرت عبد اللہ  
بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے جب حضرت عمرؓ سے یہ سننا میرا خیال ہے تو وہ ویسے  
ہی ثابت ہوا ایک بار کا واقعہ ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اسنے میں ایک لڑکی  
شخص سامنے سے گذرنا حضرت عمرؓ نے کہا شاید میرا لمان غلط ہے یا یہ اب  
تک اپنے دین جاہلیت پر ہے یا کسی زمانے میں) یہ کاہن رہ چکا ہے  
بہر حال اس شخص کو میرے پاس لاؤ لوگوں نے اسے حاضر کیا۔ حضرت عمرؓ  
نے اسے وہی بات کہی۔ وہ شخص بولا میں نے تو آج جیسا معاملہ کبھی  
نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو حضرت عمرؓ نے کہا میں کچھ چھوڑنے  
والا نہیں جب تک تو اپنی صحیح صحیح حقیقت مجھ سے بیان نہ کر دے تو

لے کر نکوہ وہی ہم کا سردار تھا ۱۲ منہ جفا ٹوٹ گیا اور چلنے نظر لے ۱۲ منہ لے لے یعنی ان کی رائے ہمیشہ ساری اور صحیح نکلی وہ محدثین میں سے تھے یعنی ان لوگوں  
سے بہن کو مینا مات لکھا ہوت ہے صحیح بخاری جاتی ہے صحیح ابوداؤد سے گزر چکا ہے ۱۲ منہ لے اس کا نام سواد بن قاری تھا ۱۲ منہ



۱۷۔ شوقِ الفراق و افسردہ پر گزر چکا ہے کہ یہ آنحضرت کا ایک بڑا معجزہ تھا جو انس نہ لے یہ واقعہ خود نہیں دیکھا دوسرے معانی سے سنا ہو گا مگر معانی کی کڑمیں بالاتفاق مقبول ہے ۱۲۔ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ نہ کسی کے مصافحات میں ہے ۱۲۔ منہ ۱۷۔ یہی مرسل ہے اس لئے کہ یہ عباس کی عمر وقت و زمین برس کی ہوگی ۱۲۔ منہ

گذر چکا ہے

مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَشَقُّ الْقَمَرُ

## باب ۲۱۲ هجرة الحبشة -

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ دَارَ

هِجْرَتِكَ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ

فَمَا جَرَمَنَ هَا جَدَّ قَبْلَ الْمَدِينَةِ

وَرَجَعَ عَائِشَةُ مَنْ كَانَ هَا جَدَّ

يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْبَشَةُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَيُرِي

عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۵۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ

حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ

الْبَنِ الْحَمْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوِّدَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ

الْحَكَمِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا

يَمْنَعُكَ أَنْ تَمْكُلَهُ خَالَكَ عُثْمَانُ فِي أَخِي الْوَلِيدِ

عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِي مَا فَعَلَ بِهِ قَالَ

عَبْدُ اللَّهِ فَإِنْ تَصَبَّحْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى

## باب مسلمانوں کی حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارا مقام ہجرت

خواب میں دیکھا ہے وہاں بکثرت کھجوروں کے درخت

ہیں وہ مقام دو سپہری زمینوں کے درمیان ہے پس

چند مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت اختیار کی تو انہوں

نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبشہ کی

کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔

اس باب میں آنحضرت سے ابو موسیٰ اور اسماء بنت عیسٰی کی روایتیں ہیں

(از عبد اللہ بن محمد جعفری از ہشام از زہری از عروہ بن زہیر)

عبد اللہ بن عدی بن حیار کہتے ہیں کہ مسوید بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن

اسود بن عبد یغوث دونوں نے ان سے کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان

سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے متعلق کیوں گفتگو نہیں کرتے

ہوایہ تھا کہ لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان نے

ولید کے ساتھ کیا تھا غرض کہ میں (عبد اللہ) کی جگہ کھڑا ہو گیا جب حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے تشریف لائے تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ

عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی ہے انہوں نے کہا

اے اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اِنْ تَرَكْتِ الشَّامَ وَالْأَشْجُقَ الْقَمَرُ مِمَّنْ يَنْشَقُّ الْقَمَرُ

اگر یہ چاند بھٹا ہوتا تو اہل شام اور دنیا کے مندریں اس واقعہ کو نقل کرتے کیونکہ یہ جو بھٹا ہوتا ہے اس سے کہ یہ چاند صرف ایک نقطہ کے لئے چھ مہینہ

نہیں کہ اس واقعہ کو نقل کرنا ہی آسان نہیں تھا بلکہ اس واقعہ کی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ تھا اگر

چاند نہ بھٹا ہوتا تو قرآن میں جب یہ آیت اَنْشَقَّ الْقَمَرُ تو کا فر اور منافقین اسلام سب تکذیب شروع کرتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے

جو جانیکہ ایک واقعہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہونا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراف اور توبہ کی بات چھڑا کر دیتے کہ کافروں نے مسلمانوں کو

بہت تکلیف دینا شروع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی قوت و بھوکہ کو اپنے ان مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم پیش کے ملک کو چلے جاؤ

اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ مسلمانوں کو قوت دے یہ ہجرت دوبارہ چوٹی سے پہلے حضرت عثمانؓ نے اپنی بی بی حضرت رقیہؓ کو لے کر ہجرت کی ۱۲ مئی

۱۱ھ ان تینوں حدیثوں میں خود امام بخاری نے اصل کیا حضرت عائشہؓ کی حدیث کو باب ہجرت الی المدینہ میں اور ابو موسیٰؓ کی حدیث کو اسی باب میں اور اسماءؓ کی

حدیث کو غزوہ حنین میں ۱۲ مئی حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ سے معزول کر کے اس حدیث کو مقرر کیا تھا۔ ولید نے دلائل قویٰ پیش

کئے اعتقاد لیا کہیں شراب کی ترشہ کی حالت میں نماز پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ اس کو سزا دینے میں دیر کی لوگوں کو یہ ناگوار ہوا۔ انہوں نے عبد اللہ بن عدی

سے جو حضرت عثمانؓ کو کئے تھے اور ان کے بھائی نے یہ کیا کہ تم ولید کے مقدمہ میں حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرو ۱۲ مئی

الصلوة فقلت له انا في اريك حاجه وه  
 نصيحه فقال ايها المؤمن اعوذ بالله منك  
 فانصرفت فلما قضيت الصلوة حلت الي  
 الرسول الى ابن عبدالموت فحدثهم بالذي  
 قلت لثمان وما قال لي فقال قد قضيت الذي  
 كان عليك فبينما انا جالس معهم اذ جاءني  
 رسول عثمان فقال اني قد ابتلاك الله فاطلقت  
 حتى دخلت عليه فقال ما نصيحتك التي ذكرت  
 انما قال فتشهدت ثم قلت ان الله بعث محمدا  
 صلى الله عليه وسلم وانزل عليه الكتاب فكنتم  
 ممن استجاب لله ورسوله صلى الله عليه وسلم  
 فامنت به وهاجرت اليه جرتين اوليين و  
 وصيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ودايت  
 هديه وقد اكرم الناس في شان وليد بن عتبة  
 فعني عليك ان تقيم عليه الحد فقال لي يا ابن  
 اسخ اذ ركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 قلت لا ولكن قد خلاص الي من عليه ما خلاص الي  
 العداء في سائرهما قال فتشهد عثمان فقال  
 ان الله قد بعث محمدا صلى الله عليه وسلم

نیک بندے! میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر وہ اپنی گلیا  
 جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبد الرحمن کے پاس بیٹھ گیا  
 اور حضرت عثمان سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے کہا بس تم  
 نے اپنا فرض ادا کر دیا اس حال میں جبکہ میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے  
 میں حضرت عثمان کی طرف سے ایک قاصد آیا مجھے بلایا مسور اور عبد الرحمن  
 کہنے لگے (جاؤ) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے تم

چنانچہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیر خواہی  
 کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا۔ میں نے کہا اللہ گواہ ہے  
 بھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمد کو نبی بنا کر بھیجا آپ پر قرآن نازل کیا  
 آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا فرمان مان لیا آپ اللہ پر ایمان لائے اور آپ نے پہلی جہیزیں کیں۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کا طریقہ دیکھا کس حدت  
 اور حق پروری کرتے تھے عرض یہ ہے کہ لوگ ولید بن عتبہ کے متعلق  
 بہت گفتگو کر رہے ہیں آپ کو چاہیے کہ اسے حد لگانا۔ انہوں نے کہا  
 میرے بھتیجے (یا بھائی) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؟ میں  
 نے کہا لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھے معلوم ہیں جو ایک کنواری عورت  
 کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے اللہ کو گواہ بنایا  
 فرمانے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن  
 شریف نازل کیا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ حضرت عثمان بن ابی سفيحہ كرشايه عبد الله كوفي خدمت يار و پير كا طلبگار ہو گا اور وہ مجھ سے ديانہ جالريكا تو ناحق ناراض ہو گا اور صفت میں ایک خرابی پھیل گئی  
 ۱۲ اس صفت کام میں تم کو بچاؤ دیا ہے ۱۳ منہ ۱۴ میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۱۵ باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے گو پیش کے ملک کی طرف دوبار ہجرت  
 ہوئی تھی جیسے امام احمد اور ابن اسحاق وغیرہ نے نکالا ابن مسود سے کہ پہلے آنحضرت نے ہم لوگوں کو جو اسکی آدمیوں کے قریب تھے نجاشی کے ملک میں بھیج دیا۔ پھر ان  
 کو یہ طریقہ بھیج کر مشرکوں نے سورہ فالجم میں آنحضرت کے ساتھ سمجھ لیا اور وہ گمان ہو گئے یہ خبر سن کر کہ میں اس وقت دلم پیسے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ  
 سے تکلیف اٹھانے لگے آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی دربار عثمان بن عفانہ عورتیں مگر حضرت عثمان نے دے دیا یہ ہجرت نہیں کی اس لئے پہلی ہجرت اس  
 حش اور سدہ کی ہجرت مراد ہے حالانکہ سدہ کی ہجرت دوسری ہجرت تھی مگر وہ سدہ کو تغلیہ او لیسین کہہ دیا جسے شمسین قرین کہتے ہیں اور تیسرا القادی کے مرقف نے  
 غلطی کی جو کیا کہ حضرت عثمان نے جس کو ہجرت نہیں کی تھی حضرت عثمان نے تو جسے پہلا اپنی بی بی حضرت رقیہ کو لیکر حبش کی طرف نکلتے تھے اور شاید یہ طبع کے  
 غلطی ہو مؤلف کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمان بن عفانہ نے دوبار ہجرت نہیں کی تھی ۱۶ منہ ۱۷ یعنی خاص و عام سب کو آپ کا دین پہنچ گیا ہے ۱۸ منہ

بِالْحَقِّ وَانْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَكَانَتْ مِنْ  
اسْتِجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَنْتُ بِمَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ خَيْرَ تِلْكَ الْأَوَّلِينَ كَمَا أَقَلْتُ  
وَصَبَّحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ  
وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ  
ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ قَوْلًا لِلَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا  
عَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ قَوْلًا لِلَّهِ مَا عَصَيْتُهُ  
وَلَا عَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ أَقْلَيْسَ لِي عَلَيَّكُمْ  
مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَى قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ  
الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ  
مِنْ شَأْنِ وَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَأَخَذُكَ فِيهِ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ  
جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُجَلِّدَهُ وَكَانَ هُوَ يُجَلِّدُهُ  
وَقَالَ يُؤَسِّرُ دَائِمًا أَخِي الْكُفْرَ عَنِ الْكُفْرِ  
أَقْلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

ارشاد معان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے ہیں اس  
پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبشہ اور مدینہ کی) جیسا کہ  
تو نے بیان کیا نیز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی  
آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ کوئی آپ سے  
دغا بازی کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھالیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ  
بنایا خدا کی قسم میں نے ان کی بھی نافرمانی نہ کی نہ ان سے دغا بازی کی اس کے  
بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے خدا کی قسم ان کی بھی میں نے نہ کوئی نافرمانی  
کی نہ کوئی دغا بازی کی اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں  
جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں آپ کا  
بھی حق ہم پر ویسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تم لوگوں  
کی طرف سے پہنچ رہی ہیں۔ باقی رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو  
انشاء اللہ جیسا حق ہے ویسا ہی ہم اس کا معاملہ کریں گے۔

راوی کہتا ہے پھر ولید کو چالیس کوڑے لگائے گئے وہ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا  
ولید کو کوڑے لگاؤ۔ چنانچہ وہی اسے کوڑے مار رہے تھے۔

اس حدیث کو یونس اور زہری کے ہجرتی نے بھی زہری سے  
روایت کیا اس میں یہ عبارت ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا۔

(از محمد بن شعیبہ از یحییٰ از ہشام از والدہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
مروی ہے کہ ام المؤمنین ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا  
تھا کہ اس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا ان اہل کتاب  
کا یہی طریقہ تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر

۳۵۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا حَبِيبَةُ دَاوُدَ وَسَلَّمَ دَاوُدَ كَرِيْمًا تَنَاهَا  
بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَدَّ كَرِيْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلِيكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ

لہ جب حاکم بن عیسیٰ نے روایت کیا ۳۵۹۵- حضرت عثمان غنی کے حکم سے ۱۲ منہ ۳۵۹۵- دوسری روایت میں اسی کو ٹوکا ذکر  
ہے اس کے خلاف انہیں چھ کوڑے جب اسی کو ٹوکے پھر تو چاروں طریقوں پر لیا جیسے اس کو ٹوکے کے دوسرے ہوں گے تو چالیس ماروں گے اسی کو ٹوکے ہو گئے ۱۲ منہ ۳۵۹۵- جب عثمان غنی  
کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پی لی ۱۲ منہ ۳۵۹۵- یونس کی روایت کو غلطاً بخاری نے مناقب عثمان میں منسلک کیا اور زہری کے ہجرتی کی روایت کو اس میں منسلک کرنے  
تیس سال میں وصل کیا ۱۲ منہ



الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنُو أَعْلَى قَابِجُ مَسْجِدًا  
وَمَاتُوا فِيهِ تِيَابَ الْقُدُورِ وَلِيَاكَ كَثَرًا تَخْلُقُ  
عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۳۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ  
عَنْ أَبِي عَيْنٍ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَدِمْتُ  
مِنَ الْبُحَيْرَةِ وَآتَا جَوْرِيًّا فَكَلَسَا فَوَضَعَا  
لِللَّهِ صَلَواتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمَيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ  
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَواتَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ  
أَلَا عِلْمَ بَيْدٍ وَيَقُولُ سَنَاءَ سَنَاءَ قَالَ  
الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ -

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عُمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَواتُهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَهْجُو عَلَيْنَا فَلَمَّا جَعَلْنَا  
مِنَ عَبْدِ النَّبَاشِيِّ سَلَمًا عَلَيْنَا فَلَمَّ يَدُ عَلَيْنَا  
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنُكَلِّسُكَ عَلَيْكَ فَتَرَدُّ  
عَلَيْنَا قَالَ إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُغْلٌ فَفَلَّحْ إِبْرَاهِيمَ  
كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّوهُ فِي نَفْسِي -

۳۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى بَلَّغْنَا هَجْرَ النَّبِيِّ صَلَواتُهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً

مسجد بنا لیتے مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن  
ہر روز دُعا کے سلسلے ساری مخلوقات سے بدتر حالت میں ہوں گے

۰۰

(از حمیدی از سفیان از اسحاق بن سعید سعیدی از والرش) ام  
خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں جب حبشہ سے واپس ہوئی تو چھوٹی  
سی کچی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک منقش چادر اڑھائی آپ خود  
اس کے پیل بوٹوں پر ماتہ پھیرتے اور سناہ سناہ فرماتے۔

حمیدی کہتے ہیں اس کا مطلب (حبشی زبان میں) ہے اچھا اچھا

(از یحییٰ بن حماد از ابو عوانہ از سلیمان از ابراہیم از علقمہ حضرت  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا  
کرتے آپ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی دناہ  
حبشہ کے پاس سے لوٹ کر آپ کے پاس آئے تو آپ کو سلام کیا آپ  
نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ  
نماز میں رہتے ہم آپ کو سلام کرتے تو آپ جواب دے دیا کرتے اب  
کے آپ نے جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا میں نماز میں آدمی کا دوسرا  
شغل رہتا ہے۔ عیش نے ہر ایک شخص سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں اس میں جواب دیتا ہوں

(از محمد بن علقمہ از ابو اسامہ از برید بن عبداللہ از ابو بردہ حضرت  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مبعوث برسات ہونے کی خبر سنی۔ ہم ایک جہاز میں سوار  
ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبشہ کے ملک میں نجاشی کے پاس

۱۔ یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ سے ہے وہاں امام بخاری نے اس کو اس میں حبش کی ہجرت کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ آپ نماز پڑھتے تھے ۱۳ منہ ۱۴ منہ غلای یا فخر بن غل  
ہم نے تو کوئی کھڑی تو جہاز میں ہو سکتی ۱۵ منہ ۱۶ منہ تو کوئی نماز میں سلام کر کے ۱۷ منہ ۱۸ منہ یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ سے ہے اس حدیث کو اس باب میں اس نے لایا ہے  
۲۔ اس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیش سے لائے کا بیان ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ آپ کے پاس جانے کی نیت ہے ۱۳ منہ

قَالَ لَقَدْ تَنَا سَفِينَتُنَا إِلَى الْخَبَاءِ بِأَلْحَبَةِ  
قَوَّامًا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَتَلَا مَعَهُ حَتَّى  
قَدِمَا قَوَّامًا فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ أَفْتَحَ خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هَجَرْتَانِ.

### باب ۳۵ موت النجاشی

۳۵۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَوْمُوا  
فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَابَةَ.

۳۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَدَّاجَةَ  
أَنَّ عَطَاءَ حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ سَارِقًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلِّ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنا وَرَأَاهُ فَكُنْتُ وَالصَّفَّ  
الْقَائِي أَوَّلَ الثَّالِثِ.

۳۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَسْلَمٍ عَنْ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
ابْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابَةِ النَّجَاشِيِّ  
فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابِعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

چلا گیا وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جنت میں)  
نہیں رہے۔ مدینے میں اس وقت آئے جب آپ خیر فتح کر چکے  
تھے آپ نے (میں) فرمایا اے جبار والو! تمہیں بھی دو ہجرتوں کا ثواب  
ملے گا۔

### باب نجاشی (شاہ حبشہ) کی وفات

(از ابو الربیع از ابن عیینہ از ابن جریج از عطاء) حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک شخص مر گیا۔ اٹھو اور اپنے بھائی اصم  
کی نماز جنازہ پڑھو۔

(از عبد اللہ بن حماد از یزید بن زریج از سعید از قتادہ از عطاء)  
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی۔ ہم نے آپ کے پیچھے  
باندھیں۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از یزید از سلیم بن حیوان از سعید بن منبہ)  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اصمہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔  
یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوار  
نے بھی سلیم بن حیوان سے روایت کیا ہے۔

۱۔ ایک کہ جس جس کو دوسرے حبش سے مدینہ کو مسلماً روایت میں ہے کہ اپنے خبر کے مال غنیمت میں سے ان لوگوں کو حصہ نہیں دیا جو اس مقام پر شریک نہ تھے مگر  
پہلے جہاں ان لوگوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دیا ۱۲ منہ ۳۵ سلیم بن ابی شیبہ بیان ہو گیا تھا جبے دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ امام بخاری اپنی شرط پر یہ ہونے  
وجہ سے اس کو نہ لکے اور یہ اب جو قائم کیا اس میں جو حدیث بیان کی اس سے اس کا اسلام بھی ثابت ہو گیا حدیث کتاب ابی ہریرہ میں گذر چکی ہے۔ کہتے ہیں احمہلہ سن کا لقب تھا  
اور اس کا نام عطیہ تھا ۱۲ منہ ۳۵ حافظ نے کہا ہم نے کتاب ابی ہریرہ میں بیان کر دیا ہے کہ عبد الصمد کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا هُثَيْبُ بْنُ خُرَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَصَاهٍ  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَصَاهٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّبِيَّ  
صَاحِبَ الْخَبَرَةِ فِي لَيْلٍ مَرَّالِذَى مَاتَ فِيهَا قَالَ  
اسْتَغْفِرُوا لِإِخْوَانِكُمْ وَعَنْ صَاحِبٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمَضَةِ فَصَلَّ عَلَيْهِ  
وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

باب ۲۱۵ تَقَاسُمُ الْمَشْرُوكَيْنِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَنِي  
أَرَادَ حَتِينًا مَمْلُوكًا لَنَا عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَخْفِيفُ  
بَنِي كُنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

(از زبیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از  
ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبد الرحمن و ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال  
کے دن صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو اس کے انتقال کی خبر دی اور  
فرمایا اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا کرو۔

اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے  
کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے لوگوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں مدینہ  
کے باہر صرف بستہ فرما کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین  
کا فہم کیا کر عہد و پیمان کرنا۔

(از عبد الغزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از  
ابوسلمہ بن عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جنگ خین کا ارادہ فرمایا تو فرمایا خدا چاہے تو کل میں خیف بنی  
کنانہ میں قیام کریں گے جہاں مشرکین نے کفر جوڑ بیٹھنے کا قہم عہد کیا تھا

۱۔ ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے صحابہ اس کی جگہ یعنی ملک حبش میں پہنچ گئے اور عمرو نے سلام قبول کیا چار طرف سلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے  
جوش میں انہوں نے ایسا قرار نامہ کیا جس کا مقصود یہ تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کا شادی خرید و فروخت کوئی معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک  
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کریں بلکہ انہوں نے ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ  
ایک عہدہ کیا تھا اسے سبوت رکھتے تھے اور جہاں بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں پہنچیں ابوطالب اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیک جاؤ تمہاری طرف  
الشا کا نام اس میں آتی ہے ابوطالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے کہ تم کچھ کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان پس نہ تو مجھے تک بھی  
اس کو حوالہ نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان بھوت نکلتے تو ہم اس کو تمہارے حوالہ کریں گے۔ تم مارو یا زندہ رکھو جو چاہو کہ وہ کافروں کے کچھ بھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا  
تو واقعی مارے حروف دیکھ جاؤ گئی صرف اللہ کا نام آتی ہے۔ اس وقت کیا کہنے لگے ابوطالب تمہارا بھتیجا جاؤ گے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ابوطالب کو یہ قصہ سنا تو انہوں نے پوچھا کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کیا اللہ نے خبر دی؟ آپ نے فرمایا ہاں سو منہ

## باب ۳۶۴ قِصَّةُ ابْنِ مُطَلِّبٍ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَتَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلُبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عِيَاكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوُطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي فَخْصِ خَضِرٍ مِّنْ تَابِرٍ وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَدِّ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُكَلِّمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْتَضِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ لَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ اخْرِجْنِي مِمَّنْ كَلَّمَ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَغَفَّرَنَّ لَكَ مَا أَحْرَأْتَ عَنْ فَذَلِكَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَتَوَلَّتْ

## باب ابوطالب کا واقعہ

(ازمسند دارکیمی ازسنیان ازعبدالملک ازعبداللہ بن عمارش)  
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے چچا ابوطالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے دشمنوں پر خفا ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا انہوں تک آگ میں ہیں اگر میں ان کی سنارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں یعنی بالکل نیچے ہوتے

(ازمجمود ازعبدالرزاق ازمعمر اززہری ازابن مسیب)  
مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابوطالب مرنے لگے تو حضور ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس ابو جہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا اے چچا! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں مجھے اللہ کے پاس ایک دلیل و حجت مل جائے گی۔

ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ کہنے لگے اے ابوطالب! کیا تم عبد اللہ کے دین کو چھوڑ رہے ہو؟ دونوں انہیں یہی سمجھاتے رہے  
آخر ابوطالب نے آخری بات ہو کی وہ یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ چنانچہ آنحضرت نے فرمایا میں آپ کے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا جائے پس جب یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ تَرْجِئِهِ حَبِيبٍ مُّغِيرٍ اور مومنیں کو یہ واضح ہو چکا ہے کہ مشرک دوزخی ہیں تو اب انہیں یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کے حقیقی بھائی تھے جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں سے بچاتے رہے گو اسلام نہ لائے ۱۲ منہ ۱۳ مشرکوں کی ایذا دہی سے ۱۲ منہ

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ -

نیز یہ آیت اتری اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جسے چاہیں

ضروری نہیں کہ اسے ہدایت بھی دے دیں۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از ابن ماجہ از عبد اللہ بن خطاب)

الْكُتَيْبُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَابٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا تو آپ نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ

فرمایا شاید میری شفاعت سے انہیں قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو

تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلُ فِي مَخْصَصٍ

کہ وہ آگ کے درمیانی طبقے میں رکھے جائیں گے کہ ان کے ٹخنوں تک

مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَنْعَلِي مِنْهُ دِمَاقُهُ -

آگ رہے گی مگر دماغ کھولتا رہے گا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَوهَ حَدَّثَنَا

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و در وادری) مزید سے

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَوْنِي عَنْ تَزْيِيدٍ هَذَا

یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ عبارت ہے کہ اس سے اس کی

وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أَمْرٌ دِمَاقُهُ -

اُم دماغ خوش مارے گی۔

**باب ۲۱۵۶** حَدَّثَنَا

**باب** واقعہ اسراء (بیت المقدس تک سفر نبوی)

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل) میں فرمایا پاک

أَسْزَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ

ہے وہ ذات جس نے راتوں رات اپنے بندے کو سیر

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى -

کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا الْكُتَيْبُ

(از یحییٰ بن مکیم از یحییٰ از عقیل از ابن شہاب از ابوسعید بن

عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ

عبد الرحمن) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جیسے قریش نے مجھے (معراج کے

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متعلق) جھٹلایا تو میں طیم میں کھڑا ہو گیا اللہ نے بیت المقدس کو میرے

يَقُولُ لَنَا كَذَبْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ

سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں نے اسے دیکھ کر قریش سے اس

۱۔ بلکہ حدیث اور اگر اچھی اللہ تعالیٰ کے سخت بار میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ معراج کی رات کتاب ام المانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے

حرم کی زمین مراد ہے اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس

سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کا منکر کفر اور بدعتی ہے۔ حافظ نے کہا اکثر علماء نے سلف

قول ہے کہ معراج جمہ اور روع دونوں کے ساتھ جب لاری میں ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسراء یعنی بیت المقدس تک جانا

ہمسفاری میں تھا اور معراج خواب میں ۱۲ منہ

فَحَلَّ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمُفَقَّسِ قَطِيعَتُ أَخِيهِمْ  
عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ -

## باب ۳۱۵ المِعْرَاج

۳۰۹ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ نَبْتَةَ أَنَّ اللَّهَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى  
بِهِ بَيْتًا أَنَا فِي الْحَبِيدِ وَرَبَّنَا تَالِ فِي الْحَجَرِ  
مُضْطَجِعًا إِذْ أَنَا فِي آتٍ فَقَدْ تَحَالَ وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ قَسِيًّا مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ  
لِلْحَارِثِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ  
ثُغْرَةٍ نَجَحَ إِلَى شَعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ  
قَصَبَةٍ إِلَى شَعْرَتِهِ فَأَسْتَحْيِي قَلْبِي ثُمَّ أَتَيْتُ  
بَطَسْتُ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ رِيْمَانًا فَعَسَلُ  
قَلْبِي تَوَحُّشِي ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَا أَتِي دُونَ الْبَعْلِ  
وَقَوَى الْحِمَارُ أَبْيَضُ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ رُودُ هَذَا الْبَعْلِ  
يَا أَبَا حَمْرَةَ قَالَ أَنَسُ نَعَمْ يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ  
أَقْصَى طَرَفِهِ فَمَحِلَّتْ عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ بِوَجْهِ رَيْلٍ  
حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْقَمَ فِقِيلٌ مَن  
هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ هَمَّامٌ  
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَوْحِبًا

## باب واقعہ معراج

(از حدیث بن خالد زہام بن یحییٰ از قتادہ از انس بن مالک، مالک  
بن حصصہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام  
سے معراج کی رات کا واقعہ بیان فرمایا۔

میں عظیم یا حجر میں لینا ہوا تھا اتنے میں ایک آنے والا فرشتہ  
آیا (یعنی جبرئیل) میرا سینہ کھول دیا راوی کہتے ہیں میں نے جادو  
سے جو انسان کے مصاحب تھے میرے پاس بیٹھے تھے معلوم کیا اس  
سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا ہنسی کے گڑھے سے ناف تک  
نیز میں نے حضرت انس رضی سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے  
ناف تک، چنانچہ میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا پشت لائے جو  
ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھویا گیا پھر بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ  
دیا گیا۔ بعد ازاں ایک جانور لایا گیا جو خیر سے ذرا نیچا اور گدھے سے  
کچھ اونچا تھا جادو نے حضرت انس رضی سے پوچھا اے ابو حمزہ! یہ جانور  
برا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ قدم و پاؤں ڈالتا تھا جہاں تک  
اس کی نگاہ پہنچتی تھی میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام نے  
چلے یہاں تک کہ نزدیک والے (پچھلے) آسمان پر پہنچے جبرئیل نے  
کہا دروازہ کھولو۔ (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں  
ہوں (جبرائیل) پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے  
کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا یہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے

یہ سچے سچے روایت میں ہوں ہے کہ جب معراج کا واقعہ بیان کیا تو قریش کے کافروں نے انکار کیا اور ان کو یہ پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کی کسی دن سنان کا لقب صدیق ہو گیا بلکہ  
نے اس کا لقب سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کی اسلامی گلی اور بیت المقدس کے کھڑے پاس کھڑکی میں اس کو بیٹھا جانا اور اس کی سفت بیان کرنا جاتا  
سہ اس بعض نے یہ بھی کہا کہ اس راوی اور معراج دونوں ان کے لگاتار میں واقع ہوئے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ہر ایک کو علیحدہ باب میں بیان کیا مگر خود امام بخاری نے کہا یہ متصل ہیں  
یہ باب بتایا کہ اس راوی نے ان کو یہ خبر سن ہوئی اس سے صاف معلوم ہے کہ اس راوی اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے اور یہی قول صحیح ہے ۱۴ منہ ۱۵ جبرئیل اس حکیم کو کہتے ہیں یہ  
قادر ہادی و مشک ہے کہ خط کا لفظ یا حجر کا ایک روایت میں ہوں ہے میں کہتے ہیں کہ اس تھا ایک روایت میں ہوں ہے میں ابو طالب کی شعب میں تھا ایک میں ہوں ہے کہ یہ لکھی گئی  
کے گھر میں تھا ۱۲ منہ ۱۳ دوسری روایت میں ہوں ہے ایمان اور شک سے ہر امر تھا ۱۴ منہ ۱۵ ایمان اور شک سے حرطت میں تھے ۱۶ منہ ۱۷ اور سنہ ۱۸ لکھا گیا ۱۹ منہ

بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ مُجَاءً فَفَعَّمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ قَادَا  
 فِيهَا أَدْمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ أَدْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
 فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْإِن  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ  
 الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَمَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا أَقَالَ جِبْرِيلُ  
 قَبِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
 إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ مُجَاءً  
 فَفَعَّمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا بِالنَّبِيِّ وَعِيسَى وَهُوَ ابْنُ  
 الْحَالَةِ قَالَ هَذَا ابْنُكِ وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا  
 فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ لَا مَرْحَبًا بِالْآخِرِ الصَّالِحِ  
 وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ  
 فَاسْتَفْتَمَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا أَقَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ وَمَنْ  
 مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ  
 نَعَمْ قَبِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ مُجَاءً فَفَعَّمْ فَلَمَّا  
 خَلَصَتْ إِذَا بِيُوسُفَ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ  
 عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِرِ  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي حَتَّى آتَى  
 السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَمَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا أَقَالَ  
 جِبْرِيلُ قَبِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلَ أَوْ  
 قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ  
 الْمَجِيءُ مُجَاءً فَفَعَّمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِلَى إِدْرِيسَ  
 قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
 فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِرِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ  
 صَعِدَ بَنِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَمَ  
 قَبِيلَ مَنْ هَذَا أَقَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلَ وَمَنْ مَعَكَ

کہا ہاں! تب اندروالے فرشتے نے کہا مرحبا خوش آمدید اور دروازہ کھول  
 دیا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں جبرئیل نے کہا یہ  
 آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام  
 کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا اچھے بیٹے اچھے پیغمبر  
 پھر جبرئیل اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں  
 بھی کہا دروازہ کھولو! پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل  
 پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! اس وقت (اندروالے  
 فرشتے) کہنے لگے مرحبا خوش آمدید پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا  
 دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں خالہ  
 زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرئیل نے کہا یحییٰ و عیسیٰ سلام میں انہیں سلام کیجئے  
 میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا نیک  
 بھائی نیک نبی۔

پھر جبرئیل مجھے لے کر اور اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہنچے دروازہ  
 کھلوا یا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل! پوچھا گیا  
 آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا  
 کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پس (اندر سے فرشتہ) کہنے  
 لگا مرحبا خوش آمدید اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں  
 حضرت یوسف علیہ السلام بیٹھے ہیں جبرائیل نے کہا یوسف پیغمبر ہیں انہیں  
 سلام کیجئے! میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا  
 برادر نیک نبی نیک۔

اب جبرئیل مجھے لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان  
 پر پہنچے وہاں بھی (حب معمول) دروازہ کھلوا یا اندر سے پوچھا گیا کون؟  
 جبرئیل علیہ السلام نے کہا، جبرائیل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون  
 ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمُرُحَّبُ جَاءَ فَلَمَّا  
خَلَصْتُ فَإِذَا هَاهُنَا قَالَ هَذَا هَاهُنَا  
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا  
بِهِ بِإِلَازِمِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ مَعِدِي  
حَقِّي آتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَمَ قِيلَ مَنْ  
هَذَا قَالَ جَابِرٌ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا  
بِهِ فَنِعِمَّ الْمُرُحَّبُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا أُمُوسُ  
قَالَ هَذَا أُمُوسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ  
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِإِلَازِمِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ ابْنِي  
يَا بَنِي غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ  
أَمْتِهِمْ كَلْتُ مَنْ يَكِدُ خَلْفَهَا مِنْ أَمْتِي ثُمَّ مَعِدَا  
بَنِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَمَ جَابِرٌ قِيلَ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَابِرٌ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ  
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعِمَّ الْمُرُحَّبُ جَاءَ فَلَمَّا  
خَلَصْتُ فَإِذَا أَبُورَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُورَاهِيمُ  
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ  
قَالَ مَرْحَبًا بِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
ثُمَّ رَفَعْتُ يَدِي سِدْرَةَ الْبُنْتِى فَإِذَا ابْنُ قُحَيْلٍ  
مِثْلُ قُحَيْلٍ هَجَرَ وَلَا ذَا وَرَقَهَا مِثْلُ آذَانِ

انہوں نے کہا ہاں! چنانچہ وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! دروازہ  
کھول دیا گیا میں اندر گیا تو ادریسؑ کو دیکھا۔ جبرائیلؑ نے کہا یا ادریسؑ  
میں انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور  
کہنے لگے مرحبا براور نیک نبی نیک!

اب جبرائیلؑ مجھے لے کر اور اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے  
وہاں بھی دروازہ کھلوا یا ادریسؑ سے پوچھا گیا کون؟ جبرائیلؑ نے کہا جبرائیلؑ پوچھا  
گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا گیا کیا وہ بلائے  
گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں تب وہ بولے مرحبا خوش آمدید! جب  
میں اندر پہنچا تو ہارونؑ کو دیکھا۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں انہیں سلام  
کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا براور نیک نبی نیک  
بعد ازاں جبرائیلؑ مجھے لے کر اور اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر  
پہنچے دروازہ کھلوا یا ادریسؑ سے پوچھا گیا کون؟ جواب دیا گیا جبرائیلؑ! پوچھا  
گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے کہا محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے  
گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! تب کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! جب میں  
اندر پہنچا موسیٰؑ کو دیکھا جبرائیلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ علیہ السلام ہیں انہیں سلام  
کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا براور نیک  
نبی نیک! جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجر پوچھی  
تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ نوجوان میرے بعد پیغمبر بنا  
کر بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت  
میں جائیں گے

بہر حال جبرائیلؑ مجھے لے کر اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوا یا  
(اندر سے) پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبرائیلؑ! پوچھا گیا آپ کے  
ساتھ اور کون ہیں؟ کہنے لگے محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ادریسؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نوحؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دارا نہ تھے ورنہ اچھا بتایا کہتے ۱۲ منہ  
۲۔ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے جس کدہ سے نہیں منہ مایا بلکہ افسوس اور رنج کی راہ سے کہ محمدؐ کو دین حق کے تابعدار تھے نہیں ملے ۱۲ منہ



الْفِيلَةِ قَالَ هَذَا سُلَيْمَةُ الْمُنْتَهَى وَلِذَا أُوْبِعَ أَهْلُ  
تِهْرَانِ بِالطَّيْنِ فَهَرِاطُ هَرَانِ فَقُلْتُ هَذَا بِنِ  
جَبْرِئِيلَ قَالَ أَمَّا الْبَلَطَانُ فَتِهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا  
الطَّاهِرَانِ فَالْبَيْتُ وَالضَّرَاتُ ثُمَّ دَفَعُوا إِلَيْكَ الْمَغْمُورَ  
ثُمَّ أُبَيْتُ بِأَقَاةٍ مِنْ حَرِّ أَقَاةٍ مِنْ لَبَنٍ وَأَقَاةٍ  
مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفَطْرَةُ أَنْتَ  
عَلَيْهَا دَأَمْتُكَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَاةِ حُسَيْنَ  
صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ عَلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ  
يَا أُمِّتُ قَالَ أُمِّتُ بِحُسَيْنٍ صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ  
قَالَ إِنْ أَتَيْتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ حُسَيْنَ صَلَاةٍ كُلِّ يَوْمٍ  
وَأَنْتِ وَاللَّهِ قَدْ جَوَّيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَمَا لَحْتُ بَقِيَّ  
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ فَارْجِعِي إِلَى رَبِّكَ كَمَا لَمْ  
الْقَضِيَّةُ لَا مَتَّكَ فَرَجَعْتُ فَوْضَعُ عَشْرًا  
فَرَجَعْتُ إِلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَوْضَعُ  
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ  
فَوْضَعُ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ  
مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِّتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ  
فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلُهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِّتُ بِحُسَيْنٍ  
صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مَوْضِعٍ فَقَالَ  
يَا أُمِّتُ قُلْتُ أُمِّتُ بِحُسَيْنٍ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ  
قَالَ إِنْ أَتَيْتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ حُسَيْنَ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ

انہوں نے کہا ہاں تب وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! جب میں  
اندر داخل ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا جبرائیلؑ نے کہا یہ آپؑ کے  
والد حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام ہیں! انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا اور  
انہوں نے جواب دیا پھر فرمائے لگے مرحبا پس نیک پیغمبر نیک۔

پھر سدرۃ المنتہی بلند کر کے مجھے دکھائی گئی میں نے دیکھا کہ اس کے  
بیزخبر کے منکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہفتی کے کان کی طرح!۔

جبرائیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں (اس بڑے) چاندیاں  
بھولی ہیں دو توبند ہیں اور دو کھلی ہیں میں نے پوچھا جبرائیلؑ کیسی ندیاں  
میں؟ انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں  
اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات ہیں پھر بیت المعمور مجھے بلند  
کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا ایک پیالہ دودھ  
کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اسے پی  
لیا، جبرائیلؑ نے کہا یہ پیالہ فطرت اسلام ہے جس پر آپؑ ہیں اور آپؑ کی امت  
پھر مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ  
کرا یا تو حضرت موسیٰؑ کے سامنے سے گذرا انہوں نے پوچھا کہیے آپؑ کو کیا حکم

۱۹ میں نے کہا پچاس نمازیں روزانہ کی فرض ہوئیں۔ انہوں نے کہا آپؑ  
کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ مجھے بخدا لوگوں کا  
بہت تجربہ ہے اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں۔ آپؑ  
یوں کیجئے! اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کیلئے تخفیف  
طلب کیجئے! یہ سن کر میں واپس ہوا اور اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے دس  
نمازیں مجھے معاف کر دیں۔ واپس آیا تو پھر موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔

انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہو گئیں واپس موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا۔  
دس اور معاف ہو گئیں۔ پھر لوٹ کر آیا موسیٰؑ علیہ السلام نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں۔ دس نمازیں فرض رہیں پھر لوٹ  
کرا یا تو موسیٰؑ نے وہی کہا۔ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں روزانہ رہ گئیں لوٹ کر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہیے آپؑ کیا حکم

۱۰ ہر ایک مقام کا نام چھ شام کے مکان میں وہاں کے محلے مشہور معروف ہیں سب عرب لوگ ان کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ جس میں سرخ زرد فرشتے  
روزانہ جاتے ہیں پھر دوبارہ آئے کسی اسی اور لزبت قیامت تک نہیں آئے ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی پھر جلاؤ اور تخفیف کراؤ ۱۳ منہ

وَلَا إِلَهَ إِلَّا قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ بِمَنْ  
إِسْرَئِيلَ أَشَدَّ الْمُعْتَابِرِينَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ  
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمْرِي قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي  
حَتَّى اسْتَعِيدْتُ وَلَكِنْ أَرْضَيْتُ وَأُسَلِّمُ قَالَ  
فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضِيتُ فَرُيَضِقُ  
وَحَقَّقْتُ عَنْ عِبَادِي -

ہوا میں نے کہا پانچ نمازیں روزانہ - انہوں نے کہا دیکھئے آپ کی  
امت سے ہر روز پانچ نمازیں بھی ادا نہیں ہو سکیں گی میں آپ سے پہلے  
لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں وہی ہر اہل پرہیز زور ڈال چکا ہوں نہ  
آپ ایسا کیجئے پھر اپنے پروردگار سے پاس جائیے اپنی امت پر تخفیف کر لائیے  
میں نے کہا میں اپنے رب سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا - ایسا میں  
پند راضی ہوں - اور مان لیتا ہوں - جب میں آگے بڑھا تو منادی

نے ندا دی (یعنی رب نے) میں نے اپنے بندوں کے لئے فرضیہ جاری کر دیا اور ان پر تخفیف بھی کی ہے

۳۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ ثنا سفيان بن عيينة  
عن عمار بن عبد الله عن ابن عباس بن علي في قوله تعالى  
وَمَا جَعَلْنَا الزُّرُوعَ إِلَّا غَنَّةً لِلنَّاسِ  
قَالَ هِيَ زُرْعَا عَيْنٍ أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ  
وَالشَّجَرَةُ الْمَعْنُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّرُوعِ

(از حمیدی از سفیان از عمار از ابن عباس) حضرت ابن عباس رضی  
آیت و مَا جَعَلْنَا الزُّرُوعَ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں زوریا سے آنکھ  
سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرت کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ  
کو بیت المقدس تک لے گئے (خواب منسرا دہنیں)

ابن عباس رضی کہتے ہیں (اس سورہ میں) شجرہ معنونہ سے مراد  
شجرہ کا درخت ہے۔

**باب** الفار کے وفد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس مکے میں آئے۔ اور بیعت عقبہ کا بیان۔

**باب** وقود الانصار إلى  
النبي صلى الله عليه وسلم بمكة  
وبعثة العقبه -

۳۶۱۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللُّثَمِيُّ عَنْ  
عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ  
حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ  
ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ  
حِينَ هَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ  
حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(از یحییٰ بن کثیر از ابن شہاب از عقیل از ابن مالک)  
از عبسہ از یونس بن شہاب حدیث ہے کہ عبد اللہ بن کعب بن  
مالک (عبد اللہ بن کعب اپنے والد کعب کو جب وہ نابینا ہو گئے تھے  
پھر کر جلتے تھے عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کعب سے سنا  
کہ وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکے پھر  
ایک طویل واقعہ سنایا۔  
ابن کعب نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کہ ابن نے

لے جب بھی وہ پوسے احکام ادا نہ کر سکے ۱۲ منہ ۱۲ پانچ نمازیں اپنی امت سے چڑھاؤں کا ۲ منہ ۲ یعنی وہی پاس نمازیں پہلے بارہ من کی تھیں قائم ہیں  
ہر نماز میں دس غاروں کا ثواب ہے اور ہر تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی - اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شب حرا میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
پلا واسطہ کلام کیا ۱۲ منہ

عَزَّ وَجَلَّ بِطَوْلِهِ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ  
وَأَقْدَمَ شَهِدَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا  
أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ  
أَذْكُرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا -

۳۷۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ كَانَ عُمَرُو بْنُ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ شَهِدْتُ خَالِدًا فِي الْعُقَبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُ هَؤُلَاءِ بَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ -  
۳۷۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْشَمُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءُ قَالَ  
جَابِرُ أَنَا وَابْنُ وَخَالٍ مِنَ أَهْلِ الْعُقَبَةِ -  
۳۷۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ  
عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ  
إِنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا  
بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ  
وَمِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِمَّنْ أَهْلُ  
تَمَاكُيَا يَعْنُوْنَ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا  
تُشْرِكُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا تَكْفُرُوا وَلَا

کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جبکہ  
ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھے تو اس  
رات کے عوض جنگ بدر میں شریک ہونا زیادہ قیمتی معلوم نہیں ہوتا  
اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں نہ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمر و بن دینار) حضرت جابر بن  
عبد اللہ انصاری کہتے ہیں مجھے لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں  
ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ نعمان بن عوف کہتے تھے انکے دونوں  
ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے نہ  
(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عطاء) حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں میرے والد اور ماموں تینوں بیعت عقبہ  
میں شامل تھے۔

(از اسحاق بن منصور از یعقوب بن ابراہیم از برادر زادہ  
ابن شہاب از عماد) ابودریس عائد اللہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت  
ان اصحاب میں ہیں جو جنگ بدر اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (بیٹھے)  
تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو  
شریک نہ بناؤ گے، چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو  
قتل نہ کرو گے۔

اور اپنے ہاتھوں پیروں کے درمیان افراء پرواز کی کرنے لیے

۱۔ کہ چونکہ اول جنگ ہے جملہ اہل بدر نے کافروں سے کہ اور جس کا دروں سے بچے بڑے دیکھیں مائے گئے ان کو سخت مزیت ہوئی لیلۃ العقبہ کا ذکر اور بکرہ کے پہلے یہ روایات  
میں ہیں انصاف لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفاقت اور ادا کا قطعی عہد و پیمان کیا تھا ادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کہ بارہ نقیب مقرر کئے تھے یہ رات بھی بڑی مبارک  
رات تھی جس سے اسلام کی بنا قائم ہوئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان حاصل ہوا اس لئے کہ بیعت نے اس میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا ۱۲۔ منذ  
۱۔ کہ جو سلفہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھا وہ سب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی قطلانے نے کہا مابراکہ ہاں کام نام لیسیم تھا ان کے بھائی ثمالیہ اور عمر و بنے براء  
بابکے ماموں تھے لیکن ان کے مرنے سے وہ نہ رہے تھے اور عرب لوگ مائے گئے سب مرنے کو ماموں کہتے ہیں یعنی ان کا نام ۱۲۔ منذ اسی حدیث سے صوفی نے یہی کہ بیعت نکالی ہے یہی بیان  
بیعت کیا تو یہ کہ بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے فراموش ادا کریں گے گناہ پرستے ہیں گناہ پرستہ لاچار ہونا جو درویشوں میں معمول ہے اس کی کوئی سند عجیب و غریب نہیں میں نہیں لی ۱۳۔ منذ

كَاتُوا بِهٖ مَتَّانٍ تَقَرُّوْنَ لَهُ بِأَيِّدِيكُمْ فَ  
وَارْجِعْكُمْ مَوَدَّةً تَعُصُوْنِي فَيُفِي مَعْرُوفِي فَمَنْ عَفَى  
مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذُلٍّ  
شَيْئًا مَعْرُوفٍ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَغَدَاةٍ  
وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذُلٍّ شَيْئًا فَسَتَرَ اللَّهُ  
فَأَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَافَيْهِ وَإِنْ شَاءَ  
عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذُلٍّ -

۳۶۱۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي نُحَيْرٍ عَنِ  
الصَّنَائِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّكَ قَالَ  
إِنِّي مِنَ الْمُتَّبَاعِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعَنَا عَلَى أَنْ  
لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تُزْنُوا  
وَلَا تُقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ  
وَلَا تَنْتَهَبُوا وَلَا تَعْصُوا بِالْجُنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا  
ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ  
ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ -

**باب ۲۱۵۹ تزويج النبی صلی**  
اللہ علیہ وسلم عائشہ وقد و  
المدینۃ وبنائہ بہا۔

۳۶۱۶ حَدَّثَنَا خُرُودَةُ ابْنَةُ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَسْهُورٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ سَبْعِينَ وَفِي مَنَا

یہ کوئی فتنہ نہ بگاڑے نیز ابھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرے پس تم میں جو شخص  
اس بیعت پر ثابت قدم رہے گا اسے اللہ اجر دے گا اور جس سے کوئی بات مخالفت کی جاوے  
ہوئی تو یا دنیا میں اسے سزا ملے گی اور وہ آخرت کے عذاب کا گناہ ہو جائے گی اور  
جس شخص سے شرک کے سوا کوئی گناہ سرزد ہوا اور اللہ نے اس کے گناہ چھپا  
دئے تو آخرت میں اللہ کو اختیار ہے خواہ اسے سزا دے یا معاف کرے جفرت عبادہ رضی  
فرماتے ہیں میں نے ان امور پر آنحضرت سے بیعت کی۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابو النخیر از صنایجی) حضرت  
عبادہ بن صامت کہتے ہیں میں (لیلۃ العقبہ میں) بارہ لقبوں میں تھا  
جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ان امور پر بیعت  
کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنالیں گے، چوری نہ کریں گے  
زنا نہ کریں گے، اور اس جان کو نہ ماریں گے جسے اللہ نے مارنا حرام کیا  
ہے مگر حق سے قتل کرنا مستثنیٰ ہے، غارتگری نہ کریں گے اور معصیت  
اور نافرمانی نہ کریں گے آپ نے جنت کا وعدہ کیا بشرطیکہ ہم اس اقرار  
پر عمل کریں، اگر کسی امر میں مخالفت کریں گے تو اللہ کو اختیار ہے۔

**باب** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا عقد اور ان کا مدینہ اگر رخصت ہونا۔

(از فروہ بن ابی المعز از علی بن مسہر از ہشام از والدہ شمس)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ نے جب  
مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ  
مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلے میں اترے مجھے

۱۵ اس حدیث کی شرح کتاب الايمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ ۱۱۷۷ منہ ۱۱۷۸ منہ ۱۱۷۹ منہ ۱۱۸۰ منہ ۱

الْمَدِينَةِ فَكَرْنَا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْدَجِ  
فَوَعَدْتُ فَنَزَعْتُ شَعْرِي فَوَقَفْتُ جَمْعِي فَأَتَيْتَنِي  
أُحْتِجُّ أَمْرُ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أَرْجُو حَتَّى مَعِيَ  
صَاحِبٌ لِي فَصَارَ حَتَّى لِي فَأَتَيْتَهَا مَا أَذْرِي  
مَا تُرِيدُ لِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفْتَنِي  
عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَا أَفْهَمُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ  
نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ سَيْلًا مِنْ مَاءٍ فَسَحَّتْ بِهِ  
وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي لَدَا أَرْحَاذِ  
نِسْوَةِ بَنِي الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَمَلَنَ عَلَيَّ  
الْحَارِثُ وَالْبُرَكَّةُ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفَةٍ سَأَلْتَنِي  
إِلَيْهِمْ فَأَصْلَحَنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُغْنِي إِلَّا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَضَمْتُ  
إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ -

۳۶۱۷ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا  
أَرَيْتَكَ فِي الْمَنَاءِ وَتَوَكَّلِينَ أَرَأَيْتَكَ فِي سَفَرٍ  
مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ أُمْرَأَتُكَ فَانْشَفُ  
عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنَّ نَيْكَ هَذَا مِنْ  
عِنْدِ اللَّهِ مُضِيءٌ -

۳۶۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ تَوَقَّيْتُ خَدِيجَةَ قَبْلَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

بخاری آنے لگا میرے بال جھڑکتے تھے (بخاری اچھا ہو گیا تو) مونڈھوں تک  
بال خوب ہو گئے میری ماں ام رومان (ایک دن) میرے پاس آئیں  
میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی انہوں نے زور سے  
آواز دے کر بلایا مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں؟ انہوں  
نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کیا میرا سانس  
بھول رہا تھا ذرا آرام آیا تو انہوں نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا  
پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے  
کہا مبارک ہو مبارک ہو تمہاری قسمت اچھی ہے میری والدہ نے مجھے  
ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ جب آنحضرت چاشت  
کے وقت تشریف لائے۔ ان عورتوں نے مجھے آپ کے حوالے کیا۔ اس وقت  
میری عمر نو برس کی تھی۔

(از معملہ از وہیب از ہشام بن عروہ از والدہ) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
نے تجھے دو بار خواب میں دیکھا کہ تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں  
(لبی ہوئی) ہے اور جبریل علیہ السلام کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بیوی ہے  
میں نے کھول کر دیکھا تو اندر تو لقمی۔ میں نے جی میں کہا اگر یہ خواب  
خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اسے پورا کرے گا۔

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام بن عروہ) حضرت  
عروہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہجرت سے تین سال پہلے ہو گیا۔ دو یا تین سال آنحضرت بغیر

۱۔ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر پانی پر پڑھے ہیں آپ سے پاس انصار کی کئی عورتیں اور مردوں  
ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلایا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کہے یہ کہہ کر سب عورتیں اور مرد باہر چل دیئے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہ رکھیں آرام فرمایا۔ تجھے میں یہ سالہت والے سال ۶۱۰ یا ۶۱۱ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ ۱۰۰۱ منہ ۱۰۰۲ منہ ۱۰۰۳ منہ ۱۰۰۴ منہ ۱۰۰۵ منہ ۱۰۰۶ منہ ۱۰۰۷ منہ ۱۰۰۸ منہ ۱۰۰۹ منہ ۱۰۱۰ منہ ۱۰۱۱ منہ ۱۰۱۲ منہ ۱۰۱۳ منہ ۱۰۱۴ منہ ۱۰۱۵ منہ ۱۰۱۶ منہ ۱۰۱۷ منہ ۱۰۱۸ منہ ۱۰۱۹ منہ ۱۰۲۰ منہ ۱۰۲۱ منہ ۱۰۲۲ منہ ۱۰۲۳ منہ ۱۰۲۴ منہ ۱۰۲۵ منہ ۱۰۲۶ منہ ۱۰۲۷ منہ ۱۰۲۸ منہ ۱۰۲۹ منہ ۱۰۳۰ منہ ۱۰۳۱ منہ ۱۰۳۲ منہ ۱۰۳۳ منہ ۱۰۳۴ منہ ۱۰۳۵ منہ ۱۰۳۶ منہ ۱۰۳۷ منہ ۱۰۳۸ منہ ۱۰۳۹ منہ ۱۰۴۰ منہ ۱۰۴۱ منہ ۱۰۴۲ منہ ۱۰۴۳ منہ ۱۰۴۴ منہ ۱۰۴۵ منہ ۱۰۴۶ منہ ۱۰۴۷ منہ ۱۰۴۸ منہ ۱۰۴۹ منہ ۱۰۵۰ منہ ۱۰۵۱ منہ ۱۰۵۲ منہ ۱۰۵۳ منہ ۱۰۵۴ منہ ۱۰۵۵ منہ ۱۰۵۶ منہ ۱۰۵۷ منہ ۱۰۵۸ منہ ۱۰۵۹ منہ ۱۰۶۰ منہ ۱۰۶۱ منہ ۱۰۶۲ منہ ۱۰۶۳ منہ ۱۰۶۴ منہ ۱۰۶۵ منہ ۱۰۶۶ منہ ۱۰۶۷ منہ ۱۰۶۸ منہ ۱۰۶۹ منہ ۱۰۷۰ منہ ۱۰۷۱ منہ ۱۰۷۲ منہ ۱۰۷۳ منہ ۱۰۷۴ منہ ۱۰۷۵ منہ ۱۰۷۶ منہ ۱۰۷۷ منہ ۱۰۷۸ منہ ۱۰۷۹ منہ ۱۰۸۰ منہ ۱۰۸۱ منہ ۱۰۸۲ منہ ۱۰۸۳ منہ ۱۰۸۴ منہ ۱۰۸۵ منہ ۱۰۸۶ منہ ۱۰۸۷ منہ ۱۰۸۸ منہ ۱۰۸۹ منہ ۱۰۹۰ منہ ۱۰۹۱ منہ ۱۰۹۲ منہ ۱۰۹۳ منہ ۱۰۹۴ منہ ۱۰۹۵ منہ ۱۰۹۶ منہ ۱۰۹۷ منہ ۱۰۹۸ منہ ۱۰۹۹ منہ ۱۱۰۰ منہ ۱۱۰۱ منہ ۱۱۰۲ منہ ۱۱۰۳ منہ ۱۱۰۴ منہ ۱۱۰۵ منہ ۱۱۰۶ منہ ۱۱۰۷ منہ ۱۱۰۸ منہ ۱۱۰۹ منہ ۱۱۱۰ منہ ۱۱۱۱ منہ ۱۱۱۲ منہ ۱۱۱۳ منہ ۱۱۱۴ منہ ۱۱۱۵ منہ ۱۱۱۶ منہ ۱۱۱۷ منہ ۱۱۱۸ منہ ۱۱۱۹ منہ ۱۱۲۰ منہ ۱۱۲۱ منہ ۱۱۲۲ منہ ۱۱۲۳ منہ ۱۱۲۴ منہ ۱۱۲۵ منہ ۱۱۲۶ منہ ۱۱۲۷ منہ ۱۱۲۸ منہ ۱۱۲۹ منہ ۱۱۳۰ منہ ۱۱۳۱ منہ ۱۱۳۲ منہ ۱۱۳۳ منہ ۱۱۳۴ منہ ۱۱۳۵ منہ ۱۱۳۶ منہ ۱۱۳۷ منہ ۱۱۳۸ منہ ۱۱۳۹ منہ ۱۱۴۰ منہ ۱۱۴۱ منہ ۱۱۴۲ منہ ۱۱۴۳ منہ ۱۱۴۴ منہ ۱۱۴۵ منہ ۱۱۴۶ منہ ۱۱۴۷ منہ ۱۱۴۸ منہ ۱۱۴۹ منہ ۱۱۵۰ منہ ۱۱۵۱ منہ ۱۱۵۲ منہ ۱۱۵۳ منہ ۱۱۵۴ منہ ۱۱۵۵ منہ ۱۱۵۶ منہ ۱۱۵۷ منہ ۱۱۵۸ منہ ۱۱۵۹ منہ ۱۱۶۰ منہ ۱۱۶۱ منہ ۱۱۶۲ منہ ۱۱۶۳ منہ ۱۱۶۴ منہ ۱۱۶۵ منہ ۱۱۶۶ منہ ۱۱۶۷ منہ ۱۱۶۸ منہ ۱۱۶۹ منہ ۱۱۷۰ منہ ۱۱۷۱ منہ ۱۱۷۲ منہ ۱۱۷۳ منہ ۱۱۷۴ منہ ۱۱۷۵ منہ ۱۱۷۶ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِقَلْبٍ سَيْنِينَ فَلَمَّتْ  
سَتَيْنٍ أَوْ أَقْرَبَ مِنْ ذَلِكَ وَتَكُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ  
وَهِيَ بِنْتُ سَيْتٍ سَيْنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ  
بِنْتُ تَسْعٍ سَيْنِينَ -

**باب ۲۱۶۰ هَجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ**  
وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا  
الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا تَحْتَ الْأَنْصَارِ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي لَمَنَامِ رَأَى  
أَهَا جَدُّ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ بَيْتِهَا  
فَنَحَلَ فَنَاحَ وَهَلَكَ إِلَى أَنْهَا  
الْيَمَامَةُ أَوْ هَجْرَةَ فَإِنَّ الْمَدِينَةَ  
يَأْتِي -

۳۶۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
دَاوُدَ يَقُولُ عَدْنًا خَبَابًا فَقَالَ هَا جَرْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَيِّدُ وَجْهَ اللَّهِ  
فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِتْنَا مَنْ قَضَى لَهُ بِأَحَدٍ  
مِنْ آجِرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ  
فَقِيلَ يَوْمَ مَا أَحْيَى وَتَرَكَهُ مُؤَدَّ فَمِتْنَا إِذَا غَطَيْنَا  
بِهَذَا أَسْلَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَتْ

زوجہ کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا اسوقت  
ان کی عمر چھ سال کی تھی۔ نو سال کی عمر میں رخصتی عمل میں آگئی۔

**باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی مدینہ  
کی طرف ہجرت۔**

عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہو تو  
تو میں انصار کی طرح ایک انصاری ہوتا۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ  
میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں  
جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے) میرا خیال یہاں تک پہنچا  
اور ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مدینہ ہے جس  
کا پہلا نام یثرب تھا۔

(از حمیدی از سفیان از اعمش) ابو وائل کہتے ہیں ہم حضرت  
خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص  
اللہ کی رضا کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ  
پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا۔ اب بعض لوگ ہم میں ایسے تھے جو دنیاوی  
نفع حاصل کیے بغیر انتقال کر گئے۔ انہی میں مصعب بن عمیر تھے جو  
جنگ اُحد میں شہید ہوئے صرف ایک دھاری دار کبل چھو گئے۔  
جب (کفن کے وقت) اس کبل سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل  
جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنا چھوٹا کبل تھا) چنانچہ

اس وقت کہیں نہ جانا میرے لئے مناسب تھا لیکن میں جہاں ہوں کہ ہجرت کر چکا ہوں اس لئے کہیں ہمیشہ کیلئے نہیں رہ سکتا۔ ان دونوں دعا توں کو خدا مام  
بخاری نے غزوہ خنداب اور مدینہ قبل انصار میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ جملہ نصف سے مدینہ منزل ہے ۱۲ منہ  
کے مکہ میں ۱۲ منہ ۱۵ جو بحر میں ہے ۱۲ منہ ۱۵ ان کا سارا بدلہ آخرت ہی پر ۱۲ منہ ۱۵ بن ہاشم بن عبد مناف ۱۲ منہ ۱۵ اہل بیت کے اساتذہ چھوٹا ۱۲ منہ





اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَ  
لَيْسَ جِهَادٌ وَبَيْتُهُ -

۳۶۲۳ - حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ سَعْدًا قَالَ أَلَلَّ اللَّهُ مَا أَتَاكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ  
أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَدُّنَا  
رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ  
فَإِنِّي أَطُنُّ أَتَاكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ  
وَقَالَ آيَاتُ بْنُ كَزِيمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ  
أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَدُّنَا بَوَانِيَتِكَ وَ  
أَخْرَجُوهُ مِنْ قَوْلِي -

۳۶۲۴ - حَدَّثَنَا مَطْرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَارُبْعَيْنِ سَنَةً فَكَتَبَ  
بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَ  
بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ  
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ -

۳۶۲۵ - حَدَّثَنَا مَطْرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ  
حَدَّثَنَا رَوْحٌ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ  
ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ

کو غالب کیا ہے۔ مسلمان اپنے رب کی عبادت جہاں چاہے کر  
سکتے ہیں۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے نہ

(از زکریا بن یحییٰ از ابن ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ انصاری نے یہ دعا کی یا اللہ  
تو جانتا ہے مجھے تیری راہ میں ان لوگوں سے جہاد کرنا کتنا محبوب  
و پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر کی تکذیب کی انہیں وطن سے نکالا  
اے اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہمارے اور ان کے درمیان  
جنگ بند کر دی

ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بحوالہ  
والدش از حضرت عائشہ یہی حدیث بیان کی اس میں یہ عبارت ہے کہ  
جنہوں نے تیرے پیغمبر کی تکذیب کی انہیں وطن سے نکالا اس وقت کے ظاہر و باطن  
(از مطرب فضل از روح از ہشام از عکرمہ) حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر  
میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ سال تک مکہ میں رہے آپ پر وحی آتی  
رہی بعد ازاں آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا آپ نے ہجرت کی۔ دس  
برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات  
پائی۔

(از مطرب فضل از روح بن عبادہ از زکریا ابن اسحاق از  
عمرو بن دینار) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی اس وقت آپ

۱۔ حافظ نے کہا حضرت عائشہؓ نے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہجرت اسی ملک واجب جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ ہو سکے ورنہ واجب نہیں مادری خدہ کہا اگر  
مسلمان دار الحریہ میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہو تو اس کا حکم دارالاسلام کا سا ہوگا اور وہاں ہجرت نہ کرنے سے افضل ہوگا کیونکہ وہاں ہجرت نہ کرنے سے دو سبب لوگ ہیں  
اسلام میں داخل ہوں ۱۲ منہ ۱۵ جو جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے ۱۲ منہ ۱۵ جب جنگ خندق میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور وہ ہجرت کا نکلے تو  
سعد بن ابی وقاصؓ نے قریش سے لڑنے کی طاقت نہیں رہی اب ہم میں وہاں میں شاید جنگ نہ ہو ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصول نہیں ملی ہے  
۲۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جگر ایمانی دیکھ کر جہاد و نبی ہونے کے خیال سے کتنا افسوس کھینچے ہیں۔ صحابہؓ ان ان اللہ علیہم اجمعین جہاد کی فضیلت سمجھتے  
تھے اس لئے یہ خیال بھی انہیں نہ آتا کہ جہاد شاید بند ہو گیا۔ عبدالرزاق



کی عمر تیس سال کی تھی

عَبَّاسُ بْنُ قَالٍ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ عَشْرِينَ سَنًا ۚ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ بَيَّنَّ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ رَهْوَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبَيِّنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَيَّنَّ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ قَدْ بَيَّنَّا لَنَا مَا بَيْنَنَا وَمَتْنًا فَجَعَلْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُبَيِّنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيَّنَّ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ رَهْوَةِ الدُّنْيَا وَيَبَيِّنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ بَيَّنَّا لَنَا مَا بَيْنَنَا وَمَتْنًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَّةٍ النَّاسِ عَلَى فِي مَحَبَّتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَدَخْتُ أَبَا بَكْرٍ الْأَخْلَةَ الرَّسُولِ لَأَبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ نَوْحَهُ الْأَخْوَحَهُ إِنْ بَكَرَ ۚ حَدَّثَنَا ۳۶۲۷

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از ابو النضر مولى عمر بن عبد اللہ از عبد اللہ بن حنین) حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت مغرب پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیاوی بہار کی اشیاء چاہے تو اسے عطا کرے یا جو کچھ اس کے لیے آخرت میں اللہ کے پاس ہے اسے پسند کرے مگر اس بندے نے اللہ کے پاس والی (آخرت والی) اشیاء کو پسند کر لیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت صدیق اکبر کے رونے پر تعجب ہوا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو۔ آنحضرت تو ایک بندے کا ذکر کر رہے ہیں کہ اللہ نے اسے اختیار دیا کہ وہ دنیاوی فخر سے حاصل کرے یا عند اللہ فخر سے حاصل کرے اور یہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوا کہ (بندے سے مراد) آنحضرت ہیں آپ ہی کو اختیار دیا گیا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے تھے اور آنحضرت کا ارشاد ہے مجھ پر سب آدمیوں سے زیادہ احسان مال اور رفاقت کے لحاظ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا تو ابو بکر بنانا البتہ ان سے اسلام کی دعوتی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ ہے سب بندے (وہ) فقط ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا ہے دوسرے

(از یحییٰ بن بکیر از زبیر از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)

۱۔ ان دونوں کلاموں میں ربط کیا ہے ۱۱ منہ سے جماعت کا سلام ان کے جو عزیز ہوں کے ادھر گور رہے تھے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھول لی تھی تاکہ بلدی کے لوگ طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر سے کر لیں اپنے حکم دیا کہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں صرف ابو بکر صدیق کو ان کی کھڑکی قائم ہے بعض نے اس حدیث کو ابو بکر صدیق کی خلافت اور افضلیت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی اور یہ کہتے ہیں کہ یہی معنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہے سعد والادعاب الادعاب علی رضی اللہ عنہ



يَعْبُدُ فِي دَارِهِمْ وَلَا يَسْتَعِينُونَ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُوا فِي غَيْرِهِمْ دَارَهُمْ بَدَا لِي بِكَرْبَةٍ قَابَتْهُنَّ مَسْجِدًا بَيْنَهُمَا دَارَهُمْ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِمْ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَدَّرُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَابْنَاتُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَاحًا لَا يَسِيْلُكَ غَيْبُهُ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْرَعُ ذَلِكَ أَهْلَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْدَا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكِهِ عَلَى أَنْ يَعْصِدَ رَكْبَهُ فِي دَارِهِمْ فَقَدْ جَاءَ وَرَدُّكَ قَابَتْهُنَّ مَسْجِدًا بَيْنَهُمَا دَارَهُمْ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَأَنَّا خَشِينَا أَنْ يُفْتَنَ نِسَاءُنَا وَابْنَاتُنَا فَانْتَهَرْنَ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُقَصِّرَ عَلَى أَنْ يَعْصِدَ رَكْبَهُ فِي دَارِهِمْ فَعَلَّ فَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلَنَ بِذَلِكَ فَسَلَّ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتُكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَكِنَّا مُقِرُّونَ لِي بِكَرْبَةِ الْإِسْتِعْلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ قَامًا أَنْ تُقَصِّرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرُجِعَ إِلَى ذِمَّتِي فَإِنِّي إِذَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِلَى الْخُفْرِ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَأَرْضِي بِجَوَارِكِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْدِ بَنِي سُلَيْمَةَ فَقَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَرَيْتُ دَارَ

قرآن پڑھتے ہوئے معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کے دل میں کیا گذر رہا تھا انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرک عورتوں اور بچوں کا ایک جھوم ان پر ہو جاتا سب کے سب قرآن سن کر تعجب کرتے حضرت ابوبکرؓ کو دیکھتے رہتے حضرت ابوبکرؓ بڑی گریہ زاری والے شخص تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنسو روک نہ سکتے یہ حال دیکھ کر دوسارے قریش گھبرا گئے آخر انہوں نے ابن دغنه کو بلایا ابن دغنه آیا اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکرؓ کو آپ کی پناہ میں اس شرط سے دینا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر عبادت کریں گے لیکن ابوبکرؓ نے اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد بنائی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ ہمیں ہماری عورتیں بچے نہ گھڑ جائیں آپ ابوبکرؓ کو اس سے روکیں وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر مصر کریں کہ علانیہ عبادت کریں گے تو آپ اس سے اپنی پناہ واپس مانگ لیں کیونکہ ہم لوگ آپ کی پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ تو ہم سے ناممکن ہے کہ ابوبکرؓ کو علانیہ عبادت کرنے دیں۔

حضرت عائشہؓ رحمہاں کہتی ہیں کہ ابن دغنه قریش کے کفار کی یہ تقریر سن کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا کہنے لگا آپ کو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے لوگوں پر ٹھہرائی تھی اب آپ یا اس شرط پر قائم رہیں یا میری پناہ واپس کر دیں اس لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جسے امان دی تھی اس کی امان توڑ دی گئی حضرت ابوبکرؓ نے کہا تم اپنی امان لے جاؤ میں اللہ کی امان پر راضی ہوں۔ ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکے میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا مجھے تم مسلمان لوگوں کی ہجرت کا مقام خدا کی

هَجْرَتُهُمْ ذَاتَ لَيْلٍ بَيْنَ لَيْتَيْنِ وَهَمَّا الْحَوَاتِنُ  
فَهَا جَوْ مِنْ هَا جَوْ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِشَةُ  
مَنْ كَانَ هَا جَوْ بَارِئًا لِحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ  
وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رِسَالُكَ فَإِنِّي  
أَرْجُو أَنْ يُوْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ  
تَرْجُو ذَلِكَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَبَيْنَ أَبِي  
بَكْرٍ تَفَسُّسًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَصْحَبَهُ وَعَلَتْ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَكَ  
وَرَقِ السَّمُرُ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ  
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا  
نَحْنُ نَتَوَمَّأُ مَا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي فَجْرِ  
الْظُّهْرِ إِذْ قَالَ قَائِلٌ لِي يَكُونُ هَذَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُتَقَنِّعًا فِي  
سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيَانِي فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
فَدَأَى لَهَ أَهْلِي فَأُتِيَ وَاللَّهُ مَا جَاءَ بِهِ  
فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِنَّهُ أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَ  
فَأِذْنًا لَهُ فَقَدْ خَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِي يَا بَكْرُ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بَنِيَّ رَسُولُ اللَّهِ  
قَالَ فَإِنِّي قَدْ أَذِنَ لِي فِي أَخْرُوجُ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ كَانَتْ يَا بَنِيَّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

طرف سے) دکھایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پھریلے  
میدان میں یعنی مدینہ کے وہ دونوں جانب نہیں حرمین کہتے ہیں یہ  
سن کر جن مسلمانوں سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے، اور  
بہت سے مسلمان بھی جو حبشہ کی طرف (پہلے) ہجرت کر چکے تھے  
مدینہ ہی میں لوٹ آئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ جانے  
کی تیاری کی، آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ مجھے امید ہے  
مجھے بھی ہجرت کی اجازت ملے گی حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کیا آپ  
کو بھی یہ امید ہے آپ پر میرے ماں باپ قربان؟ آپ نے فرمایا  
ہاں۔ چنانچہ ابو بکرؓ ٹھہر گئے۔ ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں۔ بہر حال ابو بکرؓ نے اپنی دو اذنیوں کو  
جوان کے پاس تھیں لیکر کے پتے کھلانے شروع کر دیے۔ چار ماہ تک  
یہی کھلاتے رہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں عروہ بن زبیر نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے  
فرمایا ایک دن ہم ٹھیک دوپہر کو حضرت ابو بکر کے گھر میں بیٹھے تھے  
اتنے میں ایک کہنے والے نے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ  
رہے ہیں آپ سر چھپائے ایسے وقت پر آ رہے تھے جو آپ کے  
تشریف لانے کا وقت نہ تھا۔ ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ  
پر قربان خدا کی قسم آپ جو تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام  
ہو گا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ پہنچے آپ نے اندر آنے  
کی اجازت مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے  
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں  
انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے؟ آپ ہی کے گھر والے ہیں یعنی  
حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا اور ان کی والدہ ام رومان یا رسول اللہ آپ بدر  
میرے ماں باپ قربان۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا  
 رَأَيْتَنِي هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَمِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَعَلْنَا  
 أَحَدَ الْجَهَارِ وَصَنَعْنَا لَهُمْ صُفْرَةً فِي جَوَابِ  
 فَقَطَعْتُ أَسْمَاءُ مِنْهُنَّ ابْنِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِثْلَ  
 زَطَا قِطْعَةٍ قَرِيبَتْ بِهِ عَلَى قِمْرِ الْجَوَابِ فَبَدَأَ  
 سَتِيبَتْ ذَاتُ الْبَطْنِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَخَارِفُ  
 جَبَلٌ قُورٌ فَكُنَّا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْدُ عِنْدَهَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غَدَامٌ شَابٌّ ثَقِفُ  
 لَقِنَ قَيْدَ لَحْمٍ مِنْ عِنْدِهَا بِسَهْمٍ فَيَصْبُهُمْ مَعَ  
 قُرَيْشٍ بِسَهْمَةٍ كَبَائِمٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يَكُنَّا كَانِ  
 بِهِنَّ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبْرٍ إِلَيْكَ حِينَ  
 يَخْلُطُ الظَّلَامُ وَيُرْسِي عَلَيْهِمَا عَامِرٌ بِنُ  
 فَهَيَرَةٌ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ فَهَيَرَةٌ مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيَهُمَا  
 عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ  
 فَيَكْبِتَانِ فِي رِسْلِ وَهُوَ لَبَنٌ مَفْعُومًا وَضَيْفًا  
 حَتَّى يَنْقُضَ بَيْنَهُمَا عَامِرٌ بِنُ فَهَيَرَةٌ بِغَلَسٍ فَيَفْعَلُ  
 ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَ  
 اسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَبُو بَكْرٍ زُجَلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي  
 عَبْدِ بْنِ عَبْدِ قَيْ هَادِيًا خَرِيصًا وَالتَّحْرِيثُ الْمَاهِرُ

آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہوگی ابوبکرؓ نے کہا یا رسول  
 خدا مجھے اپنے ساتھ لے چلے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے  
 فرمایا ہاں آپ ساتھ چلیں۔ ابوبکرؓ نے کہا تو آپ ان دونوں وٹنیوں  
 میں سے کوئی اونٹنی لے لیجئے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے  
 لوں گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے  
 دونوں کے سفر کا سامان تیار کیا اور توشہ ایک جڑے کے تھیلے میں  
 رکھا، تو اسماء (میری بہن) نے اپنا کمر بند بھاڑ ڈالا اور اس سے  
 تھیلے کا منہ بھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا۔ اس روز سے اسماء  
 کا لقب ذات البطنان (یا ذات البطنان) ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی  
 ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ عنہ  
 دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے گئے جو پور پہاڑ میں تھا رکھے  
 سے تین میل پر تین رات وہیں پوشیدہ رہے عبد اللہ بن ابی  
 بکرؓ رضی اللہ عنہما دو نوجوان تھے رات کو غار میں جا کر ان کے پاس رہتا اور  
 پچھلی رات باقی ہوتی کہ چلا آتا۔ صبح کے وقت کفار قریش کے ساتھ  
 مکے میں صبح کرتا گویا رات کے میں رہا ہو۔ دن بھر جتنی باتیں حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو نقصان پہنچانے کی سستاوہ یاد رکھتا  
 رات کی تاریکی ہوتے ہی (غار میں آکر) آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کو سنا  
 دیتا۔ عامر بن فہیرہ یعنی ابوبکرؓ کا غلام ایک دو بکریاں مکے میں سے  
 روکے رہتے (اس کا دودھ نہ دوتے) جب ایک گھڑی رات گزر  
 جاتی تو وہ بکری غار پر لے آتا، دونوں حضرات تازہ اور گرم دودھ  
 پی کر رات بسر کرتے پچھلی رات باقی ہوتی کہ عامر بن فہیرہ واپس رگے

کہتے ہیں یا وٹنی قصداً وحقاً یا بعد ما من کی قیمت آٹھ سو درہم تھی ۱۲ منہ ۱۳ اس کا منہ باندھنے کے لئے رسی نہ ملی ۱۲ منہ ۱۳ شہر ذات البطنان میں جو  
 اہولہا نے اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ایک سے مشک کا درود و حجاج بن یوسف نے تحقیق کیا وہ اسے اسماء کو ذات البطنان میں کہا تھا  
 اس درود کی سنا دہشت کو بھی بے شری لہیب نہیں ہوا تمام ۱۴ منہ ۱۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ہجرت کرنے کے لئے مکہ اور پھر مکہ سے غار میں چپے رہے  
 پر کے روز سوم کے دن سے مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۳ منہ ۱۴ قریش جو مصالح مشولہ کرتے ۱۵ منہ

يَا لَهْمَا آيَةً كَدُ غَسَسَ حَلْفَايَ إِلَّا لَعْنَتِي مِنْ أَهْلِ  
الشَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كَفَّارٍ قُرَيْشٍ قَامَتَا  
قَدْ قَتَلَا إِلَيْهِ رَا حَلَّتِي بِهِمَا وَآعَدَا عَارِثُ بْنُ  
بَعْدَ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَرَا حَلَّتِي بِهِمَا صَبَمْتُ ثَلَاثَ وَانْطَلَقَ  
مَعَهُمَا غَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ وَالْدَّيْلُ فَآخَذَ بِهِمْ  
طَرِيقَ السَّوَاهِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ابْنُ لُحْيٍ  
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشِمٍ يَقُولُ مَا لَنَا نَاسِلُ  
كُفَّارٍ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَآبِي بَكْرٍ دِيَةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ  
أَوْ أَسْرَكَ قَبِيلًا أَنَا بَالِيسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ قَبْلِ الْبَيْتِ  
قَوْمِي بَنِي مَدْلَجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ  
عَلَيْنَا وَهَنَ جُلُوسُ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ  
رَأَيْتُ أَنْفَا سُوءَةٍ بِالسَّاحِلِ أَلَا هَا هُمُودًا  
وَأَصْحَابُهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ  
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ  
فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ  
فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ  
جَارِيَةً أَنْ تَخْرِجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ دَلَاءِ أَمْكَةٍ  
فَتَحَبَّهَا عَلَيَّ وَآخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ  
ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِرُجْعَةِ الْأَرْضِ حَقَّقْتُ

میں) چلے آتے اور بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا نہ ہوتا۔  
تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر  
دونوں حضرات نے بنی ذیل کے قبیلے کے ایک شخص (عبداللہ بن ابیطہ)  
کو اجرت پر راہ بتانے والا خیریت مقرر کیا۔ یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان  
کا تھا۔ خیریت اس شخص کو کہتے ہیں جو راہ بتانے میں بڑا ہوشیار رہا۔  
یہی شخص عاص بن سلم بھی کے خاندان کا حلیف تھا اس نے ہاتھ ڈبو  
کر ان کے ساتھ حلف کی تھی مگر اسی دین پر تھا جس پر قریش کے کافر  
تھے دونوں حضرات نے اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں (بکے  
سے نکلنے وقت) اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ وعدہ ٹھیک پایا کہ تین  
راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر فارثور پر آجائے وہ (حسب وعدہ)  
تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا۔ دونوں حضرات حاضر  
بن فہرہ اور رستمہ بتانے والے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے راستہ  
بتانے والے نے سواحل کا راستہ اختیار کیا۔

ابن شہاب نے بحوالہ عبدالرحمن بن مالک مدنی بیان کیا  
یہ عبدالرحمان سراقہ بن مالک بن جشم کا بیٹا تھا۔ اس سے اس کے  
باپ مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جشم سے سنا وہ کہتا تھا  
ہمارے پاس قریش کے کافروں کا قاصد آیا انہوں نے آنحضرت اور  
ابوبکر رضی ہر ایک کے قاتل یا کچڑ لینے والے کے لیے دیت (سواخت)  
کا وعدہ کیا تھا۔ ایک دفعہ میں بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا  
اتنے میں ایک شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ  
بیٹھے تھے کہنے لگے اے سراقہ! میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو سواحل  
کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور ان کے

لے ہمارے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ کائنات کو کون بنا دیا ہے  
جس میں کوئی رنگ یا خون نہ ہو ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ۱۶ منہ ۱۷ منہ ۱۸ منہ ۱۹ منہ ۲۰ منہ ۲۱ منہ ۲۲ منہ ۲۳ منہ ۲۴ منہ ۲۵ منہ ۲۶ منہ ۲۷ منہ ۲۸ منہ ۲۹ منہ ۳۰ منہ ۳۱ منہ ۳۲ منہ ۳۳ منہ ۳۴ منہ ۳۵ منہ ۳۶ منہ ۳۷ منہ ۳۸ منہ ۳۹ منہ ۴۰ منہ ۴۱ منہ ۴۲ منہ ۴۳ منہ ۴۴ منہ ۴۵ منہ ۴۶ منہ ۴۷ منہ ۴۸ منہ ۴۹ منہ ۵۰ منہ ۵۱ منہ ۵۲ منہ ۵۳ منہ ۵۴ منہ ۵۵ منہ ۵۶ منہ ۵۷ منہ ۵۸ منہ ۵۹ منہ ۶۰ منہ ۶۱ منہ ۶۲ منہ ۶۳ منہ ۶۴ منہ ۶۵ منہ ۶۶ منہ ۶۷ منہ ۶۸ منہ ۶۹ منہ ۷۰ منہ ۷۱ منہ ۷۲ منہ ۷۳ منہ ۷۴ منہ ۷۵ منہ ۷۶ منہ ۷۷ منہ ۷۸ منہ ۷۹ منہ ۸۰ منہ ۸۱ منہ ۸۲ منہ ۸۳ منہ ۸۴ منہ ۸۵ منہ ۸۶ منہ ۸۷ منہ ۸۸ منہ ۸۹ منہ ۹۰ منہ ۹۱ منہ ۹۲ منہ ۹۳ منہ ۹۴ منہ ۹۵ منہ ۹۶ منہ ۹۷ منہ ۹۸ منہ ۹۹ منہ ۱۰۰ منہ ۱۰۱ منہ ۱۰۲ منہ ۱۰۳ منہ ۱۰۴ منہ ۱۰۵ منہ ۱۰۶ منہ ۱۰۷ منہ ۱۰۸ منہ ۱۰۹ منہ ۱۱۰ منہ ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ ۱۱۶ منہ ۱۱۷ منہ ۱۱۸ منہ ۱۱۹ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۱ منہ ۱۲۲ منہ ۱۲۳ منہ ۱۲۴ منہ ۱۲۵ منہ ۱۲۶ منہ ۱۲۷ منہ ۱۲۸ منہ ۱۲۹ منہ ۱۳۰ منہ ۱۳۱ منہ ۱۳۲ منہ ۱۳۳ منہ ۱۳۴ منہ ۱۳۵ منہ ۱۳۶ منہ ۱۳۷ منہ ۱۳۸ منہ ۱۳۹ منہ ۱۴۰ منہ ۱۴۱ منہ ۱۴۲ منہ ۱۴۳ منہ ۱۴۴ منہ ۱۴۵ منہ ۱۴۶ منہ ۱۴۷ منہ ۱۴۸ منہ ۱۴۹ منہ ۱۵۰ منہ ۱۵۱ منہ ۱۵۲ منہ ۱۵۳ منہ ۱۵۴ منہ ۱۵۵ منہ ۱۵۶ منہ ۱۵۷ منہ ۱۵۸ منہ ۱۵۹ منہ ۱۶۰ منہ ۱۶۱ منہ ۱۶۲ منہ ۱۶۳ منہ ۱۶۴ منہ ۱۶۵ منہ ۱۶۶ منہ ۱۶۷ منہ ۱۶۸ منہ ۱۶۹ منہ ۱۷۰ منہ ۱۷۱ منہ ۱۷۲ منہ ۱۷۳ منہ ۱۷۴ منہ ۱۷۵ منہ ۱۷۶ منہ ۱۷۷ منہ ۱۷۸ منہ ۱۷۹ منہ ۱۸۰ منہ ۱۸۱ منہ ۱۸۲ منہ ۱۸۳ منہ ۱۸۴ منہ ۱۸۵ منہ ۱۸۶ منہ ۱۸۷ منہ ۱۸۸ منہ ۱۸۹ منہ ۱۹۰ منہ ۱۹۱ منہ ۱۹۲ منہ ۱۹۳ منہ ۱۹۴ منہ ۱۹۵ منہ ۱۹۶ منہ ۱۹۷ منہ ۱۹۸ منہ ۱۹۹ منہ ۲۰۰ منہ ۲۰۱ منہ ۲۰۲ منہ ۲۰۳ منہ ۲۰۴ منہ ۲۰۵ منہ ۲۰۶ منہ ۲۰۷ منہ ۲۰۸ منہ ۲۰۹ منہ ۲۱۰ منہ ۲۱۱ منہ ۲۱۲ منہ ۲۱۳ منہ ۲۱۴ منہ ۲۱۵ منہ ۲۱۶ منہ ۲۱۷ منہ ۲۱۸ منہ ۲۱۹ منہ ۲۲۰ منہ ۲۲۱ منہ ۲۲۲ منہ ۲۲۳ منہ ۲۲۴ منہ ۲۲۵ منہ ۲۲۶ منہ ۲۲۷ منہ ۲۲۸ منہ ۲۲۹ منہ ۲۳۰ منہ ۲۳۱ منہ ۲۳۲ منہ ۲۳۳ منہ ۲۳۴ منہ ۲۳۵ منہ ۲۳۶ منہ ۲۳۷ منہ ۲۳۸ منہ ۲۳۹ منہ ۲۴۰ منہ ۲۴۱ منہ ۲۴۲ منہ ۲۴۳ منہ ۲۴۴ منہ ۲۴۵ منہ ۲۴۶ منہ ۲۴۷ منہ ۲۴۸ منہ ۲۴۹ منہ ۲۵۰ منہ ۲۵۱ منہ ۲۵۲ منہ ۲۵۳ منہ ۲۵۴ منہ ۲۵۵ منہ ۲۵۶ منہ ۲۵۷ منہ ۲۵۸ منہ ۲۵۹ منہ ۲۶۰ منہ ۲۶۱ منہ ۲۶۲ منہ ۲۶۳ منہ ۲۶۴ منہ ۲۶۵ منہ ۲۶۶ منہ ۲۶۷ منہ ۲۶۸ منہ ۲۶۹ منہ ۲۷۰ منہ ۲۷۱ منہ ۲۷۲ منہ ۲۷۳ منہ ۲۷۴ منہ ۲۷۵ منہ ۲۷۶ منہ ۲۷۷ منہ ۲۷۸ منہ ۲۷۹ منہ ۲۸۰ منہ ۲۸۱ منہ ۲۸۲ منہ ۲۸۳ منہ ۲۸۴ منہ ۲۸۵ منہ ۲۸۶ منہ ۲۸۷ منہ ۲۸۸ منہ ۲۸۹ منہ ۲۹۰ منہ ۲۹۱ منہ ۲۹۲ منہ ۲۹۳ منہ ۲۹۴ منہ ۲۹۵ منہ ۲۹۶ منہ ۲۹۷ منہ ۲۹۸ منہ ۲۹۹ منہ ۳۰۰ منہ ۳۰۱ منہ ۳۰۲ منہ ۳۰۳ منہ ۳۰۴ منہ ۳۰۵ منہ ۳۰۶ منہ ۳۰۷ منہ ۳۰۸ منہ ۳۰۹ منہ ۳۱۰ منہ ۳۱۱ منہ ۳۱۲ منہ ۳۱۳ منہ ۳۱۴ منہ ۳۱۵ منہ ۳۱۶ منہ ۳۱۷ منہ ۳۱۸ منہ ۳۱۹ منہ ۳۲۰ منہ ۳۲۱ منہ ۳۲۲ منہ ۳۲۳ منہ ۳۲۴ منہ ۳۲۵ منہ ۳۲۶ منہ ۳۲۷ منہ ۳۲۸ منہ ۳۲۹ منہ ۳۳۰ منہ ۳۳۱ منہ ۳۳۲ منہ ۳۳۳ منہ ۳۳۴ منہ ۳۳۵ منہ ۳۳۶ منہ ۳۳۷ منہ ۳۳۸ منہ ۳۳۹ منہ ۳۴۰ منہ ۳۴۱ منہ ۳۴۲ منہ ۳۴۳ منہ ۳۴۴ منہ ۳۴۵ منہ ۳۴۶ منہ ۳۴۷ منہ ۳۴۸ منہ ۳۴۹ منہ ۳۵۰ منہ ۳۵۱ منہ ۳۵۲ منہ ۳۵۳ منہ ۳۵۴ منہ ۳۵۵ منہ ۳۵۶ منہ ۳۵۷ منہ ۳۵۸ منہ ۳۵۹ منہ ۳۶۰ منہ ۳۶۱ منہ ۳۶۲ منہ ۳۶۳ منہ ۳۶۴ منہ ۳۶۵ منہ ۳۶۶ منہ ۳۶۷ منہ ۳۶۸ منہ ۳۶۹ منہ ۳۷۰ منہ ۳۷۱ منہ ۳۷۲ منہ ۳۷۳ منہ ۳۷۴ منہ ۳۷۵ منہ ۳۷۶ منہ ۳۷۷ منہ ۳۷۸ منہ ۳۷۹ منہ ۳۸۰ منہ ۳۸۱ منہ ۳۸۲ منہ ۳۸۳ منہ ۳۸۴ منہ ۳۸۵ منہ ۳۸۶ منہ ۳۸۷ منہ ۳۸۸ منہ ۳۸۹ منہ ۳۹۰ منہ ۳۹۱ منہ ۳۹۲ منہ ۳۹۳ منہ ۳۹۴ منہ ۳۹۵ منہ ۳۹۶ منہ ۳۹۷ منہ ۳۹۸ منہ ۳۹۹ منہ ۴۰۰ منہ ۴۰۱ منہ ۴۰۲ منہ ۴۰۳ منہ ۴۰۴ منہ ۴۰۵ منہ ۴۰۶ منہ ۴۰۷ منہ ۴۰۸ منہ ۴۰۹ منہ ۴۱۰ منہ ۴۱۱ منہ ۴۱۲ منہ ۴۱۳ منہ ۴۱۴ منہ ۴۱۵ منہ ۴۱۶ منہ ۴۱۷ منہ ۴۱۸ منہ ۴۱۹ منہ ۴۲۰ منہ ۴۲۱ منہ ۴۲۲ منہ ۴۲۳ منہ ۴۲۴ منہ ۴۲۵ منہ ۴۲۶ منہ ۴۲۷ منہ ۴۲۸ منہ ۴۲۹ منہ ۴۳۰ منہ ۴۳۱ منہ ۴۳۲ منہ ۴۳۳ منہ ۴۳۴ منہ ۴۳۵ منہ ۴۳۶ منہ ۴۳۷ منہ ۴۳۸ منہ ۴۳۹ منہ ۴۴۰ منہ ۴۴۱ منہ ۴۴۲ منہ ۴۴۳ منہ ۴۴۴ منہ ۴۴۵ منہ ۴۴۶ منہ ۴۴۷ منہ ۴۴۸ منہ ۴۴۹ منہ ۴۵۰ منہ ۴۵۱ منہ ۴۵۲ منہ ۴۵۳ منہ ۴۵۴ منہ ۴۵۵ منہ ۴۵۶ منہ ۴۵۷ منہ ۴۵۸ منہ ۴۵۹ منہ ۴۶۰ منہ ۴۶۱ منہ ۴۶۲ منہ ۴۶۳ منہ ۴۶۴ منہ ۴۶۵ منہ ۴۶۶ منہ ۴۶۷ منہ ۴۶۸ منہ ۴۶۹ منہ ۴۷۰ منہ ۴۷۱ منہ ۴۷۲ منہ ۴۷۳ منہ ۴۷۴ منہ ۴۷۵ منہ ۴۷۶ منہ ۴۷۷ منہ ۴۷۸ منہ ۴۷۹ منہ ۴۸۰ منہ ۴۸۱ منہ ۴۸۲ منہ ۴۸۳ منہ ۴۸۴ منہ ۴۸۵ منہ ۴۸۶ منہ ۴۸۷ منہ ۴۸۸ منہ ۴۸۹ منہ ۴۹۰ منہ ۴۹۱ منہ ۴۹۲ منہ ۴۹۳ منہ ۴۹۴ منہ ۴۹۵ منہ ۴۹۶ منہ ۴۹۷ منہ ۴۹۸ منہ ۴۹۹ منہ ۵۰۰ منہ ۵۰۱ منہ ۵۰۲ منہ ۵۰۳ منہ ۵۰۴ منہ ۵۰۵ منہ ۵۰۶ منہ ۵۰۷ منہ ۵۰۸ منہ ۵۰۹ منہ ۵۱۰ منہ ۵۱۱ منہ ۵۱۲ منہ ۵۱۳ منہ ۵۱۴ منہ ۵۱۵ منہ ۵۱۶ منہ ۵۱۷ منہ ۵۱۸ منہ ۵۱۹ منہ ۵۲۰ منہ ۵۲۱ منہ ۵۲۲ منہ ۵۲۳ منہ ۵۲۴ منہ ۵۲۵ منہ ۵۲۶ منہ ۵۲۷ منہ ۵۲۸ منہ ۵۲۹ منہ ۵۳۰ منہ ۵۳۱ منہ ۵۳۲ منہ ۵۳۳ منہ ۵۳۴ منہ ۵۳۵ منہ ۵۳۶ منہ ۵۳۷ منہ ۵۳۸ منہ ۵۳۹ منہ ۵۴۰ منہ ۵۴۱ منہ ۵۴۲ منہ ۵۴۳ منہ ۵۴۴ منہ ۵۴۵ منہ ۵۴۶ منہ ۵۴۷ منہ ۵۴۸ منہ ۵۴۹ منہ ۵۵۰ منہ ۵۵۱ منہ ۵۵۲ منہ ۵۵۳ منہ ۵۵۴ منہ ۵۵۵ منہ ۵۵۶ منہ ۵۵۷ منہ ۵۵۸ منہ ۵۵۹ منہ ۵۶۰ منہ ۵۶۱ منہ ۵۶۲ منہ ۵۶۳ منہ ۵۶۴ منہ ۵۶۵ منہ ۵۶۶ منہ ۵۶۷ منہ ۵۶۸ منہ ۵۶۹ منہ ۵۷۰ منہ ۵۷۱ منہ ۵۷۲ منہ ۵۷۳ منہ ۵۷۴ منہ ۵۷۵ منہ ۵۷۶ منہ ۵۷۷ منہ ۵۷۸ منہ ۵۷۹ منہ ۵۸۰ منہ ۵۸۱ منہ ۵۸۲ منہ ۵۸۳ منہ ۵۸۴ منہ ۵۸۵ منہ ۵۸۶ منہ ۵۸۷ منہ ۵۸۸ منہ ۵۸۹ منہ ۵۹۰ منہ ۵۹۱ منہ ۵۹۲ منہ ۵۹۳ منہ ۵۹۴ منہ ۵۹۵ منہ ۵۹۶ منہ ۵۹۷ منہ ۵۹۸ منہ ۵۹۹ منہ ۶۰۰ منہ ۶۰۱ منہ ۶۰۲ منہ ۶۰۳ منہ ۶۰۴ منہ ۶۰۵ منہ ۶۰۶ منہ ۶۰۷ منہ ۶۰۸ منہ ۶۰۹ منہ ۶۱۰ منہ ۶۱۱ منہ ۶۱۲ منہ ۶۱۳ منہ ۶۱۴ منہ ۶۱۵ منہ ۶۱۶ منہ ۶۱۷ منہ ۶۱۸ منہ ۶۱۹ منہ ۶۲۰ منہ ۶۲۱ منہ ۶۲۲ منہ ۶۲۳ منہ ۶۲۴ منہ ۶۲۵ منہ ۶۲۶ منہ ۶۲۷ منہ ۶۲۸ منہ ۶۲۹ منہ ۶۳۰ منہ ۶۳۱ منہ ۶۳۲ منہ ۶۳۳ منہ ۶۳۴ منہ ۶۳۵ منہ ۶۳۶ منہ ۶۳۷ منہ ۶۳۸ منہ ۶۳۹ منہ ۶۴۰ منہ ۶۴۱ منہ ۶۴۲ منہ ۶۴۳ منہ ۶۴۴ منہ ۶۴۵ منہ ۶۴۶ منہ ۶۴۷ منہ ۶۴۸ منہ ۶۴۹ منہ ۶۵۰ منہ ۶۵۱ منہ ۶۵۲ منہ ۶۵۳ منہ ۶۵۴ منہ ۶۵۵ منہ ۶۵۶ منہ ۶۵۷ منہ ۶۵۸ منہ ۶۵۹ منہ ۶۶۰ منہ ۶۶۱ منہ ۶۶۲ منہ ۶۶۳ منہ ۶۶۴ منہ ۶۶۵ منہ ۶۶۶ منہ ۶۶۷ منہ ۶۶۸ منہ ۶۶۹ منہ ۶۷۰ منہ ۶۷۱ منہ ۶۷۲ منہ ۶۷۳ منہ ۶۷۴ منہ ۶۷۵ منہ ۶۷۶ منہ ۶۷۷ منہ ۶۷۸ منہ ۶۷۹ منہ ۶۸۰ منہ ۶۸۱ منہ ۶۸۲ منہ ۶۸۳ منہ ۶۸۴ منہ ۶۸۵ منہ ۶۸۶ منہ ۶۸۷ منہ ۶۸۸ منہ ۶۸۹ منہ ۶۹۰ منہ ۶۹۱ منہ ۶۹۲ منہ ۶۹۳ منہ ۶۹۴ منہ ۶۹۵ منہ ۶۹۶ منہ ۶۹۷ منہ ۶۹۸ منہ ۶۹۹ منہ ۷۰۰ منہ ۷۰۱ منہ ۷۰۲ منہ ۷۰۳ منہ ۷۰۴ منہ ۷۰۵ منہ ۷۰۶ منہ ۷۰۷ منہ ۷۰۸ منہ ۷۰۹ منہ ۷۱۰ منہ ۷۱۱ منہ ۷۱۲ منہ ۷۱۳ منہ ۷۱۴ منہ ۷۱۵ منہ ۷۱۶ منہ ۷۱۷ منہ ۷۱۸ منہ ۷۱۹ منہ ۷۲۰ منہ ۷۲۱ منہ ۷۲۲ منہ ۷۲۳ منہ ۷۲۴ منہ ۷۲۵ منہ ۷۲۶ منہ ۷۲۷ منہ ۷۲۸ منہ ۷۲۹ منہ ۷۳۰ منہ ۷۳۱ منہ ۷۳۲ منہ ۷۳۳ منہ ۷۳۴ منہ ۷۳۵ منہ ۷۳۶ منہ ۷۳۷ منہ ۷۳۸ منہ ۷۳۹ منہ ۷۴۰ منہ ۷۴۱ منہ ۷۴۲ منہ ۷۴۳ منہ ۷۴۴ منہ ۷۴۵ منہ ۷۴۶ منہ ۷۴۷ منہ ۷۴۸ منہ ۷۴۹ منہ ۷۵۰ منہ ۷۵۱ منہ ۷۵۲ منہ ۷۵۳ منہ ۷۵۴ منہ ۷۵۵ منہ ۷۵۶ منہ ۷۵۷ منہ ۷۵۸ منہ ۷۵۹ منہ ۷۶۰ منہ ۷۶۱ منہ ۷۶۲ منہ ۷۶۳ منہ ۷۶۴ منہ ۷۶۵ منہ ۷۶۶ منہ ۷۶۷ منہ ۷۶۸ منہ ۷۶۹ منہ ۷۷۰ منہ ۷۷۱ منہ ۷۷۲ منہ ۷۷۳ منہ ۷۷۴ منہ ۷۷۵ منہ ۷۷۶ منہ ۷۷۷ منہ ۷۷۸ منہ ۷۷۹ منہ ۷۸۰ منہ ۷۸۱ منہ ۷۸۲ منہ ۷۸۳ منہ ۷۸۴ منہ ۷۸۵ منہ ۷۸۶ منہ ۷۸۷ منہ ۷۸۸ منہ ۷۸۹ منہ ۷۹۰ منہ ۷۹۱ منہ ۷۹۲ منہ ۷۹۳ منہ ۷۹۴ منہ ۷۹۵ منہ ۷۹۶ منہ ۷۹۷ منہ ۷۹۸ منہ ۷۹۹ منہ ۸۰۰ منہ ۸۰۱ منہ ۸۰۲ منہ ۸۰۳ منہ ۸۰۴ منہ ۸۰۵ منہ ۸۰۶ منہ ۸۰۷ منہ ۸۰۸ منہ ۸۰۹ منہ ۸۱۰ منہ ۸۱۱ منہ ۸۱۲ منہ ۸۱۳ منہ ۸۱۴ منہ ۸۱۵ منہ ۸۱۶ منہ ۸۱۷ منہ ۸۱۸ منہ ۸۱۹ منہ ۸۲۰ منہ ۸۲۱ منہ ۸۲۲ منہ ۸۲۳ منہ ۸۲۴ منہ ۸۲۵ منہ ۸۲۶ منہ ۸۲۷ منہ ۸۲۸ منہ ۸۲۹ منہ ۸۳۰ منہ ۸۳۱ منہ ۸۳۲ منہ ۸۳۳ منہ ۸۳۴ منہ ۸۳۵ منہ ۸۳۶ منہ ۸۳۷ منہ ۸۳۸ منہ ۸۳۹ منہ ۸۴۰ منہ ۸۴۱ منہ ۸۴۲ منہ ۸۴۳ منہ ۸۴۴ منہ ۸۴۵ منہ ۸۴۶ منہ ۸۴۷ منہ ۸۴۸ منہ ۸۴۹ منہ ۸۵۰ منہ ۸۵۱ منہ ۸۵۲ منہ ۸۵۳ منہ ۸۵۴ منہ ۸۵۵ منہ ۸۵۶ منہ ۸۵۷ منہ ۸۵۸ منہ ۸۵۹ منہ ۸۶۰ منہ ۸۶۱ منہ ۸۶۲ منہ ۸۶۳ منہ ۸۶۴ منہ ۸۶۵ منہ ۸۶۶ منہ ۸۶۷ منہ ۸۶۸ منہ ۸۶۹ منہ ۸۷۰ منہ ۸۷۱ منہ ۸۷۲ منہ ۸۷۳ منہ ۸۷۴ منہ ۸۷۵ منہ ۸۷۶ منہ ۸۷۷ منہ ۸۷۸ منہ ۸۷۹ منہ ۸۸۰ منہ ۸۸۱ منہ ۸۸۲ منہ ۸۸۳ منہ ۸۸۴ منہ ۸۸۵ منہ ۸۸۶ منہ ۸۸۷ منہ ۸۸۸ منہ ۸۸۹ منہ ۸۹۰ منہ ۸۹۱ منہ ۸۹۲ منہ ۸۹۳ منہ ۸۹۴ منہ ۸۹۵ منہ ۸۹۶ منہ ۸۹۷ منہ ۸۹۸ منہ ۸۹۹ منہ ۹۰۰ منہ ۹۰۱ منہ ۹۰۲ منہ ۹۰۳ منہ ۹۰۴ منہ ۹۰۵ منہ ۹۰۶ منہ ۹۰۷ منہ ۹۰۸ منہ ۹۰۹ منہ ۹۱۰ منہ ۹۱۱ منہ ۹۱۲ منہ ۹۱۳ منہ ۹۱۴ منہ ۹۱۵ منہ ۹۱۶ منہ ۹۱۷ منہ ۹۱۸ منہ ۹۱۹ منہ ۹۲۰ منہ ۹۲۱ منہ ۹۲۲ منہ ۹۲۳ منہ ۹۲۴ منہ ۹۲۵ منہ ۹۲۶ منہ ۹۲۷ منہ ۹۲۸ منہ ۹۲۹ منہ ۹۳۰ منہ ۹۳۱ منہ ۹۳۲ منہ ۹۳۳ منہ ۹۳۴ منہ ۹۳۵ منہ ۹۳۶ منہ ۹۳۷ منہ ۹۳۸ منہ ۹۳۹ منہ ۹۴۰ منہ ۹۴۱ منہ ۹۴۲ منہ ۹۴۳ منہ ۹۴۴ منہ ۹۴۵ منہ ۹۴۶ منہ ۹۴۷ منہ ۹۴۸ منہ ۹۴۹ منہ ۹۵۰ منہ ۹۵۱ منہ ۹۵۲ منہ ۹۵۳ منہ ۹۵۴ منہ ۹۵۵ منہ ۹۵۶ منہ ۹۵۷ منہ ۹۵۸ منہ ۹۵۹ منہ ۹۶۰ منہ ۹۶۱ منہ ۹۶۲ منہ ۹۶۳ منہ ۹۶۴ منہ ۹۶۵ منہ ۹۶۶ منہ ۹۶۷ منہ ۹۶۸ منہ ۹۶۹ منہ ۹۷۰ منہ ۹۷۱ منہ ۹۷۲ منہ ۹۷۳ منہ ۹۷۴ منہ ۹۷۵ منہ ۹۷۶ منہ ۹۷۷ منہ ۹۷۸ منہ ۹۷۹ منہ ۹۸۰ منہ ۹۸۱ منہ ۹۸۲ منہ ۹۸۳ منہ ۹۸۴ منہ ۹۸۵ منہ ۹۸۶ منہ ۹۸۷ منہ ۹۸۸ منہ ۹۸۹ منہ ۹۹۰ منہ ۹۹۱ منہ ۹۹۲ منہ ۹۹۳ منہ ۹۹۴ منہ ۹۹۵ منہ ۹۹۶ منہ ۹۹۷ منہ ۹۹۸ منہ ۹۹۹ منہ ۱۰۰۰ منہ





أَدْنِيكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي  
 رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تَجَارَاتِ أَقْلَامٍ مِّنَ  
 الْقَهْمِ فَكَفَّ الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ قِيَابَ بِيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ  
 بِأَمْدٍ يَنْتَهِي عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِّنْ مَّكَّةَ فَكَانُوا يَنْتَظِرُونَ كُلُّ غَدَاةٍ إِلَى الْخَوَرِ  
 فَيَنْتَظِرُونَ حَتَّى يَرَوْهُمْ حَوَالِ الطَّيْبَةِ فَأَنْظَلَهُ  
 يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطْلَقُوا النَّظَرَ لَهُمْ فَلَمَّا أَوْثَقُوا  
 بِيَوْمِهِمْ أَوْ فِي رَجُلٍ مِّنْ يَّهْمُودٍ عَلَى أَطْمٍ مِّنْ  
 أَطْمٍ مَّهِمٌ لَّا مَرَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْعَابَهُ مَبْغِيضِينَ يَرَوْنُ  
 بِهِمُ السَّرَابَ فَلَمْ يَمْلِكِ إِلَيْهِمْ وَجْهُ أَنْ قَالَ  
 يَا عَلِيَّ صَوِّبْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَذَا أَحَدُكُمْ  
 الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَتَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَامِ  
 فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ  
 الْحَرَّةِ فَعَدَلِي بِهِمْ فَاتَ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ  
 مِّنْ شَهْرِ رَجَبٍ الْأَوَّلِ فَخَادَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ  
 وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا  
 فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُمْ كَمَا يَرَسُولُ

میرے دل میں یہ خیال گذر رہا تھا کہ عنقریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا بول بالا ہوگا۔

غرضیکہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا آپ کی قوم نے اس کے  
 لیے دیت مقرر کی ہے اور میں نے وہ تمام باتیں بیان کیں جو آپ  
 کے متعلق قریش سے سنی تھیں نیز میں نے یہ بھی عرض کیا اگر آپ کو سفر  
 خسر یا سامان درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرت اور حضرت ابو بکر  
 نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھیں نے آنحضرت سے یہ درخواست  
 کی کہ امن وامان کی ایک سند مجھے لکھ دیجئے آپ نے حاضر بن فہیرہ سے  
 فرمایا اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر سند لکھ دی آنحضرت روانہ ہو  
 گئے ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت (مدینہ  
 جاتے ہوئے) حضرت زبیر اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر  
 تھے اور ملک شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر نے آنحضرت اور حضرت ابو  
 بکر کو سفید کپڑے پہنا کئے ادھر مدینے والوں کو آنحضرت کے مکے سے نکلنے  
 کی خبر چوگلی تھی وہ ہر صبح میدان حرہ تک آتے اور آپ کا انتظار کرتے رہتے  
 حتیٰ کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی تو واپس چلے جاتے ایک بار ایسا ہوا  
 بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اس وقت  
 ایک یہودی اپنے ٹیلے پر چڑھا وہ کچھ دیکھنا چاہتا تھا اتفاقاً اس نے  
 آنحضرت اور آپ کے صحابہ کرام کو دیکھ لیا سفید سفید لباس میں ملبوس  
 چلے آرہے ہیں جتنا آپ نزدیک آرہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی  
 طرح ریت کی چمک کم ہوتی جاتی تھی یہودی سے رہا نہ گیا بے ساختہ

اے جو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کرے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہل سیر نہ ہنقل کیا ہے کہ ملو یہ کپڑے پہنا کئے تھے اور شاہدوں نے پنا آئے ہوں تو کسی روایت میں ملو ہے کسی میں زبیر کا ۱۲ منہ  
 ۱۳ منہ یہ بزدل ہم السراب کا تر مہ سے سراب وہ رہتی جو پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنحضرت  
 ان کے آنے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آن پہنچے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ منہ



اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ أَبَا بَكْرٍ حَقٌّ أَصَابَتْ  
 الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو  
 بَكْرٍ حَقٌّ ظَلَمَ عَلَيْهِ بَرْدُ آتِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عُمَرُو بْنِ عَرْفَةَ ثَمَنَ  
 عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأَسْسَنَ مُسْجِدَ الْاِثْنَيْنِ عَلَى  
 التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ حَتَّى  
 بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلًا مِّنَ  
 الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مَرِيدًا لِّلْمُهَاجِرِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ  
 غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي بَحْرٍ اسْعَدَ بَنِي زُرَّارَةَ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ  
 رَاحِلَتُهُ هَذَا اِنْسَاءُ اللَّهِ الْمُتَوَلَّى ثُمَّ وَعَارَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءَ فَنَسَا وَمَهُمَا  
 يَا مُؤَيَّدَ لِيَتَّقِنَا مَسْجِدًا فَقَالَ لَا بَلَّ نَهْبَةً  
 لَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هَبَّةً حَتَّى ابْتَلَاهُ مِنْهُمَا  
 ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَأَوْطَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَيْقُلَ مَعَهُمُ اللَّيْلَ فِي بَيْتَانِهِ وَيَقُولُ  
 وَهُوَ يُنْقَلُ اللَّيْلَ هَذَا الْبَيْتَانِ لَرَجُلَيْنِ خَيْرَيْنِ  
 هَذَا أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا عُمَرُو - اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمَا جَزَاءَ  
 الْآخِرَةِ - فَارْحَمُوا الْفُقَرَاءَ وَالْمُهَاجِرَةَ - فَتَقَلَّ  
 لِيَشْعُرَ جُلُوسُ الْمُسْلِمِينَ كَمَا لَيْسَ لِي قَالَ ابْنُ

جلالہا قوم عرب! تمہارا سردار آگیا جس کے تم منتظر تھے یہ سنتے ہی  
 مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرہ میں جا کر آپ سے ملے آپ  
 انہیں ساتھ لے کر واپس طرف پھرے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ  
 میں جا کر پڑاؤ کیا۔ یہ پیر کے دن کی بات ہے ربیع الاول کا مہینہ تھا  
 حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے گئے اور آنحضرتؐ صلی اللہ  
 علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے۔ کئی ایک انصاری لوگوں نے جنہوں نے  
 آنحضرتؐ کو نہ دیکھا تھا۔ صدیق اکبرؓ کو آنحضرتؐ سمجھ کر سلام کرنا شروع  
 کر دیا یہاں تک کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو  
 حضرت صدیق اکبرؓ آئے اور اپنی چادر کا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 سایہ کیا اس وقت تمام لوگوں نے آنحضرتؐ کو شناخت کر لیا نور منیکہ  
 آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلے میں رہے اور اس مسجد  
 کی بنیاد ڈالی جو تقوے (برہنہ کاری) پر بنائی گئی (یہ مسجد قبائلی) اور وہیں  
 نماز پڑھنے لگے پھر (جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور روانہ  
 ہو گئے لوگ آپ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چلتے چلتے آپ کی  
 ناقہ مبارکہ وہاں جا کر بیٹھی جہاں اب مدینے میں مسجد نبوی ہے۔  
 ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل اور سہیل دو  
 یتیم بڑوں کے کھجور خشک کرنے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پوش  
 میں تھے جب آپ کی ناقہ مبارکہ وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ  
 یہی ہماری راتیں گاہ بنے گی پھر آپ نے ان دونوں بڑوں کو بلایا اور ان سے زمین  
 کی لاکٹ معلوم فرمائی فرمایا ہم اس جگہ کو مسجد بنائیں گے انہوں نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ ہم یہ زمین آپ کو وقف دے دیتے ہیں آپ نے غفلت لینے سے انکار کیا بالآخر  
 ان سے خرید لی وہاں مسجد بنانا شروع کی آنحضرتؐ خود مسجد بناتے وقت لوگوں کے ساتھ  
 اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے تھے ترجمہ خیر ولا ساز و مسلمان اور بوجہی و ذنی  
 اور تمہیں نہیں بلکہ اس سے عمدہ اور بہتر بوجہ یہ ہے قابل ثواب و پاک بوجہ یہ جس کا آخرت میں

۱۔ غرض ربیع الاول یا دوسری یا تیسری یا چوتھی تاریخ ۱۲ مئی ۶۱۰ء میں خیر سے لوگ کھجور دارا گور و زرارہ لایا کرتے آپ نے فرمایا کہ خیر کا بوجہ یہی باراس بار کے قابل سمجھیں ہے

وہ دو ساتیں تھیں ذی الحجہ میں اور یہ بوجہ ثواب ہے جس کا ثواب بیشمار قائم رہے ۱۲ مئی

شَهَابٌ وَكَمْ يَبْلُغُنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ بِبَيْتِ شَعْرَتَا عَدْنٍ هَذَا الْبَيْتِ -

۳۶۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَقَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيعَتِ سُفْرَةَ لَيْثِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِلِينَ أَنَّ الْأُمْدِيَّةَ فَقَلْتُ لَأَقِيَنَّ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرِيَّهُ إِلَّا لِنَاطِقٍ قَالَ فَشَيْئٌ فَعَلْتُ فَمَسَمَيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ -

۳۶۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَنَا أَقْبَلُ النَّجَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبَعَهُ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ بَرَّحُشِيهِ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّجَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ بِهِ قَوْسٌ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أُخْزِفْ فَقَدَّعَ قَالَ فَعَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَى بَوَائِعَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدْ حَافَلَكُتُ فَيَرُكُ شَبَابٌ مِّنْ لَّيْنٍ فَأَنْتَيْتُ فَتَشَرَّبَ حَتَّى رَضِيتُ -

۳۶۳۰- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ وَأَنَّهُمَا حَمَلَتْ بِمَبْدِئِ اللَّهِ لِيُزِيلَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَقَامُ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ قَوْلَهُ ثُمَّ بَقَاءٌ ثُمَّ أَتَيْتُ بِالنَّجَّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجَرٍ

وزنِ مِثْقَلِ اور ثواب ہے اے خداوند انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما انحضرت نے ایک مسلمان کا شعر پڑھا ان شہاب کہتے ہیں اس مسلمان کا نام مجھے معلوم نہیں نیز نہیں جس قدر احادیث معلوم ہوئی ہیں ان کی کسی جگہ آپ نے شعر نہیں پڑھا فرمائی حدیث میں ہے (از عبد اللہ بن ابی شیبہ زالبواسمہ از ہشام از والدش وفاطہ بنت منذر) حضرت اسماء لکھتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے زاد راہ تیار کیا پھر اپنے والد حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا اسے باندھنے کے لئے کچھ نہیں ہے میرے کمر بند باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے فرمایا اس کے دو حصے کر لے اسماء رحمہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان (اسماء رحمہ) کا نام ذات النطاقین پڑ گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا ہے

(از محمد بن بشیر از غندر از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ساز سے نکل کر) مدینہ کو جا رہے تھے تو حرافہ بن مالک بن جحیم نے آپ کا لہذا قب کیا آنحضرت نے اس کے لیے دعا کی کہ اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا فرما کر (اس مصیبت سے چھڑا لیجئے) میں آپ کو ایذا نہ دوں گا چنانچہ آپ نے دعا فرمائی (اس کا گھوڑا اکل آیا) پھر راستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا دیکھا صدیق اکبرؓ کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا اس میں دودھ دو دھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا ہے

(از زکریا بن یحییٰ از ابواسمہ از ہشام بن عوفہ از والدش) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عبداللہ بن زبیر ان کے بیٹے میں تھے (ملک سے یہ نیت ہجرت) اس وقت نکلیں جب پورے دنوں کا بیٹ تھا کہتی ہیں میں (مدینہ کے پاس) قبا میں جا کر اترتی وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے انہیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۔ یہ مسلمان عبداللہ بن رواحہ تھے ۲۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ چڑھنے پر غرض ابلہ ہے کہ یہ چڑھنے پر غرض نہیں ۳۔ یعنی یہ بیٹہ مفرد نہ تھیں اس کو خود امام بخاری نے بغیر سورہ برات میں قول کیا ۱۲ مہینے یہ حدیث

فَمَدَّ عَائِشَةُ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلُ  
شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ حَمَلَتْ بِمُحَمَّدٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَوَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ  
أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابِعًا لِحَالِدِ بْنِ  
خَلْدَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَسْمَاءَ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهِيَ حُبْلَى -

جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔

۳۶۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَيْنَةَ الْأَوَّلَى  
مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَدَّرَ فَلَا كَهْمَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ  
كَأَوَّلِ مَا دَخَلَ بَطْنُهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۳۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهَبِيْبٍ حَدَّثَنَا  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرَوِّفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ  
فِيهِمْ يَعْرِفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَّ  
رَدَّ يَعْرِفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلَ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا  
بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ  
هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِي السَّبِيلَ قَالَ فَيُحِبُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
أَنَّهُ أَكْمَلُ النَّاسِ لَطَرِيْقِي وَاقْتَمَا لِي سَبِيلُ الْخَيْرِ

پاس آئی آپ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور کھجور منگوائی اسے چبا  
کرا اپنے لعاب مبارک ان کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبد اللہ کے  
پیٹ میں پہنچی وہی آنحضرت کا لعاب مبارک تھا اس کے بعد آپ  
نے کھجور چبا کر آپ نے ان کے منہ میں ڈالی پھر ان کے لیے دعا کی اور  
بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام کے زمانے میں یہ پہلا بچہ تھا  
جو پیدا ہوا زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی  
روایت کیا بحوالہ علی بن مسہر از ہشام از والدش از اسماء رضی اللہ عنہا کہ

(از قتیبہ از ابوالاسامہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا  
بچہ پیدا ہوا وہ عبد اللہ بن زبیر تھا اسے آنحضرت کے پاس لائے آپ  
نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو سب سے پہلے جو اس  
کے منہ میں گیا وہ آنحضرت کا تھوک تھا۔

(از محمد بن سلام یا بن ثنی) از عبد الصمد از والدش از عبد العزیز بن  
صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکہ سے) مدینہ کو روانہ ہوئے تو صدیق اکبر رضی  
اللہ عنہ کو اپنے پیچے بٹھائے ہوئے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ بوڑھے (سفیہ) ہو  
گئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگ پہنچا رہے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جوان تھے آپ کو راستے میں کوئی پہچاننا نہ تھا راستے میں کوئی شخص بھی  
حضرت صدیق اکبر سے ملتا تو پوچھتا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کون  
شخص بیٹھا ہے؟ وہ (کیا عمدہ) جواب دیتے، میرے رہبر ہیں تو پوچھنے  
والا سمجھتا کہ (مدینہ یا شام کا) راستہ بتانے والا ہے اور صدیق اکبر رضی

اللہ عنہ سوائے اللہ عبد اللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہنے میں ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے ۱۲ منہ ۱۵ ان کے بال جلدی سفید ہو گئے تھے  
حالانکہ عمر بن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ۱۳ منہ ۱۵ کیونکہ وہ سوداگری کے لیے آیا جا یا کرتے ۱۲ منہ ۱۵ آپ کی داری مبارک  
میں سفیدی نہ تھی حالانکہ آپ عمر میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے ۱۲ منہ

فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا بِرَسُولٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَارِئٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا قَالَتْفَتَ  
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ امْرُؤٌ  
فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحْسِنُ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَرُفِي يَمُودُ فَقَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ  
لَا تَتْرُكْ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ لَتْلِهِ  
جَاهِدًا أَعْلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
أَخْرَاجُهُمْ مُسْلِحَةً لَهُ فَأَنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ  
فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا  
عَلَيْهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كُنَّا آمِنِينَ مَطَاعِينَ فَكَرِبَ  
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَقُّوا  
دُونَهُمَا بِالسَّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ  
اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْهَدُوا  
يَنْظُرُونَ وَيَسْأَلُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ  
فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي آدِيٍّ  
فَإِنَّهُ لَيَحْدِثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي قَعْلِ أَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ  
فَعَجَلَ أَنْ يَبْضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ  
وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجِعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بَيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو  
أَيُّوبَ أَنَا يَا نَبِيُّ اللَّهِ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي

کا مطلب اس کلام سے تھا کہ دین و ایمان کا راستہ آپ بتاتے  
میں الحاصل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو اُپشت کی جانب نگاہ ڈالی  
دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آپہنچا ہے انہوں نے آنحضرت سے  
عرض کیا یا رسول اللہ اس سوار نے تو ہمیں پالیا۔ آپ نے اس  
کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی یا اللہ اسے گرا دے اسی وقت گھوڑے نے اسے  
گرا دیا اور زمین پر گرا۔ سوار کہنے لگا یا رسول اللہ آپ جو جاہیں مجھے  
حکم دیں (تعمیل کرونگا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہراؤ اور کسی کو ہم تک نہ  
پہنچنے دے (عجیب بات ہے) صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
دُشمن تھا اور شام کو آپ کا ہتھیار بن گیا دشمن کو آپ پر سے رد کرنے لگا، چل  
آنحضرت آمدینہ پہنچ کر حرہ میدان کی ایک طرف اترے اور انصار طلب  
فرمایا وہ آنحضرت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے آپ دونوں  
حضرات اطمینان کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ ہم سب آپ کے فرماں بردار  
ہیں دونوں حضرات سوار ہوئے تمام انصار نے ہتھیاروں کے سائے  
میں لے لیا۔ مدینے میں مشہور ہوا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں  
میں لوگوں نے بلند مقامات سے آپ کو دیکھا اور یہ کہنا شروع کیا  
اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے (صلی اللہ علیہ وسلم) سواری مبارک  
رواں رہی حتیٰ کہ آپ ابوالوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس اترے  
حضرت ابوالوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کو بیان کیا کرتے تھے کہ  
جب عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) نے آپ کے ورود  
مسعود کے متعلق سنا تو اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجور  
چن رہے تھے انہوں نے جلدی کی وجہ سے ان کھجوروں کو باغ میں  
ایک جگہ رکھا بھی نہیں بلکہ لٹو میں لئے ہوئے آنحضرت کے پاس آ  
گئے اور آپ کا ارشاد مبارک سنا بھرا اپنے گھر چلے گئے آنحضرت نے

ام عربی میں اسے نور یہ کہنے میں ۱۲ منہ لے یعنی کچھ کلام آپ کا سنا کہتے ہیں جو عبداللہ نے پہلا کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا وہ یہ تھا لوگو! سلام علیکم  
عام کرو اور (میں) لوگو! اٹھو اور ناطے رشتے ملاؤ اور رات کو اس وقت نماز پڑھاؤ جب لوگ سو رہے ہوں ۱۲ منہ

قَالَ فَالْطَّرِيقُ فَهَبْنِي لَنَا مَغْنِيًا قَالَ قَوْمًا عَلَيْهِمُ  
 اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ  
 وَأَنَّكَ حَقٌّ بِحَقِّهِ وَقَدْ عَلِمْتُ الْيَهُودَ أَنَّهُمْ سَيِّدُهُمْ  
 وَأَنَّ سَيِّدَهُمْ وَأَعْلَاهُمْ وَأَبْنُ عَلَيْهِمْ فَأَدْعُوهُمْ  
 فَأَسْأَلُهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ  
 فَأَسْأَلُهُمْ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فَيَا  
 مَا لَيْسَ بِي فَإِنْ رُسِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَاقْبَلُوا فَادْخُلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيَا كُفَّارِيكُمْ اتَّقُوا  
 اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَيَعْلَمُ مَنْ  
 أَنَّى رُسُلُ اللَّهِ حَقًّا وَأَنَّى جُنُكُمُ بَحِيثٌ فَأَسْلَمُوا  
 قَالُوا مَا نَعْلَمُ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَهُ بَأْتِكُمْ مِرَارًا قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ سَلَمَةَ قَالُوا ذَلِكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا  
 وَاعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَيْنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ  
 قَالُوا أَحَاشَا لِلَّهِ مَا كَانَ لِبُسْلَمَةَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ  
 إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا أَحَاشَا لِلَّهِ مَا كَانَ لِبُسْلَمَةَ قَالَ  
 أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا أَحَاشَا لِلَّهِ مَا نَأْتِي لِبُسْلَمَةَ  
 قَالَ يَا ابْنَ سَلَمَةَ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ  
 الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 لَيَعْلَمُ مَنْ أَنَّى رُسُلُ اللَّهِ حَقًّا وَأَنَّى جُنُكُمُ بَحِيثٌ  
 فَأَسْلَمُوا فَقَالَ لَوْ أَكْدَبْتُ فَاخْرُجْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

پوچھا ہمارے عزیزوں میں کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے؟ ابو  
 الیوب نے کہا یا رسول اللہ میں قریب ہوں میرا گھر قریب ہے یہ  
 میرا دروازہ ہے آپ نے فرمایا تو اچھا تو جا ہم دو پہر کو وہاں آرام  
 کریں گے (اس لیے ہمارے آرام کی جگہ بنا دے) ابو الیوب نے عرض کیا  
 تشریف لے چلے! اللہ مبارک کرے جب ابو الیوب رنہ کے گھر پہنچے  
 تو عبد اللہ بن سلام رنہ (دوبارہ) آپ کے پاس حافر ہوئے اور  
 کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام  
 آپ لائے وہ برحق ہے یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار  
 سپر سردار ہوں بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔

آپ انہیں ہلا کر دریافت کیجئے! مگر انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ میں  
 مسلمان ہو گیا ہوں کیونکہ اگر انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ میں مسلمان ہو گیا  
 ہوں تو میرے تعلق وہ باتیں کہیں گے جو مجھ میں نہیں۔ چنانچہ حضور  
 نے یہودیوں کو طلب فرمایا وہ حافر خدمت ہوئے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کو پھینچا دیا اور یہودیوں سے فرمایا  
 قہر متو! اللہ سے ڈرو جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی قسم تم خوب  
 جانتے ہو میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور میں دین حق لے کر آیا ہوں  
 سنو! مسلمان ہو جاؤ! انہوں نے جواب دیا ہمیں تو معلوم نہیں  
 کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے تین بار ان سے یہی فرمایا مگر  
 انہوں نے برابر یہی کہا میں معلوم نہیں! آخر آپ نے ان سے  
 پوچھا یہ بتاؤ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ انہوں نے  
 کہا ہمارے سردار سپر سردار علامہ ابن سلام ہیں آپ نے فرمایا  
 اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ انہوں نے کہا اچھا خواستہ وہ کیوں مسلمان  
 ہونے لگے! آپ نے دوبارہ فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں

نے کہا اچھا خواستہ وہ کیوں مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا کرے وہ مسلمان نہیں ہونے لگے چنانچہ اللہ آپ نے فرمایا  
 اے ابن سلام! اے سامع! آ جاؤ عبد اللہ بن سلام! نکلا اور کہنے لگے اے یہودیوں! خدا کے ذرا ان ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم خوب جانتے ہو کہ

میں نے یہ باتیں آپ کے ذرا دل میں انہیں میں سے نہیں آتیں یہ تو میری اسلام قبول کرو گے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین لے کر آئے ہیں وہ جرت ہے یہ سن کر یہودی حبشیہ کہنے لگے تو جو ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو باہر نکال دیا۔

۳۶۲۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عبد اللہ بن عمر از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مہاجرین اولین کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار قسطوں میں مقرر کئے تھے لیکن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ساتھی

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ قَرَضَ لِمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَقَرَضَ ابْنُ عُمَرَ ثَلَاثَةَ أَلْفٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ تَقْصُرُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلْفٍ فَقَالَ إِنَّ هَاجِرِيهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ نَفْسِهِ

تین ہزار (چار اقساط میں) مقرر کئے ان سے دریافت کیا گیا آپ نے عبد اللہ بن عمر کا وظیفہ کیوں کم کیا وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عبد اللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ساتھ ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی ہو یعنی تنہا ہجرت کی ہو ۱۰

۳۶۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الرحمہم بن کثیر از اعش از ابو داؤد) حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۳۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُبْتَخِي وَجْهَ اللَّهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مِنْ مَضَى لَوْ يَأْكُلُ مِنَ الْجَرِمِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ فُلْمًا فَمَدَّ شَيْئًا لَكَفَّنَهُ فِيهِ الْأَنْصَرَةُ كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

(از مسدد از یحییٰ از اعش از شقیق بن سلیم) حضرت خباب کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہے (وہ اپنے فضل و کرم سے عطا کریں گے) ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے انہوں نے دنیا میں (اپنا ثواب کچھ حاصل نہیں کیا یعنی مال غنیمت وغیرہ) انہی حضرات میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کمل کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں ملا جب ہم اس کمل سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے (اتنا تنگ تھا) اور

۱۰ مہاجرین اولین وہ صحابہ جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر میں شریک تھے ۱۲ منہ ۱۳ اللہ اکبر حضرت عمر کا الفاظ ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کیے تو صحابہ نے پوچھا بھلا خیر آپ نے عبد اللہ کو مہاجرین اولین سے کم کیا یا اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبد اللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمر نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہ بن زید کے باپ کو آنحضرت عبد اللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے ہیں، آنحضرت کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہو نا چاہیئے ۱۲ منہ۔

خَرَجَتْ رَجُلًا فَإِذَا عَطَيْنَا رَجُلِيَّ عَدْرَ  
رَأْسِهِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَامًا نَعْطِي رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلُ عَلَى رِجْلَيْهِ  
مِنْ إِذْخِرَ وَمِنْهَا مَنْ أَمْعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ  
فَهُوَ يَهْدِي بَهَا-

۳۶۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ حَدَّثَنَا  
رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيُّ  
قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا  
قَالَ أَبِي لِإِبْنِكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ قَاتِ أَبِي  
قَالَ لِإِبْنِكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنْ تَمُوتَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَهْجُرُنَا  
مَعَهُ وَتَجَاهِدَ نَا مَعَهُ وَتَعْمَلُنَا كُلَّهُ مَعَهُ  
بَرَدٌ لَنَا وَأَنْ تَكُلَّ عَمَلِنَا بَعْدَهُ تَجُوزُنَا مِنْهُ  
كَمَا قَاتَا سَابِرًا أَيْسَ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ  
جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَصَلَّيْنَا وَمُتْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا أَكْثَرَ إِذَا أَسْلَحَ  
عَلَى أُنْدِيَا بَشِيرٌ كَثِيرٌ وَقَالَ لَنَرْجُوهُ لَافَقَالَ  
أَبِي لَكَئِي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ كَوَدِدْتُ  
أَنْ ذَلِكْ بَرَدٌ لَنَا وَأَنْ تَكُلَّ شَيْءَ عَمَلِنَا بَعْدَهُ  
تَجُوزُنَا مِنْهُ كَمَا قَاتَا سَابِرًا أَيْسَ فَقُلْتُ  
بعد جو انیک اعمال ہم نے کئے ہیں ان سے ہم

جب پاؤں دھنا پیتے تو سر محل جاتا بالا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حکم دیا کہ ان کا سر کھل سے چھپا دیا جائے اور پاؤں پر ازخر کھال ڈال  
دی جائے (خواب رض) کہتے ہیں بعض حضرات ہم میں ایسے ہیں جن کا میوہ  
نوب پک گیا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

(الزکی بن بشر از روح از عوف از معاویہ بن قرہ) ابو بردہ بن  
ابی موسیٰ اشعری کہتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن عمر رض نے کہا کیا آپ جانتے  
ہیں میرے والد (عمر رض) نے آپ کے والد (ابو موسیٰ) سے کیا کہا تھا وہیں  
نے کہا مجھے معلوم نہیں انہوں نے کہا میں سکر والد نے آپ کے والد  
سے یہ کہا تھا اے ابو موسیٰ کیا آپ اس بات سے خوش ہوں  
گے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے  
جیسے اسلام ہجرت جہاد اور دوسرے اعمال ان کا ثواب تو ہمیں مل  
جائے اور آپ کے بعد جو اعمال ہم نے کیے (اگرچہ وہ بھی نیک ہیں)  
مگر ان کے عوض ہم برابر سزا برچھٹ جائیں۔ تو آپ کے والد ابو موسیٰ  
نے یہ جواب دیا نہیں تم مجھ اہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
جہاد کئے نماز پڑھی روزے رکھے بہت سے نیک کام کئے ہمارے  
ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے ہمیں تو یہ امید ہے کہ اللہ اس  
کا اجر بھی ہمیں دیں گے اس وقت میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے کہا اچھا آپ بھی ہیں) میں تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر  
کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
جو اعمال ہم نے کئے ان کا ثواب تو ہمیں ضرور ملے اور آپ کے  
برابر سزا برچھٹ جائیں۔ ابو بردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رض

۱۔ ان کو ہجرت کا ثمرہ دیا میں بھی ملا ۱۲ منہ ۲۔ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمر کی بے انتہا خدا ترسی اور احتیاطی  
ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں ان پر ہم کو بھروسہ نہیں کہ وہ بارگاہ الہی میں قبول ہوئے  
یا نہیں ہماری نیت ان میں خالصتاً یا نہیں تو ہم اسی کو نعمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کئے ہیں ان کا ثواب  
ہم کو مل جائے نجات کے لیے وہی اعمال کافی ہیں اور آپ کے بعد کا جو عمل ہے ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب نہ ہو یہ کسی غفلت سے ہے کہ  
عذاب نہ ہو ۱۲ منہ ۳۔ ہم اس پر راضی نہیں ہیں ۱۲ منہ۔



إِنَّ آبَاءَهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِنْ أَبِي-

۳۶۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَوْ بَلَعِي

عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا إسماعيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي

عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ إِذَا قِيلَ لَهُ

هَذَا جَوْ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدْ مِتُّ أَنَا

وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَجَدَنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلْنِي

عُمَرُ قَالَ أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ هَلْ اسْتَيْقِظَ

فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَطْلَقْتُهُ

إِلَى عُمَرَ فَخَبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ اسْتَيْقِظَ فَأَنْطَلَقْتُ

إِلَيْهِ ثُمَّ رَوَّلَ هَوْدَجَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ

فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ

۳۶۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

شُرَيْحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ

يُوسُفَ عَنْ أَبِي عَيْنٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ عِجْدِي قَالَ ابْنَاءُ أَبِي جُبَيْرٍ مِّنْ عَائِشَةَ

رَحَلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ قَالَهُ عَائِشَةُ عَنْ

مَسِيرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصِيدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَخَذْنَا

سے کہا تھا کہ اکیں تم آپ کے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے

از محمد بن صباح (ہذا تھا خود یا بند رلیہ دیگر) از اسماعیل از عامر

ابو عثمان کہتے ہیں میں نے خود سنا جب حضرت عبداللہ بن عمر سے کوئی

یہ لفظ کہتا کیا آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تھی؟ تو وہ ناراض

ہو جاتے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا (واقعہ یہ ہے) میں اور میرے

والد حضرت عمر دونوں آنحضرت کے پاس آئے تھم نے دیکھا آپ آرام

فرما رہے ہیں ہم واپس ہو گئے (غور کی دیر کے بعد) والد نے مجھے پھر

بھیجا دیکھو آنحضرت بیدار ہوئے میں؟ میں گیا تو آپ جاگ چکے

تھے میں آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر دی کہ آپ بیدار

ہو چکے ہیں تو میرے والد اور میں دوڑتے ہوئے چلے والد صاحب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیعت کی میں نے بھی (دوبارہ)

آپ سے بیعت کر لی۔

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلم از ابراہیم بن یوسف از الدش)

از ابو اسحاق) حضرت براؤضہ سے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نے ان کے والد عازب سے ایک پالان خریدیا۔ میں وہ پالان اٹھا کر

صدیق اکبر کے ساتھ چلا والد صاحب نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا ہماری تلاش ہو رہی

تھی ہم رات کو (غار سے باہر) نکلے اور رات بھر دوسرے دن بھی تیر چلتے

ہے جب بقیہ دوپہر کا وقت ہوا تو ایک میلہ دکھائی دیا اس کی آڑ میں

۱۔ کہہ کر خوف کا مقام رجا کے مقام سے مطالب یہ ہے کہ حضرت عباس باب میں بھی ابو موسیٰ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمر کی فضیلت

مطلقہ ابو موسیٰ پر تو بالائفاق مسلم ہے حافظ نے کہا کہ میں مفسرین کو بھی ایک خاص مقدمہ میں خاص پر فضیلت ہوتی ہے اور اس سے انصاف مطلقہ لازم نہیں

آتی اور حضرت عمر کا یہ فرمان اس شخص اور خوف الہی سے تھا ورنہ انکا ایک ایک عمل اور ایک ایک فعل اور انصاف ہما سے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں باہر

سے حقیت تو یہ ہے اگر کوئی شخص آدمی کو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمر کی سوا کبھی پر نظر ڈالے تو اس کو بلاشبہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند

بہت ہی کم جنا ہے اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر نظم عادات حق پرست خدا ترس رحمت پر درحاکم

پیدا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافعیوں کی عقل کہاں کثرت یف کے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو بس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہی مٹھون کرتے تھے

مجھے اس کا تمیاز ہمارے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا ۱۲۱ھ کو کہ والد پر ان کی فضیلت نکلتی ۱۲۱ھ میں مدینہ میں جہاں بیعت الرضوان ہوئی ۱۲۱ھ میں

گو عبداللہ بن عمر نے لوگوں کو اس غلط گوئی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی اس پر بعضوں نے یہ سمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی یہ

بالکل غلط ہے ۱۲۱ھ میں یہ ترجمہ اس محدث میں ہے جب حدیث کا ششما جو جیسے اکثر نسخوں میں معلوم ہیں یا امینا ہے میں رات بھر نہ جانتا رہا ہے۔



لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ  
 رُفِعَتْ لَنَا مَعْرُوءَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَدًا شَقِيًّا مَيِّتًا  
 عَلَيْهِ قَالَ فَفَرَشْتُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قُرُوءَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعْنَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنطَلَقْتُ أَنْفَضُ مَا  
 حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِإِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غَنِيمَةٍ  
 يُرِيدُ مِنَ الْمَعْرُوءَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ  
 لِمَ أَتَيْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ أَنَا الْفُلَانُ فَفُضِّلْتُ  
 لَهُ هَلْ فِي غَنَائِهِ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ فَلَتُّ  
 لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ ضَاةً مِنْ  
 غَنَائِهِ فَفُضِّلْتُ لَهُ أَنْفَضُ الْقَمَرِ قَالَ فَحَلَبْتُ  
 كُشْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا  
 نَحْوَةُ قَدْرَتُهُمَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلَ ثُمَّ  
 أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
 اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَغِيَتْ ثُمَّ أَهْلَكْنَا وَالْطَّلَبُ فِي  
 أَكْثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ قَدْ خَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَيْهِ  
 فَادَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُصْطَبِعَةً قَدْ أَصَابَتْهَا مَخِي  
 فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا  
 بَنِيَّةُ -

۳۶۲۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 بْنُ أَبِي عَمَلَةَ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ وَسَلَامَ حَدَّثَهُ عَنْ

بکھو ساہنہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ایک کھان  
 بچا دی جو میرے پاس تھی آپ نے اس پر آرام فرمایا میں چاروں طرف سے  
 اس کی مٹی جھانٹنے لگا اتنے میں ایک چروانا دکھائی دیا جو کچھ بکریاں لیے  
 چلا آ رہا تھا وہی اس ٹیلے کے سائے میں آرام کرنے کے لیے آ رہا تھا  
 جیسے ہم سایہ کی غرض سے پھرے تھے میں نے اس سے پوچھا تو کس کا  
 غلام ہے؟ اس نے بتایا فلاں صاحب کا۔ میں نے دریافت کیا بکریوں  
 میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے پوچھا تو دودھ دے سکتا  
 ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا اچھا ذرا تھن جھاڑے (مٹی نہ ہے)  
 اس نے حضور اساد و دودھ دھار میرے ساتھ پانی کی ایک چھال مٹی اس  
 پر کپڑے کا ایک ٹکڑا باندھا ہوا تھا جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 لیے تیار کیا تھا اس میں سے (ٹھنڈا) پانی میں نے اس دودھ پر اتار ڈالا  
 کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا  
 (آپ جاگ چکے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پیچھے آپ نے اتنا پیا  
 کہ میں خوش ہو گیا پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کی طرف سے  
 تلاش کرنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے برابر منہ کہتے ہیں  
 میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا وہاں معلوم ہوا کہ  
 ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں سے میں نے دیکھا ان کے والد (صدیق اکبر)  
 نے ان کا ہاتھ چوما اور پوچھا بیٹی اب کیسی طبیعت ہے؟

(از سلیمان بن عبد الرحمن از محمد بن حباب از ابراہیم بن ابی عبد اللہ از  
 عقبہ بن وساح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ کہتے ہیں آنحضرت (ندینے میں) تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرام میں

اس وقت تک فائدہ مند نہ تھا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ۱۲۷۔

أَنَسَ خَادِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ  
أَشْهُطٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَعَلَفَهَا بِالْحِثَاءِ وَالْكُتْمِ وَ  
قَالَ دَجِيمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْدَاعِيُّ حَدَّثَنَا  
أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ دَسَاجٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
ابْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَعَلَفَهَا  
بِالْحِثَاءِ وَالْكُتْمِ حَتَّى قَتَلُوْنَهَا -

۳۶۴- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ  
يَقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَا جَرَأُ بَكْرٍ طَلَّقَهَا  
فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ  
هَذِهِ الْقَصِيدَةُ رَأَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ه  
وَمَا بِالْقَلْبِ قَلْبٍ بَدْرٍ  
مِنَ الشَّيْزِيِّ تَزَيْنَ بِالسَّامِ  
وَمَا ذَا أَيْ الْقَلْبِ قَلْبٍ بَدْرٍ  
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشُّرْبِ الْكِرَامِ  
مُحِبِّي بِلِلسَلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ  
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ  
جِدَّةُ النَّاسِ بِلِلسَلَامَةِ  
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے اسب جوان تھے صدیق  
اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر مہندی اور وسہ کا خضاب کیا تھا  
دجیم بحوالہ ولید از اوزاعی از ابو سعید از عقبہ بن دساج از انس رضی  
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو سب سے  
عمر رسیدہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انہوں نے مہندی اور خضاب (وسہ)  
ایسا لگایا تھا کہ بال سیاہی مائل سُرخ معلوم ہوتے تھے۔

(از اصبح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زہیر)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کلب قبیلے کی ایک  
عورت سے نکاح کیا جسے اُم بکر کہتے تھے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف  
ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی پھر اس کے چچا زاد بھائی نے ان سے  
نکاح کر لیا۔ یہ قصیدہ جو کفار قریش کا مرثیہ ہے اسی شاعر کی تصنیف ہے  
(اس کا نام شہاد بن اسود تھا)

ترجمہ۔ بدر کے گڑھے میں اونٹ کے کوبان کے عمدہ  
پہاے پڑے ہوئے ہیں۔ بدر کے گڑھے میں شرابی ہیں  
وہاں گانا بجا جانے والے ہیں۔ اُم بکر مجھے سلامتی کی دعا  
دیتی ہے حالانکہ میری قوم کی تباہی کے بعد اب میری  
سلامتی کہاں ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتے ہیں کہ مرنے کے  
بعد بھی زندگی ہے کہیں تو بن کر آدمی بنے گا غالب میں زندگی  
آسکتی ہے۔

۱۔ عرب میں ہم کاغذ ہے کہ ہم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا وسہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ اس کی طرح ایک پتہ ہوتا ہے اس کا درخت سمت جعفر میں آگتا ہے  
اس کی شاخوں بار یک تاگوں کی طرح لگی رہتی ہیں ۱۲۱ منہ ۱۲۱ یعنی بڑے امیر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خوری اور ناپ دنگ گانے بجانے دیوں کی صحبت  
میں رہ کر تھے ۱۲۱ منہ ۱۲۱ ام بکر وہی اس کی جود جو بیٹا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی ۱۲۱ ماہیت میں عرب لوگ ہر سمجھتے تھے کہ گھوڑی میں سے روج نکل کر آؤ گے  
قالب میں ہم نے لکھی ہے اور لکھنا چاہتے تھے کہ بکر کا کہنا معاذ اللہ غلط ہے مشر شرب کتاب پھر جیسا کہ نہیں ہے تو بن کر آدمی بنے گا غالب میں زندگی آسکتی ہے ۱۲۱

۳۶۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ وَقَعْتُ دَابُعًا  
فَأَذَانًا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا حَيُّ اللَّهُ كُنَّا  
بَعْضُهُمْ طَائِفًا بِبَصْرَةٍ نَاكَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ  
إِنَّمَا اللَّهُ قَالَ لَهُمَا-

۳۶۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ  
عُمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ مَرْزُوقٍ اللَّيْثِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ  
وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ  
إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى صَدَقَتُهَا قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى يَوْمَ  
وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَوْلِ الْغَارِ  
فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا-

**باب ۲۱** مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

۳۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَانَا أَبُو اسْمَعِيلَ سَمِعَ الْبَدَائِعَ قَالَ  
أَوَّلُ مَنْ قَامَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ  
مَكْتُومٍ ثُمَّ قَامَ عَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ وَرَضِي

(از موسی بن اسماعیل از ہمام از ثابت از انس حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غار ثور میں) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
تھا میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں  
سے کسی نے اپنی نظر بھیجی کی تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابو بکر رضی  
خاموش ہم ایسے دو آدمی ہیں کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے نہ

(از علی بن عبد اللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی)

دوسری سند (از محمد بن یوسف از اوزاعی از زہری از  
عطاری بن یزید بشی) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک اعرابی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت کا حال دریافت  
کرنے لگا آپ نے فرمایا افسوس! تیرے لیے ہجرت بہت مشکل کام ہے  
(تجربے ممکن نہیں کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں  
موجود ہیں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا  
جی ہاں ادا کرتا ہوں فرمایا ان کا دو دھو بھی صدقے اخیرات میں دیتا ہے  
عرض کیا جی ہاں فرمایا جب وہ پانی پینے نولائے جاتے ہیں اس وقت  
ان کا دو دھو غراب میں تقسیم کرتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا بس  
سمندر پار رہ کر بھی نیک کام کئے جاتیرے ثواب میں کمی نہ آئے گی یہ

**باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی  
مدینے میں تشریف آوری

(از ابو الولید از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں مدینے میں سب سے پہلے (مہاجر) جو آئے وہ مصعب بن عمیر  
نحے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہم آئے۔

۱۔ جب اللہ کی کے ساتھ ہجرت کو کیا غم ہے ساری دنیا اس کا گھر نہیں بگاڑ نہیں سکتی ۱۲۔ منہ ۱۱۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کو ۱۲۔ امن  
۱۳۔ ہجرت کو ۱۴۔ امن ۱۵۔ یہ حدیث ادھر کتاب الزکوٰۃ میں مذکور ہے ۱۶۔ امن ۱۷۔ آنحضرت پر کے دن غزوہ ربيع الاول یا آٹھویں ربيع الاول کو مدینہ میں تشریف  
لائے اور صحابہ کرام آخر آپ سے پہلے مدینہ میں آئے تھے ۱۸۔ امن۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا

يُقَرَّبَانِ النَّاسَ قَدِيمَ بِلَالٍ وَسَعْدُ وَعَمَّانُ

ابْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَادَ أَيْتُ

أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الرِّهَاءُ يُقْلَنُ

قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ

حَتَّى قَرَأَتْ سَمِعَ اسْمَ رَبِّكَ الرَّغْلَةَ فِي سُورَةِ

مِنَ الْمُفَصَّلِ -

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ وَآئِهِنَّ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَاكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ

قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُهُمَا

وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُهُ لَكَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا اخْتَلَفَ

أُحْلَى يَقُولُ -

كُلُّ أَمْرٍ مُمَصَّبٍ فِي أَهْلِهِ

وَالسُّوْتُ أَدْنَى مِنْ ثَرِيٍّ لَوْ لَعِلَ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابی اسحاق) حضرت براء بن

عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینے میں) مصعب بن

عمیر تشریف لائے، بعد ازاں عمر بن ام مکتوم تشریف لائے یہ دونوں

حضرات لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر بلال سعد بن ابی وقاص

اور عمار بن یاسر تشریف لائے بعدہ فاروق اعظم بیس مہینہ کرام کو

ساتھ لے کر آئے پھر انحضرت (حضرت صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ

لے کر تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو انحضرت کی تشریف آوری

سے جتنا خوش و خرم دیکھا کسی اور بات سے خوش ہونے نہ دیکھا

باندیاں تک یہ کہنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

براء کہتے ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینے میں تشریف نہ

لائے تھے کہ میں سَمِعَ اسْمَ رَبِّكَ الرَّغْلَةَ اور مفصل کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از والدہ) حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب انحضرت مدینے میں تشریف لائے تو صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو (تبدیلی آب و ہوا سے) بخارا گیا۔ میں

دونوں حضرات کے پاس گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اباجان! اب

کیسی طبیعت ہے؟ بلالؓ سے پوچھا کیسی طبیعت ہے؟ حضرت عائشہؓ

کہتی ہیں جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخارا آتا تو یہ اشعار پڑھا کرتے۔

ترجمہ۔ انسان صبح کو بخیریت بیدار ہوتا ہے لیکن موت اس

کے جوتی کے تسمے سے بھی نزدیک ہوتی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخارا تر جاتا تو

اے مالک کی روایت میں اس سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی مخزوم کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں وہ کہہ رہی تھیں نحن جواد من بنی نجادة  
یا حنین محمد من جاد و دوسری روایت میں یوں ہے کہ الفدا کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں۔ وہ یوں کہہ رہی تھیں  
طلمع البکر و تلکنا من ثنیات الوحام و جب بلالؓ کو ملیں انہما انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجمعوا ان اللہ یحبکم یعنی تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت  
کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کا نافع المزید درست جانتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ  
سے بھر کر لڑایا جوتا ہے کہ آدمی صبح کو اپنے گھر میں اچھا ہوتا ہے لوگ اس کو یوں دعا دیتے ہیں یمکم اللہ بالغیر اور شام کو وہ مر جاتا ہے ۱۳ منہ۔

وَكَانَ يَلَاكُ إِذْ أَقَامَ عَنْهُ الْحَمَلِيُّ يَرْفَعُ عَفْوَكَ  
وَيَقُولُ ۝

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْلَةً  
بِعَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَدَّ وَجَلِيلٌ  
وَهَلْ أَرَدَنْتَ يَوْمًا مَيَاةَ فَجَنَّةٍ  
وَهَلْ يَبْدُونِي لِي شَامَةً وَطَفِيلٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ فُجِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا  
الْمَدِينَةَ فَحَبَّبْتَنَا مَكَّةَ أَوْ شَاءَ وَصَحَّحَهَا وَبَارَكَ  
لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَدِينِهَا وَأَنْقَلَ حَمَلَهَا فَأَجْلَلَهَا  
بِالْحُفَّةِ -

۳۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشامٌ مَا أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ  
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ  
وَقَالَ يَمْشِي مِسْحَبٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ  
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ  
ابْنَ حَيَّاءٍ أَخْبَرَنَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَلَمَّا تَدَدَّ  
ثَمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا أَهْلًا لِلَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِنَ اسْتِقْبَابِ اللَّهِ وَ  
لِرَسُولِهِ وَامِنْ بِنَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ ثُمَّ هَاجَرَتْ هَجْرَتَيْنِ وَنَلَتْ هَهُوَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا  
عَصَيْتُ وَلَا عَشَيْتُ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ تَابِعًا

روئے ہوئے بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے۔

ترجمہ کاش ایک رات مزید میں لکے میں رہتا اور میر  
ارد گرد جلیل اور اذخر گھاس کی دو قوسیں لہلہاتی ہوتیں  
کاش پھر مجھ نہ کاپانی پھوں! کاش پھر شامہ اور طفیل وکیل  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئی اور آپ سے ان دونوں حضرات کا حال بیان  
کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ ہمیں مدینے کی ایسی محبت عطا  
کرے جیسے مکے کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ  
نیز مدینے کی آب و ہوا صحت بخش کرے اس کے صلہ  
اور مدد (معاش و تجارت) میں برکت دے اور یہاں  
کا بخار و حمفہ میں منتقل کر دے ۱۰

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) عبید اللہ  
بن عدی کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا  
دوسری سند (از بشر بن شعیب از شعیب از زہری از عروہ بن  
زہیر) عبید اللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں میں حضرت عثمانؓ کے پاس  
گیا انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے اے اللہ تعالیٰ نے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں  
میں سے تھا جنہوں نے اللہ تم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
حکم مانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لائے اسے سچا جانا پھر  
میں نے دو ہجرتیں کیں (حبشہ اور مدینے کی طرف) نیز آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی۔ بخدا میں نے نہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نافرمانی کی نہ آپ کو دھوکہ دیا۔  
شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق بن یحییٰ المہزی نے

۱۰ محمد ابی ہر داؤں کامیقات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لیے ہلاکت اور تباہی  
اور خطا اور بیماری کی بددعا کرنا درست ہے اور اس حدیث میں آپ کا یہ معنی ہے اب تک جو کوئی محمدؐ کا پانی پیے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث ادیب کتاب النجی فضائل  
مدینہ میں گزر چکی ہے ۱۱ منہ لکھ اس کو ۱۲ احمد نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۳ منہ لکھ ان کے انبیاء کی بھائی دہلیں بن عقبہ بن ابی معیط کی کتابت کرنے کو یہ قصداً اور بکثر خطبہ اللہ

اسْتَوْثَى الْكُفَى حَتَّى تَمَّا الرُّهُوسُ مِثْلَهُ -

۳۶۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَآخِرُ بَنِي يُوْنُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَجَّحَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِثْلِي فِي أَخْرِ حُجَّةٍ تَحْتَهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمُؤَسَّمِ يَجْمَعُ رِعَاءَ النَّاسِ إِلَيَّ أَرَى أَنْ تَمَهَّلَ حَتَّى تَقْدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَخُلَاصُ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَاشْتَرَاكَ النَّاسُ وَذَوِي دَارِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَا قَوْمَ مِثْلِي فِي قَوْمٍ مَقَامِ أَقَوْمِهِ بِالْمَدِينَةِ -

۳۶۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَادَ لَهُمْ فِي الشُّكْحَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْحَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُمَانُ عِنْدَنَا فَصَرَّصْتُهُ حَتَّى تُوْفِيَ وَجَعَلْنَا مَوْفِدَ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي

جی زہری سے ایسا ہی روایت کیا ہے

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک) دوسری سند از عبد اللہ ابن وہب از یونس بن زید از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عوف اپنے گھر والوں میں واپس آئے اس وقت عبد الرحمنؓ مٹی میں اترے ہوئے تھے جب فاروق اعظمؓ نے (اپنی خلافت میں) آخری حج کیا ہے ان کی (عبد الرحمنؓ کی) حج سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المؤمنین حج کے موسم میں تو ہر قسم کے لوگ (بے وقوف بھی) جمع ہو جاتے ہیں اور شور و غل بہت ہوتا ہے۔ مناسب سمجھتا ہوں آپ مدینے پہنچنے تک توقف فرمائیں وودار الہجرة اور دار السنہ ہے وہاں آپ کی ایسے حضرات سے ملاقات ہوگی جو فقہ و شرف ہیں امیر المؤمنین نے فرمایا اچھا میں مدینے پہنچنے تک (خطبہ کیلئے) روک رکھوں گا (لوگوں کو نوب نصیحت کرونگا) (از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از خارجہ بن زید بن ثابہ) انصار کی ایک عورت اُم العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون جو مہاجرین میں سے تھے ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے اپنے گھروں میں رہائش دینے کیلئے قرعہ اندازی کی تھی۔ الغرض حضرت عثمان بن مظعونؓ رہا اے ہی مکان میں بیمار ہوئے میں ان کے انتقال تک ان کی خدمت کرتی رہی جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم انہیں کفن دے چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری زبان سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا۔ ابو السائبؓ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی؟ میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ

۱۷ اسحاق کی روایت کہ ابوبکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۷ یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی ۱۲ منہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمَ قَالَ أَتَاهُو  
فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ الْيَقِينُ وَاللَّهُ أَتَى لَا دُجُولَ  
الْحَبِيرِ وَمَا أَدْرِي وَاللَّهِ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ  
بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُدْرِكِي أَحَدًا أَبَدًا قَالَتْ  
فَأَحْزَنَنِي ذَٰلِكَ فَخَفَمْتُ فَأَرَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ  
مَطْعُونٍ عَيْنًا تَجُورِي فَنَحِثْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ ذَٰلِكَ عَمَلُهُ -

میرے ماں باپ قربان! مگر اگر اسے عزت نہیں ملے گی تو پھر اللہ کے عزت  
دے گا آپ نے فرمایا عثمان کو موت آپکی بخدا مجھے یہ امید تو ضرور ہے کہ  
اس کے لیے خیر اور بھلائی ہوگی لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا  
پیغمبر ہوں اور بخدا میں بھی یہ نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہوگا۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی  
ہیں بخدا میں حضرت عثمان کے بعد اب کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی ام سلمہ کہتی ہیں کہ  
عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو آنحضرتؐ نے فرمایا اس سے میں معصوم ہوئی اور سونے میں  
نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے۔ میں

آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا چشمہ سے مراد اس کے نیک اعمال ہیں۔

۳۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
قَالَتْ كَانَ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمَ مَا قَدَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِمَا فَنَزَلَا  
مَلَهُمْ وَقَتَلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُجُولِهِمْ فِي الْفَلَاحِ  
۳۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا  
عُندَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِمَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَفْطَرٍ وَعِنْدَهَا

(از عبد اللہ بن سعید از ابو سامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یوم بعاث کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے اپنے رسولؐ  
کے لیے فائدے کا دن مقرر فرمادیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
مدینے میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال کہ ان کی جماعت میں بھوث  
پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم  
ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کر لیں۔

(از محمد بن حنفی از غندر از شعبہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس عید الفطر یا عید قربان کے دن صدیق  
اکبر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہلے ہی تشریف  
رکھتے تھے میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے فخر پر گیت گاتیں

۱۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہونا ہے۔ اس روایت پر تو کوئی اشکال نہیں لیکن محفوظ ہیں روایت ہے کہ میں نہیں جانتا  
کہ اگر کمال مال کا حصہ ہے تو ان تینوں میں سے مایہ نعل وادی وادی مایہ نعل خود لاکھ کہتے ہیں یہ آیت اور حدیث اس زمانہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں آئی تھی لیغیر ذلک اللہ ما قادم  
من ذلک وما تاتوا اور آپ کو قطعاً یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب ملے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ تو جیسے عمرہ نہیں اصل یہ ہے کہ قرآن تعالیٰ  
کی بارگاہ عجب مستغنی بارگاہ ہے آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغناء اور کبر بڑی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا اور شہنشاہ ہے وہ جو  
چاہے کہ لڑے لڑی برابر اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین بکلی بکری اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستغنی اور بے پروا ہے اگر چاہے تو  
تک بندوں کو دم بھر دیں اور جی نہ دے اور سارے بیکار اور کھار کو بھرت دے دے کوئی غم نہیں مار سکتا سبحان اللہ العلیٰ العلیٰ ۱۲ منہ ۱۲ یعنی خلا  
کے پاس اس کے اچھے ہونے کے کوئی نہیں دے سکتے ۱۲ منہ ۱۲ جو آخرت میں جہنم کی صورت میں ظاہر ہو دوسری حدیث سے معلوم ہو کہ میرے نیک عمل  
نوعورت آدمی کے نیک عمل میں اور بر اعلیٰ یہ صورت قیام شکل میں مرنے کے بعد ظاہر ہوگا آخرت کے امور کا انکشاف بغیر میرے نہیں ہو سکتا جتنا اللہ اور اس کے  
رسول نے بتلایا ہے اس پر ایمان لانا چاہیے باقی ان کی اصلی حقیقت آخرت ہی میں منکشف ہوگی ۱۲ منہ ۱۲ کیونکہ عجب غریب لوگ رہ گئے تھے سردار اور  
امیر مارے جا چکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسرے کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی جو اشعار آخرت  
پر ایک فریق نے اس جنگ کی وقت پڑھے تھے ۱۲ منہ ۱۲



فِيهِ خَيْرٌ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرِ الْمُشَرِّكِ فَنُفِثَتْ وَيَا حَرْبَ قَسَوَيْتَ وَيَا نَحْلَ قَطِطِمَ قَالَ فَصَفُّوا النَحْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَجَعُوا مِمَّنَادِ تَبَرَّ حِمَارَةٌ قَالَ قَالَ جَعَلُوا يُنْقَلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَآخِرُ الْأَخْيَرِ الْآخِرَةِ فَأَنْصَرُوا الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کے لئے مسقر ڈھوپے تھے اور جزیرہ شعر بڑھتے جاتے صحابہ کرام یہ شعر بڑھ رہے تھے سو ترجمہ۔  
فائدہ اور عیش تو آخرت ہی کا حقیقی ہے اے اللہ انصار اور مہاجرین کو فتح و مدد دے۔

## بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِسُكَّةٍ بَعْدَ قَضَاءِ نُسْكَهِ

۳۶۵۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ الرَّهْزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِمَ بْنَ أَخْتِ التَّمِيمِ مَا سَمِعْتُ فِي سُكَّتِي مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْكَفَّيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الْقُدْرِ -

## بَابُ ۲۱۶۳ التَّارِيخِ

۳۶۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ

## بَابُ مَهَاجِرَتِهِ كَيْسَ كَرَكِ لِيَعْرِجَ يَاعْمُو كَرَكِ

کے میں پھر ناکیسا ہے؟

(از ابراہیم بن حنفہ از حاتم از عبد الرحمن بن حمید زہری حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخث مکر سے دریافت کیا تم نے مہاجر مکہ کو دوبارہ مکہ میں پھرنے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر کو مٹا دے واپس ہونے کے بعد رنج ختم ہونے کے بعد تین دن تک (مکے میں) قیام کرنا درست ہے۔

## بَابُ ۲۱۶۴ تَارِيخُ كَأَفَازِهِ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از عبد العزیز از والدش) سہل بن سعد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تاریخ کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے بعضوں نے کہا یہ حکم نفع کے ہے بعضے فتنہ کے پھر مہاجر وہاں رہ سکتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ بن جوزی نے کہا جب دنیا میں آبادی زیادہ ہوئی تو حضرت آدمؑ کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا اب آدمؑ کے کرلو فان نور تک تاریخ ہے اور لو فان سے حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے تک دوسری اور اس وقت سے حضرت یوسفؑ تک تیسری وہاں سے حضرت موسیٰؑ کے مگر سے روانہ ہونے تک چوتھی وہاں سے حضرت داؤدؑ تک پانچویں وہاں سے حضرت سلیمانؑ تک چھٹی وہاں سے حضرت عیسیٰؑ تک ساتویں ہے اور لہذا ان کی تاریخ آنحضرت کی ہجرت سے شروع ہوئی گو ہجرت رجب الاول میں ہوئی مگر سال کا آغاز محرم سے رکھا ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے اور صفائی حضرت مسیحؑ کے اتر جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں ۱۲ منہ۔



ثَلَاثَتَانِ تُخَيَّرَانِ بِمَا تَقَاوَفَا فِي الْأَمَارِ كَيَوْمَ  
بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا رَأَى الشَّيْطَانُ مَرَّتَيْنِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُمَا يَا أَبَا  
بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَأَوَّلَ عِيْدِنَا هَذَا الْيَوْمُ  
كَانَ (خوشی کا) ہے

۳۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
ح وَحَدَّثَنَا اسْتَعْبُ بْنُ مَسْمُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْقَمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
الْوَثَّاحِ يَزِيدُ بْنُ مُهْمِدٍ الصَّبِيحِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَقْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِي عَلَوِ الْمَدِيْنَةِ  
فِي صَحِيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ  
فَاقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ  
إِلَى مَلَأَةِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ خُجَّاءُ وَمَتَقَلَّدِي  
سَيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ  
يَرْفُقُهُ وَمَلَأَةُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى آتَى  
بِقِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ  
أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ  
قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بَنِيَاءَ الْمُسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى  
مَلَأَةِ بَنِي النَّجَّارِ خُجَّاءُ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ  
ثَامِنُونِي حَاطَاطُكُمْ هَذَا أَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا  
نَطْلُبُ مِنْهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَاءٌ  
أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ

تھیں جو انصار نے اس جنگ میں کئے تھے (یہ لڑکیاں دف بھی بجا رہی تھیں)  
دوبار تعجب سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شیطان کا ناجائز اہضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا انہیں کچھ نہ کہیں (گانے  
بجانے دیں) ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے۔ یہ دن ہماری عید

(از مسدود از عبد الوارث) دوسری سند (از اسحاق بن منصور  
از عبد الصمد از والدش از ابو النبیاح یزید بن حمید الضبی) حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے)  
مدینے تشریف لائے تو مدینے کی اونچی سمت (قبا) میں اترے یہاں  
ایک محلہ بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں چودہ راتیں رہے پھر آپ نے  
بنی نجار کے لوگوں کو طلب فرمایا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس وقت بھی وہ منظر) آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کا دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی پر سوار ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے  
سوار ہیں، بنی نجار چاروں طرف پیدل گھیرا ڈالے (حفاظت کر رہے)  
میں الغرض آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوالیوب  
انصاری رضی اللہ عنہ کے احاطے میں آکر پڑے۔ آپ کا اصول یہ تھا جہاں نماز  
کا وقت آجاتا وہیں بیٹھ لیتے حتیٰ کہ بکریوں کے پیٹھنے کی جگہ بھی۔ بعد  
از ان تعمیر مسجد کا حکم دیا اور بنی نجار کو طلب فرمایا اور کہا بنی نجار!  
اس باغ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو! وہ کہنے لگے نہیں بخدا ہم اس  
کی قیمت خدای سے لیں گے انس رضی اللہ عنہ کہتے اس باغ میں یہ چیزیں تھیں  
قبور مشرکین، ویرانہ مہموں کا درخت۔ آپ نے قبور مشرکین  
مسما کر دیں، ویرانہ مہموں کا درخت کٹوا دئے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
درختوں کی لکڑی مسجد میں قبیلے کی طرف برابر برابر لگا دیا اور روانے  
میں پتھر رکھ دئے۔

۱۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے شکل ہے اس میں موت کا ذکر نہیں ہے مگر شہداء بنی نجاری نے اس کو اعلیٰ حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں بعثت  
کا ذکر ہے ۲۔ اس حدیث کے دواں اونٹنی کا ذکر نہیں ہے بلکہ چوگر اس وقت کوئی مسجد بنی تھی ۳۔ اس حدیث کے چوگر کے بدل ۱۲۰

کائنات سے نہیں کیا نہ آپ کے والد الہ سے بلکہ مدینے میں نشرِ عیسیٰ لانے (یعنی ہجرت) سے کیا ہے

(از مسند داؤد بن یزید بن زریج از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (مکے میں) ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو اظہر وعصو عسا میں (چار چار رکعتیں) فرض ہوئیں اور سفر میں حسب سابق (ان تین نمازوں میں دو رکعتیں) رہیں۔ یزید بن زریج نے اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی

یا اللہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرت قائم رکھ انکھرت

کا ان مہاجرین کے لیے جو مکے میں وفات پا گئے افسوس کمزرا۔

(ازیحییٰ بن فرزد از ابراہیم از زہری از عامر بن سعد بن مالک)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ مجھے الوداع میں جو (سنہ) ہجری میں ہوا، میں (لکھیں) البسایمار ہو کہ قرب المارگ ہو گیا (آنحضرتؐ میری عیادت کے لیے تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری آپ دیکھ رہے ہیں کس حد تک پہنچ چکی ہے میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر جاؤں، آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا اے سعد! تہائی مال صدقہ کر دوں گا۔ یہ تہائی مہرت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو اس سے یکے پہلے کہتے ہیں کہ تو نہیں بخل پس چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

احمد بن یونس نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو

اپنی دیت کو بھڑجائے اور (اے سعد) توجو کچھ اللہ کی رضا کے لیے خرچ

سَعْدٌ قَالَ مَا عَدُوٌّ مِنْ مَّبْعُثِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ ذَوَاتِهِ مَا عَدُوٌّ  
 إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمُدَيِّنَةِ -

٣٧٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَتْ  
أَرْبَعًا وَتَرَكْتَ صَلَاةَ السَّجْدَةِ عَلَى لَوْلَى تَابِعَهُ  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ-

باب ۲۱۶ قول النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ امْرِئًا مَهْمًا

هَجَرْتَهُمْ وَمَرِّثَتْ لِمَنِ مَاتَ بِمَكَ

۳۶۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

ابراهيم عن الزهري عن عامر بن سعد بن

مَا لِي عَنْ أَبِي قَالَ عَادَ نِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّاءِ مِنْ مَّرْصِي

أَشْفَيْتُمْ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهُ تَكْذِبُنِي مِنَ الْوَحْيِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ

وَلَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ إِلَّا إِيمَانُهُ وَاحِدٌ أَفَاتَعِدُنِي

شَاخُورُ الْمَقَالِ أَحَدُ الْفَائِزِينَ بِشَطْرَةِ

سیدی ماری قال لا قال فاصد فی سید

ثَلَاثَ يَاسَعِدْ وَالثَّلَاثَ لَيْبِرْ إِنْكَ إِنْ بَدَدْ

ذُرِّيَّتِكَ اغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً

يَتَكْفِفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ

۱۱۔ کیونکہ اس میں اختلاف تھا ۱۲۔ امنہ ۱۳۔ کس لیے کہ وہ روزِ دوہتی ۱۴۔ امنہ ۱۵۔ اس وقت سے اسلام کی ترقی شروع ہوئی ۱۶۔ امنہ ۱۷۔ اب زندگی کی توقع نہیں ۱۸۔ امنہ ۱۹۔ جس کا نام عائشہ تھا ۲۰۔ امنہ ۲۱۔ جو نام بخاری کے شیخ میں ۲۲۔ امنہ ۲۳۔ اسکو نام بخاری نے خود دیا ۲۴۔ اولاد میں وصل کا ہے ۲۵۔ امنہ ۲۶۔ اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۲۷۔ امنہ





بچہ بھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھے بتا دی ہیں عبد اللہ بن سلام نے کہا یہ (جبرائیل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی (۲)

(۲) بہشتیوں کی پہلی غذا مچھل کے کلیجے کا زائد ٹکڑا ہوگا (جو نہایت مفید اور زود ہضم ہوتا ہے) (۳) بچے کے متعلق یہ حقیقت ہے کہ اگر مرد کا پانی (منی) عورت کی منی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ تینوں جوابات سن کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ (مسلمان ہو گیا) عبد اللہ بن سلام نے دوبارہ عرض کیا یہودی قوم بہت جھوٹی اور بہتان لگانے والی ہے آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے پیشتر اس کے میرے مسلمان ہونے کا انہوں نے علم ہو چنانچہ آنحضرت کے پاس جب یہودی آئے تو آپ نے دریافت فرمایا میں عبد اللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے عرض کیا وہ ہم میں بہترین شخصیت ہیں اور بہترین شخصیت کے فرزند ہیں اور افضل ہیں افضل ہیں آپ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر عبد بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے جواب دیا

خدا کی پناہ وہ اسلام نہیں لائیں گے آپ نے دوبارہ وہی سوال کیا یہودیوں نے دوبارہ وہی جواب دیا حضرت عبد اللہ بن سلام جو شاید دیکھتے تھے سامنے آگئے اور کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ انھیں یہودی یہ سن کر کہنے لگے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہمیں بدترین اور بدترین کامیاب ہے خوب تو بین کی۔

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے ان لوگوں سے یہی اندیشہ تھا کہ

۱۔ کہ انہوں نے تو مجھے ظاہری آگ پر چھل کیا یعنی یہی قدرت الہی قیامت کے قریب زمین سے ایک آگ نکلے اور لوگوں کو اس سے بھاگ کر مغرب کی طرف جانیں گے وہ آگ ان کے پیچھے روانہ ہوگی جب تک کہ لوگ بھڑک رہے ہوں تو آگ پیچھے چلے جائے گی ہمارا بھی یہی قول ہے لیکن اگر تو کرو تو آگ عدیل گازی اور جو کتنی سے مطلب یہ ہے مشرق سے غصہ نہ ہو کہ میں جو کہنے کی ہیں ایسا ہے یورپ تک ریل چلے گی مشرق اقصیٰ چین سے اور مغرب اقصیٰ یورپ مال میں ہیں یہی کہیں تھل ہوگی جہاں سے بھڑکے گا وہاں سے تو روانہ ہوگی یہی آگ مراد جہنمی ہے دینی اور غیر مشرقی لوگوں سے پہلے کہ ان لوگوں کو مغرب کی طرف اپنی اہل یورپ کے خیالات کی طرف مائل کر دے گی واللہ اعلم سوائے کہ یہودی جب میرے اسلام کا حال میں سے تو پہلے ہی سے علم کہیں گے اب تو آپ نے سن لیا ان کی بے ایمانی معلوم ہو گئی ہے تو تو فرمائی کہ جب اپنے مطلب کے خلاف ہو تو کہہ کر نہ لے جائے یا ان کا یہی شوق ہے جو شخص ان کے مشرب کے خلاف جو وہ کہنا ہی عام فاضل صاحبزادہ صاحبزادہ اس کی برائی کرتے ہیں خاص کر حیدر آباد میں تو یہ بات پہلے ہی سے مکرر کوئی عالم داخل شخص ان کے ہاتھوں کا ایک سکہ میں بھی خلاف کرے تو اس کے سارے فیصل اور کمالات کا کس طرف ڈال کر اس کے دشمن بن جاتے ہیں جو بار بار تہذیب کی نشانی ہے ۱۲ منہ



بھی مجھ پر ایمان لے آئے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ  
أَمَنٌ فِي عَشْرَةٍ مِنْ آلِ يَهُودَ لَا مَنَ فِي الْيَهُودِ  
۳۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَافَةَ  
أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ  
طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوَيْثِقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ وَإِذَا  
أَنَاسُ قَوْمٍ إِلَى يَهُودٍ يَعْظُمُونَ عَاشُورَاءَ وَ  
يَصُومُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَكُمْ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ -

(از احمد از محمد بن عبد اللہ عن طاریق بن شہاب) حضرت ابو موسیٰ رضی فرماتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے آپ کو معلوم ہوا کہ  
یہودی عاشورے کو بڑا دن سمجھتے ہیں اور اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ  
نے فرمایا ہمیں (یہود سے) زیادہ حق ہے کہ اس دن روزہ رکھا کریں  
چنانچہ آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۶۷- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي بَرٍّ حَدَّثَنَا  
هَشِيمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَايِرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَحَدَّ إِلَى يَهُودِ  
يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ  
مُوسَى وَبَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ  
نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ  
ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ -

(از زید بن ابی بربہ) از ابی بربہ از سعید بن جبیر) حضرت ابن  
عباس رضی فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ  
میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورے کا روزہ  
رکھتے دیکھا آپ نے ان سے دریافت فرمایا تو وہ کہنے لگے یہ وہ  
دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل  
کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ ہم تعظیم اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ  
نے فرمایا ہمیں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام تعلق ہے چنانچہ  
آپ نے آئندہ اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

الحکم مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے بعد اگر وہ یہودی بھی مسلمان ہو جاتے تو دوسرے تمام یہودی بھی  
ان کے دیکھا دیکھی مسلمان ہو جاتے ہوا یہ کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام بھی مسلمان ہوئے باقی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابویاسر  
اور جہش بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق بن نفیر میں سے اور عبداللہ بن حنیف اور فحاص اور فامہ بن قینقار میں سے اور بکر  
اور کعب اور ثمود بنی قریظہ میں سے یہ سب مخالف رہے۔ کہتے ہیں ابو یاسر آپ کے پاس آیا اور اپنی قوم کے پاس حکمران کو سمجھایا یہ سب پیغمبر وہی  
پیغمبر ہیں جنکا ہم انتظار کرتے تھے ان کا کہنا مان لو لیکن اس کے جانی نے مخالفت کی اور قوم کے لوگوں نے بھی نبی کی مخالفت کی وجہ سے ابویاسر  
کا کہنا نہ سنا اور میمون بن یامون ان یہودیوں میں سے مسلمان ہو گیا اس کا بھی حال عبداللہ بن سلام کا سا گذرا پہلے تو یہودیوں نے بڑی تعریف کی جب  
معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہوا تو اس کی برائی کرنے لگے ۱۲ منہ ۱۳ بعضوں نے اس سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی مگر یہ استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ عاشورے کا  
کاروزہ ہم حکم نبوی قرار پایا نہ صرف اس وجہ سے کہ اس دن بنی اسرائیل کو نجات ملی تھی یا یہ دن کوئی بڑا دن تھا ۱۳ منہ

۳۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا

عَمِيدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ  
رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ  
رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيهِمَا لَمْ يَوْمُرْ  
فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأْسَهُ۔

۳۶۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا

هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هُوَ  
أَهْلُ الْكِتَابِ جَزْؤُهُ أَجْزَاءٌ فَأَمَّنُوا بِبَعْضِ  
وَكَفَرُوا بِبَعْضِ۔

بَاب ۲۱۸۔ إِسْلَامُ سَلْمَانَ

الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۳۶۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ لِي سَمِعْتُ وَحَدَّثَنَا أَبُو

(از عبدان از عبد اللہ بن مبارک از یونس از زہری از عبید اللہ بن)

عبد اللہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصاریٰ کی طرح پیشانی پر بال لٹکاتے تھے بشرک مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا حکم وحی (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے۔

(از زیاد بن ایوب از ہشیم از ابو بشار از سعید بن جبیر حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ اہل کتاب ہی میں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے اور جزو جزو کر دیا کہ اس کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں۔)

بَاب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مشرف

بہ اسلام ہونا۔

(از حسن بن عمر بن شعیق از معمر از والدش)

دوسری سند از ابو عثمان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے تھے

۱۔ جب مدینہ میں شروع میں تشریف لائے تھے سے باہر مناسبت نکلتی ہے ۱۲ھ شام آپ کو اس حکم لایا جو کا پیشانی پر بال لٹکانا آپ نے جو دیا آپ نے نہ ساری کا طریق دیکھا یہ مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی سنت پر چلنا چاہیے نہ نصاریٰ کے طریق پر ۱۳ھ میں اس کا بیان سورہ فرقہ میں ہے اللہ جل و علاہ ان تعالٰی عنہ ۱۲ھ میں جب حضرت موسیٰ پر ۱۳ھ میں جب حضرت عیسیٰ کی نبوت کا اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے۔ چنانچہ اگلی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے اس مناسبت سے ابن عباس کا بیان بیان کیا گیا ہے ۱۲ھ میں پہلے یہ محسوس تھے کہ قرآن لکھنے اپنے باپ کے پاس سے لیا گئے اور پادریوں کی صحبت میں رہ گئے اخیر جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کی بشارت دی ان کی نشانیاں بتلائیں وہ عرب کے ملک کو چلے رہے ہیں چند عربوں نے ان سے دعا کی اور غلام بنا کر ان کو بیچ ڈالا بیچے جیسے نبی قرآن کے ایک یہودی نے ان کو خرید لیا وہ مدینہ لایا جب آنحضرت مدینہ تشریف لائے تو وہ سب انہیں دیکھ کر مسلمان ہو گئے آپ نے مسلمان سے فرمایا تم اپنے لیے کتاب کرو ان کے معاصیہ نے کہا تمہیں سو درخت تمہو کے لگاؤ اور چالیس اونچے سونڈ ڈالو آنحضرت نے سونڈ درخت اپنے دست مبارک سے لگا دیئے اور مسلمانوں سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو انہوں نے مدد کی مسلمان نے سارا بدل کتابت ادا کر دیا کہتے ہیں ان کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی اور بعضوں نے کہا تین سو پچاس برس کی انہوں نے حضرت عیسیٰ کے وہی کو پایا تھا مدینہ میں مسیحیوں کی میں سے رضی اللہ عنہ ۱۲ھ



کہ دس سے زیادہ لوگوں نے یکے بعد دیگرے مجھے خریدا اور بیچا۔

عُمَرَانُ عَنْ سَلْمَانَ النَّازِئِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ

بِضْعَةِ عَشْرٍ مِنْ رَبِّ إِلَى رَبِّ

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ لُبَيْكِيُّ

حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ

سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ أَنَا مِنْ زَامِرٍ هُرْمَزٍ۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكَةَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَامِرِ

الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قُتِرْتُ

بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ

سِتْمَاةٌ سَنَةَ۔

(الزحمر بن یوسف از سفیان از عوف از ابو عثمان) حضرت سلیمان

فارسی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میرا وطن زام ہرمز ہے۔

(الزحمر بن مدرک از یحییٰ بن حماد از ابو عوانہ از عاصم احوال از

ابو عثمان) حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان زمانہ فترت (جس

میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا ہے۔

# ثَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ عَشَرَ

## وَيَتْلُوهُ

# الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ أَنْشَاءَ اللَّهِ

۱۔ جو اب تک مسخرہ ایران میں ان کے باپ کنہی (دہقان) تھے ۱۲۰ من سے حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نبی نہ رہے، یا نبی کتاب یا نبی یا نبی پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی شریعت کی طرف بلا تاہو عیسیٰ نصاریٰ، یوحنا، پولوس پطرس وغیرہم کو نہیں سمجھتے ہیں بعضوں نے کہا اس مدت میں خلف بن صفوان اصحاب الرس کی طرف سے بھیجے گئے تھے، اور خالد بن سنان عیسیٰؑ ہی ان کے بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا اس کا باپ نبی تھا اس کو طہرائی نے نکالا مگر قبیح حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیسیٰؑ سے سب لوگوں سے زیادہ گناہ رکھتا ہوں میرے ان کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں گذرا احتمال ہے کہ مراد ایسا پیغمبر یسوعیٰؑ صاحب شریعت اور کتاب واللہ اعلم ۱۲۰

# ضروری فائدہ

از مولانا عبدالرزاق مترجم صحیح بخاری شریف

موجودہ ترجمہ میں سلسلہ راویان کو حرفِ از کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ از اس اصطلاحی عن کا ترجمہ نہیں جو سلسلہ روایت میں مشہور ہے بلکہ یہ روایت کے تمام طریقوں کا ایک عام اظہار ہے چاہے وہ حَدَّثَنَا ہو یا أَخْبَرَنَا یا عَنْ فُلَانٍ، جس طرح سَمِعْنَا مِنْ فُلَانٍ یا بعض جگہ اس طرح کے دوسرے الفاظ کے ساتھ من استعمال ہوتا ہے ان سب کا ترجمہ ہم نے اختصار کی غرض سے فارسی کے از کے ساتھ کیا ہے۔

مَثَلًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ رِشَاعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا صَلَوَةُ الْعَصْرِ  
(الحديث)

اس میں حَدَّثَنَا۔ أَخْبَرَنَا اور عَنْ تینوں الفاظ جمع ہو گئے ہیں انہیں کہو مشترک طریق سے بیان کرنے کیلئے از سے زیادہ مختصر لفظ میں نہیں ملا

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

# دیوان الہندی

لابی الطیب احمد عسین الجعفی الکندی

حاشیہ

حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رحمانیہ

اقرآن سٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

عین الہدایہ سُوْم

اُردو شرح ہدایہ

از

مولانا سید امیر علیؒ (مرحوم)

مترجم فتاویٰ عالمگیری



مکتبہ رحمانیہ

اقراسنہ غزنی سٹریٹ - اُردو بازار - لاہور